کیفِ دل

از قلم: ماہی شاہ

یہ منظر ایک چھوٹے سے گھر کا تھا۔۔۔"

فائزہ کی آنکھ اپنے پیٹ میں اٹھتے درد کی ٹیسوں سے کھلی تھی۔۔۔آہہہ۔۔۔وہ درد سے چیخ اٹھی جبکہ پہلو میں لیٹا شخص بڑے ہی سکون سے سویا ہوا تھا فائزہ کی آنکھیں دھندلا سی گئی تھی۔۔۔اپنے بھاری وجود کو سمیٹتے وہ کمر پر ہاتھ رکھتی بامشکل اٹھ بیٹھی۔۔۔ لیکن تکلیف تھی جو کم ہونے کا نام نہی لے رہی تھی اسکی ڈیلیوری کا وقت قریب آچکا تھا وہ تکلیف سے دوچار ہو رہی تھی مگر لاچاری اتنی تھی کہ اپنے شوہر کو اٹھا تک نہی سکتی تھی جانتی تھی اگر اسے اٹھایا اس نے بہت مارنا ہے نیند خراب ہونے پر۔۔۔" امان۔۔۔وہ پسینے سے تر وجود کے ساتھ مقابل شخص کو پکارنے لگی اب تکلیف برداشت والی ہر گز نہ تھی ہوتی تو وہ ضرور کر لیتی۔۔۔ایک ماں کا کام ہی تو یہی ہے اپنی اولاد کے لیے تکلیف برداشت کرنا اور کسی کو خبر تک نہی ہونے دینا۔۔۔" بولو۔۔کیا ہے کیوں سر میں درد کر رہی ہوں۔۔۔امان اچھا خاصا بدمزہ ہوا اور کروٹ بدل گیا۔۔

فائزہ نے زور سے اپنی آنکھیں میچ لی اسے تکلیف سی ہو رہی تھی اپنے شوہر کے رویے سے یہ تو زور کا تھا۔۔۔اگر وہ جی رہی تھی فقط اپنی شہزادی دل کے لیے اگر وہ جی رہی تھی اپنی کوکھ میں پلتے ان دو جڑواں بچوں کے لیے۔۔۔کیا زندگی تھی اسکی کچھ بھی تو نہی تھا

اسکے پاس۔۔۔ناماں۔۔۔ناباپ۔۔۔نابھائی۔۔۔ایک شوہر تھااسکا محافظ وہ اسکے باپ کی عمر تھا جس کے ساتھ وہ پندرہ سالوں سے گھٹ گھٹ کر جی رہی تھی نہ ہی اسے موت آتی تھی۔۔۔"

سنیں۔وہ۔مجھے۔ہاسپیٹل۔جانا۔ہے۔درد۔۔ہو۔رہا۔ہے۔بہت۔زیادہ۔۔فائزہ ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں بولی۔۔"

صبح چلیں گے اب سو جااور مجھے بھی سونے دے دماغ نہ خراب کر۔۔۔تکیے سے سر نکالتے مقابل نے اسے دیکھ کر بے زاری سے کہااور پھر سے سو گیا۔۔۔آنسو بہاتی لاچار سی فائزہ خود کو سنبھالتی کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔اب بس اس کے پاس ایک ہی آپشن تھا کیف کو کال کرنا اس سے مدد مانگنا کہنے کو تو وہ منہ بھولا بھائی تھا اسکا لیکن ہر چیز میں سب سے آگے ہوتا تھا اگر شاید وہ نہ ہوتا اب تک نہ جانے فائزہ اور دل بھوک سے مر جاتی۔۔۔وہ دبے دبے قدموں کے ساتھ پھر سے اپنے روم میں آئی اور سائیڈ ٹیبل کے دراز پر رکھا امان کا موبائل چپکے سے اٹھایا وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی وہ کمرے سے باہر آگئی۔۔۔"

اسے کیف کا نمبر یاد تھا اس نے جلدی سے نمبر ڈائل کیا اور کال لگائی جسے تیسرے بیل پر ریسیو کر لی گئی۔۔۔"

کون۔۔۔دوسری جانب سے نیند میں ڈوبی خمار آواز سنتے فائزہ منہ پر ہاتھ رکھے سسکی۔۔۔

میں۔۔تمھاری۔۔بجو۔۔بات۔۔کر۔۔رہی۔۔ہوں کک۔کیف۔۔میری۔۔طبعیت۔۔

ٹھیک۔۔نہی۔۔ہے۔۔مم۔۔مجھے۔۔آکر۔۔ہاسپیٹل۔۔لے۔۔جاؤ۔۔اسکے گلے میں تکلیف سے آنسو کا ایک گولا سا پھنس گیا تھا۔۔۔"

میں ابھی آتا ہوں بجو پانچ منٹ بس کیف کی نیند اپنی بہن کی رونے والی آواز سن کر بھک سے اڑی وہ اجلت سے اٹھتا اپنی شرت پہن کر جلدی سے اپنے گھر سے نکلا اور چند فاصلے پر بنے امان کے چھوٹے گھر کے باہر کھڑے ہوتے ہلکے سے دروازہ بجایا جسے جلدی سے فائزہ نے کھول لیا۔۔وہ تکلیف زدہ چہرے کے ساتھ کیف کو دیکھتے اس کے سینے سے لگی۔۔میں مر جاؤ گی کیف مجھے ہسپتال لے چلو میری سانسیں بند ہو رہی ہے میں مر جاؤ نگی۔۔۔وہ بڑبڑاتی ہوئی یک دم سے اسکی باہوں میں جھول گئی۔۔۔جب کیف نے نظریں اٹھا کر دیکھا سامنے کھڑی دل کو دیکھتے وہ پریشان ہو گیا جو پردے کے پیچھے کھڑی سہم کر انکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔"

ادھر میرے پاس آؤ میرا بچہ۔۔کیف نے انگلی کے اشارے سے اسے اپنے قریب بلایا۔۔۔"

دل ڈرتے ڈرتے کیف کے پاس آئی تھی نظریں اپنی ماں پر تھی جو کیف کی باہوں میں بے ہوش ہوی تھی۔۔۔

جاؤ کمرے میں اور اپنے بابا کے تکیے کے نیچے سے رکشے کی چابی لے کر آؤ۔۔۔

اسلام و علیکم

اگر آپ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنا لکھا ہوا دنیا تاک پہنچانا چاہتے ہیں

ہم آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہے ہیں

WWW.NOVELEMEHAR.ONLINE

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانا یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں

ابھی رابطہ کریں

Email Writers@novelemehar.com

WHATSAPP------03116909338

دل اس کی بات سنتے ہامی میں سر ہلائے کمرے میں آئی اور چھپکے سے اپنے بابا کے تکیے کے نیچے سے چابی اٹھا کر لا کر کیف کو دی کیف نے جلدی نے اپنی بجو کو اٹھایا اور ساتھ میں دل کو بھی اپنے ساتھ لیے ہاسپٹل کے نکلا تھا۔۔۔

دس منٹ کے اندر اندر وہ دل اور اپنی بجو کو لے کر ہاسپٹل پہنچ چکا تھا فائزہ کو اندر لے جایا گیا تھا۔۔۔

ماموں امی کو کیا ہوا ہے۔۔۔دل اپنی گرے کلر کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لائے کیف کی جانب دیکھ پوچھنے لگی۔۔۔

کچھ نہیں میری شہزادی آپ کے بھائی بہن آنے والے ہے نا اسی لیے ماما کو درد ہو رہا ہے۔۔۔

میرے بھائی بہن۔۔۔۔۔دل تیرہ سال کی تھی تھوری بہت تو اسے بھی سمجھ تھی اب کیف ڈاکٹر کی طرف سے کسی نیوز کا انتظار کر رہا تھا اتنے میں ایک لیڈی ڈاکٹر باہر آئی۔۔۔

آپ کے پیشنٹ کی حالت بہت خراب ہے ان کا پریگنینسی میں ٹھیک سے دھیان بھی نہیں رکھا گیا آپ کی پیشنٹ کے بے بی کافی کمزور ہے ہم آپ کی پیشنٹ یا بے بی میں سے کسی ایک کو بچا سکتے ہے۔۔۔ڈاکٹر نے سنجیدگی سے نوجوان شخص کی جانب دیکھ کر کہا۔۔

کہ یہ سنتے کیف کے پیروں تلے زمین نکلی تھی۔۔۔"

نن۔۔نین آپ میری بجو کو بچائے میری بہن کو کچھ نہیں ہونا چاہئے کیف صدمے سے بولا۔۔۔

جی بہتر آپ کو کچھ پیپر دیے جائے گے آپ وہاں سائن کر دیجئے گا۔۔۔یہ کہتی ڈاکٹر واپس سے آپریشن روم کے اندر چلی گی۔۔۔"

کیف نے دل کو دیکھا جو اپنی نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماموں امی ٹھیک ہو جائے گی اور میرے بہن بھائی۔۔اپنی چھوٹی چھوٹی ہتھیلیوں سے آنسو پونچھتے وہ ہچکیوں سمیت بولی۔۔۔"

کیف نے اسکی بات سن کر جلدی سے دل کو اپنے سینے سے لگایا کیف کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔۔ہمیشہ سے اس نے فائزہ کو اپنی بہن سمجھا تھا وہ پڑوسی تھے لیکن کیف ہمیشہ کی طرح سب کی مدد کرنے والا فائزہ کا منہ بولا بھائی بن گیا تھا۔۔۔"

بالکل ٹھیک ہو جائے گی بجو۔۔کیف نے اسکے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیا۔۔۔"

جب ایک نرس کیف کے پاس ایک پیپر لے کر آئی۔۔۔جیسے جیسے کیف پیپر پڑھتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس پر گھبراہٹ طاری ہو رہی تھی ایک گہری سانس لیتے اللہ کا نام لے کر اس نے کانپتے ہاتھوں سے سائین کر دیے۔۔۔۔

وہ نرس اندر چلی گی آپریشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔کیف بے صبری سے انتظار کرنے لگا کے اب کیا ہو گا دو گھنٹے آپریشن کے بعد ڈاکٹر باہر آئی کیف ڈاکٹر کو دیکھتے انکی جانب لپکا تھا۔۔۔مبارک ہو دونوں بچے بالکل ٹھیک ہیں ڈاکٹر نے گہری سانس بھر کر کہا۔۔

کیف نے سوالیہ نظروں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔۔۔

اور میری بجو۔۔۔"

سوری ہمیں آپ کے کہنے پر بچوں کو بچانا چاہیے تھا لیکن پیشنت نے کہا کے ان کے بچوں کو بچایئے۔۔۔بے بیز ٹھیک ہے اور ڈیلیوری ہو گئی لیکن۔۔۔۔۔۔پیشنٹ کے پاس ٹائم بہت کم ہے بلڈ بہت زیادہ بہہ چکا ہے آپ ان سے مل سکتے ہے مجھے افسوس رہے گا کے ہم دونوں کو نہیں بچا پائے۔۔۔ڈاکٹر اداسی سے بولی کیف بے یقینی سے ڈاکٹر کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔"

ممم۔۔ب۔بجو مم۔۔میں مل سکتا ہو کیا ان سے۔۔۔کیف نے ایک نظر بینچ پر بیٹھی اداس سی دل کو دیکھا۔۔۔"

جی آپ مل سکتے ہیں زندگی دینے والا لینے والا اوپر بیٹھی زات ہے یہ کہتے ڈاکٹر چلی گی۔۔۔کیف نے دل کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا اور جلدی سے اسے اپنے ساتھ لے کر روم میں آیا۔۔۔روم میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے کیف کی نظر اپنی بجو پر پڑی تھی جو بے سدھ پڑی تھی ہاتھوں میں ڈرپس لگی ہوئی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر فائزہ نے نم آنکھیں اٹھا کر کیف جو دیکھا اور ہلکا سا مسکرائی۔۔۔اس وقت جتنی تکلیف میں وہ تھی اسے لگا وہ ڈیلیوری کے وقت ہی اپنے سانسیں کھو دیگی۔۔۔"

بجو آپ نے ایسا کیوں کیا بچے تو پھر آجانے تھے لیکن آپ۔۔۔۔۔ کیف نے بھاری سی آواز میں کہا۔۔۔وہ سگا بھائی نہیں تھا لیکن سگوں سے بڑھ کر پیار کرتا تھا۔۔۔"

بچوں کے بغیر تو ماں ویسے بھی مر جاتی ہے کیف اور میرے دو دو بچے تھے فائزہ نم آواز میں بولی۔۔"

بجو آپ نے ایسا کیوں کیا۔۔۔دل کا کیا ہو گا یہ کیسے رہے گی آپ کے بغیر اور ان دونوں بچوں کو کون پالے گا۔۔۔ان کا باپ تو پالنے سے رہا جس نے کبھی دل کو دیکھا تک نہیں وہ ان دو بچوں کو کیسے پالے گا۔۔۔"

تم۔ہو۔نا۔میری۔دل۔کو۔پالنے۔کے۔۔لیے۔۔تم۔۔میری دل۔۔۔سے۔۔۔شادی۔۔کر لو۔۔۔اکھڑتے ہوئی سانسوں کے درمیان بولی۔۔۔۔

کیا۔۔۔آپ کا دماغ ٹھیک ہے بجّو میں کیسے تیرہ سالا بچی سے شادی کر سکتا ہوں۔۔۔فائزہ کی بات سن کر وہ شاکڈ کی حالت میں جا چکا تھا۔۔۔اس کے وہم و گمان بھی نہ تھا۔۔۔۔

پلیز کیف تمھیں ہمارے رشتے کا واسطہ میری بیٹی کو اپنا لوں تم جانتے ہوں میرے بعد اسکا باپ دوسری شادی کر لے گا میری بیٹی دربدر ہو جائے گی۔۔وہ ماں تھی اسکے لہجے میں التجا ہی التجا تھی۔۔۔"

لیکن بجّو آپ سمجھنے کی کوشش کریں میں اسکا ماموں لگتا ہوں رشتے میں وہ مجھے ماموں پکارتی ہے لوگ تھو تھو کریں گے مجھ پر۔۔۔اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گیا۔۔۔"

پاس کھڑی دل اپنی امی کی باتوں کو نا سمجھی سے سن رہی تھی۔۔"

تم سگے ماموں تو نہی ہوں تمھیں میری قسم کیف تم میری بیٹی سے نکاح کرو گے اسے تحفظ دو گے اپنے حق کے لیے نہی لڑ سکتی تمھیں اس کا سہارا بننا ہو گا۔۔۔"

بجو پلیز آپ سوچ سمجھ کر فیصلہ لیں میں نکاح نہی کر سکتا البتہ میں دل کو بڑا کر کے پال کر اسے اچھے انسان کے حوالے کر کے اپنا فرض نبھا لونگا۔۔کیف کے ماتھیں پر بے شمار شکنیں دوڑ آئی۔۔۔وہ 25 سالا مرد تیرہ سالا لڑکی سے کیسے شادی کر سکتا تھا جسے وہ اپنا ماموں سمجھتی تھی۔۔۔"

وعدہ۔۔کرو۔۔مجھ۔۔۔سے کیف۔۔۔فائزہ نے زبردستی اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھاما۔۔۔کیف نے اسکی اکھڑتی سانسوں کو دیکھتے اجلت میں ہامی بھری اور فائزہ کے ڈرپ والے ہاتھوں کو تھامیں اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔"

قاضی۔۔کو۔۔بلاؤ۔۔میں۔۔دل۔۔کو۔۔ سمجھاتی۔۔آنکھوں سے کرب زدہ سا آنسو نکل کر تکیے میں خذب ہوا۔۔۔"

کیف نے اپنا موبائل نکال کر نمبر ڈائیل کیا۔۔اور اپنے دوست عبید کو ساری بات بتائی جو کہ قاضی تھا اگلے دس منٹ میں وہ ہاسپٹل موجود تھا۔۔۔"

امی۔۔۔آپ۔۔کو۔۔۔کیا۔۔۔ہوا ہے۔۔دل فائزہ کے سینے پر سر رکھے روتے ہوئے بولی فائزہ نے مسکرا کر اپنی انگلیاں اسکے بالوں میں پھیرتے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔"

کچھ۔۔۔نہی۔۔میری۔۔۔جان۔۔۔آپ۔۔۔سے۔۔جو۔۔یہ سامنے۔۔۔بیٹے۔۔۔انکل۔۔۔کچھ۔۔۔پوچھے۔۔

آپ۔۔۔نے۔۔جواب۔۔۔میں۔۔۔قبول۔۔۔ہے۔۔کہنا۔۔۔ہے۔۔ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں فائزہ نے اسے سمجھایا دل نے نا سمجھی سے ہامی میں سر ہلایا۔۔۔

پاس کھڑے کیف نے اذیت سے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی اور ایک نظر سامنے بیٹھی روتی ہوئی دل پر ڈالی۔۔۔

اور اگلے 7 منٹ میں وہ دلکش امان خان سے دلکش کیف ملک بن چکی تھی۔۔۔"

تیرہ سالا دل بے یقینی سے اپنی ماں کے مردہ وجود کو دیکھنے لگی اور ساتھ ہی پہلوں میں لیٹے اپنے چھوٹے بھائی اور چھوٹی بہن کو دیکھنے لگی جن کے دنیا میں آتے ہی اسکی ماں دم توڑ چکی تھی۔۔۔وہ حلق کے بل چیخی اتنا چیخی کے سارے ہاسپیٹل والوں کو اکھٹا کر چکی تھی۔۔۔وہ بچی ضرور تھی لیکن اتنی نہی کہ اسے سمجھ نہ آتی اسکی امی اسے چھوڑ کر جا چکی ہے۔۔۔"

ہاسپٹل کے کمرے میں جہاں فائزہ کی ڈیڈ باڈی رکھی ہوئی تھی وہاں ایک شور برپا تھا جس میں دل کے رونے کی آوازیں شامل تھی کیونکہ اس کی ماں اس سے دور ہو گی تھی وہ بچی نہیں تھی سمجھتی تھی کے اس کی ماں اس سے دور ہو گی ہے لیکن وہ اتنی معصوم تھی کے اسی نکاح کا مطلب ابھی پتا نہیں تھا کیف پاس کھڑا دل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف نے ان بچوں کی طرف دیکھا جن کی دنیا میں آنے کے بعد ان کی ماں چل بسی تھی نا انہیں ماں کا پیار مل سکتا تھا نا ہی سگے باپ کا لیکن کیف نے دل سے تہہ کر لیا تھا کے وہ اب دل کو اور ان دونوں بچوں کو پالے گا ایک باپ کی طرح دونوں بچوں کو پالے گا اور دل کا خیال رکھے گا۔۔۔۔۔

کیف کی نظر جیسے ہی بچوں پر پڑی تھی ایک بچے کی حالت کیف کو ٹھیک نہیں لگی تھی وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا کیف کو پریشانی لاحق ہوئی تھی اس نے جلدی سے ڈاکٹر کو بلایا ڈاکٹر ائی اس نے بچے کو چیک کیا۔۔۔

ہمیں جلدی سے آسے انٹیوٹر میں رکھنا ہو گا اس بچے کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ڈاکٹر نے جلدی سے نرس کو بلا کر اس بچے کا اٹھوایا اور بھیج دیا۔۔۔

ڈاکٹر وہ ٹھیک تو ہو جایے گا نا کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے نا کیف نے دکھی لہجے میں پوچھا پہلے ہی وہ اپنی بجو کو اپنی بچپن کی ساتھی اپنی بہن کو کھو چکا تھا لیکن اس کے بچے کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔

جی جی زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے ہو جاتا ہے بچوں کے ساتھ انشاللہ کل تک وہ ٹھیک ہو جائے گا آپ کچھ پیپر ورک کر کے اپنی بہن کی ڈیڈ باڈی لے کر جا سکتے ہے۔۔۔

ٹھیکیں و۔۔۔ کیف نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا اور پھر پاس کھڑی دل کو دیکھا۔۔۔۔

میرا بھائی ٹھیک ہو جایے گا نا ماموں۔۔۔دل نے روتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

دل کے ماموں کہنے سے کیف نے ڈاکٹر کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی کیونکہ ڈاکٹر کو بھی پتا تھا نکاح ہوا ہے کیف کی دیکھنے سے ڈاکٹر سر ہلاتی باہر چلی گی۔۔۔

ہاں دل بھائی بھی ٹھیک ہو جائے گا ابھی آپ کی ماما کو لے کر جانا ہے نا اسی لیے۔۔۔۔۔۔

کہاں لے کر جانا ہے ماما کو دل معصومیت سے کیف سے سوال کرنے لگی۔۔۔

تمہارہ ماما اللہ کے پاس چلی گی ہے تو انہیں لے کر جانا ہے تا کے انہیں تکلیف نا ہو کیف نے مشکل سے اپنے آنسو کنٹرول کئے ہوئے تھے اگر وہ دل کر سامنے رو پڑتا تو دل نے اور بھی سہم جانا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے میری ماما اللہ کے پاس چلی گی ہے ایک دن ماما نے کہا تھا کے اچھے لوگ جو ہوتے ہے نا انہیں اللہ میاں جلدی سے اپنے پاس بلا لیتے ہے میری ماما اچھی تھی نا دل نے اپنے دو ہونٹ باہر نکالتے ہوے کہا اور دل کے دو ہونٹوں کے ایک کونے میں بنا تل کیف کی نظریں اس کی جانب کروانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

چلو ابھی تم اپنی ماما پاس بیٹھو میں ابھی آتا ہو کیف اپنا ایک آدمی دل اور فائزہ کے پاس چھوڑ کر کچھ پیپر ودک کرنے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

اس بات سے انجان کے ایک کالا سایہ کیف کا مسلسل پیچھا کر رہا ہے وہ کالا سایہ کیف کو برباد کرنے آیا تھا وہ کالا سیاہ رات کی تاریکی میں ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا فل کالا سوٹ پہنے ماسک کے پیچھے چھپی گہری کالی آنکھیں آتنی گہری کے جس میں کئی راز چھپے ہو وہ کالا سایہ فائزہ اور دل کے کمرے کے باہر اکر رکا اور پھر سوئی ہوئی بچی کو دیکھا جو بھوک سے بلک بلک کر پھر سے سو گی تھی کالی آنکھوں نے دل کو دیکھا جو نا جانے کیسے اپنی ماں کے سینے پر سر رکھے ہی سو گی تھی وہ۔کالا۔سایہ چھپکے سے اندر گیا تھا اور دل کے پاس پڑے جھولے میں سے اس بچی کو اٹھایا تھا اور ماسک کے پیچھے چھپے ہوئے ہونٹ طنزیہ مسکرائے تھے ابھی وہ باہر نکلتا ہے سامنے سے اتی نرس نے اسے دیکھا تھا اس سے پہلے کے وہ نرس چیخ مارتی اس کالے سائے نے نرس کے ہاتھ میں ہزار ہزار نوٹوں کی گڈیاں تھمائی تھی کے نرس کا وہاں ہی منہ بند ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

کسی کو پتا نہیں چلنا چاہئے۔۔۔۔کالا سائے نے گھمبیر آواز میں کہا کے اس کی آواز سنتے وہ نرس بھی کانپی تھی وہ کالا سیاہ جیسے ہی آیا تھا ویسے ہی چلا گیا اس کے جاتے ہی کالے سائے کے آدمیوں نے وہاں لگے کیمرے ایکٹو کر دیے تھے لیکن بچہ اٹھانے والا کوئی سین وہاں کیمروں میں قید نہیں کو سکا تھا۔۔۔۔۔

ہاسپٹل والے کیف کو فائزہ کی ڈیڈ باڈی لے جانے نہیں دے رہے تھے ان کا کہنا تھا کے ان کا شوہر اکر سائین کرے تب وہ جانے دے گیے لیکن ارمان تو مزے سے گھر میں گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا کیف خود پولیس والا تھا وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ایس ایس پی تھا اسی لیے اس نے اپنے طریقے سے معاملہ حل کروایا تھا لیکن جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تھا دل کو سویا دیکھ ایک افسردہ سی مسکان کیف کے لبوں کو چھوئی تھی لیکن اگلے ہی پل وہ کیف کے لبوں سے جدا ہوئی تھی بچی کا جھولہ حالی دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

دل دل۔۔۔کیف جلدی سے دل کے پاس گیا کیف کے اٹھانے سے دل اٹھی تھی دل نے اپنی خوبصورت گرے آنکھوں سے کیف کو دیکھا کیا ہوا ماموں۔۔۔۔۔

دل تمہاری بہن کہاں ہے۔۔۔۔۔

یہاں ہی تو ہے ماموں۔۔۔کیف کے کہنے پر دل نے جھولے کی طرف دیکھا لیکن جھولا حالی تھا حالی جھولے کو دیکھ کر دل بھی ایک پل کو سن ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔کیف کی دھاڑ پورے ہاسٹل بھی گونجی تھی کے ڈاکٹر بھی جلدی سے کیف کے پاس آئی تھی اور جس نرس نے پیسے لیے تھے وہ تو تھر تھر کانپنے لگ گی تھی کے اگر کسی کو پتا چل گیا تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔

کیاہوا ہے مسٹر کیف۔۔۔۔۔

میری بیٹی کہاہے؟؟؟کیف نے جھولے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہاجو خالی تھا۔۔۔

کیامطلب یہی تو تھی بچی ڈاکٹر بھی حیران ہوئی تھی۔۔۔

میں اپنی بچی کو یہاں ہی چھوڑ کر گیا تھا کیف جو سمجھ نہیں ارہا تھاوہ کیسے ریکٹ کرے پہلے بچواور اب بیٹی سارے ہاسپٹل میں چیک کیاجائے اگر مجھے میرے بیٹی نا ملی تو ہاسپٹل بند کرواد وگا کون آیا تھا یہاں مجھے ابھی سی سی ٹی وی کیمروں میں دیکھنا ہے۔۔۔

کیف کے پولیس میں ہونے کی وجہ سے ڈاکٹرز بھی ہڑ بڑا گیے تھے۔۔۔۔۔

ماموں میری بہن کہاگئی ہے دل رونے لگی تھی۔۔۔۔

کہی نہیں دل وہ مل جائے گی کیف نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیف کنڑول روم میں گیا تھاوہاں کے کیمروں میں دیکھنے لیکن وہاں سے کیف کے جانے کے بعد والا سارا سین بلینک ہو گیا تھا

۔۔۔۔

واٹ راہیل از دز۔۔۔۔۔کیف نے اپنے ھاتھ کا مکا بنا کر ٹیبل پر مارا تھا۔۔۔

تم لوگوں کے ہاسٹل کو میں بند کرواد وگا یہاں سے ایک بچی غائب ہو گی اور تم لوگوں کو پتا تک نہیں کیسے ہوا یہ سب۔۔۔۔

دیکھیے مسٹر کیف اس میں ہماری غلطی نہیں ہے یہ تو آپ کو اپنی بچی کا خیال رکھنا چاہیے تھا ہم نے تو بچے کو وینٹیلیٹر میں رکھا تھا اس کی زمہ داری ہمارے تھی اس بچی کے پاس تو آپ تھے ناڈاکٹر بھی بولی تھی۔۔۔۔

لیکن کوئی کیسے اسکتا ہے کوئی کیسے اتنی لوگوں کے ہوتے ہوئے میرے بچے کو اٹھا کر لے جاسکتا ہے کیسے کیف کے دل کر رہا تھاوہ آپنے بال پکڑ کر جھکڑے اسے دل اور بچی کو اکیلا چھوڑ کر جانا ہی نہیں چاہیئے تھا لیکن اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھاوہ ہو گیا تھاوہ اس معاملے کو بعد میں دیکھنے کا سوچ کر فائزہ اور جونر سری میں بیٹا بھیجا تھا اسے بھی منگوالیا تھا اور اب تو صبح کے پانچ بھی بج رہے تھے وہ فائزہ کی ڈیڈ باڈی اور دل اور بچے کو لے کر اپنے گھر چلا گیا۔۔۔۔۔

کیف ایک پولیس والا تھاوہ ایک کیس کے سلسلے میں یہاں آیا تھا لیکن اسے کیا پتا تھاوہ کیس تو حل کر جائے گا لیکن ساتھ میں تیرہ سالہ بیوی اور ایک بچی بھی لے کر جائے گا کیف نے فائزہ کو ارمان کے گھر ہی لے کر گیا تھا لیکن ارمان ابھی تک نشے کی حالت میں

شاید سویا ہوا تھا دروازہ تو پہلے ہی رات کا کھلا ہوا تھا اسی لیے کیف نے فائزہ کی لاش کو صحن میں رکھا سب محلے والے جمع ہونا شروع ہو چکے تھے آہستہ آہستہ ارمان کے گھر رش ہو گیا تھا اور رش کی وجہ سے ارمان کی بھی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔

رمان اٹھ کر باہر آیا تو اپنے گھر اتنے لوگوں کو دیکھ کر دنگ رہ گیا کیا ہو رہا ہے یہاں ارمان بولا تھا کیف کے ساتھ ساتھ دل نے بھی اپنے باپ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

ابو۔۔۔دل جلدی سے اپنے باپ کے پاس جاتی اس کی ٹانگ کے ساتھ چپک گی امی ہمیں چھوڑ کر چلی گی ہے ابو ارمان تو یہ سن کر ایک بار جھٹکا لگا تھا کے فائزہ اسے چھوڑ کر چلی گی اس نے سارے لوگوں کے بیچ پڑی فائزہ کی لاش کو دیکھا جس کو کفن پہنا دیا گیا تھا ارمان نے ایک نظر دل کو دیکھا اور پھر ارمان کی نظر کیف پر گی تھی ارمان کو بے حد غصہ آیا تھا اسے یہ کیف بالکل پسند نہیں تھا جب بھی کیف فائزہ سے ملنے آتا تھا ارمان کو شک ہوتا تھا کے فائزہ کا چکر کیف کے ساتھ چل رہا تھا ویسے بھی نشئی لوگ شکی مزاج ہی ہوتے ہے گندے دماغ کے۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو ارمان نے جاتے کیف کا گریبان پکڑا تھا سب لوگ باتیں کرنے لگے تھے کے بیوی کی لاش گھر کے صحن میں پڑی ہے اور بندہ کیف سے لڑ رہا ہے۔۔۔۔

میرا گریبان چھوڑوں کیف نے ارمان کے ہاتھوں کو پکڑ کے سینے سے دور جھٹکا تمہیں تو اتنی ہوش نہیں تھی کے تمہاری بیوی درد سے تڑپ رہی ہے اس کے گھر بچے پیدا ہونے والے ہے تم تو نشہ کر کے سوئے ہوئے تھے مجھے کال کی تھی بجو نے میں اسے لے کر گیا تھا بھائی ہو میں اس کا کیف نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

جاؤ لے جاؤ اسے بھی یہاں سے ادھر کیوں لے کر آئے ہو اور ابھی بھی بیٹی ہی پیدا کی ہو گی لیکن مجھے بیٹا چاہیے تھا ایک بیٹا تو پیدا کر نہیں سکی اب مر گی ہے میرے بلا سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور یہ دل اسے بھی لے جاؤ کہی یتیم خانے بھیج دو میں دوسری شادی کر وگا۔۔۔۔

اسے یتیم خانے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے دل اب میری بیوی ہے اسے میں اپنے گھر لے کر جاؤ گا سب لوگ منہ میں انگلیاں دیئے فائزہ کی لاش کو فراموش کیے کیف کی باتیں سننے لگے تھے میرے بجو کو پتا تھا کے تم اس لائق ہی نہیں ہو کے تم ایک بیٹی کو سنبھال سکو اسی لیے وہ مرنے سے پہلے دل جو میرے حوالے کر گی ہے تف ہے تم ہر ارمان۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پرتاارمان یہ کہتے باہر چلا گیا کیف نے اسے یہ بھی نہیں بتایا کے اس کے گھر جڑواں بچے پیدا ہوئے ہے اور اس کے پاس بیٹا ہے کیف نے اسے جانے دیا تھا دل تو اپنے باپ کو ایسے بات کرتا دیکھا سہم گی تھی بچہ محلے کی ایک عورت کے پاس تھا اس نے گھر سے دودھ لا کر بچے کو پلا دیا تھا اور دل کو بھی کھانا دے دیا تھا فائزہ کی تدفین کر دی گی تھی۔۔۔۔

چلو دل چلتے ہے۔۔۔۔ کیف نے دل کا ہاتھ پکڑا اور ایک ہاتھ میں چھوٹا سے بچہ تھا۔۔۔۔۔

نہیں مجھے نہیں جانا مجھے یہاں ہی رہنا ہے مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا ماموں دل منہ بناتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

دل کے بار بار ماموں کہنے سے کیف کو تپ چڑھ رہی تھی دل پہلی بات تو میں تمہارا ماموں نہیں اب ہی ہو کیف نے دل کو دیکھتے ہوے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ہی۔۔۔۔۔ یہ کیا ہوتا کے ماموں۔۔۔۔ دل نے اپنی گرے آنکھیں نکال کر کیف سے پوچھا۔۔۔۔۔

اااااا۔۔۔۔۔ کیف کا دل کیا دیوار کے ساتھ ٹکر مار لے یہاں کیا کے سلسلے میں آیا تھا اب ایک بیوی اور ایک بچہ لے کر جا رہا تھا اسے ابھی جو بچی غائب ہوئی تھی اس کا بھی پتا کروانا تھا لیکن وہ دل کو یہاں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا وہ گھر چھوڑ کر ہی بچی کے بارے میں پتا کروایا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

دل تمہاری امی جاتے ہوئے کہ کر گی تھی نا کے تمہیں میرے ساتھ جانا ہے۔۔۔۔۔

ہاں۔امی نے کہا تھا مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے اور آپ کو تھوڑا سا بھی تنگ نہیں کرنا اور اپنے بھائی بہن کو بھی سنبھالنا ہے دل نے کیف کی گود میں اپنے بھائی کو دیکھتے ہوے کہا۔۔۔۔

تو چلو پھر چلتے ہے ماما کی بات مانتے ہے نا۔۔۔۔

دل نے جلدی سے سر ہاں میں ہلایا اور پھر دل آپنے سے بارہ سال بڑے شوہر کے ساتھ سسرال چلی گئی تھی۔۔۔۔

یہ منظر ہے لاہور کا جہاں پر موسم بہت خوبصورت تھا بادل گرجا رہے تھے آسمان پر چھائی ہر طرف کالی سیاہ گھٹائیں بادلوں کی اوٹ میں چھپ جاتی کبھی باہر اجاتی آنکھ مچولی کا کھیل رہی تھی کبھی رم جھم سڑک پر بیہتی اور اسمان ہر ستاروں کا جھرمٹ بہت ہی پیارا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح وہ اپنے بنگلے کے ایک بہت ہی خوبصورت کمرے کی بالکونی میں کھڑے ہوتے سڑک کو دیکھ رہا تھا آج جو وہ کارنامہ کر کے آیا تھا ایک بچی کو اٹھالایا تھا بنا سوچے سمجھے کے وہ کیسے پالے گا کیا کرے گا اسے بس کیف سے بدلہ لینا تھا ابھی تو بدلے کی شروعات ہوئی تھی اپنے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ کسی گہری سوچ میں تھا ہوا کی وجہ سے اس کے سلکی بال اڑ رہے تھے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی گھنی مونچھیں کے سائے تلے اس کے لب آپس میں پیوست تھے آج کا کارنامہ یاد کرتے ہلکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر ایک تھی جس کی وجہ سے ایک گال کا ڈیمپل نمایاں ہوا تھا وہی ڈیمپل کو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا تھا جانے وہ کتنی لڑکیوں کا دل دھڑکا چکا تھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کے اسے اپنے پیچھے کسی کے ہنسنے کی آواز ایک تھی اس کی گہری کالی آنکھوں میں چمک ابھری تھی جیسے اسے اسی کا انتظار ہو وہ روز اسی ٹائم تو آتی تھی اس کی آنکھوں کی چمک دیکھتے کوئی بھی اس کے سحر سے جکڑا جاتا اس نے پیچھے دیکھا مسکرا کر وہ سامنے ہی بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

تم اگی میری جان کب سے انتظار کر رہا تھا ضمار راجپوت نے اپنے قدم اس لڑکی کی جانب بڑھائے تھے جیسے جسے وہ اس لڑکی کی جانب قدم بڑھا رہا تھا وہ لڑکی پیچھے ہو رہی تھی آنکھوں میں انسو تھے اس کے آنسو ضمار کے دل پر گر رہے تھے اس سے پہلے کے وہ اس لڑکی کو پکڑتا وہ لڑکی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے نہیں بچایا تھا نا میں روئی بھی تھی مجھے کیوں نہیں بچایا آپ نے میں نے تو آپ کو پکارا بھی تھا وہ لڑکی اب اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

میری جان میں نے بہت ڈھونڈا تھا تمہیں بہت مجھے معاف کر دو پچھلے تین سالوں سے وہ روز ہی خیالوں میں دیکھتا تھا ضمار اسے پکارنا چاہتا تھا لیکن اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی وہ لڑکی جا چکی تھی اب وہ پھر سے تنہا تھا ضمار کو اس ماحول میں گھٹن سی محسوس ہونے لگی تھی ضمار کے چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے تھے جہاں پہلے سکون تھا اب وہاں بے چینی تھی ضمار گہرے گہرے سانس لیتا خود کو نارمل کرنے لگا تھا تمنا میری جان میں نے تمہیں بچانے کی کوشش کی تھی مجھے معاف کر دو منظر اچانک سے بدلا تھا وہ اپنے ڈروائنے خواب سے باہر آیا تھا اس نے سائیڈ ٹیبل پر پرا گلاس اٹھا کر منہ کو لگایا تھا اور کی سانس میں پی گیا تھا بیڈ سے ٹیک لگاتے وہ ٹیبل کر پڑی تصویر کو اٹھا کر دیکھنے لگا مجھے لگتا ہے تمہاری موت کی وجہ میں یو تمنا اسی بات کی سزا میں خود کو دیتا ہو۔۔۔۔۔

شہر لاہور میں ایک پوش ایریا میں ایک خوبصورت بنگلا بنا ہوا تھا جس کا نام تھا ملک ولا جیسے ہی بنگلے کے اندر داخل ہوئے ایک براسا لان نظر آتا ہے جس میں رنگ برنے پھول لگے ہوے ہے جو دیکھنے والوں کی طبیعت کو ہشاش بشاش کر دیتے ہے لان کے پاس ہی ایک بہت ہی پیارا سا سوئمنگ پول بنایا گیا ہے یہ سب کیف کی پسند کا تھا بنگلے کے پیچھے کچھ کوارٹر رکھے گیے ہے جو کے نوکروں کے لیے ہے دروازے پر ہی ایک چوکی دار رکھا گیا ہے جو گھر کی حفاظت کرتا ہے ہمہ وقت گھر کے باہر گارڈز کھڑے رہتے ہے اس بنگلے کے مالک ہے عالم ملک کی بیوی اور ان کے بچے چلے پہلے ان کا تعارف کرواتے ہے۔۔۔۔۔۔

اس بنگلے میں عالم ملک اور ان کی بیوی سونیا رہا کرتی تھی جس کا صرف ایک ہی بیٹا تھا اس کا نام کیف رکھا تھا ان کا لاڈلا بیٹا تھا لیکن جب کیف دو سال کا تھا ایک رات سونیا کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کی موت ہو گی عالم خود بھی ایک پولیس والے تھے ان سے اپنا بیٹا سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا پھر عالم نے اپنے دوست کے کہنے پر ایک اور لڑکی سے شادی کر لی اس لڑکی کا نام آمنہ تھا آمنہ نے اکر کیف کو پیار تو دیا لیکن شروع شروع میں ہی بس آمنہ بھی عالم کی اتنی ساری جائیداد کی خاطر ہی ایک شادی شدہ انساں سے شادی کر لی تھی آمنہ خود کنواری تھی بس اسے پیسے والا شوہر چاہیئے تھا جو اسے عالم کی صورت میں مل گیا تھا آمنہ نے اکر پیار تو دیا لیکن عالم کی کیف سے محبت دیکھ کر آمنہ جیلس ہوتی تھی کیف بہت ہی اچھا بچہ تھا کبھی اس نے آمنہ کو تنگ نہیں کیا تھا لیکن پھر بھی آمنہ اس سے چڑتی رہتی تھی پانچ سال تک عالم نے آمنہ سے بچہ پیدا نہیں کیا تھا آمنہ کو یہی بات سکون نہیں لینے دیتی تھی وہ اپنا بچہ چاہتی تھی صحیح نفرت تو تب ہوئی جب آمنہ کا اپنا بیٹا ہو گیا اور یہ بیٹا تب پیدا ہوا جب کیف دس کا ساتھ تھا لیکن عالم کے ساتھ زیادہ اٹیچمنٹ کیف کی تھی عالم طہام سے بھی پیار کرتا تھا لیکن کیف ان کی پہلی اولاد تھا اسی لیے وہ کو عزیز رکھتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

یہی بات آمنہ کو حضم نہیں ہو رہی تھی ایک دن عالم بھی شدید بیمار ہو گئے تھے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا کیف اس وقت بارہ سال کا تھا اور اس کا چھوٹا بھائی طہام دو سال کا تھا کیف کی بھی بہت زیادہ اٹیچمنٹ تھی اسی لیے وہ چپ چپ ہو گیا تھا پھر نا جانے کس وقت عالم نے وکیل کو بلا کر آدھی سے زیادہ جائیداد کیف کے نام لگا دی تھی شاید وہ کسی راز سے واقف ہو گیا تھا پھر عالم بھی چل بسے تھے اور عالم کے مرنے کے بعد امنہ نے عالم کو دھیان دینا بند کر دیا تھا کیف کے آمنہ کے یک دم بدل جانے سے کیف کو دل دکھا تھا لیکن پھر وہ اپنی پڑھائی کی طرف توجہ دینے لگ گیا بچپن سے ہی اس کے گھر کے ساتھ ہی غفور انکل کا گھر ہوا تھا کرتا تھا وہ

غریب ہی تھے لیکن عالم کی اچھی دوستی تھی غفور کی ایک ہی بیٹی تھی جس کا نام فائزہ تھا اس کی دوستی کیف کے ساتھ ہو گی تھی فائزہ کیف سے پانچ سال بڑی تھی جس کی وجہ سے وہ اسے آپی کہتا تھا پھر فائزہ کے کہنے پر کی وہ اسے بجو کہ ہر بلانے لگا گیا آمنہ کو تو فائزہ سے بھی سخت چڑ تھی پھر غفور نے فائزہ کی شادی اپنے ایک جاننے والے کے کہنے پر کر دی اور جب فائزہ گیں تھی آمنہ بھی بے حد خوش ہوئی تھی کیف آہستہ آہستہ بڑا ہوتا گیا اسے بچپن سے ہی پولیس میں جانے کا شوق تھا اسے کیے وہ پہلے تو چھوٹی پوسٹ پر جاب لگی تھی پھر اس نے ساتھ ساتھ سی ایس ایس کیا تھا اب وہ پچیس سال کا ہو ہر وہ ایس ایس پی بن گیا تھا آج اس کی شادی بھی ہو گی تھی ایک تیرہ سالہ بچی کے ساتھ اسے کیے وہ گھر اگیا تھا۔۔۔

یہ اتنا خوبصورت گھر آپ کا ہے دل بنگلے کے اندر داخل ہوتی کیف سے پوچھنے لگی۔۔۔

دل نے اپنی گرے آنکھیں ایک دم کھول دی تھی اس کی کھلی خیرت سے بھرپور آنکھیں دیکھ کر کیف کے لبو پر مسکراہٹ آئی تھی

ہاں یہ میرا گھر ہے اب سے تمھارا بھی کیونکہ۔۔۔

کیونکہ کے آپ میرے ماموں ہے اور امی نے کہا تھا کے ماموں کے ساتھ جاؤ گی تو اس کے گھر ہی رہو گی دل اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوے کہنے لگی۔۔۔

اور ماموں والی بات سن کر کیف کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے وہ راستے میں دس بار اسے کہ چکا تھا کے وہ اسے ہبی بول لے لیکن ماموں نہیں لیکن وہ سنتی تو تھی لیکن ہھر سے بھول جاتی تھی۔۔۔

میں نے راستے میں کیا کہا تھا کے میں آپ کا کیا ہو کیف گھر کے میں دروازے کے اندر اینٹر ہوئے ہوے کہنے لگا۔۔۔

آپ نے کہا تھا ما۔۔۔ ہبی کہنا ہے۔۔۔ دل ایک نظر کیف کے ہاتھوں میں اپنا بھائی دیکھتے ہوے پھر سے کیف کی طرف دیکھنے لگی

یہ کون ہے کیف۔۔۔ سامنے سے اتنی آمنہ کیف کے ہاتھ میں ایک بچہ اور ساتھ میں دل جو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

ما یہ آپ کو فائزہ بجو یاد ہے یہ اس کی بیٹی ہے اور یہ اس کا بیٹا اور اور فائزہ بجو کی دیٹھ ہو گئی ہے تو ابھی۔۔۔

تو ہمارا گھر کوئی یتیم خانہ ہے کیا جو تم اسے یہاں لے آئے ہو اگر وہ مر گی ہے تو اس سے پہلے کے کیف پوری بات بتاتا آمنہ اپنی ہی رو میں بولنا شروع ہوئی تھی۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی آپ ماما یہ یتیم خانے کیوں جائے گی۔۔۔

تو کیا تم نے ٹھیکا اٹھا رکھا ہے اب ان بچوں کا یا پالنے کا امنہ غصے سے بولی اور نفرت سے دل کو دیکھا آمنہ کے ایسا بولنے سے دل نے سہم کر کیف کی قمیض کو زور سے پکڑا تھا جیسے وہ کھا جائے گی دل کو ڈرتے دیکھ اور اس بچے کو اتنی اونچی آواز کی وجہ سے اٹھتے دیکھ کیف نے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ماما۔۔۔یہ کہی نہیں جایے گی کیونکہ میں نے دل نے نکاح کر لیا ہے اور یہ میرا بچہ ہے۔۔۔۔۔کیف نے آمنہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جن کا یہ سن کر ایک رنگ آرہا تھا ایک جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کک۔۔کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔تم نے یہ یہ چھوٹی سی تیرہ سال کی بچی کے ساتھ شادی کر لی کیف تمہارا دماغ ٹھیک تو ہے نا ہوش میں تو ہو تم یہ کیا کہہ رہے ہو آمنہ کا تو یہ سن کر دماغ ہی گھوم گیا تھا وہ کیف کی شادی جائداد کی وجہ سے آپنی بہن کی بیٹی سے کروانا چاہتی تھی اور یہ کیف کیا کر آیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس میں دماغ خراب ہونے والی کون سی بات ہے ماما بجو جاتے ہوئے اپنی بیٹی میرے حوالے کر گی تھی اب یہ دل اور یہ بچہ میری ذمہ داری ہے اور ابھی دل کو بھوک لگی ہے کسی سے کہ کر کمرے میں کھانا بھجوادے یہ کہتے ہی کیف دل کو لئے اور بچے کو لیے کمرے میں چلا گیا اور آمنہ بیگم بس منہ ہی دیکھتی رہ گئی تھی کے ان کی ناک کے نیچے یہ کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔

مام۔۔۔۔اس سے پہلے وہ پھر سے ماموں کہتی کیف نے آنکھیں نکال کر اسے دیکھا میرا مطلب ہی جی یہ نیچے والی آنٹی کون تھی ایسے دیکھ رہی تھی کیسے کھا جائے گی ایسے آنکھیں نکال نکال کر دیکھ رہی تھی انہہ۔۔دل کمرے میں آتے ہی اپنے چھوٹے سے منہ کے ڈیزائن بناتی بولنے لگی۔۔۔۔

ایسے نہیں کہتے دل وہ بھی تمہاری ماما جیسی ہے اوکے ان کے ساتھ ں تمیزی نہیں کرنی اور وہ جو بھی کہے ان کی بات ماننی ہے اوکے نا کیف نے دل کو پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اگر میں بات نہیں مانو گی تو وہ مجھے مارے گی جیسے ابو مارتے تھے دل کی آنکھوں میں انسو آئے تھے۔۔۔۔

نہیں نہیں دل ماما مارے گی نہیں وہ تو اچھی ہے کیف نے دل کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا دل کے چہرے کو ہاتھ لگاتے کیف کے دل عجیب سا ہوا تھا وہ دل کو دیکھنے لگا جو اس کی ملکیت تھی اس کی بیوی لیکن چھوٹی سی افف کیف نے جلدی سے دل کے چہرے سے ہاتھ ہٹایا اور باہر جانے لگا۔۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔ابھی وہ باہر جاتا کے پیچھے سے دل کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

اووو شٹ ابھی لے کر آتا ہو۔۔۔یہ کہتے کیف خود باہر چلا گیا اور دل اپنے بھائی کے پاس بیٹھ گی اووولووواووولووومیرا بھائی میں تمہارا خیال رکھو گی دل نے اپنے بھائی کے ماتھے پر بوسہ دیا پتا نہیں میری بہن کہاں چلی گی دل کا دل پھر سے اداس ہوا تھا۔۔۔۔۔

افف یہ کیا مصیبت اٹھالایا ہو میں ایک گھنٹے سے وہ اس بچی کو چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ تھی کے روتی جا رہی تھی

اے ے ے میری ماں چپ کر جاؤ۔۔۔ضمار راجپوت جو پیچھلے تین سالوں میں کسی کے سامنے نہیں جھکا تھا وہ آج اس بچی کے سامنے جھک رہا تھا۔۔۔۔

میں تمیں میری ماں کیوں کہ رہا ہو۔۔۔کچھ ہی گھنٹوں میں اس بچی نے ضمار کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اب تم کیسے چپ ہو گی۔۔۔ضمار نے تنگ آتے ہوے کہا میری طرف سے تم روتے روتے مر جاؤ مجھے کوئی فرق نہیں پرتا ائی سمجھ تمہیں ضمار یہ کہ کر وہاں سے جانے لگا لیکن اس بچی کو مزید اونچا اونچا روتے دیکھ وہ پھر سے تنگ آتے آپنی مٹھیاں میچے اس بچی کے پاس آیا۔۔۔

تم میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گی تمیں صرف میں ایک بدلے کے لیے اٹھا کر لایا تھا اور تم مجھے تنگ کر رہی ہو ر کو ضمار نے بچی کے سامنے اپنا چاقو سامنے کیا جیسے دیکھتے بچی اور مزید رونے لگی تھی افف اچھا اچھا کو یہ دیکھو ضمار نے پاس پڑا ایک بڑا سا ٹیڈی بیئر جو اس کے بہت خاص تھا وہ اٹھا کر اس نے اس کے سامنے کیا تھا جیسے دیکھتی بچی ٹکر ٹکر اس ٹیڈی بیئر کو دیکھنے لگی تھی وہ یک دم خاموش ہو گی تھی ضمار کو بہت عجیب لگا وہ بھی تو ایسی ہی تھی اپنے ٹیڈی کو دیکھ کر خوش ہو جایا کرتی تھی۔۔۔۔

چلو تم اس کے ساتھ کھیلو ابھی وہ وہاں سے اٹھتا کے بچی نے پھر سے رونا شروع کیا تھا۔۔۔۔

اااا۔۔۔میں پاگل ہو جاؤ گا۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔افف بچی اتنا رو رہی ہے اور تم پاس کھڑے اسے دیکھ رہے ہو ایک لڑکی کمرے میں آتی جلدی سے اس بچی کو اٹھایا تھا لیکن اس بچی کے کپڑے سارے بھیگ گیے تھے جیسے پتا نہیں اس نے کتنی بار بیچ میں ہی سو سو کر دیا ہو۔۔۔۔

ضمار رررررر۔۔۔۔۔اسی لیے یہ رو رہی ہے کیونکہ ناتو اس نے پیمپر کیا ہوا ہے اور بیچ میں ہی سو سو کر کے ساری گیلی ہو گیں ہے

۔۔۔۔۔

جو بھی کرنا ہے کرو لیکن میرے سامنے اسے مت لے کر او مرتی ہے تو مر جائے ضمار پھر سے اپنی آنا میں آتے اس بچی کو دیکھے بغیر ہی باہر چلا گیا پیچھے عرشیہ صرف سر ہلا کر رہ گی تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ہے ضمار لیکن یہ بچی معصوم ہے اسے میں ہی دیکھو گی

انہہہ۔۔۔یہ کہتے عرشیہ بچی کے پیمپر منگوائے آور اس کے لئے دودھ کھانے پینے کی چیزیں منگوائی تھی۔۔۔۔عرشیہ نے جلدی سے پیمپر چینج کیا اور اسے دودھ دیا جسے پیتے ہی وہ سو گی اچھے سے اسے کور کر عرشیہ نے اسے بیڈ پر لٹایا اور باہر ضمار کے کمرے میں چلی گی کمرے میں جاتے ہی اس کی نظر ضمار پر پڑی تھی جو اپنے کمرے کے وسط میں دیوار کے ساتھ لگی ایک بڑی سی تصویر کو دیکھ رہا تھا جس میں دس سالہ ایک بچی اپنے بھائی کے ساتھ ہنستے ہوئے اس کی ناک پکڑے کھڑی تھی۔۔۔۔

ضمار۔۔۔۔۔عرشیہ نے ضمار کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

میری تمنا۔۔۔۔۔ضمار کی کالی گہری آنکھوں میں انسو موتیوں کی طرح چمکے تھے جیسے دیکھتی عرشیہ کے دل کو ٹھیس پہنچی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

ادھر آؤ بیٹھو۔۔۔۔۔عرشیہ نے ضمار کا بازو پکڑے اسے صوفے پر بیٹھایا دیکھو تمہارا کے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے ضمار لیکن

۔۔۔

نہیں نہیں میں اس وقت تمنا کو بچا سکتا تھا اگر وہ وہ اس وقت کیف اور لبابہ بیچ میں نا ائے ہوتے ان کی وجہ سے صرف ان کی وجہ سے میں نے اپنی بہن کھو دی جس کے لیے میں جیتا تھا اسے کی کھو دیا میں نے ضمار اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوے بولا لیکن اب باری میری ہے عشوا نہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔

تم اس بچی کو کیوں اٹھا کر لائے ہو عرشیہ نے سوالیہ نظروں سے ضمار کو دیکھا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا کیوں اٹھا کر لایا ہو بس مجھے اس کیف جو بے چین دیکھنا تھا اسے پریشان دیکھنا تھا اب وہ در در بھٹکے اپنی اس بچی کو ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔۔

تواس کا خیال کوں رکھے گا عرشیہ نے ایک ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

مجھ سے نہیں رکھا جاتا اس کا خیال میری بلا سے مر جائے لیکن کیف کو نہیں ملنی چاہیے۔۔۔۔

چپ کرو تم اس سب میں اس بچی کا کیا قصور ہے تم نہیں رو میں پالو گی اسے سمجھ تم ابھی میں اس کا نام رکھو گی۔۔۔۔

رکھو جو مرضی کرو لیکن اسے میرے سامنے مت لے کر آنا ضمار نے تنفر سے کہا۔۔۔۔

یمم۔۔۔یہی ایک لڑکی تمہیں واپس سے ایک اچھا والا ضمار بنائے گی اپنی دنیا میں واپس لوٹو گے تم مجھے امید ہے عرشیہ یہ سوچنے لگی تھی۔۔۔۔

تو اس کا نام ہو گا امید۔۔۔۔ عرشیہ نے کہا تو ضمار نے عرشیہ کو دیکھا اب تم یہاں سے جاؤ نکلو آہنی امید کے پاس ضمار نے غصے سے کہا۔۔۔۔

جا رہی ہو آج سے وہ میری بیٹی عرشیہ جانے لگی تو ضمار نے عرشیہ کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔

اتنا ہی شوق ہے بیٹی پیدا کرنے کا تو شادی کر لو نا اپنی بچی پیدا کرو یہ دوسروں کی بچی کو کیوں اپنی بیٹی بنا رہی ہو۔۔۔۔۔

اگر کوئی تم جیسا مل گیا تو شادی بھی کر لو گی تم نے تو کرنی نہیں عرشیہ کا لہجہ تھوڑا سا نم ہوا تھا۔۔۔۔

ہاں میں نے نہیں کرنی اب تم جا سکتی ہو وہ رہا دروازہ ضمار نے دروازے کے طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

آندھی نہیں ہو میں مجھے بھی نظر آتا ہے دروازہ انہہ یہ کہتے عرشیہ امید والے روم میں آئی اور ایک مسکان عرشیہ کے لبو کو چھوئی تھی کتنی پیاری ہو نا تم اب تم نے اپنے بابا کو خوب سارا تنگ کرنا ہے انہیں زنگی کی طرف واپس لانا ہے امید عرشیہ نے پیار سے امید کے ماتھے پر بوسہ دیا اور خود اس کے ساتھ لیٹ گی۔۔۔۔۔

دل کب سے کھانے کا انتظار کر رہی تھی دل بھی اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کھیلنے لگی تھی آمنہ بیگم تو دیکھنے بھی نہیں آئی تھی اسے تو رہ رہ کر اپنی بھانجی کا دکھ ستا رہا تھا اگر اسے پتا چل جاتا کے کیف کی شادی ہو گی ہے تو وہ ہنگامہ کھڑا کر دیتی وہ تھی بھی تو بہت ضدی افففف اب میں کیا کرو گی آمنہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں ارہا تھا۔۔

دوسری طرف کیف بھی کھانے کی ٹرے ہاتھوں میں پکڑے کمرے میں داخل ہوا تھا لیکن دل کو اپنے بھائی کے ساتھ ہی سوتے دیکھ کیف کو اپنی دیری کا احساس ہوا تھا اسے ایک کیس کے سلسلے میں کال اگی تھی جیسے وہ سنتے سنتے اتنی دیر کر آیا تھا اب وہ کمرے میں آیا تو سوئی ہوئی تھی لیکن کھانا بھی ضروری تھا کیف نے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور دل کے پاس آیا۔۔۔۔

دل۔۔۔۔۔ کیف نے دل کے کندھوں سے ہلا کر اسے اٹھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

امی سونے دے نا مجھے۔۔۔۔ دل نے معصومیت سے کہا۔۔۔

دل کے منہ سے اپنی بجو کا نام سن کر کیف کا دل پھر سے اداس ہوا تھا لیکن اسے ہمت سے کام لینا تھا ان کا خیال رکھنا تھا۔۔۔۔

دل اٹھو کھانا کھالو۔۔۔ کیف نے دل کو اٹھا کر بیٹھایا تو دل نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی تھی گرے کلر کی آنکھوں میں لال ڈورے تیر رہے تھے کیف نے لب بھینچ کر دل کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیا ہے ہبی۔۔۔۔ سونے بھی نہیں دیتے امی نے مجھے کبھی سونے سے منع نہیں کیا تھا آپ سونے نہیں دیتے مجھے امی کے پاس جانا ہے دل اچانک سے اپنی آمی جو یاد کرتی رونے لگی تھی کے دل کو روتا دیکھ کیف یک دم ہڑ بڑا اٹھا تھا۔۔۔۔

دل۔۔۔۔ دیکھو میری طرف۔۔۔ کیف نے دل کا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا اور اپنی انگلیوں کے پوروں سے دل کے نازک سے چہرے پر سے آنسو صاف کیے آپ کو پتا ہے نا آپ کی ماما اللہ کے پاس گی ہے تو وہ وہاں سے واپس نہیں اسکتی۔۔۔۔

تو میں اس نے پاس چلی جاتی ہو۔۔۔ دل نے اپنے ہونٹ باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

دل۔۔۔۔۔ کیف نے سخت لہجے میں دل جو پکارا تھا کے دل کی جو آنکھیں نیند کی وجہ سے بند ہو رہی تھی وہ ساری کی ساری کھلی تھی اور خوف سے وہ کیف جو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

دل کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر کیف نے جلدی سے خود کو نارمل کیا۔۔۔۔

مجھے نہیں کھانا کھانا مجھے جانا ہے دل نے بیڈ سے اٹھنا چاہا جب کیف نے دل کو پکڑا۔۔۔

اچھا سوری۔۔۔ کیف نے جلدی سے اپنے کان پکڑے تو دل بھی ہنسے لگی تھی ہاہاہا۔۔۔ کتنے پیارے لگ رہے ہے دل کو ہنستا دیکھ کیف کو سکون ملا تھا وہ چاہ کر بھی اپنی بجو کے بچوں کے ساتھ سخت رویہ نہیں اپنا سکتا تھا اچھا چلو اب کھانا کھالو کیف نے کھانا دل کے سامنے رکھا دل اس کھانے کو کتنی ہی دیر دیکھتی رہی اس کے پیٹ میں گڑ گڑ ہو رہی تھی دل نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور پھر کیف کو دیکھا جو موبائل پر بزی تھا لیکن دل کے دیکھنے پر وہ بھی دل کو دیکھنے لگا۔۔۔

دل کھانا کیوں نہیں کھا رہی۔۔۔۔۔۔

افففف کیا کروا تنی بھوک لگی ہے کے پیٹ میں چوہے ڈور رہے ہے لیکن میں تو امی کے ہاتھ سے کھاتی ہو مجھے کھانا نہیں کھانا آتا دل نے بچارگی سے کہا۔۔۔۔۔

کیوں دل اتنی بڑی ہو گی ہو تمیں کھانا نہیں کھانا آتا کیف نے موبائل کو چھوڑا اور دل کے پاس اکر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ہاں نا امی کھلاتی تھی کھانا مجے اب آپ کھانا کھلائے دل ضدی انداز میں بولی۔۔۔۔

تو چلو ہی کی چھوٹی سی بیوی کو ہی اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتا ہے یہ کہتے کیف نے ایک نوالہ بنا کر دل کے منہ کے سامنے کیا تو دل نے جلدی سے وہ نوالہ کھالیا۔۔۔۔

ابھی اس نے تھوڑا سا ہی کھانا کھایا تھا کے ساتھ لیٹے بچے کا بھی باجا بجنے لگا تھا کیف نے اس بچے کو دیکھا لو جی ایک بچی کو پالنا مشکل ہے اب یہ بھی کیف کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اب اس بچے کی رونے کی آواز افف۔۔۔۔

لگتا ہے میرے بھائی کو بھی بھوک لگ گی ہے اسے بھی کچھ کھانے کو دے نا دل نے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوے کہا۔۔۔۔۔

کیف پہلے ہی گارڈز سے کہ کر فیڈر منگوا چکا تھا اچھا رکو میں اس کے لیے دودھ لے کر آتا ہو یہ کہتے کیف جلدی سے اٹھا اور ٹرے پکڑے باہر لے گیا۔۔۔۔

میرے بھائی چپ کر جاؤ دل اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اپنے بھائی کو پیار کرنے لگی تھی لیکن وہ بچہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

کیف کیچن میں کھڑا فیڈر بنا رہا تھا رات کے بارہ بج گئے تھے وہ رات کے بارہ بجے اپنی تیرہ سالہ بیوی کے ایک دن کے بھائی کے لیے دودھ بنا رہا تھا یہی دن دیکھنا باقی رہ گیا تھا یہی کرنا باقی رہ گیا تھا جلدی سے دودھ بناتے وہ کمرے میں بھاگا تھا کیونکہ بچے کی رونے کی آواز رات کے اس سناٹے میں پورے بنگلے میں گونج رہی تھی کمرے میں جاتے جلدی سے اس نے وہ فیڈر بچے کے منہ میں دیا جیسے ہی فیڈر بچے کے منہ میں گیا بچے کا رونے کا باجا بند ہوا تھا۔۔۔۔

کتنا روتا ہے یہ میں تو اتنا نہیں روتی دل منہ بناتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔جب تم اس کے جتنے تھی تو تم بھی روتی تھی ابھی یہ چھوٹا ہے نا اسی لئے روتا ہے کیف نے بچے کو دیکھا جو دودھ پیتے پیتے پھر سے سو گیا تھا پھر کیف نے دل کو دیکھا جو بیٹھے بیٹھے کی نیند کی وجہ سے جھول رہی تھی۔۔۔۔

دل سو جاؤ آرام سے۔۔۔کیف نے کہا تو دل جلدی سے لیٹی تھی اور آنکھیں بند کرتے ہی وہ سو گی۔۔۔

کیف نے دونوں کو دیکھا جو پورے بیڈ پر پھیل کر سو رہی تھ

اسلام و علیکم

اگر آپ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں

ہم آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہے ہیں

www.novelemehar.online

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانا یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں

ابھی رابطہ کریں

Email Writers@novelemehar.com

Whatsapp------03116909338

اب میں کہاں سو اب کیا تھا اب کیف نے اپنا تکیہ اٹھایا اور صوفے پر رکھتے وہاں ہی لیٹ گیا۔۔۔

اللہ اکبر اللہ اکبر۔۔۔

اللہ اکبر اللہ اکبر۔۔۔۔

لاہور میں صبح کی اذان ہو رہی تھی تو ایسے لگ رہا تھا جیسے زمانوں کی ساری برائی ختم ہو رہی ہے اللہ اس اذان کے ذریعے ہی تو اپنے بندے کو اپنے پاس بلاتا ہے کے اے لوگوں آؤ اپنے گناہوں کی توبہ کر لو مجھ سے مانگو جس نے مانگ لیا وہ اس نے پا لیا اور جس نے نیند کو اہمیت دی پھر اس کی قسمت بھی اسی کی طرح سو جاتی ہے خیر چلتے ہے اگے۔۔۔۔۔

کمرے میں الارم کی چنگارتی ہوئی آواز نے اس خوبصورت لڑکی کی نیند میں خلل ڈالا تھا لیکن الارم بھی وہ خود لگا کر سوتی تھی لیکن الارم بجنے پر وہ اٹھنے کا نام نہیں لیتی تھی لیکن چھوٹے سے کمرے میں الارم کی آواز سے لبابہ نے کوفت سے الارم کو دیکھا اس سے پہلے کے وہ الارم اٹھا کر دیوار کے ساتھ مارتی اس کے کانوں میں اپنے باپ کی آواز گونجی تھی۔۔۔

لبابہ بیٹا اٹھ جاؤ نماز کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ایک میٹھی سی شفقت سے بھرپور آواز لبابہ کو سنائی دی نیند میں ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

اٹھ گی بابا۔۔۔۔۔لبابہ جلدی سے اٹھتی اپنی ڈارک ہیزل آنکھیں اپنے ہاتھوں سے مسلتی اپنے بابا کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

میرا شہزادہ بیٹا۔۔۔اکرم صاحب نے اکر اپنی چاند سی بیٹی کو سر پر پیار دیا لبابہ کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

گڈ مارننگ بابا اپنے بابا کی کمر کے گرد بازو حائل کرتی لبابہ میٹھے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

گڈ مارننگ میرا بیٹا۔۔۔۔ چلو جلدی سے اٹھو نماز پڑھو میرا بیٹا اور دعا کرو کے تمہیں ہر بلا سے اللہ پاک محفوظ رکھے آمین ثم آمین

۔۔۔۔

جی بابا اٹھتی ہو یہ کہتے لبابہ اٹھی اور اکرم صاحب باہر چلے گئے لبابہ فریش ہونے کے لئے واش روم چلی گی اور پھر فریش ہو کر وضو کر کے وہ باہر نکلی اور اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا۔۔۔۔

دراز قد سراپا، دبلی جسامت، خوبصورت سا گول چہرہ جو بالکل صاف چہرہ تھا آنکھیں ڈارک ہیزل گولو مولو سے تھی ہماری لبابہ اسکا شمار خوبصورت لڑکیوں میں کیا جاتا تھا لبابہ اپنے جاننے والوں کے لیے نرم دل خوش مزاج اور باقی لوگوں کے لیے وہ اتنی ہی سنجیدہ اور رعب دار کے پل میں اپنے لہجے کو چینج کر کے وہ دیکھنے والوں کو چونکا کر رکھ دیتی تھی۔۔۔

اپنی خوبصورت انگلیوں سے لبابہ نے حجاب کیا اور فجر کی نماز ادا کی جائے نماز پر بیٹھ کر وہ اکثر اپنے کیے یہی دعا کرتی تھی کے اللہ اس کے نصیب اچھے کرے اور اسے ہمیشہ اپنے بابا کے ساتھ رکھے اور اپنے محرم کے لیے اس کی عزت محفوظ رکھے لبابہ خود تو تائیس سال کی تھی اور پولیس میں نوکری کرتی تھی کیف کی دوست اس کی رازدار اس کی کزن لبابہ اکرم ملک۔۔۔۔۔

اکرم آمنہ کے سوتیلے بھائی تھے غریب تھے اسی لیے آمنہ انہیں منہ نہیں لگاتی تھی لیکن کیف کو اکرم ماموں اور لبابہ بہت اچھے لگتے تھے کیف تو تھا ہی دل کا نرم دل کا اچھا۔۔۔۔۔۔

کافی دیر لبابہ نماز پڑھنے کے بعد قرآن پاک پڑھتی رہی پھر موبائل یوز کیا جہاں پر کیف کا میسج آیا تھا کے لوبی تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے لبابہ بہت ہی اتاولی ہو گی تھی کے کیسا سرپرائز اس نے جلدی سے کیف کو کال کرنا شروع کر دی دوسری طرف کیف بیچارہ جو مشکل سے صوفے پر لیٹا ہوا تھا اسے مشکل سے نیند آئی تھی لیکن اپنے موبائل پر آتی کال دیکھ کر کیف کو لبابہ پر تپ چڑھی

تھی وہ جانتا تھا صبح اٹھ کر اس نے سرپرائز والا میسج دیکھا ہو گا اب صبر نہیں ہو رہا اور کال کر رہی ہے کیف بھی ایک جمائی لیتے اٹھا اور کال۔ ریسیو کی کیونکہ جب تک لبابہ کی کال نہیں اٹھائی جایے گی لبابہ میڈم کال کرنا بند نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

ہیلو لوبی۔۔۔۔۔ کیف خمار آلود لہجے میں بولا جبکے نظریں سامنے اپنے بیڈ پر لیٹی اپنی ایک دن کی بیوی کو دیکھا جو اپنے بھائی کے ساتھ سکون سے سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیسا سرپرائز ہے کیف جلدی بتاؤ مجھے کھانا ہضم نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

ایسے نہیں بتاؤ گا آج جاب سے اف ہے میرا تم گھر اجاؤ۔۔

ایسا بھی کیا ہے گھر میں لبابہ نے شرارت سے کہا۔۔۔۔

جب تم آؤ گی تو پتا چلے گا اس سے پہلے کے کیف کچھ اور کہتا بچہ کی رونے کی آواز لبابہ کو سنائی دی تھی کیف یہ بچہ۔۔۔۔

جب آؤ گی تو بتاؤ گا یہ کہتے کیف نے لبابہ کی سنے بنا ہی کال بند کر دی۔۔۔

تم ایک بار ملو سہی کیف کے بچے اچانک سے لبابہ کے پیٹ سے گڑ گڑ کی آوازیں انا شروع ہوئی تھی جب ٹائم دیکھا تو جلدی سے لبابہ اپنے کمرے سے نکلتی سیڑھیوں سے اترتی اپنے گھر کے چھوٹے سے کیچن کے سامنے پڑے چار کرسیوں پر مشتمل ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ گی۔۔۔۔۔

بابا ناشتہ۔۔۔۔اس وقت صبح کے سات بج گئے تھے اور لبابہ میڈم کو ناشتہ کرنا تھا۔۔۔۔۔

یہ بن گیا میری بیٹی کا ناشتہ اکرم ہاتھ میں ایک پلیٹ میں بریڈ اور فرائی انڈا رکھ کر لبابہ کے سامنے رکھا۔۔۔۔

اااا۔۔۔۔میرے جانو جی ٹھینکیو سو مچ لبابہ نے جان بوجھ کر اپنے بابا کو جانو بولا تھا وہ جانتی تھی اس کے بابا اس نام سے کتنا چڑتے ہے۔۔۔۔۔۔

کتنی بار بولا ہے مجھے جانو نا کہا کرو سنتی ہی نہیں اکرم مصنوعی غصہ دیکھاتے لبابہ کو کہنے لگے۔۔۔۔

پھر آپ میرے بابا ہے اور جانو کسی اور کو بنا لیتی ہو لبابہ اپنے منہ میں بریڈ کا سلائیس ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

خبر دار کوئی ایسا ویسا کام کیا ورنہ میں ناراض ہو جاؤ گا اور تمہارے لیے ناشتہ بھی نہیں بناؤ گا اکرم کے سامنے اب ایک میڈ پر اٹھا بنا کر رکھنے لگی۔۔۔۔۔

جانو جی ایسے نا کہے پتا ہے نا مجھے کسی اور کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں آتا مجھے یہی ناشتہ کرنا ہوتا ہے وہ بھی آپ کے ہاتھ کا ورنہ کبھی ناشتہ نہیں کرو گی۔۔۔۔

اور میڈان باپ بیٹی کی نوک جوک روز ہی سنتی تھی اسے بھی مزا آتا ہے۔۔۔۔

کہی نہیں جا رہا ہو میں ادھر ہی ہو تمہارے پاس۔۔۔۔

بابا مجھے ابھی کیف کے گھر جانا ہے اس نے بلایا ہے۔۔۔

بیٹا پتا تو کے آمنہ۔۔۔۔۔

بابا بس کرے نا یار آمنہ پھوپھو کی تو کیا ہی بات ہے اور میں نے کبھی ان کی بات کو سیریس نہیں لیا انجوئے کرے آپ بھی لبا بہ ہنستے ہوئے کہتے واپس سے اپنے کمرے میں چلی گی اکرم نے مسکرا کر اپنی اس شہزادی کو دیکھا بالکل اپنی ماں پر گی ہے سلمہ بیگم اپ نے مجھ سے دور جانے میں جلدی کر دی اگر آپ زندہ ہوتی تو دیکھتی آپ کی بیٹی بالکل آپ جیسی ہے زندہ دل ہنس مکھ کسی کی نظر نا لگے اکرم صاحب دعا کرنے لگے اس بات سے انجان کے ایک کالا سایہ اس کے پیچھے پر چکا ہے اپنا بدلہ لینے کے لیے۔۔۔۔۔۔

بچے کی رونے کی آواز سن کر کیف جلدی سے اٹھا اور بچے کے پاس گیا اب تمیں کیا ہو گیا ہے کیف نے ادھر ادھر دیکھتے ہوے کہا رات والا فیڈر ادھر ہی پڑا تھا کیف نے وہ فیڈر اٹھایا اور باہر چلا گیا اسے لگا شاہد اسے بھوک لگی ہے کیچن میں گیا اور اس کے لیے دودھ گرم کرنے لگا وہ ابھی بچے اور دل کے معاملے پر اتنی جلدی کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا سوائے اپنی ماں کے۔۔۔۔

تو کیف یہاں اپنے دو دن کے بیٹے کے لیے دودھ بنا رہا ہے اپنے پیچھے سے آمنہ کی آواز سنائی دی تو کیف نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

جی ماما اسے بھوک لگی ہے اسی لئے کیف نے زیادہ بات نہیں کی۔۔۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا کیف میری بھانجی تمیں پسند کرتی تھی یہ تم اچھے سے جانتے ہو وہ تم سے شادی کرنا چاہتی تھی آمنہ نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلی بات تو ماما میں نے آپ کی بھانجی کو نہیں کہا تھا کے مجھے پسند کرے نا کی میں نے کوئی اس سے وعدے کیے تھے شادی کے رہی بات وہ کیا کرے گی تو وہ کوئی لڑکا ڈھونڈ لے اپنے لیے کیونکہ میرے شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔

بچے کے رونے کی وجہ سے دل کی بھی آنکھ کھلی تھی اس نے پورے کمرے میں دیکھا لیکن اس کا ہی نہیں تھا اور ایک نظر اپنے بھائی پر ڈالی۔۔۔۔

کتنا روتے ہو تم۔۔۔۔۔

دیکھا ہے میں نے کس سے شادی کی ہے وہ تیرہ سالہ بچی کے ساتھ جو تمھیں کچھ دے نہیں سکتی۔۔۔۔۔

ماما وہ جیسی بھی ہر جتنے سال کی بھی ہے وہ میری بیوی ہے اور رہی بات کچھ دینے کی تو مجھے کچھ چاہیئے بھی نہیں اس سے۔۔۔۔۔

ہیہ میسیی۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی وہ کچھ اور کہتا ہے اسے اپنے کمرے سے دل کی آواز آئی تھی کیف نے جلدی سے دودھ فیڈر میں ڈالا اور کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔

ابھی سے رن مرید ہے بعد میں کیا ہو گا آمنہ اپنا سر جھٹکتے وہاں ہی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ گی۔۔۔

کیف نے فیڈر بچے کے منہ میں ڈالا تب جا کر بچے کا باجا بند ہوا تھا۔۔۔۔

دل تم آٹھ گی کیف نے دل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں ابھی سو رہی ہو آپ کو آواز میری روح نے دی تھی دل نے شرارتی لہجے میں کہا کیف نے خیرت سے اسے دیکھا وہ اس سے ایسے بات کر رہی تھی اسے اچھا لگا تھا کیف نے دل کو دیکھا جس کا چھوٹا سا پیارا سا چہرہ گرے آنکھیں جس میں نیند کی وجہ سے لال ڈورے تیر رہے تھے چھوٹی سی پیاری سی ناک اور چھوٹے چھوٹے گلابی ہونٹ اور ہونٹوں کے بیچ ایک کونے میں وہ تل اور نیچے کی طرف نظریں گی تو سرخ سفید گردن اور پھر اس سے پہلے کے مزید نظریں نیچے جاتی دل نے ایک زوردار انگڑائی لے کر کیف کو آواز دی تھی۔۔۔۔۔

ہبی۔۔۔۔۔کیا ہوا ادھر دیکھے نا بھائی رو رہا ہے۔۔۔کیف دل کی آواز کی وجہ سے ہوش میں آتا بچے کی طرف دیکھا جس نے دودھ سارا اپی کر پھر سے باجا بجانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

اسے کیا ہوا ہے اب دودھ تو پی لیا ہے۔۔۔۔۔

ہبی بھائی سے سمیل ارہی ہے دل اپنے چھوٹے سے بھائی کے پاس ہوئی تو اسے سمیل آئی۔۔۔۔

اووو شٹ۔۔۔کہی شو شو۔۔۔کیف نے اپنا سر پکڑا اب میں پمپر کیسے چینج کرو کیف نے بچے کو اٹھایا۔۔۔۔۔

لبابہ کالی پینٹ پہنے اوپر گرین کلر کا شارٹ فراک پہنے آپنے چھوٹے کندھوں تک آتے بال لہراتے ہوئے ملک ولا میں داخل ہوئی تھی سامنے ہی آمنہ بیٹھی تھی۔۔۔۔

اسلام و علیکم پھوپھو۔۔۔۔لبابہ نے احترام میں کہا۔۔۔۔

کتنی بار بولا ہے مجھے پھوپو مت کہا کرو اسے تم کیوں روز روز منہ اٹھا کر یہاں اجاتی ہو آمنہ نے غریبی کی وجہ سے اپنی بھتیجی کو بھی ذلیل کرنے میں کثر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔۔

پھوپھو تو میں آپ کے احترام میں کہتی ہو اب میں آپ کو آمنہ کہتے اچھی نہیں لگو گی نا لبابہ نے بے نیازی سے کہا اور یہاں کیوں ا جاتی ہو کیونکہ یہ گھر میرے دوست کے نام ہے تو میں اسی سے ملنے آتی ہو کوئی آمنہ اووو سوری پھوپھو مجھے روک نہیں سکتی لبابہ منہ میں چومنگ چباتے کیف کے کمرے کی جانب چلی گی۔۔۔۔۔

بڑی مہان بن رہی ہو نا کے تمھارے دوست کا گھر ہے کچھ تو کرنا ہو گا یہ گھر اپنے نام کروانا ہو گا کیسے بھی کر کے پھر دیکھتی ہو تم کیسے نظر آتی ہو یہاں آمنہ لبابہ کی باتوں سے جلتی کڑھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی کیف نے اس بچے کو اٹھایا وہ نا جانے کب سے اور کتنی بار بیڈ پر شو شو کر چکا تھا اور کیف نے ابھی بھی اسے اٹھایا تھا اور اس نے کیف کے اوپر ہی شو شو کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اااا۔یک۔۔۔یہ کیا کیا تم نے اپنے کپڑے شو شو کی وجہ سے گیلے ہوتے دیکھ کر کیف کا دل برا ہوا تھا اور دل کی ہنسی نکل رہی تھی اور دل کے ساتھ ساتھ ایک اور ہنسی کا اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

دروازے پر کسی کو ہنستا ہوا دیکھ کیف نے اس کی جانب دیکھا جہاں لبابہ کھڑی تھی اور ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔

لوبی یار تم ہنس رہی ہو ادھر آؤ اسے سنبھالو۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔یہ کیا حال کیا ہے تم نے اپنا کیف اور یہ کون ہے لبابہ نے ایک نظر بچے اور دل کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

پہلے اسے صاف کرو پھر بتاتا ہو۔۔۔

ہمم۔۔۔لاؤ دو مجھے اس کا پمپر دو شاہد تم نے پمپر لگایا ہی نہیں لوبی نے اپنے ناک پر کپڑا رکھتے ہوئے کہا اسے بھی بدبو ارہی تھی

۔۔۔

کیف نے پمپر بھی منگوا لیئے تھے اب لبابہ بچے کو پمپر کر رہی تھی اسے کپڑے پہنا کر لبابہ کے اسے جھولے میں ڈالا تھا آتی دفعہ کیف دو سے تین سوٹ لے آیا تھا باقی دل کے گھر میں جو کپڑے تھے وہ لے آیا تھا اس کا ارادہ تھا کے لاہور جا کر پی وہ شاپنگ کرے گا۔۔۔۔

اب بتاو کیف یہ کون ہے۔۔۔۔۔لبابہ بچے کو جھولے میں ڈال کر واپس کیف کے پاس بیٹھے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔کیف نے دل طرف اشارہ کیا جو کیف اور لبابہ کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ میری بیوی ہے کیف نے یہ کہتے لبابہ کی طرف دیکھا جو کیف کی بات سن کر سٹیچو کی طرح مسلسل کیف کو دیکھ رہی تھی پھر ہنستی چلی گی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ویری فنی کیف۔۔۔اچھا مزاق ہے چلو اب مزاق چھوڑوں اور بتاؤ یہ بچی اور یہ بچہ کون ہے۔۔۔۔۔

میں نے کوئی مزاق نہیں کیا لوبی یہ میری بیوی ہے اور یہ میرا بیٹا۔۔۔۔۔۔

ویٹ ویٹ۔۔۔کیف اگر تم سیریس ہو تو مطلب کیسے مجھے پوری بات بتاو پھر کیف نے فائزہ کے مرنے تک شادی تک اور بچی غائب ہونے تک ساری بات بتادی۔۔۔۔

اووو شٹ۔۔۔۔تو اب کیف یار یہ تیرہ سالہ بچی لبابہ نے اپنے لب میچے اور یہ بچہ کیسے سنبھالو گے انہیں۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیسے سنبھالو گا لیکن کوشش پوری کرو گا۔۔۔۔

ہبی یہ انٹی کون ہے۔۔۔دل آٹھ کر کیف کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

یہ میری دوست ہے لوبی کیف نے دل سے لبابہ کا تعارف کروایا۔۔۔۔

لوبی۔۔۔۔یہ کیا نام ہے لوبی۔۔۔دل نے عجیب نظروں سے لبابہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

تم مجھے آپی کہہ سکتی ہو کیونکہ تم چھوٹی ہو نا اسی لیے لبابہ نے دل کو اپنی گود میں بیٹھاتے پیار سے کہا۔۔۔

اوکے آپی دل کو اتنا پیار ملتا دیکھ چٹ پٹ لبابہ کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔کتنی۔کیوٹ سی بیوی ہے تمہاری کیف لبابہ کے بھی دل کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔۔

کیف اس بچے کا کیا نام ہے۔۔۔۔۔

پتا نہیں میں نے ابھی رکھا ہی نہیں۔۔۔

کوئی حال نہیں تمہارا کیف چلو میں اور دل سوچتے ہے بچے کا نام چلو دل بتاو کیا ہونا چاہیئے تمہارے بھائی کا نام۔۔۔۔۔

دل نے معصومیت سے سوچنے والے انداز میں اپنے گال پر آپنی ایک انگلی رکھی اور سوچنے لگی لیکن اسے کچھ سمجھ ہی نہیں رہا تھا

۔۔۔۔۔

ساحل کیف ملک۔۔۔۔۔لبابہ نے جلدی سے سوچ کر نام رکھ دیا۔۔۔۔

اوکے ڈن یہی نام ہو گا۔۔۔۔

کیف پھوپھو نے کچھ کہا۔۔۔۔۔

تم جانتی۔تو ہو لوبی ماما کو وہ کہاں خوش ہو گی انہیں تو اپنی بھانجی لے کر انی تھی میرے لیے کیف نے ایک گہرا سانس بھرتے کہا

۔۔۔

افف نہیں نہیں وہ چڑیل کبھی نہیں جب وہ یہاں آتی ہے تو مجھے بھی تم سے ملنے نہیں دیتی مجھے تو دل بہت اچھی لگی ہے لیکن بہت چھوٹی ہے تمہارا کیا ہو گا کالیہ اہم اہم۔۔۔لبابہ نے جان بوجھ کر چھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

باز آجاؤ لوبی میرے ہاتھوں قتل ہو جایے گا تمہارا اور دل جاؤ فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ کرتے ہے۔۔۔۔

ہاں ہبی مجھے بھوک لگی ہے دیکھو میرے پیٹ میں چوہے کود رہے ہے دل اپنے ننھے پیٹ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

اسی لئے کہا ہے جاؤ۔۔۔کیف کی بات سنتے دل واشروم چلی گی۔۔۔۔

ویسے کیوٹ ہے بہت اور کیف جب تم ڈیوٹی پر جاؤ گے تو کون سنبھالے گا اسے اور ساحل کو۔۔۔۔۔

پتا نہیں لبابہ مجھے اسی بات کی ٹینشن ہے میں ابھی کسی پر بھی ساحل اور دل کے بارے میں یقین نہیں کر سکتا ماما پر بھی لیکن میں دل کو سمجھایا کرو گا وہ دھیان رکھا کرے گی تھوری بہت تو سمجدار ہے۔۔۔۔۔

اور دل نے سکول نہیں جانا۔۔۔ان پڑھ ہی رکھو گے لبابہ نے ایک اور تلخ حقیقت اس کے سامنے رکھی۔۔۔۔۔

ہاں ہبی مجھے سکول جانا ہے اس سے پہلے کے کیف کچھ بولتا واشروم سے دل نکلتے ہوئے کہا آپ کو پتا ہے میری امی کو نا مجھے سکول بھیجنے کا بڑا شوق تھا لیکن ابو نہیں جانے دیتے تھے پھر امی نے ابو سے لڑائی کر کے مجھے سکول بھیجا تھا جب میں فور کلاس میں ہوئی تو ابو نے ایک بار امی کو مارا تھا کے میں نے سکول نہیں جانا اس کے بعد میں سکول نہیں گئی مجھے سکول جانا ہے دل ضد کرنے لگی تھی

۔۔۔۔۔

کیف نے لبابہ کی طرف دیکھا کے اب کیا کرے ساحل کا دھیان کون رکھے گا۔۔۔۔۔۔

تو پھر آپ سکول چلی گی تو ساحل کا دھیان کون رکھے گا کیف نے دل کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

اوو یہ تو سوچا ہی نہیں میں نے میرا بھائی بھی ہے پھر دل اداس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

پھر میری دل کا اداس ہونے کی ضرورت نہیں دل کا سکول میں ایڈمیشن کروادے گے لیکن دل گھر میں بیٹھ کر تیاری کرے گی اور تیاری کروائے گے اس کے ہبی اور پھر پیپر دے دے گی۔۔۔۔۔۔

سچی آپی۔۔۔۔۔دل نے خوش ہوتے لبابہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

ہاں پہلے اپنے ہبی سے پوچھ لو۔۔۔۔

دل لبابہ کا ہاتھ چھوڑے کیف کی طرف ائی اور اس کا ہاتھ پکڑا اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں اپنے ہبی کا ہاتھ پکڑے وہ پیار سے کیف کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہبی آپی کی بات مان لے نا۔۔۔۔۔

کیف تو اپنے بڑے کھردرے ہاتھوں میں نرم ملائم ہاتھ محسوس کرتے دل زوروں سے دھڑکا تھا اوپر سے دل کا معصومیت سے دیکھنا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم

اگر آپ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں

ہم آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہے ہیں

www.novelemehar.online

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانا یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں

ابھی رابطہ کریں

Email Writers@novelemehar.com

Whatsapp------03116909338

کیف دل کچھ پوچھ رہی ہے تم سے لبابہ نے کیف کو ہوش دلایا۔۔۔۔

ہاں اوکے اب تمہاری آپی نے کہ دیا ہے اب ماننی پڑے گی۔۔۔۔

یاہوُووو۔۔۔۔دل خوشی سے کیف کے گلے لگی تھی دل کے گلے لگنے سے کیف نے آنکھیں بند کر کے لب بھینچے تھے اور تھوری دیر پہلے اپنی ماں کی کہی بات یاد آئی تھی

۔اس کو دیکھتے جب تمہارے جزبات باہر آئے گے تو کچھ نہیں دے سکے گی تمہیں اور کیف کی حالت کو دیکھتے لبابہ کو ہنسی ارہی تھی اس نے دل کو کیف سے الگ کیا۔۔۔۔

آپی بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

چلو لبابہ نیچے لے کر چلو میں بھی فریش ہو کر آتا ہو لبابہ ہاں میں سر ہلاتی باہر چلی گی۔۔۔۔۔۔۔

الیکٹرک ٹریڈ مشین پر بھاگتے بھاگتے اس کا سانس پھول گیا تھا پسینے میں شرابور وجود اب تھک گیا تھا بھاگ بھاگ کر۔۔بلیک جاگنگ سوٹ میں کالے بال جو پسینے کے ساتھ اس کے ماتھے پر چپک گئے تھے کالی گہری آنکھوں میں ہمشہ کی طرح سنجیدگی تھی جب اس کا ٹائم پورا ہوا تو مشین سے اتر کر اس نے پاس کھڑے نوکر سے ٹاول لیا اور اپنا پسینہ صاف کرنے لگا ایک نوکر جوس کا گلاس لیے کھڑا تھا وہ اٹھایا اور ایک ہی سانس میں پی کر اس نے گلاس واپس رکھا۔۔۔۔۔۔

ضمار۔۔۔۔عرشیہ بنا کمرے کو لاک کئے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے عشو تم آج اتنی جلدی کیسے اٹھ گئی ضمار خیران ہوتے ہوئے بولا عرشیہ تو دن کے بارہ یا ایک بجے سے پہلے کبھی نہیں اٹھی تھی اور آج کیوں اصل میں ضمار صاحب جو اپنے لئے مصیبت اٹھا کر لائے تھے اسے بھول گئے تھے۔۔۔۔۔

تم بھول رہے ہو ضمار اب میں اکیلی نہیں ہو میرے ساتھ میری بیٹی بھی ہے عرشیہ نے اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں اس ڈھول کو تو میں بھول ہی گیا تھا جو ایک بار بجنا شروع ہوتا ہے تو بند ہونے کا نام نہیں لیتا ضمار نے اپنی شرٹ پہنتے باہر نکلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

خبردار میرے بیٹی کو ڈھول کہا وہ تو اتنی پیاری ہے دیکھنا تمہیں بھی پیاری لگے گی۔۔۔۔۔

مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے عرشیہ اور تم اسے مجھ سے دس فٹ دور ہی رکھنا یہ نا ہو کسی دن باجا بجائے اور میں اس کا گلا کاٹ دو ضمار بے رخی سے کہتا اپنے کمرے میں جاتا عرشیہ کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا۔۔۔

انہہ۔۔۔جلاد کہی کا سڑا ہوا بینگن میں تو چلی اپنی بیٹی کا دودھ بنانے عرشیہ نے اپنے قدم کیچن کی طرف موڑ لیے۔۔۔۔۔

عرشیہ ضمار کے بوس کی بیٹی تھی ضمار نے جب یہ کام شروع کیا تھا تب سے عرشیہ اور ضمار ساتھ تھے عرشیہ کو یہ کام پسند نہیں تھا اس نے اپنے باپ کو بھی کتنی بار منع کیا تھا لیکن ایک بار جو اس کام میں پڑ جاتے ہے وہ کہا باز آتے ہے ضمار کے بوس اور عرشیہ کا باپ مرتے ہوئے سارا کچھ ضمار کے نام لگوا گیا تو اور عرشیہ اور ضمار ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست ہے عرشیہ ضمار کو پسند کرتی ہے لیکن وہ ضمار کے دل کی حالت بھی جانتی ہے اسی لیے وہ زیادہ زور نہیں دیتی ضمار کو کبھی کبھی اس کے حال پر چھوڑ دیتی تھی ابھی وہ کیچن میں امید کے لیے دودھ بنا رہی تھی۔۔۔۔

کبھی خود کے لیے اٹھ کر پانی تک نہیں پیا اور آج یہ بچی کے لیے دودھ بنا رہی ہو خود پیچھے سے ضمار بھی فریش ہوتا ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھتا ہوا بولا سرونٹ پہلے ہی ناشتہ رکھ چکے تھے۔۔۔۔۔

وہ بچی ہوئی اور نہیں امید ہے میری اور تم بھی اس سے دور رہنا خبر دار میری امید کو کچھ کیا تو عرشیہ اسے ڈانٹتے کمرے میں یہ جا وہ جا

یہ کیا پہلے تو کبھی ایسے بات نہیں کی اس بچی نے آتے ہی فساد ڈال دیا ہمارے بیچ اس کا کچھ کرنا پڑے گا ضمار یہ سوچتے ناشتہ کرنے لگا

کمرے میں جاتے عرشیہ کے امید کو اٹھایا اس کا پمپر چینج کیا اور ابھی دودھ پلانے لگی تھی۔۔۔۔۔

تم میری بیٹی بن کر رہنا اور بابا کے پاس نا جانا وہ بہت غصے والے ہے عرشیہ دو دن کی بچی کے ساتھ باتیں کرنے لگی تھی اور امید ٹکر ٹکر عرشیہ کو دیکھ رہی تھی ساتھ میں دودھ پی رہی تھی عرشیہ نے مسکرا کر امید کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ کیف اور دل نیچے ناشتہ کرنے چلے گیے تھے ڈائنگ ٹیبل پر آمنہ پہلے ہی بیٹھی تھی اور ابھی لبابہ کیف اور دل بھی بیٹھ گئے تھے لبابہ اور دل کو دیکھتے آمنہ بیگم کا سارا موڈ خراب ہوا تھا۔۔۔۔

تم کبھی گھر سے بھی ناشتہ کر آیا کرو لبابہ بھوکی ہی آتی ہو ہمشہ آمنہ نے طنز کرتے ہوئے لبابہ کو سنانے کی کوشش کی۔۔۔

نہیں پھوپھو وہ جو آپ کے بھائی ہے نا میرے پاپا وہ اپنے ہاتھوں سے مجھے ناشتہ بنا کر دیتے ہے اور میں کھاتی ہو ویسے بھی یہ میرے دوست بڑی کے پیسوں کا کھانا ہے میں کھا سکتی ہو جب آپ کے پیسو کا کھاؤ گی تو مجھے باتیں سنائے گا لبابہ بھی بنا آمنہ کا لحاظ کیے بولتی چلی گی کے آمنہ کے بولتی بند ہوئی تھی دیکھو کیف یہ کیسے باتیں سنا رہی ہے مجھے آمنہ کی آنکھوں میں فور آ سے پہلے آنسو آئے تھے۔۔۔۔

ماما۔۔۔ کیف جلدی سے اٹھا اور آمنہ کے پاس گیا ماما وہ مزاق کر رہی ہے اور لبابہ تم بھی یار دیکھ کر بات کیا کرو کیف کو برا لگا تھا لبابہ نے ایسی بات کی تھی۔۔۔

نہیں کیف بیٹا یہ ٹھیک کہ رہی ہے یہ سب ہم تمہارے کمائے پیسوں کا کھا رہے ہے تو جب میں اور میرا بیٹا کمائے گے تب ہی اب اس گھر سے کھانا کھائے گے آمنہ اپنے نا نکلنے والے آنسو بار بار صاف کرتی ہوئی کہنے لگی۔۔۔

تو آنٹی آپ اتنی دیر بھوکی رہے گی۔۔۔ دل اپنی معصوم سی گرے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی کے لبابہ کی بھی ہنسی نکلی تھی۔۔۔

دل۔۔۔کیف نے اسے ٹوکا اور پھر دل نے کیف کو دیکھا اور لبابہ کو چلو دل ناشتہ کرو۔۔۔۔۔

کیوں اس بچی کو دانٹ رہے ہو کیف یہ تو چھوٹی سی بچی ہے قصور تو ساتھ رہنے والوں کا ہوتا ہے جیسے وہ بولے گے تو بچے بھی تو ایسے ہی بولے گے نا آمنہ نے لبابہ کی شکایت لگاتے کہا۔۔۔۔

کیف دل کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھتے ہوئے آمنہ کو دیکھنے لگا جنہوں نے دل کی سائڈ لی تھی۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو کے میں نے دل کی سائڈ کیوں لی کیونکہ یہ چھوٹی سی بچی ہے اسے جیسے کہوں گے ویسے ہی کرے گی اسے تو نہیں پتا نا اور اب یہ تمہاری بیوی بن گی ہے تو اب میں کیا کر سکتی ہو اس میں اللہ کی مرضی شامل ہے میں نے تمہیں پیار سے پالا ہے کیف اسے بھی اپنی بہو کے طور پر پیار دو گی آمنہ مسکراتے ہوئے دل کو دیکھتے ہو یے کہنے لگی۔۔۔

ٹھینکیوں ماما ٹھینکیوں سو مچ آج آپ نے مجھے خوش کر دیا ماما مجھے تو اتنی ٹینشن رہتی تھی کے میرے آفس جانے کے بعد دل اور ساحل کا دھیان کون رکھے گا لیکن آپ نے میرے کندھوں سے ساری ٹینشن بوجھ ختم کر دی۔۔۔

تم ٹینشن ہی مت لو ماں ہوتی ہے اپنے بچوں کے لیے اچھا سوچتی ہے اور میں دل اور اس کے بھائی کا اچھے سے خیال رکھو گی تم فکر ہی نا کرو تم بس اپنی جاب پر دھیان دو آمنہ نے مصنوعی مسکراہٹ سے کہا اور دل کو دیکھا جس کو کھانے سے ہی فرصت نہیں مل رہی تھی۔۔۔

یہ کون ہے موم۔۔۔۔۔ایک سولہ سالا لڑکا ڈائنگ ٹیبل پر آتے دل کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

دل نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے بچے کو دیکھا اور پھر نیچے سے اوپر تک دیکھا ہی یہ کون ہے پانڈا□۔۔ دل نے منہ میں کھانے کا نوالہ ڈالتے ہوئے کہا ۔۔۔

پانڈا۔۔۔۔۔وہ بچہ اپنے لئے پانڈا لفظ سن کر ہی سکتے میں چلا گیا تھا اور لبابہ کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔

تم ہو کون اور مجھے پانڈا کیوں بولا۔۔۔بچے نے غصے سے کہا۔۔۔

کیوں کے تم اتنے موٹے ہو پانڈا ہی لگ رہے ہو دل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

موم۔۔۔۔دیکھے نا مجھے کیا کہہ رہی ہے طہام نے امنہ کے پاس جاتے ہوئے رونی صورت بناتے ہوئے کہا۔۔۔

دل۔۔۔ایسے نہیں کہتے یہ بھائی ہے میرا چھوٹا جیسے ساحل تمہارا بھائی ہے۔۔۔۔۔۔

اوووواچھا۔۔۔۔بھائی ہے دل نے ناک سکوڑ کر کہا۔۔۔

لیکن یہ کیسا بھائی ہے اتنا موٹا۔۔۔۔

موم یہ ہے کون۔۔۔بھائی اپ ہی بتادے یہ ہے کون۔۔۔

طہام یہ تمہاری بھابھی ہے۔۔۔۔کیف نے طہام کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بھابیبی۔۔۔۔۔۔طہام نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کا مطلب آپ کی بیوی۔۔۔طہام نے اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے دل کو دیکھا جو ٹھوس ٹھوس کر کھانا کھا رہی تھی۔۔۔

بھائی اتنی چھوٹی سی بیوی۔۔۔۔۔

طہام بس کرو چلو ناشتہ کرو آمنہ نے طہام کو ٹوکا۔۔۔۔۔

اوکے موم۔۔۔۔طہام کو خیرت تو ہوئی تھی لیکن آمنہ کے کہنے پر چپ کر گیا تھا۔۔۔۔

اوکے کیف میں چلتی ہو کل آفس میں ملتے ہے ایک ضروری بات بھی کرنی ہے ایک کیس کے سلسلے میں۔۔۔۔

اوکے لوبی کل ملتے ہے۔۔۔۔۔

اوکے دل اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا اور جب بھی میری یاد آئے بس ایک کال کر دینا میں خاضر ہو جاؤ گی۔۔۔۔

اوکے آپی۔۔۔۔لبابہ بھی چلی گی۔۔۔۔۔

کون ہو تم کس کے لیے کام کرتے ہو بتاؤ جلدی کرو ورنہ ایسی موت مارو گا کے تیری روح تڑپے گی بلیک شیڈو کوئی بڑا گینگسٹر نہیں تھا لیکن ایک نام تھا بلیک شیڈو کا چھوٹا موٹا ہی سہی لیکن لاہور کیا کراچی اسلام آباد مطلب کے ہر شہر میں بلیک مین کو پکڑنے کے لئے پولیس والوں کو لگایا ہوا تھا لیکن وہ واقعی ہی شیڈو کی طرح تھا کالا سایہ جو ہر کسی کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں ماہر تھا پولیس کے پاس ہوتے ہوئے بھی کوئی اسے پکڑ نہیں پاتا تھا اسی لئے تو وہ کھلم کھلا پھرتا رہتا تھا کوئی اسے پہچان نہیں پاتا تھا اس کا بس ایک کام تھا لوگوں کے دل اور آنکھیں کڈنی نکال کر اسے پولیس اسٹیشن کے سامنے پھینکنا پھر نا بلیک شیڈو نے نظر آنا تھا نا ہی اس سائے تک کوئی پہنچ سکتا تھا اسے پولیس سے سخت نفرت تھی اسے لئے وہ ہمشہ قتل کر کے لاش کو بری حالت میں پولیس والوں کے سامنے چھوڑ کر سکون سے رہتا تھا پولیس والے تلملا جاتے تھے آج بھی اس کا شکار تھا ایک انسان جس کی موت واقع ہونے والی تھی۔۔۔۔

میں نہیں جانتا مجھے معاف کر دو مجھے بس لڑکیاں لانے کو کہا تھا وہ آدمی بلیک شیڈو کے سامنے گڑ گرانے لگا تھا۔۔۔۔۔

بلیک شیڈو کی گہری کالی آنکھیں لہو برسانے لگی تھی گردن اور بازو کی رگیں تنی تھی بلیک شیڈو کی آنکھوں میں دیکھتے وہ کانپنے لگا تھا اس کی حالت ایسی تھی کے وہ مانگ تو زندگی رہا تھا لیکن سامنے اس کی موت کھڑی تھی۔۔۔

کوئی اگر تم جیسے درندے اس ملک میں گھومتے رہے تو معصوم معصوم بچیاں تو ایسے ہی موت کے گھاٹ اترتی رہے گی تم نے اسے اٹھا کر بیچنے کی کوشش کی انہی آنکھوں سے دیکھا تھا اس بچی کو اس دس سالہ بچی کو اب یہی آنکھیں کسی کو دیکھنے کے لائق نہیں رہے گی۔۔۔۔

بلیک شیڈو کے اس پاس صرف چند لوگ تھے جو بلیک شیڈو کو جانتے تھے وہ اس کے وفاداروں میں سے تھے۔۔۔اور جو سب سے وفادار دوست تھا وہ تھا دائذ بلیک شیڈو کا بچپن کا دوست اس کا وفادار یہ کہنا غلط نا ہو گا ایک جسم ایک جان تھے لیکن دائذ قتل نہیں کرتا تھا وہ بس بلیک شیڈو کا ساتھ دیتا تھا اس کا سایہ بن کر رہتا تھا بالکل خاموش طبیعت کا مالک تھا کسی سی اتنی بات نہیں کرتا تھا سوائے ضمار رر کے۔۔۔۔۔۔۔۔

بلیک شیڈو نے فل کالا لباس پہنا تھا اور کالا ماڈسک لگایا تھا وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کے جو لوگ اس کے ہاتھوں مرنے والے ہے وہ بھی اس کا چہرہ دیکھے۔۔۔۔

شیڈو نے اپنا چاقو نکالا تیز دار چاقو پر ایک سائیڈ پر کر کے شیڈو لکھا تھا وہ آدمی تو چاقو دیکھتے ہی اس کی شلوار گیلی ہو گی تھی۔۔۔۔

نہیں نہیں مجھے معاف کر دو آئندہ ایسا کام نہیں کرو گا۔۔۔۔

آئندہ ایسا کام کرنے کے لیے زندہ بھی نہیں بچوں گے کیونکہ ایک بار جو شیڈو کی قید میں اجاتا ہے وہ پھر اس کو موت ہی باہر نکالتی ہے یہ کہتے ہی ضمار نے بنا ہچکچائے اس کی آنکھوں میں چاقو گھونپا تھا کے ایک خون کا فوارہ اس کی آنکھوں سے نکلنا تھا شیڈو نے بڑے ہی اختیاط سے اس کی دونوں آنکھیں نکالی اور پھر اس کے جسم کو چیڑ کر اس کا دل نکالا کمرہ پورا خوں سے بھر چکا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے وہاں کوئی جانور زبح کیا ہو لیکن وہاں کھڑے لوگ بے حس تھے انہیں اس خون کی بو اچھی لگتی تھی اختیاط کے ساتھ دل آنکھیں اور کڈنی نکال کر اس نے الگ سے رکھا باقی رہ کیا گیا تھا اس آدمی میں۔۔۔۔۔۔۔

دائذ۔۔۔پتا ہے نا کہا پہچانا ہے اسے شیڈو نے دائذ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اس نے اتنا ہی کہا وہ بھی پولیس والوں سے اتنی ہی نفرت کرتا تھا جتنی کے شیڈو۔۔۔۔۔

شیڈو اٹھااور اپنے گھر کی بیسمنٹ سے نکل کر وہ خون سے بھرے کپڑوں سمیت وہ اپنے کمرے میں گیا تھا پیچھے دائذ نے اس کی لاش کو اٹھایااور ایک رکارڈر جس میں شیڈو نے کچھ ریکارڈ کیا تھادانیال نے دونوں چیزیں اٹھائی اور باہر نکل گیا۔۔۔

باقی جو لوگ تھے وہ اپنے ناک پر کپڑا رکھے اس بدبو سے بچتے ہوئے بیسمنٹ صاف کرنے لگے۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی ضمار کمرے سے اپنا آپ صاف کرتے نکلا تھااسے امید کے کمرے سے آمید کے رونے کی آواز آئی تھی وہ اس کے رونے کی آواز کو اگنور کرتے باہر ہی لاونج میں بیٹھ گیااور موبائل یوز کرنے لگا لیکن امید کے رونے کی آواز مزید تیز ہوئی تھی ضمار کو کوفت ہونے لگی تھی اس کے رونے کی وجہ سے ضمار اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا کچھ پل گزرنے کے بعد ضمار تنگ آتے اٹھ کر کمرے میں گیااور بیڈ کے قریب گیا جہاں امید لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

ضمار نے ادھر ادھر دیکھا عرشیہ کہاں تھی ضمار کو لگا عرشیہ واشروم میں ہو گی لیکن واشروم بھی خالی تھا کتنی ہی دیر وہ روتی رہی تھی امید نے رو رو کر گھر سر پر اٹھالیا تھا

چپ کر جاؤ ورنہ تمہیں مار دوگا افففف کیا مصیبت اٹھالایا ہو میں ضمار نے دانت کچکچاتے ہوئے کہااور امید تھی کے اس کا رونا ہی بند نہیں ہو رہا تھا تمہارا نام امید نہیں باجا ہونا چاہیئے تھا جو ایک بار بجتا ہے پھر بند نہیں ہوتا ضمار نے اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا کے ایک پل کو ضمار کو امید کو اپنی گود میں اٹھاتے ایک احساس سا ہوا تھا ضمار کی آنکھیں نم ہوئی تھی دل زوروں سے ڈھڑک رہا تھا یہ کیسا احساس تھا امید کو گود میں اٹھانے سے ضمار نے امید کو دیکھا جو بہت خوبصورت تھی سرخ و سفید رنگت چھوٹی سی ناک اور امید کی آنکھیں نا جانے کس پر چلی گی تھی گہری نیلی جیسے سمندر ہوتا ہے۔۔۔۔۔

تم تو بہت پیاری ہو بالکل میری تمنا جیسی ضمار ایک ٹرانس کیفیت میں بولا تھا لیکن پھر سے تمنا کی یاد آتے وہ امید کو غصے سے دیکھنے لگا تھا تم میرے دشمن کی بیٹی ہو اب رونا بند کرو لیکن کہا امید نے ایک پل کو ضمار کو دیکھا تھا ضمار نے امید کو پھر سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

ایک تو اس کی۔۔۔۔پتا نہیں عرشیہ کہا چلی گی ہے ضمار امید کو اٹھائے باہر نکلا اور کیچن میں چلا گیا۔۔۔

اب یہ دودھ کیسے بنے گا شلف پر ہی عرشیہ نے اس کے دودھ کا پیکٹ رکھا تھا اب یہ کیسے بناؤ تنگ آ گیا ہو میں اس سے ایک تو تم تو رونا بند کرو ضمار نے امید کو دیکھتے غصے سے کہا ہاں یوٹیوب کس دن کام آئے گا ضمار نے جلدی سے یوٹیوب سے بچوں کا دودھ بنانا سیکھا اپنی گود میں ہی امید کو اٹھائے اور ایک ہاتھ سے مشکل سے وہ دودھ بنا رہا تھا یوٹیوب سے دیکھ کر بن گیا دس منٹ بعد ضمار کے

ہاتھ میں فیڈر تھا بن گیا یہ لو امید کے منہ میں فیڈر ڈالے وہ کیچن سے باہر آیا تھا اور کیچن کے باہر کھڑی عرشیہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم کہاں دفع ہو گی تھی عرشیہ۔۔۔۔ ضمار نے آپنی کالی گہری آنکھوں سے عرشیہ کو غصے سے دیکھا۔۔۔۔

میں بس تھوری اس کی شاپنگ کرنے گی تھی مجھے نہیں پتا تھا تم اس کا اچھے سے خیال رکھو گے عرشیہ نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔۔

بکواس بند کرو اور پکڑو اسے ضمار نے عرشیہ کی گود میں اسے پٹخنے والے انداز میں پھینکا تھا اور آج کے بعد کہی جانا ہو تو اس مصیبت کو ساتھ لے کر جانا ورنہ گلا کاٹ دو گا کسی دن اس کا ضمار پھر سے غصے سے کہتے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ضمار عرشیہ نے ضمار کی جانب دیکھا اور پھر امید کی طرف دیکھا اوو میرا بیٹا بابا کو تنگ کیا اچھی بات ہے ایسے ہی تنگ کرنا آئندہ بھی لیکن اتنا بھی نہیں کے گلا کٹوا بیٹھو عرشیہ امید کو لئے ابھی کمرے کی جانب جا ہی رہی تھی کے پیچھے سے اسے دائد آتا ہوا دیکھائی دیا عرشیہ نے دائد کو دیکھا جو بہت سنجیدہ سنجیدہ رہتا تھا عرشیہ نے اسے کبھی بولتے نہیں دیکھا تھا سوائے دو یا تین بار کے عرشیہ کے دل میں تجسس پیدا ہوتا تھا کے وہ اسے جانے یہ کیسا انسان ہے جب سے ضمار اور عرشیہ کی دوستی ہوئی تھی تب سے اس نے ضمار کے ساتھ دائد کو دیکھا تھا عرشیہ نے بات کرنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن وہ کرتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

دکھتے ہی دیکھتے دائد ضمار کے روم میں چلا گیا تھا روبوٹ ہے یہ عرشیہ اپنے کندھے اچکاتے امید کو لئے کمرے میں چلی گی۔۔۔۔۔

ہبی یہ انٹی اتنی اچھی کیسے ہو گی کل تک تو مجھے اتنا غصہ کر رہی تھی آج اتنے پیار سے بات دل کی دل نے اپنی طرف سے عقلمندی کی بات کی تھی اور دل کی بات سنتے کیف کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

دل۔۔۔۔ دیکھو کبھی کبھی آنسان غصے میں اکر چھوٹے بچوں پر غصہ کر جاتا ہے میں نے آپ سے شادی کی ہے نا اسی لیے وہ غصہ کر رہی تھی کے میں نے انہیں بتائے بنا آپ سے شادی کر لی لیکن ماما ہے بہت اچھی آپ نے بھی انہیں ماما کہ کر بلانا ہے اور اچھے سے بات کرنی ہے۔۔۔۔

او کے ہبی میری امی نے کہا تھا کے مجھے آپ کی ساری باتیں ماننی ہے آپ بہت اچھے ہے ہبی دل پھر سے کیف کے گلے لگی تھی اس کا گلے لگنا کیف پر مصیبت بن کر اترتا تھا۔۔۔

دل کو پیچھے کر کے وہ دل کو دیکھنے لگا دل ایسے ہی بار بار میرے گلے مت لگا کرو کسی دن کچھ کر بیٹھو گا تو رونے بیٹھ جاؤ گی کیف نے بے چارگی سے کہا۔۔۔

کیوں ہبی آپ کو گدگدی ہوتی ہے کیا۔۔دل ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

نہیں اسے گدگدی نہیں ہوتی۔۔۔

تو کیسے ہوتی ہے دل نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوے کہا۔۔۔

میں بتاتا ہو کیسے ہوتی ہے یہ کہتے ہی کیف نے دل کے پیٹ میں گدگدی کرنا شروع کی تھی اور اس کمرے میں دل کے قہقہوں کی آواز گونجی تھی جو باہر کھڑی امنہ کو زہر لگ رہی تھی یہ لڑکی میری بھانجی کے آنسو کی وجہ بنے گی میرے بیٹے کی جائیداد پر قبضہ کرنے ائی انہی قہقہوں کو آنسو میں نا بدلا تو میرا نام بھی آمنہ نہیں امنہ نفرت سے کہتے اپنے کمرے میں چلی گی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ ہبی بس کرے گا بس کرے دل ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

اب بتا چلا گدگدی کیسے ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔دل گہرے گہرے سانس لیتی ہوئے کہنے لگی دل کے گہرے گہرے سانس لینے کی وجہ سے اس کا جسم بھی اوپر نیچے ہو رہا تھا جس سے کیف نے نظریں چرائی تھی دل نے پہنا بھی چھوٹی سی قمیض تھی اور نیچے شلوار ابھی کیف دل کو کچھ کہتا اس کے موبائل پر کال ائی تھی اپنے آفس سے کال آتے دیکھ اس نے جلدی سے کال اٹھائی اس وقت رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔۔

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تھا جیسے سنتے کیف کی رگیں تنی تھی غصے سے اس کے اندر آگ کے ابال اٹھ رہے تھے میں ابھی ارہا ہو کیف کمرے سے باہر نکلنے لگا کے اسے دل کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

ہبی کہا جا رہے ہے مجھے نیند آئی ہے دل نیند میں جاتے اپنی آنکھیں بند کرتے کیف سے کہنے لگی۔۔۔

میرے دل آپ آرام کرو سو جاؤ میں ابھی آتا ہو ایک کام ہے۔۔۔ لیکن سننے والی گہری نیند سو چکی تھی اتنے غصے میں بھی دل کا اسے پکارنا کیف کے لبوں پر مسکراہٹ لایا تھا کیف نے کمبل دل کے اوپر ٹھیک کیا اور ایک نظر ساحل کو دیکھا جو جھولے میں آرام سے سویا ہوا تھا ان دونو کو دیکھتے کیف باہر نکل گیا۔۔۔۔

جیسے ہی کیف پولس اسٹیشن پہنچا تھا سامنے پڑی لاش کو دیکھ کر کیف نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھی پچھلے دو سالوں سے انہیں ایسی ہی لاشیں مل رہی تھی اور اب تک یہ کوئی نہیں جان پایا تھا کے یہ لاشیں یہاں کون پھینک جاتا ہے کون کرتا ہے ایسا۔۔۔

سر یہ ریکارڈنگ بھی ایک آدمی کیف کے پاس آیا کیف نے وہ ریکارڈنگ آن کی۔۔۔۔۔

ہیلو کیسے ہو کیف عالم ملک ایس ایس پی۔۔۔۔۔

امید کرتا ہو کے تم بالکل ٹھیک نہیں ہو گے کیونکہ میں تم لوگوں کو کبھی ٹھیک نہیں رہنے دو گا اور مجھے ڈھونڈنا بند کر دو ایس ایس پی کیونہ میں بلیک شیڈو ہو تمہارے سامنے بھی ہو گا تو سایہ کی طرح ہو گا کبھی پکڑ نہیں پاؤ گے مجھے اور ہاں شن مت لو مجھے یہ کام کرنے میں بہت مزا آتا ہے اسی لیے جب تک پکڑو گے مجھے جو کے تم جیسے لوگوں نے لیے ناممکن ہے تب تک ایک ایک بندے کو پکڑ کر مار دو گا شیڈو کی طرف سے ایک اور لاش مبارک۔۔۔۔۔

یہ ریکارڈنگ سن کر کیف کا دل کر رہا تھا بلیک شیڈو سامنے ہو اور اس کی بوٹیاں بوٹیاں کر دے۔۔۔۔

سر اس لاش کا کیا کرنا ہے۔۔۔۔

پوسٹ مارٹم کرنے کے لیے اس نے کچھ چھوڑا ہی نہیں شناخت کرو اوا گر کوئی نہیں ملتا پہلے لوگوں کی طرح دفادو یہ کہتے کیف وہ ریکارڈنگ لیے گھر چلا گیا۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی اس کی نظر اپنی چھوٹی سی بیوی ہر پڑی تھی جو سکون سے سوئی ہوئی تھی آج اس نے دل کے پاس سونے کا ہی سوچا تھا فریش ہو کر چینج کر کے وہ دل کے پاس ہی لیٹ گیا کافی دیر کروٹ بدلنے کے بعد بھی کیف کو سکون نہیں آیا اس نے دل کو دیکھا پھر اسے گھسیٹ کے اپنے قریب کیا اور اسے اپنے حصار میں لیتے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔

صبح کیف کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے حصار میں قید دل کو دیکھا ایک پیار بھری مسکراہٹ کیف کے لبوں پر ایک تھی اس کا دل کیا دل کے ہونٹوں کے کونے میں جو تل ہے اسے اپنے لبوں سے چھوئے پھر اپنے کی خیال ہے لعنت بھیج کر اس نے اٹھنا چاہا جب دل نے مضبوطی سے کیف کی شرٹ کو پکڑا تھا مت مارے مجھے ابو درد ہوتا ہے مت مارے دل خواب میں ہی ڈرتے بڑبڑا رہی تھی کیف نے دل کے ہونٹوں کے نزدیک ہو کر سنا تو اسے سنائی دیا۔۔۔

دل دل اٹھو۔۔۔کوئی نہیں ہے یہاں میں یو یہاں کیف نے دل کے کندھے کو ہلا کر اسے اٹھانا چاہا جب دل نے ایک جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولی تھی اور پہلے تو یک تک وہ کیف کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے دل۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔دل نے بھی معصومیت سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا تم نے اٹھنا نہیں بھوک نہیں لگی کیف کو بھی آفس جانا ہے وہ چاہتا تھا وہ دل اور ساحل کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروا کر جائے ایک ٹائم تو وہ ان کا دھیان رکھ سکتا ہے باقی اس نے ان کی زمیداری آمنہ کا اچھا رویہ دیکھتے ہوئے ان کے سپرد کر دیا تھا

۔۔۔۔

کرنا ہے نا ہی مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔

چلو جلدی سے اٹھو منہ ہاتھوں دھو اور باہر نکلو مجھے بھی آفس جانا ہے تیار ہو کر کیف نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

او کے ہبی۔۔۔دل جلدی سے بیڈ سے اترتی چپل پہنتی واشروم میں بھاگی تھی اسے واقع میں بہت بھوک لگ رہی تھی کیف نے اٹھ کر ساحل کو دیکھا اس کا وجود بھی حرکت کر رہا تھا لگتا ہے یہ صاحب بھی اٹھنے والے ہے کیف نے ساحل کے سر پر پیار دیا جلدی سے بڑے ہو جاؤ پھر اپنی بہن کا بھی سہارا بننا ہے تمہیں نا جانے کس خوف کے تحت کیف نے یہ بات بولی تھی کیف نے ساحل کے ماتھے پر پر بوسہ دیا اور دل کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا دل بھی منہ ہاتھ دھو کر باہر نکلی تھی سفید رنگت پر پانی کے قطرے کیف کے دل پر بجلیاں گرانے کے لیے کافی تھے کیف نے دل کے چہرے سے نظری ہٹائی اور اپنا یونیفارم کیے وہ واشروم چلا گیا۔۔۔۔

دل اپنا چہرہ تاول سے صاف کرتی اپنے بھائی کے پاس گی آٹھ جاؤ ویسے تو تم چپ نہیں کرتے ابھی سو رہے ہو دل نے ساحل کو جگایا تو وہ اٹھتے ہی رونے لگ گیا تھا لو بج گیا باجا ہی جلدی نکلے نا بھائی رونے لگ گیا ہے دل نے اسے جھولے سے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اٹھا نہیں پا رہی تھی اب میں تمیں آٹھاو کیسے افف ایک تو تم بھاری بھی اتنے ہو دل نے اسے مشکل سے جھولے میں سے اٹھا ہی لیا تھا چلو اب چپ کر جاؤ دل اسے اپنے ہی ننھے ننھے ہاتھوں سے جھولنے لگی تھی کے اس کے ھاتھ سے ساحل چھوٹ کے نیچے گرتا کیف باتھروم سے نکلتا جلدی سے پکڑا تھا۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو دل ابھی گر جاتا ساحل۔۔۔۔کیف نے ساحل کو پکڑتے غصے سے دل سے کہا کے دل نے سہم کر کیف کو دیکھا ساحل بھی اونچا اونچا رونے لگ گیا تھا۔۔۔۔

ووووو۔۔وہ۔۔ ہبی کھیلا رہی تھی چپ نہیں ہو رہا تھا دل بھی نم آواز میں بولی اس نے بھی رونا شروع کر دیا تھا لو جی ایک اور بچی رونے لگ گی۔۔۔

یار دل تم تو چپ کرو تم نے بھی رونا شروع کر دیا ساحل بھی کیف کی گود میں آتے تھوڑا سا چپ ہوا تھا۔۔

آپ نے مجھے ڈانٹا۔۔۔۔دل ساحل سے بھی زیادہ اونچا رونے لگی تھی۔۔۔

اچھا اچھا سوری دل لیکن تم آئندہ جب تک میں تمھارے ساتھ نا ہو تم ساحل کو نہیں اٹھاؤ گی اوکے نا کیف نے اب کی بار پیار سے کہا۔۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے دل منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا رکو چلو پہلے ساحل کا پمپر چینج کروا لو لیکن دل نے کیف کے بات نہیں سنی تو ناراضگی سے دوسری طرف منہ کر کے بیٹھ گی ۔۔۔۔

ہبی جی چھوٹی سی بیوی ناراض ہو گی ہے کیف نے دل میں سوچا اسے بعد میں منانے کا سوچ کر اپنی ماما کو آواز دینے لگا۔۔۔۔

ماما۔۔۔ماما۔۔۔کیف کی آواز سن کر آمنہ بھی کمرے میں آئی تھی۔۔۔

کیا ہوا کیف۔۔۔۔امنہ نے کیف اور دل کو دیکھا۔۔۔

ماما مجھے پمپر چینج کرنا نہیں ارہا کیسے کرتے ہے کیف نے بے چارگی سے کہا تو آمنہ بھی ہنسی تھی۔۔۔

لاو ادھر تم جاؤ ریڈی ہو جاو آمنہ نے ساحل ہو پکڑا اور اس کا پمپر چینج کرنے لگی تھوڑی ہی دیر میں پمپر چینج ہو گیا تھا لو جی ساحل تو ہو گیا ریڈی۔۔۔۔

جی ماما میں بھی ریڈی ہو گیا ہو کیا آپ ناشتہ مجھے اوپر ہی بھجوا سکتی ہے تا کے میں ساتھ ساتھ ساحل کا دھیان رکھ سکوں کیف نے اپنے بالوں میں کنگھی کرتے ہوے کہا۔۔۔

ہاں نوکر ہو نا تمہاری امنہ نے سوچتے ہوئے کہا اسی طرح ساری جائیداد پر قبضہ کر کے بیٹھے ہو کے میرے بیٹے کو بھی نوکر بنا کر رکھو گے دماغ سے برا ہی سوچ رہی تھی لیکن چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ تھی ایسے ہوتے ہے دوغلے لوگ۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں بیٹا تم بیٹھو میں ساحل کے کیف دودھ اور ناشتہ بھی بجھواتی ہو یہ کہتے آمنہ چلی گی۔۔۔۔

آمنہ نے ناشتہ بھجوادیا تھااور ساحل کے لئے دودھ بھی کیف نے ساحل کو دورھ دیااور خود دل کے ساتھ بیٹھ کے ناشتہ کروانے لگا کیف اپنے دھیان سے ناشتہ کر رہا تھااور آج دل اوو ساحل کی وجہ سے لیٹ بھی ہو رہا تھااچانک سے کیف کے نظر دل ہر گی تو اسے ہی اپنی گرے آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیاہوادل ایسے کیادیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔

ہی آپ تو بالکل فلمی ہیرو کے جیسے لگتے ہے آپ کو پتا ہے مجھے شارخ خان مجھے اچھے لگتے ہے آپ تھوڑے تھوڑے سے اس کی جیسے لگتے ہے لیکن شارخ خان تو بہت پیارا ہے۔۔۔۔

جبکے اپنی بیوی کے منہ سے شارخ خان کی تعریف سن کر کیف کو کچھ اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔

کیوں اس میں ایسا کیا ہے جو تمہارے ہی میں نہیں ہے کیف نے جلن کے مارے کہا تھا۔۔۔

وہ تو ایک دفعہ شبو کے گھر گی تھی امی کے ساتھ تو وہاں دیکھا تھا وہ ایسے دشم دشم کرتے لوگوں کو مار رہا تھااور پیارا ابھی بہت لگ رہا تھا آپ اس کے جیسے لگتے ہے ویسے یہ موچھیں اصلی ہے نا آپ کی دل کی نظر اچانک سے کیف کی موچھوں پر گئی تھی اور اسے ہاتھ لگا کر کہنے لگی۔۔۔۔۔

تو کیا تمہیں نقلی لگ رہی ہے کیف نے خیرت سے اپنی بیوی کی بات سن کر کہا۔۔۔۔

نہیں ویسے ہی کہا کیا آپ بھی پولیس والے ہے تو آپ میری بہن کو ڈھونڈ لے گے نا دل پھر سے اپنی بہن کو یاد کرتی اداس ہوئی تھی

۔۔۔۔

دل میرے دل تم پریشان نا ہو میں تمہارے بہن کو ڈھونڈ لو گا۔۔۔

پرامیس۔۔۔دل نے اپنے ننھے منھے ہاتھ کیف کے سامنے کیے تو کیف نے اپنے بڑے ہاتھ دل کے چھوٹے ہاتھوں میں رکھ دیا پرامیس اب میں چلتا ہو اپنا اور بھائی کو خیال رکھنا اور نیچے کم ہی جانا اپنے کمرے میں ہی رہنا کسی سے بد تمیزی نہیں کرنی اوکے

۔۔۔۔

اوکے ہی دل اپنی ٹانگیں سمیٹ کر چوکری مار کر بیٹھ گی۔۔

گڈ گرل کیف دل کے ماتھے پر ایک بوسہ دیتے چلا گیا پیچھے یہ بھی نا دیکھا کے دل کیسے سٹل ہو گی ہے۔۔۔

یہ کیا کر گیے ہی۔۔۔ تھوری دیر بعد دل نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا پھر نارمل ہوتے کندھے آچکاتے لیٹ گئی۔۔۔۔۔

کیف جیسے ہی پولیس اسٹیشن پہنچا تھا لبابہ پہلے ہی وہاں موجود تھی۔۔۔

تم اگئے کیف لبابہ کیف کے کیبن میں جاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا سب خیریت۔۔۔۔

سر نے آج ایک میٹنگ رکھی ہے بلیک شیڈو کے لئے لبابہ نے کیف کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پچھلے دو سالوں سے تو اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے ہے ہم پتا نہیں وہ کہاں چھپ جاتا ہے کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔

مجرم کب تک چھپ سکتا ہے کیف ایک نا ایک دن تو وہ ہمارے سامنے اائے گا اور اسے ہم دبوچ لے گئے تم فکر نا کرو چلو سر تمہارا کی ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔

ہاں چلو یہ کہتے دونوں میٹنگ روم میں چلے گیے۔۔۔۔۔

دل کب سے بور ہو رہی تھی اس کا کچھ کرنے کو دل کر رہا تھا سامنے ہی اسے ٹی وی نظر آیا ہائے اللہ اتنا بڑا ٹی وی مجھے پہلے نظر کیوں نہیں آیا دل جلدی سے بیڈ سے اٹھتی ٹی وی کی طرف گی۔۔۔۔

اب یہ چلے گا کیسے ریموٹ کہا ہے دل ٹی وی کے اس پاس ریموٹ دیکھنے لگی آخر کار اسے مل ہی گیا تھا دل نے ٹی وی آن کیا اور چینل بدل بدل کر آخر کار جہاں وہ جانا چاہتی تھی وہاں چلی گی یعنی کے کارٹون دیکھنے آواز اس نے ہلکی ہی رکھی ہویں تھی تا کے ساحل نا اٹھ جایے۔۔۔۔

ابھی وہ بیٹھی کارٹون دیکھ رہی تھی کے کمرے میں طہام داخل ہوا تھا۔۔۔۔

ہیلو بھابیی۔۔۔۔۔طہام نے جان بوجھ کر اسے چھیڑنے کے لیے بھابی بولا تھا۔۔۔

دل نے ایک نظر پھر سے اسے دیکھا اور بنا کچھ کہے ہے اسے اگنور کرتی کارٹون دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا تم مجھ سے بات نہیں کرو گی طہام کو وہ کیوٹ سی پیاری سی لگی تھی۔۔۔۔

کیوں میں تم سے کیوں بات کرو تم کون ہو پانڈا کہی کے دل نے بے زاری سے کہا جاؤ مجھے کارٹون دیکھنے دو دل پھر سے اپنا دھیان کارٹون کے طرف کرتے اپنا مکمل دھیان وہاں ہی رکھا طہام کو جتنی کیوٹ لگ رہی تھی ابھی اتنی کی بتمیز لگی تھی لیکن طہام تھورا سمجھدار تھا لیکن شرا شرتی بہت تھا۔۔۔۔

اچھا چلو میں چلتا ہو یہ تمہارا بھائی ہے کیا طہام نے سوئے ہوئے ساحل کو دیکھتے ہوے کہا۔۔۔۔

ہاں یہ میرا بھائی ہے پیارا ہے نا مجھ پر گیا ہے نا اپنے بھائی کی تعریف دل نے جھٹ سے کی تھی۔۔۔

ہاں پیارا ہے کیا تم میری دوست بنو گی دل کو اپنے سے بات کرتے دیکھ طہام نے جلدی سے کہا وہ بھی سارا دن گھر میں بور ہوتا رہتا تھا اسے بھی کوئی کھیلنے والی نظر آگیں تھی اب اسے کیسے جانے دے سکتا تھا۔۔۔

دوست۔۔۔۔ا ممم۔۔۔تو مجھے کیا ملے گا دوست بن گی تو دل نے سودا بازی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

بڑی تیز ہو دوست بننے کا کون کچھ لیتا ہے طہام نے منہ بناتے کہا۔۔۔

میں لیتی ہو دل۔۔۔

کیا تم دل لیتی ہو کس کا طہام نے جان بوجھ کر ڈرتے ہوے ناٹک کیا۔۔۔

میں لوگوں کا دل لیتی ہو دل نے بھی اسے جان بوجھ کر ڈرانے کی کوشش کی تو دونوں کی ہنسی نکلی تھی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔پورے کمرے میں دل اور طہام کے قہقہے گونج رہے تھے تو اوکے ڈن ہم آج سے دوست طہام نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو دل نے بھی اپنا ہاتھ طہام کے ہاتھ میں رکھ دیا دوست تمہارا نام کیا ہے دل نے طہام سے پوچھا۔۔۔۔

میرا نام طہام ہے اور تمہارا دل۔۔۔

یہ کیسا نام ہے طام۔۔۔۔اس کا الٹا نام لیتے دل نے اس کے نام کی ہڈی پسلی ایک کی تھی۔۔۔

طام نہیں طہام۔۔۔

میں تو تمیں طام ہی بولو گی دوست ہو نا اب مجھے بھوک لگی ہے دل نے اپنے ننھے منھے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

میرے پاس چاکلیٹ پڑی ہے وہ کھاؤ گی طہام نے پوچھا تو دل نے جھٹ سر ہاں میں ہلایا تھا طہام اپنے کمرے میں گیا اور ایک چاکلیٹ اٹھالایا تھا اب دونوں بیٹھ کر چاکلیٹ کھاتے کھاتے کارٹون دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیف اور لبابہ میٹنگ روم میں گئے تھے سامنے ہی ان کے سر بیٹھے تھے لبابہ اور کیف بھی جا کر بیٹھ گئے۔۔۔۔

جیسے کے اپ لوگوں کو پتا ہے کے پچھلے دو سالوں سے ہم بلیک شیڈو کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہے لیکن وہ ہاتھ نہیں ارہا اس ایک مہینے میں کل لاش ملی ہے وہ تیسری لاش ہے تو اس کے بارے میں آپ لوگ کیا کہنا چاہے گیے ایس ایس پی کیف اینڈ لبابہ

۔۔۔۔۔

جی سر ہم پوری کوشش کر۔۔۔۔۔۔

جسٹ آپ لوگ کوشش کر رہے ہے کوشش کرنے سے کیا ہوتا ہے مسٹر کیف ہمین اوپر سے آرڈر ارہے ہے کے انہیں بلیک شیڈو زندہ۔چاہیئے آپ لوگ سمجھ رہے ہے زندہ چاہیئے۔۔۔۔۔

جی سر لیکن وہ۔کب مارتا ہے کب آتا ہے کب جاتا ہے سمجھ ہی نہیں آتا کیف نے نظریں جھکا کر ایک آنکھ سے لبابہ کو دیکھا جو خود کو سیریس رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

سر یہ ریکارڈنگ کیف نے ریکارڈنگ سنانے کی کوشش کی لیکن سر نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا ایسے ریکارڈنگ تو ہر دو دن بعد لاش کے ساتھ ملتی ہے جس میں وہ اپنی نفرت پولیس والوں کے ساتھ شو کرتا ہے اور ہمیں نیچا دیکھاتا ہے کے ہم اسے پکڑ نہیں سکتے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔۔۔۔

سر بس ہمیں تھوڑا ٹائم دے انشاللہ ہم اسے پکڑ لے گئے۔۔۔۔

ٹھیک ہے کیف اینڈ لبابہ پہلے بھی ہر مشن آپ لوگوں نے ایک ساتھ کیا ہے تو یہ مشن بھی میں اپ لوگوں کو ایک ساتھ دیتا ہو آپ کے پاس پانچ مہینے ہے ان پانچ مہینوں میں اگر تم لوگوں نے شیڈو کو نا پکڑا تو آپ کی نوکری خطرے میں ہو سکتی ہے اب آپ لوگ جا سکتے ہو۔۔۔

جی سر۔۔۔۔یہ کہتے دونوں باہر نکل آئے۔۔۔

ایک تو اس شیڈو نے دماغ خراب کر رکھا ہے کیا بگاڑا ہے ہم نے اس کا یہ اس طرح ہم سے بدلے لے رہا ہے لبابہ نے تنگ آتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا پریشان نا ہو اجلدی ہی ہم اسے پکڑ لے گیے ابھی او بیٹھو۔۔۔

تم بتاو میری چھوٹی سی بھابھی کیسی ہے لبابہ نے کیف کو چھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بس بھی کرو بھابی کہنااور وہ تو ٹھیک ہے صبح میرے سامنے اپنے فورٹ ہیرو شارخ خان کی تعریفیں کر رہی تھی کیف کو پھر سے دل کا تعریف کرنا یاد آیا تھا۔۔۔

اوو سو کیوٹ کیا لگتا ہے آمنہ پھوپھو اس کا دھیان رکھے گی نا۔۔۔

ہاں امید تو اچھی ہے کے ماما خیال رکھے گی ویسے بھی کال کر کے پوچھتا رہو گا۔۔۔

ہمم اوکے چلو میں چلتی ہوا پنے کیبن میں کام کر لو یہ کہتے لبابہ اٹھ کر چلی گی پیچھے کیف اب اپنی چھوٹی سی بیوی کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔۔۔۔۔

سنو۔۔۔ عرشیہ امید کو لئے باہر گارڈن میں گھوم رہی تھی کے اسے دائذ باہر جاتا دیکھائی دیا اس نے آج سوچا وہ اس سے بات کر کے ہی رہے گی۔۔۔

جی میڈم۔۔۔۔دائذ نے نظریں جھکائی ہوئی تھی وہ شروع سے ہی اسے میڈم کہتا تھا کیونکہ وہ اس کے بوس کی بیٹی تھی۔۔۔

یہ تم مجھے میڈم کیوں کہتے ہو عرشیہ نے اپنی گود میں امید کو ہلاتے ہوئے کہا امید بھی ٹکر ٹکر عرشیہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیوں کے مجھے اپ کو عزت دینا آتی ہے میں ضمار جیسا آپ کا دوست نہیں ہو یہ کہتے دائذ جانے لگا۔۔۔

اچھا سنو اگر میں تمہارے دوست بننا چاہو تو عرشیہ کے دائذ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

دائی۔۔۔۔۔۔۔تم میرے دوست رہو گے ناہمشہ کسی اور کے دوست نا بننا ورنہ میں ناراض ہو جاؤ گی ایک ماضی کی جھلک دائذ کو سنائی دی تھی۔۔۔

کیا ہوا دائذ اسے کھوئے ہوئے دیکھ کر عرشیہ نے پھر سے دائذ کو پکارا۔۔۔۔

کچھ نہیں اور میں کسی کا دوست نہیں بنتا سوری میڈم یہ کہتے دائذ بنا عرشیہ کی بات سنے چلا گیا سڑو کھڑوس کہی کا تمیں تو اب میں اپنا کسی طرح دوست بنا کر چھوڑوں گی دیکھنا تم ابھی تم عرشیہ خانزادہ کو جانتے نہیں ہو اتنے میں امید بھی رونے لگی تھی۔۔۔۔

میری بیٹی کو بھوک لگی ہے عرشیہ امید کی خوبصورت آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے بولی اور اندر چلی گی۔۔۔۔

طام مجھے ناہی کی یاد ارہی ہے۔۔۔دل کیوٹ سے چہرے کے ایکسپریشن دیتی طہام سے بولی۔۔۔

تو بھائی سے بات کر لو نا۔۔۔

لیکن کیسے میرے پاس تو موبائل ہی نہیں۔۔۔

رکو میں ماما کا موبائل لے کر آتا ہو وہاں سے بھائی کو کال۔ کرتے ہے۔۔۔۔

ہاں او کے جاؤ لے کر آؤ طہام بھی آٹھ کر آمنہ کے روم میں گیا۔۔۔۔۔۔

آمنہ بھی کمرے میں ہی بیٹھی تھی۔۔۔

کیا بات ہے طہام۔۔۔۔۔

موم وہ دل کو بھائی سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

کیوں اس نے کیوں بات کرنی ہے آمنہ نے ناک منہ چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پتا نہیں موم شاید وہ بھائی کو مس کر رہی ہو۔۔۔۔

لیکن ابھی میرے موبائل بزی ہے میری دوست کی کال آنے والی ہے ابھی وہ یہ کہ ہی رہی تھی کے آمنہ کے موبائل پر کیف کی کال آئی تھی اس کی کال آتے دیکھ کر آمنہ نے طہام کی طرف دیکھا۔۔۔

دیکھا ماما بھائی بھی لگتا ہے اپنی بیوی کو مس کر رہے ہے طہام نے ہنستے ہوئے کہا آمنہ نے کیف کی کال اٹھائی۔۔۔

اسلام و علیکم ماما۔۔۔۔

وا علیکم السلام بیٹا۔۔۔۔

ماما وہ دل کیسی ہے اور ساحل۔۔۔۔

ٹھیک ہے دونوں اپنے کمرے میں ہے اور۔۔۔۔۔۔

بھائی دل آپ کو مس کر رہی ہے میں موم سے یہی کہنے آیا تھا کے وہ دل کی بات آپ سے کروادے اس سے پہلے کے آمنہ کچھ کہتی طہام نے بولنا شروع کیا تھا اور طہام کے بولنے پر آمنہ نے طہام کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

ماما میری دل سے بات کروادے کیف کا بھی دل کر رہا تھا اپنی دل سے بات کرنے کا امنہ نے غصے سے طہام کو دیکھتے موبائل طہام کو دیا۔۔۔۔۔

السلام علیکم بھائی طہام نے پہلے کیف سے سلام کیا۔۔۔۔

وعلیکم السلام طہام دل کہاں ہے۔۔۔۔۔۔

طہام بھی جلدی سے بھاگتا ہوا دل کے کمرے میں گیا یہ لو دل بھائی کی کال ہے جبکہ طہام کے منہ سے دل نام سن کر کیف کو عجیب سا لگا تھا لیکن وہ پھر اگنور کر گیا دل نے جلدی سے موبائل پکڑا اور بولی۔۔۔۔

السلام علیکم ہبی۔۔۔۔۔

واعلیکم السلام کیسی ہو میرے دل۔۔۔

میں ٹھیک ہوں ہو ہبی لیکن مجھے بہت بھوک لگی ہے دل نے منہ بناتے ہوئے کہا جب کہ طہام نے یہ سن کر اپنے سر پر تھپڑ مارا تھا کہ اسی لیے وہ بھائی کو یاد کر رہی تھی۔۔۔۔

ارے میرے دل اگر تم کو بھوک لگی ہے تو ماما ہیں ادھر ان کو بولو یا طہام تمہارا بھائی ہے اسے کہو کہ تمہیں کچھ دے دے۔۔۔۔۔

طہام نے کال کا سپیکر ان کیا تھا طہام ماما کو بولو کہ ساحل کو بھی دودھ بنا کر دے دے۔۔۔

لیکن ہبی مجھے انٹی سے ڈر لگتا ہے دل نے طہام کو دیکھتے ہوئے کہا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں کہتی ماما دل وہ بہت اچھی ہیں اور انٹی نہ کہا کرو ماما کہا کرو۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہبی میں ماما کو جا کر کہتی ہوں کہ مجھے بھوک لگی ہت مجھے کچھ کھانے کو دے دیں یہ لے اب طام سے بات کریں مجھ سے اب بات نہیں ہو گی جب تک کچھ کھاؤ گی نہیں اس نے جلدی سے موبائل طہام کو دیا جی بھائی۔۔۔

طہام ماما کو بولو دل کو اور ساحل کو کچھ کھانے کے لیے دے دیں۔۔۔۔

جی بھائی ابھی کہتا ہوں اوکے چلو ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں یہ کہتا کیف نے کال بند کر دی۔۔۔۔۔

تو اسی لیے تم بھائی کو یاد کر رہی تھی کہ تمہیں بھوک لگی ہے تو تم مجھے کہتی میں تمہیں کچھ کھانے کو دے دیتا اب میں موم کو کہتا کہ تمہیں کچھ کھانے کو دے دے۔۔۔۔۔۔

ہاں مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

لیکن تم نے صبح ناشتہ تو کیا تھا نا۔۔۔۔۔

ہاں ناشتہ کیا تھا لیکن تھوڑا سا کیا تھا لیکن اب مجھے بہت بھوک لگی ہے میرے پیٹ میں چوہے کود رہے ہیں دل اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو طہام کو ہنسی آئی تھی اوکے میں موم کو جا کر کہتا ہوں کہ وہ تمہیں کچھ کھانے کو دے دے یہ کہتے طہام بھی باہر

چلا گیا وہ جا کر امنہ کے کمرے میں امنہ کے سامنے جا کھڑا ہو گیا موم بھائی کہہ رہے تھے کہ دل کو اور ساحل کو کچھ کھانے کے لیے دے دیں انہیں بھوک لگی ہے۔۔۔۔

ہاں میں تو نوکر ہوں جا کیسے کھانے کے لیے دے آمنہ نے دل ہی دل میں اپنی نئی نویلی بہو کو گالیوں سے نوازا تھا لیکن اس نے اپنے بیٹے کے سامنے اچھا تو بننا تھا نا اس لیے مجبوری میں اٹھ کر کچن گئی لیکن کیچن میں ابھی کھانا نہیں بنا تھا اسی لئے کل کے دال چاول پڑے تھے وہ گرم کر کے اور ساحل کے لیے دودھ بنا کر اس نے طہام کو دیا کہ جاؤ دل اور اور ساحل کو دے طہام نے دال چاول پکڑے اور دل کے لیے لے کر کمرے میں چلا گیا دل کو جا کر دیے تو دل نے خوشی خوشی وہ دال چاول کھانے شروع کر دیے تھے اور طہام نے فیڈر جا کر ساحل کے منہ میں ڈالا تھا ساحل بھی اٹھا ہوا تھا اس نے بھی جلدی سے فیڈر منہ میں لیتے ہی دودھ پینا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

تہام ان دونوں بہن بھائیوں کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہا تھا طہام کو بہت خوشی ہو رہی تھی کہ دل اس کے پاس آگئی ہے اس کے ساتھ کوئی کھیلنے والا ہو گیا ورنہ وہ بھی سارا دن گھر میں بس بور ہی ہوتا رہتا تھا پڑھائی بھی میں اچھا تھا لیکن کبھی کبھی وہ پڑھائی کو اگنور کر جاتا تھا اور پھر اسے کیف سے دانٹ بھی پڑتی تھی۔۔۔۔۔

طہام کو شروع سے ہی ڈاکٹر بننے کا بہت شوق تھا لیکن کبھی کبھی تو وہ اس پڑھائی سے تنگ اجاتا تھا لیکن کیف کی بدولت وہ پڑھائی سے دور نہیں بھاگ سکتا تھا اب وہ دل اور طہام کھانا کھاتے ہوئے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہے تھے۔۔۔۔۔

رات کو کیف گھر آیا تو دل ساحل کے ساتھ کھیل رہی تھی کیف کو دیکھتے ہی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

ہبی آپ آگئے۔۔۔۔دل نے اٹھتے ہی آتے ہی کیف کا بازو پکڑا تھا۔ کیا ہوا دل سب ٹھیک ہے نا کیف نے دل کی نڈھال طبیعت دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہبی پتا نہیں چکر آرہے ہے سر ایسے ایسے گھوم رہا ہے الٹی بھی ارہی ہے دل نے اپنی آنکھیں بند کرتے اٹکتے ہوئے کہا اور اپنا سر پکڑ کے اسے ہلکا سا گھماتے ہوئے کیف کو بتایا کہ مجھے اس طرح چپ کرا رہے ہیں دل کا چہرہ زرد تھا۔۔۔

دل۔۔۔میرے دل۔۔۔یہاں بیٹھو اور بتاؤ کیا ہوا ہے کیف نے جیسے ہی دل کو ہاتھ لگایا اسے لگا جیسے کسی گرم لوہے کی سلاخ پکڑ لی ہوں۔۔۔

دل تمہیں تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔۔۔کیف نے دل کو اپنے بازو میں اٹھا کر بیڈ پر لٹایا۔۔میرے دل اتنی طبیعت خراب ہو گی تمہاری کیف کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

ماما۔۔ماما۔۔۔۔۔کیف آمنہ کو آوازیں دینے لگا لیکن شاید آمنہ سو گی تھی کیف باہر جانے لگا کے دل نے نیم بے ہوشی میں بھی کیف کا ہاتھ پکڑا تھا۔ہی نہیں جائے نا مجھے درد ہو رہا ہے کیف نے دل کی حالت دیکھتے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا کیف نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی لیکن ڈاکٹر بھی کسی ایمر جنسی میں پھنسا ہوا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر میں کیا کرو اب۔۔۔۔

آپ اپنی وائف کی ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرے کیف کو سمجھ اگی تھی وہ جلدی سے شکریہ کرتے اپنا ہاتھ دل کے ہاتھ سے آزاد کروا کر باہر کیچن میں گیا اور ایک باؤل لیتے ٹھنڈا پانی لیا اور ایک چھوٹا سا ٹاول بھی لیا اور دل کے پاس آیا۔۔۔

میرے دل۔۔۔۔۔میں آ گیا ہو۔۔۔سخت بخار کی وجہ سے دل کی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا دل کے آنسو دیکھ کیف کی آنکھوں سے بھی خود ہی آنسو نکلے تھے کیف نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے نرمی سے دل کے آنسو صاف کیے۔۔۔

میرے دل مجھے معاف کر دو میں تمھارا خیال نہیں رکھ سکا ٹاول ٹھنڈے پانی میں بھگو کر دل کے ماتھے پر رکھا دل کی بھی ہلکی ہلکی سسکیاں نکل رہی تھی دل نے مضبوطی سے کیف کے بازو کو پکڑا ہوا تھا جیسے وہ اس سے دور ہو جائے گا۔کافی دیر کیف دل کی پٹیاں کرتا رہا چہرے پر سخت پریشانی کے تاثرات تھے۔۔۔۔

دل کھانا کھایا تھا تم نے۔۔۔۔کیف نے دل کے گال تھپتپاتے ہوئے کہا وہ اسے کھانا کھلا کر میڈیسن دینا چاہتا تھا لیکن دل کو کوئی ہوش نہیں تھا کیف نے باؤل سائڈ ٹیبل پر رکھا اور دل کے پاس ہی لیٹ گیا۔۔۔

میرے دل۔۔۔میں تو تم کو اچھا خاصا چھوڑ کر گیا تھا تمہیں کیا ہو گیا کیف نے نم لہجے میں کہا کیف نے دل کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اسے اپنے حصار میں لیتے لیٹ گیا۔۔۔۔

صبح کیف کی آنکھ دل کے ہلنے کی وجہ سے کھلی تھی کیف نے اپنی آنکھیں کھولتے دل کو دیکھا جو اپنی آنکھیں کھول رہی تھی۔۔۔۔

میرے دل۔۔۔۔کیف کو صبح سے ہوش آئی تھی وہ اٹھ کر بیٹھا اور دل کو آواز دینے لگا۔۔۔۔

ہبی۔۔۔۔دل نے بہت آہستہ آواز میں کیف کو آواز دی۔۔

جی میرے دل میں یہاں ہی ہو۔۔۔۔کیف کو کل ہی پتا چل گیا تھا کے یہ لڑکی دو دن میں کیف کے لیے ضروری ہو گی تھی اس کا کھیلنا اس سے باتیں کرنا اب تو کیف اپنے دل کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔۔۔

ہبی۔۔۔۔دل نے پھر سے آواز دی آواز میں ایک تکلیف تھی جو کیف نے بخوبی محسوس کی۔۔۔۔

جی۔۔۔۔کیف نے دل کو آرام سے اٹھایا اور بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھایا۔۔دل اپنی گرے آنکھوں سے ہبی کو دیکھنے لگی دل کی گرے آنکھوں میں بخار کی وجہ سے لال ڈورے تیر رہے تھے دل کا سفید چہرہ بخار کی وجہ سے سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

کیف نے دل کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا لیکن رات کو پٹیاں کرنے کی وجہ سے بخار تھورا کم تھا۔۔۔۔

تم نے کل کیا کھایا تھا جو تمہیں اتنا بخار ہو گیا کیف نے فکر مندی سے پوچھا وہ ابھی تک حیرت میں مبتلا تھا کہ باہر جانے سے پہلے وہ اسے صحیح سلامت چھوڑ کر گیا تھا گھر واپس ایا تو بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہبی وہ کل طام نے دال چاول لائے تھے وہ ہی کھائے تھے دل نے اپنا سر کیف کے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا دل کی طبیعت ابھی بھی نڈھال ہی تھی۔۔۔۔

چلو میرے دل۔۔۔۔تمہیں ہاسپٹل لے کر چلو کیف نے دل کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور باہر لے کر چلا گیا دل نے کیف کے سینے پر اپنا سر رکھا اور کیف وہاں ہی ٹھہر گیا تھا کیف کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا پہلی دفعہ اس کے دل نے اس کے دل کے مقام پر اپنا سر رکھا تھا اور اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا کیف پھر ہوش میں آتے اسے باہر لے کر جانے لگا ٹائم صبح کے آٹھ بج گئے تھے۔۔۔

آمنہ بھی اور طہام بھی اپنے روم میں ہی تھے۔۔۔۔

بیس منٹ کے بعد ہی کیف دل کو لئے ہاسپٹل میں موجود تھا۔۔۔۔

آپ کی بیٹی نے کوئی بھاسی چیز کھائی ہے جس کی وجہ سے انہیں پیٹ میں درد ہوا ہو گا اور اس کے بعد بخار ہو گیا۔۔۔جبکے ڈاکٹر کے دل کو اس کی بیٹی کہنے سے کیف سٹپٹایا تھا کیف نے گھور کر ڈاکٹر کو دیکھا جبکے ڈاکٹر اپنی ہی بات کہیے جا رہا تھا۔۔۔

تو اب یہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا۔۔۔۔۔۔کیف نے دل کو دیکھتے ہوئے کہا جو پھر سے انجکشن لگانے سے بے ہوش ہو گی تھی اس نے ڈاکٹر کی بات کو نظر انداز کیا تھا۔۔۔

جی ابھی انجکشن لگا دیا ہے اور یہ میڈسن لکھ کر دی ہے اسے کوئی نرم غذا کھلا کر یہ میڈسن دے دیجیے گا ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔

ٹھینکیو ڈاکٹر۔۔۔ کیف نے دل کو پھر س اپنی باہوں میں اٹھایا اور باہر جانے لگا کے ڈاکٹر کی آواز سے رکا تھا۔۔۔

اپنی بیٹی کا خیال رکھیے گا مسٹر کیف اگر آرام نا آیا تو آپ پھر سے چیک اپ کروائے گا ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔۔ کیف نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

یہ میری بیٹی نہیں بیوی ہے۔۔۔ کیف یہ کہتا باہر چلا گیا جبکے پیچھے کیف کی بات سنتے ڈاکٹر دو منٹ سکتے میں چلا گیا تھا اور پھر ہوش میں آتا بس یہ ہی بولا۔۔۔۔

بیوی۔۔"

لبابہ نے کیف کو کال کی تھی کے آج وہ پھر سے آفس نہیں آیا تھا کیف نے لبابہ کو بتاتا تو وہ بھی پریشان ہوئی تھی اور رات کو آنے کا کہا تھا ابھی لبابہ اپنے کیبن میں بیٹھی تھی کے اسے ایک ان نون نمبر سے کال آئی۔۔۔۔

لبابہ نے کال اٹھائی ہیلو کون۔۔۔۔ لبابہ نے سیب کھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

بلیک شیڈو۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تھا اور آدھا سیب لبابہ کے منہ میں رہ گیا تھا۔۔۔

تم۔۔۔۔ لبابہ نے چیخ کر کہا۔۔ دوسری طرف ضمار نے موبائل کان سے ہٹا کر بے زاری سے موبائل کو دیکھا۔۔۔۔

یہ بات تم آہستہ بھی کہ سکتی تھی میرے کان کے پردے پھاڑنے کی ضرورت نہیں تھی ضمار نے بے زاری سے کہا لبابہ کو شیڈو کے لہجے میں بے زاری صاف دیکھائی دی تھی۔۔۔۔

میں تمہارے کان کے پردے نا پھاڑ دوں اور تم لوگوں کے دل گردے آنکھیں نکال لو واہ بلیک شیڈو لبابہ نے بھی طنز کرتے ہوئے کہا لبابہ کو ضمار کی بیزاری پر غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو میرا فیورٹ کام ہے دل رربا اور جب تک زندہ ہو کرتا رہوں گا ضمار نے بھی لبابہ کو چڑانے کی کوشش کی۔۔۔"

اور تم نے مجھے کال کیوں کی اور میرا نمبر کہاں سے لیا۔۔۔ لبابہ اس کی بات کو اگنور کرتے غصے سے بولی۔ اسے بلیک شیڈو دنیا کا گھٹیا ترین انسان لگتا تھا۔۔۔

تم سے بات کرنے کے لئے۔۔۔فری بیٹھا تھا میں نے سوچا اپنی دل ربا سے تھوڑی گپ شپ ہو جائے اور نمبر کہاں سے لیا کیا پولیس آفیسر والی ہو کر بچوں جیسی باتیں کرتی ہو ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے یہ تو پھر تمہارا نمبر تھا اور تم کون سا پاکستان کی پی ایم ہو جس کا کوئی نمبر نہیں ڈھونڈ سکتا لبابہ کو شیڈو کے لہجے میں صاف طنز دیکھائی دیا تھا لبابہ نے ہاتھ میں پکڑا سیب ٹیبل پر پٹکا،اس کا لہجہ اور دل ربا کہنا اس کے تن بدن میں آگ لگا گیا وہ اپنی پیشانی مسلنے لگی۔۔۔

بکواس بند کرواپنی شیڈو اور یہ دل ربا کیسے کہہ رہی ہو میرا بس چلے تو تمہاری گردن پکڑ کر مڑور دو لبابہ اپنی مٹھیاں میچے ٹیبل پر مارتے ہوئے غصے سے بولی لبابہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا دو سالوں سے اس بلیک شیڈو نے انہیں زلیل کیا ہوا تھا۔۔۔

اہا۔۔۔۔۔اتنی بھی کیا جلدی ہے مجھے مارنے کی اور سامنے بھی آجائے گے لیکن وہ کیا ہے نا اگر میں سامنے آ بھی گیا تو تم مجھے پہچان نہیں پاؤ گی ضمار نے ہونٹوں میں سیگرٹ دباتے ہوئے کہا ٹانگ کے اوپر ٹانگ رکھی۔۔۔

تم ایک بار میرے سامنے آجاؤ اسی وقت تمیں نا پہچانا تو میرا نام بھی لبابہ ملک نہیں لبابہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کے سامنے ہو اور اس کا قتل کر دے۔۔۔

پھر اپنا نام بدلنے کے لیے تیار ہو جاؤ دل ربا سی یوسون یہ کہتے ضمار نے بنا لبابہ کی بات سنے کال بند کر دی۔۔ضمار کی باتیں سن کر لبابہ کا میٹر گھوم گیا تھا۔

بہت جلد تمہیں ڈھونڈ کر اپنے ہاتھوں سے نامارا تو میرا نام بھی لبابہ ملک نہیں۔۔موبائل پٹکنے والے انداز میں ٹیبل پر رکھا۔۔"

کیف دل کو اٹھائے گھر لے کر آیا تھا دل کو تھوڑا ہوش تو آگیا تھا لیکن اس سے چلا نہیں جا رہا تھا اسی لیے کیف نے اسے گود میں ہی اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے کیف اسے اور تم صبح صبح دل کو لے کر کہاں گئے تھے آمنہ صبح اٹھی تو میڈ نے اسے بتایا تھا کے کیف صاحب دل کو اٹھا کر لے کر گئے ہے۔۔۔

ماما دل کو رات کو بہت زیادہ بخار ہو گیا تھا ابھی صبح بھی بخار ٹھیک نہیں ہوا تھا تو میں اسے ہاسپٹل لے کر گیا تھا دل کا چہرا دیکھتے اس نے آمنہ بیگم کو جواب دیا۔۔۔۔

اب کیسی ہے دل۔۔۔کیف کے پیچھے پیچھے ہی آمنہ بھی کیف کے ساتھ اس کے کمرے میں چلی گی۔۔۔

ماماڈاکٹر نے انجکشن لگایا ہے میڈسن بھی دی ہے آپ دل کے لئے سوپ بنوادے دل کو بیڈ پر لٹاتے اس کے پاس بیٹھتے کیف نے دل کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔

ہاں کیوں نہیں میں ابھی بنواتی ہو آمنہ الٹے سیدھے منہ بناتی کمرے سے باہر چلی گی اب یہی کام رہ گیا اس بچی کے لیے سوپ بنوانا۔۔۔

ہبی۔۔۔۔دل نے آہستہ آواز میں کہا گنودگی میں بوجھل آواز سن کر کیف نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھتے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا کہی درد ہو رہا ہے کیا کیف نے جلدی سے پوچھا۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔دل نے بے ہوشی کے عالم میں ہی اپنی بھوک کا بتایا تھا الٹیاں کر کے اس کا معدہ بلکل کھالی ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسے اب پیٹ میں درد ہو رہی تھی۔۔۔۔"

میرے دل کو بھوک بھی بہت لگتی ہے ابھی ماما کو بولا ہے وہ سوپ بنا کر لا رہی ہے۔۔کیف نے اس کے بال سہلاتے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔۔"

سر درد ہو رہا ہے دل کا سر اپنی گود میں رکھا اور ہلکے ہاتھوں سے اس کا سر دبانے لگا غنودگی میں بھی دل کے لب ہلکے سے مسکرائے، کیف کو اس چھوٹی سی گڑیا کہ اب عادت سی ہو گئی تھی۔۔"

ہبی مجھے اس گندے ڈاکٹر نے انجیکشن لگایا اپنے ہاتھ کی جانب دیکھتے ہوئے بولی اور پھر کیف پر اپنی نظریں ٹکائی، کیف نے ابرو اچکائی جیسے پوچھنا چاہ رہا تھا"کیا ہوا۔۔"

مجھے یہاں درد ہو رہا ہے اپنا ہاتھ کیف کے سامنے کیا جہاں کچھ دیر پہلے ڈرپ لگی ہوئی تھی کیف اس کا ہاتھ پکڑتے اس چھوٹے پدو سے نشان پر اپنا انگوٹھا رب کرنے لگا۔۔"

کچھ دیر تک ٹھیک ہو جائے گا کیف نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔۔کچھ دیر بعد ملازمہ سوپ لے کر کمرے میں داخل ہوئی، دل نے ہونٹوں پر زبان پھیر کر سوپ کی جانب دیکھا اسے بے انتہا بھوک لگی تھی۔۔"

ہبی جلدی، بہت بھوک لگی ہے ملازمہ نے جیسے ہی سائیڈ ٹیبل پر سوپ کا باؤل رکھا دل غنودگی میں ہی اٹھ کر بیٹھتے ہاتھ سوپ کی جانب بڑھانے لگی کیف اس کے کھانے کی طلب دیکھ کر مسکرایا۔۔۔"

آرام سے بیٹھو میں پلاتا ہوں کیف نے دل کو بازوں سے تھام کر بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھایا، رومال پکڑ کے ٹھوڑی کے نیچے رکھا کیونکہ کیف کو معلوم تھا وہ اس وقت آدھی گنودگی میں ہے اور وہ اپنے کپڑے گندے ضرور کرے گی۔۔ کیف نے پہلا چمچ اس کے لبوں کے پاس کیا دل فوراً سے پی کر لبوں پر زبان پھیرنے لگی۔ پانچ منٹ میں دل نے سوپ کا پورا باول خالی کر دیا تھا۔۔"

اف اتنی زیادہ بھوک لگی ہوئی تھی میرے دل کو کیف نے گیلا ہوا رومال سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر ٹشو سے اس کے لب اور ٹھوڑی صاف کی۔۔ دل نے ہاں میں سر ہلا کر اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔۔"

چلو شاباش اب اچھے بچوں کی طرح میڈیسن کھاؤ کیف نے میڈیسن نکال کر دل کے ہاتھ میں رکھی، اس نے فوراً میڈیسن کیف کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ میں رکھ دی۔۔"

میں یہ نہیں کھاؤ گی ہبی یہ بہت کڑوی ہوتی ہے، دل نے چہرے کے الٹے سیدھے زاویے بنا کر کہا وہ بالکل بھی دوائی نہیں کھانا چاہتی تھی۔ کیف نے ناراضگی والا چہرہ بنا کر دوسری جانب رخ کر لیا۔۔"

ہبی آپ لڑکیوں کی طرح ناراض بھی ہوتے ہو دل کو یاد آیا کہ اس کی ماں بھی اس سے اسی طریقے سے ناراض ہوتی تھی جب وہ کھانا نہ کھاتی یا پھر جب اس کی طبیعت خراب ہوتی اور وہ میڈیسن کھانے سے منع کرتی تھی تو اس کی ماما بھی دوسری جانب رخ کر کے بیٹھ جاتی تھی۔۔"

ہاں جب کوئی بات نہ مانے تو پھر ناراض ہونا پڑتا ہے کیف نے اپنا رخ دل کی جانب نہ کیا دل نے اداس چہرہ بنا کر اس کی جانب دیکھا۔۔"

اچھا ٹھیک ہے منہ بنانا بند کرے ہبی میں میڈیسن کھا لیتی ہوں دل نے کیف کے ہاتھوں سے میڈیسن لے کر منہ میں ڈالی کیف نے گلاس میں پانی ڈال کر دل کو پکڑایا اور لمبے لمبے گھونٹ بھرتی میڈیسن کھا کر غصے سے کیف کو دیکھ کر گلاس پکڑایا۔۔"

ہبی کی گڈ وائفی کیف نے اسے لٹا کر اس کے اوپر لحاف دیا، ہاتھ اس کے بالوں میں چلانے لگا تاکہ وہ پر سکون ہو کر سو جائے۔۔"

عرشیہ بھی کب سے امید کو باہر گارڈن میں بیٹھے کھیلا رہی تھی عرشیہ کے ہاتھوں میں امید کے کھلونے تھے جو وہ کل امید کے لئے خرید کر لائی تھی۔۔۔

میری شہزادی۔۔۔۔عرشیہ کو امید پر بہت ہی پیار ا ارہا تھا عرشیہ اپنی براؤن آنکھوں میں بے پناہ محبت سموئے امید کو دیکھ رہی تھی جو آنکھیں کھولے کبھی ادھر تو کبھی ادھر دیکھ رہی تھی اتنے میں وہاں سے دائذ گزرنے لگا تھا عرشیہ کی نظر دائذ پر پڑی تھی۔۔۔

دائذ سنو۔۔۔۔۔دائذ کو ضمار نے اپنے روم میں بلایا تھا دائذ ضمار کے پاس ہی جارہا تھا۔۔۔

جی بولے۔۔۔۔دائذ ایسے ہی نظریں جھکائے عرشیہ کے سامنے کھڑا تھا ہاالبتہ دائذ کی نظریں تھوری سی اٹھی تھی اور عرشیہ کی گود میں امید پر گی تھی دائذ کے لب ہلکے سے مسکرائے تھے یہ بچی آئی تو بدلے کے لیے تھی لیکن ان سب کے چہروں کی خوشی بنتی جا رہی تھی۔۔۔

دائذ تم اتنے خاموش خاموش کیوں رہتے ہو باتیں کیا کرو ہمارے ساتھ گھلا ملا کرو ایسے چپ چپ کیوں رہتے ہو۔۔۔۔""

میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا میڈم کے مجھے خاموش رہنا اچھا لگتا تھا عرشیہ کے پوچھنے پر دائذ کی سنہری آنکھوں میں ناگواری جھلکی تھی وہ جتنا اس لڑکی سے دور رہتا تھا وہ اسے اپنے قریب کرنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔

کیوں خاموش رہنا اچھا لگتا ہے مجھے تمیں جاننا ہے پچھلے تین سالوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے عرشیہ کچھ کہتی عرشیہ کو چکر آیا تھا دائذ نے عرشیہ کو خاموش ہوتے دیکھ اپنا جھکا سر اٹھایا عرشیہ لڑکھڑا رہی تھی اس کے ھاتھ میں امید بھی تھی اس سے پہلے کے عرشیہ گرتی دائذ نے جلدی سے عرشیہ کو سنبھالا تھا اور ایک ہاتھ سے امید کو پکڑا تھا۔۔۔۔

میڈم میڈم۔۔۔۔امید بھی دائذ کے ہاتھوں میں اکر رونے لگ گی تھی دائذ نے لب بھینچے عرشیہ کو دیکھا یہ کیا مصیبت پڑ گی تھی اب کوئی آس پاس تھا بھی نہیں۔۔۔

عرشیہ۔۔۔۔۔دائذ نے عرشیہ کو پکارا عرشیہ کے ہلکی سی آنکھیں کھولی تھی میری طبیعت خراب ہو رہی ہے دائذ کمرے اور امید ۔۔۔۔عرشیہ کو الٹی ارہی تھی دائذ نے جلدی سے سامنے کھڑے گارڈ کو بلایا اور اسے امید کو تھمایا۔۔

اسے عرشیہ میم کے کمرے میں لے کر جاؤ امید کو گارڈ کے حوالے کیا وہ گارڈ بھی امید کو لئے اندر چلا گیا دائذ نے ادھر ادھر دیکھا پھر اسے لب پیوست کرتے عرشیہ کو اپنی گود میں اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

عرشیہ کا بے ہوشی میں سر ڈھلک کر دائذ کے سینے سے لگا تھا اس حرکت سے دائذ کا وجود سن ہوا تھا پہلی مرتبہ کوئی لڑکی اس کے اتنا قریب ائی تھی اوپر کھڑا کھڑکی میں سے سب دیکھتا ضمار عرشیہ اور دائذ کو ایک ساتھ دیکھ کر مسکرایا تھا وہ جو لبابہ کو تنگ کر کے ہٹ

کر کھڑکی میں اکر کھڑا ہو گیا تھا اس سے پہلے دائذ اندر جاتا عرشیہ نے اسے پکارا پھر وہ دونوں کو ساتھ دیکھ کر بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا دائذ عرشیہ کو اٹھا کر لے کر گیا تو دائذ مسکرایا تھا۔۔۔

اپنے کمرے سے نکلتا اس نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی تھی اور گارڈ کے ہاتھ سے امید کو پکڑ لیا تھا اور غصے سے امید کو دیکھا تھا کے ہر ٹائم روتی ہی رہتی ہے امید بھی ضمار کو دیکھ کر ایک پل کو چپ ہوئی تھی اور ٹکر ٹکر ضمار کو دیکھنے لگی۔۔۔

شکر ہے تم چپ ہوئی۔۔۔ضمار نے گہرا سانس لیا لیکن جیسے ہی اس نے گہرا سانس لیا آمید نے پھر سورونا شروع کیا تھا لگتا ہے تمہارا یہ گلا کاٹنا ہی پڑے گا جہاں سے یہ آواز نکالتی ہو کتنا روتی ہو تم اسے اپنے بازو میں اٹھاتے وہ عرشیہ کے کمرے میں گیا جہاں دائذ اسے بیڈ پر لٹا رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے عرشیہ کو۔۔۔ضمار نے پوچھا تو دائذ نے ضمار کو دیکھا پتا نہیں نیچے کھڑی تھی اور بے ہوش ہونے لگی لیکن میں نے سنبھال لیا دائذ نے اتنا ہی کہا اور خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔

اتنے میں ڈاکٹر بھی اگیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر ایوری تھنگ از اوکے۔۔۔۔ضمار نے ڈاکٹر سے پوچھا۔۔۔

یس سر بس تھورا بی پی لو ہو گیا ہے انہیں گرم دودھ میں نمک ملا کر دیجیے جب بھی ہوش میں آئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔

ٹھینکیو ڈاکٹر۔۔۔۔

ویسے سر آپ کی بچی کیوں رو رہی ہے۔۔۔۔ڈاکٹر نے ضمار کے ہاتھ میں امید کو لگاتار روتے ہوئے دیکھا تو پوچھنے لگا ڈاکٹر کے امید کو اس کی بچی کہنے سے دائذ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

پتا نہیں شاید اسے بھوک لگی ہو۔۔۔۔

لیکن نیچے گارڈن میں تو عرشیہ میم اسے دودھ پلا رہی تھی دائذ نے ضمار کو بتایا۔۔۔

پھر کیا مسئلہ ہے۔۔۔ضمار نے ناگواری سے دیکھتے ہوئے کہا وہ تو ان چار دنوں میں امید سے تنگ اگیا تھا پتا نہیں آگے کیا ہونا تھا

۔۔۔۔۔

لائے ادھر دے میں چیک کرتا ہو یہ کہتے ڈاکٹر نے امید کو ضمار کے ہاتھوں سے لیا تھا ضمار نے امید کو دیکھا۔۔۔

سر انہیں شاید پیٹ میں درد ہے دودھ حضم نہیں ہوا ہے انہیں اسی لیے یہ بچی رو رہی ہے۔۔۔

تو اب کیا کرے۔۔۔ سر آپ کو خیال رکھنا چاہیے تھا بچے جب دودھ پیتے ہے تو انہیں تھوری دیر اپنی گود میں اٹھاتے ہے انہیں تھپکی دیتے ہے تا کے انہیں دودھ حضم ہو جایے ورنہ دودھ نا حضم ہونے کی وجہ سے انہیں کچھ ہو بھی سکتا ہے ضمار کا یہ سننا تھا کے اس نے فوراً سے پہلے امید کو بیڈ سے اٹھایا تھا اور اسے اپنی گود میں لیا تھا۔۔۔

اب کیا کرے ڈاکٹر۔۔۔ اپنی گود میں امید کو ہلاتے وہ ڈاکٹر سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔

انہیں باہر لے کر جائے کھلی ہوا میں انہیں اپنے کندھے کے ساتھ لگائے اور تھپکی دے خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔

ٹھینکیو ڈاکٹر۔۔۔

ویلکم۔۔۔ یہ کہتے ڈاکٹر چلا گیا ضمار نے ایک نظر عرشیہ کو دیکھا اور پھر دائذ کو اور اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا امید کو ڈاکٹر کے کہنے پر ضمار نے امید کو کندھے سے لگایا۔۔۔

ویسے ضمار ایک بدلے کے لیے تم اسے اٹھا کر لائے ہو پھر کیوں اتنی فکر کرتے ہو اس کی مرنے دو اسے دائذ نے ضمار کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بدلے کے لیے اٹھا کر لایا ہو لیکن ہے تو بچی نا جیسی میری تمنا تھی اور تم جانتے ہو میں کسی بے قصور کا قتل نہیں کرتا ضمار نے سخت لہجے میں کہا تو دائذ مسکرایا تھا ویسے ڈاکٹر نے ٹھیک بولا ہے تمہاری بیٹی ہی لگتی ہے ایک پیکچر بناؤ دائذ نے فوراً سے پہلے ضمار کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اپنے موبائل پر ضمار اور امید کی پیکچر بنائی تھی جس میں امید ضمار کے کندھے سے لگی تھی اور ضمار نے اس کی کمر کے گرد حصار بنا کے واقع ایک باپ کی طرح اسے گرنے سے محفوظ رکھا تھا۔۔۔۔

کیا کر رہے تو دائذ بس بھی کرو۔۔۔ ضمار نے دائذ کو ڈانٹا تو دائذ نے ہنستے ہوئے آپنے موبائل سے پیکچر ضمار کے موبائل پر سینڈ کر دی دائذ بہت کم ہی مسکراتا تھا لیکن جب مسکراتا تھا واقع پھر یہ ان لوگوں میں سے تھا جس لوگوں کے لیے کہا گیا تو کے لوگ مسکراتے ہے تو جان لے لیتے ہے اور عرشیہ اسی ایک مسکراہٹ کے لئے آگے جا کر کچھ بھی کر گزرنے والی تھی۔۔۔۔

دائذ کے ہنسنے پر ضمار بھی مسکرایا تھا ضمار کے مسکرانے پر ضمار کا ڈیپمل شو ہوا تھا ایک گال پر پڑتا ڈیپمل ضمار کے دیکھنے والوں کے لئے جان لیوا ثابت ہوتا تھا لیکن وہ کسی کو اپنا آپ اور اپنا ڈیپمل کم ہی شو کرواتا تھا۔۔۔

تم نے آج لبابہ کو کال کی تھی جو تھوری دیر پہلے ہنس رہا تھا پولیس والوں کا نام لیتے ہی دائذ اور ضمار کے چہرے پر سختی ائی تھی۔۔۔۔

ہاں کی تھی اور مجھے اب اس کے سامنے جانا ہے دائذ ضمار کے امید کو دیکھا جو اس کے کندھے کے ساتھ لگتے ہی دودھ حضم کرتے سو گی تھی۔۔۔۔

اگر اس نے تمہیں پہچان لیا تو۔۔۔۔۔۔

کبھی نہیں تم جانتے ہو میں ایک سایہ ہو کئی بار تو میں خود کو بھی نہیں پہچان پاتا دائذ وہ پولیس والی مجھے پہچانے گئے کبھی نہیں ان کی اتنی اوقات نہیں کے وہ مجھے پہچان پائے۔۔۔۔

کیا کھیل کھیلنا چاہو گے لبابہ میڈم کے ساتھ دائذ نے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔۔

پیار کا کھیل آس ایس ایس پی کیف ملک کی تو پہلے نوکری ختم کرواو گا پھر اس کے گھر میں گھس کر اسے مارو گا اس کی تیرہ سالہ بیوی کو بھی اس کے سامنے مارو گا جیسے اس نے میرے بہن کو مارا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور لبابہ۔۔۔۔ کو تو ایسے تباہ کرو گا اس تباہی کے دھانے پر کھڑا کرو گا جہاں پر وہ مرنا پسند کرے گی لیکن پیچھے جانا نہیں ضمار نے جس نفرت سے یہ الفاظ کہے تھے کوئی اور سنتا تو دہشت سے ہی کانپ جاتا لیکن یہاں سامنے دائذ تھا جیسے اپنی بچپن کی محبت تمنا کے مرنے کے بعد پولیس والوں سے نفرت ہو گی تھی ان کا بس چلتا تو پولیس والوں کو کھڑا کھڑا مار دیتا۔۔۔۔

چلو اب میں اسے کمرے میں لٹاو یہ نا ہو پھر سے اٹھ جائے اور رونے لگ جایے میرا سر کھا جاتی ہے یہ افففف ضمار نے امید کو دیکھتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اندر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

دل کی طبیعت بھی اب کافی بہتر تھی صبح اٹھ کر کیف نے دل کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا تھا اب کافی بہتر تھی آج کیف کو آفس بھی جانا تھا ضرورا سے بلیک شیڈو کے کیس کے بارے میں آج اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ میٹنگ بھی کرنی تھی۔۔۔۔""""

دل اٹھو ناشتہ کر لو پھر مجھے آفس بھی جانا ہے کیف نے دل کو اٹھاتے ہوئے کہا۔۔""""

نہیں ہی مجھے سونا ہے ابھی دل کیف کے ہاتھ جھٹکتی کروٹ لیتے سونے لگی لیکن کیف کو جلدی تھی اس نے دل کو اپنی پھر سے اٹھایا اٹھ جاؤ دل ورنہ میں بنا ناشتہ کروائے چلا جاؤ گا پھر نا کہنا اور میں واپس بھی نہیں او گا ناشتہ کروانے کیف نے ناراضگی سے کہا

""""۔۔۔

دل نے کیف کے جانے کی بات سن کر جلدی سے اٹھی اور اپنی آنکھیں مشکل سے کھولتے منہ بناتے کیف کو دیکھا آپ ناراض نا ہوا کرے ناہی ورنہ میں بھی آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤ گی نیند میں ہی دل الٹی سیدھی باتیں کرنے لگی تھی اور دل کی بات سنتے کیف نے غصے سے دل کی طرف دیکھا۔۔۔"""

دل۔۔۔۔۔ کتنی بار کہا ہے ایسی بات نا کیا کرو کے مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ گی اور کہا جاؤ گی کیف نے دل کے بازو سختی سے پکڑے غصے سے کہا دل نے سہم کر کیف کی طرف دیکھا۔۔۔"""

چچچ۔۔۔ چھوڑے ہبی میں نے تو مزاق کیا تھا دل نے نم آواز میں کہا اور دل کی آواز میں نمی اور درد محسوس کرتے کیف نے جلدی سے دل کے بازو چھوڑے تھے۔۔۔"""

سوری دل سوری کیف نے جلدی سے اپنے کان پکڑے تھے دل نے نم ہوتی آنکھوں سے کیف کو دیکھا مجھے آپ سے بات نہیں کرنی اور ناہی آپ کے ساتھ ناشتہ کرنا ہے جائے دل نے اپنے بازو پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جس بازو کو کیف نے پکڑا تھا

۔۔۔۔"""

لبابہ بھی پولیس یونیفارم پہنے کیف کے گھر آئی تھی دل کی خیرت معلوم کرنے آئی تھی لبابہ نے شکر کیا تھا کے آج اس کا ٹاکرا آمنہ سے نہیں ہوا تھا۔۔۔"""

ایسے نہیں مانو گی پہلے آپ اٹھک بیٹھک کر کے دیکھائے مجھے منائے پھر مانو گی دل نے بھی شرارت سے کہا بازو کی جلن تھوری کم ہوئی تھی۔۔۔"""

نہیں دل ایسے اپنے ہبی کو سزا نہیں دیتے اچھی بات نہیں ہوتی ہے نا کیف نے بے چارگی سے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔"""

نہیں ایسے کرے گے تو پھر ہی مانو گی دل بھی کہاں ہار ماننے والی تھی۔۔۔۔۔"""

اوکے تو پھر ایسے ہی سہی۔۔۔ کیف نے آپنے کان پکڑے اور اٹھک بیٹھک کرنے لگ گیا اور دروازے کے پاس کھڑی لبابہ ہنستے ہوے کیف کی ویڈیوں بنا رہی تھی۔۔۔"""

ایک دو تین چار۔۔۔۔۔۔"""پورے دس بار ہو گیے بس بس ہو گیا میں نے آپ کو معاف کیا لیکن آپ مجھے آئیندہ ڈانٹے گے نہیں دل نے لاڈ سے کہا کیف کو دل کو دیکھتے ہوئے بے حد پیار آیا تھا۔۔۔"""

جب ایس ایس پی کو ایسی سزا آپنی بیوی سے ملے گی تو آئندہ تو غصہ کرنے کی دور کرنے بات سوچے گے بھی نہیں لبابہ بھی شرارت سے کہنے کمرے میں داخل ہوئی تھی اور لبابہ کی بات سنتے کیف نے لب میچے تھے اب تو اس کی لبابہ کے ہاتھوں درگت پکی تھی """"۔۔۔۔

لبابہ تم۔۔۔۔۔ کیف نے صوفے پر بیٹھتے ہوے کہا۔۔۔ """"

اپی۔۔۔۔۔۔دل بھی جلدی سے اٹھتی لبابہ کے گلے لگی تھی آپی میں نے آپ کو مس کیا۔۔۔۔ """"

میری گڑیا نے مس کیا گڑیا کی آپی نے بھی مس کیا لبابہ نے دل کا چہرہ پکڑتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا میری گریا کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔۔ """"

ہبی نے میرا بہت سارا دھیان رکھا ہے اسی لیے میں ٹھیک ہو کیف مسکراتے ہوئے دل کو دیکھ رہا تھا ساتھ ساتھ تیار بھی ہو رہا تھا """""۔۔۔۔۔

ہاں ابھی دیکھا ہے کیسے خیال رکھ رہا تھا میں نے ویڈیوں بھی بنالی ہے سنبھال کے رکھو گی کبھی کام آئے گی لبابہ نے کیف کے سامنے موبائل لہراتے ہوئے کہا۔۔۔۔ """""

ڈیلیٹ کرو لبابہ کیف نے لبابہ کو آنکھیں نکالتے ہوے کہا۔۔۔ """"

کبھی نہیں کبھی تمیں کسی کام کے لیے بلیک میل کرنا ہو تو اسی ویڈو سے کرو گی لبابہ نے ہنستے ہوے کہا۔۔۔ """"

ہبی بھوک لگی ہے ساری باتوں کو اگنور کرتی دل نے کیف سے کہا۔۔۔۔ """"

ایک تو تمیں بھوک بہت لگتی ہے۔۔۔ کیف نے میڈ کو کہ دیا تھا اب وہ ناشتہ لیے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ """"

لبابہ تم ناشتہ کرو گی۔۔۔۔ کیف نے لبابہ سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں کیف تمیں پتا ہے نا میں بابا کے ھاتھ کا ناشتہ کرتی ہو تبھی مجھے سکون ملتا ہے لبابہ نے اپنے باپ کے لیے اپنے لہجے میں محبت سموئے ہوئے کہا۔۔۔ """"

دل بھی فریش ہونے چلی گی باہر آئی تو کیف نے اپنے ہاتھوں سے دل کو ناشتہ کروایا تھا دل نے پیٹ بھر کر ناشتہ کیا تھا تب تک لبابہ ساحل کا پیمپر چینج کر رہی تھی اور اسے بھی دودھ بنا کر لا کر پلا دیا تھا۔۔۔۔ """"

چلے کیف۔۔۔۔ لبابہ نے کیف کو کہا۔۔۔۔ """"

ہاں چلو۔۔۔۔۔۔"""

اسلام وعلیکم لبابہ آپی۔۔۔طہام بھی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے لبابہ کو دیکھتے ہوئے سلام کیا۔۔۔"""

میرا گولو مولو پانڈا لبابہ نے پیار سے طہام کے گال کھینچتے ہوئے کہا ۔۔۔۔"""

کیا آپی آپ بھی مجھے پانڈا بولے پہلے یہ دل کم تھی جو آپ بھی طہام نے منہ بناتے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔۔۔"""

بھابھی بولا کرو طہام۔۔۔یہ دل کیا ہوتا ہے۔۔۔۔کیف کو اچھا نہیں لگا تھا یا وہ جیلس ہوا تھا طہام کے منہ سے دل کا نام سنتے

ہی۔۔۔۔۔دل نے پھر سے غصے سے کھڑے ہو کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح کیف کو پکارا سب نے دل کی جانب

دیکھا۔۔۔۔"""

یہ میرا دوست ہے طام۔۔۔۔تو یہ مجھے دل ہی بولے گا نا اپ کیوں میرے دوست کو ڈانٹ رہے ہے دل نے طہام کی سائیڈ لیتے

ہوئے کیف سے کہا کیف نے گھور کر دل کو دیکھا جو اس کی سائڈ لینے کی بجائے اس کے بھائی کی سائڈ لے رہی تھی۔۔۔۔۔"""""

دل تمہارا بھائی ہے یہ بھائی بولا کرو کیف نے دل کو بھی گھورا تھا۔۔۔۔"""

دیکھے نا بھائی آپ کی بیوی خود چاہتی ہی کے میں دل کہ کر اسے بلاو طہام نے دل کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔"""

کیف کیا تم۔جیلس ہو رہے ہو چھوڑوں بھی چلو آفس چلتے ہے لیٹ ہو رہے ہے لبابہ نے انکی بحث دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"""

اوکے طہام تم اپنی بھابیی کا دھیان رکھنا جب بھی مجھ سے بات کرنی ہو ماما کے موبائل سے کروا دینا یا اپنے موبائل سے۔۔۔۔"""

جی بھائی میں دل۔۔۔۔۔بھابی کا خیال رکھو گا کیف کے گھورنے سے طہام نے جلدی سے دل کے آگے بھابھی لگایا تھا جیسے دیکھتے

لبابہ کو ہنسی ارہی تھی پھر دونوں چلے گیے۔۔۔۔"""""

"""""----------

عرشیہ کی بھی طبیعت ٹھیک ہو گئی تھی وہ صبح ہی صبح اٹھ کر امید کے لیے دودھ بنا رہی تھی امید اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی

عرشیہ کیچن میں تھی ضمار بھی اپنے روم سے نکلا تو اسے کیچن میں عرشیہ نظر آئی رات کو ہی میڈ سے امید کا پمپر چینج کروا کر وہ امید

کو عرشیہ کر کمرے میں چھوڑ آیا تھا عرشیہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ اسے دسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا عرشیہ کو مصروف دیکھ کر

ضمار دبے قدموں عرشیہ کے روم میں گیا تھا تا کے وہ امید کو دیکھ سکے وہ ٹھیک ہے یا نہیں عرشیہ کے کمرے میں جاتے ہی اس کی

نظر امید ہر پڑی جو اپنے جھولے میں لیٹی اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں سوفٹ سوفت سا چھوٹا سا کھلونا پکڑے اسے منہ میں ڈالا ہوا تھا ضمار نے جب یہ دیکھا تو جلدی سے گیا اور اس کے منہ سے وہ کھلونا پکڑ کر سائڈ پر کیا تا کے اس کھلونے کی سوفٹی سے بال امید کے منہ میں نا چلے جائے۔۔۔"""""

دائد سنو۔۔۔۔۔۔"""عرشیہ دودھ بناتے کیچن سے نکلی ہیں تھی کے اسے دائد باہر جاتے ہوئے دیکھائی دیا عرشیہ نے آواز دے کر اسے روکا تھا اور دائد عرشیہ کی آواز سے رک بھی گیا تھا۔۔۔۔۔"""

جی میڈم۔۔۔"""دائد نے عرشیہ کو دیکھا جو آج فل پلین بلیک ڈریس میں موجود تھی کندھے تک آتے بال اس نے کھلے چھوڑے تھے جو بالکل تھورے سے براؤن کلر کے گھنگریالے بال تھے جو عرشیہ کے خوبصورت چہرے پر بہت سوٹ کرتے تھے

"""۔۔۔۔۔

پہلے تو مجھے میڈم کہنا بند کرو اور عرشیہ بولا کرو دوسری بات کے شکریہ مجھے کل گرنے سے بچانے کے لئے اگر تم وہاں نا ہوتے تو امید بھی میرے ساتھ گر جاتی اور اسے چوٹ لگ جاتی عرشیہ نے مسکرا کر کہا عرشیہ کی مسکراہٹ بھی بہت خوبصورت تھی اور ہلکا سا اس نے ہونٹوں کے پاس پڑتا ڈیمپل ہلکا سا جو غور سے دیکھنے کے محسوس ہوتا تھا یہی عرشیہ مسکرائی تھی اور دائد نے نظریں اٹھا کر عرشیہ کو دیکھا تھا دائد کی نظر عرشیہ کے اسی ہلکے پڑتے ڈیمپل پر گی تھی جو دائد کے دل میں ہلچل مچا چکا تھا دائد نے فوراً سے پہلے نظریں پھر سے جھکائی تھی۔۔۔۔"""""

میڈم۔۔۔۔

عرشیہ بولو۔۔۔۔۔۔"""عرشیہ نے غصے سے کہا۔۔۔"""

عرشیہ میں نے آپ کو بچایا ہے یہ میرا فرض تھا آپ کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو میں اسے بچاتا اور آپ کی گود میں وہ ننھی سی بچی تھی اسی لیے بچایا ہے شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔"""""

سنو۔۔۔۔عرشیہ نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔"""

ابھی مجھے کچھ کام ہے بعد میں سنو گا یہ کہتے دائد چلا گیا۔۔۔انہہ اکڑو سڑو روبورٹ۔۔۔۔عرشیہ بھی اپنے کمرے کی جانب چلی گی۔۔۔۔"""""

ضمار امید کو دیکھ رہا تھا امید بھی ٹکر ٹکر ضمار کو دیکھ رہی تھی ضمار کو دیکھتے امید ہلکا سا مسکرائی تھی اور یہ پہلی بار تھا جب امید ضمار کو دیکھ کر مسکرائی تھی ورنہ وہ تو بس روتی ہی رہتی تھی امید کر مسکرانے سے ضمار بھی مسکرایا تھا اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی

"""""۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔۔"""میرا ٹیڈی بیئر کہاہے مجھے دونا مجھے کھیلنا ہے تمنا کی آواز ضمار کے کانوں میں پڑی تھی پل میں ضمار کے مسکراتے ہونٹ سمٹے تھے آنکھوں میں جو امید کو دیکھتے نمی تھی وہ غصے میں تبدیل ہوئی تھی۔۔۔۔"""""

ضمار تم یہاں۔۔۔۔۔۔"""""عرشیہ بھی کمرے میں آتی ضمار سے پوچھنے لگی ضمار کی نم ہوتی آنکھیں اور اوپر سے سرخ بھی ہو رہی تھی اسے دیکھ کر عرشیہ جلدی سے امید کے پاس گئی کہی اسے ہی نقصان نا پہنچادے۔۔۔"""

ہاں موبائل یہاں رہ گیا تھا وہی لینے آیا تھا ضمار کے کہنے پر عرشیہ نے ضمار کے ہاتھوں میں دیکھا جہاں موبائل تو تھا ہی نہیں۔۔۔"""

لیکن موبائل کہاہے عرشیہ نے ضمار کے غصے کو اگنور کرتے ہوئے شرارت سے پوچھا۔۔۔۔"""

ضمار بھی عرشیہ نے پوچھنے پر ہر بڑایا تھا یہ دیکھو جیب میں ہے میں نے پوکٹ میں رکھ دیا تھا ضمار نے اپنی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالا لیکن موبائل تو تھا ہی نہیں ضمار نے عرشیہ کو دیکھا جو اب اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"""""

ایسے مت دیکھو کرو عرشیہ میں بس دیکھنے آیا تھا تمہاری طبیعت ٹھیک ہے یا نہیں ورنہ یہ مرے یا جیئے مجھے فرق نہیں پڑتا میں اسے نہیں دیکھنے آیا تھا۔۔۔"""

تو میں میں کب کہا تم امید کو دیکھنے آئے تھے عرشیہ نے امید کے منہ میں فیڈر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""""

بس بکواس کرو الو تم سے ضمار بھی ایک غصے بھری نظر عرشیہ پر ڈالتے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔"""

امید میرا بچہ۔۔۔ عرشیہ نے امید کو اپنی گود میں اٹھایا اور بیڈ پر لے جا کر بیٹھ گی بابا کو ایسے تنگ کرتے ہے کس بات پر غصہ دلایا تھا انہیں ابھی تو تم رو بھی نہیں رہی بابا تو ہے ہی غصے والے تم دودھ پیو عرشیہ نے امید کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔"""

اتنا پیار تو امید کو اپنی سگی ماں اور باپ سے بھی نا ملتا جتنا اسے ایک بدلے کے لئے اغواہ کیا گیا اور اسے پیار مل رہا تھا۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا بات ہے لبابہ تم پریشان نظر ارہی ہو کیف نے لبابہ کا اترا ہوا چہرہ دیکھا تو اس سے پوچھنے لگا۔۔۔"""

کل پتا ہے کیف مجھے کس کی کال آئی تھی لبابہ نے کیف کے ٹیبل پر پڑا پین اٹھا کر اسے ٹیبل پر مارنا شروع کیا تھا کیا ہوا ہے لبابہ کچھ بتاؤ گی تم ایسے تب ہی کرتی ہو جب تم شدید غصے میں ہوتی ہو کیف نے لبابہ کی حرکت کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔""""

مجھے کل بلیک شیڈو کی کال آئی تھی۔۔۔""""لبابہ کے ہاتھوں کی حرکت تیز ہوئی تھی۔۔۔""""

لبابہ سٹاپ۔۔۔۔۔مجھے پوری بات بتاو کیف بھی لبابہ کی بات سنتے خیرت مین مبتلا ہوا تھا۔۔۔""""

پھر لبابہ نے کیف کو پوری بات بتائی تھی کیا کیا اس نے کہا کیف میں کہ رہی ہو میرے سامنے وہ آیا نا میرے ہاتھوں جان سے جائے گا وہ ابھی وہ کچھ اور کہتی ہے اس کو موبائل کی ٹیون بجی تھی پھر سے ان نون نمبر دیکھ کر لبابہ نے غصے سے کیف کی طرف دیکھا اسی کی کال ہے۔۔۔۔۔""""

سپیکر ان کرو میں بھی سنو کیا کہتا ہے وہ کیف نے کہا تو لبابہ نے سر ہلاتے کال پک کی اور سپیکر ان کیا۔۔۔""""

اسلام و علیکم دل ربا میڈم امید کرتا ہو کے آپ مجھے سوچ سوچ کر بالکل بھی ٹھیک نہیں ہو گی کیونکہ میں آپ لوگوں کو ٹھیک رہنے ہی نہیں دو گا ضمار کال پک ہوتے ہی بنا نان سٹاپ بولنے لگا تھا۔۔۔۔۔""""

الحمداللہ میں ٹھیک ہو شیڈو لیکن تمہاری یہ جو زبان چل۔رہی ہے نا زیادہ دن نہیں چلے گی لبابہ نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بناتے میز پر مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔""""

ارے اس میز کو تو چھوڑ دو کیون اس بے جان ہر غصہ نکال رہی ہو تمہارے سامنے تمہارا دوست بیٹھا ہو گا ایس ایس پی کیف ملک اس پر اپنا غصہ اتارو۔۔۔۔۔""""

بکواس بند کرو اپنی اور تم یہ بتاو تم چاہتے کیا ہو ہم سے اس بار کیف بولا تھا۔۔۔""""

میں کیا چاہتا ہو۔۔ ہمممم سوچ کر بتاتا ہو ضمار نے سوچنے کی ایکٹنگ کی سوچ لیا۔۔۔میں چاہتا ہو تم لوگوں کی بربادی خاص کر کیف اور لبابہ دل ربا تم دونوں کی۔۔۔۔۔""""

کیوں ہم سے کیا دشمنی ہے تمہاری۔۔۔""""

بہت پرانی دشمنی ہے ہماری کیف ملک تین سال پہلے کی بات ہے زرا سوچو کیا ہوا تین سال پہلے تم نے مجھ سے میری دنیا چھین لی کیف اور لبابہ کو شیڈو کی آواز میں نمی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔""""

دیکھو شیڈو۔۔۔۔۔۔کیف نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔""""

اب میں نہیں تم لوگ دیکھو گے میرا بدلہ اور میرا بدلہ تو شروع ہو چکا ہے گھٹیا لوگوں کی موت اور تم سے میرا بدلہ پتا ہے کب شروع ہوا جب میں نے ہاسپٹل سے تمہاری تیرہ سالہ بیوی کی بہن کو اٹھایا تھا اس بار شیڈو کے لہجے میں نمی نہیں ایک نفرت محسوس کی تھی ایک دہشت محسوس کی تھی۔۔۔۔"""""

تم نے میری بیٹی۔۔۔۔۔ کہاں ہے وہ مجھے بتاو کہاں ہے وہ کیف کا بھی یہ سن کر غصے کے مارے برا حال تھا غصے کی وجہ سے کیف کی آواز اور ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔۔"""

مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہے اسے تو میں اٹھا کر کوڑے میں پھینک آیا تھا شاید ابھی تک کیا چھ دن ہو گیے اب تک تو وہ بھوکے کتوں کی خوراک بن گی ہو گی شیڈو کے لہجے میں اتنی سفاکیت محسوس کرتے وہ بھی ایک بچی کے لئے کیف اور لبابہ کے لئے خیرت تھی اور غصہ بھی۔۔۔"""

تم اتنے ظالم ہو سکتے ہو بلیک شیڈو آیک بچی کے ساتھ کیف سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا یہ سوچ کر کے اس کی دل کی بہن اب اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔۔۔"""

تم لوگوں نے ابھی میری سفاکیت دیکھی کہاں ہے کیف ملک آہستہ آہستہ تم لوگوں کو اپنی سفاکیت دیکھاؤ گا کے تم لوگوں کو سمجھ ہی نہیں آئے گا تم لوگوں کے ساتھ ہو کیا رہا ہے آج کے بعد تیار رہنا تم دونوں کھلم کھلا چیلنج کرتا ہو بلیک شیڈو کی طرف سے چیلنج مبارک۔۔۔۔"""""

یہ کہتے ضمار نے کال کاٹ دی۔۔۔"""

کیف۔۔۔ کیف کے حالت دیکھتے لبابہ نے کیف کا ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا ریلکس ہو جاؤ۔۔۔۔

کیسے کیسے ریلکس ہو جاؤ لبابہ اس نے میرے دل کی بہن کے ساتھ افف اب میں دل کو کیا جواب دو گا کیف اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا وہ جو سوچ رہا تھا اب وہ دل کی بہن کو ڈھونڈے گا لیکن اب۔۔۔۔"""""

تم کوئی اور بچی اڈاپٹ کر کے دل کو دے دو لبابہ نے اپنی طرف سے عقلمندی کی بات کی تھی۔۔۔۔"""

تم پاگل ہو لبابہ کیسی باتیں کر رہی ہو کون مجھے اپنی بچی دے گا۔۔۔۔۔۔"""""

کافی لوگ اپنے بچے یتیم خانے چھوڑ جاتے ہے ان میں سے کوئی بھی۔۔۔۔۔"""

نہیں لبابہ میں دل کو کسی دھوکے میں نہیں رکھو گا وہ آہستہ آہستہ اپنی بہن کو بھول جائے گی۔۔۔۔"""

ہم۔۔۔۔لبابہ بھی خاموش ہو گی تھی۔۔۔۔۔"""""

آج دل طہام کے ساتھ اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی اور صحن میں جا کر بیٹھی تھی طہام کے ساتھ لاونج میں ٹی وی دیکھ رہی تھی

"""--------

مجھے میچ دیکھنا ہے دل۔۔۔طہام نے دل سے ریموٹ پکڑ کر کھینچا اور میچ لگا دیا۔۔۔۔"""

مجھے کارٹون دیکھنے ہے۔۔۔۔"""دل نے بھی طہام سے ریموٹ کھچنے کی کوشش کی لیکن طہام نے ریموٹ اپنی طرف کھینچ لیا

دل نے طہام کر ریموٹ دور کرنے پر طہام کے بال پکڑ کر کھنچنے لگی تھی۔۔۔"""""

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔"""آمنہ نے دونوں کو لڑتے ہوئے دیکھا تو چیخ کر بولی دل نے جلدی سے طہام کے بال چھوڑے تھے

"""""۔۔۔۔

کک۔۔کچھ نہیں آنٹی۔۔۔دل نے آمنہ کو دیکھتے ہوئے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔"""""

طہام جاؤ اپنے کمرے میں جا کر پڑھائی کرو آمنہ نے غصے ہوتے ہوئے کہا تو طہام اپنی ماں کو غصے میں دیکھ کر اور ایک نظر دل کو

دیکھتے ہوئے چلا گیا دل بھی آٹھ کر جانے لگی تو آمنہ نے دل کا بازو پکڑا تھا اور اسے اپنی طرف کھینچا تھا دل نے اپنی آنکھوں میں

خوف لاتے آمنہ کو دیکھا اور۔۔۔۔۔"""

خبردار تم نے آئندہ میرے بیٹے کو ہاتھ بھی لگایا تمہارا شوہر جو میرے بیٹے کے حق ہے ڈاکا مارے بیٹھا ہے نا اور اب تم بھی اگی ہو اور

میرے بیٹے پر رعب جمانے لگی ہو ایسا کبھی نہیں ہونے دو گی سمجھی آمنہ نے اس کے ہاتھ کو موڑتے ہوئے کہا دل کے منہ سے

سسکی نکلی تھی۔۔"""""

چیچ۔۔۔۔چھوڑے آنٹی۔۔۔۔دل نے اپنا آپ چھڑوانا چاہا جب آمنہ نے دل کو چھوڑا اور خبردار تم نے یہ بات کیف کو بتائی ورنہ

مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اگر تم نے کیف کو بتایا تو تمہارے بھائی کو مار دو گی آمنہ نے کہا تو دل نے ڈر کے مارے نفی میں سر ہلایا

آنسو نکل نکل کر گالوں پر بہ رہے تھے دل نے اپنے ہی کو پکارا تھا دل بس ڈرتے نفی میں سر ہلاتے جا رہی تھی کے وہ نہیں بتائے گی

امنہ نے جیسے ہی دل کو چھوڑا وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی آمنہ نے نخوست سے سر جھٹکا تھا کل اس نے اپنی بھانجی کو

کیف کی شادی کا بتایا تھا لیکن یہ نہیں بتایا تھا کے دل چھوٹی سی بچی ہے اور کل سے تانیہ نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا اور اسی بات کا

غصہ آمنہ نے آج دل پر نکال دیا تھا وہ ایسے ہی اب دل کو ڈرا دھمکا کر گھر سے باہر نکالے گی تم دیکھتی جاؤ میری تانیہ کی جگہ لینے ائی تھی انہہ۔۔۔۔

"""""----------

دل کمرے میں جاتی اپنا ہاتھ پکڑے بیٹھی بیڈ پر رو رہی تھی اسے اپنے چھوٹے سے نازک ہاتھ میں بے انتہا درد ہو رہا تھا دل کا ہاتھ سرخ ہو گیا تھا آنکھیں بھی رو رو کر دل نے سرخ کر لی تھی۔۔۔۔"""

ہ۔۔ہی۔۔۔ ہبی۔۔۔۔۔دل نے روتے ہوئے اپنے ہبی کو پکارا تھا۔۔۔۔"""

یار اس شیڈو نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے اب آفس کا بھی ٹائم ختم ہونے والا ہے میں گھر جا رہا ہو آج میٹنگ میں بھی تھک گیا ہو باقی کام تم سنبھال لینا کیف لبابہ کے کیبن میں آتے ہوئے اسے کہنے لگا۔۔۔۔"""""

ٹھیک ہے کیف تم جاؤ اپنا اور دل کا خیال رکھنا میں باقی کا کام دیکھ لو گی۔۔۔۔"""

او کے ٹھیکیں و لبابہ کیف بھی افس سے نکلا تھا اور گھر کی طرف چلا گیا۔۔۔۔"""""

"""----------

دل اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے بازو کو پکڑے رو رہی تھی کے تبھی کمرے میں کیف داخل ہوا تھا دل کو روتے دیکھ جلدی سے وہ اس کے پاس گیا اور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا دل کیا ہوا ہے کیف پریشانی سے بولا اسنے دل کو دیکھا جس نے رو رو کر اپنی خوبصورت آنکھیں لال کر لی تھی۔۔۔۔""":

مجھے اپنے گھر جانا ہے مجھے امی پاس جانا ہے میری امی اچھی تھی مجھے مارتی نہیں تھی دل نے اپنا ہاتھ کیف کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔"""":

میرے دل بتاو تو سہی ہوا کیا ہے کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔۔"""

وہ۔۔۔۔اگر تم نے کیف کو بتایا تو تمہارے بھائی کو مار دو گی سمجھی اس سے پہلے کے دل کچھ بولتی اسے آمنہ کی بات یاد آئی تھی دل نے کیف کی جانب دیکھا۔۔۔۔"""

نہیں مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا مجھے امی کی یاد ارہی ہے بہت زیادہ دل نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔""""

دل میرے دل آپ کو پتا ہے نا آپ کی امی یہاں نہیں ہے اور یہ۔۔۔۔۔اچانک سے کیف کی نظر دل کے ہاتھ پر گی تھی جو سرخ ہوا پڑا تھا""""

دل یہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔کیف نے دل کا ہاتھ پکڑا تو دل کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔۔۔""

ہی۔۔بب۔۔ہی۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا وہ میں سیڑھیوں سے گر گی تھی دل ہچکیاں بھرتے ہوئے کیف سے بولی۔۔۔""""

نہیں دل سچی سچی بتاو کس نے کیا ہے یہ کیف نے پیار سے پوچھتے دل کے سرخ ہاتھ پر پھونک ماری تھی اپنے ہاتھ پر اپنے ہی کا لمس پاتے دل کا دل زوروں سے دھڑکا تھا وہ نم آنکھوں سے کیف کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔""

بتاؤ دل یہ کس نے کیا ہے کیف نے زری سختی سے پوچھا دل کیف کو دیکھ رہی تھی پھر سے رونے لگی۔۔۔""

کہی طہام نے تو نہیں مارا اس کو تو میں بتاتا ہوا اس سے پہلے کے کیف اٹھ کر جاتا دل نے کیف کا ہاتھ پکڑا تھا طام نے کچھ نہیں کہا دل سوسو کرتی ہوئی بولی وہ وہ آنٹی نے یہ کہتے دل پھر سے رونے لگی۔۔۔""""

ماما نے۔۔۔کیف حیران ہوا تھا وہ تو اچھے سے بات کرتی تھی پھر کیف نے دل کو اٹھایا اور اپنے ساتھ آمنہ کے کمرے میں چلا گیا ۔۔۔۔۔۔""

آمنہ کیف کے ساتھ دل کو دیکھ کر ایک بار پریشان ہوئی تھی پھر جلدی سے نارمل ہو گی۔۔۔۔""

کیا ہوا کیف۔۔۔۔آمنہ نے دل کو آنکھیں نکالتے ہوئے دیکھ کر کہا جبکے دل آمنہ کے ایسے دیکھنے سے کیف کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔""

ماما آپ نے دل کو مارا ہے کیا کیف نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔""

نہیں میں کیوں مارو گی دل کو اپنی بہو کو آمنہ انجان بنتے ہوئے بولی....""

لیکن ماما یہ دل کا ہاتھ سرخ ہوا ہے میں نے پوچھا تو اس نے بتایا کے آپ نے مارا ہے کیف نے کہنے کی دیر تھی آمنہ نے کھا جانے والی نظروں سے دل کو دیکھا تھا اور دل نے زور سے آنکھیں میچی تھی وہ آمنہ کی نظروں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔""

بیٹا میں بھلا کیوں مارو گی دل کو وہ تو طہام اور دل ایک دوسرے کے ساتھ لڑ رہے تھے تو میں نے طہام کو بھی ڈانٹا اور دل کا بھی ہاتھ پکڑا تھا اور اسے بھی ڈانٹا تھا کے وہ تمہارا بڑا بھائی ہے ایسے جھگڑا نہیں کرتے مجھے کیا پتا تھا یہ اتنی نازک ہے کے ہاتھ پکڑنے سے اس کا ہاتھ اتنا سرخ ہو جائے گا آمنہ آٹھ کر دل کے پاس ائی کیف کے سامنے آمنہ نے پیار سے دل کا ہاتھ پکڑا تھا دل نے خوف سے اپنی آنکھیں کھول کر آمنہ کو دیکھا۔۔۔"""

کیا ماما یہ اور طہام لڑ رہے تھے کیف خیرانگی سے پوچھا..."""

آنٹی مجھے سوری بولے گی تو میں مانو گی کیونکہ میری امی بھی جب مجھے ڈانٹتی تھی تو میں کچھ کھاتی نہیں تھی تب مجھے وہ سوری بولتی تھی دل منہ کے ڈیزائن بناتی معصومیت سے کہنے لگی جبکے دل کے ایسا کہنے سے آمنہ اندر کی اندر پیچ تاب کھاتی رہ گئ۔۔۔"""

آمنہ نے کیف کی بات پر دھیان دیا ہاں نا اسی لیے ڈانٹا اور اگر میری بیٹی کو مجھ سے سوری بلوانا ہے تو سوری دل آئندہ تمیں ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گی او کے بیٹا آمنہ نے اپنا غصہ اندر ہی اندر ضبط کرتے اپنے ہونٹوں پر زبردستی مصنوعی مسکراہٹ لاتے دل کو دیکھا تو دل نے جلدی سے سر ہلایا.."

ہی چلے کمرے میں دل نے کیف کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا کیف نے بھی دل کو دیکھا اور آمنہ کو گڈ نائٹ کہتے دل کو لئے کمرے میں چلا گیا۔۔۔"""

تم نے مجھے دو گز کی ہو کر مجھے سوری بلوایا تمیں تو اب میں آیسا مزہ چکھاو گی کے پڑی سی لڑکی تمیں ہمشہ یاد رہے گا آمنہ نخوست سے بولتی سر جھٹکتے پھر سے لیٹ گئ۔۔۔۔"""

"""----------

کیف دل کو لے کر روم میں آیا تھا ادھر بیٹھو دل اسے بیڈ پر بیٹھا کر کیف دراز کی طرف گیا وہاں سے ٹیوب اٹھا کر لے کر آیا اور پھر سے دل کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔"

دل تم نے کیوں طہام سے جھگڑا کیا تھا کیف نے دل کا ہاتھ نرم ہاتھوں سے پکڑ کر ٹیوب لگائی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ٹیوب لگنے سے دل کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔"""

وہ طام مجھے کارٹون نہیں دیکھنے دے رہا تھا اسی لیے لیکن اس نے بھی میرے بال کھینچے تھے پھر آنٹی نے مجھے ہی کیوں مارا دل سوسو کرتی ہوئی بولی۔۔۔"""

میرے دل ایسی بات نہیں ہے وہ بڑی ہے نا اسی لیے انہوں نے ڈانٹ دیا لیکن انہوں نے زیادہ تو نہیں مارا نا انہوں نے بس ہاتھ پکڑا تھا تو زیادہ لگ گیا لیکن میں ماما کو کہ دو گا کے اپ کو آئندہ نا مارے او کے نا کیف نے پیار سے دل سے کہا تو دل نے اپنی نم آنکھیں صاف کی۔۔۔""""

وہ وہ۔۔۔ مجھ سے بات نہیں ہو رہی دل نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔""""

کیوں بات کیوں نہیں ہو رہی ہے چوٹ تو ہاتھ پر لگی ہے منہ پر تو نہیں کیف نے دل کو جان بوجھ کر چھیڑتے ہوئے کہا

""""۔۔۔۔۔

وہ میں نے کچھ کھایا نہیں نا تو جب میرا پیٹ خالی ہو تو مجھ سے بات نہیں ہوتی دل نے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوے کہا۔۔۔۔۔""""

افففف میرے بچے نے کھانا نہیں کھایا تو پہلے بتانا تھا میرے دل نے کھانا نہیں کھایا میں بھی بولو میرا دل کیوں خالی خالی ہے مجھے یہ پتا نہیں تھا کے میرے دل کا پیٹ خالی ہے نا اسی لیے کیف ہنستے ہوئے کہا تو دل نے منہ بناتے ہوئے کیف کی طرف دیکھا۔۔۔""""

اچھا ایسے نا دیکھو میں ابھی کھانا لے کر آتا ہو تم جاؤ بیٹھو کمبل میں یہ کہتے کیف واشروم میں گیا ہاتھ دھو کر وہ کچن میں گیا لیکن کیچن میں پھر سے دال بنی تھی۔۔۔۔۔""""

پہلے ہی اس کا پیٹ مشکل سے ٹھیک ہوا ہے دال نہیں دینی کیف کیچن میں کوئی چیز ڈھونڈنے لگا تھا پھر اسے ایک پیکٹ کیچن میں نوڈلز پڑے نظر آئے تھے دال سے تو اچھے ہے نوڈلز مزا بھی آئے گا اسے یہ سوچتے کیف نوڈلز بنانے لگا دس منٹ میں ہی نوڈلز تیار کر کے وہ کمرے میں گیا دل سامنے بیڈ پر ہی کمبل میں ڈبکی بیٹھی تھی۔۔۔۔""""

ہبی۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔۔ دل نے نوڈلز دیکھتے ہوئے کہا دل ایک غریب گھر سے تھی مشکل سے دو وقت کی روٹی ملتی تھی ایسی چیزیں تو دیکھنا دور کی بات تھی۔۔۔۔""""

دل یہ نوڈلز ہے۔۔۔۔۔ کیف نے اس کے ہاتھ کی چوٹ کی وجہ سے ایک چمچ اٹھایا اور نوڈلز لئے دل جو کھلانے لگا۔۔۔""""

ہبی۔۔۔۔۔ یہ کیسے عجیب سے ہے لمبے لمبے دھاگے کی طرح۔۔۔۔۔""""

دل۔۔۔۔۔ کیف نے خیرانگی سے کہا جو اس نوڈلز کو دھاگے کہ رہی تھی دل یہ دھاگے نہیں ہے نوڈلز ہے کھا کر دیکھو کتنے مزے کے ہے کیف نے دل کو کھلایا تو دل نے منہ کے ڈیزائن بناتے کیف کے ہاتھوں سے نوڈلز کھائے تھے۔۔۔""""

ہبی۔۔۔۔۔۔۔ ایک چمچ کھاتے دل نے آنکھیں نکال کر ہبی کو دیکھا۔۔۔""""

کیا ہوا دل مزے کے نہیں ہے کیا کیف کو پریشانی ہوئی تھی کے اب یہ پسند نا آئے تو کیا کھائے گی۔۔۔۔"""

ہبی۔۔۔۔مزے کے نہیں بہت مزے کے ہے۔۔۔۔دل خوش ہوتے ہوے بولی اور جلدی سے کیف کے ہاتھوں سے لے کر نوڈلز کا باؤل پکڑے کھانے لگی تھی دو منٹ میں ہی دل سارا باؤل خالی کر چکی تھی کیف یہ دیکھ کر خیران تھا۔۔۔"""""

ہبی اتنے مزے کے تھے۔۔۔۔میرا پیٹ بھی خوش ہو گیا اب میں روز یہ کھایا کرو گی دل معصومیت سے کہتے کیف کو مسکرانے پر مجبور کر گی تھی۔۔۔۔۔"""""

ہاں اوکے روز کھالینا لیکن ابھی سونے کا ٹائم ہے سو جاتے ہے کیف نے باؤل دل کے ہاتھوں سے کہتے ٹیبل پر رکھا اور پھر فریش ہوتے اپنا یونیفارم چینج کیے اس نے ساحل کو دیکھا جو کو وہ آتے ہی آمنہ سے پوچھ کر دودھ دے چکا تھا اور اس کا پمپر بھی چینج کر چکا تھا سب کاموں سے فارغ ہو کر وہ دل کے پاس آتے لیٹ گیا۔۔۔۔۔"""

ہبی۔۔۔۔۔۔دل نے اپنے پاس لیٹے کیف کو پکارا۔۔۔"""""

آپ میرے پاس کیوں سوتے ہے تھورا دور ہو کر سویا کرے نا مجھے آپ کی یہ ڈارھی چبھتی ہے دل نے کیف نے ڈارھی کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"""""

دل کی بات سنتے کیف نے اپنے لب دانتوں تلے دبائے تھے دل میرے دل میں اسی لیے آپ کے پاس سوتا ہو کے جیسے تمہارے ابو اور امی ہبی اور بیوی تھے تو ایک ساتھ سوتے تھے ایسے ہی میں بھی تمہارا ہبی ہو میں بھی تمہارے ساتھ ہی سو گا نا۔۔۔۔"""""

لیکن ابو تو امی کو مارتے بھی تھے آپ مجھے نہیں مارے گے نا ہبی دل نے اتنی معصومیت سے اپنے ہونٹ باہر نکالتے کہا کے کیف نے اپنے جزبات مشکل سے کنڑول کئے تھے اوپر سے دل کے ہونٹوں کے بیچ والا تل کسی دن کیف کی جان لینے والا تھا۔۔۔"""

نہیں ہبی کے دل میں تو تمیں مار کیا کبھی مارنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تم تو میرا دل ہو اور یہ ڈارھی تو ایسے ہی رہے گی تمہیں برداشت کرنی پڑے گی۔۔۔۔"""

ہبی۔۔۔۔آپ کا نام کیا ہے۔۔۔۔دل نے پھر سے سوال کیا تھا کیف ایک آہ بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔۔"""

میرا نام کیف ہے۔۔۔۔

تو میں آپ کو کیف کہ کر بلاو جیسے طام کو طام...."""

نہیں دل تم مجھے ہبی ہی بولو گی اور طہام کو بھائی بولا کرو کیف نے سختی سے کہا۔۔۔۔"""

لیکن ہی۔۔۔۔۔

دل سو جاؤ ورنہ میں اپنی ڈارھی چبو گا تمہیں پھر رونے لگ جاؤ گی۔۔۔۔۔""

نہیں نہیں میں سونے لگی دل نے جلدی سے اپنی آنکھیں بند کی تھی کیف بھی مسکراتے ڈل کے گرد اپنے بازو کا حصار باندھے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔۔"""""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح عرشیہ اٹھی اور امید کو دیکھا جو ابھی تک سوئی ہوئی تھی امید کو دیکھ کر عرشیہ کے چہرے ہے مسکراہٹ آئی تھی تم تو میری جان بنتی جا رہی ہو امید ایسے لگتا ہے ان دس دنوں میں تم سے جی جان سے جڑ گئی ہو اگر تم مجھ سے دور ہو گی تو میرا کیا ہو گا عرشیہ نے امید کے ماتھے پر بوسہ دیا اور باہر چلی گی امید کے لیے دودھ بنانے کے لیے ابھی وہ کیچن میں گی تھی کے سامنے اسے دائذ کیچن میں اپنے لئے ناشتہ بناتا ہوا نظر آیا تھا۔۔۔۔۔"""

دائذ تم یہاں کیا کر رہے ہو اور تم خود ناشتہ کیوں بنا رہے ہو دائذ کے پاس جاتی کھڑی ہو کر بولنے لگی۔۔۔۔۔"""

دائذ نے مڑ کر عرشیہ کو دیکھا جو بناڈوپٹے کے ہی اس کے سامنے کھڑی تھی دائذ نے اسے دیکھتے ہی اپنی نظریں پھیری تھی

"""۔۔۔۔۔

جی میڈ کو چھٹی دی ہے ضمار نے اور مجھے بھوک لگی تھی۔۔۔۔"""""

ادھر دو مجھے میں بنا کر دیتی ہو مجھے اٹھا لیتے عرشیہ نے دائذ کے ہاتھ سے چمٹا لیتے ہوئے بولی۔۔۔"""

نہیں ٹھینکس کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود بنا لیتا ہو عرشیہ کے ہاتھ سے پھر سے چمٹا لیتے دائذ بولا۔۔۔"""

میں نے کہا نا میں بنا دیتی ہو۔۔۔ عرشیہ نے پھر سے چمٹا کھینچا۔۔۔۔۔"""

میں نے بھی کہا میں خود بنا لیتا ہو دائذ نے پھر سے کھینچا۔۔۔۔"""

میں بنا دیتی ہو۔۔۔۔"""

میں بنا لیتا ہو۔۔۔۔"""

میں بنا دیتی ہو۔۔۔۔"""

کافی دیر کھینچاتانی میں دونوں کو کچھ جلنے کی بو آئی تھی دونوں نے ایک ساتھ توے کی طرف دیکھا تھا جس پر پڑی روٹی جل جل کر اکڑ گئی تھی۔۔۔۔""

عرشیہ نے جلد بازی میں روٹی اٹھائی تھی اور گرم گرم روٹی اٹھاتے ہی عرشیہ کا ہاتھ جلا تھا۔۔۔"

سی۔۔۔۔۔۔عرشیہ کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔۔""

دائذ نے لب بھینچے عرشیہ کو دیکھا پھر نیچے گری زمین پر روٹی ہو دیکھا جو جل کر کوئلہ بن گی تھی دائذ نے جھک کر اسے روٹی کو اٹھایا اور عرشیہ کے سامنے کی جل جل کر روٹی کے بیچ سوراخ ہو گیا تھا اس سوراخ میں دائذ کو عرشیہ کا چہرہ نظر آرہا تھا۔۔۔""""""

ایک بار پھر سے روٹی کو دیکھتے ہوئے عرشیہ کا قہقہ کیچن میں گونجا تھا اس کے ہنسنے سے دائذ بھی ہنسا تھا دائذ نے غور سے عرشیہ کو دیکھا تھا اور ہنستے ہوئے عرشیہ کی ٹھوری پر پرتا گڑھا دائذ کو میسمائیز کر گیا تھا پھر جلدی سے دائذ نے عرشیہ سے نظریں ہٹائی تھی

۔۔۔۔""

آپ کی وجہ سے میری روٹی جل گی اور مجھے بھوک لگی ہے دائذ نے غصے سے کہا دائذ کے غصے سے کہنے سے عرشیہ کا ہنستا ہوا چہرہ یک دم چپ ہوا تھا۔۔۔۔""

اور تمہاری وجہ سے میرا ہاتھ جل گیا ہے عرشیہ کو یاد آیا تھا کے اس کا ہاتھ جلا ہے اپنے ہاتھ کو پھونک مارتے دائذ کو احساس دلانے لگی۔۔۔۔۔""

تو میں نے نہیں کہا تھا کے میرے پاس آکر یہ سب ڈرامہ کرے دائذ پھر سے روٹی بنانے لگا تھا۔۔۔""

میں نے تمہارا ہی بھلا سوچا تھا عرشیہ نے نم آواز میں کہا اور عرشیہ کی آواز میں نمی محسوس کرتے دائذ نے عرشیہ کو دیکھا جس کی خوبصورت آنکھوں میں انسو دیکھ کر دائذ کا دل سینے میں ڈھڑکنے لگا تھا۔۔۔"""

دائذ نے روٹی پکائی اور پلیٹ میں رکھی پھر عرشیہ کو دیکھا جو روتے ہوئے امید کا دودھ گرم کرنے لگی تھی۔۔۔""

لائے میں کر دیتا ہو دائذ نے بھی عرشیہ کے کی مدد کرنے کا سوچا۔۔۔""

نہیں رہنے دو میں خود کر لیتی ہو ضرورت نہیں عرشیہ نے غصے سے کہا اور جلی ہوئی انگلیوں سے مشکل سے فرائی پین اٹھایا اور فیڈر میں دودھ ڈالا اور کمرے میں چلی گی عرشیہ کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر لب بھینچے اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔""

عرشیہ کمرے میں گی تب تک امید بھی اٹھ گی تھی عرشیہ نے اس کا پمپر چینج کیا اور امید جو دودھ دیا پھر اسے اسے جھولے میں ڈال کر عرشیہ چھپکے سے کمرے کے دروازے پر گی اور چوری سے کمرے سے باہر دیکھا کے کہی دائذ تو نہیں ارہا لیکن اسے آتے نا دیکھ عرشیہ نے منہ بگاڑا تھا انہی کھڑوس کہی کا۔۔۔۔"""

ابھی وہ بیڈ پر جا کر کی بیٹھی تھی کے اس کے کمرے کا دروازہ بجا تھا۔۔۔۔"""

اجاؤ۔۔۔ عرشیہ نے کہا تو دائذ کمرے میں داخل ہوا تھا اور دائذ کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ عرشیہ آنکھیں پھاڑے دائذ کو دیکھنے لگی تھی وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی دائذ کو اپنے کمرے میں آتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔"""""

دائذ تم یہاں۔۔۔۔۔ عرشیہ اپنا دوسرا ہاتھ پکڑتے اپنے چہرے پر تکلیف لاتے ہوئے بولی۔۔۔۔"""""

دائذ نے عرشیہ کے ہاتھ کو دیکھا پھر عرشیہ کو دیکھا۔۔۔"""""

میں نے سوچا تھا میرے وجہ سے آپ کا ہاتھ جلا ہے تو یہ کریم آپ کو لگا آؤ لیکن ابھی مجھے لگ رہا ہے کے کے میں نے اکر غلطی کر دی ہے۔۔۔۔"""

نہیں تم نے اکر ٹھیک کیا یہ دیکھو میرا ھاتھ عرشیہ نے رونے والا منہ بنا کر اپنا دوسرا ہاتھ آگے کیا تھا جس پر کوئی زخم نہیں تھا دائذ نے ابرو اچکاتے عرشیہ کو دیکھا۔۔۔۔"""

لیکن مجھے لگا تھا عرشیہ آپ کا یہ والا ہاتھ جلا ہے جس ہاتھ سے روٹی اٹھائی تھی لیکن مجھے آج پتا چلا کے جس ہاتھ سے روٹی اٹھائی ہے اسے کچھ نہیں ہوا لیکن دوسرے والا ہاتھ جل گیا۔۔۔"""

دائذ کی بات سنتے عرشیہ نے اپنا ھاتھ دیکھا اور پھر دانتوں تلے لب دباتے اپنا دوسرا ہاتھ آگے کیا ہاں وہ تمہارے آنے کی ایکسمائینٹ اتنی تھی کے بھول گی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔"""""

لائے میں لگا دیتا ہو کریم۔۔۔۔ عرشیہ کے پاس بیٹھتے عرشیہ کا ہاتھ پکڑتے اس پر کریم لگانے لگا جب دائذ نے عرشیہ کا ہاتھ پکڑا تھا عرشیہ کا دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا وہ یک تک دائذ کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔"""

اس کے ہاتھ پر کریم پر لگا وہ اٹھا اور عرشیہ ابھی تک دائذ کے سحر میں تھی دائذ کمرے سے باہر نکلا اور اور پھر پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ابھی تک عرشیہ اسے ہی دیکھ رہی تھی پاگل۔۔۔۔ عرشیہ کی بچوں والی حرکت سے دائذ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی

"""""۔۔۔۔

وہ جو امید کو دیکھنے کے لیے ضمار رہا تھا کمرے میں آج پہلی بار دائد اور عرشیہ کو ایک ساتھ دیکھ کر ضمار کو خیرت بھی ہوئی تھی اور خوشی بھی اس کے ذہین میں اب ان دونوں کو لے کر بہت کچھ چل رہا تھا..."""

دائد۔۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے مسکراتے اپنے اسی ہاتھ کو چوما اور شرماتے ہوئے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا گی اس سے پہلے کے وہ اور شرماتی امید کے رونے کی آواز آئی تھی۔۔۔"""

افففف امید۔۔۔۔ اپنے سر پر ہاتھ مارتے وہ امید کے پاس گی تھی تو اس دیکھا اس نے سارا دودھ کپڑوں پر گرایا ہوا تھا۔۔۔۔"""

امید یہ کیا کیا میرا بچہ۔۔۔۔۔۔"""عرشیہ نے جلدی سے امید کو اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا اب وہ اس کے کپڑے چینج کرنے لگی تھی ایک پیارا سا فروک لے کر وہ امید کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔۔"""

میری پیاری سے بیٹی کی کے لیے یہ پیارا سے گڑیوں والا فروک امید کے سامنے وہ سرخ رنگ کا چھوٹا سا فراک لے کر آئی جیسے دیکھتے امید ہنسی تھی جیسے امید کو بھی پسند آیا ہو ابھی وہ امید کے کپڑے چینج کر ہی رہی تھی کے کمرے میں ضمار داخل ہوا تھا

"""۔۔۔۔

امید کے کپڑے اترے دیکھ ضمار نے جلدی سے رخ چینج کیا تھا چاہے وہ ایک چھوٹی سی بچی تھی لیکن وہ تھی تو ایک لڑکی وہ بھی اس کی آہنی بیٹی نہیں تھی۔۔۔"""

لو جی میری گریا نے کپڑے پہن لئے امید نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور ضمار کو دیکھے بنا کی وہ امید کے گندے کپڑے اٹھائے وہ واشروم میں رکھنے چلی گی ضمار پلٹ کر امید کے پاس گیا اور اسے دیکھنے لگا امید تو ضمار کو دیکھنے لگی تھی ضمار کو وہ کوئی سرخ فراک میں ایک گڑیا سی لگی تھی ضمار نے اسے اٹھایا عرشیہ بھی واشروم سے نکلی ضمار کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔"""

اگر تم میرے دشمن کی کچھ لگتی نا ہوتی تو میں تمہیں بہت پیار دیتا امید تم بہت پیاری ہو بلکل میری تمنا جیسی ہمیشہ کیطرح تمنا کی یاد آتے ضمار کی آنکھوں میں انسو آئے تھے ضمار نے اپنی پیشانی امید کی پیشانی سے ٹکائی تھی اسی لمحے عرشیہ نے اپنے موبائل سے ضمار اور امید کی پکچر بنائی تھی۔۔۔۔۔۔"""

واووووو کتنی پیاری پیکچر ائی ہے عرشیہ کی آواز سنتے ضمار نے عرشیہ کو دیکھا پھر امید کو آرام سے بیڈ پر لٹایا اور عرشیہ کو دیکھنے لگا

"""""۔۔۔۔۔

تم بھول کیوں نہیں جاتے ہو تمنا کو ضمار ماضی کو جتنا یاد کرو گے اتنی ہی تکلیف ہو گی تمہیں۔۔۔۔"""

جب تک اس کے مجرموں کو سزا نہیں دو گا مجھے سکون نہیں ملے گا عرشیہ ضمار نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

لیکن ایک حساب سے دیکھا جائے تو ضمار تمنا کی موت کے زمہ دار تم بھی ہو عرشیہ نے ضمار کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"""

میں جانتا ہوا سی لیے خود کو بھی سزا دے رہا ہو عرشیہ ہر روز جب وہ رات کو میرے پاس آتی ہے نا اور اسے میں چھو نہیں سکتا اس کے ساتھ کھیل نہیں سکتا وہ روتی ہوئی جب مجھ سے دور ہوتی ہے تو یہاں یہاں تکلیف ہوتی ہے ضمار نے اپنے سینے پر دل کی جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے زور سے بولا جب دل میں درد ہوتا ہے تو دل کرتا ہے اس دل کو سینے کو چیڑ دل نکال کر باہر پھنک دو۔۔۔"""

ضمار۔۔۔۔ عرشیہ نے ضمار کے کندھے پر ہاتھ رکھا لیکن ضمار پھر سے ایک نظر امید کو دیکھے باہر چلا گیا عرشیہ کو ضمار کی حالت دیکھتے دکھ ہوا تھا پھر عرشیہ نے امید کو دیکھا اپنے موبائل پر بنی پیکچر کو اس نے ضمار جو سینڈ کی تھی پھر امید کے ساتھ کھیلنے لگی تھی

"""""""۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 10 ❤□❤□

کیف نے دل کو اٹھایا اور اسے ناشتہ کروا کر اسے کمرے میں رہنے کا ہی بولا آمنہ کو بھی دھیان رکھنے کا کہ کر وہ افس جا چکا تھا دل بھی اپنے بھائی کے ساتھ کھیل رہی تھی کھیلتے کھیلتے وہ بور ہو گی تب اس نے باہر جانا چاہا۔۔۔۔،"""

دل اپنے کمرے میں ہی رہنا کہی باہر نا جانا۔۔"ابھی وہ کمرے سے باہر نکلتی کے اسے اپنے ہی کی بات یاد آئی تھی۔۔۔"""

چلی جاتی ہو کون سا وہ مجھے دیکھے گے یہ ہی سوچتے وہ پھر سے باہر چلی گی اور باہر جا کر طہام کے سامنے جا کر بیٹھ گئی طہام بھی دل سے ناراض تھا اس نے کل اس کے بال کھینچے تھے اور سوری بھی نہیں کہا تھا ابھی بھی وہ سامنے اکر بیٹھ گی تھی۔۔۔۔"""

دل ٹی وی پر کارٹون دیکھ رہی تھی اور طہام اپنی ریموٹ کار سے کھیل رہا تھا کافی دیر تو دل اپنے دل کو سمجھاتی رہی لیکن اس کا بھی دل کر رہا تھا کے وہ طہام کی ریموٹ کار سے کھیلے کب سے وہ للچائی نظروں سے کار کو دیکھ رہی تھی آخر کار اس کا ضبط ٹوٹ ہی گیا تھا

"""۔۔۔

طام مجھے بھی کارٹون دیکھنے ہیں دل نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔۔"""

کیوں تم اپنے کارٹون دیکھو تم نے مجھے کل مارا بھی تھا میں تمہیں کیوں کارٹون دوطہام نے بھی اپنا بدلہ پورا کرنے کا سوچا۔۔۔۔"""

یہ لو آج تم دیکھ لو ٹی وی دل نے طہام کے جانب ریموٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

نہیں مجھے کارٹون نہیں دیکھنے اپنے پاس رکھو طہام ناراضگی سے بولا۔۔۔۔"""

اچھا ناسوری میں تمہیں آپنی چاکلیٹ لا کر دو مجھے ہبی نے کل لا کر دی تھی طہام کو تو پہلے ہی چاکلیٹ بہت پسند تھی وہ چاکلیٹ کا نام سنتے جلدی سے مان گیا۔۔۔"""

اوکے تم مجھے چاکلیٹ لا کر دو میں تمہیں کارٹون دوگا یہ سنتے ہی دل کمرے میں گی اور اپنے تکیے کی نیچے رکھی چاکلیٹ اٹھا کر لائی اور طہام کو دی یہ لو کھالو۔۔۔"""

طہام اتنا بڑا چاکلیٹ کا پیکٹ دیکھ کر اس کے منہ پانی آیا تھا اس نے فوراً چاکلیٹ پکڑی اور گاڑی دل کو دے دی۔۔۔۔"""""

دل بھی گاڑی پکڑے اس سے کھیلنے لگی تھی اور طہام چاکلیٹ کھانے لگا تھا۔۔۔۔۔"""

ابھی دس منٹ ہی گزرے تھے کے دل کار سے کھیل کے تھک گی تھی اس نے طہام کو دیکھا جو مزے سے کارٹون دیکھتے دیکھتے چاکلیٹ کھا رہا تھا اب دل کے منہ میں بھی پانی آیا تھا۔۔۔۔"""

یہ لو مجھے نہیں کھیلنا اب تمہاری گاڑی سے مجھے میری چاکلیٹ واپس کرو دل نے طہام سے چاکلیٹ چھینتے ہوئے کہا۔۔۔...."""

یہ کیا بات ہوئی ابھی تو میں نے تھوری سی کھائی ہے طہام نے منہ بناتے ہوئے کہا ابھی تو اسے مزا آنے لگا تھا ابھی وہ واپس لے رہی تھی۔۔۔۔۔"""""

چلو ادھی ادھی کھا لیتے ہے۔۔۔۔۔دل نے اپنا دل بڑا کرتے ہوئے اپنی آدھی چاکلیٹ طہام کو دے ہی دی تھی اب وہ دونوں بیٹھے کارٹون دیکھتے ساتھ ساتھ چاکلیٹ کھا رہے تھے۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لاہور کی سڑکوں پر آج اکا دکا ہی گاڑیاں چل رہی تھی اس چھوٹی سے گاڑی میں ضمار راجپوت بلیک پینٹ پہنے بلیک ہی شرٹ پہنے کندھے تک آتے اپنے بالوں کو پیچھے پونی کئے گلے میں ہلکی سی چاندی کی چین پہنے وہ گاڑی چلا رہا تھا ڈارک کالی آنکھیں اس وقت پر سرار لگ رہی تھی چہرہ بالکل سپاٹ تھا یہ راستہ جاتا تھا لاہور کے پولیس اسٹیشن کی طرف۔۔۔۔"""""

ابھی وہ گاڑی چلا ہی رہا تھا کے سامنے ٹریفک کو دیکھتے ہوئے وہ رک گیا تھا جب تنگ آتے اس نے باہر کی جانب دیکھا کے کس کی وجہ سے ٹریفک رکی ہے اس کی نظر لبابہ پر پڑی تھی جس نے ساری گاڑیاں روکی ہوئی تھی کیونکہ ایک تو اشارہ بھی لگا تھا اوپر سے لبابہ میڈم کسی بوڑھے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر اسے سڑک کراس کروا رہی تھی لبابہ کو دیکھتے ضمار کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ آئی تھی واہ شکار تو یہاں ہی مل گیا ضمار نے یہ سوچتے سیٹی بجائی تھی۔۔۔۔۔۔"""

ضمار نے اشارہ کھلتے ہی اپنی گاڑی ہلکی سے آگے بڑھائی تھی جبکے لبابہ اپنی جگہ پر آتے آپنی سکوٹی پر بیٹھی اور پولیس اسٹیشن کی جانب چلی گی آج لبابہ کا دل کر رہا تھا کے وہ آپنی سکوٹی پر جاتی ویسے بھی لبابہ کار سے زیادہ اسے سکوٹی چلانے کا شوق تھا ضمار بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا راستے میں اچانک سے لبابہ کی سکوٹی رکی تھی۔۔۔۔۔"""

افففف اسے اب کیا ہو گیا ہے مجھے آج جلدی جانا ہے آفس اسے بھی آج ہی موت پڑنی تھی لبابہ خود سے ہی باتیں کرتے سکوٹی سے۔ نیچے اتری اور دیکھنے لگی کے کیا خرابی آئی ہے اتنے میں ضمار بھی اس کے پاس جا کر اپنی گاڑی روکی تھی۔۔۔۔۔"""""

میڈم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ضمار کی گھمبیر آواز سنتے لبابہ جو اپنے دھیان سے کام کر رہی تھی اس کی آواز سنتے یک دم ڈر کر پلٹی تھی اسے ڈرتا دیکھ ضمار ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔"""

ضمار نے لبابہ کو دیکھا جو پولیس وردی پہنے نیچے بروان شوز پہنے بالوں کا جوڑا بنائے بہت ہی کیوٹ لگ رہی تھی اس کی ڈارک ہیزل آنکھیں دھوپ کی وجہ سے چمک رہی تھی۔۔۔"""""

ارے میڈم اپ تو ابھی سے ڈر گی۔۔۔۔۔ضمار مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔"""

کیا مطلب ابھی سے لبابہ نے گہری نظروں سے گاڑی میں بیٹھے لڑکے کو دیکھا جو لگ تو شریف رہا تھا لیکن اس کی باتیں شریفوں والی نہیں تھی۔۔۔"""

میرا مطلب کے آپ ڈر کیوں گی اپن تو صرف میڈم کہ کر پکارا تھا اپن نے سوچا آپ کو کوئی مدد چاہیئے تو میں کر دیتا ہو ضمار گاڑی سے باہر نکل کر لبابہ کے سامنے جا کر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔۔۔۔"""

میرے ساتھ کوئی بتمیزی کرنے کی کوشش مت کرنا میں پولیس میں ہو مجھے اکیلی دیکھ کر کمزور مت سمجھنا لبابہ نے نا جانے کیوں کہا تھا وہ اسے بتانا چاہتی تھی کے وہ کمزور نہیں ہے۔۔۔۔۔"""

پیچھے ہٹے میڈم۔۔۔ضمار گھٹنوں کے بل سکوٹی کے پاس بیٹھااور اس کی وائیر چیک کرنے لگا جو اسی کے آدمی نے خراب کی تھی دو منٹ میں ہی ٹھیک کر چلا تھا۔۔۔"""

لو جی ہو گی میڈم ٹھیک آپ کی سکوٹی۔۔۔۔اور مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں تھی آپ کو کے اپ پولیس والی ہے کیونکہ اپن اندھا نہیں ہے میں اپ کی وردی دیکھ سکتا ہو جو آپ نے پہنی ہوئی ہے بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے ضمار نے ایسے کہا جیسے اسے لبابہ کی بات بہت بری لگی ہو۔۔۔"""

سوری مجھے نہیں پتا تھا کے تم واقعی میری مدد کرو گے آج کل کے حالات کا تو تمہیں پتا ہے اور شکریہ لبابہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"""۔۔۔۔۔۔

کوئی نا میڈم یہ تو اپن کا فرض تھا کے آتے جاتے لوگوں کی مدد کرنا میری یہ کھٹارا گاڑی بھی جس کا نام میں نے رانی رکھا ہے ایسے ہی کبھی کبھی خراب ہو جاتی ہے۔۔۔"""

لبابہ نے اسے دیکھا جو شکل صورت سے تو اچھا خاصا لگ رہا تھا لیکن وہ بول کیسے رہا ہے۔۔۔"""

ارے میڈم ایسے نہیں دیکھو اپن کو۔۔۔۔

کوئی کام ہے اپن سے تو بولو سب کام کر دے گا ضمار اپنے گلے میں لٹکی چین پر انگلی چلاتے ہوئے بولا۔۔۔"""

نہیں شکریہ اتنا کر دیا ویسے تمہارا نام کیا ہے لبابہ نے سکوٹی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"""

میرا نام راج ہے۔۔۔۔۔ضمار نے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔"""""

راج۔۔۔۔یہ کیا نام ہے۔۔۔۔لبابہ نے سکوٹی سٹارٹ کی۔۔۔"""

میری ماں نے کہا تھا میں اپنی زندگی میں راج کرو گا اسی لئے میرا نام راج رکھا ہے۔۔۔۔۔"

ہاہاہا۔۔۔اچھا نام ہے چلو پھر کبھی ملاقات ہوتی ہے۔۔"""

اب تو ملاقات ہوتی رہے گی میڈم۔۔۔۔۔"""ضمار نے کہا لیکن لبابہ نے اس کی بات پہ دھیان نہیں دیا تھا اور ضمار کو بائے کہتی چلی گی۔۔۔۔۔"""

پیچھے سے ضمار نے مسکراتے لبابہ کو دیکھا پھر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل گھر میں بیٹھ بیٹھ کر شدید بور ہو رہی تھی طہام بھی اپنے کمرے میں سٹڈی کرنے چلا گیا تھا اس کے بھی پیپر شروع ہونے والے تھے اب تو دل بھی خاموش رہ رہ کر بیزار ہو گی تھی اپنے کمرے سے ادھر ادھر گھوم رہی تھی جیسے وہ کسی سے بات کرنے کے لیے مری جا رہی ہو اس کا ہی بھی تو اس کے پاس نہیں تھا سامنے ہی وہ کیچن میں دیکھا جہاں ایک آنٹی کچھ پکا رہی تھی دل جلدی سے اس کے پاس گی کھانے کی خوشبو سے دل کے پیٹ میں گڑ گڑ ہونے لگی تھی افف ایک تو میرا پیٹ ہی ٹھیک کہتے ہے میں کھاتی بہت ہو """"۔۔۔۔۔

آنٹی آپ کیا پکا رہی ہے۔۔۔۔دل نے کام کرنے والی آنٹی سے جا کر پوچھا تو وہ ایک چالیس سالا خاتون تھی دل کو دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی۔۔۔۔،"""

بیٹا آج کیف صاحب کی پسند کے پائے بن رہے ہے اور ساتھ میں بریانی۔۔۔۔۔۔۔"

پائے یک کتنے گندے ہوتے ہے مجھے نہیں پسند اور بریانی کا نام سنتے ہی دل کی بھوک چمکی تھی۔۔۔۔"""""

آنٹی کب بنے گی بریانی۔۔۔؟؟

بس دم لگانے لگی ہو آج کیف صاحب نے کہا تھا وہ جلدی گھر آجایے گے ابھی تو تین بج گئے ہے ابھی تک آئے نہیں۔۔۔۔۔"""""

تمہیں بھوک لگی ہے کیا۔۔۔۔"""رضیہ نے دل کے معصوم چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔۔"""

دل نے جلدی سے سر اثبات میں ہلایا کے مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔"""

پتا نہیں ہی کب آئے گے دل پھر سے کیچن سے اپنے کمرے میں اگی تھی اور بیٹھ کر اپنے ہی کا انتظار کرنے لگی تھی اتنے میں ساحل کے رونے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔"""

ہائے اللہ میرے بھائی کو کیا ہو گیا۔۔۔۔"""دل جلدی سے ساحل کے پاس گی جو جھولے میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔"""

چپ کر جاؤ بھائی ابھی تو ہی بھی نہیں ہے انہوں نے کہا تھا جب وہ پاس نا ہو تو تمہیں نا اٹھایا کرو تم گر جاتے ہو دل نے ساحل کو روتے ہوئے دیکھا اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے وہ پھر سے جلدی سے کیچن میں گی اور انٹی کو آواز دی۔۔۔۔۔"""""

آنٹی آنٹی وہ بھائی رو رہا ہے کیا کرو۔۔۔۔۔دل نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا بھاگنے کی وجہ سے اس کی سانس پھول گی تھی۔۔۔۔۔"""""

کیا ہوا ہے ساحل کو۔۔۔رضیہ نے پریشانی سے کہا۔۔۔"""

پتا نہیں آنٹی اس سے سمیل بھی ارہی ہے شاید اس نے پوٹی کی ہے دل اپنے ناک پر ہاتھ رکھے گندا سا منہ بنا کر کہتی رضیہ کو مسکرانے پر مجبور کر گی تھی۔۔۔۔"""

چلو میں دیکھ کر آتی ہو تم بھی ساتھ اور رضیہ اسے ساتھ لے کر کمرے میں چلی گی جہاں ساحل زور و شور سے رو رہا تھا رضیہ نے ساحل کو اٹھایا اس کے سارے کپڑے گیلے ہو گیے تھے۔۔۔۔۔"""

افف تمہارے بھائی نے تو سارا سو سو باہر کر دیا ہوا ہے اس کی وجہ سے اس کے سارے کپڑے گیلے ہو گئے ہے رضیہ نے ساحل کو بیڈ پر لٹایا اور اس کے کپڑے ڈھونڈنے لگی تھی ساحل مسلسل رو رہا تھا دل نے روتے ہوئے ساحل ہوا اٹھایا تھا لیکن دل کے اٹھاتے ہے ساحل نے دل کے اوپر ہی ایک بار پھر سے پوٹی کر دی تھی۔۔۔۔"""

آنٹی۔۔۔۔۔"""""ساحل نے میرے اوپر پوٹی کر دی ہے دل بھی رونے لگی تھی اس نے زور سے ساحل کو بیڈ پر پٹکا تھا رضیہ بھی جلدی سے کپڑے لے کر ساحل کے پاس آئی اور اسے دیکھا جو پہلے سے بھی زیادہ زور سے رو رہا تھا اور ساتھ میں اب دل بھی رو رہی تھی۔۔۔۔"""

دل بچے تم تو چپ کرو نا۔۔۔رضیہ نے ساحل کو اٹھایا اور واشروم لے گی تا کے اسے دھو سکے ساحل کو دھو کر رضیہ نے ساحل کو پمپر لگایا اور دل کو دھیان رکھنے کا کہ کر رضیہ جلدی سے گئ گرم گرم دودھ لے کر ائی تا کے ساحل سو سکے ساحل کو بھی بھوک لگی تھی وہ بھی پیتے ہے سونے لگا تھا۔۔۔۔۔"""""

دل بیٹا تم بھی نہا کر اب کپڑے چینج کر لو کیف صاحب بھی انے والے ہو گے۔۔۔۔"""

ہاں ہبی کو میں بہت مس کر رہی ہو پتا نہیں کہاں ہے وہ میں بھی جلدی سے نہا لیتی ہو یہ نا ہو ہبی کو بھی مجھ سے سمیل آئے دل اپنا ایک پیارا سا ڈریس لیتی واشروم میں گھس گی تھی۔۔۔۔۔"""""

"""""----------

ضمار جیسے ہی گھر آیا تھا آج وہ لبابہ سے مل کر آیا تھا وہ اپنے بدلے کی پہلی سیڑھی پر آج اس نے قدم رکھا تھا اسے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی لبابہ سے چینج کر کے وہ ابھی باہر آ کر بیٹھا ہی تھا کھانا کھا رہا تھا اس کے پاس عرشیہ ائی تھی۔۔۔۔۔"""

ضمار۔۔۔۔عرشیہ نے اسے پکارا۔۔۔۔"

ہاں بولو عرشیہ کیا ہوا ہے کھانا کھاتے ہوئے ضمار نے عرشیہ سے پوچھا۔۔۔۔۔"""

وہ امید کے پیمپر ختم ہو گئے ہے کیا تم لا دو گے مجھے یاد ہی نہیں رہا عرشیہ نے التجائی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔"""

میں ابھی بہت تھکا ہوا ہے عرشیہ مجھے امید کا کوئی کام نا کہنا ورنہ مجھے جتنا غصہ ہے نا اس وقت اسے ہی مار دو گا ضمار نے غصے سے کہا

"""۔۔۔۔

تم ہاتھ تو لگا کر دیکھاؤ میری بیٹی کو میں تمہارے ہی ہاتھ توڑ دو گی۔۔۔۔"""""

تمہاری بیٹی۔۔۔۔۔ تم جس بیٹی کے لیے مجھ سے لڑ رہی ہو کہاں سے ڈاؤلوڈ کی تھی ضمار نے بھی کھانا کھاتے ہاتھ روکتے عرشیہ کی طرف گھور کر دیکھ کر پوچھا۔۔۔"""

شرم نہیں آتی ایسی بات کرتے ہوئے۔۔۔ عرشیہ نے بھی اسے گھورا۔۔۔"""

تمیں شرم نہیں آتی اس کل کی ایک لڑکی چھوٹی سی لڑکی کے لئے تم تین سال کی دوست سے ایسے بات کر رہی ہو۔۔۔۔"""

کل کی نہیں پندرہ دن ہو گئے اسے آئے ہوئے اس سے مجھے بے حد پیار ہو گیا ہے تم اتنی باتیں نا کرو جانا ہے تو جاؤ نہیں تو مین خود لے آتی ہو دیکھو کتنا رو رہی ہے عرشیہ نے امید کی آواز سنتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""""

ضمار نے بھی امید کے رونے کی آواز سنی تھی لب بھینچ کر غصے سے اس نے عرشیہ کی طرف دیکھا جس دن اس نے مجھے زیادہ تنگ کیا نا عرشیہ اٹھا کر باہر پھینک دو گا اسے امید کا رونا ضمار سے بھی نہیں دیکھا جا رہا تھا ضمار اٹھا اور باہر چلا گیا۔۔۔"""""

شکر ہے گیا۔۔۔ عرشیہ شکر ادا کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی اور کمرے میں جاتے امید کو چپ کروانے کی کوشش کرنے لگی تھی

"""۔۔۔۔

ضمار سٹور پر گیا مجھے پمپر چاہیئے سٹور پر جاتے ضمار نے حکم صادر کیا تھا۔۔۔۔"""

کس سائز کا پیمپر چاہیئے آپ کو سر۔۔۔۔۔ سٹور والے نے پوچھا تو ضمار نے سٹور والے کو گھورا ان کے بھی سائز ہوتے ہے کیا

"""۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔

مجھے سائیز کا نہیں پتا وہ ابھی پندرہ دن کی ہے بچی ہے ابھی۔۔۔۔"""

جی سر سمجھ گیا امید کی عمر کے لحاظ سے سٹور والے نے ایک پیمپر دیا یہ لے سر۔۔۔۔"""

اور ایک پیمپر دیکھتے ضمار جو غصہ آیا تھا وہ اس ایک پیمپر کو لینے آیا تھا مجھے اسی سائز کے بیس پیکٹ پمپرز کے چاہیئے ضمار نے دوسرا حکم صادر کیا تھا۔۔۔""""

کیا بیس۔۔۔۔۔۔سٹور والا آدمی خیرانگی سے ضمار کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔"""

میں نے کوئی فارسی نہیں بولی ضمار نے سٹور والے کو گھورا۔۔۔"""

لیکن سر ہمارے پاس اتنے زیادہ پیکٹ نہیں ہے۔۔۔"""

مجھے ابھی چاہیئے کہاں سے ملے گئے ضمار نے سنجدہ لہجے سے پوچھا ضمار کو لہجہ دیکھ کر سٹور والے کو بھی ڈر لگ رہا تھا کے اتنا سیریس بندہ کہی پیمپر نا دینے سے اس کا قتل ہی نا کر دے۔۔۔۔"""

م۔۔میں دیکھتا ہو سر یہ کہتے سٹور والا ایک سٹور میں چلا گیا پھر واپس آیا سر ہمارے پاس ٹوٹل تیس پیکٹ ہے۔۔۔۔۔"""

نکالو باہر سارے یہ کہتے ضمار نے اپنے آدمیوں کو کال کی اور سٹور پر آنے کا کہا پانچ منٹ میں ہی ضمار نے آدمی بڑی سی گاڑی کئے سٹور کے سامنے موجود تھے دیکھتے ہی دیکھتے اس سٹور سے سارے زیرو سائز کے پمپر ضمار کی گاڑی میں موجود تھے اور بنا گنے ہی ضمار نے ہزار ہزار کے نوٹوں کی گڈیاں سٹور والے کو دی۔۔۔"""

سر اتنے پیسے۔۔۔۔سٹور والے کیا آنکھیں کھل گئی تھی۔۔۔"""

امید کے لئے کچھ بھی۔۔۔اچانک سے ضمار کے منہ سے نکلا تھا پھر سے جھٹکتے وہ بنا کچھ کہے گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا سٹور والے کو خیرانگی میں چھوڑ کر۔۔۔۔"""""

تم اگئے ضمار۔۔۔۔۔عرشیہ گاڑی کی آواز سنتے جلدی سے باہر ائی وہ کب سے ضمار کا انتظار کر رہی تھی لیکن ضمار کے پیچھے پیچھے اتنے سارے آدمیوں کو پیمپرز کے اتنے سارے ایک ساتھ پیکٹ دیکھ کر عرشیہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا یہ کیا ہے ضمار۔۔۔"""""

مجھے نہیں پسند کے میں روز روز سٹوروں ہے اس بچی کے لئے چکر لگاؤ اسی لیے سارے ایک ساتھ لے آیا کے تمہیں انتظار نا کرنا پرے اور وہ بیمار نا ہو جائے ضمار نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔"""""

اسے عرشیہ میم کے کمرے میں رکھ دو ضمار نے حکم دیا۔۔۔۔"""

لیکن میں نے تو تمہیں بعد میں نہیں بھیجنا تھا میں خود لے آتی عرشیہ ابھی تک خیران تھی۔۔۔"""""

تم عورتیں کبھی بھی خوش نہیں ہوتی لے آیا ہو پھر بھی ناخوش واپس کروا آتا ہوا تنی تکلیف ہو رہی ہے تو ضمار نے غصے سے کہا

"""""""____

نہیں نہیں اب رہنے دو عرشیہ کی بات سنتے ضمار اپنے روم میں چلا گیا اور عرشیہ ابھی تک منہ کھولے ضمار کے بند کمرے کے دروازے کو دیکھ رہی تھی پھر امید کر رونے کی آواز سن کر وہ جلدی سے کمرے میں گی۔۔۔"""""""

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

KAIFF E DIL

WRITER MAHI SHAH

EPISODE 11 ❤□❤□

دل نہا کر باہر آئی اس نے اپنا پرانا ڈریس ہی پہنا تھا جو کے اسے بہت ہی پسند تھا لال رنگ کا چھوٹا سا فراک تھا اور نیچے کھلا پجاما پہنا تھا ڈوپٹہ اس کا چھوٹا سا ہی تھا جو کے کبھی دل نے لیا ہی نہیں تھا ابھی وہ نہا کر باہر نکلی ہی تھی کے کیف کمرے میں داخل ہوا تھا کیف نے کمرے میں داخل ہوتے جب سامنے نظریں اٹھائی تو کیف تو سکتے میں ہی چلا گیا تھا۔۔۔"""

دل لال رنگ کے فراک میں بے حد پیاری لگ رہی تھی اور پھر نہانے کی وجہ سے اس کے ساتھ چپکا ہوا ڈریس جو کے اس کی رعنائیاں صاف ظاہر کر رہا تھا بال بھی دل کے لمبے تھے جس کا خیال دل کی امی فائزہ بہت زیادہ رکھتی تھی انہیں شوق تھا کے دل کے بال لمبے ہو اسی لیے وہ ان کی بہت کیئر کرتی تھی لیکن اب تو دل بس نہا کر نکل آتی تھی اسی لیے اس کے بال روکھے ہو گئے تھے

"""____

ہی۔۔۔۔۔اپ آ گئے۔۔۔۔سامنے ہی کیف کو دیکھتے بنا اپنی حالت کی پرواہ کئے وہ کیف کے ساتھ جا کر لپٹ گئی تھی کیف نے اہ بھرتے دل کے نرم نازک وجود کو اپنے ساتھ لگتے دیکھ کیف نے سرد آہ بھری تھی۔۔۔"""

ہبی آپ کو پتا ہے میں نے آپ کو بہت یاد کیا ہے اتنا سارا!!!!!!دل کیف سے الگ ہوتی اپنے بازو کھولتی کیف کو بتانے لگی تھی

"""_____

تو میرے دل نے مجھے یاد کیا تھا کیوں یاد کیا تھا کیف دل کے بازو بند کرتا اسے بیڈ پر بیٹھا کر پوچھنے لگا۔۔۔"""

نظریں اس کے لمبے گیلے بالوں پر پڑی تھی جن کا رنگ کالا تھا وہاں سے ہوتی ہوئی کیف کی نظریں دل کی آنکھوں پر گی تھی دل کی گرے آنکھیں کیف کے دل کی دھڑکن بڑھانے کے لیے کافی تھی....."""""

یہ تو پتا ہی نہیں ہبی میں نے آپ کو مس کیوں کیا لیکن میں نے آپ کو بہت سارا مس کیا دل کے بولتے ہوتے ہونٹوں پر جب کیف کی نظریں گئی تھی کیف نے سختی سے خود پر کنٹرول کرتے اپنے لب بھینچے تھے دل کے ہلتے ہوئے ہونٹ کیف کے تن بدن میں سپارک پیدا کر رہے تھے اور پھر دل کے ہونٹوں کے درمیان تل جس کو چھو کر محسوس کرنے کا کیف کو ہمشہ سے پسند تھا

"""""_____

ہبی مجھے بھوک۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈھک ڈھک ڈھک۔۔۔۔"""

ابھی اس سے پہلے کے دل اپنی بات آگے بڑھاتی کیف نے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی انگلی کی پوروں سے ہلکا سا اس تل کو ٹچ کیا تھا اور دل کا دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا کے اسے لگا اس کا دل باہر اجایے گا۔۔۔"""""

ہہہ۔۔۔۔ہبیبی۔۔۔۔۔۔۔۔دل نے اپنی آنکھیں میچی تھی۔۔۔"""

کیف دل کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے مزید قریب ہوا تھا مجھے کیف بولو دل کیف کی گھمبیر آواز سنتے دل نے ڈر کے مارے مزید اپنی آنکھیں بند کر لی تھی۔۔۔۔"""

!!!!۔۔۔۔اپ نے کہا تھا ہبی بولنا ہے۔۔۔۔دل کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا تھا اس نے کیف کو پہلی بار اتنے نزدیک سے محسوس کیا تھا۔۔۔۔"""

بولو دل۔۔۔۔۔۔کیف نے پھر سے کہا۔۔۔۔۔"""""

ہہہ۔۔ہبی۔۔۔۔۔۔کیف بولو۔۔۔۔۔میرے دل کیف نے دل کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔۔"""""

ہبی۔۔۔۔۔دل نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے محسوس کر کے اپنی آنکھیں کھولی تھی اور کیف کو دیکھا جو اپنی آنکھوں میں خمار کئے دل کو ہی دیکھ رہا تھا لیکن ابھی وہ اپنے ہبی کی ان آنکھوں میں خماری کا مطلب نہیں جانتی تھی اگر جانتی تو کبھی بھی کیف کی آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی نا کرتی۔۔۔۔"""

ہبی۔۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے آپ کو پتا ہے نا مجھے جب بھوک لگی ہوتی ہے مجھ سے بولنے نہیں ہوتا دل کیف کے پاس سے اٹھتے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے لڑائی کرنے والے انداز میں بولی اور کیف دل کی بھوگ کی وجہ سے تنگ آتا اپنا بیچارا سا منہ لے کر رہ گیا

۔۔۔۔"""""۔

دل۔۔۔۔۔ایک تو تمہیں بھوک بہت لگتی ہے سارے موڈ کا ستیاناس کر دیا کیف نے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے اٹھا

۔۔۔۔۔"""

میں نے کب آپ کے موڈ کا ستیاناس کیا ہبی آپ میرے پاس بیٹھ کر میری بھوک کا ستیاناس کر رہے تھے پتا ہے کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہو مجھے اتنی بھوک لگی ہے۔۔۔۔"""

کیف نے پلٹ کر دل کو دیکھا جو چھوٹی سی تھی لیکن باتیں اس کی توبہ توبہ۔۔۔۔"""

دل۔۔۔۔بھوک تو مجھے بھی بہت لگی ہے کیا تمہیں کھا جاؤں میں کیف نے دل کے خوبصورت چہرے پر پھونک مارتے ہوئے کہا اور پھر سے دل کا دل سوکی سپید سے دوڑنے لگا تھا دل کے دل نے شور مچایا تھا لیکن بات وہی پھر ہر چیز سے بھر کر تھی دل کی بھوک

۔۔۔۔۔۔"""""

دل جلدی سے نارمل ہوئی۔۔۔۔۔ہبی آپ مجھے کیوں کھائے گے آنٹی نے آپ کے لیے آپ کی پسند کے وہ گندے سے پائے بنائے ہے اور میرے لیے بریانی وہ کھائے نا مجھے کھائے گے تو اپ بیمار ہو جائے گے پھر میرا خیال کون رکھے گا دل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔"""""

دل اگر میں بیمار ہو گیا تو میرا خیال تم رکھنا اور میں تمہارا خیال۔رکھو گا کیف نے اپنے کپڑے لیے اور واشروم کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔"""

ہبی آپ بھی نا میں تو چھوٹی ہو نا میں کیسے آپ کا خیال رکھ سکتی ہو آپ میرا خیال رکھے اور جلدی سے باہر اجایے میں جا رہی ہو دل یہ کہتے باہر جانے لگی۔۔۔۔"""""

دل رکو ابھی باہر مت جانا میں باہر آتا تو رکو دل کو باہر جانے کے لئے منع کرتے کیف واشروم چلا گیا پانچ منٹ میں وہ باہر تھا

"""_____

کیا ہوا ہی مجھے کیوں باہر نہیں جانے دیا۔۔۔"""

کیف نے دل کو دیکھا جس کا گلے کا حصہ بالوں سے پانی بہنے کی وجہ سے سارا گیلا ہو گیا تھا دل اب چھوٹی نہیں تھی کیف نے دل کی الماری سے اس کا ڈوپٹہ ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن کچھ سوٹوں کے ساتھ ہی دوپٹے تھے ایک چھوٹا سا ڈوپٹہ نکال کر کیف نے دل کو دیا۔۔۔"""

دل اب آپ بڑی ہو گی ہو نا تو آپ نے جب بھی باہر جانا ہے ڈوپٹہ لے کر جانا ہے او کے اس کے گلے میں ڈوپٹہ ڈالے کیف پیار سے بولا۔۔۔۔"""

او کے ہی۔۔۔اب چلے جا بھوک لگی ہے دل کی شکل رونے والی ہو گی تھی اس کی روتی شکل دیکھ کر کیف کو ہنسی ارہی تھی اس کی بھوک کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا پھر کیف دل کے ساتھ باہر چلا ہی گیا تھا۔۔۔۔"""""

رات کا ٹائم ہو گیا تھا بلیک ہاؤس میں اس وقت گارڈن میں ایک وجود کرسی پر بیٹھا کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے سر اوپر کیے کتنی ہی دیر سے اسمان ہر ستاروں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"""

دائی۔۔۔۔دیکھو نا میں گر گی ہو تم نے مجھے بچایا کیوں نہیں دائی میں مر جاتی تو تمہں نا پیارا سا کیوٹ سے منہ بناتے دائد سے پوچھنے لگی۔۔۔"""

ہاہاہا۔۔۔۔تمنا کوئی اتنی سی چوٹ سے نہیں مارتا دائد تمنا کی ناک پکڑتے ہوئے پیار سے کہنے لگا ایک آنسو ٹوٹ کر دائد کی آنکھوں سے پھسل کر گال پر بہا تھا۔۔۔"""

دائد۔۔۔۔۔۔ضمار نے اکر دائد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے آواز دی تھی ضمار کی آواز سنتے دائد نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کئے تھے اور ضمار کی جانب دیکھا تھا دائد کی براؤن آنکھوں میں انسو دیکھ کر ضمار نے لب بھینچے تھے۔۔۔۔"""

اگر میں ماضی کو نہیں بھولتا میری کچھ وجہ ہے تم کیوں نہیں بھول جاتے تمنا کو ضمار دائد کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا

"""_____

تمہاری وہ بہن تھی اسی لیے نہیں بھول رہے ہو میرا بھی وہ پیار تھی بارہ سال مجھ سے چھوٹی تھی پھر بھی مجھے دائذ کہتی تھی میں نے کہا تھا اسے مجھے بھائی بولا کرو پھر پتا کیا کہتی تھی کے دائی تم میرے دوست ہو میں تمیں بھائی نہیں بولو گی ایسے کیوٹ کیوٹ سے منہ بناتی تھی نا مجھے ہنسی اجاتی تھی پھر مجھے پیار ہونے لگا تھا اس سے اس چھوٹی سی بچی سے تم بھائی ہو اس کے تمیں سب پتا تھا ہم بچپن سے ایک ساتھ رہے ہے دائذ کی آواز میں ایک کرب تھا جو ضمار بس آسانی محسوس کر سکتا تھا تم نے کاش مجھے اس دن جانے دیا ہوتا میں اسے بچالیتا ضمار میں بچالیتا دائذ کی آنکھوں سے آنسو نکل نکل کر اب اس کی گود میں گرتے جا رہے تھے۔۔۔"""""

دائذ۔۔۔۔۔ضمار نے دائذ کا ہاتھ پکڑا دیکھو میری لائف میں تو کوئی نہیں ہے جس کے ساتھ میں آگے جا سکو لیکن تمہاری لائف تمہارا انتظار کر رہی ہے تم اس کا ہاتھ تھام لو زندگی ہر بار موقع نہیں دیتی ضمار نے دائذ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"""

کیا مطلب تمھارا ضمار کون سی زندگی کون سا چانس دائذ نے خیرانگی سے کہا تھا۔۔۔۔"""

وہ دیکھو وہ رہا تمہارا چانس ضمار نے دروازے کی جانب اشارہ کیا جہاں عرشیہ کھڑی دائذ کو ہی چوری چوری دیکھ رہی تھی اور دائذ کے دیکھنے سے جلدی سے وہ دروازے کے پیچھے ہو گی وہ سمجھی دائذ نے اسے نہیں دیکھا۔۔۔۔"""""

عرشیہ کو ایسے دیکھتے ہوئے دائذ کو برا غصہ آیا تھا ضمار عرشیہ کو سمجھا دو مجھ سے دور رہے میری لائف میں تمنا کے بعد کوئی بھی نہیں ا سکتا ہے دائذ نے غصے سے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں میچتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""""

میں نہیں سمجھا رہا اور مجھے تو اس میں کوئی غلط نہیں لگتا اگر وہ تمیں پسند کرتی ہے تو اس سے شادی کر لو عرشیہ کو بھی ایک دیکھا بھالا لڑکا مل جائے گا مجھے پتا ہے تم عرشیہ کا اچھے سے خیال رکھو گے۔۔۔۔""":

لیکن ضمار مجھے شادی نہیں کرنی تم کیوں نہیں سمجھ رہے ہو۔۔۔۔"""""

دائذ کی نظر پھر سے دروازے کی جانب گی تھی جہاں پھر سے عرشیہ جھانکتے ہوئے دائذ کو دیکھ رہی تھی دائذ نے آنکھوں میں غصہ لئے ضمار کو دیکھا تھا سمجھا لو اسے پھر سے جھانک رہی ہے۔۔۔۔"""

چلو میں سمجھا دو گا تم غصہ نا کرو کھانا کھایا ہے تم نے ضمار نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔"""

نہیں میرا دل نہیں کر رہا ہے تم بس خالہ کو کہ کر ایک کپ چائے کا بنوا کر بھیج دو سر درد کر رہا ہے۔۔۔"""""

اوکے میں کہ دیتا ہو یہ کہتے ضمار اٹھ کر چلا گیا دائذ نے پھر سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی تھی۔۔۔۔"""

ضمار سیدھا کیچن میں گیا جہاں عرشیہ ضمار کو اندر آتے دیکھ جلدی سے کیچن میں بھاگی تھی عرشیہ کیا کر رہی ہو ضمار نے عرشیہ سے پوچھا۔۔۔"""

کچھ نہیں بس امید کے لیے دودھ بنا رہی ہو اس کی طبیعت مجھے کچھ خراب لگ رہی ہے پتا نہیں کیوں عرشیہ نے دودھ فیڈر میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔"""

کیا ہوا امید کو وہ ٹھیک تو ہے نا زیادہ مسئلہ تو نہیں ہے ضمار یک دم پریشان ہوا تھا۔۔۔"""

نہیں نہیں اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے ٹھیک ہو جائے گی اس سے پہلے کے عرشیہ کیچن سے باہر جاتی اسے ضمار کی آواز آئی تھی خالہ ایک کپ چائے بنا کر اپ باہر دائد بیٹھا ہے اسے دے آئے۔۔۔"""

جی بیٹا میں ابھی بنا کر دے اتی ہو۔۔۔۔خالہ جو کافی سالوں سے ان کے گھر کام کر رہی تھی وہ بولی سب انہیں عزت سے خالہ ہی کہتے تھے۔۔۔"""

ضمار یہ دودھ تم امید کو دے او میں دائد کے لئے چائے بناتی ہو فیدر ضمار کے آگے کرتے ہو یے کہا۔۔۔"""

عرشیہ دائد سے دور رہو وہ پہلے ہی مجھے کہ رہا ہے تم اس کے پیچھے پڑی ہو وہ غصہ کر رہا تھا ضمار نے مصنوعی ڈانٹتے ہوئے کہا

۔۔۔۔"""

تم رہنے دو خود تو شادی کرنی نہیں لیکن میرا تو ٹانکا فٹ ہونے دو نا کہی نا کہی عرشیہ نے بھی ضمار کو کہا تو ضمار نے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی دیکھ لو مجھے تو نہیں لگتا وہ قابو آئے گا ضمار کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔۔۔"""

میں کر لو گی قابو تم جاؤ امید کے پاس تمہاری بیٹی تمہارا انتظار کر رہی ہے عرشیہ نے بھی فیڈر کی طرف اشارہ کیا تو ضمار نے ایک گہرا سانس بھرا اور فیڈر پکڑا اور امید کے پاس چلا گیا۔۔۔"""

خالہ لائے میں چائے بناتی ہو خالہ سے فرائی پین پکڑتے انہیں جانے کا کہ دیا تو خالہ بھی چلی گی عرشیہ دل سے چاہت سے دائد کے لئے چائے بنا رہی تھی تھوڑی ہی دیر میں دو کپ چائے تیار کر کے وہ باہر لے کر جا رہی تھی۔۔۔"""

یہ لو جی گرما گرم چائے عرشیہ نے دائد کے سامنے ٹیبل پر چائے رکھتے ہوئے کہا عرشیہ کی آواز سنتے دائد نے کرسی کی پشت سے سر اٹھایا اور عرشیہ کی جانب دیکھا۔۔۔"

میں نے اپ کو نہیں کہا تھا چائے لانے کو خالہ کو کہا تھا دائد نے چہرے پر ناگواری کے تاثرات لاتے ہوئے کہا۔۔۔"""

خالہ نہیں تھی تو میں نے بنالی اس میں کیا ہے اگر میں بنا کر لے آئی ہو تو عرشیہ نے بھی ناراضگی سے کہا۔۔۔"""""

دائد کو اس وقت شدید چائے کی طلب ہو رہی تھی ورنہ وہ کبھی بھی عرشیہ کے ہاتھ کی چائے نا پیتا دائد نے چائے کا کپ اٹھایا اور پینے لگا ابھی دائد نے ایک ہی گھونٹ لگایا ہو گا عرشیہ کی آواز سے رکا۔۔۔"""

اووو شٹ یہ تو میرا کپ تھا میں نے چائے میں چینی تیز رکھی تھی مجھے میرا کپ واپس دو عرشیہ نے دائد سے کپ واپس لینا چاہا

"""۔۔۔۔

مجھے تو زیادہ نہیں لگ رہی نارمل ہی لگ رہی ہے دائد نے مشکوک نظروں سے دیکھا تھا عرشیہ یک دم ہڑبڑا گی تھی میں نے کہا ناوہ میرا کپ ہے عرشیہ نے جلد بازی میں دائد سے کپ کھینچا تھا جس سے عرشیہ کے ہاتھ میں اور دائد کی پینٹ ہر چائے گری تھی

"""""۔۔۔۔۔۔

سوری سوری۔۔۔۔ عرشیہ پھر سے بکھلاتے اس کی پینٹ صاف کرنے لگی جبکے دائد نے گھور کر اپنا غصہ مشکل سے ضبط کرتے عرشیہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔"""

اس کی پینٹ صاف کرتے عرشیہ نے زبردستی مسکرا کر دائد کی طرف دیکھا دائد نے گھور کر عرشیہ کو دیکھا عرشیہ نے جلدی سے دائد والا کپ اٹھایا اور اسے پینے لگی جس سائڈ نے دائد نے پیا تھا اسی سائڈ سے عرشیہ پی رہی تھی دائد نے بھی عرشیہ والا کپ اٹھا کر پینا شروع کیا تھا لیکن اسے اس کپ میں بھی چینی مناسب ہی لگی تھی اسے عرشیہ کی ساری کارستانی سمجھ آ گی تھی لیکن وہ اب چپ کر کے پینے لگا تھا۔۔۔۔۔۔"""""

دائد چائے پی رہا تھا اور عرشیہ غور سے دائد کو دیکھ رہی تھی عرشیہ کی نظر دائد کے چہرے کا طواف کر رہی تھی عرشیہ کی نظر دائد کے بالوں ہر پڑی تھی جو دائد نے سیٹ نہیں کیے تھے بلکے اس نے بال بکھرے ہوئے تھے جو دائد کے چہرے پر بہت سوٹ کرتے تھے پھر عرشیہ کی نظر دائد کی آنکھوں ہر گی تھی جو ہمشہ اداس کی رہتی تھی پھر ناک کی طرف گی جس کے عرشیہ کو تو صرف غصہ ہی نظر آتا تھا دائد عرشیہ کی نظروں کو اپنے اوپر محسوس کر رہا تھا وہ کس ضبط سے بیٹھا تھا وہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔"""""

عرشیہ نے اس نے ہونٹوں کو دیکھا جو سیگرٹ پی پی کر گلابی سے ہلکے براؤن ہو گیے تھے جو کے عرشیہ کو تو زرہ بھی پسند نہیں تھے اور پھر عرشیہ نے دائد کی ڈارھی دیکھی جس میں دائد کا چاند سا چہرہ عرشیہ کا دل دھڑکانے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔"""""

عرشیہ اپنی نظروں کو آپ قابو میں رکھے ورنہ آنکھیں نکالتے ہوئے میں ٹائم نہیں لگاتا داید عرشیہ کو بنا دیکھے بولا تھا کے عرشیہ تو داید کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کے ایک دم سے داید کی آواز سے عرشیہ کے ہاتھ میں پکڑا چاہے کا کپ اچھلا تھا اور ساری چائے پھر سے عرشیہ کے ھاتھوں پر گری تھی چائے تو بالکل ٹھنڈی ہو چکی تھی لیکن عرشیہ وہی انٹیشن سیکرا سے تو داید کی انٹیشن چاہیئے تھی

"""""_____

افففففف میرا ہاتھ جل گیا_____ عرشیہ نے جان بوجھ کر ڈرامہ کرتے ہوئے کہا اور داید کو دیکھنے لگی___"""""

داید نے نفی میں سر ہلایا اور اٹھ کر جانے لگا___"""

داید میرا ہاتھ_____ عرشیہ نے روتے ہوئے کہا____"""

چائے ٹھنڈی تھی عرشیہ اور اپنا خیال رکھے سردی ہو رہی ہے کمرے میں جایے داید نے سخت لہجے میں کہا تو عرشیہ کا منہ بن گیا تھا

"""_____

نہیں جاؤ گی کمرے میں جو کرنا ہے کر لو عرشیہ بھی وہاں ہی غصے سے بیٹھ گی____"""

"""""""_____________________

ضمار کب سے انتظار کر رہا تھا کے عرشیہ روم میں اور امید کے پاس آئے امید نے دودھ پیا تھا تو اب ضمار اسے اٹھا نہیں رہا تھا وہ جتنا اس سے دور رہنا چاہتا تھا وہ اسے اپنی طرف کھینچتی تھی کب سے انتظار کرتے کرتے ضمار تھک گیا تھا امید بھی دودھ پی کے تھوڑا سا دودھ منہ سے باہر نکال رہی تھی ضمار نے جب یہ دیکھا تو جلدی سے امید کو اٹھایا اور اپنے کندھے کے ساتھ لگایا اسے ڈاکٹر کی بات یاد آگی تھی کندھے کے ساتھ لگاتے وہ اسے تھپتھپانے لگا تھا تھوڑی ہی دیر میں امید کو دودھ حضم ہو گیا تھا اور وہ ضمار نے کندھے کے ساتھ لگتے ہی سو گی تھی ضمار نے اسے سوئے دیکھا تو اسے بیڈ ہے لٹایا اور ادھر ادھر دیکھا پھر جلدی سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور جلدی سے باہر چلا گیا عرشیہ بھی روم میں اگی تھی پھر امید کے ساتھ ہی لیٹ گی_____"""

"""_____________________

دن کا کھانا تو دل نے جی بھر کر بریانی کھائی تھی اس کا بالکل بھی دل نہیں تھا رات کو کھانا کھانے کا لیکن اس ٹائم دس بج رہے تھے اور پھر دل نے ادھی رات کو کیف کو تنگ کرنا تھا کے اسے بھوک لگی ہے کیف بری مشکل سے دل کو مناتے نیچے کھانے کے لیے لے کر آیا تھا ورنہ دل کو تو بہت نیند آئی ہوئی تھی_____"""""

دل کیف کے ساتھ سیڑھیاں اترتے ہی ڈائننگ ٹیبل کی جانب جا رہی تھی کیف کی نظر اس کے پاؤں پر پڑی ایک پاؤں کو ٹیڑھا کیا دوسرے کو سیدھا رکھیں شرارتی انداز میں چل رہی تھی کیف نے نفی میں سر ہلایا یہ سوچتے ہوئے کہ اس کی اس چھوٹی سی بیوی کا کچھ نہیں ہو سکتا یہ کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔ڈائننگ ٹیبل کے پاس پہنچ کر دل سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی کیف نے اس کا ہاتھ پکڑ کر چیئر کے پاس کیا تو دل نے رونے والا چہرہ بنا لیا۔۔۔"

میں نے ناشبو کے ساتھ ایک مووی دیکھی تھی جس میں لڑکی کا ہی اس کے لیے ڈائننگ ٹیبل پر چیئر پیچھے کرتا ہے پھر لڑکی بیٹھتی ہے ہی اپ بھی میرے لیے چیئر پیچھے کریں میں پھر بیٹھوں گی اس کی بچگانی باتیں سن کر کیف نے مسکراتے ہوئے چیر پیچھے کی """"۔۔۔۔

دل خوشی سے اچھلتی چیئر پر بیٹھی اس کے چہرے پر دنیا جہاں کی خوشی تھی۔۔آمنہ بیگم نے گھور کر حقارت بھری نظروں سے سر تا پاؤں تک دل کو دیکھا جو ان کی بھانجی کی جگہ پر قبضہ کر کے بیٹھ گی تھی ان کی سمجھ سے باہر تھا کہ ان کا بیٹا اس کے نخرے کیوں اٹھا رہا ہے جبکہ وہ زبردستی اس کے سر پر مسلط کی گئی ہے۔۔"

دل بنا کسی پر دھیان دیئے سکون سے کھانا کھا رہی تھی اپنی ٹھوڑی کپڑے ہر چیز اس نے گندی کر لی تھی ہونٹوں کے کنارے پر دہی لگا ہوا تھا تھوڑی پر چاول کے دانے گود میں سلاد کے کچھ پیس۔۔"

پانچ سال کے بچے کی طرح کیوں تم کھانا کھا رہی ہو تھوڑا تو بڑوں والا بیہیو کیا کرو امنہ بیگم نے اسے ہنوز بچوں کی طرح کھانا کھاتے دیکھ ڈپٹا دل منہ میں ڈالا چمچ باہر نکالتے غصے سے کیف کی طرف دیکھ کر کھانا کھانے لگی اسے آمنہ بیگم کا یوٹوکنا برا لگتا تھا۔۔۔"

ہی مجھے بھوک نہیں ہے میں جا رہی ہوں دو پلیٹ بریانی کی ختم کر کے ٹشو پکڑ کے اپنا چہرہ صاف کر کے ایک ادا سے اپنے بال جھٹکتے ہوئے پاؤں پٹکتے وہ اپنے کمرے کی جانب رخ کر گئی۔۔"

جب کے دل کے بھوک نا ہونے والی بات سن کر کیف کے ساتھ ساتھ طہام بھی خیرت کے غوطے میں چلا گیا تھا کے بھوک نہیں تھی دو پلیٹ بریانی کھا گئی بھوک ہوتی تو کتنا کھاتی اور دل کھانا کھا کے یہ جو وہ جا۔۔۔"""

بھائی مجھے یہ سمجھ نہیں آتا چھوٹی سی ہے اتنا سارا کھانا جاتا کہاں ہے مجھے تو سمجھ نہیں آتا طہام ابھی تک خیران تھا وہ اپنے سامنے ایک پلیٹ رکھے بیٹھا تھا اور اس کی چھوٹی سی بھابی دو پلیٹیں کھا کر جا چکی تھی۔۔۔"""

چھوٹی بچی ہے اب اسے ڈانٹنے سے تو رہا میں اور ماما مجھے اب بھوک نہیں ہے میں چلتا ہوں کیف نے بمشکل پانچ سے چھ نوالے بریانی کے لیے تھے چیئر پیچھے کر کے اٹھتے اسے دوبارہ جگہ پر سیٹ کرتے اپنے کمرے میں چلا گیا تاکہ اپنی چھوٹی سی بیوی کا موڈ ٹھیک کر سکے جس نے غصے میں آتے بقوض دل کے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔""

کمرے میں داخل ہوا دل بیڈ کے درمیان میں لیٹے چھت کو دیکھ رہی تھی۔۔"

میری وائفی کو کیا ہوا ہے؟ کیف اس کے پاس جا کر بیڈ پر لیٹ گیا دل چھت کو گھور رہی تھی کیف نے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھاما دل نے اپنا رخ اس کی جانب کیا اور سینے پر مکے مارنے لگی۔۔"

اپ کو میرے اس طرح کھانا کھانے سے مسئلہ ہے؟ امنہ بیگم کی کی گئی باتوں کی وجہ سے اس نے کیف سے یہ سوال پوچھا کیف نے نفی میں سر ہلایا اور اس کے چہرے پر ائے بال پیچھے کیے جو اکثر اس کے چہرے پر جھول کر رخسار کو چومتے تھے۔۔"

تو پھر میں اپ کو بتا رہی ہوں ہی میں اسی طرح کھانا کھاؤں گی اگر اپ کی ماما کو مسئلہ ہے تو انہیں بتا دے کہ اپ کی وائفی اسی طرح کھانا کھائے گی اٹھ کر بیٹھتے اور اس کے سینے پر وزن ڈالتے غصے سے کہا کیف کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ ائی اس کی چھوٹی سی بیوی ابھی سے اس پر حکم چلانا شروع ہو گئی تھی جب وہ ایک نوجوان لڑکی بنتی تب نہ جانے اس پر کس قدر حکم چلائے گی یہ سوچ کر ہی اس کی مسکراہٹ غائب ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔""

میرے لیے کل گھر اتے وقت ٹیڈی بیئر اور ڈھیر ساری چاکلیٹس لے کر انی ہے میرے پاس کوئی ٹیڈی بیئر ہی نہیں ہے بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر سینے پر ہاتھ باندھتے صوفے کو گھور رہی تھی کیف اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا اپنی چھوٹی سی بیوی کا جائزہ لینے لگا جسے نہ جانے کیوں ٹیڈی بیئر اتنے پسند تھے۔۔۔۔"

اوکے میں لے اؤں گا ٹیڈی بیر بیچارے کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا اسے منع کرنے کا کیونکہ جس طرح دل اسے گھور کر کھا جانے والی نظروں سے نواز رہی تھی اس بیچارے نے اچھے شوہروں کی طرح ہاں میں سر ہلاتے اپنی چھوٹی سی بیوی کی بات مان لی۔۔"

اور کل میرے لیے نئے کپڑے بھی لانے ہیں اور۔۔۔ایک کام کرو مجھے لسٹ لکھ کر دے دو جو چیزیں تمہیں چاہیے صبح میری وائفی کی اجائے گی کیف کے کہنے کی دیر تھی دل بیڈ سے جمپ لگا کر اتری اور جو کل ہی کیف نے اسے نوٹ بک اور کتابیں لا کر دی تھی اس کا چھٹی کلاس میں ایڈمیشن کروا دیا تھا کیف نے جس سے دل تو بہت خوش ہوئی تھی اور ابھی بھی اٹھتے ہی دل اپنے بیگ سے

نوٹ بک اور پینسل نکالتے ہر وہ چیز پیچ پر نوٹ کی جو اس نے کل منگوانی تھی۔ صوفے پر بیٹھ کے تمام اشیاء لکھ کر بیڈ پر چونکری ماری اور لسٹ کیف کے سامنے کی جس پر 50 سے زیادہ اشیاء لکھی ہوئی تھی،

1۔چاکلیٹ

2۔ٹیڈی بیئر

3۔ائس کریم

4۔نئے کپڑے

5۔گڑیا

6۔۔۔۔۔۔۔

دل کی لکھی گئی تمام اشیاء اس طرح کی تھی کیف مسکرانے پر مجبور ہو گیا۔۔"

اور کچھ چاہیے میرے دل کو؟۔۔

ہی ابھی اپ یہ لے ائیں اگر مجھے کچھ یاد ہوا تو میں اپ کو پھر سے بتادوں گی کیف نے ہاں سر ہلایا اور سوچنے لگا کہ ابھی بھی کچھ چیزیں رہتی ہیں جو اس کی چھوٹی سی بیوی کو چاہیے۔۔"

اچھا ہی اب مجھے نیند ارہی ہے دل کیف کے رخسار پر بوسہ دے کر لحاف کے اندر دبک کر لیٹ گئی کیف اپنے رخسار پر ہاتھ رکھے انکھیں پھاڑے دل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"""

یہ کیا کیا تھا دل نے اج پہلی بار دل یہ حرکت کی تھی جو کیف کا دل کیا پورا کا پورا کیف ہی ہلا کت رکھ گی تھی دل کی اس حرکت سے کیف سرخ ہونے پر مجبور کر ہو گیا تھا لحاف کے اوپر سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے بیڈ پر نیم دراز ہو کر انکھیں موندی، اس کی زندگی میں سب اچھا چل رہا تھا اور دل میں یہی دعا کی ہے کہ یوں ہی سب کچھ اچھا چلتا رہے لیکن جس کی پیچھے کالا سایہ پڑ جائے پھر سب کچھ کیسے ٹھیک ہو سکتا تھا۔۔۔"""""

جاری ہے۔۔۔۔"""

KAIF E DIL

Writer mahi shah

Episode 12 ❤□❤□

دن ایسے ہی گزرتے جا رہے تھے آج امید کو عرشیہ ضمار کے پاس آئے ایک مہینہ ہو گیا تھا اب تو امید سب کو پہچاننے لگی تھی خاص کر عرشیہ اور ضمار کو۔۔۔۔"""

عرشیہ آج صبح صبح امید کو دودھ دے کر باہر ناشتہ کرنے اگی تھی آج اسے تھوری سی شاپنگ کرنے جانا تھا کیونکہ اس کی دوست کی شادی تھی پھر اس کی یونیورسٹی بھی اوپن ہونے والی تھی اس نے ایسی بارے میں ضمار سے بات کرنی تھی باہر گی تو ڈائنگ ٹیبل پر ضمار اور داید بیٹھے تھے وہ کوئی بات کر رہے تھے جیسے ہی عرشیہ کو دیکھا چپ کر گئے تھے۔۔۔۔۔۔"""

کیا ہوا میرے آتے ہی تم لوگ چپ کیوں کر گئے عرشیہ نے آنکھیں نکالتے شکی انداز میں دونوں کو دیکھا۔۔۔۔"""

ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہم ویسے ہی اپنے کام کی بات کر رہے تھے ضمار نے جواب دیا داید تو عرشیہ کو مکمل اگنور کرتے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔"""

عرشیہ چلو تم بیٹھو ناشتہ کرو داید کو دیکھوں بند کرو کیوں ہمارے لڑکے کو نظر لگانی ہے ضمار نے شرارت سے کہا جبکے ضمار کی بات سنتے عرشیہ تو ہڑ بڑائی تھی اور داید نے ضمار کی بات سن کے ضمار کو گھورا تھا۔۔۔۔۔"""

زیادہ بکواس نا کیا کرو ضمار۔۔۔۔داید نے ڈپٹا عرشیہ بھی اس اکڑو مین کی بات سنتے منہ بناتے ناشتہ کرنے بیٹھ گی۔۔۔۔"""

ضمار مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے عرشیہ نے ضمار کو اپنہ جانب مخاطب کر کے کہا۔۔۔۔۔"""

ہاں بولو عرشیہ کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا ضمار نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔"""

ہاں سب ٹھیک ہے ضمار وہ کیا ہے نا نیکسٹ ویک میری یونیورسٹی بھی اوپن ہونے والی ہے اور دو دن بعد میری دوست کی شادی بھی ہے پہلی بات یہ ہے کے مجھے آج شاپنگ پر جانا ہے۔۔۔۔"""

تو چلی جاؤ کس نے روکا ہے پیسوں کی ضرورت ہے تو مجھے بتاو ضمار نے اپنا والٹ نکالتے ہوے کہا۔۔۔۔"""

نہیں مجھے پیسوں کی نہیں اس کی ضرورت ہے عرشیہ نے بے شرمی سے داید کی طرف اشارہ کیا اور عرشیہ کا اشارہ دیکھے ضمار نے مشکل سے اپنا قہقہ ضبط کیا تھا اور داید نے کھا جانے والی نظروں سے عرشیہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔"""

ممم۔۔ملطب کے میرے پاس پیسے ہے ہر مہینے تو میرے اکاؤنٹ میں دس لاکھ بھیجتے ہو میرے سے کہا خرچ ہوتے ہے اور داید کا اسی لئے کہا کے مجھے ڈرائیور کے ساتھ نہیں جانا مجھے داید کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے۔۔۔""

ہاں تو چلی جاؤ کس نے روکا ہے داید تم لے جاؤ گے ناضمار نے داید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔""

نہیں ضمار مجھے کچھ کام ہے تم لے جاؤ داید نے ناشتہ روکتے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔""

نہیں داید امید گھر میں اکیلی ہے اور میرے بعد ضمار ہی ہے جو امید کو سنبھال سکتا ہے جبکے امید کو سنبھالنے والی بات سن کر ضمار چونکا تھا۔۔۔""

نہیں میں تمیں لے چلتا ہو لیکن امید کو نہیں سنبھال سکتا بہت تنگ کرتی ہے ضمار نے بے زاری سے کہا۔۔۔""

پھر میں اسے لے کر نہیں جاسکتی ہو ضمار وہ ابھی چھوٹی بچی ہے میں کہا کہاں لے کر گھومو گی اسے تم بس ایک گھنٹہ دھیان نہیں رکھ سکتے عرشیہ نے غصے سے کہا۔۔۔""؛

رکھ سکتا ہو میں دھیان لیکن اس کے پیمپر چینج کر کے جانا مجھ سے نہیں ہوتا یہ سب کام اور پھر اتنا روتی ہے کے میرے کان پک جاتے ہے ضمار نے کوفت سے کہا۔۔۔""""

اتنا بھی تنگ نا آؤ جس دن وہ نا روئی تم نے ہی کہنا اسے بولو کے میرے سامنے روئے عرشیہ نے منہ بگارتے ہوئے کہا

۔۔۔۔""""

افففف شکرانے کی نفل ادا کرو گا جب یہ چپ ہو گی اللہ نے اس کے گلے میں باجا فٹ کیا ہے ضمار نے بولا تو عرشیہ نے آنکھیں نکال کر ضمار کو دیکھا۔۔۔۔""

اچھا ٹھیک ہے نا داید تیار ہو جاؤ میں بھی تیار ہو کر آتی ہو پھر چلتے ہے۔۔۔۔۔"

ضمار۔۔۔داید نے چرتے ہوئے کہا۔۔۔""

چلا جانا یار تمیں پتا بھی ہے کے ہم کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتے میں نہیں تو تم چلے جاؤ۔۔۔"

ٹھیک ہے عرشیہ آپ جلدی سے تیار ہو کر اجایے پھر مجھے کسی اور کام بھی جانا ہے داید یہ کہتے باہر چلا گیا اور باہر جا کر سگرٹ پینے لگا

۔۔۔۔""

شکریہ ضمار اب میں چلتی ہوامید سوئی ہوئی ہے اس کا خیال رکھنا اٹھ گی تو اس کا دھیان رکھنا تھوڑا سا کھیل لینا اس کے ساتھ خوش ہو جایے گی۔۔۔۔"""

اوکے اوکے تم جاؤ ورنہ وہ چلا جائے گا عرشیہ ضمار کی بات سنتے جلدی سے اندر بھاگی اور چینج میں بھی نہیں کیا تھا پرس اٹھایا اور باہر چلی گی۔۔۔۔"""

عرشیہ کو دیکھتے دایدنے سیگرٹ پی رہا تھا وہ نیچے پھینکا اپنے بوٹوں تلے کچلا تھا دایدتمہارے ہونٹ اتنے پیارے ہے سیگرٹ پی پی کر کیوں برباد کر رہے ہو عرشیہ نے بے باکی سے کہا تو دایدنے خونخوار نظروں سے عرشیہ کو دیکھا۔۔۔۔"""

عرشیہ آپ اپنے کام سے رکھے میں کیا کرتا ہو کیا نہیں اس سے آپ کو کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے اور یہ میرے ہونٹ ہے آپ کو اس سے کیا لینا دینا دایدغصے سے کہتے گاڑی میں بیٹھا اور عرشیہ بھی اس اکڑو کی بات سنتے فرنٹ سیٹ پر دایدکے ساتھ بیٹھ گی

"""""۔۔۔۔۔

مجھے تمہاری فکر ہے نا اسی لیے کہتی ہو یہ نا ہو اپنی فیوچر وائف کو کس کرنے لگے تو اتنے برے ہونٹ دیکھ کر ڈر جائے عرشیہ نے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔"""

عرشیہ کی بات سنتے جن نظروں سے دایدنے عرشیہ کو دیکھا تھا عرشیہ کے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی تھی اور کھسک کر دروازے کے ساتھ جا لگی تھی دایدبھی خاموشی سے گاڑی چلانے لگا تھا۔۔۔۔"""""

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج کیف نے آفس لیٹ جانا تھا اس کی کوئی میٹنگ تھی وہ اٹینڈ کرنے جانا تھا اسی لیے آج وہ لیٹ ناشتہ کر رہے تھے اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر آمنہ طہام کیف اور دل بیٹھے تھے۔۔۔۔۔"""

طہام تمہارے پیپرز کی تیاری کیسیس جا رہی ہے کیف نے پراٹھا دل کی پلیٹ میں رکھتے لیکن دھیان طہام کی طرف تھا۔۔۔۔"""

بھائی میرے پیپرز کی تیاری بہت اچھی جا رہی ہے لیکن ابھی ایک مہینہ ہے پیپرز میں بھائی طہام بھی ناشتہ کرتے ہوئے بولا

"""""۔۔۔۔۔

ہی مجھے بھی پڑھا دیا کرے نا مجھے بھی پڑھنا ہے اس دن آپ نے کتابیں اور کاپیاں لا کر دی تھی ویسے ہی پڑی ہے مجھے کوئی پڑھاتا ہی نہیں دل رونے والی صورت بناتے کیف سے بولی۔۔۔۔۔"""""

طہام تمہاری پڑھائی میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروگا میرا خواب ہے تم ڈاکٹر بنو اور تم نے میرا خواب پورا کرنا ہے ائی سمجھ

"""""_____

جی بھائی اور آپ جب آفس جاتے ہے تو دل کو کہے نا میرے پاس بیٹھ کر پڑھ لیا کرے طہام نے دل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

آمنہ بیٹھی بس دل کو دیکھ رہی تھی نا جانے اس میں ایسا کیا تھا جو اس کی بھانجی میں نہیں تھا اس کی بھانجی نے کل کال کی تھی کے وہ پاکستان ارہی ہے آمنہ نے منع بھی کیا تھا لیکن وہ آنا چاہتی تھی وہ کیف کے پیچھے پاگلوں کی طرح پڑی ہوئی تھی اب کسی نے تو آنا تھا ان دونوں کو الگ کرنے کے لئے الینے دو میری تانیہ کو پھر میں تمیں بتاؤ گی آمنہ نخوست سے دل کو دیکھ کر سوچ رہی تھی

"""""_____

_____"""""

کتنی بار بولا ہے طہام بھابھی بولا کرو اور ہاں دل تم طہام سے پڑھ لیا کرو اور باقی جو ہو گا وہ رات کو میں پڑھا دیا کروگا اوکے تو کے جب میں نا ہو تو طہام تو تمہارے ساتھ ہو نا وہ تمہاری پڑھائی کا بھی اچھے سے خیال رکھے گا۔۔۔"""""

کیوں ہبی آپ نے کہا جانا ہے مجھے آپ سے کی پڑھنا ہے آپ کہی نہیں جس رہے سمجے دل نے سب کے سامنے ہی کیف پر حکم چلایا تھا اور کیف صاحب اپنی چھوٹی سی بیوی کے سامنے کچھ بھی نہیں بول ہوتے تھے۔۔۔۔۔"""""

اچھا دل میں کہی نہیں جا رہا ہو لیکن تم وعدہ کرو تم جب میں آفس جایا کروگا تم طہام سے پڑھا کروگی پھر میں خود تمہارا ٹیسٹ لیا کرو گا اوکے۔۔۔۔"""""

اوکے ہبی۔۔۔۔۔دل نے آرام سکون سے بات مان لی تھی جو کے کیف کو حضم نہیں ہوئی تھی کے دل نے اتنی آسانی سے بات مان لی۔۔۔۔۔"""""

میں نے ناشتہ کر لیا دل نے چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"""

ماما آپ نے ساحل کو دودھ دے دیا تھا کیف نے آمنہ سے پوچھا۔۔۔۔۔"""

ہاں بیٹا دے دیا تھا اب تو ایک مہینے میں اس کی اتنی عادت ہو گی ہے کے مجھے پتا چل جاتا ہے کے کب اسے کس چیز کی ضرورت ہے آمنہ نے مسکراتے ہوے کہا۔۔۔"""

بار بار کیف کے کمرے میں جانا آمنہ کو اچھا نہیں لگتا تھا اسی لیے کیف سے ساحل کی پوری زمیداری لے لی تھی اور ساحل کو اپنے کمرے میں ہی شفٹ کر لیا تھا آمنہ کا بھی ساحل کے ساتھ دل لگ گیا تھا لیکن وہ دل کو بس اپنی بھانجی کی وجہ سے پسند نہیں کرتی تھی اور کیف کی ساری دولت کی وجہ سے تانیہ بھی تو کیف کی دولت کے لئے ہی اس کے پیچھے پاگل تھی۔۔۔۔۔۔"""""

کیا سوچ رہی ہو دل۔۔۔۔دل کو کچھ سوچتے ہوئے دیکھا تو کیف نے پوچھا۔۔۔۔۔"""

کمرے میں چل کر بتاؤ گی دل نے کمرے کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا تو کیف بھی نفی میں سر ہلاتے کمرے میں چلا گیا

"""""۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تو کچھ پسند نہیں ارہا ہے کیا لو میں پورا گھنٹہ ہو گیا تھا عرشیہ کو داید کے ساتھ مال گھومتے لیکن عرشیہ کو کچھ پسند ہی نہیں ارہا تھا اور داید کو رہ رہ کر عرشیہ پر غصہ ارہا تھا۔۔۔۔۔۔"""""

عرشیہ آپ کچھ لے رہی ہے یا نہیں یا میں چلا جاؤ داید بھی عرشیہ کے ساتھ زلیل ہوتے ہوتے تھک گیا تھا۔۔۔"""

نہیں نہیں تم ہی کچھ میری مدد کرو نا میں کیا پہنو عرشیہ نے مسکینوں کی طرح منہ بنایا۔۔۔۔"""""

مجھے ان چیزوں کا کوئی ائڈیا نہیں ہے عرشیہ آپ کو جو پسند آتا ہے آپ لے لے آپ کے پاس کون سے پیسوں کی کمی ہے اور زرہ جلدی کرے مجھے کسی اور کام بھی جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔"""""

لیکن مجھے جلدی نہیں ہے نا مجھے تو اچھا سا ڈریس لینا ہے تا کے میں شادی میں سب سے الگ لگو چلو اب۔۔۔۔۔عرشیہ نے داید کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتے ہوئے ایک اور مال لے گی داید اپنا ہاتھ عرشیہ کے ہاتھ میں دیکھ رہا تھا اور عرشیہ اپنی ہی باتیں کہنے میں مصروف تھی اور ساتھ ساتھ شاپنگ کر رہی تھی۔۔۔۔۔"""

داید نے اپنا ہاتھ عرشیہ کے ہاتھ سے چھڑوایا اور ساتھ ساتھ چلنے لگا۔۔۔"""

یہ دیکھو داید یہ کیسا ہے۔۔۔عرشیہ نے بلیک فراک سامنے لٹکا دیکھا تو داید کو دیکھانے لگی۔۔۔۔۔"""

داید نے بھی دیکھا جس کا گلے پر کام بنا ہوا تھا سارا فراک سمپل تھا بس ہلکے ہلکے کسی کسی موتی لگے تھے داید جو بھی عرشیہ کی پسند پسند آئی تھی۔۔۔۔۔"""""

اچھی پسند ہے آپ کی عرشیہ اچھا لگ رہا ہے داید نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا اور عرشیہ تو آج پہلی بار داید کو مسکراتے دیکھ فدا ہو گی تھی۔۔۔۔"""

پسند تو واقعی میری بہت اچھی ہے اگر ابھی بھی شک ہو تو آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ لینا عرشیہ نے آنکھ مارتے داید کو کہا داید جو مسکرا رہا تھا عرشیہ کی بات سنتے اس کے لب سمٹے تھے داید دوسری طرف دیکھنے لگ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔"""""

عرشیہ نے وہ بلیک فراک پیک کروایا اور تھوری سی جیولری بھی خریدی اور گھر کے لئے نکل گی۔۔۔۔۔"""

"""""""----------

ضمار کب سے امید کے پاس بیٹھا تھا اور عرشیہ کا انتظار کر رہا تھا کال کر پوچھا بھی تھا لیکن ابھی وہ لوگ دور تھے شکر ہے آج سوئی ہوئی ہو تم امید ورنہ تو آج میرا موڈ پہلے ہی خراب تھا یہ نا ہوتا آویں میرے ہاتھوں ایک معصوم بچی کا قتل ہو جاتا ابھی ضمار یہ سوچ ہی رہا تھا اس کی نظر امید پر پڑی تھی جو آنکھیں کھولے ٹکر ٹکر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔"""

تم اٹھی ہوئی ہو۔۔۔ضمار امید ہے قریب جاتا اس کا چہرہ دیکھ کر کہنے لگا ضمار کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر امید ہلکا سا مسکرائی تھی امید کو ہنستے دیکھ ضمار کے لب بھی مسکرائے تھے۔۔۔۔"""

کتنی کیوٹ ہو نا تم۔۔۔ضمار نے اپنا موبائل نکالا اور ایک تصویر امید کی بنائی تھی اپنی تصویر بنتے دیکھ امید کھل کر ہنسی تھی بغیر دانتوں کے ہنستے دیکھ ضمار بھی قہقہ لگا کر ہنسا تھا امید کے پاس لیٹ کر اس نے اپنے ساتھ کئی امید کی تصویریں بنا ڈالی تھی

"""-----

بھیا۔۔۔۔۔۔اچانک سے کہی سے ضمار کو تمنا کی آواز آئی تھی ضمار نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا اسے کھڑکی کے پاس تمنا کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔۔۔"""

تمنا گڑیا۔۔۔ضمار جلدی سے امید کے پاس سے اٹھ کر تمنا کی طرف گیا۔۔۔"""

میں اپ سے ناراض ہو بھیا۔۔۔آپ اس لڑکی سے پیار کر رہے ہے جس بہن کے شوہر نے مجھے مارا تھا مجھے آپ سے دور کر دیا تمنا رونے لگی تھی تمنا کی گرین آنکھیں آنسو سے لبالب بھر گی تھی تمنا کی آنکھوں میں انسو دیکھ کر ضمار کا کلیجہ منہ کو آنے لگا تھا

"""------

نہیں گڑیا میں پیار نہیں کر رہا تھا وہ تو بس ایسے ہی۔۔۔۔"""

آپ گندے بھیا ہے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی تمنا یہ کہتے ضمار ست دور ہونے لگی تھی جب تک ضمار تمنا کے پاس پہنچتا تمنا غائب ہو چکی تھی تمنا تمنا میری گڑیا لیکن تمں نا چلی گی ضمار کے زور زور کے چیخنے سے امید بھی رونے لگی تھی اور امید جو روتے دیکھ کر ضمار نے غصے سے امید کو دیکھا تھا اور غصے سے رگیں پھول گی تھی غصے سے ضمار امید کی جانب بڑھا تھا اور امید کے پاس گیا جو زور شور سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔"""

تمہاری وجہ سے میری تمنا مجھ سے دور گی ہے مجھے تمیں زندہ نہیں چھوڑوں گا ضمار امید کا گلہ دبانے لگا تھا ابھی ضمار کے ہاتھ امید کے گردن تک پہنچتے پیچھے سے آتی عرشیہ نے ضمار کو سیدھا کرتے ایک تھپڑ ضمار کے منہ پر مارا تھا۔۔۔۔۔"""

تمہاری ہمت کیسے ہوئی امید کو مارنے کی ضمار عرشیہ آج پہلی بار ضمار کے سامنے ڈھاڑی تھی کے ضمار اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے خیرت سے عرشیہ کو دیکھ رہا تھا جس نے پہلی بار ضمار پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔۔""".

تم نے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے مجھے مارا ہے ضمار بھی عرشیہ کو اپنی لال ہوتی آنکھوں سے عرشیہ کو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔۔"""

ہاں جب جب تم امید کو نقصان پہنچانے کا سوچو گے میں ایسے ہی اس کے سامنے کھڑی رہو گی امید ہر روتی ہی جا رہی تھی کے اچانک سے اتنا رونے کی وجہ سے امید کو کھانسی ہونے لگی تھی اس کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔۔۔۔"""

امید کی خراب ہوتی حالت دیکھ کر ضمار بھی ایک پل کو پریشان ہوتے امید کی طرف بڑھا تھا اس سے پہلے ضمار امید کو پکڑتا عرشیہ نے امید کو پکڑا تھا اسے اپنے کندھے کے ساتھ لگاتے اسے چپ کروانے لگی تھی۔۔۔۔"""

ضمار چلے جاؤ یہاں سے تم میری بیٹی کے پاس بھی مت آنا اب عرشیہ نے اسے وارن کیا ضمار لب بھینچے امید جو دیکھ رہا تھا جو چپ ہی نہیں ہو رہی تھی عرشیہ کی بھی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر ضمار اپنے کمرے میں چلا گیا عرشیہ بھی امید کو لئے باہر گارڈن میں چلی گی اسے تو ابھی تک یقین نہیں ارہا تھا کے ضمار امید کو مارنے کی کوشش کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔"""

ضمار بھی اپنے روم میں جاتے غصے سے کمرے میں پڑی ہر چیز اٹھا اٹھا کر دیوار کے ساتھ مارنے لگا تھا جب سب کچھ تباہ کر چکا تو اپنے کمرے کے بیڈ پر اپنے بال جھکڑے بیٹھ گیا اسے نیچے سے ابھی تک امید کے رونے کی آواز اپنے کمرے میں آ رہی تھی جلدی سے اٹھا اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور امید کو دیکھنے لگا جو ابھی تک رو رہی تھی اور عرشیہ اسے چپ کروا رہی تھی امید کو دیکھتے ضمار کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی پھر اس نے دوسری جانب دیکھا جہاں تمنا کھڑی ضمار کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی اسے مسکراتا دیکھ ضمار کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آئی تھی پھر امید کو اگنور کیے وہ اندر چلا گیا۔۔۔۔۔۔"""

کبھی کبھی سب ہمارے دماغ کا فتور ہوتا ہے جو ہم سے بہت کچھ غلط کروا دیتا ہے جیسے ابھی ضمار کو تمہں نا نظر آتی تھی اس کے دماغ میں تھا کے تمنا کا بدلہ لینا ہے اسی لیے اسے خوش دیکھنے کے لئے ضمار کچھ بھی غلط کر جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔"""""""

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔"""

KAIFF E DIL

WRITER MAHI SHAH

EPISODE 13 ❤□❤□

دل۔۔۔میری جان کیا ہوا منہ بنا کر کیوں بیٹھی ہوں۔۔۔کیف اُسکی اداسی کو محسوس کرتے محبت سے پوچھنے لگا۔۔۔۔"

کچھ نہی ہبی اچانک سے میرا دل اداس ہو گیا۔۔۔اپنا بالائی لب باہر نکالتی دل پلکیں جھپکا کر بولی۔۔۔اُس کی معصومیت پر کیف عش عش کر اٹھا۔۔۔"

اوپس میرے بچے کا اچانک اچانک سے یہ دل کیوں اُداس ہو گیا۔۔۔؟وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔تھوڑی کے نیچے ہتھیلی ٹکائے کیف نے سوالیہ نظروں سے اُسکی جانب دیکھا۔۔۔جس پر دل کندھے آچکا کر نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔"

مجھے نہی پتا ہی لیکن ہو گیا اچانک اچانک۔۔۔اپنے نچلے لب کو دانتوں سے کاٹتی دل اپنی اداسی میں اپنے لبوں پر ظلم ڈھانے لگی۔۔۔دل کو اپنے لب چباتے دیکھ کیف کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔لبوں پر زبان پھیرتے اُس نے گہری سانس فضا میں چھوڑی۔۔۔اُسکی دل اُسکا دل لینے کے درپر تھی۔۔۔وہ اپنے لبوں پر ظلم کر کے کیف پر جیسے ظلم کر رہی تھی۔۔۔۔"

اچھا ادھر آؤ میرے پاس میں یہ اچانک اچانک سی اداسی کو چٹکی بجا کر ختم کر دیتا ہوں۔۔۔شہادت کی انگلی اٹھا کر کیف نے اُسے اپنے پاس بلایا۔۔۔دل بیڈ سے اٹھتی چھوٹے چھوٹے قدم لیے اُسے پاس آکر صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔منہ اُسکا گول گپے جتنا پھلا ہوا تھا۔۔۔"

ہاں اب بولو کیا ہوا سب ٹھیک ہے کہی تکلیف تو نہی ہو رہی یا کچھ کھانے کو دل کر رہا۔۔۔دل کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں تھام کر کیف پریشانی سے بولا۔۔۔دل نے ہلکا سا مسکرا کر سر نفی کو ہلایا۔۔۔۔"

نہی ہبی جان میں ٹھیک ہوں بس امی جان کی یاد آرہی ہے۔۔۔دل کی آنکھوں میں نمی در آئی تھی فائزہ کو یاد کرتے۔۔۔"

میں ہوں نہ تمھارے ساتھ روتے نہی میرے دل۔۔۔انگوٹھے کی پوروں سے دل کے آنسو صاف کرتا وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔"

اچھا میری بات سنو ہبی کی جان۔۔۔۔کیف ہنوز اُسکا بنا ہوا منہ دیکھ کر کچھ سوچ کر بولا تو دل نے جھٹ سے آنکھیں اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔"

آج رات میں تمھیں آئسکریم کھلانے لے کر جاؤنگا لیکن ایک شرط پر اب تم نے رونا نہی ہے اور یہ غبارہ کی طرف پھولا ہوا منہ ٹھیک کرنا ہے اور مجھے دیکھ کر ڈھیر سارا مسکرانا ہے۔۔۔۔کیف نے اُسکے ماتھے پر لب رکھ کر ہنس کر کہا۔۔۔"

میں مسکرا رہی ہوں ہبی۔۔۔اب مجھے لے کر جائینگے رات کو اوکے۔۔۔دل ایکسائٹڈ سی بولی۔۔۔کیف لب دبائے اپنی مسکراہٹ روکا۔۔۔اُس کے اتنی آسانی سے مسکرانے پر۔۔۔۔"

اوکے ڈن ہو گیا میری جان میں صدقے جاؤ آپ کی مسکراہٹ کے کیف نے اُسکے چھوٹے چھوٹے سفید مومی ہاتھوں پر اپنے لب رکھے۔۔

ہبی کیا میں آپ کو اچھی نہی لگتی۔۔۔کچھ لمحے خاموشی کے بعد دل کی آواز کمرے کی فضا میں گونجی تھی۔۔۔۔"

ارے یار میرا دل میری ڈھرکن تم تو میرا دل ہوں میری پٹاخہ ہوں بھلا تم مجھے بری لگ سکتی ہوں۔۔۔۔"

تو ہبی جان آپ نے طام کو کہا ہے آپ ڈاکٹر بن جانا تو میں بڑی ہو کر کیا بنونگی۔۔۔؟آئبرو اچکا کر کیف نے پوچھا۔۔۔"

آو ہوں پہلے تم بڑی ہو جاؤ میری جان اُس کے بعد سوچے گے تم نے کیا بننا ہے کیا نہی۔۔۔کیف اُس کے گرد اپنا حصار باندھ کر اپنے سینے سے لگا گیا۔۔۔"

نہی ہبی ابھی سوچتے ہیں دونوں مل کر۔۔کیف کے قمیض کے بٹنوں کے ساتھ کھیلتی دل دانت نکال کر بولی۔۔۔۔"

اچھا تم نے کیا بننا ہے کیا سوچا ہے۔۔۔؟کیف نے اُسکے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا کر گہرا سانس بھر کر کہا۔۔۔۔"

میں نے تو آپ کی طرح پولیس والی بننا ہے اور لوگوں کو بہت سارا مارنا ہے۔۔۔دل منہ پر ہتھیلی جمائے کھلکھلائی تھی۔۔۔"

ہاہاہا اچھا انشاءاللہ ضرور۔۔۔کیف اُسکی بچکانہ حرکتوں پر مسکرا کر اُسے اپنے حصار سے آزاد کرتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔"

ہبی جان آپ کہا جا رہے ہیں۔۔۔کیف اُسے اٹھتے دیکھ منہ بنا کر بولی۔۔۔۔"

میرا بچہ تیار ہونا ہے پولیس اسٹیشن جانا ہے میں ابھی ڈریس چینج کر کے آتا ہوں۔۔۔ مسکرا کر کہتے کیف ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا تقریباً تین منٹ بعد وہ پولیس کی وردی کی پہن کر باہر نکلا دل جو اُس کے انتظار میں تھی آنکھوں میں چمک لیے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔"

ایسے کیا دیکھ رہی ہوں میرے دل۔۔۔۔۔ کیف آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں میں برش پھیر رہا تھا جب نظر آئینے میں نظر آتے دل کی چمکتی آنکھوں پر پڑھی۔۔۔۔"

آپ اِس ڈریس میں بہت پیارے لگ ہیں ہبی جان جب میں پولیس والی بنو نگی پھر میں بھی آپ کی طرح ایسی ڈریس پہنو نگی۔۔۔ وہ حسرت سے اونچی آواز میں بولی۔۔۔۔"

ہبی جان جب آپ کام پر جاتے ہیں میں آپ کو بہت زیادہ مس کرتی ہوں۔۔۔ دل اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر بولی۔۔۔ کیف ہنس پڑا۔۔۔

میں بھی آپ کو بہت زیادہ مس کرتا ہوں میرا بچہ۔۔۔ کیف نے مڑ کر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے تو دل صوفے سے اٹھتی بھاگنے والی اندر میں اُس سے لپٹ گئی۔۔۔۔"

اور دل کے لپٹنے سے کیف نے پھر سے دل کو دیکھا جو جانے انجانے میں کیف کے ساتھ بہت کچھ کر جاتی تھی اور اسے پتا بھی نہیں چلتا تھا کے وہ اپنے ہبی پر کون سے مظالم ڈھال رہی ہے۔۔۔۔۔""

اپنا خیال رکھنا میری جان مجھے دیر ہو رہی ہے واپس آ کر تمھیں آئسکریم کھلانے لے جاؤ نگا۔۔۔ کیف آرام سے دل کو خود سے الگ کرتے بولا۔۔۔"

او کے ہبی جان دل نے مسکرا کر کہا تو کیف اُسکے ماتھے پر محبت بھرا بوسہ دیتے مسکرا کر سر کو جھٹکتے باہر چلا گیا۔۔۔ دل اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے شرما گئی۔۔۔۔"

ہائے ہبی جان مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں تب ہی تو بار بار بوسہ دیتے میں نے شبو کے ساتھ فلم میں دیکھا تھا ہیروئن کا ہبی بھی تو ایسے ہی چمی کرتا تھا ہائے میرے ہبی۔۔۔۔ کیف کو سوچ کر وہ بلش کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔"

دل تمھارا دل اتنا تیزی سے کیوں ڈھرک رہا ہے۔۔۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے دل نے معصومیت سے کہا۔۔۔"

دل کو چھوڑوں میں تو طام کو جا کر بتاتی ہو میں رات کو آئسکریم کھانے جاؤ گی آپنے دھڑکتے دل کو اگنور کرتی وہ باہر طہام کے پاس چلی گی۔۔۔۔۔"""""

کیف تو میٹنگ میں بھی چلا گیا تھا آج لبابہ کا موڈ تھورا اف تھا اس کے بابا اکرم کی طبیعت کچھ دنوں سے ٹھیک نہیں تھی جس کی وجہ سے لبابہ کو ایک کیس دیا گیا تھا وہ اس کی طرف دھیان نہیں دے پا رہی تھی آج اس کیس کی میٹنگ رکھی گئی تھی اور لبابہ نے اس کیس کے متعلق کوئی بھی کام نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے آج اس کی عزت افزائی ہونے والی تھی۔۔۔۔۔۔"""

مس لبابہ آپ کو ایک کیس دیا گیا تھا اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے یا ہم یہ کہے کے آپ اس وڈیرے سے ڈر گی ہے پولیس افسران لبابہ کو دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔۔"""

سوری تو سے سر بٹ آپ کو پتا ہونا چاہیئے سر کے یہ ذمیداری یو پولیس وردی ہم نے ایسے ہی نہیں پہنی کے کسی کے کہنے سے بھی ڈر جائے نا ہی میں اس وڈیرے سے ڈرتی ہو اور جو کیس میں نے لیا ہوا ہے وہ ایک قتل کیس ہے جو اس وڈیرے کے بیٹے نے کیا اسے پھانسی کے پھندے تک نا پہنچایا میرا نام بھی اے ایس پی لبابہ ملک نہیں لبابہ بناڈرے اپنے افسران کے سامنے ڈٹ کر بولی تھی۔۔۔"""

تو مس اے ایس ایس پی لبابہ ملک ابھی کی فائل کہا ہے باتیں کرنا آسان ہے لیکن کرنا مشکل ہوتا ہے افسران نے بھی شاید سوچا تھا وہ آج لبابہ کی جان نہیں چھوڑے گے۔۔۔"""

سر میری طبعیت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے اس فائل ہے پر کام نہیں ہر سکی لبابہ نے اپنی غلطی مانتے سر جھکاتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔"""

مس لبابہ مجھے اس فائل پر کل تک سارا کام کمپلیٹ چاہیئے انڈر سٹینڈ۔۔۔۔۔"""

جی سر لبابہ نے آپکا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا اس کے بابا کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور کل رات سے وہ سوئی بھی نہیں تھی اسے اس وقت سامنے بیٹھے افسران پر بھی غصہ ارہا تھا۔۔۔۔"

اب آپ جا سکتی ہے۔۔۔۔افسر نے کہا تو لبابہ کیبن سے نکلتی باہر اگی اور باہر اکر لبابہ نے ایک گہرہ سانس بھرتے خود کو نارمل کیا اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیراتا کے وہ پر سکون ہو سکے اپنے آپ کو پر سکون کرتے لبابہ باہر جانے لگی۔۔۔۔۔"

کہا جا رہی ہو لبابہ۔۔۔۔ابھی وہ پولیس اسٹیشن سے باہر نکلتی کے اسے کیف کی آواز ائی تھی۔۔۔"""

میرا سر بہت درد کر رہا ہے کیف میں تھوری دیر باہر جانا چاہتی ہوا کیلی رہنا چاہتی ہو۔۔۔""

ٹھیک ہے جاؤ اپنا خیال رکھنا کیف کی بات پر سر ہلاتی لبابہ باہر چلی گی۔۔۔۔۔"""

پولیس اسٹیشن سے نکل کر لبابہ پیدل ہی چلتی ہوئی جا رہی تھی وہ کیس کے بارے میں سوچتی ہوئی جا رہی تھی کے اچانک سے اس کی ٹکڑ سامنے سے آتے ایک لڑکے سے ہوئی تھی۔۔۔۔""

افففف لگتا ہے آج میرے ہاتھوں کوئی قتل ہو گا لبابہ جو سوچوں میں گم تھی سامنے والے کو دیکھے بغیر ہی اپنا ماتھا پکڑے بولنے لگی

"""۔۔۔۔

ارے میڈم جی دھیان سے جایئے کا ہے کو ٹکراتی پھر رہی ہے مجھ سے راج نے لہے زاری سے بولا۔۔۔""

تم اندھے ہو کیا نظر نہیں آتا سامنے سے ایک لڑکی ا رہی ہے تم اس سے ٹکڑا رہے ہو لبابہ کو پہلے ہی غصہ تھا اب اس سے ٹکڑ ہو گی تھی لبابہ کو تو کوئی غصہ نکالنے کے لئے مل گیا تھا۔۔۔۔""

راج نے ماتھے پر بل ڈالے لبابہ کو دیکھا جی میڈم اپن اندھا ہے دیکھ نہیں سکتا راج نے ادھر ادھر ہاتھ مارتے ناٹک کرتے ہوئے کہا

"""۔۔۔۔۔۔

اووو سوری سوری۔۔۔۔لبابہ نے اسے پہنچانا ہی نہیں تھا اسے یاد بھی نہیں تھا کے یہ پہلے اس سے مل چکی تھی۔۔۔""

مجھے نہیں پتا تھا تم اندھے ہو تم اکیلے یہاں کیا کر رہے ہو اندھے ہو تو کسی ایک جگہ بیٹھو یہاں وہاں چلتے ہوئے لوگوں کو کیوں ٹکریں مار رہے ہو لبابہ نے اپنی ڈارک ہیزل آنکھوں کو راج کی ڈارک کالی انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

میڈم اپ جو بھی ہے اپن سے کا ہے کو لڑنے کا مین اندھا ہو گا ری کے پیچھے او یا ٹرک کے آپ اپنے کام سے کام رکھے۔۔۔"""

مجھے تمہاری کوئی پرواہ بھی نہیں ہے بھار میں جاؤ لبابہ کا دماغ پہلے ہی خراب تھا اب یہ کر رہا تھا راج نے خیرت سے لبابہ کو دیکھا جو سچ میں شاہد پاگل ہو چکی تھی۔۔۔۔"""

راج لبابہ کو دیکھ رہا تھا جو غصے سے چلتی ہوئی سڑک پار کر رہی تھی راج نے دوسری طرف دیکھا جہاں سے ایک گاڑی سپیڈ سے سے ا رہی تھی لیکن لبابہ میڈم کو کوئی ہوش نہیں تھی اس سے پہلے گاڑی لبابہ کو ہٹ کرتی راج نے لبابہ کے پاس جاتے اسے اپنی طرف کھینچا تھا لبابہ اس اچانک حملے کے لئے تیار نہیں تھی کے چیخ لبابہ کے منہ سے نکلی تھی راج نے لبابہ کو سینے سے لگایا تھا۔۔۔"""

لبابہ کی گہری سانسیں راج کو اپنے سینے پر محسوس ہوئی تھی اور راج کا دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا پہلی مرتبہ کسی لڑکی کے سینے سے لگنے سے راج کے جسم میں گدگدی سی ہوئی تھی لیکن اسے اپنا بدلہ یاد آیا تھا اس نے لب بھینچے لیکن نرم ہاتھوں لبابہ کو الگ کیا تھا۔۔۔""""

لبابہ نے راج کو دیکھا اور پھر تیز رفتاری سے جاتی گاڑیوں کو شکر ہے بچ گی لبابہ نے شکر ادا کیا۔۔۔"""

اپن نا ہوتا تو اس وقت آپ وہاں سڑک کے بیچوبیچ سڑک پر چھاپہ بنی سڑک کے ساتھ چپکی ہوتی راج نے لوفرانہ انداز میں لبابہ کا مزاق اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"""

لبابہ نے راج کو دیکھا۔۔۔اوئے تم تو اندھے تھے پھر تم نے مجھے کیسے بچایا تمہیں کیسے پتا چلا لبابہ نے آپنی ڈارک ہیزل آنکھیں چھوٹی کرتے مشکوک نظروں سے راج کو دیکھا۔۔۔۔"

میڈم اپن نا تو اس دن اندھا تھا جس دن آپ کی گاڑی ٹھیک کی تھی نا اپن آج اندھا ہے کے آپ کو سڑک کے ساتھ چپکنے دیتا راج نے شوخے بنتے آپنے سلکی بال سیٹ کرتے ہوے کہا۔۔۔۔"

اوئے تم یہاں یاں ہاں مجھے یاد آیا تم تو وہی ہو نا تم یہاں کیا کر رہے ہو لبابہ بھی سڑک کے کنارے بنے فٹ پاتھ پر بیٹھ گی راج بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔"

میڈم یہ لاہور ہے اور میں لاہور میں رہنے والا اب میں کہی بھی جا سکتا ہو مجھے کیا پتا تھا اپن کو آپ آج پھر سے مل جائے گی """۔۔۔

ہاں یہ تو ہے لیکن تم یہ بولتے کیسے ہو لوفر ٹائپ لبابہ نے راج کو دیکھا شکل سے تو بہت پیارا تھا ڈارک آنکھیں چھوٹی چھوٹی ڈاڑھی ہنسنے پر پڑنے والا ڈیمپل۔۔۔"""

میڈم جی اب ایسے نا دیکھے مجھے شرم آتی ہے راج اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے بولا جس سے لبابہ کا قہقہ وہاں سڑک پر گونجا تھا۔۔۔"""

ہاہاہاہا۔۔۔۔کتنے فنی ہو تم لیکن کیوٹ بھی بہت ہو کہاں سے سیکھتے ہو ایسی باتیں۔۔۔"""

میڈم جی اپن کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے میں خود ایک دوست کے گھر رہتا ہو کوئی کام ملتا ہے تو کر لیتا ہو ورنہ کہی سے بھی کھا پی لیتا ہوا گر آپ کے پاس کوئی کام ہے تو مجھے دے دے غریب کا بھلا ہو جائے گا راج نے لبابہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"""

ابھی تو میرے پاس کام نہیں ہے لیکن جب ہوا تو ضرور بتاؤ گی یہ ں تا وپڑھے کتنا ہو۔۔۔۔"""

اپن پڑھا لیکھا ہوتا تو آج آپ کی طرح پولیس والا ہوتا اسے سڑکوں پر نا ادھر ادھر دھکے کھا رہا ہوتا۔۔۔۔۔"""

اس سے پہلے کے لبابہ کچھ اور بولتی اسے کیف کی کال آئی تھی لبابہ نے کال اٹھائی ہیلو کیف۔۔"""""

کیف کا نام سن کر راج نے غصے کے مارے اپنی مٹھیاں بند کی تھی۔۔۔"""

ہاں کیف اس وڈیرے اور بلیک شیڈو کے کیس کے بارے میں اکر بات کرتی ہو مجھے تو اس بلیک شیڈو سے اتنی نفرت ہے کے میرا دل کر رہا ہے میرے سامنے ہو اور اس کا قتل کر ادو لبابہ نے غصے سے کہا اور پاس بیٹھا ضمار راجپوت بلیک شیڈو کا دل کر رہا تھا وہ ہنسے ان کی بے وقوفوں پر جس کا ڈھونڈ رہے ہے وہ اس کے پاس بیٹھا ہے۔۔۔۔"""

کال بند کرتے لبابہ اٹھی تم نے اکر میرا موڈ فریش کر دیا ہے راج ٹھینکیو لبابہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

ایسے موڈ فریش تو مین کرتا رہو گا آپ کے اپن پیدا ہی ایسی لئے ہوا ہے کے لوگوں کا دل نکال سکے راج نے لبابہ کو دیکھتے ہوئے کہا

۔۔۔۔"""

دل نکال سکے۔۔۔۔لبابہ نے خیرت سے دیکھا۔۔۔۔"""

میڈم اگر آپ کہو تو آپ کا بھی دل نکال دو اور اپنے پاس رکھ لو راج نے آنکھ مارتے کہا تو لبابہ نے غصے سے راج کی طرف دیکھا

۔۔۔۔"""

زیادہ فری نا ہو مجھ سے ورنہ آنکھ پھوڑ دو گی۔۔۔"""

اپن نے تو مزاق کیا تھا میڈم سوری راج اداس چہرہ بناتے جانے لگا تو لبابہ کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔"""

سنو راج۔۔۔۔۔لبابہ کی آواز سنتے راج کے قدم رکے تھے۔۔۔"""

چلو دوستی کرتے ہے لیکن اس دوستی کو اچھے سے نبھانا لبابہ نے راج کے آگے اپنا ہاتھ کیا راج نے مسکرا کر لبابہ کا ہاتھ دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھا دیا۔۔۔۔"""

میڈم اپن دوستی بھی اچھے سے نبھاتا ہے اور دشمنی بھی آپ فکر نا کرے جہاں آپ کو میری ضرورت کوئی اپن وہاں ٹپک پڑے گا آپ اپن کو اجازت سے میرے کو جانا ہے میرے دوست کی آج شادی ہے مجھے وہاں جانا ہے راج لبابہ کو کہتے چلا گیا۔۔۔۔"""

لبابہ نے مسکرا کر راج کو دیکھا اور پولیس اسٹیشن کی طرف چلی گی اس بلیک شیڈو کی تو جب تک پتا صاف نہیں کرو گی نا مجھے سکون نہیں آیے گا ایک بار ملے سہی لبابہ بلیک شیڈو کے بارے میں سوچ سوچ کر پاگل ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔"""""""

لبابہ گھر گی آج تو وہ بہت تھک گی تھی کمرے میں گی فریش ہو کر اپنے باپ کے کمرے میں گی اکرم کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی لبابہ کو صبح سے اپنے بابا جی طبیعت کی فکر تھی لبابہ اپنے روم سے نکل کر اکرم کے روم میں گی جیسے ہی لبابہ نے دروازہ کھولا سامنے ہی اکرم کرسی پر بیٹھے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچوں میں گم تھے۔۔۔"""

آنکھوں سے آنسو رواں تھے لبابہ جلدی سے اکرم کے پاس گئی بابا۔۔۔"""

لبابہ کی آواز سنتے اکرم جلدی سے اٹھا اور لبابہ کو دیکھنے لگا اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کئے۔۔۔"""""

بابا کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہے نا لبابہ گھٹنوں کے بل بیٹھی اپنے بابا کے ہاتھ تھام گی۔۔۔"""

جی میری گڑیا میں ٹھیک ہو کیوں پریشان ہوتی ہو میری جان اکرم نے پیار سے لبابہ کے سر پر پیار دیا۔۔۔"""

بابا پھر سے ماما کی تصویر دیکھ کر رو رہے تھے نا لبابہ نے اکرم کے ہاتھوں سے فوٹو فریم لے کر اسے اٹھا کر دیکھا اس فریم میں اس کی ماں کی تصویر تھی۔۔۔۔""".

بابا۔۔۔۔لبابہ نے آنکھوں میں انسو لائے اکرم کو دیکھا اکرم نے ہلکا سا مسکراتے لبابہ کے سر پر پیار دیا تھا جب تم پیدا ہوئی تھی تو تمہاری ماں بہت خوش ہوئی تھی اس نے کہا تھا وہ تمیں بہت پیار سے پالے گی اکرم آبدیدہ ہوتے گویا ہوئے اکرم کی باتیں سن کر لبابہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے۔۔۔۔"""

بابا۔۔۔ماما اتنی جلدی کیوں چلی گی لبابہ اپنا سر اکرم کے گھٹنوں میں رکھے آنسو بہانے لگی اکرم کو اپنے گھٹنوں میں پانی محسوس ہوا تو تڑپ کر اپنی بیٹی کا چہرہ اپنے سامنے کیا۔۔۔"""

میری جان۔۔۔۔کیوں مجھے آنسو بہا کر تکلیف دیتی ہو تمہاری ماں چلی گی ہے لیکن میں تو تمہاری پاس ہو نا کیوں رو رہی ہو اکرم نے لبابہ کے آنسو صاف کیے۔۔۔۔"""

لبابہ نے اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ لاتے اکرم کے ہاتھ پکڑے ان کے ہاتھوں پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔۔۔"""

بابا۔۔۔۔آپ تو میری جانو ہے پیاری سی جانو جس کے بغیر لبابہ ملک کچھ بھی نہیں ہے آپ مجھے کبھی چھوڑ کر مت جائے گا ورنہ میں ٹوٹ جاؤ گی بابا۔۔۔۔"""

میں نے بھلا اپنی بیٹی کو کہا چھوڑ کر جانا ہے میں تو اپنی گڑیا کے پاس ہی ہو۔۔۔۔"""

ہاں اسی لیے آپ اپنا خیال نہیں رکھتے چلے اٹھے لبابہ نے اکرم کا بازو پکڑا اور ان کے ہاتھ سے فریم لے کر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اکرم کو پکڑ کے انہیں بیڈ پر لٹایا۔۔۔۔"""

آپ ریسٹ نہیں کرتے نا بابا ناہی اپنا خیال رکھتے ہے پھر کہتے ہے میں آپ کو ڈانٹتی ہو لبابہ منہ بناتے ہوئے کہتے اکرم کو مسکرانے پر مجبور کر گی۔۔۔"""""

مجھے لگتا ہے مجھے شادی کر لینی چاہیے تا کے میری بیٹی جب جاب پر جاتی ہے پیچھے کوئی میرا خیال رکھنے والا ہو اکرم ہنستے ہوئے کہنے لگے تو لبابہ نے گھور کر اپنے بابا کو دیکھا۔۔۔۔"""

باباااا۔۔۔۔کیا یار آپ بھی ہمارے بیچ کوئی بھی نہیں اسکتا ہے ہاں آپ کی کوئی پرانی محبوبہ ہوتی تو آپ سے شادی کروا دیتی لیکن ابھی تو کوئی چانس نہیں ابھی آپ ریسٹ کرے۔۔۔"""

پرانی محبوبہ کے نام پر اکرم صاحب تیس سال پیچھے چلے گیے تھے پھر سے جھٹکتے ہوئے مسکراتے اپنی پیاری سی بیٹی کو دیکھا تھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔"""

اہم اہم۔۔۔۔مسکرا کیوں رہے ہے۔۔۔۔"""

کچھ نہیں میری جان تم جاؤ تم بھی تھکی ہوئی ہو جا کر ریسٹ کرو اکرم نے پیار سے کہا تو لبابہ بھی اکرم کو لٹا کر اپنے بابا کے اوپر کمبل سٹ کرتی باہر چلی گی۔۔۔"""

لبابہ کے اپنے سر میں بت انتہا درد ہو رہا تھا آج اسے بھی شدت سے اپنی ماں کی یاد ارہی تھی ایک بار پھر سے لبابہ کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے پھر بیڈ پے جا کر لیٹ کر اپنا سر بیڈ کی پشت سے ٹکا کر بیٹھ گی آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔"""

ابھی اسے آنکھیں بند کیے تھوری ہی دیر ہوئی تھی کے اس کے موبائل پر کال ائی جس سے لبابہ اپنی سوچوں سے باہر ائی تھی اور موبائل پر دیکھا لیکن پھر اسے ان نون نمبر سے کال آتے دیکھ وہ سمجھ گی تھی کے کس کی کال ہے اس نے کال بند کی اور پھر سے سر ٹکا لیا لیکن کال کرنے والا بھی ڈھیٹ تھا پھر سے کال کر دی تھی۔۔۔۔"""

افففف۔۔۔۔۔آج یہ میرے ہاتھوں سے جائے گا کال آتے دیکھ لبابہ نے کال اٹھائی۔۔۔۔"""

شرم نام کی چیز ہے کے نہیں تم میں بلیک شیڈو آو میں نے غلط کہ دیا کے شرم اور وہ بھی تم میں شرم نام کی چیز تو تمیں چھو کر بھی نہیں گزری ہو گی ورنہ ایسے کام تم نا کرتے لبابہ تو کال اٹھاتے ہی ضمار کو سنانے لگی تھی۔۔۔۔۔""""".

سانس لے لو دل ربا اتنی شدت سے میری کال کا انتظار تھا کے کال آتے ہی مجھے باتیں سنانے لگ گی۔۔۔۔""

بکواس بند کرو تم خبر راد آئندہ مجھے کال کی یا دل ربا بولا ورنہ زبان کھینچ لو گی لبابہ پہلے ہی دکھی تھی اس کے سر میں درد تھا ایک یہ سر کھانے آگیا تھا۔۔۔""

میری دل ربا۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے اتنا غصہ وہ بھی مجھ معصوم پر دوسری طرف ضمار بھی لبابہ کو تنگ کرنے میں مزہ ارہا تھا۔۔۔۔۔""

معصوم وہ بھی تم اتنی بکواس کرتے ہو یے تمہارا منہ بھی نہیں جلتا لبابہ نے ضمار جو شرم دلانے کی کوشش کی۔۔۔""".

دل ربا مجھے شرم دلانے کی کوشش نا کرو کیونکہ مجھے شرم کبھی نہیں اسکتی وہ بھی تمہارے سامنے بھلا کوئی اپنی دل ربا کے سامنے بھی شرم کرتا ہے۔۔۔۔۔""""

تم نا بھار میں جاؤ ائی سمجھ آئندہ مجھے کال کی میں نے تمہارے گھر اکر تمہیں جان سے مار دینا ہے لبابہ بھی چڑتے ہوئے بولی اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے والا کا سر پھاڑ دے۔۔۔۔"

میں نے تو بس اتنا کہنا تھا کے دل ربا کے میں کل تمیں مجھے پکڑنے کا موقع دیتا ہو۔۔۔""

کیا مطلب ضمار کی بات سنتے لبابہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔۔""""""

مطلب یہ ہے میرا کل اسلحے کا ٹرک مصر کے لئے جا رہا ہے اور یہ لاہور کے مین روڈ سے میرا ٹرک جایے گا اگر تم میں ہمت ہے تو پکڑ لو میں تمہارے سامنے آؤ گا ضمار جا انداز چیلنجنگ والا تھا۔۔۔""

لیکن تم یہ مجھے کیوں بتا رہے ہو لبابہ کو خیرت ہوئی تھی کے اسے کیوں بتا رہا ہے۔۔۔۔""

میں نے سوچا کتنے سالوں سے مجھے پکڑنے کی کوشش کر رہے ہے آپ لوگ چلو ایک موقع دیتا ہو پکڑ سکتے ہو تو پکڑ لینا

"""""۔۔۔۔۔

تیار رہنا پھر بلیک شیڈو ہمارا سامنے کرنے کے لئے تمیں کل نا پکڑا تو میرا نام بھی لبابہ ملک نہیں۔۔۔۔""""

ہمشیہ سے کہتا ہو اور ابھی بھی کہتا ہو کے اپنا نام بدلنے کے لیے تیار رہنا پھر تمہارا نام ہو گا دل ربا ضمار نے پھر سے لبابہ سے کہا

""""۔۔۔۔۔

بھار میں جاؤ تم۔۔۔۔۔"""

تمہارے ساتھ جاؤ گا۔۔۔"""

اااااا۔۔ تنگ آتے لبابہ نے کال بند کر دی دوسری طرف ضمار نے مسکراتے ہوئے موبائل کو دیکھا ایسی موت مارو گا تم لوگوں کو کے نا تم لوگ مرنے پر ہو گے نا ہی زندوں میں ضمار نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔۔۔"""""

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔

KAIFF E DIL

WRITER MAHI SHAH

EPISODE 14 ❤□❤□

میرا دل کہا ہوں تم۔۔۔۔؟ پولیس اسٹیشن سے تھکا ہارا آتا کیف اپنے کمرے میں آتے دل کو پکارنے لگا۔۔۔۔"

میں یہاں ہوں ہی جان۔۔۔دل ڈریسنگ روم سے آواز دے کر بولی تھی۔۔۔۔"

ڈریسنگ روم میں کیا کر رہی ہوں۔۔۔؟ کیف کندھے آچکا کر ڈریسنگ روم میں آیا اور آگے کا منظر دیکھ کر اُسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔وہ ایک لمحے کے لیے ٹھٹک کر رہ گیا...."

دل ایک پیارا سا فراک پہنے ہوئے تھی، جو اس کی نرم جلد پر خوشبو کی طرح چھا رہا تھا۔اس کے لمبے بال کھلے ہوئے تھے چہرہ تو ویسے ہی دل کا خوبصورت تھا وہ سادگی میں بھی کیف کے دل کے تار چھیڑ کر رکھ دیتی تھی آنکھوں میں کاجل کا ہلکا لگایا تھا تھا، دل کی خوبصورت گرے آنکھوں میں کاجل لگتا بھی بہت خوبصورت تھا اور دل کو کاجل لگانا پسند بھی بہت تھا جو اس کی معصومیت کو مزید بڑھا رہا تھا، اور وہ اپنی چھوٹی سی دنیا میں گم ہو کر ڈریسنگ روم کے آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ کیف کی آنکھوں میں حیرت اور محبت کی جھلک تھی۔دل کو دیکھتے اس کے چہرے پر ایک نرم مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ اس کی تیاری کو دیکھ کر بس خاموش رہا، جیسے کوئی خواب دیکھ رہا ہو۔۔۔۔۔"

دل نے جب کیف کو دیکھا تو اس کی مسکراہٹ اور آنکھوں میں شرارت کا تاثر تھا۔ وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھی اور کیف کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔"

ہبی جان میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔؟

کیف نے مسکراہٹ دبائے دل کی طرف ایک محبت بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔"

دل ہم شادی پر نہیں جا رہے ہیں، ہم آئس کریم کھانے جا رہے ہیں۔۔۔ کیف اُسے بلیک بھاری سے موتیوں سے بھرے فراک میں دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا تھا یہ فراک اسے کیف نے ہی لا کر دیا تھا لیکن دل نے کبھی پہنا نہیں تھا آج دل نے اپنے دل کی حسرت کو پوری کرتے ہوئے پہن ہی لیا تھا۔۔۔"

ہبی جان میرا مزاق نہ اڑائیں ہم آئسکریم کھانے جا رہے ہیں لیکن میرا دل کر رہا تھا تیار ہونے کو۔۔۔ دل منہ بنا کر بولی اور اس کے چہرے پر ایک معصوم سی شرم آ گئی۔۔۔۔"

اوو ہوں میرے بچے کا دل کر رہا تھا تیار ہونے کو۔۔۔ ایسے کرنا تم میرے لیے رات کو تیار ہو جانا لیکن ابھی ہم آئسکریم پالر جا رہے اتنا ہیوی ڈریس اچھا نہی لگتا چیں نج کر کے یہ والا پہن لوں میرے دل پر بہت سوٹ کرتا ہے۔۔۔ کیف نے الماری میں سے نیوی بلو کلر کا سمپل کا شرٹ ٹاورز نکال کر کہا۔۔۔"

ہبی جان کیا میں اِس ڈریس میں پیاری نہی لگ رہی اِس لیے آپ کہہ رہے کہ میں اِسے اتار دوں۔۔۔ دل کا منہ غبارے کی طرح بن گیا۔۔۔ کیف اپنا سر تھام کر رہ گیا۔۔۔"

بہت پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔ لیکن لوگ آپ کو دیکھ کر ہنسیں گے اور کہیں گے دل اتنا تیار ہو کر آئسکریم کھانے نہی شادی پر آئی ہے۔۔۔ کیف شرارت سے ہنس کر بولا۔۔۔"

ہاں یہ بھی ہے میں اتارتی ہوں یہ ڈریس ہبی جان۔۔۔ دل جلد بازی میں کہتی کیف کے سامنے ہی اپنے فراک کی بیک زپ کھول گئی۔۔۔"

دل کو اپنے سامنے ہی زپ کھولتے دیکھ کیف ہڑ بڑا گیا تھا اف دل کیا کرتی ہو تم کیف نے گہرا سانس بھرتے دل کو دیکھا جو مشکل سے اپنی پچھلی ذپ کھول رہی تھی۔۔۔""

دل مجھے باہر جانے دیں پھر آپ جلدی سے ڈریس چینج کر لیں۔۔۔دیر ہو رہی ہے ہمیں۔۔۔اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کیف نے ایک جان نثار نظر دل پر ڈالی اور ڈریسنگ روم سے باہر آیا۔۔۔اُسکا بروقت فریش ہونے کا کوئی ارادہ نہی تھا۔۔۔وہ کیف کو آئسکریم کھلا کر لانے کے بعد فریش ہونے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔"

بھائی کیا میں اندر آجاؤ۔۔۔؟طہام دروازہ ناک کرتے ہوئے کیف سے اُس کے کمرے میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرنے لگا۔۔۔"

ہاں آجاؤ۔۔۔کیف جو اپنے جوتے اتارنے کے لیے صوفے پر بیٹا ہی تھا گردن موڑ کر طہام کو دروازے پر دیکھ کر اندر آنے کا کہا۔۔۔"

بھائی وہ مجھے کچھ ضروری بکس لینے ہے پیسے چاہیے تھے۔۔۔وہ منہ بنا کر کہتا کیف کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔"

کتنے پیسے چاہیے۔۔۔اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے کیف انہیں ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔۔۔"

7....ہزار روپے چاہیے بھائی۔۔۔طہام ہچکچا کر بولا۔۔۔کیف نے طہام کی بات سن کر یک دم اُسے آئبرو اچکا کر دیکھا۔۔۔"

کون کون سی بکس چاہیے مجھے بتادوں میں لے آؤنگا۔۔۔کیف نے طہام کا بنا منہ دیکھ کر انکار نہ کیا۔۔۔"

اوکے میں آپ کو واٹس ایپ کر دونگا بکس کی پکچر۔۔۔۔"

ہبی جان میں تیار ہو گئی اب چلیں۔۔۔ابھی کیف کچھ کہتا جب دل اُسکا سلیکٹ کیا ہوا ڈریس پہن کر ڈریسنگ روم سے باہر آئی تھی۔۔۔۔"

بھائی کیا آپ کہی جا رہے ہیں۔۔۔؟طہام دل کو تیار دیکھ کر کیف سے پوچھنے لگا۔۔۔"

ہاں میں دل کو آئسکریم کھلانے لے کر جا رہا ہوں۔۔۔کیف مسکرا کر بولا طہام کے ماتھے پر تین بل نمودار ہوئے۔۔۔"

میں بھی ساتھ جاؤنگا بھائی۔۔۔دل کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر طہام نے چڑ کر کہا تھا۔۔۔"

تم پھر چلے جانا کسی دن ابھی میں اور دل جا رہیں ہیں۔۔۔کیف کچھ وقت اکیلے دل کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا اس لیے اس نے طہام کو منع کر دیا اور طہام کو یہ بات حد سے زیادہ بری لگی اس نے ایک نظر دل پر ڈالی جو خوش ہوتے کبھی اپنے بال ٹھیک کر رہی تھی کبھی اپنا پہناوا پیارا سا فراک ادھر ادھر لہرا رہی تھی وہ آج پہلی بار اپنے ہبی کے ساتھ کہی باہر جا رہی تھی۔۔۔۔

لیکن طہام کو برا بھی لگا تھا کے وہ دل کی وجہ سے اس کا بھائی اسے اپنے ساتھ لے جانے سے منع کر رہا تھا۔۔۔"

ہبی جان ہم لے جاتے ہیں طام کو بھی اپنے ساتھ۔۔۔دل طہام کی نظریں خود پر محسوس کرتے بولی۔۔۔۔"

نہیں دل ابھی ہم دونون چلتے ہے کیف نے طہام کو دیکھتے ہوے کہاجو دل کی بات سنتے دانت نکال کر کیف کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"""

مجھے نہیں پتا طام بھی جائے گا دل منہ بناتے بیٹھ گی دل کی ضد کی وجہ سے کیف نے طہام کو دیکھا اسے پتا نہیں کیوں جیلسی ہوتی تھی جب اس کی بیوی اس کے بھائی کا ساتھ دیتی تھی لیکن کیا کر سکتا تھا اپنی چھوٹی سی چار فٹی بیوی کے آگے کچھ بول بھی نہیں سکتا تھا

"""""۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔میں باہر انتظار کر رہا ہوں دونوں کا جلدی سے آجاؤ جس نے آنے میں دیر کی اُسے چھوڑ کر چلا جاؤ نگا۔۔۔۔کیف بھی طہام کو اگنور کرتے کہ کر نکل گیا اِس لیے وہ بات ختم کر کے کہتے باہر چلا گیا۔۔۔۔"

دیکھ لو طام میرے کہنے پر ہبی جان تمھیں بھی اپنے ساتھ لے کر جا رہیں ہیں۔۔۔دل مسکرا کر کہتی طہام کے ساتھ باہر چلی گی

طہام بھی خوشی خوشی باہر چلا گیا۔۔۔،"""""

ویسے طام میرے ہبی جان مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہے نا میرے کہنے پر تمیں لے کر جا رہے ہے دل نے اسے چرانے کے لیے اپنی زبان نکال کر اسے چڑایا جس سے تھورا بہت طہام کو غصہ بھی آیا تھا۔۔۔۔"""""

زیادہ مت بولو میرا دل کر رہا ہے میں تمہارے بال کھینچ لوں۔۔۔طہام کو دل کی بات بری لگی جس پر وہ غصے میں بولا۔۔۔۔اسے دل سے جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس کا بھائی دل کی وجہ سے اسے اپنے ساتھ لے جانے سے منع کر رہا تھا۔۔۔۔"

اگر تم نے میرے بال کھینچے ہبی جان بدلے میں تمہیں گنجا کر دینگے۔۔۔دل اُسے منہ چڑھا کر بھاگ کر گاڑی میں بیٹھ گی تھی۔۔۔۔طہام اس کی پشت کو گھورتے خود بھی دل کے پیچھے چل دیا تھا لیکن پھر مسکرا دیا گندی بچی میں جب تمیں پڑھاؤ گا دیکھنا بھائی سے کتنی دانت پڑواتا طہام ابھی سے اپنا بدلہ سوچتے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔"""

وہ آئسکریم پارلر پہنچے تھے اور اندر جا کر بیٹھے کیف نے دونوں سے اس کے فیورٹ فلیور پوچھے اور آرڈر کر دئے تھوری ہی دیر میں آئسکریم آگی تھی۔۔۔۔"""

واووو ہبی کتنے مزے کی ہے نا۔۔۔دل مزے سے آئسکریم کھاتے ہوئے بولی آدھی آئسکریم تو دل کے ہونٹوں کے نیچے اور آدھی اوپر لگ رہی تھی۔۔۔۔"

ہاہاہایا۔۔۔۔بھائی دیکھے دل کے ہونٹ دیکھے اور چہرہ ساری آئسکریم لگ گی ہے طہام نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔"

ہبی۔۔۔۔طام چھیڑ رہا ہے اس سے پہلے کے رونی صورت بناتے اپنی آستین سے اپنا منہ صاف کرتی کیف نے دل کا بازو پکڑا تھا

"""""۔۔۔۔

پہلے ایک پیکچر لیتے ہے۔۔۔۔کیف کو بھی دل اس حالت میں میں بہت کیوٹ لگ رہی تھی کیف نے اپنا موبائل نکالا اور دل کی اور اپنی پیکچر لی جس میں دل کبھی اپنے آئسکریم لگے ہونٹوں کو کبھی کچھ کرتی کبھی کچھ۔۔۔"""

دل نے تھوڑی سے آئسکریم لیتے اپنے ہبی کے ناک پر لگائی تھی دل کا قہقہ گونجا تھا پھر کیف نے اپنی بھی دل کر ساتھ پیکچر لی تھی ساتھ میں طہام کی بھی جو منہ بنا کر دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"""""

پھر سے دل اپنے کپڑوں سے صاف کرنے لگی تھی۔۔۔"""

دل۔۔۔۔۔کیوں کپڑے گندے کرنے ہے یہ ٹشو ہے نا اس سے صاف کرو لا و میں ہی صاف کر دیتا ہو کیف نے ٹشو پکڑا اور دل کا منہ صاف کرنے لگا ہبی آنکھوں میں چمک لئے اپنے ہبی کو دیکھ رہی تھی طہام ان دونوں کو دیکھ رہا تھا طہام اپنی آئسکریم کھاؤ ہماری طرف کیا رکھ رہے ہو کیف نے طہام کو ڈانٹا۔۔۔۔"""

کچھ نہیں بھائی ویسے ہی دیکھ رہا تھا طہام نے منہ بناتے دوسری طرف اپنا چہرہ کرتے آئسکریم کھانے لگا تھا۔۔۔""".

ہبی جان کیوں ڈانٹتے ہے طام کو میرا دوست ہے۔۔۔"""

دل طہام کی زیادہ سائڈ نا لیا کرو کیف نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوے کہا۔۔۔۔"""

اچھا ہبی۔۔۔۔اب بس کرے نا مجھے جانا ہے دل کرسی سے اٹھتے ہوے بولی۔۔۔۔"""

اچھا چلو۔۔۔۔کیف نے پیسے دیتے باہر نکل گئے ابھی وہ باہر گیے ہی تھے کے دل کو ٹیڈی بیئرز والی شاپ نظر ایک تھی ہبی مجھے ٹیڈی بیئر لینا ہے دل نے اپنے دونوں ہونٹ باہر نکالتے اتنی معصومیت سے کہا کیف کا منع کرنے کا دل ہی نہیں کیا۔۔۔۔"""

دل میں نے پہلے ہی تمہیں دو ٹیڈی بیئر لا کر دیئے ہے۔۔۔"""

لیکن آج تو میں آپ کے ساتھ ائی ہو نا اسی لئے مجھے لینا ہے کیف نے نفی میں سر ہلایا اس کی چار فٹی بیوی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا اپنے سے بڑے بڑے ٹیڈی بیئر لیتی تھی اور اسے ایک کمرے میں رکھ دیتی تھی۔۔۔۔"""""

مجھے وہ لینا ہے۔۔۔دل نے ایک بڑا سا ٹیڈی بیئر کی طرف اشارہ کیا جو کے کیف سے بھی ں بڑا لگ رہا تھا۔۔۔۔"""

نہیں دل وہ بہت بڑا ہے وہ نہیں لینا۔۔۔کیف نے منع کیا۔۔۔"""""

مجھے وہی لینا ہے دل ضد کرنے لگی تھی۔۔۔۔"""

لے دے نا بھائی صاحب۔۔۔آپ کی بیٹی اتنی پیاری ہے شاپ والا بھی دل کو اپنی گندی نظروں سے دیکھتے ہوئے کیف سے بولا شاپ والے کے بولنے سے کیف نے اس آدمی کو دیکھا جو دل کو ہی دیکھ رہا تھا اور دل اس ٹیڈی بیئر کو۔۔۔۔"""""

اپنی نظروں کو قابو میں رکھو۔۔۔۔کیف نے ایک مکہ اس آدمی کی آنکھ پر مارا تھا کے وہ ادمی اپنی آنکھ پکڑتے کراہ کر بیٹھ گیا اور دوسری بات یہ میری بیٹی نہیں میری بیوی ہے سمجھے اور آئندہ اگر کسی کی بیوی ہو یا بیٹی عزت کی نگاہ سے دیکھنا ورنہ دوسری انکھ بھی پھوڑ دو گا کیف نے غصے میں آتے پیسے اس آدمی کے منہ پر پھینکے اور جو دل ٹیڈی بیئر کہ رہی تھی وہ اٹھایا اور دل کو ساتھ لئے چلا گیا پیچھے وہ آدمی دیکھتا رہ گیا بیوی۔۔۔۔۔۔"""""

گھر جا ہے طہام اپنے روم میں چلا گیا اور دل نے اپنے ہبی جان سے کہ کر وہ بڑا سا ٹیڈی بیئر اپنے ایک الگ روم جو اس نے رکھا تھا ٹیڈی بیئر کے لئے وہاں رکھوا دیا وہاں پہلے ہی دو پڑے تھے اب تیسرے کا بھی اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔"""

ہبی جان آپ نے کیوں مارا اس انکل کو۔۔۔۔فریش ہوتے دونوں بیڈ پر لیٹے تو دل پوچھنے لگی۔۔۔"""

ایسے ہی وہ آپ کو گندی نظروں سے دیکھ رہا تھا نا اسی لیے میں نے اسے مارا جو بھی آپ کو گندی نظروں سے دیکھے گا میں اسے ایسے ہی مارو گا کیف نے دل کے ماتھے پر پیار سے بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

ہمم۔۔۔امی بھی کہتی تھی کسی کو گندی نظروں سے نہیں دیکھنے دینا آپ نے اچھا کیا آپ نے اس گندے انکل کو مارا آپ ہمشہ میرے ساتھ رہیے گا ایسے ہی ماریئے گا اوکے ہبی جان دل نے بھی کیف کی نقل اتارتے کیف کے ماتھے پر بوسہ دیا اور جلدی سے کیف کے سینے سے لگتی سو گی اسے نیند بھی بہت ا رہی تھی کیف نے مسکراتے ہوئے دل کو اپنے حصار میں لیا اور آنکھیں موند گیا

"""""""۔۔۔۔

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح کیف کو لبابہ نے کال کی تھی اور ساری بات بتائی تھی جیسے سنتے کیف کو پہلے تو خیرت ہوئی کے یہ کیسے ہو سکتا ہے کے وہ اتنی اسانی سے اپنا بتا دے لیکن پھر بھی ایک بار لبابہ کے کہنے پر وہ لبابہ کے ساتھ جانے کے لیے مان گیا کیونکہ بلیک شیڈو کا کیس دونوں کو ملا ہوا تھا اس دونوں کو ہی جانا تھا تیار ہوتے ہو لبابہ کے پاس پہنچ گیا تھا پولیس اسٹیشن۔۔۔۔"""""

لبابہ پہلے سے ہی تیار ہوتی اپنی ٹیم کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔"

چلے لبابہ کیف نے لبابہ سے کہا جو ساری تیاری ایک بار پھر سے چیک کر رہی تھی وہ کسی طور پر بھی آج بلیک شیڈو کو جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔"""

ہاں چلو۔۔۔۔۔ تھوری ہی دیر میں لبابہ کیف اپنی ٹیم کے ساتھ لاہور کے مین روڈ پر کھڑے تھے۔۔۔"""""

لبابہ اپنے پولیس کے ڈیپارٹمنٹ کے تمام آفیسرز کے ساتھ لاہور کے مین روڈ پر موجود تھی جہاں سے بلیک شیڈو اپنا تمام اسلحہ اور ڈرگز وغیرہ بھیجنے والا تھا۔۔۔۔"

کیا تمھیں واقعی یقین ہے لبابہ کہ وہ اپنے سارے اسلحہ اُسے روڈ سے آگے پہنچائے گا۔۔؟ کیف سینے پر دونوں بازوں باندھے دیوار سے ٹیک لگائے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔"

باقی ساری ٹیم اپنی ڈیوٹی نبھا رہی تھی ہر آتی جاتی گاڑیوں کی چیکنگ کر رہی تھی۔۔۔"

ہاں مجھے یقین ہے بلیک شیڈو اِسی راستے سے اپنا اسلحہ اور ڈرگز بھیجنے والا ہے اس نے مجھے خود یہ کہا تھا۔۔اپنی کنپٹی کو انگلیوں سے مسلتے لبابہ نے گہری سانس فضا کے سپرد کرتے کہا تھا۔۔۔"

بلیک شیڈو بہت ہوشیار ہے مجھے نہی لگتا ہم اُسے پکڑ پائے گے وہ ہمارے آس پاس ہوتے ہوئے بھی ہم اس سے انجان ہے۔۔۔ کیف نے کندھے آچکا کر کہا۔۔۔"""

شرم کرو پولیس میں ہو کر ناامیدی دیکھا رہے ہو لبابہ نے آنکھیں نکال کر کیف کو گھورا۔۔۔"""

ناامید نہیں ہو لیکن جتنی اسانی نے اس نے بتایا ہے نا اپنا کارنامہ کرنے لگا ہے مجھے نہیں لگتا۔۔۔"""

چلو دیکھتے ہے ناچیکنگ ہو رہی ہے لبابہ نے اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اپنی ٹیم کو دیکھ رہی تھی جو کسی بھی گاڑی کو چھوڑ نہیں رہے تھے ہر گاڑی چیک کر رہے تھے۔۔۔"""

کیف وہ دیکھو تین ٹرک ارہے ہے آگے پیچھے ایک ساتھ کہی یہ ہی تو نہیں ہے لبابہ نے کیف کا دھیان اس ٹرکوں کی طرف کروایا کیف بھی اس ٹرکوں کی طرف متوجہ ہوا تھا کیف نے اشارہ کرنے پر ٹیم نے اس ٹرکوں کو روکا تھا۔۔۔۔۔"""

کیف اور لبابہ خود وہ ٹرک دیکھنے گئے تھے ایک ٹرک کا شیلٹر اٹھایا لیکن وہ بھی خالی تھا لبابہ نے خیرت سے کیف کو دیکھا یہ تو خالی ہے کیف نے بھی کندھے اچکاتے ہوئے لبابہ کو دیکھا۔۔۔"""

دوسرے ٹرک پر گئی لیکن وہ بھی خالی اب کیف اور لبابہ کو بہت غصہ ارہا تھا یہ پیچھے والا ٹرک چیک کرتے ہے جیسے ہی لبابہ نے اس ٹرک کا شیلٹر اٹھایا تھا اس میں کچھ تھا تو نہیں لیکن ایک ریکارڈز پڑا تھا۔۔۔""""".

کیف نے آگے بڑھتے ہوئے وہ ریکارڈ اٹھایا تھا اور اسے پلے کیا تھا جیسے ہی کیف نے وہ ریکارڈز پلے کیا تھا ایک سونگ پلے ہوا تھا

""""۔۔۔۔

رل تے گئے اااپر چس بڑی آئے اے۔۔۔۔

مر دا اے ادوں جدوں ہوندی بے وفائی اے۔۔۔۔۔۔

رل تے گئے اااپر چس بڑی آئی اے ے ے ے۔۔۔۔۔۔

کیف اور لبابہ کا یہ سونگ سنتے تن بدن میں آگ لگی تھی دونوں نے سرخ چہرے سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا پھر ٹرک ڈرائیوروں کو اپنے سامنے کھڑا کیا تھا بتاؤ جلدی کرو یہ ٹرک کہاں سے آئے ہے کیف نے ایک ڈرائیور کا گریبان پکڑتے غصے سے پھنکارا تھا وہ ڈرائیور بیچارا تو اس اچانک افتاد پر بکھلا گیا تھا۔۔۔۔""""

سر قسم لے لے مجھے نہیں پتا ہم تو مزدور دھاری دار بندے ہے سر ہم تو ڈھابوں میں اپنے ٹرک کھڑے کرتے ہے ساری رات وہاں کھڑے رہتے ہے ہمیں کیا پتا صاحب یہ ریکارڈز کہاں سے آیا ہے وہ آدمی کیف کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا تھا۔۔۔"""""

کیف نے لبابہ کو اشارہ کیا کے سارے آئی ڈی کارڈ چیک کیے جائے ٹیم نے سب کچھ چیک کیا تھا لیکن کچھ بھی نہیں ملا تھا۔۔۔

کیف کے کہنے پر انہیں جانے دیا تھا۔۔۔۔۔"""""

کہاں بھی تھا لبابہ وہ اتنی آسانی سے ہاتھ نہیں آنے والا ہے۔۔۔ کیف نے غصے سے اپنی مٹھیاں ضبط کرتے ہوئے لبابہ سے کہا

"""""۔۔۔۔

اس سے پہلے ہے لبابہ کچھ کہتی ایک گاڑی ان کے پاس اکر رکی تھی لبابہ اپنے پاس گاڑی رکتے دیکھ دو قدم پیچھے ہوئی تھی

""""۔۔۔۔۔

کیف نے خیرت سے گاڑی والے کو دیکھا جس سیدھا ان کے اوپر گاڑی چڑھا رہا تھا اندر سے نکلنے والی ہستی کو دیکھ کر بے ساختہ لبابہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی کیف نے ہنوز لبابہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی اور خیران ہوا کے یہ کون ہے۔۔۔۔"""""

ارے میڈم اپ یہاں۔۔۔۔راج خیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے فل مزے میں بولا۔۔۔"""""

ہاں میں یہاں لیکن تم یہاں کیسے لبابہ نے اپنی ڈارک ہیزل آنکھیں چھوٹی کرتے راج کو دیکھا۔۔۔۔"""

ارے میڈم کیسی باتیں کرتی ہے آپ یہ پبلک روڈ ہے میڈم اور یہاں سے ہزاروں لوگ گزرتے ہے اب اپن گزر گیا تو کیا جیل میں بند کرے گی راج نے کیف کو دیکھتے اپنی گلے میں پہنی چین کو چھیرتے ہوئے کہا۔۔۔"""

نہیں ایسی بات نہیں ہے ویسے ہی پوچھا۔۔۔۔"""

میڈم یہاں کچھ ہوا ہے کیا اتنی پولیس کیوں ہے یہاں اور آپ کے ساتھ یہ کون ہے راج نے کیف کو دیکھتے ہوئے کہا

"""""۔۔۔۔۔

بس کچھ چوروں کی انفارمیشن ملی تھی اسی لیے اسے پکڑنے کے لیے یہاں موجود تھے اور یہ کیف ہے میرا دوست لبابہ نے مسکراتے کیف کا تعارف راج سے کروایا۔۔۔"""

شکل سے تو یہ ہی چور لگ رہا ہے۔۔۔۔راج نے کہا تو لبابہ کی ہنسی چھوٹی تھی اور کیف نے ماتھے پے بل ڈالے راج کو دیکھا پھر لبابہ کو۔۔۔۔۔"""

ہاہایاہاہا۔۔۔۔کتنے فنی ہو تم راج لبابہ نے ہنستے ہوئے راج کے بازو پر اپنا ہاتھ مارا راج نے لبابہ کو ہنستے ہوئے دیکھا جو ہنس رہی تھی لیکن اس کے ہنسنے کے ساتھ ساتھ لبابہ کی ڈارک ہیزل آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔"""""""

بس کرو لبابہ۔۔۔۔کیف کو اچھا نہیں لگا تھا کے کوئی اکر اس کی بے عزتی کر رہا تھا اس کی دوست اسی پر ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔"""

ہاہاہاہا۔۔۔سوری کیف لیکن یہ بہت فنی ہے اتنے غصے میں اکر بھی موڈ اچھا کر دیا۔۔۔۔"""

اور تم نے مجھے چور کیوں بولا یہ پولیس کی وردی تمہیں نظر نہیں ارہی آندھے ہو کیا کیف نے غصے سے کہا۔۔۔"""

سر اپن نے تو مزاق کیا تھا آپ تو اپن سے غصہ ہی کرنے لگ گئے سوری صاحب او کے میڈم ابھی میں چلتا ہو پھر ملاقات ہوتی ہے اب تو ملاقاتیں ہوتی رہے گی اپنے ماتھے پر ہاتھ سلیوٹ کی طرح مارتا دو انگلیوں سے گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔"""

کون تھا یہ لبابہ۔۔۔۔کیف نے منہ بناتے پوچھا تم چلو گاڑی میں بیٹھو آج کا دن تو ویسے بھی ویسٹ ہو گیا ہے پھر بتاتی ہو تمہیں لبابہ کی بات سنتے کیف گاڑی میں بیٹھا پھر لبابہ نے شروع سے لے کر آخر تک بات بتائی۔۔۔۔"""

ہم۔۔۔۔لگتا تو لوفر سا ہی ہے زرہ دھیان سے۔۔۔۔"""

ارے نہیں بہت اچھا ہے بس ایسے ہی آگے پیچھے کوئی نہیں ہے نا تو اسی لیے ایسا ہو گیا ہے۔۔۔۔"""""

ہممممم۔۔۔۔۔۔۔۔کیف نے کچھ نا بولا۔۔۔۔۔

دوسری طرف گاڑی میں جاتا ضمار کا دل کیا قہقہ لگا کر ہنسے۔۔۔۔۔"""""

مرداا ے اوندوں جدوں ہوندی بے وفائی اے۔۔۔۔

رل تے گئے اااا پر چس بڑی آئی اے۔۔۔۔۔۔

رل تے گئے اااا پر چس بڑی آئی اے۔۔۔۔۔

ضمار اونچی اونچی آواز کے ساتھ کہتا گھر کی طرف جانے لگا آج اسے واقع بہت مزہ آیا تھا دونوں کو بے وقوف بناتے

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داید سنو۔۔۔۔۔۔امید کو باہر لیے بیٹھی عرشیہ نے داید کو دیکھا تو اسے پکارا داید رکنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن پھر بھی اس کی پکار ہے

رک گیا تھا۔۔۔۔"""

جی بولے عرشیہ۔۔۔۔۔۔داید نے عرشیہ کی طرف دیکھنے سے گریز ہی کیا تھا لیکن اس کا دھیان امید کی طرف تھا جو ٹکٹکی داید کو

ہی دیکھ رہی تھی امید کے ایسے دیکھنے سے داید کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔"""

مجھے آج شادی پر جانا ہے رات کو کاموں سے فری ہو جانا عرشیہ نے حکم دینے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔"""

میں فری نہیں ہو عرشیہ آپ ضمار کے ساتھ چلی جائیۓ گا یہ کہ کر داید جانے لگا عرشیہ کے جلدی سے اٹھتے داید کا ہاتھ پکڑ لیا عرشیہ

کے ہاتھ پکڑنے سے داید ایک پل کو تھما تھا داید نے مڑ کر عرشیہ کو دیکھا۔۔۔۔"""

میں نے کہا ہے داید مجھے تمہارے ساتھ جانا ہے عرشیہ نے ضدی انداز میں کہا۔۔۔۔۔"""

عرشیہ کے ایسا کہنے سے داید کو بھی غصہ آیا تھا اس نے اپنا ہاتھ جھٹکنے والے انداز سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا اور میں نے بھی کہا کے

مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ۔۔۔۔"""

کیوں نہیں جانا تم نے۔۔۔۔۔پیچھے سے آتے ضمار جو ابھی بھی راج کے کی حلیے میں تھا وہ اکر بولا۔۔۔۔"""

کیونکہ مجھے بھی کچھ ضروری کام ہے۔۔۔داید ضمار کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔"""

وہ ضروری کام میں دیکھ لو گا تم دھیان سے اپنی سکیورٹی میں عرشیہ کو لے کر جاؤ اور واپس لے کر آؤ ضمار نے بھی اٹل لہجے میں کہا

"""""_____

اوکے میں لے جاؤ گا_____"""""

لیکن تم نے یہ کیسی حالت بنائی ہے راج کے حلیے مجھ دیکھتے عرشیہ نے کہا____"""

یہ بس ایسے ہی کچھ نہیں آج کل میں کسی مشن میں ہو دعا کرنا وہ مشن کامیاب ہو جایے ضمار عرشیہ کے پاس آیا اور امید کو دیکھا جو اسے ہی ٹکڑ ٹکڑ دیکھ رہی تھی____"""""

ضمار کو امید کو دیکھتے ایک سکون سا ملا تھا ضمار کے ایسے دیکھنے سے امید نے ایک دم سے رونا شروع کیا تھا وہ شاید راج والے حلیے میں اپنے باپ کو دیکھ نہیں پائی تھی امید کو روتے دیکھ سب نے گہری سانس بھری تھی اب یہ مشکل سے ہی چپ ہونے والی تھی

"""""_____

ضمار جا کر چینج کرو امید کو تم ایسے پسند نہیں آئے عرشیہ نے ضمار کا مزاق اراتے ہوئے کہا____"""

اسے تو میں کبھی بھی پسند نہیں آیا ہمشہ دیکھ کر روتی ہی رہتی ہے ضمار یہ چڑتے امید کو دیکھا پتا نہیں آج کیسے میرے پاس رہے گی طبیعت بھی اس کی ٹھیک نہیں افففف یہ کہتے ضمار پھر اندر کمرے میں چلا گیا داید بھی جانے لگا عرشیہ کی آواز سے رکا تھا

"""""_____

میں سات بجے تک تیار رہو گی اجانا عرشیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا کے داید اس کے ساتھ جا رہا ہے____"""

ہمم_____یہ کہتے داید بھی چلا گیا عرشیہ بھی امید کو کیے چپ کرواتے کرواتے کمرے میں چلی گی____"""""""""

_____

جاری ہے_____

Kaiff e DIL

Writer mahi shah

Episode 15 ❤□❤□

عرشیہ کمرے میں کب سے تیار ہو رہی تھی آج اسے داید کے ساتھ اپنی دوست کی شادی میں جانا تھا دوست کی شادی میں جانے سے زیادہ خوشی تو اسے داید کے ساتھ جانے کی تھی اسی لیے تو اچھی خاصی تیار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔"""""

اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دیتے ہوئے عرشیہ نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا اور پھر اپنا ڈوپٹہ گلے میں پہنے اپنا بیگ اٹھاتے کمرے سے باہر چلی گی۔۔۔۔۔"""

کمرے کے باہر ہی ضمار امید کو لئے کھڑا تھا جو ابھی تو فلحال سوئی ہوئی تھی عرشیہ باہر گئی اس نے ضمار کو دیکھا جو امید کو لئے کھڑا تھا اور داید کو دیکھا جس نے بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی تھی اور اپنے موبائل میں بزی تھا عرشیہ تم اگی ضمار کی آواز سنتے داید نے عرشیہ کو دیکھا اور بس داید کی نظریں جیسے عرشیہ پر جم سی گی تھی۔۔۔۔۔"""

بلیک کلر کی میکسی پہنے آپنے گھنگریالے بالوں کو اس نے سٹریٹ نہیں کیا تھا ایسے ہی کھلے چھوڑے ہلکی سی آگے چٹیاں بنائے اپنے خوبصورت چہرے پے ہلکا سا میک اپ کئے اور لال لپ اسٹک لگائے وہ داید کا دل دھڑکا گی تھی داید یک تک عرشیہ کو دیکھ رہا تھا

"""""۔۔۔۔

ضمار نے داید کو دیکھتے اس کے آگے چٹکی بجائی کے ہوش میں اجاؤ ضمار کے ایسا کرنے سے داید خوش میں آیا تھا اور اپنی اس حرکت سے وہ ضمار اور عرشیہ کے سامنے اچھا خاصا شرمندہ بھی ہو گیا تھا۔۔۔۔"""

چلے داید ہمیں لیٹ ہو رہا ہے عرشیہ نے شرماتے ہوئے کہا وہ دیکھ چکی تھی کے داید اسے ہی دیکھ رہا تھا عرشیہ کو خوشی بھی ہوئی تھی اچھا ضمار امید کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی لیکن میرا جانا بھی ضروری ہے ورنہ میری دوست مجھ سے ناراض ہو جاتی اور مجھے یقین ہے تم امید کو اچھے سے سنبھال لوگے پلیز میری امید کا دھیان رکھنا عرشیہ کے ضمار کے پاس جاتے امید کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا یہ بہت گرم ہو رہی ہے ضمار مجھے لگتا ہے مجھے نہیں جانا چاہئے ورنہ مجھے وہاں بھی امید کی فکر رہے گی عرشیہ نے پریشانی سے کہا

"""""۔۔۔۔

عرشیہ اب تم تیار ہو گی ہو ایسے اچھا نہیں لگتا میں ہونا امید جو خیال رکھنے کے لیے تم جاؤ۔۔۔۔"""

پکا نا ضمار تم رکھ لوگے نا اس کا خیال عرشیہ نے ایک بار پھر سے امید کو دیکھا جو ہنوز گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔"""""

ہاں میں رکھ لو گا تم لوگ جاؤ۔۔۔۔"""

چلے عرشیہ۔۔۔۔دایدنے سنجیدگی سے کہا۔۔۔"""

ہم۔۔۔۔یہ کہتے عرشیہ اور دایدد ونوں چلے گئے۔۔۔"""""

رات کا فنکشن تھااورانہوں نے جانا بھی رات کو ہی تھالاہور سے تھورادور ہی جانا تھاعرشیہ مسلسل دایدکو دیکھتی ہوئی جارہی تھی دایدبھی اپنے اوپر عرشیہ کی نظریں محسوس کررہاتھا۔۔۔"""""

عرشیہ اپنی نظروں کو قابو میں رکھیں سیدھے ہوکے بیٹھے آپ دایدنے بناعرشیہ کو دیکھے ہی عرشیہ سے کہاوہ جو یک تک دایدکو دیکھ رہی تھی دایدکی آواز سے ہڑبڑاکر وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی ویسے دایدمیں اپنی آنکھوں سے ہی تمہیں دیکھ رہی ہو میری آنکھیں ہے جس کو مرضی دیکھو تمیں کیا عرشیہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔"""

لیکن جس کو آپ دیکھ رہی ہے وہ میرا ہی چہرہ ہے مجھے نادیکھے باقی اپنی ان آنکھوں سے آپ جیسے مرضی دیکھ لے مجھے کوئی فرق نہیں پرتادایدنے سختی سے کہا۔۔۔"""

تمہیں زرہ بی فرق نہیں پرتاا گرمیں کسی اور سے شادی کرلو عرشیہ کی آواز میں نمی سی ہوئی تھی جو کے دایدنے بھی محسوس کی تھی عرشیہ کی آواز میں نمی محسوس کرتے دایدنے لب بیچے تھے۔۔۔"""""

نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گااور میں تو چاہتاہو کے آپ کسی اور سے شادی کرلے اور خوش رہے۔۔۔"""

لیکن دایدمجھے تم اچھے لگتے ہواور مجھے تم سے شادی کرنی ہے تم یہ کیون نہیں سمجھتے ہو عرشیہ نے چیخ کر دایدکو کہا عرشیہ کا چیخنادایدکو ناگوار گزرا تھا۔۔۔"""

آپ ایسے چینخ کر مجھ سے بات نہیں کرسکتی۔۔۔۔"""

انہہ۔۔۔۔مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی آئی سمجھ عرشیہ اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوے بولی۔۔۔""".

تو مجھے بھی کوئی شوق نہیں آپ سے بات کرنے کااور رونے کی ضرورت نہیں ہے جتنا آپ نے میک اپ کیا ہے سارا خراب ہو جائے گادایدنے عرشیہ کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہا تھاوہ نہیں چاہتا تھا عرشیہ شادی میں بھی خراب موڈ کے ساتھ جائے

"""""۔۔۔۔۔

تمیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ٹھیک ہو میں عرشیہ بھی یہ کہتے چپ کر کے بیٹھ گی۔۔۔۔"""""

تھوری ہی دیر میں وہ اپنی دوست کی شادی میں پہنچ گی تھی بہت بڑے میرج ہال میں پہنچ گی تھی داید بھی ساتھ ساتھ اور سب لڑکیاں تو ایک بار داید کو دیکھ کر رہ گی تھی تو سمپل سے سوٹ میں بھی بے حد حسین لگ رہا تھا سب لڑکیوں کی نظریں داید پر محسوس کرتے عرشیہ کو بہت غصہ آیا تھا کیا ضرورت تھی اتنا تیار ہونے کی عرشیہ نے اپنے ماتھے پر بل ڈالے داید کو کہا جو عرشیہ کی بات سنتے خیران ہوا تھا کے وہ کب تیار ہوا تھا یہاں ہی رہنا میں ابھی آتی ہو یہ کہتے عرشیہ اپنی دوست کے پاس چلی گی۔۔۔""""

"""""----------

ضمار کب سے امید کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا تا کے وہ اسے دودھ دے سکے لیکن وہ اٹھ ہی نہیں رہی تھی ضمار کو بھی اب ٹینشن ہونے لگی تھی اسے بخار بھی تھا ضمار امید کے پاس گیا اور اسے ہلایا۔۔۔"""""

امید اٹھ جاؤ بھوک نہیں لگی کیا۔۔۔ضمار نے امید کا چہرہ تھپتپایا تھا لیکن وہ ہلی ہی نہیں تھی ضمار کو کچھ گڑ بڑ لگی تھی ضمار نے امید کے سینے پر اپنا سر رکھ کر اس کی سانسیں چیک کی تھی جو کے چل رہی تھی ضمار نے شکر کا سانس لیا کیا پتا عرشیہ دودھ دے کے گی ہو اسی لیے سوئی ہو ابھی ضمار سوچ ہی رہا تھا کے امید نے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔۔۔""""":

اٹھ گی ضمار نے مسکراتے ہوے امید کو دیکھ کر کہا امید کی آنکھیں بھی نہیں کھل رہی تھی امید نے ضمار کو دیکھتے ہی رونا شروع کیا تھا لو جی رونا شروع ہو گی ضمار نے گہرا سانس بھرتے امید کو دیکھا پھر اسے اپنے بازو میں اٹھایا اور اسے چپ کروانے لگا لیکن امید چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔"""""

کیا ہو گیا ہے تم کو چپ کیوں نہیں ہو رہی ہو ضمار کیچن میں گیا اور امید کے لیے دودھ بنایا تھا جیسے ہی اس نے امید کو اپنی گود میں رکھے دودھ پلایا تھا امید نے سارا دودھ باہر نکالتے ضمار کے اوپر ہی الٹی کر دی تھی۔۔۔"""

اووو شٹ یہ کیا کر دیا امید۔۔۔۔ضمار ھے کوفت سے امید کی طرف دیکھا ٹھیک کہتی ہے عرشیہ میں تمیں ٹھیک سے سنبھال نہیں سکتا دل کر رہا ہے ایک تھپڑ لگاو ضمار نے امید کو بیڈ پر لٹایا اور اپنے کمرے میں چلا گیا امید وہاں ہی روتی رہی لیکن ضمار اپنے کمرے میں چینج کرنے چلا گیا تھا کافی دیر بعد وہ ایا تو اس نے دیکھا امید پھر سے سو گئی ہے۔۔۔"""

ابھی تو رونے کی آواز ارہی تھی اتنی جلدی سو گی ضمار نے آگے بڑھتے سوئی ہوئی امید کے کپڑے اتارے تھے جو سارے کپڑے واشنگ کی وجہ سے گندے ہو گیے تھے جیسے ہی اس نے امید کے جسم کو ہاتھ لگایا تھا ضمار کو لگا جیسے اس نے کسی گرم کوئلے کو ہاتھ لگا کیا ہو ضمار نے پریشانی سے امید کو دیکھا اسے کچھ گڑ بڑ لگی تھی۔۔۔"""""

امید۔۔۔امید۔۔۔۔۔ضمار نے پھر سے اس کا چہرہ تھپتپایا تھا لیکن وہ ہلی تک نہیں تھی لگتا ہے اس کا بخار تیز ہو گیا ہے ضمار نے جلدی سے امید کو دوسرے کپڑے پہنائے اور اسے اٹھاتے بھاگ کر باہر نکلا تھا اور ہاسپٹل کے لیے نکلا تھا ایک ھاتھ سے وہ گاڑی چلا رہا تھا دوسرے ہاتھ میں اس نے امید کو پکڑا ہوا تھا جو شاید بے ہوش ہو چکی تھی تیز ڈرائیور کرتا وہ بیس منٹ تک وہ ہاسپٹل میں موجود تھا جلدی سے امید کو کیے باہر نکلتا وہ اندر گیا اور جاتے ہی وہ بچوں والی وارڈ میں امید کو لے کر چلا گیا۔۔۔"""""

ڈاکٹر کو بھی بچی کی سیریس حالت کا اندازہ ہو گیا تھا وہ بھی امید کو کیے جلدی سے اندر چلے گیے ضمار کے ہاتھ نا جانے آج پہلی بار امید کی ٹینشن میں کانپ رہے تھے اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے وہ شدت سے امید کو جو ڈاکٹر چیک کر رہے تھے ان کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا تھا باہر کاریڈور میں بیٹھا کب سے پریشان بیٹھا اپنی ٹانگیں ہلا رہا تھا تبھی تقریباً آدھے گھنٹے بعد نرس باہر ائی تھی ضمار جلدی سے نرس کے پاس گیا نرس میری بچی کیسی ہے ضمار نے پریشانی لہجے میں پوچھا۔۔۔""":

آپ کی بیٹی کو بہت تیز بخار تھا اس کا پھر ٹھیک سے خیال بھی نہیں رکھا گیا تھا کیسے باپ ہے آپ تھوری دیر اسے آپ نا لے کر آتے تو اسے کی زندگی کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا نرس بھی سخت لہجے میں بولی۔۔۔"""

امید کے دور ہونے کا سن کر ضمار کا دل ڈھک سے بیٹھا تھا اس کا دل عجیب سا ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔نرس تو کب کی جا چکی تھی ضمار بھی اپنا سر پکڑتے پھر سے کرسی پر بیٹھ گیا ایک آنسو ضمار کی آنکھ سے نکل کر ہاتھ پر گرا تھا ضمار نے اپنے ہاتھ پر گرے آنسو کو خیرت سے دیکھا یہ پہلا آنسو تھا جو تمنا کے لئے نہیں کسی اور کے لئے نکلا تھا اب یقیناً امید بھی ضمار کی زندگی میں شامل ہو چکی تھی جس کی ضمار کو بہت بری قیمت بھی چکانی پڑے گی۔۔۔۔۔"""""

"""""""----------

عرشیہ کب سے اپنی دوست کے پاس بیٹھی تھی عرشیہ لگ بھی بہت خوبصورت رہی تھی کئی لڑکوں کی نظر بھی عرشیہ پر اٹھی تھی لیکن عرشیہ سب کو اگنور کرتی اپنے داید کو بار بار دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"""

چلو آؤ دانس کرتے ہے عرشیہ کی دوست کی کزنیں اکر عرشیہ کو کہنے لگی۔۔"""

نہیں نہیں مجھے نہیں کرنا دانس مجھے نہیں آتا عرشیہ ہنستے ہوئے کہنے لگی جب کے اس کی مسکراہٹ کوئی نا جانے کب سے دیکھ رہا تھا سارے میرج ہال میں سے وہ لڑکا سب کو اگنور کیے عرشیہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔"""""

چلو آؤنا۔۔۔ایک لڑکی عرشیہ کو اٹھا کر ہال کے بیچو بیچ لے گی اور دانس کرنے لگی عرشیہ نے بھی شرماتے تھوڑا سا دانس کیا تھا اس لڑکے نے نا جانے کئی تصویریں عرشیہ کے خوبصورت چہرے کی بنالی تھی۔۔۔""

عرشیہ نے داید کی طرف دیکھا جو اسے دانس کرتا ناپسندیدہ نظروں سے دیکھ دیا تھا داید کا موڈ خراب ہوتے دیکھ عرشیہ نے بیٹھ جانا ہی بہتر سمجھا تھا۔۔""

اچھا میں واشروم سے ہو کر آتی ہو۔۔۔عرشیہ یہ کہتے واشروم چلی گی پیچھے پیچھے وہ لڑکا بھی چلا گیا داید نے تو صرف عرشیہ کو جاتے ہوے دیکھا تھا لیکن وہ اس لڑکے کو نا دیکھ سکا عرشیہ جیسے ہی واشروم سے باہر نکلی اس کی ٹکر سامنے کھڑے لڑکے کے ساتھ ہوئی تھی عرشیہ اس سے پہلے گرتی اس لڑکے نے عرشیہ کی کمر سے تھام کر اسے گرنے سے بچایا تھا عرشیہ نے چیخ مارتے اپنی آنکھیں بند کی تھی لیکن تھوری دیر میں جب اس نے محسوس کیا ہے وہ نیچے نہیں گری عرشیہ نے اپنی آنکھیں کھولی تھی اور پھر عرشیہ نے سنہری آنکھیں سامنے والے لڑکے کی کرسٹل آنکھوں میں پڑی تھی۔۔۔""

اس کرسٹل آنکھوں والے کا دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔""""

دراز پلکیں۔۔۔۔سنہری آنکھیں۔۔۔۔

مصور نے بنائی ہے کمال آنکھیں۔۔۔

شر ان کو حرام رکھا ہے رب نے۔۔۔۔

لیکن کیوں تمہاری آنکھیں حلال رکھی ہے رب نے۔۔۔

اے سنہری آنکھوں والی لڑکی۔۔۔۔

ان آنکھوں سے تم نے کئے ہو گئے قتل ہزار۔۔۔

مجھ سے چھپا کر رکھ یہ آنکھیں۔۔۔۔

وہ کرسٹل آنکھیں نا جانے کب سے عرشیہ کو دیکھ رہی تھی اور اس کرسٹل آنکھوں کو اس سہنری آنکھوں والی لڑکی کو نزدیک سے دیکھنے کا موقع مل گیا تھا۔۔""

سسس۔۔سسوری۔۔۔عرشیہ نے اپنی کمر سے ھاتھ ہٹایا اور سامنے والے لڑکے کو دیکھا ہلکے ہلکے براؤن بال لئے گندمی رنگت تیکھا سا ناک کرسٹل آنکھیں جو شاید ہی کبھی عرشیہ نے دیکھی ہو گی عنابی لب اور لب کے پاس چھوٹا سا تل ہلکی ہلکی ڈارھی جو اس

لڑکے کے چہرے پر انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی اوپر سے اس نے بلیک شلوار قمیض پہنی تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے داید عرشیہ اور وہ لڑکا ایک جیسی ڈریسنگ کرنے کا پلان کر کے آئے تھے عرشیہ نے ایک بار تو اس لڑکے کو اوپر سے نیچے تک دیکھا

"""""_____

آپ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔وہ لڑکا انتہائی تمیز کے ساتھ عرشیہ کے سامنے بولا تھا۔۔۔"""

جی میں ٹھیک ہو شکریہ لیکن آپ یہاں کیوں ہے آپ کو نہیں پتا یہ لیڈیز واشروم ہے عرشیہ نے ہلکے سے غصے سے کہا۔۔۔"""

جی میں اپنی بہن کو ڈھونڈ رہا تھا وہ ابھی تک نہیں آئی اس لڑکے نے نظریں جھکا کر عرشیہ کو کہا۔۔۔"""

ہم۔۔۔۔یہ کہتے عرشیہ باہر چلی گی پھر اس لڑکے نے ہانی کرسٹل آنکھیں اٹھا کر عرشیہ کی پشت کو دیکھا تھا سنہری

_____"""""""""اس لڑکے کے منہ سے ایک ہی لفظ نکلا تھا عرشیہ کو دیکھ کر سنہری۔۔۔"""اب اس کا نام تھا سنہری

"""_____

کہارہ گی تھی تم اتنی دیر کون لگاتا ہے وشرام میں داید نے غصے سے کہا۔۔۔"""

میں جان بوجھ کر دیر نہیں کی اور مجھ سے اتنا غصے سے بات مت کیا کرو سمجھے جا رہی ہو میں مجھے نہیں تمہارے ساتھ جانا عرشیہ کو جانے کس بات کو غصہ تھا کے وہ اسے ہی اسے ڈانٹا رہتا ہے اور داید کو غصہ تھا اس نے سب کے سامنے دانس کیوں کیا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔"""""

ہاں تا جاؤ مجھے بھی شوق نہیں تمہیں ساتھ کے کر جانے کا داید نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا اسے کیا پتا تھا وہ واقعی ہی چلی جائے گی عرشیہ نے داید کی بات سنتے اپنی سسکی روکی تھی اسے دکھ ہو رہا تھا کے وہ اس سے ایسے بات کیوں کرتا ہے داید ابھی وہاں ہی کھڑا تھا ایک ویٹر جو وہاں ہی ارہا تھا اس کے آگے ایک بچہ آگیا تھا جس سے اس ویٹر کو ٹھوکر لگی تھی اس کے ہاتھ میں پکڑا جوس کا گلاس داید کے اوپر گرا تھا۔۔۔"""

سوری سر۔۔۔۔ویٹر نے شرمندگی سے کہا۔۔۔"

کوئی بات نہیں میں صاف کر آتا ہو یہ کہتے داید واشروم چلا گیا اسے پتا تھا انجان علاقہ ہے وہ کہی نہیں جایے گی لیکن ابھی وہ عرشیہ کی ضد سے واقف نہیں تھا جیسے ہی داید واشروم گیا عرشیہ بھی غصے سے باہر نکل گی اور اپنے آپ سے ہی داید کی برائیاں کرتی وہ کافی دور نکل آئی تھی۔۔۔۔"""""

"""""----------"""""

دوسری طرف امید کو بھی ڈریپ لگی ہوئی تھی امید کے کمرے کے باہر کھڑا ضمار نم آنکھیں لئے شیشے سے اندر امید کو دیکھ رہا تھا تبھی ڈاکٹر باہر آئے۔۔۔۔۔".

میں ایک بار دیکھ سکتا ہو۔۔۔ ضمار نے نم لہجے میں کہا۔۔۔۔"""

جی آپ جا سکتے ہے لیکن ابھی وہ سوئی ہوئی ہے تھوری دیر میں ہم دیکھے گے اس کی طبیعت ٹھیک ہوئی تو آپ اسے گھر لے جا سکتے ہے لیکن ابھی آپ صرف اس کے پاس بیٹھ جائے۔۔۔۔۔"""

جی۔۔۔ یہ کہتے ضمار اندر چلا گیا امید کے پاس جا کر بیٹھ گیا معصوم سا چہرہ لئے امید سوئی ہوئی تھی اس کی نیلی آنکھیں جس سے ہمشیہ وہ آنسو بہاتی ضمار کو تنگ کر کے رکھتی تھی وہ بند تھی جس گلے کو وہ پھاڑ کر باجا بجا کر وہ ضمار کو چراتی تھی وہ بھی چپ تھا ضمار کی آنکھ سے پھر انسو نکلا تھا۔۔۔۔۔"""

تم بہت چھوٹی ہو امید ورنہ یقین کرو جس انسان سے بدلہ لینے کے لئے تمہیں لے کر آیا تھا نا تمہیں مین اسی وقت مار دیتا ضمار نے امید کے خوبصورت براؤن بالوں میں ہاتھ چلایا تھا۔۔۔۔"""""

بھیا۔۔۔۔"""""" ضمار کو پھر سے تمنا کی آواز سنائی دی تھی ضمار نے اپنے آنسو صاف کرتے ادھر ادھر دیکھا دروازے کی پاس ہی تمنا گرین آنکھیں لئے ضمار کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"""

میری جان تم اگی۔۔۔۔"""ضمار کرسی سے اٹھتے تمنا کے پاس گیا۔۔۔"""

بھیا آپ اس بچی کی وجہ سے رو رہے ہے جس کی بہن کے شوہر نے مجھے مارا میں بھی تو چھوٹی تھی نا مجھے کیوں مار دیا آپ اس کے لیے رو رہے ہے دیکھیے نا میں نا مرتی تو اب تک میں آپ کے پاس ہوتی نا بھیا۔۔۔ تمنا نے ضمار کے آنسو صاف کیے تھے آپ اس کے لیے مت روئے بھیا ورنہ میں آپ سے ناراض ہو جاؤ گی آپ میری جگہ اسے دے رہے نا میں آپ سے کبھی نہیں ملنے آؤ گی تمنا منہ بناتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔"""""

نہیں تمنا تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا ہے میرے دل میں یہ لڑکی بھی نہیں تم میرے پاس اجاؤ نا ناراض نہیں ہو نا ضمار نے تمنا کو پکڑنا چاہا جب تمنا ضمار سے دور ہو گی۔۔۔"""

وہ گندی ہے گندی ہے آپ صرف میرے بھیا ہے سمجھے آپ صرف میرے بھیا ہے یہ کہتے تمنا غائب ہو چکی تھی ضمار نے ادھر ادھر دیکھا لیکن تمنا نہیں تھی ضمار نے پھر سے غصے سے امید کو دیکھا اور اس کی طرف گیا۔۔۔"""""

تمہاری وجہ سے پھر سے وہ مجھ سے ناراض ہو کر چلی گی آئندہ تم میرے پاس ائی تو مار دو گا عرشیہ کو بولو گا تمہیں کہی چھوڑ آئے یہ کہ کر ضمار غصے سے باہر چلا گیا امید کو پتا بھی نہیں تھا کے کوئی اس سے نفرت کا دعویدار دل ہی دل میں کس کس جنگ سے لڑ رہا تھا """""""۔۔۔۔

تھوری ہی دیر میں امید کی ڈریپ اتر گی تھی اس کی حالت میں کچھ بہتری آئی تھی ڈاکٹر نے کہا تھا امید کو گھر لے جا سکتے ہے ہیں جبھی ضمار کی نظر امید پر گی تھی جو ڈریپ لگنے سے اس کی حالت کچھ بہتر ہوئی تھی اپنی خوبصورت آنکھیں کھول کر ضمار کو دیکھ رہی تھی اس کے ایسے دیکھنے سے ضمار نے غصے سے آنکھیں نکال کر امید کو اٹھایا اور گاڑی میں بیٹھ گیا گاڑی چلاتے ہوئے ضمار نے پھر سے امید کو دیکھا جو ہلکا سا مسکرا رہی تھی وہ ضمار کی گھوریوں کو بھی حاطر میں نہیں لا رہی تھی۔۔۔۔"""""

ضمار گھر پہنچا اور اسے لے کر کمرے میں چلا گیا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گیا ساتھ میں اسے بھی لٹا دیا کافی دیر ہو گی تھی اس نے داید کو کال کی۔۔۔۔۔"""""

کب تک ارہے ہو داید میں تھک گیا ہوا امید کو سنبھالتے سنبھالتے کال اٹھاتے ہی ضمار نے داید سے پوچھا۔۔۔"""

بس نکلنے والے ہے داید ہال میں سب جگہ عرشیہ کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن اسے عرشیہ کہہ نظر نہیں آئی تھی اس نے پریشانی سے کال بند کی اور باہر کو بھاگا لیکن ہال کے باہر بھی عرشیہ کہہ نہیں تھی۔۔۔"""""

افف پاگل کہا چلی گی کہی سچ میں تو اکیلی نہیں چلی گی یہ تو ہے بھی انجان علاقہ داید اب عرشیہ کو ڈھوڈنے لگا تھا۔۔۔۔۔"""

عرشیہ غصے میں تیز تیز چلتی نا جانے کہاں اگی تھی اسے اندازہ تو تب ہوا جب اس پاس اسے کچھ بھی محسوس نا ہوا تھا بالکل اندھیرا تھا کے اسے اپنا آپ بھی دیکھائی نہیں دے رہا تھا یہاں شاہد لائٹ بھی نہیں تھی ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہی تھی کے اس کی آنکھوں میں کچھ لائٹیں پڑی تھی عرشیہ نے اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں کے آگے رکھتے اس لائٹ کو اپنی آنکھوں میں جانے سے روکا تھا پھر اسے کچھ بائیکز کی آواز ائی تھی بائیک کی روشنی میں اتنے سارے لڑکوں کو دیکھ کر عرشیہ بکھلا سی گی تھی جو اس کے ارد گرد چکر لگا رہے تھے۔۔۔"""""

ارے بلبل کہا چلی جا رہی ہے اکیلی اکیلی۔۔۔۔ہمارے ساتھ چل تجھے بھی مزہ دیتے ہے اور خود بھی مزہ لیتے ہے وہ لڑکے حباثت سے عرشیہ کے گرد چکر لگاتے مسلسل بک رہے تھے جیسے سنتے عرشیہ نے خوف سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔"""""

د۔۔۔داید۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے خوف سے داید کو پکارا لیکن داید تو بہت دور تھا۔۔۔"""""

افف پتا نہیں کہا چلی گی ہے عرشیہ۔۔۔داید پریشان ہوتا سب رشیہ کو ڈھونڈنے لگا تھا تبھی اس نے عرشیہ کو کال کی لیکن عرشیہ کے موبائل کی بیٹری بھی ختم ہو چکی تھی جس سے عرشیہ کا موبائل بند جا رہا تھا۔۔۔"""""

پہہ۔۔۔۔پلیز مجھے جانے دو۔۔۔۔عرشیہ نے التجائی لہجے میں کہا اسے اس وقت ضمار کی شدت سے یاد آئی تھی جو کہتا تھا کے اپنی سیفٹی کے لیے کچھ سیکھ لو لیکن عرشیہ کہتی تھی وہ نازک سی ہے اس نے کبھی کسی کو تھپڑ نہیں مارا وہ کسی کو کیسے مارے گے ہائے کاش میں ضمار کی بات مان کر کچھ سیکھ لیتی آج ان لڑکوں سے لڑ تو لیتی نا اب مجھے بھاگنا ہی پڑے گا۔۔۔۔"""""

کیوں جانے دے تمیں اتنی مشکل سے تو خوبصورت مال ہاتھ آیا تھا ایک لڑکے نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے عرشیہ جھٹکتے اپنی ہیل والا جوتا اتار کر اس نے بھاگنا شروع کیا تھا وہ لڑکے ہنستے ہوئے عرشیہ کے پیچھے اپنی اپنی بائیک لئے چلتے جا رہے تھے عرشیہ کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا ہو کہا جائے اچانک سے ایک بائیک والے نے عرشیہ کا ڈوپٹہ پکڑ کر اسے ہوا کیک اچھالا تھا ایک چیخ عرشیہ کے منہ سے نکلی تھی اور وہ چیخ کسی کے دل میں جا کر لگی تھی ہوا میں اچھالا گیا ڈوپٹہ کسی کے چہرے پر جا کر گرا تھا اسی لمحے عرشیہ کا وجود کسی پہاڑی نما وجود سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔"""""

اس لڑکے نے اپنے چہرے پر دوپٹہ اتارا اور اپنے ساتھ لگے وجود کو دیکھا جو اس کی طرف دیکھے بنا ہی کانپتے ہوئے اس کے ساتھ جڑا مسلسل رو رہا تھا اور اسے اپنی باہوں میں دیکھ کر اس لڑکے کا دل الگ ہی سپیڈ سے ڈورنے لگا تھا ارقم نے غصے سے اپنی سنہری کی حالت دیکھی تھی جو کسی کی بھی پرواکئے بغیر ہی اس کے ساتھ لپٹی تھی۔۔۔"""""

ددددد۔۔۔داید مجھے پتا تھا تم آو گے مجھے بچانے کے لئے عرشیہ کو لگا اس کا داید ایا ہے ارقم نے اپنی کرسٹل آنکھوں سے ان لڑکوں کو دیکھا تھا جو ابھی تک عرشیہ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔"""

اے لڑکے چھوڑ یہ ہماری ہے ہمیں مزہ لینے دے پھر تو لے کر چلے جانا اپنی سنہری کے بارے میں ایسی باتیں سن کر اب آرقم کا ضبط جواب دیا تھا اس نے عرشیہ کو دیکھا جو شاید ڈر کی وجہ سے ہی بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔"""

ار قم نے عرشیہ کو ایک سائڈ پر بیٹھا عرشیہ کا سر ڈھلک کر ایک طرف گر گیا ار قم نے اپنے ہاتھ میں پکڑا عرشیہ کا ڈوپٹہ اپنے ہاتھ میں لپیٹا اور اس لڑکوں کی جانب گیا۔۔۔۔"""""

وہ میری ہے سمجھے وہ میری ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کے بارے میں ایسی بکواس کرنے کی عرشیہ کا ڈوپٹہ ہی اس لڑکے کے گلے میں ڈال کر اسے مارنا شروع کیا تھا ایک ایک کو دھو کر رکھ دیا تھا ایک لڑکے کا تو ار قم نے ڈر ہی پھاڑ دیا تھا چار لڑکوں کو مار کر جیسے ہی ار قم عرشیہ کی جانب جاتا وہاں داید بھی آ گیا تھا۔۔۔"""""

عرشیہ۔۔۔۔۔۔داید عرشیہ کی حالت دیکھتے بکھلاتے ہوئے اس کی جانب گیا تھا جو بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔"""

اور عرشیہ کے پاس کسی اور کو دیکھ کر ار قم کو بے حد غصہ آیا تھا ار قم نے عرشیہ کے ڈوپٹے والا ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے کیا تھا تاکے وہ ڈوپٹہ اس کے پاس رہ سکے۔۔۔"""""""

اپ کو اپنی بہن کا خیال رکھنا چاہئیے تھا۔۔۔۔ار قم کی گھمبیر آواز سنتے داید نے ار قم کو دیکھا۔۔۔"""

اگر میں نا ہوتا تو آپ کی بہن کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا ار قم کی نظریں عرشیہ پر ہی تھی جس کو داید نے اپنی گود میں اٹھا لیا تھا اس کی سنہری آنکھیں بند دیکھ کر ار قم کو برا لگا رہا تھا۔۔۔"""""

ٹھینکیو سو مچ۔۔۔۔اب ہمیں چلنا چاہیے داید نے یہ کہتے عرشیہ کو لئے چلا گیا ار قم عرشیہ کو جاتا دیکھتا رہا۔۔"""

سنہری۔۔۔۔ تمہیں اپنے بھائی کی نہیں میری باہوں میں ہونا چاہیئے تھا لیکن بہت جلد تم میری باہوں میں ہو گی ار قم حمدانی کی باہوں میں یہ کہتے ار قم نے عرشیہ کے ڈوپٹے والا ہاتھ اپنے ناک کے ساتھ لگایا اور اس میں سے اپنی سنہری کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا۔۔۔۔"""""

اس زندگی کے لئے خوش آمدید سنہری۔۔۔۔"""""""

مجھے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا عرشیہ کو ایسے اگر عرشیہ کے ساتھ کچھ ہو جاتا تو ضمار کیا میں خود کو بھی کبھی معاف نا کرتا۔۔۔داید نے بے ہوش عرشیہ کو دیکھا کر کہا اور گاڑی چلانے لگا۔۔۔۔۔"""""

لیکن نظریں بار بار عرشیہ کے وجود کی طرف اٹھ رہی تھی جو بنا ڈوپٹے کے اپنے گھنگریالے بکھرے بالوں اور گال پر مٹی کے نشان دیکھ کر داید نے لب بھینچے تھے یہ سب اس کی وجہ سے ہوا تھا اگر وہ لڑکا عرشیہ کو نا بچاتا تو نا جانے کیا ہو جاتا داید نے گہرا سانس لے کر عرشیہ کو دیکھا۔۔۔۔۔"""""""

"""""""----------

تھوری ہی دیر میں وہ گھر میں موجود تھا عرشیہ کو راستے میں ہی ہوش آ گیا تھا لیکن وہ کچھ بولی نہیں تھی وہ ابھی تک صدمے میں تھی کے اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا عرشیہ گاڑی میں ہی اپنی حالت ٹھیک کرتی گاڑی سے اتری لیکن ننگے پاؤں بھاگنے کی وجہ سے عرشیہ کے پاؤں کافی زخمی ہو گئے تھے۔۔۔۔"""

رکے عرشیہ میں لے کر چلتا ہوا اس سے پہلے کے عرشیہ کچھ کہتی دائد نے عرشیہ ہو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا اور اندر لے گیا عرشیہ نے اپنی ڈبڈبائی انکھوں سے دائد کے چہرے کو دیکھا دائد ابھی بھی عرشیہ کی نظروں کو اگنور کر رہا تھا دائد عرشیہ کو عرشیہ کے کمرے میں لے کر پہنچا لیکن وہاں جا کر دیکھا جہاں ضمار کب سے ان دونوں کا انتظار کرتے کرتے امید کو اپنے حصار میں لیے سو گیا ہوا۔۔۔۔"""

یہاں تو یہ سو گیا ہے۔۔۔۔۔دائد نے عرشیہ کو دیکھا پھر اسے صوفے پر بیٹھایا عرشیہ نے ضمار کو دیکھا جو ایک باپ کی طرح امید کو اپنے حصار میں لئے سویا ہوا تھا۔۔۔"""""

ضمار۔۔۔دائد نے ایک آواز ہی لگائی تھی جس سے ضمار کی آنکھ کھل گئی تھی اگیے تم لوگ۔۔۔ضمار نے دنوں کو دیکھا۔۔۔۔"""

ہم۔۔۔۔۔۔دائد نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔۔"""

یہ تم نے اپنی کیا حالت بنائی ہوئی ہے عرشیہ کیا ہوا ہے عرشیہ کے بکھرے ل ال اور سرخ چہرہ اور زخمی پاؤں دیکھ کر ضمار جلدی سے بیڈ سے اٹھا اور عرشیہ کی طرف گیا۔۔۔۔"""""

وہ ضمار۔۔۔۔۔اس سے پہلے دائد کچھ کہتا عرشیہ بول اٹھی کچھ نہیں ضما کچھ نہیں ضمار وہ میں ہی اپنی دوستوں کے ساتھ باہر چلی گی تھی دائد کو پتا ہی نہیں تھا پھر وہاں کچھ لڑکے اگئے تھے جس کی وجہ سے مجھے ننگے پاؤں بھاگنا پڑا لیکن دائد نے وہاں اتے نکلے بچا لیا عرشیہ نے دائد کو دیکھا جس نظریں نیچی کئے ہوئے تھا اگر ضمار کو پتا چل جاتا کے دائد سے کیا غلط ہوئی ہے تو اسے مار ہی دیتا۔۔"""""

KAIFF E DIL

WRITER MAHI SHAH

EPISODE 16 ❤□❤□

دھیان تمھارا کہاں تھا عرشیہ اور تم بنا داید کو بتائے کیوں گی تھی تمہیں پتا بھی ہے ہمارے کتنے دشمن ہے پھر بھی ضمار عرشیہ پر غصہ کرنے لگا تھا۔۔۔"""""

چھوڑوں نا ضمار میں ٹھیک تو ہو تمہارے سامنے ہو اور تم بتاؤ امید نے تنگ تو نہیں کیا عرشیہ اٹھ کر امید کے پاس گی اس کا ماتھا چوما لیکن جیسے ہی عرشیہ نے امید کا ہاتھ تھاما تھا اس کے ہاتھ پر ڈرپ کا نشان دیکھ کر عرشیہ پریشان ہوئی تھی یہ کیا ہوا ہے امید کو ضمار ہمارے بعد کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔۔"""""

ہاں وہ بیمار ہو گی تھی بس اسی لیے ہاسپٹل لے گیا تھا۔۔۔"""""""

میری بچی۔۔۔ عرشیہ نے آنکھوں میں انسو لائے امید کو دیکھا پھر اس کے سر پر پیار دینے لگی مجھے جانا ہی نہیں چاہیئے تھا

"""""۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہوا عرشیہ امید ٹھیک ہے چلو اب تم سو جاؤ مجھے بھی نیند ارہی ہے ضمار یہ کہتے باہر چلا گیا۔۔۔"""""

عرشیہ نے داید کو دیکھا اور داید نے بھی عرشیہ کو دیکھا سوری عرشیہ میری وجہ سے یہ سب ہوا ہے۔۔۔"""""""

کوئی۔۔۔۔اس سے پہلے عرشیہ کچھ کہتی داید عرشیہ کی سنے بنا ہی باہر چلا گیا عرشیہ داید کی پشت کو دیکھتی رہ گئی کتنا کھڑوس ہے انہہ۔۔۔ عرشیہ پھر سے امید کو دیکھا اور اسے اپنا حصار میں لیتی لیٹ گی صبح سے اسے یونیورسٹی بھی جانا تھا اس کے پیپرز سٹارٹ ہونے والے تھے۔۔۔"""""""""

"""""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہبی جان آپ جا رہے ہے کیف کو پولیس اسٹیشن جانے کے لئے تیار ہوتا دیکھ دل اداس سی بولی۔۔۔"""""

جی میرے دل میں جا رہا ہو تم کیوں اداس ہو جاتی ہو میں رات کو اتو جاتا ہو نا کیف دل کے نرم نازک گال کھینچتے ہوئے بولا

:"""""۔۔۔۔

اوچھچ۔۔۔ ہبی جان۔۔۔ نہیں کیا کرے نا میرے گال درد کرتے ہے دل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔"""

اچھا تو کیسے کیا کرو کیف نے اپنے بالوں میں کنگھی کرتے ہوئے کہا۔۔۔"""

کچھ بھی نا کیا کرے نا ہبی لیکن مجھے نا آپ بہت یاد آتے ہے کیا کرو اب تو میں نے طام سے پڑھنا بھی کرنا ہے رات کو آپ نے پڑھانا کرنا ہے۔۔۔۔۔"""

تو میری چھوٹی سی بیوی کو میری یاد آتی ہے تو جب بھی یاد آیا کرے میرے پاس اجایا کرو کیف نے تو دل کو خوش کرنے کے لیے کہا تھا۔۔۔۔"""""

سچی ہبی میں آپ کے پاس اجایا کرو دل نے اپنی گرے انکھوں سے کیف کو دیکھتے ہوے کہا۔۔۔۔"""""

ہاں۔۔۔۔ کیف نے کہ تو دیا تھا لیکن اسے کیا پتا تھا کے دل واقع اجائے گی اس نے تو بس دل کو خوش کرنے کے لیے کہا تھا

"""""۔۔۔۔

کیف نے اپنی باہیں کھولی اور ہمشہ کی طرح دل کیف کی باہوں میں سما گی تھی لو یو میرے دل۔۔۔۔ کیف نے دل کے سر پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے کہا اور پہلی بار کیف نے دل سے اس طرح سے پیار کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔"""""

شکریہ ہبی۔۔۔۔۔۔۔دل کو تو کیف کے لو یو کی سمجھ نہیں آئی تھی لیکن اتنا پیار کرنے پر شکریہ ادا کرنے لگی تھی۔۔۔۔"""""

کیف دل کو الگ کرتے آفس چلا گیا اور دل اپنے بھائی ساحل کے پاس چلی گی جو کے آمنہ کے کمرے میں ہی تھا۔۔۔۔"""""

آنٹی وہ ساحل کو دیکھنا ہے۔۔۔۔۔دل ابھی بھی تھورا تھورا ڈرتی تھی جب سے آمنہ نے اسے مارا تھا لیکن اس کے بعد امنہ نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔۔"""""

ابھی سویا ہے ساحل کیوں کیا کرنا ہے آمنہ نے دل کی معصوم صورت دیکھتے ہوئے کہا یہی معصوم صورت دیکھا کر تم نے میرے بیٹے کیف کو پھنسایا ہے نا آمنہ سے سختی سے بولا تو دل ایک پل کو ڈر گی۔۔۔۔"""""

نن۔۔۔۔ نہیں انٹی وہ تو امی مجھے کہ کر گی تھی کے ہبی کے ساتھ جانا ہے تو ہبی مجھے یہاں لے آئے دل کی آنکھوں میں موٹے موٹے انسو آئے تھے۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے ٹھیک ہے ابھی تمہارا بھائی سویا ہوا ہے بعد میں اجانا دیکھنے۔۔۔"""

جی ٹھیک ہے آنٹی دل منہ بناتے کمرے سے باہر چلی گی باہر دیکھا تو لاونج میں طہام بیٹھا تھا جو ٹی وی دیکھ رہا تھا اب دل کا دل کیا طہام کو تنگ کرنے کا اسی لیے اس کے پاس جاتی دھپ کرتی اس کے پاس بیٹھ گی۔۔۔۔"""""

طام۔۔۔۔ مجھے بھی کارٹون دیکھنے ہے دل معصومیت سے بولی۔۔۔۔۔"""

تواپنے کمرے میں جا کر دیکھو مجھے تنگ مت کرو طہام نے غصے سے کہاجب بھی وہ ٹی وی دیکھتا تھا یہ ٹپک پڑتی تھی۔۔۔۔""

لیکن ہمارے کمرے والے کا ریموٹ نہیں مل رہا مجھے یہاں دیکھنے ہے دل بھی ضد کرنے لگی۔۔۔۔۔"""""

نہیں میں نے میچ دیکھنا ہے ابھی میں پڑھنے چلا جاؤ گا پھر تم دیکھ لینا طہام نے بھی ریموٹ اپنے پیچھے چھپالیا۔۔۔۔۔"""""

میں پھر ہی کو بتاؤ گی کے تم مجھے کارٹون نہیں دیکھنے دیتے دل کے آنکھوں میں انسو آئے تھے۔۔۔۔"""""

ہاں تو بتادینا میں بھی بتادو گا مجھے میچ دیکھنا تھا طہام نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"""""

دل روتے ہوے اپنے کمرے میں چلی گی اب طہام کا سارا غصہ اس نے اپنے ہی پے نکالنا تھا سب کمرے میں بیٹھ کر وہ اپنی کتابیں کھول کر دیکھنے لگی تھی اور شدت سے اپنے ہی کو انتظار کرنے لگی جو ابھی تو گیا تھا۔۔۔۔"""""

"""""""_____

صبحِ امید کو لئے عرشیہ اس کے کپڑے چینج کر رہی تھی کمرے میں داید داخل ہوا تھا داید کو دیکھ کر عرشیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔"""

کیا ہوا داید کچھ کام تھا۔۔۔۔ عرشیہ امید کے کپڑے چینج کرتے ہوے بولی۔۔۔"""""

نہیں کچھ کام تو نہیں تھا لیکن وہ کل رات۔۔۔۔داید نے کچھ کہنا چاہا جب داید کو سوچے سمجھے بنا ہی عرشیہ داید کے سینے سے الگی تھی اور رونے لگی تھی۔۔۔"""""

اا۔۔۔اگر تم نا اتے تو میرے ساتھ کیا ہو جاتا داید اچھا ہوا نا تم ٹائم سے اگئے اور مجھے بچالیا کل کے بارے میں سوچتے ہوئے عرشیہ کو ایک جھرجھری سی آئی تھی اور آنکھوں میں انسو آئے تھے۔۔۔۔"""""

داید کا دل ساکن ہوا تھا اپنے ساتھ عرشیہ کو لگتے دیکھ داید نے اپنے آپ کو مشکل سے روکتے عرشیہ کو پیچھے کیا لیکن عرشیہ کے گلے میں پہنا لوکٹ داید کی شرٹ میں پھنسا تھا عرشیہ نے داید کو دیکھا اور داید پھر سے منجمند ہوا تھا عرشیہ کی سنہری آنکھیں دیکھ کر جس میں ہلکے ہلکے آنسو تیر رہے تھے اور پھر داید کی نظر عرشیہ کے کپکپاتے لبوں پر گی تھی جو اپنا لاکٹ داید کی شرٹ میں پھنستا دیکھ ہڑبڑا گی تھی وہ بالکل داید کے قریب تھی۔۔۔۔"""""

دد۔۔۔داید یہ نکال دو لیکن داید ابھی تک اس کی آنکھوں میں گم تھا عرشیہ بھی داید کو دیکھنے لگی تھی داید نے بے خودی میں ہی عرشیہ کی کمر کو پکڑ کے اپنے قریب کیا عرشیہ کا دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا داید نے پہلی مرتبہ اس کے ساتھ ایسی حرکت کی

تھی دونوں ہی ایک دوسرے کے انتہائی قریب تھے دونوں کو ایک دوسرے کی سانسیں اپنے چہروں پر پڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔""""

ددد۔۔۔داید۔۔۔۔ عرشیہ پھر بھی لڑکی تھی وہ گھبرا گی تھی اور داید کی نظر پھر سے عرشیہ کے ہلتے لبوں پر گی تھی عرشیہ کی آواز سنتے داید ہوش میں آیا تھا اس نے عرشیہ کو جلدی سے پیچھے کیا عرشیہ پیچھے ہوتے ہی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔""""

داید اپنی بے خودی پر جی بھر کر لعنت بھیجنے لگا وہ کیا کر رہا تھا عرشیہ کے قریب کیسے اسکتا ہے مم میں یہ ٹیوب دینے آیا تھا کے میری وجہ سے آپ کے پاؤں میں چوٹ لگی ہے تو یہ لگا لے داید نظریں نیچے کیے ٹیوب عرشیہ کی جانب بڑھائی۔۔۔۔۔""""

ٹھینکیو۔۔۔۔ عرشیہ نے بھی اپنے لب دانتوں تلے دبائے تھے اور ٹیوب پکڑلی داید ٹیوب پکڑاتے ہی چلا گیا داید کے جاتے ہی عرشیہ نے ٹیوب کو دیکھ کر ایک گہرا سانس بھرا اور پھر مسکرانے لگی ایسے ہی تم میرے نزدیک اوگے داید عرشیہ نے مسکرا کر امید کو دیکھا جو ٹکر ٹکر اسے ہی دیکھ رہی تھی عرشیہ نے ایک ائیں رواچکاتے امید کو دیکھا شرم نہیں آتی ہمیں دیکھتے ہوئے کسی کو بتانا مت وہ تمہارے ہونے والے پاپا ہے اوکے نا عرشیہ نے امید کے گال پر ایک بوسہ دیا جس سے امید کھلکھلاتے ہوئے ہنسی تھی شاید اسے بھی عرشیہ اور داید پسند آئے تھے۔۔۔۔۔"""""

"""""""----------

یہ منظر ہے لاہور کی سفید بنگلے کا جو کے دیکھنے والوں کے لیے اتنا خوبصورت تھا کے کافی لوگ اندر جا کر اسے دیکھنا چاہتے تھے لیکن کسی کو بھی اس بنگلے کے اندر جانے کی اجازت نہیں تھی اور یہ بنگلا تھا ارقم حمدانی کا بنگلے کے اندر جائے تو ایک کمرہ جو فل وائٹ کلر کا تھا ایک بڑے سائز کا کمرہ جس کے اندر دیکھیں تو ایک جہازی سائز بیڈ پڑا ہوا تھا جس پر وائٹ کلر کی ہی سوفٹ سی بیڈ شیٹ پڑی ہوئی تھی اور بیڈ کے ایک سائیڈ ٹیبل پر ایک پکچر فریم پڑا ہوا تھا جس میں ارقم اور اس کے پاپا کی تصویر تھی اور ساتھ میں ماما کی تصویر تھی۔۔۔۔۔"""""

کھڑکی کے پاس کھڑا ارقم اپنے ہاتھ میں عرشیہ کا ڈوپٹہ پکڑے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔""""

تم بہت خوبصورت ہو سنہری تم مجھے پہلے کیوں نہیں ملی اتنی ساری زندگی میں نے تمہارے بنا گزار لی لیکن اب اگر تم مجھے مل گی ہو تو تمہیں نہیں لگتا تمہیں میرے اس کمرے میں میرا اکیلا پن دور کرنے کے لیے اور میری زندگی میں رنگ بھرنے کے لیے میری زندگی میں انا چاہیئے عرشیہ کا ڈوپٹہ اپنے ہاتھ میں لپیٹے اسے دیکھ کر کہنے لگا کل اگر وہ لڑکے تمیں کچھ کہ دیتے تو میں کیا کرتا سنہری

اور ایک وہ تمہارا بھائی بھی ٹھیک سے خیال نہیں رکھ پاتے اسی لیے تمہیں میرے پاس آنا چاہیے میری بے رنگ زندگی میں اپنا سنہری رنگ بھرنے کا شکریہ عرشیہ کے ڈوپٹے پر اپنے لب رکھتے ارقم مسکرایا تھا۔۔۔۔"""""

ابھی وہ کچھ اور کہتا ہے اس کے موبائل پر کال ائی تھی تبھی اس نے کال اٹھائی۔۔۔۔"""

سر اپ کی میٹنگ ہے دوسری جانب سے کہا گیا تھا۔۔۔"""""

اوکے سب کچھ تیاری رکھو مجھے ایک سیکنڈ کی بھی دیری منظور نہیں ارقم بالکل سنجیدگی سے کہتے کال بند کر گیا میں تم سے رات میں ملوگا سنہری عرشیہ کا ڈوپٹہ اپنی الماری میں رکھتے تیار ہونے لگا تھوری ہی دیر میں وہ آفس چلا گیا۔۔۔۔"""""

یہ تھا ارقم حمدانی۔۔۔۔۔"""حمدانی بزنس کا اونر جو پورے پاکستان کے ساتھ ساتھ اوٹ آف کنٹری میں بھی اس کا بزنس پھیلا ہوا تھا ارقم کے ماں باپ ایک حادثے میں چل بسے تھے اور ارقم بس اپنی گرینڈ ماں کے پاس رہتا تھا جو کے ارقم کے لیے انتہائی اہم تھی اور ارقم کی دادی بھی ارقم سے بہت پیار کرتی تھی دونوں میں ایک دوسرے کی جان تھی۔۔۔۔"""""

"""""""----------

سارا دن گزرنے کے بعد کیف گھر میں ایا تھا اور کمرے میں گیا لیکن کمرے میں دل کو نا پا کر کیف پریشان ہوا تھا دل دل کہا ہو تم ۔۔۔۔کیف پریشانی سے دل کو پکارنے لگا لیکن دل خاموش ہی رہی اس سے پہلے کے کیف باہر جاتا اسے چینجنگ روم سے کچھ آواز ائی تھی جیسے سنتے کیف کو اندازہ ہوا تھا کے دل وہاں موجود ہے کیف چینجگ روم میں گیا وہاں جا کر دیکھا تو دل دروازے کے پاس ہی زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔۔"""""

میرے دل۔۔۔۔کیف دل کے پاس بیٹھتے ہوے بولا لیکن کیف کی آواز سنتے ہی دل نے اپنا چہرہ موڑ کے دوسری طرف کر لیا

"""۔۔۔۔

اہم اہم لگتا ہے کسی کی چھوٹی سی بیوی اپنے ہی جان سے بات نہیں کرنا چاہتی کیف نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔"""""

ہاں ہی جان کی چھوٹی سی بیوی ان سے بات نہیں کرنا چاہتی کیونکہ ان کی چھوٹی سی بیوی ان سے ناراض ہے اور بہت سارا ناراض ہے دل نے کیوٹ سا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""""

اللہ اللہ یہ تو بہت غلط ہوا ہے کے ہبی جان کی چھوٹی سی بیوی ناراض ہے اور ہبی جان کو پتا ہی نہیں کیف نے دل کا چہرہ اپنی طرف موڑا تو دل نے اپنے لب دانتوں سے چباتے اپنے لبوں پر ظلم کیا تھا جو کے کیف کے لئے امتحان بن رہا تھا اس نے ہونٹوں سے نظریں ہٹا کر کیف نے دل کی آنکھوں میں دیکھا جن میں معصومیت ہی معصومیت تھی۔۔۔۔۔"""""

مجھ سے بات نا کرے آپ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی دل آٹھ کر جانے لگی جب کیف نے دل کا بازو پکڑ کر اسے اپنی گود میں اٹھایا اور اسے باہر لے کر آیا اور اسے بیڈ پر بیٹھایا خود اس کے پاس بیٹھ گیا اب بتاو میرے دل کیوں ناراض ہو اپنی ہبی سے کیف نے دل کے بالوں میں ہاتھ پھیر کے پیار سے پوچھا۔۔۔۔۔"""

ہبی جان آپ کو پتا ہے مجھے کارٹون دیکھنے تھے پھر میں نے طہام کو کہا لیکن اس نے مجھے ڈانٹ کر کمرے میں بھیج دیا اور پتا ہے میں صبح سے بور ہو رہی ہو مجھے رونا بھی ارہا تھا اور اور میں روئی بھی تھی۔۔۔۔"""""

اووووو میرا بچہ رونا نہیں میرے دل رونا نہیں روتی کیوں ہو اور طہام کو میں دانٹوں گا آئندہ تمہیں کچھ نا کہے۔۔۔۔"""""""

اور جو میں بور ہو رہی ہو اس کا کیا کرے دل نے اپنی چھوٹی سی آنکھیں پٹپٹاتے ہوے بولی۔۔۔۔۔"""""

تو میرا دل بور ہو رہا ہو چلو بتاؤ کیا کرنا ہے میرے دل نے کیف دل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔"""""

اممممم۔۔۔۔۔۔۔مجھے کرکٹ کھیلنی ہے آپ کو پتا ہے میں کبھی کبھی شبو کے گھر کھیلا کرتی تھی آج آپ کے ساتھ کھیلو گی ۔۔۔۔۔،"""""

تو میرے دل کو کرکٹ کھیلنا ہے چلو میں چینج کر لو پھر میں ہم باہر گارڈن میں کھیلنے چلتے ہے۔۔۔"""""""

یاہووووو۔۔۔۔۔۔"""دل بھی بیڈ کے اوپر کودنے لگی تھی کیف چینج کر کے باہر نکلا پھر دل کو لے کر باہر چلا گیا۔۔۔۔"""

پہلی باری میری دل نے بیٹ پکڑ کے کیف کو کہا۔۔۔"""

اوکے چھوٹی سی بیوی تم لے لو یہ کہتے دل نے بیٹ پکڑا اور کھیلنے لگی کیف نے جان بوجھ جے ہلکا سا بال کروایا تھا جیسے دل نے زور سے بیٹ مارا تھا لگ گیا ہے گیا دل خوش ہوتے ہوئے بولی دل کو خوش ہوتے دیکھ کیف بھی خوش ہوا تھا۔۔۔۔۔۔"""""

بھائی مجھے بھی کھیلنا ہے طہام بھی آواز سنتے باہر اگیا تھا۔۔۔۔"""

نہیں ہبی اس نے مجھے کارٹون دیکھنے نہیں دیئے اسے نہیں کھیلانا دل غصے سے طہام کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔"""""

اچھا سوری نا مجھے بھی کھیلنے دو نا طہام نے اپنے کان پکڑے اور سوری کرنے لگا۔۔۔۔"""""

اچھاتوبس ایک باری دو گی دل اسے معاف کرتے ہوے بولی۔۔۔۔""""

اوکے۔۔۔۔۔""طہام خوش ہوتے ہوئے بولااور بیٹ پکڑاسب کھیلنے لگے تھے گارڈن میں تینوں کے قہقہے گونج رہے تھے

۔۔۔۔۔""""

میں جیت گی میں جیت گی۔۔۔۔۔""دل جیتتے ہوئے اچھلنے لگی تھی ہی جان اب میں جیت گی ہو توآپ کو سزا ملنی چاہیئے نادل نے دانت نکالتے ہوے کہا۔۔۔۔""""

نہیں دل سزا کی بات تو نہیں ہوئی تھی کیف نے جان بوجھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔""""

نہیں نہیں مجھے سزا دینی ہے۔۔۔۔۔""""

اچھابتاؤ کیا کرو میں وہ جو بیچارا جان بوجھ کر ہارا تھااپنی چار فٹی بیوی سے اب وہی چار فٹی بیوی اسے سزا دے رہی تھی ایک پولیس والے کو یہ بس کیف کی دل ہی کر سکتی تھی۔۔۔۔""""""

امممم۔۔۔۔۔آپ گھوڑے بنے گے اور میں آپ کے اوپر بیٹھو گی اور آپ مجھے جھولے دے گئے دل نے تالیاں بجاتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔""""

مین اور گھوڑا نہیں دل کچھ اور سزا دے لو نا۔۔۔۔""""

نہیں نہیں آپ مجھ سے پیار سے نہیں کرتے نااسی لیے میری بات نہیں مان رہے دل ناراض ہوتی اندر جانے لگی۔۔۔۔""""

دل ایسی بات نہیں ہے دل کا ہی جان دل سے بہت پیار کرتا ہے اور دل کا ہی جان اپنے دل کے لئے گھوڑا بھی بن جائے گا کیف نے گہرا سانس بھرتے زمین پر بیٹھا اور اب وہ گھوڑا بن چکا تھا دل ہنستے ہوئے کیف کے اوپر بیٹھی تھی اور طہام ان دونوں کی ویڈیو بنا دیا تھا۔۔۔۔""""

ہی جان بہت مزہ ارہا ہے۔۔۔۔ کیف بیچارا گھاس کے اوپر ہی گھوڑا بنتے تھک گیا تھا کرتا کیا نا کرتا اپنی بیوی کو پیار کا ثبوت دینے کے لیے کیف جو لاہور کے ایس ایس پی ہے اسے گھوڑا بھی بننا پڑا تھا تو کیف بن گیا تھا طہام ویڈوں بناتے بناتے ہنس رہا تھا۔۔۔۔""""

کافی دیر جب گزری تو دل کو شاید اپنے ہی جان پر ترس اگیا تھا وہ اکیف کے اوپر سے اتری اور کھڑی ہو گی ہی جان بس آپ تھک گئے ہو گئے نا اب بس کرتے ہے۔۔۔۔""""

میری چھوٹی سی بیوی کو میرا اتنا خیال ہے کیف نے دل کا ہاتھ پکڑا اور کمرے میں جانے لگا طہام نے بھی ویڈیو بناتے کمرے میں چلا گیا اور ویڈیو کیف نے نمبر پر سینڈ کر دی۔۔۔۔۔"""""

لو جی ہبی جان اب میں آپ کا خیال نہیں کرو گی تو کون کرے گا میں اپ کی بیوی ہو نا دل بیڈ پر بیٹھتے کیف کا چہرہ پکڑا اور اپنے لب کیف کے گال پر رکھے تھے پھر دل پیچھے ہوئی اور کیف کی سادے تھکن دل کے ایک بوسے سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔"""""

تو میرے دل کو اچھے سے پتا ہے کے اپنے ہبی جان کی تھکن کیسے دور کرنی ہے کیف نے شرارت سے کہا۔۔۔۔"""""

ہاں نا میں جب ماما تھک جاتی تھی تو انہیں بھی ایک کس دیتی تھی تو وہ بھی یہی کہتی تھی کے وہ ٹھیک ہو گی ہے دل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر سونے کے لئے چلی گی کیف بھی آپکی معصوم سے بیوی کی باتیں سن کر ہنستا ہوا جا کے دل کے پاس لیٹ گیا اور اسے اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔۔"""""ہ

ہبی آپ کی ڈارھی۔۔۔۔دل نے پھر سے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔"""""

ایسے ہی برداشت کرو میری جان۔۔۔۔۔کیف نے بھی دل کے گال پر اپنے لب رکھے دل نے بھی اپنے ہبی جان کو زور سے ہگ کیا اور سو گی۔۔۔۔۔۔"""""""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاری ہے۔۔۔۔۔"""""

Kaif E DIL

Writer mahi shah

Episode 17 ❤□❤□

آج لبابہ کو اس وڈیرے کی طرف بھی جانا تھا وہ چاہتی تھی وہ اس کیس کو خود ہنڈل کرے ورنہ اس کی افسران سے پھر سے بے عزتی ہو جانی تھی اسی لئے لبابہ اپنے دو سے تین لوگوں کو لے کر اس وڈیرے کے گاؤں میں پہنچ چکی تھی گاڑی سے نکلتے ہی لبابہ نے پسٹل اپنی پاکٹ میں رکھی اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتی چلتی ہوئی سامنے ہی ایک ڈیرہ بنا ہوا تھا وہاں رک گی۔۔۔۔"""""

لبابہ نے سامنے دیکھا جہاں کوئی چالیس سے پینتالیس سال کا آدمی بیٹھا تھا لبابہ کو دیکھ کر خیرت مین مبتلا ہوا تھا ارے بڑے بڑے لوگ آئے ہے ہمارے اڈے پر وڈیرہ اپنی کرسی سے اٹھتا ہوا لبابہ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔""""""":

سامنے والے کو دیکھ کر لبابہ کو بے حد غصہ آیا تھا میں یہاں کوئی بکواس نا کرنے آئی ہو نا سننے آئی ہو شہباز سکندر وڈیرے ہو گیے تم اپنے اس گاؤں میں میری نظر میں تم ایک قاتل کے باپ ہو اور رہو گے۔۔۔۔۔""""""

ارے ارے دیکھو دیکھو شیرنی میرے علاقے میں اکر یہ مجھ پر ہی ڈھاڑ رہی ہے تو جانتی بھی ہے کے میں کون ہو لبابہ میڈم شہباش سکندر کی آنکھوں میں لبابہ غیض غضب آسانی سے دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔""""""

ابھی تو کہا تم ایک قاتل کے باپ ہو بلاؤ اپنے بیٹے کو اور اسے آسانی سے ہمارے حوالے کر دو ورنہ میں نے اسے حوالات میں بند کیا نا تو اتنا مارو گی اتنا مارو گی کے آگے پیچھے کے جو حصے ہے نا تیرے بیٹے کے وہ ضائع نا کیے تو میرا نام بھی لبابہ ملک نہیں لبابہ نے اپنی دو انگلیاں اٹھا کر شہباز سکندر کے سامنے چٹکیاں بجاتے ہوئے کہا۔۔۔""""""

تو دو ٹکے کی پولیس والی تو میرے بیٹے پر ہاتھ ڈالے گی شہباز سکندر غصے سے دھارے تھے کے اس نے ڈیرے پر شہباز کی دھاڑ گونجی تھی۔۔۔""""""

جب تیرے جیسے باپ کا بیٹا معصوم لڑکیوں کو اپنی حوس کا نشانہ بناتا ہے ویسے آپ بھی ایسا کرتے ہو گے ناجیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا ہونا تھا لبابہ بھی کہاں باز آنے والی تھی لبابہ کی بات سنتے شہباز کا غصے سے برا حال تھا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں میچے شہباز بڑی مشکل سے اپنا غصے روک رہا تھا۔۔۔""""""

اسی لیے میں کہ رہی ہو کے اپنے بیٹے تیمور سکندر کو میرے حوالے کر دو شہباز ورنہ سارے علاقے میں منہ کالا کروا کر اسے پولیس نا لے کر گی تو میرا نام بدل دینا آج تو لبابہ طہ کر کے آئی تھی کے وہ سارا حساب چکتا کرے گی۔۔۔۔۔""""""

چل پولیس افسرنی میں بھی دیکھتا ہو تو کیا کرتی ہے تو کیسے مجھ پر ہاتھ مارتی ہے تجھے پتا ہے تو اس وقت میرے ڈیرے پر کھڑی ہے تو جانتی نہیں میں چاہو تو تجھے اسی وقت کاٹ کر دو پھنک دو کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا اور یہ جو دو تین چمچے ساتھ لائی ہے نا انہیں بھی پانی میں بہا دو پیچھے سے تیمور بھی آتا لبابہ کی بات سنتا لبابہ کی بات کا جواب دینے لگا۔۔۔۔""""""

اپنے پیچھے تیمور کی آواز سنتے لبابہ نے مڑ کر تیمور کو دیکھا لبابہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی لو جی قاتل تو خود ہی چل کر میرے سامنے آگیا تیمور کو اپنے باپ کے ساتھ اور اپنے سامنے کھڑا ہوتا دیکھ کر بولی اور یہ کیا کہہ رہے تھے دھمکی امم۔۔۔یہ جو پولیس

والوں کو دھمکی دی جارہی ہے پتا بھی ہے ایک پولیس والوں کو دھمکی دینے کی بھی کیا سزا بنتی ہے لبابہ سرخ چہرے کے ساتھ بولی

"""""""""_____

ہاہاہایایا۔۔۔۔۔۔لگتا تو ہے نئی آئی ہے اس علاقے میں اس علاقے میں میرا راج چلتا ہے میرا تیمور سکندر کا تیرے جیسے دو ٹکے کی پولیس والیان میں جیبں ب میں لے کر گھومتا اور اپنے کمرے میں ابھی تیمور کے الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کے اپنے چہرے پر پڑنے والے مکے نے تیمور کو کچھ بھی بولنے سے روکا تھا۔۔۔۔۔"""""

تیمور نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اپنی سرخ آنکھوں سے لبابہ کو دیکھا تیری اتنی ہمت کے تو مجھ پر ہاتھ اٹھائے اس سے پہلے کے تیمور لبابہ کی جانب جاتا لبابہ اور اس نے آدمیوں کے پسٹل نکال کر تیمور پر تانی تھی خبر دار میرے قریب بھی آئے تو لبابہ اپنی پوری قوت سے چلائی تھی۔۔۔۔۔"""""""

تو میرے علاقے میں اکر مجھے ہی مارے اور میں تجھے کچھ بھی نا بولو تیمور سکندر اس سے پہلے کے لبابہ کی جانب بڑھتے شہباز نے تیمور کا ہاتھ پکڑا تھا تیمور نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہتا ہو کیوں روکا۔۔۔۔۔"""""""

تم نے جس لڑکی کے ساتھ زیادتی کی ہے اور اس کے بعد اس کا قتل کر دیا وہ اپنے باپ کی اکلوتی اولاد تھی اس کی سزا تو تمہیں ملے گی یہ لبابہ ملک کا وعدہ ہے۔۔۔۔"""""

تو یہاں سے زندہ بچ کر جایے تو کچھ کرے گی نا اس سے پہلے کے تیمور اپنی گن نکالتے لبابہ کو مارتا اور لبابہ کوئی ریکشن کرتی ایک سرسراتی ہوئی گولی اکر تیور کے ہاتھ پر لگی تھی سب نے وہاں دیکھا جہاں سے گولی ائی تھی سر پر ٹوپی پہنے انکھوں میں کالا چشمہ لگائے گلے میں وہی چیں ز پہنے ہاتھ میں گن پکڑے اپنے ہونٹوں کے پاس لے جاتے اس گن میں سے نکلتے دھوے کو پھونک ماری لبابہ تو راج کو یہاں دیکھ کر خیران تھی۔۔۔۔۔"""""

تیمور اپنے ہاتھ سے سے نکلتے خون کا دیکھ کر راج کی طرف دیکھنے لگا جو اپنی ہی مست چال چلتا اس کی جانب ارہا تھا۔۔۔،"""""

کون ہو تم۔۔۔۔شہباز نے راج کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔"""

میں یارو کا یار۔۔۔یارو کے دشمن کا دشمن۔۔۔۔۔

اپن کو پیار سے سب کہتے ہے راج اپنا چشمہ نیچے کرتے لبابہ کو آنکھ مارتے لبابہ کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔"""""""

تم نے میرے بیٹے پر گولی چلائی ہے شہباز نے غصے سے راج کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔"""""

وہ کیا ہے ناصاحب۔۔۔اپن کو عورتوں کی عزت کرنا آتی ہے اور میں کہی دیکھ لونا کے میرے سامنے کسی عورت کی نافرمانی ہو رہی ہے تو اپن سے برداشت نہیں ہوتا اپن پھر سے اس کے ٹکرے بھی کر دیتا ہے اپن کے ہاتھ نہیں کانپتے۔۔۔۔۔۔""""""""

اور میڈم اپ کا ہے کو اکیلی آتی ہے مجھ جیسے بہادر بندے کو ساتھ لے آیا کرے نا اپن آپ کی حفاظت کرے گا یہ کیا آپ نے گلا سڑا ہوا مال رکھا ہوا ہے لبابہ کے پیچھے کھڑے پولیس والوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"""""

راج۔۔۔لبابہ نے اپنی آنکھوں سے گھورا۔۔۔"""

سوری میڈم۔۔۔۔۔""""""راج اپنے بال کھرچنے لگا۔۔۔"""

اور تم تیمور سکندر جیل میں جانے کی تیاری کر لینا بہت جلدی ملاقات ہو گی سلاخوں کے پیچھے جسٹ ویٹ اینڈ واچ اپنا چشمہ لگاتے لبابہ چلی گی اور راج بھی تیمور کو سلام کرتا لبابہ کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔۔۔""""""

ابا۔۔۔۔مجھے یہ لڑکی اپنے بستر پر چاہئے اباجب یہ میرے بستر کی گرمی دور کرے گی نا پھر میں اسے بتاوگا کے کون جیل کے پیچھے ہوتا ہے اور کون اس کے ساتھ بستر میں۔۔۔۔۔"""""

پہلے یہ کیس ختم کرتے ہے کچھ کرنا پڑے گا پھر اس لڑکی کو بھی دیکھتے ہے فکر نا کر شہباز نے تیمور کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"""""""۔۔۔۔۔

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راج تم یہاں کیسے۔۔۔۔۔لبابہ نے خیرت سے راج کی طرف دیکھتے ہوے کہا۔۔۔"""""""

جہاں جہاں اپن کی میڈم وہاں وہاں اپن۔۔۔۔۔راج نے اپنے لہجے میں شرارت لاتے ہوئے کہا۔۔۔"""""

تم لوگ جاؤ میں تم لوگوں کی میڈم کو چھوڑ دوگا راج نے لبابہ کے پیچھے کھڑے پولیس والوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔"""""

کیوں ان کو کیا بھیج رہے ہو۔۔۔۔"""

مجھے لگتا ہے میڈم کا دماغ تھورا سے ہلا ہوا ہے تو اپن تھورا سا فریش کرنا چاہتا ہے راج نے اپنی بتیسی نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"""""

ہاہاہاہا۔۔۔۔واقع اس کمینے نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے مجھے واقع فریش کرنے کی ضرورت ہے لبابہ نے پولیس والوں کو جانے کا کہا پھر تو وہ۔کوگ بھی چلے گئے۔۔۔۔"""

اب بتاو کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔"""""

اپ چلے نامیرے ساتھ بعد میں پتا چلے گاراج نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

کیوں تم پر کیوں یقین کرو میں کہی تم بھی دوسرے مردوں جیسے نکلے تو لبابہ نے اپنی ڈارک ہیزل آنکھیں راج کی کالی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔"""""

اگر آپ کو جس دن لگا میں نے آپ کا دل توڑا ہے تو سیدھا میرے دل پر گولی مار یئے گا تاکے یہ دل بھی باقی نا رہے پھر راج نے اپنی ھاتھ میں پکڑی گن لبابہ کو پکراتے ہوئی لبابہ کی ڈارک ہیزل آنکھوں میں دیکھتے گھمبیر لہجے میں کہا تو راج کی بات سن کر لبابہ کا دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا ایک الگ کی دھن بجی تھی لبابہ کے دل میں۔۔۔۔"""""

لبابہ راج کی گاڑی میں بیٹھی اور راج کی ہی گن اس کے دل ولایت سائڈ پر رکھ کر زور دیا جس دن مجھے لگا تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے میرے دوستی نا ناجائز فائدہ اٹھایا کے قسم کھاتی ہو یہاں ہی گولی مارو گی لبابہ بھی اس کی کالی آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولی

"""""۔۔۔۔

میڈم۔۔۔اپن کو کیوں ڈرا رہا ہے اپن نے ویسے ہی کہا تھا آپ تو اپن کی بات کو سیریس ہی لے گی اپنی آنکھوں میں خوف لائے راج ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔"""""

ہاہاہا۔۔۔۔۔راج یو آر سو فنی قسم سے تمہارے ساتھ رہ کر میرا موڈ اتنا اچھا ہو جاتا ہے تم میرا موڈ اچھا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو اور یہ فلمی ڈائیلا گز کہا سے سیکھا لبابہ نے ایک ابرو اچکاتے راج سے پوچھا۔۔۔"""""

وہ میڈم کل رات دوستوں کے ساتھ ایک فلم دیکھی تھی اس لڑکے نے لڑکی کو بولا تھا تو لڑکی کو پیار ہو گیا تھا مجھے لگا میرا بھی کوئی ٹانکا آپ کے ساتھ فٹ ہو جائے اپنی نکلی ڈارھی کو کھجاتے ہوئے بولا اگر کوئی اسے ضمار کے روپ میں دیکھ لیتا تو کوئی بھی نہیں پہنچان سکتا تھا کے وہ راج ہی ہے۔۔۔"""""

شکل دیکھی ہے اپنی میں کیوں پیار کرو تم سے لبابہ نے جان بوجھ کر راج کا مزاق اراتے ہوئے کہا۔۔۔"""""

انہہ۔۔۔۔شکل پر نا جایے میڈم جس دن میں ٹھیک سے اپنا آپ تیار کر کے آپ کے سامنے آیا نا آپ کے اپن پر فدا ہو جانا ہے گاڑی چلاتے راج نے کہا۔۔۔"""""

تمہیں بڑا شوق ہے مجھے اپنے آپ پر فدا کروانے کا چکر کیا ہے راج۔۔۔۔"""""

کچھ نہیں میڈم جی آپ نہیں سمجھے گی اپن کے دل کی بات اپنی بات کہتے ہی راج خود بھی ہنسنے لگا تھا اور ساتھ میں لبابہ کا قہقہ بھی گاڑی میں گونجا تھا۔۔۔۔"""""""

ابھی وہ تھوری کی دور گیا تھا کے اسے کال آئی تھی جیسے اٹھاتے راج نے لبابہ کو دیکھا تھا جو باہر ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"""""""

اوکے میں آتا ہو۔۔۔۔""""اگلے کی بات سنتے راج نے کال کٹ کر دی۔۔۔"""

کیا ہوا ہے راج سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔"""

اپن کے دوست کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے اپن کو وہاں جانا ہے آپ کے ساتھ پھر کبھی اپن ٹائم گزارے گا۔۔۔۔"""""

اوو وہاں کوئی بات نہیں تم جاؤ مجھے پولس اسٹیشن اتار دو راج نے ہاں مین سر ہلایا اور سنجیدگی سے گاڑی چلانے لگا لبابہ کو پولیس اسٹیشن اتار کر راج گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔"""""

لبابہ کا موڈ واقع میں اچھا ہو گیا تھا پاگل ہے لیکن اچھا ہے لبابہ راج کے بارے میں سوچتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔"""""""

"""""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار جیسے ہی گھر گیا آج تو عرشیہ بھی یونیورسٹی گئی ہوئی تھی پہلے تو ضمار نے جا کر امید کو دیکھا جو سوئی ہوئی تھی پھر اپنے چہرے سے نکلی ڈاڑھی اتارتے اپنے گلے سے ساری چیزیں اتارتے اپنے چہرے ہے ماسک لگاتے وہ اپنے ٹارچر روم میں گیا تھا جہاں پر ایک تیس سالہ لڑکا الٹا لٹکا ہوا تھا ضمار (بلیک شیڈو) اپنے قدم اٹھاتے ہوئے اس لڑکے کے پاس گیا۔۔۔۔"""

کون ہو تم۔لوگ اور مجھے کیوں پکڑ کر لائے ہو وہ لڑکا ضمار کو دیکھ کر ڈر تو گیا تھا لیکن ہمت کرتے ہوے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔"""""""

میں ہو بلیک شیڈو نام تو سنا ہو گا اپنے ہاتھ میں پکڑے چاقو کی تیز دھار پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے جس لہجے میں بولا تھا جو سامنے لڑکا لٹکا تھا اس کے ماتھے پر پسینہ آیا تھا کون نہیں جانتا تھا بلیک شیڈو کو۔۔۔"""""

ممم۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا بلیک شیڈو۔۔۔۔وہ لڑکا اب سہی معنوں میں ڈرا تھا۔۔۔"""""

میں نے تم سے پوچھا تم نے کیا کیا ہے کیا نہیں میرا کام پوچھا نہیں ہوتا میرا کام ہوتا ہے بس سزا دینا باقی پوچھنے والے کام پر میں اپنا ٹائم ویسٹ نہیں کرتا ضمار نے یہ کہتے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے۔۔۔۔"""""""

دیکھو دور رہو مجھ سے تم مجھے جانتے نہیں ہو میرا باپ ڈی ایس پی ہے وہ لڑکا اپنی ٹانگوں کو ہلاتے ہوئے خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔"""""""

چی چی چی۔۔۔۔۔۔یہ غلط کیا تم نے کے میرے سامنے اپنے باپ ڈی ایس پی کا نام لے لیا پتا ہے مجھے پولیس سے نفرت ہے نفرت اور فکر نا کرو تمہاری لاش میں تمہارے باپ کے پاس ڈی ایس پی کے پاس ہی بھیجو گا کیوں فکر کرتے ہو۔۔۔۔۔""""" ددد۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔۔""""

خاموش۔۔۔۔۔ایک مکہ اس لڑکے کے ناک پر لگا تھا تم نے اس بچی کو دیکھا تھا جو صرف دس سال کی تھی صرف دس سال کی اور تم نے اسے اپنی حوس کا نشانہ بنایا تھا تم نے اس کی معصومیت دیکھی تھی درپے درکے مارتے ضمار اس لڑکے کا ناک توڑ چکا خون بھل بھل اس کے ناک سے ہوتے ہوئے منہ میں جا رہا تھا اور نیچے گر رہا تھا۔۔۔""""

اس کی ماں روتے روتے مر گی اپنی بیٹی کا صدمہ برداشت نہیں کر پائی تو مجھے کہ رہا ہے میں تجھے معاف کر رو ضمار کا غصے حد سے زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔""""""

ضمار نے اپنے چاقو سے رسی کاٹی وہ لڑکا ڈھرام سے نیچے گرا تھا اپنے آپ کو نیچے گرتے دیکھ وہ لڑکا سیدھا ہو کر بیٹھا اور بھاگنے لگا لیکن اپنے آگے داید کو کھڑا دیکھ کر وہ اپنے پیچھے دیکھا اپنے پیچھے اپنی موت کو دیکھ کر اپنے چہرے سے خون صاف کرتے وہ ضمار کے قدموں میں گر گیا تھا ممم۔۔۔جج۔۔۔مجھے معاف کر دو اگلی بار ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔""""""

تیری معافی سے وہ چھوٹی سی بچی واپس اجایے گی تیری معافی سے وہ ماں واپس اجائے گی جو اپنی ایک بیٹی کے صدمے سے مر گی اور اپنے دو بچوں کو چھوڑ گی تیری معافی سے وہ واپس نہیں آئے گی اپنی آنکھوں کے سامنے اس دس سالہ بچی جس کا کچھ دن پہلے ہی نیوز میں اس نے سنا تھا کے ایک اسی کے محلے کے لڑکے نے ریپ کر کے اسے مار دیا لیکن اس ماں کی کوئی سن نہیں رہا لیکن یہ ضمار سے برداشت نا ہوا تھا بلیک شیڈو کے آگے کوئی بھی قانون نہیں چلتا تھا یہ کیسے چل جاتا۔۔۔"""

ضمار نے چاقو اس کے دل پر مارا تھا کے ایک خون کا فوارہ باہر نکلا تھا۔۔۔"""

یہ تو واقع لکھا ہے میں نے یہ ایک حقیقت پر مبنی ہے لیکن واقع اس لڑکی کو انصاف نہیں مل پایا تھا اس ڈی ایس پی کا بیٹا آج بھی کتوں کی طرح کھلا گھوم رہا ہے تا کے کسی اور کی بچی کو اپنی حوس کا نشانہ بنا سکے اس جیسے کتوں کی جن کو حوس کے آگے کچھ بھی نظر نہیں آتا اس لوگوں کے لئے حقیقت میں بلیک شیڈو جیسے لوگ اس دنیا میں ہوتے تو شاید آج کل جتنے بھی بچیوں اور بچوں کے ساتھ ریپ ہو رہے وہ ختم نا سہی لیکن اپنی موت کی وجہ سے کم ضرور ہو جاتے لیکن کوئی ان کتوں کو پٹا نہیں ڈالتا اسی لئے کھلے گھومتے ہے لوگوں کی بچیوں کے ساتھ زیادتی کرتے ہے۔۔۔"""""

میں آج کل کافی یہ نیوز سن رہی ہو میرا دل کرتا ہے اس کے حلاف آواز اٹھاو چاہے اپنے ناول میں ہی سہی لیکن میں اپنے ناول میں ہی اس کے مجرموں کو سزا دو گی آپ کو کسی ایسے حادثے کا پتا ہے تو مجھے بتائے گا میں ساری انفارمیشن نکالے اس کے مجرموں کو سزا دو گی آپ مجھے بتائے گا یہ کیسا لگا آپ کو۔۔۔۔۔"""""

ضمار نے اپنے ہاتھوں سے اس لڑکے کے ٹکڑے کیے تھے پھر اس کی آنکھیں نکال کر اور اس کی کڈنی نکال کر الگ سے رکھال دی باقی کا کام اس نے داید کی طرف کر دیا باقی تم جانو اچھے سے پتا ہے کیا کرنا ہے یہ کہتے ضمار باہر چلا گیا داید نے آنکھیں اور کڈنی ایک بیگ میں ڈالی اور باقی لڑکے کے ٹکرے ایک بیگ میں اسے ایک کونے میں رکھ دیا کیونکہ یہ کام رات کو کرنے والا تھا

"""""۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لمبے لمبے ڈگ بھرتے ضمار راہداری سے گزر کر اپنے روم کی جانب بڑھ رہا تھا جب اسے امید کے کمرے سے ہونے کی آواز آئی۔۔وہ جو اپنے کمرے میں جا رہا تھا ننھی سی جان کے رونے پر اس کے قدم خود بخود امید کے روم کی جانب بڑھنے لگے پہلے تو اس نے اکتا کر امید کی آواز سنی پھر اس کے بیمار ہونا یاد آیا تو اس کے کمرے میں جانب چلا گیا کہی اس کی طبیعت پھر سے ناخراب ہو گی ہو۔۔۔روم میں داخل ہوتے ہی امید کی نرم آوازیں اور اس کی ننھی سی جھیل سی آنکھوں میں اشکوں کا سمندر دیکھ کر اس کے دل میں عجیب سی کرنٹ دوڑ گئی۔۔۔۔"""

امید کے رونے کی آواز نے جیسے اس کی سانسیں روک لی تھیں اس کے قدم خود بخود اس کے بیڈ کے قریب پہنچ گئے جہاں امید اپنی چھوٹی چھوٹی انگلیوں کو لبوں میں دبا کر دہاڑے مار رہی تھی۔۔۔"

ضمار کا امید کے ساتھ بیٹھ کر اُس پر جھکنا تھا کہ امید بڑی سی اواز نکال کر رونے لگی ضمار ہر بڑا کر بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔"

اس وقت ضمار سفید شرٹ اور بلیک جینز میں موجود تھا اُس کی سفید شرٹ پوری خون سے رنگی ہوئی تھی چہرے پر خون کی ننھی ننھی بوندے نمودار تھی جو دیکھنے والے کو ہراساخوف میں مبتلا کر سکتی تھی اور امید تو پھر چھوٹی سی بچی تھی۔۔۔"

افف۔۔۔شاید یہ ڈر رہی ہے میرے حلیے مجھے کپڑے چینج کر کے اس کے پاس آجانا چاہیے۔۔۔وہ پریشانی سے بڑبڑاتا امید کے روم سے نکل کر اپنے روم میں آیا اور کبرڈ سے ڈریس نکال کر واش روم میں بند ہو گیا اگلے پانچ منٹ میں وہ جلدی سے فریش ہو کر کپڑے تبدیل کرتے امید کے روم میں آیا جہاں اب بھی بھی وہ رو رہی تھی۔۔۔ضمار نے احتیاط سے اس کے قریب آکر گود میں

اُٹھایا اسے گود میں اٹھایا اور اس چھوٹی سی جان کو سینے سے لگا لیا وہ جتنی بھی نفرت کا دعویدار تھا لیکن اب اس سے امید کا رونا برداشت نہیں ہوتا تھا لیکن پھر وہی بات کے تمرناا اس کے ذہین میں بس چکی تھی وہ بس یہ سوچتا تھا کے اگر وہ کسی اور سے پیار کرے گا تو تمرناامر کے بھی اس سے ناراض ہو جائے گی جو وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا۔۔"

اب کیوں رو رہی ہے۔۔وہ امید کے سر پر لیکن تپ کر اپنے نرم ہاتھ پھیر کر اکتاتے ہوئے بولا لیکن آواز میں نرمی تھی کہ۔۔ضمار کی آواز سن کر امید مزید نا روئے لیکن وہ امید ہے کیا جو ضمار کو تنگ نا کرے اپنے باجے سے ضمار کی آواز سنتے امید نے مزید رونا شروع کر دیا،اور اس کا رونا سن کر ایک پل کو ضمار کے دل کو تکلیف دے رہا تھا اور دوسرے پل وہ اکتا رہا تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا اس کی اتنی عجیب حالت کیوں ہو رہی ہے وہ اس بچی سے پیار کرتا بھی ہے لیکن تمنا سے کم یہ سب ضمار کے اپنے دماغ کی خام خیالی تھی۔۔۔۔"

کیا ہو گیا یار اتنا کیوں رو رہی ہوں بخار ہو رہا ہے کیا تمھیں۔۔۔ضمار نے پریشانی سے اپنی کھردری انگلیاں امید کے ماتھے پر رکھتے اُسکا بخار چیک کیا۔۔۔امید کو بخار بھی نہی تھا ضمار کو اُسکے رونے کی وجہ سمجھ نہ آئی۔۔"

شش۔۔۔خاموش ہو جاؤ۔۔۔ضمار اُسے سینے سے لگائے کمرے میں ٹہل کر چپ کروانے لگا۔۔۔لیکن امید تھی جو ہر گز چپ ہونے کا نام نہی لے رہی تھی۔۔۔۔ضمار کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی کیونکہ عرشیہ بھی نہیں تھی گھر میں وہ یونی جا چکی تھی اب ضمار کو سمجھ نہیں ارہا تھا کہ آخر امید کو کیا تکلیف ہو رہی ہے جس کے باعث وہ مسلسل روتی جا رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں ننھی سی امید کے لیے غصے کے ساتھ ساتھ چمک اور دل میں بے پناہ محبت تھی۔۔

اس نے امید کو پھر سے گود میں اُٹھایا اور بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔"

شاید اس نے پوٹی کی ہو،اس لیے رو رہی ہو۔۔۔

وہ ایک لمحے کے لیے رک کر سوچنے لگا۔۔"

ضمار جلدی سے اس کا پیمپر چیک کرنے لگا جیسے ہے اس نے پمپر اٹھایا ایک بدبو کا گھولا ضمار کی ناک سے ٹکرایا تھا وہ جو جیسے خون کی بدبو پسند تھی لیکن وہ شخص امید کی پوٹی کی بدبو برداشت نا کر سکا اور اُس کی سوچ کے مطابق امید نے پوٹی کی تھی۔۔۔۔"

میں یہ کیسے کروں گا مجھے تو پیمپر چینج کروانا نہی آتا اپنے ناک پر ہاتھ رکھے وہ کچھ دیر کے لیے سوچتا رہا،پھر ہچکچاتے ہوئے اس نے امید کا پیمپر پھینکا وہ پہلی بار امید کا پیمپر تبدیل کر رہا تھا پہلے تو اس نے اسے ہی امید کو دھو کر بیڈ پر لٹا دیا تھا لیکن اب امید کی طبیعت

خراب تھی اسے دھو بھی نہیں سکتا تھا اور اسے یہ کام کچھ عجیب سا لگ رہا تھا اس نے دھیان سے امید کی ٹانگیں تھام کر پیمپر رکھا نا جانے کیوں اسے آج بھی شرم ارہی تھی امید تھی تو ایک لڑکی ضمار نے کسی حد تک اپنی آنکھیں بند کر لیتا پھر کھول لیتا لیکن جیسے ہی وہ اسے پیمپر پہنانے لگا، امید کی ایک ٹانگ اس سے نکل کر گھوم گئی، اور پیمپر کا ایک حصہ الٹا ہو گیا۔ ضمار نے فوراً اسے الٹ کر ٹھیک کرنے کی کوشش کی، مگر ایک عجیب سی گھبراہٹ محسوس ہوئی۔۔۔۔"

ارے، یہ کیا کر رہا ہوں میں؟ ضمار نے خود سے کہا، اور پھر ایک لمحے کے لیے رک گیا باپ ہو میں اس کا مجھے کیسی شرم بیٹی ہے میری آج پہلی بار ضمار نے امید کو خود کی بیٹی کہا تھا جو کے تمنا کے بعد اس کی کمزوری بننے والی تھی یا شاید موت کی وجہ۔۔۔"

ایک گہرا سانس بھرتے ضمار نے امید کی ننھی سی ٹانگیں اٹھائی اور ٹھیک سے پیمپر رکھا لیکن پھر بھی ضمار کی بے چینی میں مزید اضافہ کر رہی تھیں۔۔اُسکا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔۔۔""""""

اووو بھائی پہلے تو اس پوٹی تو صاف کر لو گھبراہٹ میں ضمار اس کی پوٹی صاف کرنا بھول ہی گیا تھا افففففف یہ بھی کرنا ہے """"۔۔۔۔

کیوں؟ کیوں مجھے یہ سب کرنا پڑ رہا ہے؟

کر لیتے ہے یہ بھی اس نے احتیاط سے وائپس پکڑا اور امید کو صاف کرنا شروع کیا، جلدی جلدی سے امید کو صاف کر کے وہ امید کو دیکھنے لگا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کی نیلی آنکھوں میں ابھی بھی آنسو تھے یہ سب کچھ اُسے بہت عجیب لگ رہا تھا، اُس کے تو وہم کو گمان میں بھی نہ تھا شادی سے پہلے ہی وہ باپ بن جائے گا۔۔۔۔"

لیکن جیسے ہی ضمار پیمپر لگا کر خوش ہوتا پیچھے ہوا جیسے بہت بڑا مار کا مارا ہو امید نے پھر سے رونا شروع کر دیا ضمار نے فوراً خود کو سنبھالا۔۔۔ہائے اللہ اب کیوں رو رہی ہے اس نے پیمپر پھر سے چیک کیا۔۔۔""""

ارے یہ پیمپر تو کچھ عجیب سا لگ رہا چپ بھی بند نہی ہوئی پھر سے کھل گیا ضمار نے پریشانی سے سوچا تھا۔۔۔دھیان دیا، تو پتہ چلا کہ اس نے پیمپر الٹا پہنا دیا ہے۔۔۔۔"

یا اللہ یہ میں نے کیا کر دیا کیسے کیسے دن دیکھنے پڑھ رہے اگر امید بڑی ہوتی بے غزتی ہو جانی تھی اتنا بڑا گینگسٹر ہوں ایک پیمپر نہی پہنانا آتا مجھے شکر ہے امید کو کچھ سمجھ نہیں رہی۔۔۔۔"

وہ پھر سے پیمپر کو اتارتے ٹھیک سے پہنانے کی کوشش کرنے گا اس بار اس نے ٹھیک سے پہنانے لگا اللہ جی اس بار ٹھیک پہنا لوں تھوڑی سی عزت رکھ لیں امید کے سامنے۔۔۔وہ سرگوشی کے انداز میں بولا اور آخر کار پیمپر کو ٹھیک سے پہنا ہی دیا پیمپر پہنا کر اس نے امید کو دیکھا جو اسے ہی ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی لیکن اب خاموش تھی اسے روتا نا دیکھ اس بار ضمار نے شکر ادا کیا تھا۔۔""

یہ بھی کوئی کام ہے۔۔اتنا آسان تو تھا۔۔ضمار نے سر پر ہاتھ مارا پھر وہ اپنی ہی بات پہ ہنسنے لگا اور ہنستے ہنستے اس نے امید کو گود میں اُٹھایا اس کے پھولے پھولے گال پر اپنے لب رکھے میری تمنا جیسی ہو ہنستے ہنستے اچانک سے ضمار کی آنکھوں میں انسو آئے تھے میں نے اسے کھو دیا امید کھو دیا اپنے اندر کا درد وہ امید کو گلے لگاتے روتے ہوئے نکالنے لگا تھا لیکن اپنے بالوں میں امید کے ہاتھ کو محسوس کرتے ضمار نے امید کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی تمہیں نہیں جانے دوں گا کہی وہ لگ ہی نہیں رہا تھا تھوڑی دیر پہلے وہ ایک بے دردی سے قتل کر کے آیا ہے وہ کس قدر اندر سے ٹوٹا ہوا تھا وہ وہی جانتا تھا۔۔""

اپنے آنسو صاف کرتے ضمار نے امید کی طرف دیکھا اور پھر گھڑی کی طرف جہاں تین بج رہے تھے عرشیہ کے آنے میں دو گھنٹے باقی تھے تمیں بھوک تو لگی ہو گی نا عرشیہ نے کہا تھا دو گھنٹے بعد تمیں دودھ دے گا لیکن اب تو پانچ گھنٹے ہو گیے ہے اممم چلو تمہارے لیے دودھ بناتے ہے یہ کہتے ضمار نے امید کو اٹھایا اور کیچن میں چلا گیا۔۔۔۔۔""""

ایک ہاتھ میں وہ امید کو تھامیں ہوئے تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے فوراً فیڈر نکال کر تیار کرنے لگا اب تو وہ دودھ بنانے میں ایکسپرٹ ہو گیا تھا لیکن آج جو اس کے ساتھ ہوا تھا اب وہ پیمپر چینج کرنے میں بھی ایکسپرٹ ہو گیا ہو گا دودھ بنا کر کمرے میں لے جاتے ضمار نے امید کو دودھ دیا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گیا امید بھی دودھ پینے لگی تھی ضمار نے اپنا موبائل نکالے اپنی اور امید کی تصویر بنانے لگا تھا وہ اپنے موبائل میں امید کو رکھنا چاہتا تھا لیکن آہستہ آہستہ امید نے ضمار کے دل پر بھی قبضہ کر لینا تھا

"""""""۔۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔"""""""

KAiFF E DIL

WRITER MAHI SHAH

EPISODE 18 ❤□❤□

ہبی جان آج میں بہت بہت خوش ہوں۔۔۔کمرے میں آتی دل چہک کر کیف سے مخاطب ہوئی تھی جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے موبائل میں کچھ دیکھنے میں مشغول تھا۔۔"

اچھا جی ماشاءاللہ آپ تو ہر دن ہی خوش رہتی ہیں۔۔۔وہ ہنوز نظریں موبائل پر ہی جھکائے بولا۔۔۔۔"

اوپس وہ تو ہیں لیکن ہبی جان آج بہت زیادہ والی خوش ہوں کیونکہ آپ نے میری وجہ سے چھٹی کی ہے۔۔۔ہائے اللہ جی۔۔۔ بولتے ساتھ ہی دل کے ریڈ چیکس مزید ریڈ ہوئے تھے۔۔۔۔"

میں صدقے جاؤں اپنے دل کے جو آج اتنا خوش ہے ادھر آؤ میرے پاس ایک پیارا سا ہگ تو بنتا ہے۔۔۔اپنے موبائل کی سکرین آف کرتے کیف نے سائیڈ پر رکھا۔۔۔اور دل کو اپنے پاس بلایا۔۔۔"

دل جو بیڈ کے پاس کھڑی تھی کیف کے بلانے پر اُسکے قریب آتی اُسکے سینے سے لگتی اُسکی دھڑکنوں کا حصہ بنی۔۔۔اپنی باہوں میں دل کا نازک سا سراپا قید کیے کیف کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔اُس نے دل کے خوشبودار بالوں پر اپنے سلگتے لب رکھے۔۔۔"

شکریہ ہبی جان آپ نے میرے لیے چھٹی کی آج۔۔۔اپنی ٹھوری کیف کے سینے پر رکھتی دل اُسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرا کر بولی۔۔۔"

کیف نے اُسکے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیا۔"

تمھارے لیے ہبی جان کچھ بھی کر سکتا ہے میرا دل۔۔۔کیف لب دبائے بولا۔۔۔دل شرماتی ہوئی اپنا چہرہ اُسکے سینے میں چھپا گئی کہ کیف کا برجستہ قہقہ کمرے میں گونجا۔۔۔۔"

اب جاؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ، پھر مجھے ایک ضروری کام سے واپس آکر باہر بھی جانا ہو گا۔۔وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کیے بولا۔۔۔"

دل کی آنکھوں میں سوال سا تھا۔۔۔!!

جلدی کرو دل اور ہاں پیاری سی فراک پہنو، جس میں ہمیشہ کی طرح میری دل بہت پیاری لگتی ہے۔۔۔ کیف نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔۔۔ دل ہنستی ہوئی اپنا رخ واش روم کی طرف کر گئی۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلتی ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی اور پھر پیارا سا نارنجی رنگ کا فراک نکال کر پہنا۔۔۔ نارنجی کلر کا گھٹنوں تک آتا۔ فراک اس کے جسم پر چہرے کی معصومیت اور مسکراہٹ کے ساتھ جچ رہا تھا۔۔۔۔"

دل جب تیار ہو کر ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تو کیف اس کی تیاری دیکھ کر ہیرے کی طرح چمک اٹھا۔ وہ جلدی سے دل کی طرف بڑھا اور ہنستے ہوئے بولا۔۔۔"

میرے دل تم تو میری اہستہ اہستہ دل کی دھڑکن بنتی جا رہی ہو بہت پیاری لگ رہی ہوں ماشاءاللہ سے۔۔ کیف دھیرے سے اُسکا گال سہلا کر بولا۔۔۔ دل ہی دل میں وہ اپنی دل کی نظر اتار چکا تھا۔۔۔"

دل شرماتے ہوئے پیچھے ہٹنے لگی۔۔ جب کیف نے اپنا ہاتھ اسکے کمر کے گرد حائل کر دیا۔۔۔"

ہبی جان دل نے اپنی آنکھیں کھول کر اپنے ہبی جان کو دیکھا جو کبھی کبھی عجیب ہی حرکتیں کرنے لگ جاتے تھے لیکن دل کو بھی اپنے ہبی جان کو سیدھا کرنا آتا تھا۔۔۔۔۔"""

نہ کریں تنگ مجھے تیار ہونے دیں۔۔۔ دل اپنی نظریں کیف کی شرٹ کے بٹنوں میں الجھائے سی بھاری آواز میں بولی۔۔۔"

اوکے جلدی تیار ہوں تیار ہونے کی ویسے کیا ضرورت ہے میرا دل سادہ سا بنا میکپ کے پیارا لگتا ہے۔۔۔ کیف نے شرارت سے کہا

دل مسکرائی تھی آپ بھی نا ہبی جان آپ بھی ایسے ہی پیارے لگتے ہے دل اپنی گرے آنکھیں پٹپٹاتے ہوے بولی اور اس کی بات سنتے کیف نے گہرا سانس بھرتے دل کو دیکھا آئی لو یو دل۔۔۔۔"

شکریہ ہبی جان۔۔۔۔۔ دل پھر سے اپنے ہبی جان کی بات کا مطلب نا سمجھتے ہوئے شکریہ بول گئی۔۔۔۔"""

پتا نہیں کب بڑی ہو گی تم دل اور میرے آئی لو یو کا جواب تم دو گی جیسے میں چاہتا ہو کیف نے دکھی لہجے میں سوچا اور دل کو دیکھا جو شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"""

تھوڑی ہی دیر میں دل کیف کے ساتھ باہر جانے کے لیے تیار تھی۔۔۔ دونوں شاپنگ پر جا رہے تھے، اور دل خوش تھی کہ کیف کا دن اس کے ساتھ گزارنا تھا۔۔۔۔"

میں اپنے لیے چاکلیٹ بھی لو نگی۔۔۔ دل نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

اوکے سب کچھ لے لینا۔۔۔"

اور اپنے سلیپر، ڈریسز، چاکلیٹس، نمکو، چپس، کیک، چلی ملی، رنگ، اے رنگ، کاجل، ہیئر بینڈ، بریسلیٹ اور۔۔۔۔"

بس کرو دل تم پورا مال لے لینا۔۔۔ کیف نے درمیان میں دل کی بات کاٹ کر کہا۔۔۔اُسکے لبوں پر دل کی فرمائش پر گہری سی مسکراہٹ نمودار تھی۔۔۔۔"

تھوڑی دیر میں ہلکی ہلکی گفتگو کے ساتھ وہ لوگ مال پہنچ چکے تھے۔۔۔"

واؤ ہبی جان پہلے تو اتنا بڑا مال دیکھ کر دل کی آنکھیں چمکی تھی ہبی جان اتنا برا مال یہاں سب کچھ مل جائے گا نا دل نے کیف کی طرف دیکھے ہوئے جس معصومیت سے پوچھا تھا کیف کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنی دل ہو کھا جائے۔۔۔۔"""""

جی میرے دل یہاں سب کچھ مل جائے گا وہ دیکھو ڈریسز کیف نے دل کا دھیان جہاں پیارے پیارے ڈریسز تھے ان کی طرف کروایا۔۔۔۔۔"""""

ہبی جان۔۔۔۔"""""وہ ڈریس دیکھیں کتنا پیارا ہے۔۔۔دل اُسکا بازو زور سے تھامیں کیف کے ساتھ چلتی ہوئی کہہ رہی تھی جب کچھ لڑکیاں کیف کو دیکھ کر ایک دوسرے کے کان میں کھسر پھسر کرتی ہنسی میں گم تھیں۔دل کی نظریں فوراً اُن لڑکیوں پر پڑ گئیں۔۔۔۔"

دل نے ایک نظر اپنے ہبی جان کو دیکھا جس کا دھیان اس ڈریس کی طرف تھا جو اس کی دل دیکھا رہی تھی پھر ایک نظر اس لڑکیوں کی طرف دیکھا جو اس کے ہبی جان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"""""

رکے ہبی جان۔۔۔۔اپنا ہاتھ کیف کے ہاتھ سے چھڑواتے دل ان لڑکیوں کی جانب گی دل کہاں جا رہی ہو اس سے پہلے کے کیف کچھ سمجھتا دل ان لڑکیوں کے پاس پہنچ چکی تھی کیف بھی دل کے پیچھے پیچھے اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔"""""

کبھی ہینڈسم پیارا ہبی نہی دیکھا جو میرے ہبی کو دیکھ رہوں ساری چڑیلوں کی طرح۔۔۔۔"""""

دل اُن لڑکیوں کے قریب آ کر غصے میں بولی۔۔اُس نے ایک نظر ان لڑکیوں پر ڈالی اور پھر اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکی۔۔۔"

وہ لڑکیاں اچانک سے دل کے پاس آنے پر ہڑبڑا سی گئی تھی۔۔۔جبکہ دل کا لہجہ دیکھ کر ان تینوں لڑکیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔"

اگر اتنا ہی شوق ہے کسی کے ہی کو دیکھنے کا تو شادی کر لو میرے ہی کو دیکھ کر ایک دوسرے کے کان میں کیا کھسر پھسر کر رہی تھی ہاں جواب دوں۔۔۔دل کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں اور وہ غصے سے اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔"

کیف کبھی اپنی دل کو دیکھتا کبھی ان لڑکیوں کو جو خیرت سے منہ کھلے سامنے کھڑے خوبرو انسان کو اپنا ہی کہہ رہی تھی کیف کو خیرت ہوئی تھی کے دل جیلس ہوتی ان کے پاس آئی تھی۔۔۔۔"""""

دل کی اس حرکت سے کیف کے دل میں گدگدی سی ہوئی تھی افففف یہ اس کی دل کسی دل اس کا دل بند کروائے گی اپنی ایسی حرکتوں سے۔۔۔۔۔"""""

دل بد تمیزی نہ کرو بڑی ہیں وہ تم سے۔۔۔کیف کی آواز میں ایک نرم لیکن پختہ انداز تھا،وہ چاہتا تھا کہ اُسکی دل کسی کے ساتھ بھی اپنا رویہ روڈ نہ رکھیں۔۔۔"

ہنی جان یہ آئنٹیاں کیوں دیکھ رہی تھیں آپکو۔۔۔؟دل نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔"

لڑکیاں شرمندہ ہو کر آہستہ سے بولی۔۔۔"

سوری ہم بس مذاق کر رہے تھے وہ تینوں لڑکیاں شرمندہ ہو کر جلدی سے نو دو گیارہ ہو چکی تھی۔۔۔"

یہ کیا طریقہ تھا دل۔۔۔۔کسی سے ایسے بات کرتے ہے کیا کیف نے پیار سے دل کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔"""

وہی طریقہ جو مجھے کرنا چاہیے تھا۔۔۔منہ بنا کر کیف کے حصار سے نکلتے وہ اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے رخ موڑ چکی تھی۔۔۔۔"

دل تم جیلس ہو رہی ہوں۔۔۔کیف بڑی حیرانی سے بولا۔۔۔"

دل بنا رخ موڑے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔"

ہاہاہا یار دل مجھے یقین نہی آرہا۔۔کیف ہنستے ہوئے کہتا بولا۔۔۔"

اگر یقین نہی آتا یقین کر لیں وہ تیزی سے کہتی اُسکی جانب مڑی تھی۔۔۔اسی دوران دل کی نظر ایک برقعہ والی لڑکی پر پڑی جو شاپنگ کر رہی تھی۔۔۔۔"

ہنی جان۔۔۔۔۔"""""دل نے جس انداز سے کیف کو دیکھا تھا کیف کو کچھ گڑ بڑ لگی تھی۔۔۔۔"""

جی میرے دل حکم کرے۔۔۔۔۔"""""

دیکھے وہ آنٹی برقعہ پہنے ہوئے ہے۔اگر آپ بھی اس انٹی کی طرح اوڑھ لو،تو پھر کوئی بھی آپ کو نہیں دیکھے گا،اور میں خوش ہو جاؤں گی۔۔دل نے مسکرا کر کیف سے کہا۔۔۔۔"

وہ جو دل کی بات کو غور سے سن رہا تھا اور سوچ رہا تھا جیسے دل اس سے پیار کا اظہار کر دے گی لیکن اس نے کیا کہ دیا تھا۔۔۔""

استغفر اللہ بس یہی دن دیکھنے باقی تھے دل۔۔۔وہ اپنے دونوں کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کیے دل کا ہاتھ تھامیں آگے بڑھا۔۔۔"

دل قہقہ لگا اٹھی۔۔۔کیف کے ری ایکشن پر۔۔۔"

دونوں ہنستے ہوئے شاپنگ مال میں گھومتے رہے اور جو جو دل نے کہا اسے سب دلایا۔۔۔"""

سب لے لیا دل تم نے کچھ رہ تو نہیں گیا نا اپنے ہاتھ میں اتنے سارے شاپنگ بیگ پکڑتے کیف نے دل سے پوچھا۔۔"""

ایک چیز رہتی ہے ہبی جان۔۔۔"""

وہ کیا۔۔۔۔"""

ٹیڈی بیئر۔۔۔۔دل نے شاپنگ مال کے بیچوں بیچ کھڑے ہوتے کہا کیف سے کہا کیف کا دل کیا وہ ٹیڈی بیئر بنانے والی کمپنی بند کر دے۔۔۔"""

میرے دل گھر میں چار ٹیڈی بیئر رکھے ہے اور کیا کرو گی۔۔۔"""

ہبی جان اا۔۔۔اپ مجھے منع کر رہے ہے اپنی دل کو دل وہاں ہی نیچے بیٹھ کر رونے لگی تھی سب لوگ آتے جاتے دل کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔"""

دل ضد نہیں کرتے نا میرے بچے چلو پھر کبھی لا دو گا کیف نے دل کو اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔"""

نہیں نہیں مجھے لینا ہے ابھی لینا ہے دل کیف سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے ضدی انداز میں بولی۔۔۔۔"""

ارے بیٹا لے دونا اتنی پیاری بیٹی ہے تمہاری شکر کرو اللہ نے دی ہے بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہے ایک آنٹی کیف کے پاس آتے ہوے کہنے لگی۔۔۔"""

آنٹی کی بات سنتے دل جو رو رہی تھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے کھی کھی ہنسنے لگی تھی دل کو ہنستے دیکھ کر کیف نے دل کو گھور کر دیکھا

۔۔۔۔"""

آنٹی پہلی بات یہ میری بیٹی نہیں میری بیوی ہے دوسری بات کبھی بھی جانے بنا کسی کو بیٹی نہیں بنا دیتے چلو دل کیف دل کا ہاتھ پکڑے ٹیڈی بیئر والی شاپ پر لے گیا۔۔۔۔"""""

بیوی۔۔۔۔وہ آنٹی بھی خیرت سے دونوں کو جاتا ہوا دیکھنے لگی۔۔۔"""""

دل نے پھر سے بڑا سا ٹیڈی بیئر اٹھایا اور گاڑی کی جانب بڑھ گی کیف بیچارا بس نفی میں سر ہی ہلا سکتا تھا گھر میں جاتے دل نے وہ ٹیڈی بیئر اپنے ٹیڈی روم میں رکھا اور خوش ہوتے ہوئے کیف کے پاس اگی۔۔۔"""""

دل منہ ہاتھ تو دھو او میرا بچہ۔۔۔"""

میں تھک گی ہونا بہت زیادہ ہبی جان۔۔۔۔دل اپنی آنکھیں بند کرتے ہوے کیف سے کہنے سے دل کی واقع نیند سے آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔""""":

چلو کپڑے تو چینج کر لو نا میری جان کیف نے پیار سے دل کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔"""":

اچھا ہبی جان دل نیند سے بھری آنکھیں لئے ہی چیجنگ روم میں چلی گی اور ایک سادہ سا ڈریس پہنے وہ جلدی سے کیف کے پاس بستر میں گھس گی۔۔۔"""

گڈ نائٹ میرے دل لو یو۔۔۔۔کیف نے دل کے گال پر بوسہ دیا۔۔۔"""""

گڈ نائٹ ہبی جان اور شکریہ۔۔۔۔دل نے کیف نے سینے سے لگتے دھیمی آواز میں کہا اور آنکھیں موند گی۔۔۔"""""

"""""""----------

دا ید اپنا کام کر واپس ایا تھا وہ اس لڑکے کی لاش کے ٹکڑے پولیس اسٹیشن کے سامنے پھینک آیا تھا اور باقی جو کڈنی اور آنکھیں تھی وہ بھی اس کی اصلی جگہ ہے پہنچا آیا تھا۔۔۔۔۔"""""""

دا ید فریش ہو کر خود کے زہن کو تھورا فریش کرنا چاہتا تھا اسی لیے وہ باہر اکر بیٹھ گیا دائید باہر لان میں بیٹھا تھا۔۔۔نگاہیں آسمان پر جگمگاتے ستاروں پر مرکوز تھی۔۔۔زہن کے پردوں پر ایک خوبصورت پری کا تصور تھا اُسکی یادیں تھی۔۔۔۔"""""

دائی۔۔۔"""""میں کہی بھی چھپ جاؤ گی نا تو مجھے ڈھونڈ لینا تھیک ہے نا۔۔۔"""

میں تمہیں کہاں سے ڈھونڈو تمنا تم کیوں چھوڑ کر چلی گی اپنے دائی کو وہ تمنا کی یادوں میں ہی وہاں بیٹھا تھا۔۔۔۔"""""

امید کو لٹاتے عریشہ جو اپنے کمرے کی کھڑکی بند کر رہی تھی دائید کو دیکھتے اسے تھوڑی حیرانگی ہوئی جو اتنی رات کو کھلے آسمان کے نیچے بٹھانا جانے کن سوچوں میں گم تھا اگلے ہی لمحے اسے ایک شرارت سی سوجی۔۔۔۔"

اس کے قدم بے ساختہ نیچے کی جانب بڑھے۔۔

محترم آپ کن سوچوں میں گم ہے۔۔۔وہ عین اس کی پشت پر کھڑی ہو کر تھوڑا سا جھک کر سرگوشی نما آواز میں بولی اپنے سماعتوں میں پتلی سی سریلی آواز کو محسوس کرتے دایدا پنی سوچوں سے باہر نکلا اور گردن موڑ کر ناگواری سے اپنے خیالوں میں دخل اندازی کرنے والے شخص کو دیکھا۔۔۔۔"

آپ۔۔۔۔۔عریشہ کو دیکھتے وہ چیخ کر بولا۔۔۔"

ہاں میں ہوں یار کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو جان لو گے کیا۔۔۔؟عریشہ اپنے لب دبائے شرارت سے بولی۔۔۔"

دیکھیں پلیز میں بحث کے موڈ میں نہیں ہوں آپ چلی جائیں یہاں سے۔۔۔دایدنے اپنا رخ پھر سے آسمان کی جانب کر کے کہا۔۔۔"

میرا دل کر رہا ہے میں تمہارے ساتھ یہیں بیٹھ کر آسمان پے ستارے گنوں۔۔۔عریشہ اس کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتی اپنی کہہ کر اس کے پہلو میں بیٹھ کر بولی۔۔۔دائید اس کے قریب بیٹھنے پر تھوڑا سا کھسک گیا۔۔۔عریشہ نے اس کے اتنے احتیاط پر اپنے لب بھینچے کتنا معصوم تھا اس کا دایدا۔۔۔"

بہتر ہو گا آپ یہاں سے چلی جائے اگر کسی ملازم نے دیکھ لیا غلط سمجھیں گے۔۔۔دایدنے مقابل بیٹی ڈھیٹ عورت کو تھوڑی سی شرم دلانی چاہی تھی وہ جانتا تھا کوئی بھی نہیں دیکھے گا پھر بھی اسے اس وقت شدید غصے ارہا تھا کے وہ یہاں کیوں بیٹھ گی ہے ۔۔۔۔۔۔"

کچھ نہیں سوچتے وہ تم سوچو ہمارے بارے میں کتنے پیارے لگے ہوئے ہیں ہم دونوں ساتھ میں ہائے اللہ۔۔۔چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی عریشہ مقابل شخص کو زچ کرنے کے لیے شرما کر بولی۔۔۔۔"

آپ کو شرم نہیں آتی میرے ساتھ اس قسم کی گفتگو کرنے پر۔۔۔دایدنے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"

اگر مجھے شرم آنے لگ جائے پھر شاید پوری عمر کنواری رہوں کیونکہ شادی تو میں نے تم سے کرنی ہے اور تم سے شرماوو گی تو میرا کیا بنے گا۔۔۔ عریشہ نے اپنی مسکراہٹ دبائے کہا دایداس کی بات کا مطلب سمجھتے فقط اپنے غصے کو ہی کنٹرول رکھ پایا کچھ کہنے سے تو وہ قاصر تھا۔۔۔"

آپ بیٹھیں یہی میں چلا جاتا ہوں۔۔۔ وہ غصے سے کہتا اٹھا اس سے پہلے کہ وہ جاتا عریشہ نے جھٹ سے اس کا ہاتھ تھام کر پھر سے بٹھالیا دایدنے ناگواری سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچا۔۔۔"

جانو میں تمہارے لیے اتنی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی ہوں اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں کو تکلیف دے کر اور تمہیں پتا بھی میرے پاؤں میں چوٹ بھی لگی تھی اور وہ بھی تمہاری وجہ سے پھر بھی تم اتنے روکھے لہجے میں بات کر رہے ہو اور تم جا رہے ہو۔۔۔ عریشہ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔ دایدنے مقابل بیٹھی نوٹنگی کے دکان کو دیکھا۔۔۔"

دایدنے عریشہ کی باتوں پر دل میں غصہ محسوس کیا لیکن پھر اس کے پیروں کا سن کر اور اپنی غلطی مان کر اور عرشیہ کی معصومیت پر وہ کچھ پل کے لیے نرم پڑ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ عریشہ ہمیشہ یہی کرتی تھی اس کی نظر میں بس ایک شرارت تھی پیار تھا لیکن دایدا سکی بار بار پیار کے اظہار سے تھک چکا تھا اسے اچھا نہیں لگتا تھا کے وہ بار بار اپنے جزبات اس کے سامنے عیاں کرتی ہے وہ کوئی جواب نہیں دے پاتا لیکن وہ جیسی زندگی گزار رہا تھا اس میں عرشیہ کی کوئی جگہ نہیں تھی عرشیہ کو اپنے سر دور کرنے کے لیے دایدکو سخت ہونا پڑتا تھا۔۔۔"

میں نے نہیں کہا تھا آپ کو سیڑھیاں اترنے کے لیے آپ خود آئی ہے۔۔۔ دایدسرخ چہرے کے ساتھ بولا۔۔۔ دایدکے غصہ ہونے پر عریشہ کی آنکھوں میں نمی واضح ہوئی تھی لیکن وہ ابھی رو پڑتی تو دایدکے سامنے کمزور پڑ جاتی ایک پل کو وہ بس اپنی آنکھوں میں ایک نمی کو اندر کھینچا اور لبوں پر شیطانی سی مسکراہٹ لاتے دایدکو دیکھا۔۔۔"

دایدغصہ کیوں کر رہے ہوں۔۔۔ اپنی انگلیوں کو دایدکے کھردرے ہاتھوں پر پھیر کر وہ محبت سے بولی تو دایدنے جلدی سے اپنے ہاتھ کھینچ لیے اسے بہت ہی زیادہ زہر لگ رہی تھی مقابل بیٹھی لڑکی۔۔۔"

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ بہت بول لیا آپ نے میں آپ کی عزت کرتا ہوں کچھ کہہ نہیں رہا اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ میرے سر پر چڑھ کر ناچیں آنے دے ضمار کو میں بتاتا ہوں آپ کے کارنامے۔۔۔ دایدغصے میں بھی عرشیہ کے ساتھ بولے جانا والا لہجہ احترام بھرا تھا۔۔۔"

ہیں۔۔۔؟میں کب تمھارے سر پر چڑھ کر ناچ رہی ہوں یار مجھے تو ناچنہ بھی نہی آنا۔۔۔عریشہ ہلکے پھلکے معصومیت سے بولی۔۔۔۔"

دایداسکاایک اورالٹاجواب سن کر خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔۔۔اسے افسوس ہوااس پل کاجب وہ باہر آکر لان میں بیٹھا۔۔۔"

پلیز مجھے بخش دیں میں نے کتنی مرتبہ کہاہے آپکو میں نہی پسند کرتاآپکو میری جان چھوڑدیں یہ دیکھے میرے جڑے ہاتھ۔۔۔داید نے اپنے دونوں ہاتھ عریشہ کے سامنے جوڑ کر بیزاری سے کہا۔۔۔۔"

میرے جانوہاتھ نہ جوڑو تمہارے لیے تو جان بھی قربان۔۔۔عریشہ اس کے غصے کوایک بار پھر سے نظرانداز کیے اپنی ہی ٹون میں شرارت سے بولی۔۔۔۔۔""

یہ بار بار مجھے جانو کیوں بول رہی ہے شرم نہیں آتی۔۔۔۔""

کیاہورہاہے یہاں پر۔۔۔اپنی بالکنی سے دونوں کولان میں لڑتے دیکھ وہ نیچے آیاتھا۔۔۔"

ضمار کی آواز سن کر عریشہ سمیت دایدبھی گردن موڑ کراس کی جانب دیکھا۔۔۔۔"

پوچھ لواپنی بہن سے کب سے مجھے تنگ کررہی ہے۔۔۔ماتھے پر تیوری چڑھائے دایداٹھتے ضمار کے قریب کھڑے ہو کر بولا تھا۔۔۔۔"

عریشہ کیوں تنگ کررہی ہو۔۔۔؟ضماربظاہر توسنجیدگی سے پوچھ رہاتھالیکن آنکھوں میں اس کی شرارت تھی جو عریشہ سے منفی نہ رہ سکی۔۔۔۔۔"

ارے میں نے کب تنگ کیامیں تو بس ویسے ہی حال چال پوچھنے آئی تھی محترم کالیکن ایک یہ ہے ہر وقت غصہ ناک پر سجایاہواہوتا ہے۔۔۔عریشہ منہ بنا کر بولی دایدنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنالی۔۔۔۔"

ہاں بھئی دائید کیامسلہ ہے تمھیں میری بہن سے۔۔۔؟اتنی معصوم سی تو ہے۔۔۔سینے پر دونوں ہاتھ باندھے ضمارنے دایدکی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔اور عریشہ کے لیے "معصوم"لفظ سنتے بے ساختہ دایدکی ہنسی چوٹی تھی۔۔۔جس پر ضمار خود بھی اپنی ہنسی ضبط نہ کرپایا۔۔۔۔"

عریشہ نے دونوں کاکھاجانی والی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔"

ہاہاہایار معصوم لفظ کی توہین کردی تم نے۔۔۔عریشہ کوطنزیہ نگاہوں سے دیکھتے دایدنے دیکھ کر کہا۔۔۔"

اللہ کرے تمہیں تمہاری جیسی بیوی ملے جس کے سامنے تم بول نا سکو عرشیہ نے ضمار کو ہنستے ہوئے دیکھ کر کہا اور تمہیں داید میں ہی معصوم سی ملو پھر تمہیں بتاؤں گی میں جتنی معصوم ہو عرشیہ اپنے پیر پٹختے کمرے میں چلی گی۔۔۔۔"""""

پہلے یہ رونق ہے ہمارے گھر میں اب امید بھی اگی ہے دونوں کو اللہ ایسے ہی خوش رکھے ضمار نے پیار بھرے لہجے میں داید کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔"""""

داید تم عرشیہ سے۔۔۔۔"""""

پلیز ضمار مجھے ابھی اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی داید یہ کہتے اندر چلا گیا کیا بنے گا دونوں کا ضمار بھی نفی میں سر ہلاتے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔"""""""

"""""""""----------

ارقم جبیل حمدانی آفس سے ابھی ابھی گھر آیا تھا آفس میں بھی سارا دن تو وہ اپنی سنہری کے بارے میں سوچتا رہا تھا اسے ایک پل کو چین نہیں ارہا تھا وہ کیسے اپنی سنہری سے ملے کیسے اس سے بات کرے عرشیہ کا معصوم سا چہرہ ارقم کی آنکھوں کے سامنے سے جا ہی نہیں رہا تھا ابھی ارقم فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھا ہی تھا کے کمرے میں ارقم کی دادی مسرت حمدانی کمرے میں داخل ہوئی تھی

"""""-----

دادی آپ یہاں۔۔۔۔"""""ارقم اپنی دادی کو دیکھتے ہوے بولا۔۔۔۔۔"""

کیوں بیٹا جی میں تمہارے پاس نہیں اسکتی ہو کیا میرا ابھی دل کرتا ہے اپنے پوتے کے ساتھ بیٹھو اس سے باتیں کرو لیکن میرے پوتے کے پاس تو اپنی دادی کے لئے ٹائم ہی نہیں ہے مسرت بیگم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔"""""""

ہاہاہایا۔۔۔۔میری معصوم سے دادی ایسے منہ نا بنائے نا اچھا سوری دادی آئندہ آپ کا پوتا آپ کے پاس خاضر ہو جائے گا

"""""""------

یہ ہوئی نا میرے پوتے والی بات کھانا بھیجو بھوک لگی ہو گی۔۔۔۔۔"""""

جی دادی آپ چلے ایک ساتھ بیٹھ کے کھانا کھاتے ہے ارقم نے مسرت بیگم کے ماتھے پر پیار سے بوسہ دیا۔۔۔۔"""""

اوکے میرے بچے جلدی اجانا میں انتظار کر رہی ہو۔۔"""""

جی دادی میں اپ کے ساتھ ہی چلتا ہوا ارقم بھی مسرت بیگم کے ساتھ ہی نیچے چلا گیا۔۔۔۔"""""

کھانے سے فری ہو کر ارقم مسرت بیگم ان کے کمرے میں چھوڑتے اپنے کمرے میں آیا اور دروازہ بند کر دیا الماری کی جانب قدم بڑھاتے الماری سے عرشیہ کا ڈوپٹہ نکالا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گیا اور اسے اپنے چہرے کے اوپر پھیلا دیا۔۔۔"""""

تمہاری خوشبو اس ڈوپٹے میں بس گی ہے سنہری اور آہستہ آہستہ یہ خوشوں میرے بدن میں گھستی ہوئی جا رہی ہے جیسے تم میرے دل میں داخل ہو گی ہو۔۔۔"""""

جس دن میرے روح میں داخل ہو گی اس دن تمہیں کوئی مجھ سے دور نہیں کر پائے گا سنہری کوئی بھی نہیں گہرے گہرے سانس لیتے عرشیہ کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے ایک جنون سے بولا اور سارے دن کو تھکا ہوا جلدی ہی آنکھیں موند کر سو گیا

"""""""۔۔۔۔۔

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 19 ❤□❤□

دل چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ تمہیں سکول چھوڑ کر میں نے افس میں بھی جانا ہے کیف اپنا یونیفارم پہن کر واش روم سے باہر آتے ائینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سیٹ کرتے ہوئے دل سے کہنے لگا۔۔۔۔"""""

دل یار جلدی نکل اؤ کب تم نے نکلنا ہے کتنی دیر سے اندر گئی ہو کیف نے جھنجھلاتے ہوئے کہا جو دس منٹ سے چینجنگ روم میں گھسی ہوئی تھی لیکن ابھی تک باہر نہیں ائے تھے۔۔۔۔"""

اگئی ہی جان دل چینجنگ روم سے باہر نکلتی اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے کیف سے کہنے لگی کیف نے دل کو دیکھا جو اسکول یونیفارم میں کھلے بالوں کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی دل بال کون بنائے گا تمہارے۔۔۔؟؟"""""

ہبی جان کنگی تو میں نے کر لی ہے لیکن مجھ سے پونی نہیں ہو رہی ہے اب میں پونی کیسے کروں میرے ہاتھ تھک جاتے ہیں نادل منہ بناتے ہوئے کیف سے بولی اور دل کا معصوم سا کیوٹ سا چہرہ دیکھتے کیف کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔""""

ہبی جان اپ ایسے مت ہنسے نہ میری پونی کرے نا پھر مجھے سکول سے دیر ہو رہی ہے دل کیف کے ہاتھوں میں کنگھی پکڑاتے ہوئے کیف کا ہاتھ پکڑتے اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے سامنے بیٹھ گئی کیف نے گہرا سانس لیتے ہوئے کنگی کو دیکھا اور پھر وہ دل کے پیارے سے لمبے بالوں کی پونی بنانے لگا کیف کو دل کے بال بہت پسند تھے جو تھوڑے بہت رف ہو گئے تھے لیکن پھر بھی اس کے بال کیف کو بہت پسند تھے کالے لمبے بال جو دل کی کمر تک اتے تھے اور اس لمبے کالے بالوں کی وجہ دل کی ماں فائزہ تھی جو دل کے بالوں کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھی اس کے بعد دل نے بال کٹوائے ہی نہیں نہ ہی کیف کو یہ پسند تھا کہ دل بال کاٹے کیف کو دل کے لمبے بال ہی پسند تھے۔۔۔۔""

ہبی اتنے لمبے بال ہے کیا میں کٹوا دو دل آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔۔۔۔""""

خبر دار دل تم اینده بال کٹوانے کی بات کی ورنہ میں ناراض ہو جاؤ گا مجھے تمہارے لمبے بال ہی پسند ہے سمجھی کیف نے تھورا اپنے لہجے میں سختی سموتے ہوئے کہا۔۔۔""

کیا ہبی جان آپ تو ڈانٹنے لگ جاتے ہے میں مزاق کر رہی تھی آپ کو ایسے ہی اچھے لگتے تو ایسے کی رکھو گی کبھی نہیں کاٹو گی لیکن لمبے ہو رہے ہے مجھ سے دھلتے بھی نہیں اور سنبھالنے بھی نہیں ہوتے دل اپنے ہونٹ باہر نکال کر بولی لیکن کیف کی گھوریوں کی وجہ سے جلدی سے اپنے ہونٹ اندر کئے سیدھی ہو کر بیٹھ گی۔۔۔""""

ساحل کو امنہ بیگم سنبھالنے لگ گئی تھی اسی لیے کیف نے سوچا کہ دل کا اڈمیشن سکول میں ہی کروایا جائے اور وہ سکول جایا کریں تاکہ اس کی پڑھائی کا کوئی ہرج نا ہو اور اج دل کا سکول میں پہلا دن تھا دل تو بہت زیادہ خوش تھی کہ وہ سکول جائے گی اسے سکول جانے کا بہت ہی زیادہ شوق تھا۔۔۔۔""

لو دل ہو گئی تمہاری کنگی کیف نے دل کے بالوں کی اونچی پونی بنائی تھی جو کہ دل کے گول مٹول سے چہرے پر بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔""

تھینک یو ہبی جان دل نے جلدی سے کیف کے گال پر لب رکھے اور اپنے شوز پہننے لگی اپنے گال پر ہاتھ رکھے کیف نے پھر سے گہرا سانس لیتے دل کو دیکھا جو اس کا دل کبھی بھی روک دیتی تھی اپنی ایسی حرکتیں کر کے۔۔۔""میں تیار ہوں ہبی جان چلے نہ اج

میرا سکول کا پہلا دن میں نہیں چاہتی میرا سکول میں لیٹ ہو جاؤں نا چلے نا دل کیف کا بازو پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے بولی کیف بھی اٹھا اور اپنی واچ اور والٹ اور کار کی چابی لیتے ہوئے اس نے دل کو باہر انے کا اشارہ کیا دل بھی اپنا بیڈ پر پڑا بیگ اٹھاتے ہوئے کیف کے پیچھے پیچھے نیچے چلی گئی۔۔۔۔۔"""""

کہاں جا رہے ہو کیف امنہ ساحل کو پکڑیں لاونج میں ہی بیٹھی تھی اور ساتھ میں طہام بھی بیٹھا تھا امنہ کی اواز سن کر کیف اور دل نے ایک ساتھ امنہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔"""""

ماما دل اج سے سکول جایا کریں گی اس کا ایڈمیشن میں نے پہلے ہی کروا دیا تھا لیکن ساحل کو اب اپ سنبھال رہی ہیں تو دل سکول جایا کرے گی وہاں یہ پڑھا کرے گی کیف نے دل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا دل نے اپنا ننھا سا ہاتھ کیف کے بھاری ہاتھ میں دیکھ کر کیف کے مزید نزدیک ہوئی تھی امنہ نے گہری نظروں سے دل کو دیکھا جو سکول کا یونیفارم پہنے کندھوں پر سکول بیگ پہنے پونی کیے بہت ہی کیوٹ اور پیاری لگ رہی تھی لیکن اسے اپنے بیٹے کے ساتھ دیکھ کر تو اسے زہر ہی لگ رہی تھی اج اس کی بھانجی تانیہ بھی پاکستان انے والی تھی اسی لیے تو امنہ خاموش تھی اپنی بھانجی کا انتظار کر رہی تھی ورنہ وہ تو کب کا دل کو یہاں سے چلتا کر دیتی۔۔۔۔"""""

ٹھیک ہے بیٹا تمہاری بیوی ہے تم جانو ہم کیا کہہ سکتے ہیں امنہ بیگم ساحل کو اٹھاتے ہوئے کمرے میں لے گئی طہام نے دل کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی طہام اج میں سکول جا رہی ہوں بہت مزہ ائے گا مجھے تو اتنا زیادہ شوق تھا سکول جانے کا اپنے بازوں کو بہت زیادہ پھیلاتے ہوئے دل طہام کو کہنے لگی تو کیف نے بھی دل کو ہنستے ہوئے دیکھا اف کیا کرتی ہے یہ۔۔۔۔"""""

چلو دل دیر ہو رہی ہے مجھے بھی پھر میں نے افس بھی جانا ہے دل کے بازو نیچے کرتے ہوئے کیف نے دل کو کہا تو دل بھی کیف کے ساتھ چلی گئی طہام کے تو پیپر ہونے والے تھے اسی لیے اس سے تو چھٹیاں تھی وہ سکون سے گھر میں بیٹھ کے پیپرز کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔۔۔"""""

تھوڑی ہی دیر میں کیف کی گاڑی بڑے سے سکول کے سامنے رکی تھی دل تو گاڑی سے جب باہر نکلی تو اتنی بڑی سکول کی بلڈنگ دیکھ کر ہی دل کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا اس نے یہ ایسا بڑا سا سکول پہلی دفعہ دیکھا تھا جب وہ اپنے سکول جاتی تھی نا وہ چھوٹا سا گورنمنٹ کا سکول تھا نہ ہی فائزہ کے پاس اتنے پیسے تھے کہ وہ اسے مہنگے سکول میں پڑھاتی لیکن اتنا بڑا سکول دیکھ کر دل کا دل ہی بہت خوش ہو گیا۔۔۔۔"""""

ہبی جان میں اس سکول میں پڑھو گی دل نے کیف کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔""""

جی میری جان اسی سکول میں تم پڑھو گی چلو آؤ میں تم کو اندر چھوڑ کر اتا ہوں دل کا ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ میں پکڑتے کیف دل کو لیے سکول کے اندر داخل ہو گیا سب سے پہلے کیف دل کو پرنسپل کے افس میں لے کر گیا تھا تا کہ اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو دل سب سے پہلے پرنسپل کے پاس جائے جو سکول کا پرنسپل تھا وہ کیف کے جاننے والا تھا۔۔۔""""

پرنسپل کے افس میں داخل ہوتے ہی سامنے ایک 40 سے 45 سال کا ادمی بیٹھا تھا جو کیف کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا ہیلو کیف کیسے ہو سکول کا پرنسپل جس کا نام امجد تھا وہ کیف سے پوچھنے لگا۔۔۔"""""

میں ٹھیک ہوں امجد تم سناؤ تم کیسے ہو کیف نے امجد سے ہاتھ ملایا تھا پرنسپل اور کیف کا رشتہ دوستوں جیسا ہی تھا اسی لیے کیف اس کو نام سے ہی بلا رہا تھا دل کیف اور اس ادمی کو باتیں کرتے دیکھ چپ کر کے ایک سائیڈ پر کھڑی تھی۔۔۔۔"""""

امجد یہ میری بیوی ہے تمیں سب کچھ میں نے بتایا تھا نا کیف دل کا تعارف کرواتے ہوئے امجد سے کہنے لگا۔۔۔"""

ہاں ہاں میں جانتا ہوں تم بے فکر ہو میں خود دل کا دھیان رکھوں گا دل بیٹا ادھر اؤ امجد نے دل کو اپنے پاس بلایا تو دل نے پہلے کیف کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو وہ جائے یا نہ جائے کیف نے ہاں میں سر ہلایا تو دل اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے امجد کے پاس چلی گئی امجد نے دل کے سر پر ہاتھ رکھا اج سے یہ میری بیٹی ہے کیف تم بے فکر ہو جاؤ میں دل کا اچھے سے خیال رکھوں گا۔۔۔۔۔"""""

تھینک یو امجد تمہارے ہوتے ہوئے مجھے دل کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے چلیں اب میں دل کو اس کی کلاس روم میں چھوڑ کر اتا ہوں پھر میں چلتا ہوں جب اس کا اف ہو گا تو میں خود ہی سے پک کرنے اجاؤں گا کیف کرسی سے اٹھتا ہوا دل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے افس سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔"""""

اور دل کی کلاس کے باہر جا کر کھڑا ہو گیا دل یہ تمہاری کلاس ہے اور اچھے سے پڑھنا ہے تم نے ٹھیک ہے مجھے کوئی بھی شکایت کا موقع نہیں ملنا چاہیے اچھے سے پڑھنا ہے دل لگا کر پڑھنا ہے باقی جو بھی مسئلہ ہو اجو افس میں امجد انکل بیٹھے ہیں تم نے ان کے پاس جانا ہے ٹھیک ہے نا اگر میں تھوڑا سا بھی لیٹ ہو گیا اگر میں تمہیں نہ لینے ایا تو کسی کے ساتھ بھی تم نے نہیں جانا ٹھیک ہے امجد انکل کو کہنا ہے کہ وہ مجھے فون کر لے یا ان کے پاس بیٹھنا ہے جانا کسی کے ساتھ بھی نہیں ہے سمجھ گئی نا کیف پیار سے دل کو

سمجھاتے ہوئے بولا دل کو سب سمجھ ارہا تھا دل نے سر ہاں میں ہلایا اور کلاس کے اندر چلی گئی دل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ہاتھ ہلا کر کیف کو بائے بائے کیا اور کیف بھی مسکراتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔۔"""""""

ساری کلاس دل کو دیکھ رہی تھی جو بہت ہی کیوٹ سی پیاری سی بچی ان کی کلاس میں ائی تھی کلاس کی ٹیچر کو پہلے ہی امجد نے دل کے بارے میں بتا دیا تھا لیکن وہ یہ نہیں بتا پایا تھا کہ اس کی شادی ہوئی ہے یہ بات صرف امجد کو پتہ تھی اور کسی کو نہیں پتہ تھی اور کیف نے دل کو بھی منع کر دیا تھا کہ وہ کسی کو نہ بتائے ورنہ اس کے دوست اس کا مذاق بنائی گی اور دل بھی کسی کو نہیں بتانے والی تھی۔۔۔۔۔"""""

ٹیچر میں کہاں بیٹھوں دل نے معصومیت سے سامنے کھڑی ٹیچر سے پوچھا تو ٹیچر نے ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھنے کو کہا جو چپ چاپ بیٹھی اپنا کام کر رہی تھی دل بھی خاموشی سے اس لڑکی کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی اس لڑکی نے اپنی نیلی انکھیں اٹھا کر ایک نظر بس ایک نظر دل کو دیکھا تھا اور پھر اس نے اپنی نظریں کاپی پر کر لی تھی دل کا دل تھا کہ وہ اس سے بات کریں لیکن ٹیچر کے ہوتے ہوئے اس سے بات نہیں کر سکتی تھی اس لیے دل بھی خاموشی سے ٹیچر کا لیکچر سننے لگی۔۔۔۔۔۔۔"""

"""""""_____

کیف جیسے ہی پولیس اسٹیشن پہنچا تھا پولیس اسٹیشن کے سامنے ہی اتنا رش دیکھ کر کیف کو پھر سے کسی انہونی کے ہونے کا احساس ہوا تھا اور سب سے بڑے تعجب کی بات یہ تھی کہ تھانے کا ڈی ایس پی بھی وہاں کھڑا تھا اور ساتھ میں لبابہ بھی کھڑی تھی جس کو دیکھتے ہوئے کیف کو کچھ اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا کیف گاڑی سے نکلتا ہوا لبابہ کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا اور سامنے دیکھا تو اج پھر سے ایک بوری میں سے ایک لڑکے کے ٹکڑے نکلے تھے لبابہ نے انکھیں جھپکتے ہوئے کیف کو دیکھا اور چپ رہنے کا اشارہ کیا جبکہ کیف نے ڈی ایس پی کا چہرہ دیکھا جو غصے سے لال ہو رہا تھا۔۔۔۔۔"""""

یہاں کیا ہوا ہے اب کس کا قتل کر دیا اس بلیک شیڈو نے کیف تنگ اتا ہوا بولا تھا کیونکہ جس طرح اس لڑکے کا قتل ہوا تھا یہ بلیک شیڈو ہی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔"""""""

ڈی ایس پی کا چہرہ دیکھ تمہیں پتہ نہیں چل رہا کہ ان کے بیٹے کا قتل ہو گیا ہے اور ساتھ میں یہ ریکارڈر بھی ملا ہے لبابہ ڈی ایس پی کہ ہاتھ میں ایک ریکارڈر دیکھ کر کیف سے بولی کیف نے گہرا سانس بھرا کیونکہ اج پھر سے ان کی کلاس لگنے والی تھی وہ چاہ کر بھی بلیک شیڈو کو نہیں پکڑ پا رہے تھے وہ کتنی ہی کوشش کر بیٹھے تھے لیکن وہ ہر کوشش کو ناکام بنا دیتا تھا۔۔۔۔۔۔"""""

ڈی ایس پی نے اپنے سرخ چہرے سے لبابہ اور کیف کو دیکھا اور ریکارڈر کیف کو پکڑایا کیف نے جلدی سے وہ ریکارڈر پکڑا اور ان کر دیا اور اس میں بلیک شیڈو کی اواز سنتے ہی سب کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔"""""

بلیک شیڈو کی اواز میں ایک الگ ہی وحشت ہوا کرتی تھی اور اس دفعہ تو کچھ زیادہ ہی وحشت تھی امید کرتا ہوں کہ تم لوگوں کو یہ لاش مل گئی ہو گی ڈی ایس پی کیوں چونک گئے ناڈی ایس پی کہ کون تمہارے بیٹے تک ہاتھ ڈال سکتا ہے اگر تمہارا بیٹا معصوم لڑکیوں کے ساتھ ریپ کر سکتا ہے نا معصوم لڑکیوں کو مار سکتا ہے نا ان کے گھر میں ماتم صفا بچھا سکتا ہے۔۔۔۔۔"""""

تو ان کے غریبان کو پکڑنا میرا فرض ہے ان کو سزا دینا بلیک شیڈو کا فرض ہے ائی سمجھ اور مجھے تو تمہارے بیٹے کو مار کے جتنا دل کو سکون ملا ہے نا یقین کرو ڈی ایس پی کہ تمہارے میں تھوڑی بھی غیرت ہوئی نا تو ائندہ اس ملک میں اب کسی بھی بچی یا لڑکی کا ریپ ہوا یا اں کسی کا قتل ہوا تو تم اپنے ہاتھوں سے اسے سزا دو گے ورنہ میرے ہاتھوں سے تو وہ نہیں بچ سکے گا اور اب اپنے اس دم چھلوں کو مجھے پکڑنے کے لیے سخت سے سخت سزا بھی دینا کہ یہ مجھے پکڑ ہی نہیں پا رہے ایک بات یاد رکھنا میں بلیک شیڈو ہوں بلیک شیڈو کا لا سایہ جسے کہتے ہیں تم لوگوں کے پاس سے بھی گزر جاؤں گا نا تو تم لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔"""""

سالوں سے جسے کو پکڑنے کے لیے تم لوگ اتنی محنت کر رہے ہو تم لوگوں کے پاس سے گزر گیا ہے اور بیٹے کی لاش مبارک ہو کیونکہ جیسے اس بیٹی کی لاش دیکھ کر اس کی ماں زندہ نہیں رہی نا تمہیں بھی ڈوب کے مر جانا چاہیے ڈی ایس پی اگر تم نہ مرے تو پھر تم ڈھیٹ ہو اب یہ مت کہنا کہ تم ڈی ایس پی ہو تو میں تمہیں ایسے باتیں کیوں سنا رہا ہوں کیونکہ اگر تم اتنے اچھے ہوتے تو اس بچی کی خاطر تم اپنے بیٹے کو سزا دیتے تو شاید تمہارے بیٹے کی جان بچ جاتی پانچ چھ سال کی قید ہوتی بس اور تم اسے نکال لیتے لیکن اگر کوئی بھی گنہگار میرے ہاتھوں ایا تو پھر میں اسے قید نہیں اسے سزائے موت دیتا ہوں۔۔۔۔"""""

میرا کام یہ نہیں ہے لوگوں کو قید کرنا میرا کام ہے لوگوں کو سزائے موت دینا اور میں یہ کام بہت اچھے سے کر لیتا ہوں باقی کی باتیں پھر کریں گے ابھی تو میں تمہارے بیٹے کی لاش مبارک ہو بائے بائے اخر میں بلیک شیڈو کی اواز میں ایک الگ ہی چمک تھی جیسے وہ اس کو قتل کر کے کتنا ہی خوش تھا جبکہ بلیک شیڈو کی ریکارڈنگ سنتے سنتے سب کے چہرے لال ہو رہے تھے کہ وہ پولیس کی انکھوں میں دھول جھونک رہا ہے قانون کو ہاتھ میں لے رہا ہے لیکن کوئی بھی اسے پکڑ نہیں پا رہا۔۔۔۔"""""

ڈی ایس پی نے لال ہوتی انکھوں سے کیف اور لبابہ کو دیکھا جنہوں نے بڑی ہی ہمت سے یہ کیس لیا تھا تم دونوں ذرا اندر راؤ ڈی ایس پی یہ کہتے ہوئے اندر چلا گیا جبکہ کیف اور لبابہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور گلا کھنگارتے ہوئے دونوں اپنے قدم بڑھاتے ہوئے ڈی ایس پی کے پیچھے پیچھے ان کے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔۔۔"""""

کیف اور لبابہ کمرے میں گئے تو ڈی ایس پی اپنا موبائل اور والٹ ٹیبل سے اٹھا رہا تھا۔۔۔"""""

جی سر اپ نے بلایا کیف نے کہا۔۔۔"""""

دفعہ ہو جاؤ تم لوگ یہاں سے تم لوگوں سے تو میں کچھ دن بعد بات کرتا ہوں ابھی میں اپنے بیٹے کو گھر لے کر جا رہا ہوں ایک دفعہ تو ڈی ایس پی کا لہجہ بھی لڑکھڑایا تھا کہ اس کے بیٹے کی اتنی بری موت ہوئی ہے جب کہ ڈی ایس پی کی بات سن کر کیف اور لبابہ سر جھکائے ایک طرف کھڑے تھے ڈی ایس پی ان کو ایک قہر بڑی نظر ڈالتے ہوئے باہر چلا گیا اور اپنے لوگوں کو اپنے بیٹے کی لاش ٹکڑوں میں اٹھاتے ہوئے گھر لے جانے کے لیے کہا کیونکہ اس کی بیوی دو دن سے پریشان تھی کہ اس کا بیٹا کہاں ہے اور اب اس کو اپنی بیوی کو بھی جا کر سنبھالنا تھا اور بیٹے کی تدفین بھی کرنی تھی۔۔۔۔۔"""""

خود ہی بلایا ہے کے اندر اوا اور خود ہی غصے سے کہا دفع ہو جاؤ عجیب ہے لبابہ ناک منہ چڑھاتی ہوئی بولی ویسے کیا خیال ہے کیف یہ بلیک شیڈ کون ہے کہاں سے اتا ہے کیا کرتا ہے کچھ سمجھ نہیں اتا ویسے میں نے بھی سنا تھا کہ ڈی ایس پی کے بیٹے نے اس معصوم بچی کا قتل کیا تھا کیا خیال ہے تمہارا کیف لبابہ اپنے کیبن میں اتی بولنے لگی پیچھے پیچھے کیف بھی اسی کا کیبن میں اگیا تھا۔۔۔"""""

یار سنا تو میں نے بھی تھا کہ ڈی ایس پی کا بیٹا ہی اس میں ملوث تھا لیکن ڈی ایس پی نے تو یہ کیس بند کروا دیا تھا ویسے ایک طرف سے دیکھا جائے تو بلیک شیڈ واچھا کام کرتا ہے لیکن وہ قانون کو ہاتھ میں لے کر کام کرتا ہے اگر وہ یہی کام ہمارے ساتھ مل کر کرے تو ہمیں بھی سکھ ہو گا اور اسے بھی سکھ ہو گا لیکن وہ کہتا ہے نا کہ وہ قانون پسند نہیں کرتا اسے پولیس سے نفرت ہے نہ جانے اسے پولیس سے کیوں نفرت ہے کیف گہری سوچوں میں بلیک شیڈ و کی باتوں کو سوچتے ہوئے لبابہ سے کہنے لگا۔۔۔۔"""""

ہاں یار میرا تو موڈ سخت خراب ہو گیا ہے ایک تو ان کے بیٹے نے کالی کرتوت کی ہے تو اسی کے سزا ملے اوپر سے ہمیں ڈانٹ رہے ہیں میرا تو موڈ خراب ہو گیا مجھے ابھی گھر جانا ہے۔۔۔۔"""""

ارے لبا بارک جاؤ یہ نہ ہو کہ سر کوئی راؤنڈ وغیرہ لگائے اور تمہارے بارے میں پوچھیں تو پھر کیا کہوں گا میں تم کہاں گئی ہو۔۔۔۔۔"""""

ہاں یار کیف یہ تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو تھوڑی دیر بیٹھوں گی پھر چلی جاؤں گی۔۔۔۔""""

اور تم بتاؤ ماموکیسے ہیں ماموکی طبیعت ٹھیک ہے۔۔"""

ہاں پاپا کی طبیعت کچھ بہتر ہے پہلے سے اللہ کا شکر ہے ہم اب تو اچھے سے خیال رکھتی ہوں میرا تو دل کر رہا ہے ان کی شادی کسی سے کروادوں تاکہ میرے پیچھے تو کوئی ان کا خیال رکھنے والا ہو ناویسے تو وہ اپنا خیال رکھتے نہیں ہیں۔۔۔۔"""

تو کروادو شادی کوئی انٹی ڈھونڈتے ہیں ماموکے لیے کیف بھی ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔"""

میں نے بہت دفعہ کہا کہ بابا میں اپ کی شادی کے لیے کوئی لڑکی ڈھونڈوں لیکن وہ کہتے ہیں کہ اب تمہاری شادی کی عمر ہے اب میں شادی کرتا ہوا اچھا تو نہیں لگوں گا نالبابہ پھر سے ہنستے ہوئے کہنے لگے تو کیف بھی ہنسا تھا۔۔۔۔۔"""""

ویسے بات تو ٹھیک ہے کرلو شادی کہ اب تمہاری بھی شادی کی عمر ہے ویسے میری شادی کی عمر تھی مجھے تو چھوٹی سی بچی مل گئی ہے اور اب تمہاری شادی کی عمر ہے تم بھی شادی کرلو میں ویسے لبابہ تمہیں کیسا لڑکا چاہیے اگر میری مدد کی ضرورت ہو تو میں ڈھونڈ دوں کیف نے اپنی کالی انکھوں سے لبابا کو دیکھتے ہوئے کہا جو کسی گہری سوچ میں تھی۔۔۔۔"""

کیا ہوا لبابہ کیا سوچنے لگ گئی ہو۔۔۔۔"""

مجھے ایسا لڑکا چاہیے جو مجھ سے بہت پیار کرے،،،میرا موڈ خراب ہو تو منٹوں میں میرا موڈ ٹھیک کردے،،،،ہر طرح سے میرا ساتھ دیں،،،،، کبھی مجھے اکیلا نہ چھوڑے کبھی بھی مجھے اس کی ضرورت ہو تو وہ بنا دیر کیے میرے پاس اجائیں،،،،،میں اسے بولوں کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے تو وہ بولے حکم کریں میری جان میں اپ کے پاس ہوں..."""اگر کبھی بھی میں مصیبت میں ہوں تو وہ مجھے اکر اس مصیبت سے نکالے،،،میرا ساتھ دے اگر میں اس سے محبت کروں تو وہ بھی مجھ سے محبت کرے،،،،اگر میں اسے عزت دوں تو مجھے دگنی عزت دے،،وہ میرے سارے چھوٹے بڑے ہو جتنے بھی خواب ہیں وہ سارے میرے خواب پورے کرے،،،وہ ہمیشہ مجھے خوش رکھے،،، کبھی میری انکھ میں انسو نہ انے دے،،،،لبابہ ایک رو میں کہتی کیف کو حیران کر رہی تھی کہ لبابہ کی اتنی خواہشیں ہیں اپنے ہم سفر کو لے کر۔۔۔ء"""

ایسے کیا دیکھ رہے ہو ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہوں میں پولیس میں تو کیا ہوں میرا بھی دل کرتا ہے میرا بھی شوہر ایسا ہو جو میں سے پیار کرے جو مجھے ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔"""""

اللہ کرے لبابہ تمہیں وہ مل جائے کہ جب جب تم رو رہی ہو وہ تمہیں ہنسائے،،جب جب تم دکھی ہو وہ تمہارا دکھ میں تمہارا ساتھ دے،،،جب جب تم خوش ہو وہ تمہاری خوشی میں تمہارے ساتھ ہو،،،میں تو دعا کرتا ہوں تمہیں ایسا ہی ہم سفر ملے امین لبابہ بھی مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔""""

اچھا تم بتاؤ میری چھوٹی سی بھابھی کا کیا حال ہے لبابہ دل کے بارے میں کیف سے پوچھنے لگی تھی۔۔۔""""

اللہ کا شکر ہے وہ ٹھیک ہے شرارتیں بہت کرتی ہیں اب تو وہ سکول جانے لگی ہے اج اس کا سکول کا پہلا دن تھا وہ سکول چھوڑ کے ہی میں ایا تھا اب تو اسے چھٹی بھی ہونے والی ہے اور مجھے اسے پک کرنے بھی جانا ہے میں اس کے معاملے میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا اسی لیے میں خود ہی اسے پک اینڈ ڈراپ کیا کروں گا۔۔۔۔""""

یہ تو اچھی بات ہے کہ اج کل حالات بھی ایسے ہیں کہ کسی پر بھروسہ بھی نہیں کیا جا سکتا اب تو ہمیں کافی دیر ہو گئی ہے باتیں کرتے کرتے اب تو مجھے بھوک بھی لگ گئی ہے لبابہ اپنے پیٹ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہنے لگی تو کیف نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تم بھی بالکل دل جیسی ہو اسے بھی بہت بھوک لگتی ہے اور تمہیں بھی بہت ہی بھوک لگتی ہے دونوں ایک جیسی ہو اب تم بتاؤ تم کیا کھاؤ گی۔۔۔۔۔""""

نہیں میرا دل نہیں کر رہا ہے بھوک تو لگی ہے لیکن میرا دل کر رہا ہے میں کہیں باہر سے جا کر کھانا کھاؤں۔۔۔۔""""

میں تمہارے ساتھ باہر کھانا کھانے چلتا لیکن ابھی مجھے دل کو لینے جانا ہے پھر میں لیٹ ہو جاؤں گا انشاءاللہ پھر کبھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔۔۔۔""""

کوئی بات نہیں میں تھوڑی دیر میں کھانا کھا لوں گی باہر سے جا کے تم فکر مت کرو ویسے بھی صبح سے اس لاش کو دیکھ کر اور بلیک شیڈو کی وجہ سے ناموڈ بہت خراب ہو گیا ہے دل کرتا ہے وہ بلیک شیڈو میرے سامنے ہو میں اس کا گلا دبا دوں لبابہ پھر سے بلیک شیڈو کو سوچتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔۔ء""""

اچھا ریلیکس ہو جاؤ انشاءاللہ اسے جلدی ہی پکڑ لیں گے تم فکر مت کرو جس دن وہ ہمارے سامنے ایا نہ اپنے ہاتھوں سے ماروں گی میں اسے لبابہ غصے سے کہنے لگی۔۔۔۔""""

تو میں کون سا اسے زندہ چھوڑوں گا میں بھی اسے اپنے ہاتھوں سے ہی ماروں گا کیف بھی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے غصے سے بلیک شیڈو کے بارے میں سوچتے ہوئے کہنے لگی چلو دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔""""""

"""""""----------

دل کو سکول سے چھٹی ہو گئی تھی اب وہ وہاں ہی بیٹھے کیف کا انتظار کرنے لگی تھی جب اس کے پاس سے وہیں والی لڑکی گزرنے لگی جو کلاس میں اس کے پاس بیٹھی تھی کلاس میں بھی دل نے اس لڑکی سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ لڑکی بولی ہی نہیں تھی ابھی بھی دل اس کے پاس جاتی وہ لڑکی جلدی سے باہر نکل گئی تھی دل اسے باہر جاتا دیکھ پھر سے منہ بناتے وہاں ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔"""""""

تھوڑی دیر بعد اسے کیف آتا ہوا دکھائی دیا دل بھاگ کر کیف کے پاس گئی ہی جان اپ اگئے اتنی دیر لگا دی اپ نے انے میں،، میں کب سے اپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔""

سوری سوری میری جان وہ تھوڑا سا افس میں کام تھا نا اسی لیے میں لیٹ ہو گیا ائندہ ایسا نہیں ہو گا چلو چلتے ہیں کیف دل کا ہاتھ پکڑے گاڑی میں بٹھائے گھر کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔"""""""

"""""""----------

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 20 ❤□❤□

رات کا وقت تھا آمنہ تو بے چینی سے آپنی بھانجی کا شدت سے انتظار کر رہی تھی آمنہ نے کسی کو نہیں بتایا تھا کے تانیہ آنے والی ہے دل اور طہام لاونج میں بیٹھے کھیل رہے تھے تھوری دیر پہلے ہی دونوں پڑھ کر فارغ ہوئے تھے اب وہ ٹی وی دیکھتے دیکھتے کبھی لڑنے لگ جاتے کبھی ساتھ میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھتے۔۔۔"""""""

ٹک ٹک کی آواز نے دل اور طہام نے ایک ساتھ مڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا تھا جہاں ایک لڑکی پینٹ شرٹ پہنے آنکھوں پر گلاسز لگائے آپنے سلکی بال کندھوں تک آتے کھلے چھوڑے ہوئے تھے ایک ہاتھ میں واچ پہنے نیچے بلیک کلر کی ہیل والی جوتی پہنے

چہرے کے جی بھر کے میک اپ کئے وہ دل اور طہام کے سامنے کھڑی تھی جبکے تانیہ کو دیکھتے طہام کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا اسے یہ اپنی کزن ذہر لگتی تھی اسے کچھ کھانے بھی نہیں دیتی تھی اور ڈانٹتی ہی رہتی تھی۔۔۔۔"""

یہ کون ہے میک اپ کی دکان دل اپنا منہ کھول کر تانیہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔"""""

میک اپ کی دکان نہیں چڑیل ہے پوری طہام دل کا منہ اپنے ہاتھوں سے بند کرتا کہنے لگا۔۔۔۔"""

ارے میری بیٹی اگی۔۔۔۔امنہ ساحل کو کمرے میں چھوڑے باہر آئی سامنے ہی تانیہ کو دیکھ کر خوش ہوتی اس کے پاس گی

"""""""۔۔۔

خالہ۔۔۔۔۔تانیہ بھی آمنہ کے گلے لگی تھی۔۔"""""

تانیہ کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی یہاں آنے میں۔۔میں نے کیف کو نہیں بولا تھا کیونکہ وہ آج کل ایک کیس میں پھنسا ہوا ہے اسی لئے

"""۔۔۔

کوئی بات نہیں خالہ بس اہی گی ہو نا ویسے بھی اب میں اگی ہو کیف کو بھی سنبھال لو گی اپنا چشمہ اتارتے ہوئے بولی۔۔۔"""

یہ میرے ہبی جان کا نام کیوں لے رہی ہے چڑیل۔۔۔دل آنکھیں نکال کر تانیہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔"""

طہام نے اپنا سر پکڑ لیا تھا اب بھائی کیا کرے گے یہ تو بھائی کے ساتھ ہی چپکی رہتی ہے خالہ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہو صبح بات ہو گی ابھی میں تھک گی ہو بنا دل اور طہام کو دیکھتے اپنے کمرے کی جانب چلی گی۔۔۔"""

وہ جب بھی آتی تھی وہ نیچے پورشن والا روم ہی لیتی تھی اب آمنہ نے وہ پہلے سے ہی صاف کروا کے رکھ لیا تھا۔۔۔"""

یہ ہے کون۔۔۔۔دل نے طہام کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔"""

یہ میری کزن ہے لندن سے آئی ہے۔۔"""

اوووا چھا لندن سے دل اپنے منہ کے ٹیڑھے میڑھے ڈیزائن بناتی ہوئی تانیہ کو جاتا ہوا دیکھنے لگی آمنہ نے بھی دل کو دیکھا اور مسکرا دی اب اگی ہے میری بیٹی وہ ہی اس گھر کی بہو بنے گی انہہ۔۔۔۔آمنہ بھی دل کو دیکھتے ہوئے کمرے میں چلی گی۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف گھر واپس آیا تو دل کو ابھی بھی طہام کے ساتھ ہی بیٹھا دیکھا تھا کیف کو ایک بار پھر سے غصہ آیا تھا وہ ہر ٹائم طہام کے ساتھ ہی بیٹھی نظر آتی تھی۔۔۔"""

دل۔۔۔""کیف نے زرہ سختی سے پکارا کیف کے پکارنے سے دل نے ڈر کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا اور کیف کو دیکھا ہائے اللہ جی

ہبی جان آپ نے ڈرا ہی رہا ایسے بھی کوئی بلاتا ہے کیا دل صوفے سے اٹھتی کیف کے پاس جاتی ہوئی بولی۔۔۔""

تم نے سکول کا کام کیا ہے جو یہاں بیٹھی ہو کیف نے ایک نظر طہام کو دیکھا پھر دل کو۔۔۔""

جی ہبی جان طہام نے سارا کام کروا دیا ہے اسی لیے باہر اکر بیٹھی ہو اب آپ اگئے ہے تو کمرے میں چلتے ہے دل کیف کا ہاتھ پکڑ کر چلتے ہوئے بولی۔۔""

ارے دل چپس تو کھا جاؤ طہام نے دل کو پکار کر کہا۔۔""

ہاں سچ۔۔۔""دل اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی کیف کا ہاتھ چھوڑے طہام کے پاس جاتی چپس کی پلیٹ اٹھائی اور پھر سے کیف کا ہاتھ پکڑا اور کمرے میں لے گی۔۔۔""

دل طہام کے ساتھ بس کام کی بات کیا کرو کیف نے اپنی گھڑی اتارتے ہوئے دل سے بولا۔۔""

میں تو کام کی ہی بات کرتی ہو سکول کے کام کی پھر کھیلنے کی پھر کھانے کی دل چپس کھاتے ہوئے بولی۔۔""

کیف بھی نفی میں سر ہلاتے چینج کرنے چلا گیا جب باہر ایا تو دل ابھی بھی بیٹھی چپس کھا رہی تھی کیف بھی دل کے پاس جا کے بیٹھ گیا مجھے نہیں کھلاو گی۔۔۔""

ہبی جان۔۔۔کیوں نہیں آپ بھی کھائے نا پلیٹ کیف کے آگے کرتی ہوئی کہنے لگی۔۔۔""

نہیں اپنے ہاتھ سے کھلاو۔۔۔""""

دل نے کندھے اچکاتے ایک چپس اٹھایا اور کیف کے منہ کے آگے کیا جب کیف نے چپس کھایا تو کیف نے جان بوجھ کر اس کی انگلی بھی اپنے منہ میں ڈال دی تھی۔۔۔""

اوچ۔۔۔۔دل نے اپنی انگلی نکالتے ہوئے کہا۔۔۔""

کیا ہوا دل۔۔۔کیف اپنی مسکراہٹ روکے جان بوجھ کر دل سے پوچھنے لگا۔۔۔""

آپ نے میری انگلی پر کاٹا دل نے غصے سے کیف سے کہا۔۔""

اووو میں تو چپس کھا رہا تھا پتا نہیں کیسے ہو گیا سوری سوری اگلی بار نہیں کرو گا پھر سے کھلاو۔۔۔""

اچھا چلے ہم دونوں کی ایک پکس بنائے میں آپ کو کھلاتی ہو۔۔""

اوکے۔۔۔کیف نے اپنا موبائل نکالا اور ویڈیو بنانے لگا دل نے پھر چپس سے اٹھا کر کیف کے منہ میں ڈالی کیف نے پھر سے وہی حرکت کی تھی پھر سے دل کہ انگلی پرے کاٹا تھا۔۔""

ااا۔۔ہی جان۔۔۔۔دل نے غصے سے گھور کر کیف کی طرف دیکھا کیف کا ایک قہقہہ کمرے میں بلند ہوا تھا۔۔""

آپ نے جان بوجھ کر کیا نا یہ دل رونے والا چہرہ بناتے کیف سے کہنے لگی۔۔۔""

افف میرا بچہ تو رونے لگ گیا۔۔""کیف نے جلدی سے موبائل سامنے رکھا اور دل کو اپنے سینے سے لگایا۔۔""

اچھا سوری میرے دل۔۔۔""آئندہ نہیں کرتا نا اب رو تو نہیں نا تم دل کو الگ کرتے دل کے آنسو صاف کرتے کیف پیار سے بولا

"""""۔۔۔

آپ گندے ہے میری انگلی بھی کھانے لگے تھے دل نے آپنی پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔۔۔"""

نہیں کھاتا میں تمہاری انگلی چلو اب چپس کو چھوڑ دو اور سو جاؤ صبح سکول بھی جانا ہے پلیٹ دل کے ہاتھوں سے لیتے ٹیبل پر رکھی اور اسے لیٹنے کا کہنے لگا۔۔""":

اوکے ہی جان۔۔۔دل بھی کیف کے سینے سے لگتی سونے لگی۔۔۔""

ہی جان۔۔۔دل نے پھر سے کیف کو پکارا تھا۔۔""

جی میرے دل۔۔کیف بھی جلدی سے بولا۔۔""

ہمارے گھر ایک چڑیل ائی ہے جو اتنا سارا میک اپ کرتی ہے آپ اس سے دور ہی رہنا ٹھیک ہے نا دل نیند میں جاتے ہوئے کیف سے بولنے لگی۔۔۔""

کون چڑیل۔۔۔کیف خیرانگی سے دل سے پوچھا۔۔""

ایک ہے نا آپ کا نام بھی لے رہی تھی دل جان بوجھ کر اسے کزن کا نہیں بتا رہی تھی۔۔""

اوکے اوکے کیف کو لگا پھر سے تنگ کر رہی ہے اسے نہیں پتا تھا نا یہ کو چڑیل کا لقب دے چکی ہے وہ دل بھی کیف کی بات سنتے اس کے سینے سے لگتے نید کی وادیوں میں چلی گی کیف بھی دل کے رخسار پر اپنے لب رکھتا اسے اپنے حصار میں لیتے آنکھیں موند گیا

"""""۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا ضمار میں یونی جا رہی ہوں امید کا خیال رکھا عرشیہ کا روز کا کام تھا ضمار کو یہ کہہ کر جانا۔۔۔""

جانتا ہوں مجھے اس باجے کا خیال رکھنا ہے تم فکر نا کرو خیال رکھوں گا ویسے تمارے پیپرز کب ہے کب تمہاری یونی ختم ہو گی اور اس مصیبت کو خود سنبھالو گی۔۔۔"

بس دو مہینے بعد میرے پیپرز ہے اس نے بعد میں فری ہی فری ہو تمہیں ضرورت نہیں پڑے گی اس کا دھیان رکھنے کے لیے عرشیہ نے گھور کر ضمار کو دیکھا جس ہمیشہ امید کو سنبھالنے کے لیے تنگ ہی رہتا تھا۔""

ویسے اب تو امید تین مہینے کی ہو گی ہے تمہارے ساتھ کافی اٹیچ ہو گی ہے مجھ سے زیادہ تو تمہارے پاس آتی ہے عرشیہ نے جوس کا آخری سپ لیتے جلدی جلدی چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا۔""""

ہاں اسی لیے تو ابھی تک روتی ہے میرے پاس اکر کیا مسئلہ ہے اسے ضمار بھی ناشتہ ختم کرتا اٹھتا ہوا بولا۔۔۔""""

اصل میں وہ تم سے ناراض ہوتی ہے کہ تم اسے کیوں نہیں اٹھاتے اس کے ساتھ کھیلتے کیوں نہیں ہو اب عرشیہ اپنا بیگ اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے جانے کے لیے تیار تھی۔""""

رہنے دو بس جب بھی اس کے ساتھ کھیلنے جاتا ہوں اپنا باجا بجا دیتی ہے چلو تم جاؤ تمہیں دا ید پک کر لے گا ابھی تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ دا ید کو میں نے کسی کام سے بھیجا ہے اسے لیے وہ تمہیں اج چھوڑنے نہیں جا سکتا۔۔۔""

اف یہ کیا کر دیا ضمار صبح صبح کیا کام تھا جو تم نے دا ید کو بھیج دیا ہے تمہیں پتہ ہے نا میں نے اس کے ساتھ ہی جانا ہوتا ہے میرا دل نہیں کرتا اس کے بغیر جانے کو عرشیہ کا موڈ اچھا خاصا خراب ہوا تھا۔۔۔""

شرم تو نہیں اتی میرے سامنے ایسی بات کرتے ہوئے کہ تمہیں اس کے ساتھ جانا ہے ضمار نے عرشیہ کو گھوریوں سے نوازا۔۔۔""

تم سے کیوں شرم کروں تم تو میرے دوست ہو نا اور تمہیں تو سب پتہ ہے نا میں دا ید کو کتنا پسند کرتی ہوں تو ایک وہ ہے جو شادی کرنے کے لیے راضی ہی نہیں ورنہ وہ شادی کے لیے راضی ہو تو میں اسے کل ہی شادی کر لوں۔۔۔""

ابھی اپنی پڑھائی تو مکمل کر لو شادی بعد میں کرنا چلو جاؤ دا ید تمہیں پک کر لے گا صبح صبح میرا دماغ نہ کھاؤ ابھی اوپر جو سوئی ہوئی ہے نا اس نے اٹھ کے میرا دماغ کھانا ہے اس کے لیے میں اپنے اپ کو ریڈی کر لوں ضمار بھی عرشیہ کو باتیں سناتا اپنے کمرے میں چلا گیا اور عرشیہ ابھی اپنے پیر پٹختے ہوئے باہر چلی گئی۔۔۔""

"""""---------"""---------"""""

ہبی جان جلدی کرے نا مجھے بھوک لگی ہے دل کب سے تیار کھڑی تھی لیکن کیف ابھی تیار ہو رہا تھا آج اس کی کچھ میٹنگ تھی وہ اپنے پیپرز ریڈی کر رہا تھا۔۔"""

میرے دل تم نیچے جاؤ طہام اور ماما کے پاس جا کے بیٹھو میں بس تھوڑا سا کام ہے میں کر کے نیچے آتا ہوا ایک ساتھ ناشتہ کرتے ہے

"""---

پکا نا ہبی جان جلدی آئے گا۔۔۔۔"""

جی جی میری جان میں جلدی آتا ہو کیف نے اپنی نظریں پھر سے پیپرز کی طرف کرتے دل سے کہا۔۔۔"""

او کے ہبی جان۔۔۔دل بھی اپنا بیگ پکڑتے نیچے چلی گئی۔۔"""""

"""""----------

خالہ کہاں ہے آپ کی بہو نظر نہیں ارہی ہے تانیہ بھی آمنہ کے پاس بیٹھی آمنہ سے پوچھنے لگی اسے لیٹ اٹھنے کی عادت ہے کیا جو ابھی تک مہرانی باہر ہی نہیں آئی۔۔۔"""""

دل بھی سیڑھیاں اترتے نیچے ائی تھی آمنہ اور طہام نے دل کو دیکھا جو سکول کا بیگ پکڑے طہام کے پاس اکر کھڑی ہو گی

"""""---

تانیہ نے دل کو دیکھا جو چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی گرے آنکھیں خوبصورت لمبے بال سفید رنگت خالہ یہ کون ہے تانیہ نے دل نے نظریں ہٹا کر آمنہ کی طرف دیکھا۔۔۔"

یہ۔۔۔۔۔۔۔۔کیف کی بیوی آمنہ نے تانیہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔"""

واٹ۔۔۔۔۔"""تانیہ کو 440 والٹ کا جھٹکا لگا تھا اسے تو جیسے کرنٹ لگا تھا وہ تڑپ کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی تانیہ نے منہ کھولے دل کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔"""

خالہ مذاق نا کرے۔یی۔۔۔یہ۔۔۔ککک۔۔۔کیسے کیف کی بیوی۔۔"""تانیہ کو ابھی تک یقین نہیں ارہا تھا کے اس کے سامنے کھڑی چھوٹی سی بچی کیف کی اس کی محبت کی بیوی ہے جس نے اس سے اس کا کیف چھینا ہے۔۔۔"""

اسلام و علیکم میک اپ والی باجی۔۔۔دل نے بھی مسکراتے ہوئے تانیہ کو اور آگ لگائی تھی۔۔۔"""

اور تانیہ کو باجی کہنے سے طہام کی بھی ہنسی نکلی تھی طہام کو ہنستے دیکھ تانیہ کو غصہ آیا تھا یہ لڑکی سب کے سامنے اس کی بے عزتی کر رہی ہے۔۔۔""

واٹ۔۔ باجی۔۔۔""تانیہ کو اپنے آپ کو باجی کہلانے پر صدمہ لگا تھا تم نے تم نے مجھ سے میرا کیف چھینا ہے نا تانیہ نے دل کے بازو کو پکڑ کر زور سے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا تانیہ کے ری ایکشن کی وجہ سے دل نے سہم کر تانیہ کو دیکھا۔۔۔""

چھوڑے مجھے میک اپ والی باجی دل نے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے تانیہ سے کہا۔۔۔""

خبر دار مجھے آئندہ باجی کہا تو تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے میرا کیف چھیننے کی اس سے پہلے کے تانیہ دل کو تھپڑ مارتی آمنہ نے تانیہ کا ہاتھ روکا تھا تانیہ نے اپنی خالہ کو دیکھا آمنہ نے نفی میں سر ہلاتے تانیہ کو روکا تھا۔۔""

دل نے رونے والی صورت بناتے تانیہ کو دیکھا تھا اور پھر سیڑھیاں اترتے کیف کو دل بھاگ کر کیف کے پاس گی تھی ہبی جان ۔۔۔دل کیف کے سینے سے لگی تھی کیف نے خیرت سے دل کو دیکھا جو رو رہی تھی۔۔""

کیا ہوا میرے دل کو کیف نے ابھی تک تانیہ کو نہیں دیکھا تھا۔۔""تانیہ دل کو کیف کے سینے سے لگتے دیکھ اس نے اندر آگ لگی تھی کے وہ چھوٹی سی لڑکی کیسے کیف کے سینے سے لگی ہے۔۔۔""

ہبی جان وہ میک اپ والی باجی نے مجھے ڈانٹا دل نے تانیہ کی طرف اشارہ کیا تو کیف کی نظر بھی تانیہ پر گی تھی کیف بھی تانیہ کو دیکھتے خیران ہوا تھا یہ کب آئیں اور کسی نے اسے بتایا تک نہیں۔۔۔""

تانیہ تم۔۔۔۔واٹ اسرپرائز۔۔""

دل کا ہاتھ پکڑے کیف خوش ہوتے ہوئے تانیہ کے پاس گیا۔۔۔""

تانیہ تو ایک بار کیف کو دیکھ کر خیران رہ گی تھی وہ اتنا خوبصورت ہو گیا تھا تین سال بعد اسے دیکھ رہی تھی پہلے ہی وہ اس کی دیوانی تھی اب تو کیف اتنا ہمدان ہو گیا تھا کے تانیہ کے دل میں کیف کے ساتھ کھڑی دل کے لیے نفرت پیدا ہونا شروع ہوئی تھی تانیہ نے ایک آہ بھرتے کیف کو دیکھا جس پولیس کی وردی میں بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اس کی باڈی لندن میں کئی لڑکے دیکھے تھے اس نے لیکن کیف ان سے کئی گنا زیادہ پیارا تھا۔۔""

ہیلو کہا کھو گی تم۔۔۔""اپنے آپ کو دیکھتے پا کر کیف نے اس کے سامنے چھٹکی بجائی تھی۔۔۔""

سرپرائز تو تم نے مجھے دیا ہے کیف وہ بھی اتنی چھوٹی سی بچی سے شادی کر کے تانیہ نے اپنی مٹھیاں میچتے ہوئے کہا۔۔۔""

دل نے تانیہ کی بات سنتے کیف کا بازو جکڑا تھا کیف نے دل کو دیکھا پھر دل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کرسی پر بٹھایا چلو جیسی بھی ہے اب میری بیوی ہے دل مجھے دل سے قبول ہے چھوٹی ہے بڑی ہے مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا تانیہ کے سامنے ہی ایک نوالہ توڑے دل کے منہ میں ڈالا تھا دل نے مسکراتے ہوئے کیف کو دیکھا تھا۔۔۔"""

اچھی بات ہے۔۔۔تانیہ نے زبردستی مسکراتے ہوئے کیف سے کہا اور آمنہ کو دیکھا آمنہ نے آنکھوں ہی آنکھوں سے آشارہ کیا تھا کے صبر کرو دیکھ لے گے بعد میں تانیہ بھی آمنہ کی بات سنتے خاموش ہو گی تھی۔۔۔۔"""""

ہبی جان جلدی کرے نا مجھے لیٹ ہو رہا ہے سکول سے دل ناشتہ ختم کرتی کیف سے کہنے لگی۔۔"""

ہاں چلو مجھے بھی آج جلدی جانا ہے کیف بھی کرسی سے اٹھتے دل سے بولا۔۔"""

چلو ٹھیک ہے تانیہ تم سے اکر ملاقات ہوتی ہے۔۔"""

اوکے۔۔۔تانیہ نے بھی نفرت بھری نگاہوں سے دل کو دیکھا اور پھر کیف اور دل کو باہر جاتے ہوئے دیکھا۔۔۔"""

طہام بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔"""

تانیہ نے غصے سے امنہ کی طرف دیکھا اور اٹھ کے کمرے میں چلی گی۔۔۔"""""

"""""----------

ہبی جان۔۔۔وہ میک اپ والی باجی اتنے غصے میں کیوں تھی۔۔۔"""

دل کے تانیہ کو میک اپ والی باجی کہنے پر کیف کا قہقہ گاڑی میں گونجا تھا اووووہائے گاڈ دل تم کیا چیز ہو کیف ہنستے ہوئے کہنے لگا

"""---

مین اپنے ہبی جان کی چھوٹی سی بیوی جان ہو دل نے معصومیت سے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوے کہا دل کی بات ہر کیف نے گاڑی سکول کے سامنے روک کر دل کو دیکھا۔۔۔"""

ہاں تم میرے چھوٹی سی چار فٹی بیوی جان ہو میرا دل دل کو گاڑی میں ہی اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے دل کے گال پر بوسہ دیا تھا

"""---

دل نے شرماتے ہوئے کیف کو دیکھا آپ بھی جا ہبی جان کہی بھی شروع ہو جاتے ہے مجھے لیٹ ہو رہا ہے سکول سے جانے دے کیف کی گود سے اترتے دل نے اپنی گرے آنکھوں سے کیف کو دیکھ کر کہا۔۔۔"""

ہاہایایا۔۔۔میرے دل میرا دل کر رہا ہے تمہیں کھا جاؤ لیکن ابھی مجھے جانا ہے اور پھر سے ایک بات کسی کے ساتھ نہیں جانا اور جب میں او میرا انتظار کرنا ہے۔۔۔""

او کے ہبی جان اب نہیں چلتی ہو۔۔۔""یہ کہتے دل گاڑی سے اتری اور سکول کے اندر چلی گی۔۔۔""

میری پاگل بیوی۔۔۔۔"کیف بھی مسکراتا ہوا پولیس اسٹیشن چلا گیا۔۔۔۔""""""

"""""""----------

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 21 ❤□❤□

ضمار نے آج لبابہ سے بھی ملنے جانا تھا اسے جلد سے جلد اپنا بدلہ پورا کرنا تھا پہلے تو وہ پیار کا کھیل کھیل رہا تھا لیکن اب وہ کچھ اور کرنے کا سوچ رہا تھا ابھی ضمار یہی سوچ رہا تھا اس کی نظر امید پر گی تھی جو آنکھ کر خاموشی سے ٹکڑ ٹکڑ ضمار کو دیکھ رہی تھی

""""----

اٹھ گی تم۔۔ضمار امید کے پاس جاتے اسے دیکھ کر بولنے لگا امید اب تین مہینے کی ہو گی تھی وہ اب اچھا خاصا ضمار کو پہچاننے لگی تھی لیکن تنگ کرنے کے لیے رونا سٹارٹ کر دیتی تھی ابھی بھی امید اپنے نچلے لب کو باہر نکالے رونے کی تیاری پکڑی تھی لیکن ضمار نے جلدی سے اسے رونے کی تیاری پکڑتے دیکھا اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا جب ضمار نے اسے گود میں اٹھایا امید نے منہ بنا لیا تھا کے ضمار نے رونے بھی نہیں دیا تھا۔۔۔""""

امید کی نیلی نیلی آنکھیں دیکھ کر ضمار نے بے ساختہ ہی امید کی نیلی آنکھیں چومی تھی آرام سے امید کی آنکھوں پر اپنے لب رکھے تھے اسے امید کی نیلی آنکھیں دیکھ کر شدت سے تمنا کی یاد آتی تھی اسے وہ وقت بھی یاد ہے جب تمنا پیدا ہوئی تھی تو ضمار نے نے اپنی ماں سے پوچھا تھا کے امی تمنا کی آنکھیں کس پر گی ہے تو ضمار کی امی نے کہا تھا اللہ کی طرف سے ہے کیونکہ ان کی خاندان میں کسی کی بھی آنکھیں نیلی نہیں تھی۔۔۔"""""

تمہاری نیلی آنکھیں بالکل میری تمنا جیسی ہے ضمار کو آج امید پر بہت پیار ارہا تھا ابھی وہ پھر سے اس کی آنکھوں پر لب رکھتا امید نے اپنے ناخن ضمار کے چہرے پر مارے تھے۔۔۔"""

اہہہہ۔۔۔ضمار نے جلدی سے اپنا چہرہ پیچھے کیا تھا ضمار کو اپنے چہرے پر جلن سی محسوس ہونے لگی تھی ضمار نے گھور کر امید کو دیکھا جواب ضمار کو ٹکر ٹکر دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔"""

ضمار نے امید کو اٹھا ہے ہی ایئنے کے سامنے جا کے اپنا چہرہ دیکھا جہاں ڈارھی کے اوپر ہی ایک ناخن لگنے کا نشان تھا اتنے بڑے ناخن ہے تمہارے ضمار نے غصے سے امید کا ہاتھ پکڑ کر اس نے ناخن دیکھے جو واقع میں بڑے تھے۔۔۔"""

تمہیں ناضمار راجپوت کا پیار راس ہی نہیں امید کو بیڈ پر لٹاتے پھر سے ایئنے میں اپنا چہرہ دیکھنے لگا ضمار کو وہ تھوڑی بہت وہاں جلن ہو رہی تھی امید ابھی بھی ٹکڑے ٹکڑے اور مسکراتے ہوئے ضمار کو دیکھ رہی تھی۔۔"""

رکو تمہیں ابھی بتاتا ہوں ضمار نے وہاں سے نیل کٹر اٹھایا اور امید کے پاس بیٹھ گیا اور اس کے ننھے ننھے ہاتھوں کو اپنے بھاری ہاتھ میں پکڑ کر اس کے ناخن دیکھنے لگا جو بڑے تو تھے لیکن وہ اتنے نازک تھے کہ اب تو ضمار کو ڈر لگ رہا تھا کہ وہ امید کے ناخن کیسے کاٹے گا۔۔۔"""""

اتنے نرم نرم تمہارے ہاتھ ہیں اب میں تمہارے ناخن کیسے کاٹوں ضمار ایک نظر امید کے چھوٹے چھوٹے ناخن کو دیکھتا اور پھر اتنے بڑے نیل کٹر کو۔۔"""

کاٹنے تو پڑھے گے تمہیں نے جو میرے چہرے پر نشان دیا ہے نا اس کی سزا تو تمہیں ضرور ملے گی جب امید اپنے ہاتھ ضمار کے ہاتھوں سے چھڑوا رہی تھی جیسے اسے پسند نہ ارہا ہو اپنے ناخن کٹوانا۔۔۔"""""

ضمار نے اس کے چھڑواتے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑا اور اہستہ اہستہ اس کے ناخن کاٹنے لگا لیکن یہ بات امید کو پسند نہیں ائی تھی اس نے اپنا باجا بجانا شروع کر دیا تھا۔۔۔"""""

چپ کرو خبردار تم روئی اتنے بڑے تم نے ناخن رکھے ہوئے ہیں اگر اپنے اپ کو کبھی مار لیا تو زخم کر لو گی تم تو وہ اس کے رونے کی پرواہ کیے بغیر ہی اس کے ناخن دونوں ہاتھوں کے کاٹ چکا تھا اور دونوں ہاتھوں کے ناخن کٹتے دیکھ ضمار تو خوش ہوا تھا لیکن امید نے اپنی انکھوں سے انسو بہاتے ضمار کو دیکھا تھا۔۔۔"""""

کتنی پیاری لگ رہی ہے اب امید ضمار نے امید کے دونوں ہاتھوں پر بوسہ دیا تھا لیکن امید نے چپ نا ہونے کی قسم کھائی تھی اس کے ہاتھوں کے ناخن چلے گئے تھے وہ کیسے چپ کرتی اور بچے تو ویسے بھی اپنی چیزوں کے لیے ایسے ہی روتے ہیں ضمار نے پھر سے امید کو اپنے بازو میں اٹھایا اور اسے جھولے دینے لگا تھا کہ وہ چپ کر جائے۔۔۔"""

ارے میری ماں چپ کر جاؤ اب کتنا رو گی دس منٹ ہو چکے تھے وہ اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی ضمار امید کو لیے باہر گارڈن میں چلا گیا اور اسے کرسی پر بٹھا کر کرسی پر بیلٹ باندھ دیا تھا کہ وہ نیچے نہ گرے اور خود بھی اس کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔"""""

لیکن وہ چھوٹی سی بچی تھی اس سے تو بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا امید نے چپ ہونے کی بجائے مزید رونا شروع کر دیا تھا ایک تو اس کے ناخن کاٹ کر میں پچھتانے لگ گیا ہوں ضمار نے پھر سے امید کی بیلٹ کھولی اور اپنے بازو میں لے کر گارڈن میں ٹہلنے لگا جب ضمار نے اپنے ہونٹوں کے مختلف ڈیزائن بناتے ہوئے امید کو چپ کروانے کی کوشش کی تھی کبھی وہ ہونٹوں کو گول شیپ ملا کر کچھ بناتا اور کبھی اپنے چہرے کو جوکروں کی طرح ڈیزائن بنا رہا تھا تاکہ امید چپ کر جائیں اور امید بھی ضمار کو عجیب و غریب حرکتیں کرتے دیکھ کر واقعی میں چپ کر گئی تھی اور جسے دیکھتے ضمار کو غصہ آیا تھا کہ یہ مجھے عجیب و غریب چہرے بنانے پر تلی ہوئی ہے اتنا پیارا چہرہ ہے اور اس کی وجہ سے مجھے عجیب و غریب بنانا پڑ رہا ہے۔۔۔"""""

امید نے پھر سے اپنا ہاتھ ضمار کے منہ پر اپنا ناخن مارنے کی کوشش کی تھی لیکن اب تو اس کے ناخن کٹ چکے تھے اور امید اپنی کوشش میں ناکام ہو چکی تھی جسے دیکھتے ضمار کا قہقہ گارڈن میں گونجا تھا امید نے اپنے نچلے لب کو نکالتے زمار کو ہنستے ہوئے دیکھا تھا """۔۔۔

تم یہ سمجھ لو کہ میں تمہارا باپ ہوں اور تم میری بیٹی میری ماں بننے کا زیادہ کوشش مت کیا کرو پیار سے ایک بوسہ امید کے رخسار پر دیتے ہوئے ضمار امید کو لیے گارڈن میں لیے گھومنے لگا اسے عرشیہ کا شدت سے انتظار تھا کہ وہ آئے اور امید کو سنبھالے تاکہ وہ لبابہ سے ملنے جا سکے اسے اپنے مشن کے لیے جلد سے جلد کام کرنا تھا۔۔۔"""""

"""""--------"""""----------

کیا تم میری دوست بنو گی۔۔"""دل آج بھی ان نیلی آنکھوں والی لڑکی کے پاس ہی بیٹھی تھی لیکن اس نے بات نہیں کی تھی دل نے بات کرنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن وہ لڑکی خاموش رہی تھی دل کو زیادہ بولنے کی عادت تھی اسی لیے اسے اس لڑکی سے

چڑھ رہی تھی دل کو اس کی نیلی آنکھیں بہت پیاری لگ رہی تھی اور خاص کر اس لڑکی کے ناک پر تل جو اسے بہت مختلف بناتا تھا سرخ سفید رنگت تیرہ سالہ لڑکی چھوٹا سا ناک۔۔ناک پر تل گلابی لب لیکن خاموش طبیعت کی مالک تھی یا وہ بولنا بند کر گی تھی

"""۔۔۔

تم بولتی نہیں ہو کیا۔۔دل نے پھر سے پوچھا نیلی آنکھوں والی لڑکی نے دل کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی میں بولتی ہو لیکن زیادہ نہیں یہ کہ کر وہ پھر سے چپ کر گی۔۔۔"""

تو میری دوست بن جاؤ نا میں زیادہ بولتی ہو تم بھی میری طرح زیادہ بولنا شروع کر دو گی دل نے پھر سے خوش ہوتے ہوئے کہا

"""۔۔۔

لیکن مجھے زیادہ بولنا پسند نہیں مجھے بس اپنے بھائی سے بولنا پسند تھا وہ لڑکی پھر سے چپ کر گی۔۔"""

اووو تو تمھارے بھائی کے ساتھ تمہاری دوستی ہے میری بھی کہتے ہب۔۔۔۔۔مطلب میرا دوست ہی ہے ان کے ساتھ دوستی ہے پھر میرا ایک پانڈا دوست بھی ہے موٹا سا اس کے ساتھ بھی دوستی ہے دل نے بولنا شروع کیا تھا۔۔۔"""

اچھا۔۔۔اس لڑکی نے بھی کہا۔۔۔"""

دل۔۔۔ابھی دل کچھ اور کہتی پیچھے سے کیف نے دل کو پکارا تھا دل نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں سے کیف اس کے پاس ارہا تھا۔۔"""

ہبی جان۔۔۔دل آہستہ سے بولتے کیف کے پاس گی۔۔"""

دل کس سے باتیں کر رہی تھی کیف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔"""

ہبی جان۔۔۔میری وہ ایک دوست بنی ہے نا وہ دیکھے دل نے وہاں اشارہ کیا جہاں وہ لڑکی بیٹھی تھی لیکن ابھی وہ جگہ خالی تھی

"""۔۔

کون تھی وہاں۔۔۔"""کیف نے وہاں دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا ابھی تو یہاں ہی تھی دل نے خیرانگی سے کہا۔۔۔"""

اچھا چلو چھوڑو او گھر چلتے ہے لیٹ ہو رہا ہے ابھی ابھی میٹنگ اٹینڈ کر کے آیا ہو تھک گیا ہو کیف نے دل کا ہاتھ پکڑا اور چلا گیا پیچھے وہ لڑکی درخت کے پیچھے سے نکل کر دل اور کیف کی پشت کو دیکھنے لگی تھی شاید اس کے بھائی تھے کاش میرا بھی بھائی ہوتا تو بھی ایسے ہی لاڈ اٹھواتی نیلی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے وہ باہر چلی گی کیونکہ اسے پیدل ہی یتیم خانے جانا تھا وہ وہاں ہی رہتی تھی تھورا ہی

دور تھا یہ تو ایک عورت نے کہا تھا کے یہ بچی سکول جایا کرے گی اسے اس بچی میں کسی کی صورت نظر آتی تھی ورنہ یتیم خانے میں باقی بچے پڑھتے ہی نہیں تھے اس عورت کی مہربانی کی وجہ سے یہ بچی پڑھ رہی تھی۔۔۔""""

"""""""""""----------

خالہ خالہ آپ نے دیکھا کیسے وہ کیف سے چپکتی ہے وہ چھوٹی سی بچی میرے کیف کو اڑا کر لے گی اور آپ کچھ کر بھی نہیں سکی تانیہ غصے سے امنہ سے بول رہی تھی۔۔۔""""

تم فکر نا کرو تانیہ سب ٹھیک کر لے گے چھوٹی بچی ہی وہ کون سا کیف اس کی قریب گیا ہو گا اگر تم کیف وہ اپنی اداؤں سے اپنی طرف مائل کر لو تو اپنے جزبات پر قابو نہیں رکھ پائے گا کچھ ایسا کرو کے وہ تمہارے قریب اجائے پھر اسے تمم سے شادی کرنی پڑے گی آمنہ نے تانیہ کے دماغ کی بتی جلادی تھی۔۔۔"""

لیکن خالہ میں ابھی بھی اس دل کو کیف کے پاس نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"""

سب ٹھیک ہو جائے گا میں ہونا تمہارے پاس تم اگی ہونا آمنہ نے تانیہ کو کہا تو تانیہ نے ہاں میں سر ہلایا اور بیڈ پر بیٹھ گی۔۔۔""""

"""""""----------

عرشیہ دائد کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ کب اسے لینے آئے گا۔۔

یار وہ لڑکا دیکھو جو سامنے کھڑا تھا کتنا ہینڈسم ہے کتنا کیوٹ ہے اس کی پریسلنٹی دیکھو افففف کبھی وہ ہمارا دوست بن جائے مزا ہی ا جائے گا کچھ لڑکیاں عرشیہ سے کچھ فاصلے پر کھڑی وہاں کھڑے داید کو دیکھ کر اپس میں مہو گفتگو تھی۔۔۔

ہاں یار واقع ہی میں وہ بہت ہینڈسم ہے دل کرتا ہے اس کے سینے سے لگ جائیں عریشہ جو داید کا انتظار کر رہی تھی لڑکیوں کی باتیں سن کر اس نے بھی سامنے دیکھا تھا جہاں داید کھڑا کسی پروفیسر سے بات کر رہا تھا عرشیہ ضبط سے ان کی سرگوشیاں سن رہی تھی پہلے تو اس نے اگنور کیا لیکن جب ان کے اگلے الفاظ سنے اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں عریشہ کی دوستوں نے اس سے پوچھا جس کا چہرہ یکدم سرخ ہو رہا تھا۔۔اس نے اپنی دوستوں سے کچھ نہ کہا وہ بس اپنے دانت کچکچا رہی تھی جیسے ان دانتوں کے درمیان وہ لڑکیاں ہوں۔۔۔"""

میرا تو اس لڑکے پر دل اگیا ہے اج اگر وہ اس لڑکی کو لینے ایا میں تو اسے پرپوز کر دوں گی۔۔۔۔۔۔"""

بس یہ سننا تھا کے عرشیہ کا ضبط جواب دے گیا تھا کیا بکواس کر رہی ہو تم، داید کو تم پر پوز کرو گی؟ عریشہ ان تین لڑکیوں کے پاس گئی اپنی اواز دھیمی رکھنے کی کوشش کی لیکن اس کی اواز وہاں موجود ہر شخص نے سنی تھی۔۔۔۔"""

تمہیں کیوں اتنی اگ لگ رہی ہے ہم تھوڑی نا تمہارے بارے میں بات کر رہے ایک لڑکی نے اپنے بال ایک ادا سے جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

لیکن تم اس کے بارے میں کیوں بات کر رہی ہو؟۔۔ عریشہ کا دل چاہ رہا تھا ان تینوں لڑکیوں کے بال نوچ کر انہیں گنجا کر دے۔۔۔ جو اس کے داید کے بارے میں بکواس کر رہی تھی۔۔ اس کی دوستوں سے روکنے کے لیے اس کے پیچھے آئی۔۔

کیونکہ ہمارا دل اس پہ اگیا ہے وہ تینوں قہقہے لگاتے ہوئے بولیں۔ عریشہ ان کے بال پکڑنے لگی اس کی ایک دوست نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔۔۔"""

عرشیہ کیوں اپنا تماشہ بنا رہی ہو۔۔ اس کے دوستوں نے اسے روکنے کی کوشش۔۔

ان کی ہمت کیسے ہوئی داید کے بارے میں بات کرنے کی۔۔ عرشیہ بلند اواز میں چیخی تھی داید جو کسی ضروری کام کے لیے یونیورسٹی ایک پروفیسر سے ملنے آیا تھا اور عرشیہ کو پک بھی کرنا تھا۔۔۔۔"""

اپنا نام اور جانی پہچانی اواز سن کر ارد گرد دیکھنے لگا جب اسے عرشیہ میڈم کسی سے لڑتے ہوئے نظر آئی۔۔۔

تم تو ایسے اچھل رہی ہو جیسے وہ تمہارا شوہر ہو!

ہاں ہے وہ میرا شوہر تمہیں کوئی تکلیف ہے عرشیہ نے اسے دھکا دیا وہ کمر کے بل زمین پر گری۔ داید کا منہ کھل گیا اس کے الفاظ سن کر۔۔۔"""

تمہیں تو میں۔۔۔۔ ہاتھ لگا کر دکھاؤ پھر تمہیں بتاتی ہوں میرے داید کے بارے میں بات کرنے والوں کا میں کیا حال کرتی ہوں عرشیہ اس کے بال پکڑنے لگی داید نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔ اپنے سامنے اسے دیکھ کر عرشیہ نے اپنے سانس روک لیے۔ داید کا چہرہ خفت اور غصے سے سرخ تھا۔۔ اسے بازو سے پکڑ کر یونیورسٹی سے باہر لے گیا کار میں فرنٹ سیٹ پر پھینکنے والے انداز میں بٹھایا اسے نہ جانے کیوں شوہر کہنے پر بے انتہا غصہ ایا تھا۔۔ عریشہ کو داید کی حرکتوں نے مزید غصہ دلایا وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر غصے سے کار چلانے لگا۔۔"

کچھ زیادہ ہی شوق چڑھا ہوتا ہے تمہیں بن ٹھن کر یونیورسٹی انے کا عریشہ نے چہرے کے الٹے سیدھے زاویے بنا کر کہا دایدا بھی یونیورسٹی سے کچھ دور ہی پہنچا تھا جھٹکے سے کار روک کر اسے گھوری سے نوازا۔۔

محترمہ میں کوئی بن ٹھن کر نہیں آتا۔۔

کیا کہا بن ٹھن کر نہیں آتے۔ پینٹ شرٹ کی جگہ پینٹ کوٹ پہن کر بالوں کو جیل لگا کر کھڑے کر کے پرفیوم لگا کر یونیورسٹی مجھے پک کرنے کے لیے آتے ہو۔ اتنا تیار ہو کر تو کوئی شادی پر بھی نہیں جاتا عریشہ نے اسے اس کی ایک ایک چیز گنوائی۔ داید کو یکدم کھانسی کا دورہ پڑ گیا وہ اس کی ایک ایک چیز کو نوٹ کرتی تھی کہ وہ کیا کرتا ہے اور کیا نہیں۔۔۔۔۔"""

تو تمہارا کیا خیال ہے میں سویا ہوا منہ اٹھا کر نکر شرٹ پہن کے تمہیں یونیورسٹی پک کرنے آجایا کروں داید جل بھن کر بولا اس لڑکی کی سمجھ نہیں اتی تھی کہ وہ اس سے چاہتی کیا ہے۔۔

ہاں تو نکر شٹ پہن کر اجایا کرو کم از کم وہ لڑکیاں تمہیں اس طرح گھور کر تو نہیں دیکھیں گی۔ عریشہ نے ان لڑکیوں کے بارے میں سوچتے ہوئے اپنے دانت پیسے۔۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے ان لڑکیوں کے دیکھنے پر اور تم نے مجھے خود کا شوہر کیوں کہا؟

جب ہم دونوں کی ایک دن شادی ہونی ہی ہیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے عرشیہ پر اس کے غصے کا کوئی اثر نہ ہوا وہ ڈھیٹ بن کر زبان چلائے جا رہی تھی۔۔۔۔"""

اور یہ تم سے کس نے کہہ دیا کہ میں تم سے شادی کروں گا مس عرشیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""

تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر داید مجھے معلوم ہے تمہاری قسمت میں میں ہی لکھی گئی ہوں عرشیہ نے اپنے بال جھٹکتے ایک ادا سے کہا ناڈرے جیسے اپنی قسمت پر پختہ یقین تھا کہ اس کی شادی داید سے ہی ہو گی۔۔۔۔۔

اپنے ذہن سے ان سب خیالات کو نکال دو میں کبھی تم سے شادی نہیں کروں گا داید نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے وحشت ناک لہجے میں اپنی بات مکمل کرتے خود سے دور دھکا دے کر تیز رفتار میں کار چلانے لگا۔ عرشیہ اسے ایک لمحے میں جیسے سن ہو کر رہ گئی جب بھی وہ اس طرح کا رویہ اپناتا تھا عرشیہ کی سانسیں سینے میں اٹک جاتی تھی۔۔

تم جتنا مرضی غصہ کر لو شادی تو میں بھی تم سے ہی کروں گی۔۔

ایک انسان کی رضامندی سے کچھ نہیں ہوتا میری حامی کے بغیر نکاح مکمل ہی نہیں ہوگا داید نے پراسرار یک طرفہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔ عرشیہ کی انکھوں میں موٹے موٹے انسو جمع ہوئے وہ ہر مرتبہ اسے اپنی تذلیل کرواتی تھی۔۔ لیکن کہتے ہیں نا محبوب سے ہوئی تذلیل بھی انسان کو پھولوں کی طرح لگتی ہے۔۔انسان اتنا بے وقوف ہوتا ہے کہ اس تذلیل کو خوشی خوشی سہتا ہے۔۔

مجھے میرے اللہ پر یقین ہے یک دم اسی جی بھر کر رونا ایا اس نے بہت کنڑول کیا کہ وہ روئے نہ لیکن انکھوں سے زار و قطار انسو بہنے لگے ہاتھ کی پشت سے سختی سے اپنے انسو صاف کرتے نظریں باہر کے منظر کی طرف مرکوز کی۔۔۔""

انکھوں سے تو پانی بہہ رہا تھا لیکن دل خون کے انسو رو رہا تھا اسے اج داید کہ رویے نے تکلیف دی تھی پہلے تو وہ تنہا اسے ڈانٹتا تھا لیکن اج غصے میں سب کے سامنے اسے کھینچتے ہوئے کار تک لے کر گیا تھا۔۔داید نے ایک نظر بھی اس کی طرف نہ دیکھا وہ سنگ دل بنا کار چلا رہا تھا گھر کے اندر پورچ میں کار روک کر باہر نکلتے اپنے کمرے میں چلا گیا عرشیہ کار میں بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ رو رو کر جب دل ہلکا ہو گیا اپنے انسو ہاتھ کی پشت سے سختی سے صاف کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔""

"""""_____"""""_____

سر جس لڑکی کی انفارمیشن لانے کے لیے آپ نے کہا تھا وہ میں لے آیا ہو۔۔""

بولو۔۔""ارقم نے گھمبیر لہجے میں سامنے کھڑے آدمی کو بولا۔۔"

اس کا نام عرشیہ حمدانی ہے وہ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اس کے ساتھ گھر میں دو لڑکے رہتے ہے وہ ان کے ساتھ رہتی ہے یہ نہیں پتا کے وہ ان کے کیا لگتے ہے لیکن وہ جہاں رہتی ہے وہ ایک شہر سے الگ گھر ہے آج ایک لڑکا انہیں یونیورسٹی سے پک کرنے آیا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس کے ساتھ بہت زیادہ فرینک ہے اس لڑکے نے میم کا بازو پکڑا ہوا تھا سیکٹری بولتا جا رہا تھا جب بازو پکڑنے والی بات سنی تو ارقم کو چہرہ سنجیدہ ہوا تھا ارقم آٹھ کھڑا تھا پینٹ کوٹ پہنے ارقم نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے تھے چلتا ہوا وہ سیکٹری کے قریب آیا۔۔""

تم نے اس پر نظر رکھنی ہے اور اس لڑکے پر بھی جس کے ساتھ وہ آج گی ہے اگر تو وہ اس کا بھائی ہے تو ٹھیک ورنہ اگر کوئی کبھی میری سنہری کے قریب ہوا تو تم جانتے ہو نا میرا اصول مجھے میری چیزیں شئیر کرنا پسند نہیں ہے نا کبھی میں میں شئیر کی ہے جو چیز

ار قم جبیل حمدانی کو پسند اجایے وہ اسی کی ہوتی ہے آئندہ کوئی بھی لڑکا میرے سنہری کے قریب ہوا تو تمہیں نہیں چھوڑوں گا میں ایک ایک پل کی خبر ملنی چاہیے۔۔۔""

اگر کسی وجہ سے اس کا دل دکھایا اس کی آنکھوں میں انسو آئے تو اسے اسی وقت مار دینا میرا حکم ہے گوٹ اٹ بس میری سنہری کو تکلیف نا ہو ار قم سرد لہجے میں بولا سیکٹری بھی سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا ار قم چلتا ہوا جانچ کی دیوار کے پاس آیا اور باہر دیکھنے لگا تم بہت پیاری ہو سنہری اور بہت نازک بھی اور صرف میری بھی سیگرٹ کو لبوں سے لگاتا وہ عرشیہ کے بارے میں سوچنے لگا تھا

""""۔۔۔۔

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج لبابہ اور کیف کی ڈی ایس پی کے ساتھ میٹنگ تھی آج بھی لبابہ اور کیف کی اچھی خاصی بے عزتی ہوئی تھی کیف تو دل کو لینے چلا گیا تھا اب لبابہ کا موڈ سخت اف تھا اسے اس وقت کسی اپنے کی شدت سے ضرورت تھی اور اپنے بابا کو وہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اوپر سے اس وڈیرے کی طرف سے دھمکیاں بھی مل رہی تھی۔۔۔""

ابھی وہ ٹیشن میں بیٹھی تھی کے اس کے موبائل کی ٹیون بجی تھی موبائل پر دیکھا جہاں پر راج نام لکھا شو ہو رہا تھا۔۔""":

شیطان کو یاد کیا شیطان خاضر۔۔۔لبابہ نے کال اٹھاتے ہی راج کو بولا۔۔""

ہایاہا۔۔۔اس کا مطلب میڈم اپن کو یاد کر رہا تھا دوسری طرف سے کہا گیا تھا جیسے سنتے لبابہ بھی خیران ہوئی تھی وہ واقعی میں ہی اسے یاد کر رہی تھی۔۔""

ہاں میرا موڈ خراب تھا تو سوچا تمہیں یاد کر لو موڈ اچھا ہو جایے گا۔۔۔""

موڈ تو میرا ابھی خراب ہے لیکن چلے اجایے آپ کا موڈ اچھا کرتے ہے میرا ابھی آپ کے ساتھ موڈ اچھا ہو جایے گا راج نے کہا تو لبابہ بھی خوش ہو گی ہاں چلو میں آتی ہو تم کہاں ہو۔۔۔""

اپن آپ کے پولیس اسٹیشن کے باہر کھڑا ہے اجایے۔۔""

واٹ۔۔۔تم باہر ہو لبابہ بھی سب سامان اٹھاتے باہر کو گی تھی باہر کی راج کی کھٹارا گاڑی کھڑی تھی تم یہاں کیا کر رہے ہو لبابہ گاڑی میں بیٹھتے ہوے بولی۔۔۔""

میڈم۔۔۔اپن نے آپ کو اچھی دوست مانا ہے اب اپن کو اپنی دوست کی ضرورت تھی اور میرے دل نے کہا تھا کے میری دوست کو اپن کی ضرورت ہے اسی لیے میں نے سوچا دوست کے پاس چلتے ہے راج نے اپنی آنکھوں سے چشمہ اتارتے ہوئے لبابہ کو ایک آنکھ مارتے ہوئے کہا آج لبابہ کا دل الگ ہی طریقے سے ڈھڑکا تھا لبابہ کا چہرہ ہلکا ہلکا سرخ ہوا تھا جو راج کی زیرک نگاہوں سے بچا نہیں تھا۔۔"""

چلے میڈم اپن کو بتائے کے اپن کی میڈم کا موڈ کیسے ٹھیک کیا جائے۔۔"""

اب یہ تو تمہیں پتا ہو کے کیسے ٹھیک کرنا ہے تم مجھے لینے آئے ہو میں کچھ نہیں بتا رہی لبابہ نے اپنے آپ کو نارمل کرتے ہوئے کہا """۔۔۔

ہمم۔۔۔۔تو چلے پھر اپن ہی ٹھیک کرتا ہے راج نے اپنی گاڑی ایک گول گپے والے کے پاس روکی لبابہ نے آنکھیں پھاڑے گول گپے والے کو دیکھا لبابہ کو گول گپے واقع ہی بہت پسند تھے اور اس کا جب بھی موڈ آف ہوتا تھا وہ گول گپے یا ایسکریم کھاتی تھی لبابہ نے خیرت سے راج کی طرف دیکھا جو اسے کی مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔"""

تمہیں کیسے پتا چلا مجھے گول گپے کھانے کی طلب ہو رہی ہے لبابہ نے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔۔۔"""

اپن جن سے پیار کرتا ہے نا ان کے دل کے بارے میں سب خبریں رکھتا ہے آپ تو میرے واحد دوست ہو اپن آپ کے بارے میں نہیں سوچے گا تو کس کے بارے میں سوچے گا راج نے ایک ادا سے کہا تھا لبابہ کا دل پھر سے زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا """۔۔۔

انکل دو پلیٹ گول گپے وہ بھی بھر گھر کے مرچی والے بنائے گا راج انکل سے باتیں کر رہا تھا جبکے لبابہ راج کو دیکھ رہی تھی جو شکل صورت سے بھی کافی اچھا تھا اور اس کا خیال بھی رکھتا تھا اس نے کہے بنا ہی اس کے دل کی بات جان لیتا تھا وہ آج جان پائی تھی اسے ایسا ہی تو اپنے لیے ہمسفر چاہیئے تھا لیکن اس کے بابا ایسے لڑکے کے لیے کبھی نا مانتے۔۔۔"""

ہیلو میڈم کہا کھو گی۔۔۔""" مسلسل اپنی طرف دیکھتے پا کر راج نے لبابہ کا کندھا ہلایا تھا اور گول گپوں کی پلیٹ لبابہ کے سامنے کی تھی۔۔"""

ہاں ہاں۔۔"""لبابہ راج کو دیکھتے ہوئی کہنے لگی۔۔۔"""

کہاں کھو گئی تھی میڈم گول گپے کھالیں راج نے لبابہ کو گول گپوں کی پلیٹ پکڑاتے ہوئے کہالبابہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا کہیں نہیں کھوئی تھی بس ایسے ہی دیکھ رہی تھی تم اچھے دوست ہو میرا خیال رکھتے ہو لبابہ نے مسکراتے ہوئے کہااور گول گپے کھانے لگی راج نے چمکتی انکھوں سے لبابہ کو دیکھا تھا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا تھا راج نے بھی ایک پلیٹ پکڑی اور گول گپے کھانے لگا۔۔۔""

میڈم اپن کو بھی اپنے ہاتھ سے کھلا دیں کیا پتہ اپ کے ہاتھ سے کھا کر گول گپوں کا ذائقہ الگ ائے راج پھر سے ٹھرک پن جھاڑتے ہوئے لبابہ کو کہنے لگا تو لبابہ نے گھور کر راج کو دیکھا۔۔۔""

شرم تو نہیں اتی میرے گول گپوں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے کھاؤں نا۔۔۔""

ارے میڈم اپن کھا تو رہا لیکن اپن کو اپ کے ہاتھ سے کھانے ہیں ناراج نے پلیٹ انکل کو پکڑاتے ہوئے اپنے بال سنوارتے ہوئے کہا۔۔۔""

خبردار میرے گول گپوں پر نظر رکھی اپنے سارے کھا بیٹھے ہو چلو یہ لو ایک کھالو اس سے پہلے کہ لبابہ راج کو گول گپے کھلاتی ہوں راج نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا اور اپنی اور لبابہ کی تصویر بنالیں جیسے ہی لبابا نے راج منہ میں گول گپہ ڈالا راج نے تھوڑی سی اپنی اور لبابہ کی ویڈیو بنالی تھی اور ویڈیو بناتے بناتے راج کے منہ میں لبابہ نے گول گپہ ڈالا اور سارا پانی راج کے منہ سے باہر نکل ایا تھا اور ایک قہقہ لبابہ کا وہاں پر گونجا تھا۔۔۔""

راج نے بھی لبابہ کو ہنستے ہوئے دیکھا جو ہنستے ہوئے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی کتنی ہی دیر لبابہ ہنستی رہی تھی اور راج کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا لیکن پھر راج نے اپنے دل پر قابو پاتے ہوئے لبابہ کو مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔۔""اپ ہنستے ہوئے بہت اچھی لگتی ہیں میڈم ایسے ہی ہنستے رہا کریں۔۔""

ہاہا تم مجھے ایسے ہی ہنساتے رہنا لبابہ نے ہنستے ہوئے ایک تھپڑ راج کے کندھے پر مارا تو راج بھی مسکرانے لگا چلے ائیں کہیں پر جا کر بیٹھتے ہیں گول گپے کھا کر فری ہوتے وہ ایک پارک میں جا کر بیٹھ گیے۔۔۔""

اچھا مجھے بتائیں اپ کا موڈ کیوں اف تھا اج راج نے اپنی کالی انکھوں سے لبابا کی ڈارک ہیزل انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔""

کچھ نہیں بس ایک کیس کے سلسلے میں ٹینشن رہتی ہے۔۔۔""

کون سا کیسا مجھے بتائیں کیا پتہ میں اپ کی ہیلپ کر دوں راج نے اپنے لبوں پر مسکراہٹ لاتے ہوئے لبابہ سے کہا تو لبابا پھر سے راج کو دیکھ کر ہنسنے لگی تم کیا میری ہیلپ کرو گے تم اس کیس میں میری ہیلپ نہیں کر سکتے وہ ایک بہت ہی بڑے گینگسٹر کا کیس ہے جسے ہمیں پکڑنا ہے لیکن وہ ہم سے پکڑا ہی نہیں جاتا نہ جانے کہاں سے اتا ہے اور کہاں غائب ہو جاتا ہے لبابہ نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے پھر اج کو بتایا تھا۔۔۔"""

ارے مجھے بتائیں تو صحیح نا کیا پتہ میں اپ کی ہیلپ کر دوں۔۔۔"""

اس کا نام بلیک شیڈ وہے اور قتل کر کے ہمارے پولس اسٹیشن کے سامنے پھیک جاتا ہے بس اسی کو پکڑنے کے ارڈر ہیں اور کچھ بھی کر کے ہم اسے پکڑ رہے ہیں لیکن وہ پکڑا ہی نہیں جاتا۔۔۔"""

سنا تو میں نے بھی اس کے بارے میں بہت ہے کہ وہ بہت خطرناک ہے اور وہ ایک کالا سایہ ہے اسا سے کوئی نہیں پکڑ سکتا چاہے وہ اپ کے پاس سے بھی گزر جائے اپ کو محسوس بھی نہیں ہو گا راج نے سنجیدہ لہجے میں گھمبیر لہجے میں کہا تو لبابہ راج کو دیکھنے لگی تو راج نے جلد سے اپنا لہجہ تبدیل کیا تھا ارے اپن نے ایسا سنا ہے اور توبہ توبہ بہت ہی برے طریقے سے قتل کرتا ہے میں نے سنا ہے وہ انکھیں اور دل کڈنیاں نکال کر خالی لاش کو پھینک دیتا ہے ارے ہر دوسرے دن تو نیوز میں اس کی خبر ائی ہوتی ہے اب اپن تو نیوز سنتا ہی ہے۔۔۔"""

ہاں بس ایسا ہی ہے دیکھ لو کیا کہہ سکتے ہیں لیکن میں نے بھی اپنے اپ سے وعدہ کیا ہے کہ اسے میں بہت جلد پکڑوں گی اور اپنے ہاتھوں سے ماروں گی جتنا اس نے ہمیں ذلیل کیا ہے نا اتنی ہی بری موت اسے نہ دی تو میرا نام بھی لبابہ ملک نہیں لبابہ نے ایک عزم سے کہا تھا اور پاس بیٹھا راج لبابہ کے وعدے پر دل ہی دل میں ہنسنے لگا تھا بے وقوف کہیں کے راج نے پھر سے اپنے جیلسے سیٹ کیے بال سنوارتے ہوئے لبابہ کو دیکھا اور پھر وہ کافی دیر باتیں کرتے رہے۔۔۔"""""

تمہارا بہت بہت شکریہ راج تمہاری وجہ سے میرا موڈ بہت اچھا ہو گیا ہے ورنہ میرا دماغ خراب ہو رہا تھا اور تمہاری وجہ سے میرا دماغ بھی فریش ہو گیا ہے اور موڈ بھی بہت اچھا ہو گیا ہے تم ایسے ہی میرے ساتھ رہنا تم بہت اچھے ہو لبابہ نے اپنے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ لاتے ہوئے راج کو کہا۔۔۔"""""

میں اپ کے ساتھ ہمیشہ رہوں گا میڈم جب تک اپ چاہیں گی راج نے بے ساختہ ہی لبابہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور اپنے ہاتھ کو راج کے ہاتھ میں دیکھ کر لبابہ کے ہاتھ ایک پل کو کانپ گیا تھا لبابہ نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ راج کے ہاتھ سے چھڑوایا ہاں انشاءاللہ تم

بہت اچھے ہو اور ہم ساتھ میں رہیں گے چلو اب مجھے گھر چھوڑ دو پھر انشاءاللہ تمہاری کبھی ملاقات بابا سے بھی کرواؤں گی انشاءاللہ

""""_____

جی ٹھیک ہے میڈم اپن اپ کو گھر چھوڑ دیتا ہے یہ کہتے وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے اور راج نے لبابہ کو اس کے گھر کے سامنے اتارا راج لبابہ کی پشت کو دیکھنے لگا جو میں گیٹ سے غائب ہو گی تھی۔۔۔""""

تم لوگ مجھے کبھی نہیں پکڑ سکو گے جب تک میں نہیں چاہوں گا کہ تم لوگوں کو جب تک میں ناچاہو تو تم لوگ مجھے دیکھ بھی نہیں سکتے تنزیہ مسکراہٹ راج اپنے چہرے پر لاتے وہ بھی اپنے گھر چلا گیا اسے آج عرشیہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگی تھی اور اسے امید کی بھی یاد ارہی تھی۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 22 ❤□❤□

ہبی جان مجھے ناچاکلیٹ آئسکریم کھانی ہے میرا دل کر رہا ہے سکول سے واپس آتے دل کیف سے کہنے لگی۔۔""""

اچھا تو میری چھوٹی سی بیوی کو ایسکریم کھانی ہے کیف کی بات سنتے دل نے زور و شور سے سر ہلایا تھا کیف نے ایسکریم پارلر کے سامنے گاڑی روکی تھی جو ان کے گھر کے قریب ہی تھی تم ادھر کی بیٹھو میں لے کر آتا ہو کیف یہ کہ کر نکل گیا۔۔""""

جب کیف واپس ایا تو اس کے ہاتھ میں ایک چاکلیٹ ائسکریم تھی جسے دیکھ دل بہت خوش ہوئی تھی کیف گاڑی میں بیٹھا اور ائس کریم دل کو دی۔۔۔دل نے جلدی سے ائسکریم پکڑی اور کھانے لگی کیف گاڑی کو گاڑی کی جانب لے کر جانے لگا۔۔""""

ہبی جان آپ کھائے گے۔۔۔دل نے ادھی سے زیادہ آئسکریم کھالی تھی تب وہ پوچھنے لگی۔۔""""

ہمم۔۔۔کھلا دو میں تمہیں کھلاتا ہو جیسے ہی دل نے ایک سپون آئسکریم کا کیف کے منہ میں ڈالنے لگی تھی کیف نے گاڑی روکی تھی کیونکہ گھرا گیا تھا جس کی وجہ سے کیف کے ہونٹوں پر اور ہونٹوں کے پاس آئسکریم لگ گی تھی جیسے دیکھتے دل ہنسنے لگی تھی

""""_____

گاڑی پورچ کے اندر کھڑی کرتے کیف نے بھی دل سے آئسکریم لیتے اس کے ہونٹوں پر لگائی تھی لو حساب برابر اپنے ہونٹوں پر لگی آئسکریم دل نے اپنی زبان سے صاف کی تھی لیکن تھوری سے سائیڈ پر لگی رہ گی تھی۔۔""

آئسکریم ختم کرتے دل اور کیف گاڑی سے نکلے اور اندر چلے گیے سامنے ہی تانیہ لاونج میں بیٹھی تھی اپنے پیچھے دل اور کیف کو دیکھ کر تانیہ کے تن بدن میں پھر سے آگ لگی تھی۔۔""

کیف تم اگئے۔۔۔تانیہ کیف کے پاس گی لیکن دونوں کے چہروں پر لگی آئسکریم دیکھ کر تانیہ نے کھا جانے والی نظروں سے دل کو دیکھا تھا۔۔۔""

ہاں آگیا ابھی فریش ہو کر آتا ہو پھر بیٹھ کر باتیں کرتے ہے کیف یہ کہتے کمرے میں چلا گیا ابھی دل کمرے میں جاتی تانیہ نے دل کو روک لیا۔۔""

یہ تمہارے اور کیف کے چہرے پے آئسکریم کیوں لگی ہے۔۔""

وہ ہی جان نے مجھے آئسکریم کھلائی اور میں نے انہیں اسی لئے لگ گی دل نے مسکراتے ہوئے تانیہ کے غصے میں تیل پھینکا تھا

۔۔۔""

آپ کو کیوں غصہ ارہا ہے آپ نے آئسکریم کھانی ہے تو جا کے لے آئے ایسے تو نہیں دیکھے انہہ۔۔۔۔دل تانیہ کا سرخ چہرہ دیکھتے باتیں سناتی کمرے میں چلی گی۔۔""

تمہیں تو میں دیکھ کو گی میسنی کہی کی تانیہ اپنے پیر پٹختے اپنی خالہ کے کمرے میں چلی گی۔۔""

خالہ کیا آپ اس بچے کے ساتھ لگی رہتی ہے دے اس دل کو اس کا بھائی اور نکالے اس گھر سے مجھ سے اور وہ برداشت نہیں ہو رہی ہے تانیہ غصے سے کہتے آمنہ کو ہکا بکا کر گی۔۔۔""

کیا ہوا ہے تانیہ اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو آمنہ نے ساحل کا پمپر چینج کرتے ہوئے بولی۔۔""

خالہ ہونا کیا ہے وہ آہستہ آہستہ میرے کیف کے پاس جا رہی ہے اس کے نزدیک ہو رہی ہے اور آپ ایسے سکون سے بیٹھی اس بچے کے پمپر چینج کرتی رہ جائے گی اور میرا کیف اور آپ کی دولت وہ دل اڑا لے جایے گی۔۔۔""

ارے ارے کیسی باتیں کر رہی ہو تم تانیہ ایسے کیسے میرا حق ہو لے جایے گی جلدی ہی کچھ کرتے ہے تم پریشان نا ہو اور ساحل کی مجھے اب ان تین مہینوں میں اتنی عادت ہو گی ہے وہ لڑکی تو باہر نکلے گی لیکن ساحل نہیں یہ میرا بیٹا ہی بن کر رہے گا آمنہ نے پیار سے ساحل کے سر پر پیار دیا تانیہ نے منہ بناتے آمنہ کو دیکھا اور پھر چلی گی۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داید کے رویے کی وجہ سے عرشیہ امید کو سلاتی باہر گارڈن میں اکر بیٹھ گی تھی اب سردی بھی ہو رہی تھی لیکن عرشیہ بنا چادر کے ہی باہر گارڈن میں بیٹھی سوچوں میں گم تھی داید بھی کمرے سے باہر نکل کر سیگرٹ پی رہا تھا لیکن سامنے عرشیہ کو بیٹھے دیکھا تو خیران ہوا جو سردی میں ایسے ہی بیٹھی تھی داید نے نفی میں سر ہلاتے پہلے اندر جانے لگا لیکن پھر اس نے اپنے قدم عرشیہ کہ جانب کیے تھے اور اپنے ارد گرد داید کے کلون کی خوشبو کو محسوس کرتے عرشیہ نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔"""

رو رہی ہے اپ۔۔۔"""داید نے عرشیہ کی سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔"""

عرشیہ نے اپنی لال ہوتی آنکھوں سے داید کو دیکھا نہیں ہنس رہی ہو دیکھو عرشیہ نے غصے سے اپنے دانت نکالتے داید کو دیکھ کر کہا

"""۔۔

عرشیہ کی بات سنتے داید نے اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روکی تھی اچھا ایسے ہنستے ہے داید نے اپنی ٹھوری کے نیچے ہاتھ رکھ کر عرشیہ کو دیکھا جس کی ٹھوری کا ڈیمپل آج اداس اداس لگ رہا تھا اور داید کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔"""

عرشیہ نے داید کو دیکھا داید کیا تمہیں مجھ سے تھوڑی سی بھی محبت نہیں ہوئی کیا تمہیں میری محبت میری انکھوں میں نظر نہیں اتی ہے کیا عرشیہ نے نم ہوتی انکھوں سے دائید کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔ء"

داید نے سنجیدگی سے عرشیہ کو دیکھا عرشیہ اپ جانتی ہے نا اپ میرے بوس کی بیٹی تھی مجھے نہیں پتہ اپ کے دل میں میرے لیے کب پیار پیدا ہوا کب اپ مجھے پسند کرنے لگی لیکن میں نے کبھی اپ کو ایسی ویسی نظروں سے نہیں دیکھا اپ میرے بوس کے بیٹی تھی میری میڈم اور اپ اچھے سے جانتی تھی کہ میرے دل میں کون ہے کون نہیں جب میں 22 سال کا تھا تب تمنا 10 سال کی تھی۔۔۔۔۔"""

پتہ ہے ہم ایک گھر میں رہتے تھے میں اور ضمار بچپن سے دوست ہیں جب تمنا پیدا ہوئی تھی نا تو ضمار کے ساتھ ساتھ میں بھی بہت خوش ہوا تھا اور تمنا تو تھی ہی اتنی پیاری اس کی انکھیں نیلی کلر کی تھیں اور اپ کو پتہ ہے مجھے اس کی نیلی انکھیں کتنی پسند تھیں میں

اس ٹائم 12 سال کا تھا اور ضمار 13 سال کا جب تمنا پیدا ہوئی تھی ہم نے اسے بہت پیار سے پالا تھا پہلے پہل تو میں اسے بھائیوں کی طرح پیار دیتا تھا لیکن اہستہ اہستہ پتہ نہیں کب وہ اپنی شرارتوں کی وجہ سے میرے دل میں جگہ بنا گئی تھی۔۔۔""""

میں۔۔۔میں۔۔۔۔جانتا بھی تھا کہ میری عمر اس سے بہت بڑی ہے لیکن جب دل میں کسی کی جگہ بن جائے تو وہ پھر عمر نہیں دیکھا کرتے پھر ایک دن وہ سکول گئی اور پھر وہ واپس نہیں ائی اپ نہیں جانتی کہ اس ٹائم ضمار سے زیادہ میرے دل پہ کیا بیتی تھی اس دن پتہ ہے وہ مجھے کیا بول کے گئی تھی کہ دائی میں واپس اؤں گی نہ تو پھر ہم ائس کریم کھانے جائیں گے اور میں تو اس کے انتظار میں بیٹھا تھا وہ کب ائے گی اور میں اسے ائس کریم کھلانے لے کر جاؤں گا لیکن پھر وہ واپس ہی نہیں ائی اور اج تک میں اس کے انتظار میں ہوں کہ وہ کاش وہ اجاتی پھر میں اسے ائس کریم کھلا دیتا پتہ ہے اسے چاکلیٹ ائس کریم بہت پسند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔""""

اور وہ وہ مجھے سب سے اچھا دوست سمجھتی تھی وہ ابھی تک میرے دل سے نہیں نکلی تین سال ہو گئے ہیں اسے ہم سے بچھڑے ہوئے لیکن وہ ابھی تک ضمار تو چلو اس کا بھائی تھا لیکن میرے دل میں اس کے لیے ایک الگ ہی جگہ تھی پیار تھا اس کے لیے کاش وہ اب بھی زندہ ہوتی تو میں اسے کہیں سے بھی ڈھونڈ لاتا ہوں لیکن اسے ہماری انکھوں کے سامنے مارا گیا تھا یہ کہتے ہوئے داید کی انکھوں میں بے شمار انسو ائے تھے اور داید نے انہیں صاف کرنے کی کوشش بھی نہیں کی داید کی باتیں سنتے عرشیہ کے دل کو کچھ ہوا تھا داید کے انسو دیکھ کر عرشیہ کا دل کیا وہ اپنے ہاتھوں سے داید کے انسو صاف کریں لیکن وہ اب بھی اس چیز کا حق نہیں رکھتی تھی اگر وہ اس کے انسو صاف کرنے بھی لگتی تو دائیدر وک دیتا۔۔۔""""

داید میں جانتی ہوں میں نے ضمار کو بھی بہت مشکل سے سنبھالا تھا وہ بہت مشکل سے تمنا کی یادوں سے باہر نکلا ہے لیکن تم بھی تو نکلو دیکھو تمہارے سامنے پیار کرنے والی ایک لڑکی بیٹھی ہے جو تمہیں جی جان سے چاہتی ہے تو کیا تم مرنے والے کے ساتھ مرنا پسند کرو گے نہیں دائد ایسا نہیں ہوتا ہے اگر وہ ہمارے بیچ نہیں ہے تو کیا ہوا تمہارے سامنے زندگی پڑی ہے تم خوبصورت ہو اچھی زندگی تمہارا بھی حق ہے اور اگر تم میرے ساتھ شادی کر لیتے ہو تو میں وعدہ کرتی ہوں میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گی کبھی بھی تمہیں دکھی نہیں ہونے دوں گی عرشیہ نے داید کا ہاتھ پکڑا جب داید نے عرشیہ کو دیکھا دائد کی براؤن انکھیں عرشیہ کی سنہری انکھوں سے ٹکرائی تھی لیکن عرشیہ کے پیچھے جب دائید کی نظر گئی تو وہاں تمنا کھڑی تھی ہاتھوں میں بھالوں پکڑے وہ داید کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔""""

دایدتم میرے ہوناتم میرے دوست ہو تم نے وعدہ کیا تھا تم کسی اور کے دوست نہیں بنو گے پھر تم نے اس گندی انٹی کا ہاتھ کیوں پکڑا ہے تمنا انکھیں پٹپٹاتے ہوئے اتنی معصومت سے بولی تھی کہ دایدکو لگا اس کی تمنا اس سے ناراض ہو جائے گی دایدنے جلدی سے تمنا کو دیکھتے ہوئے عرشیہ کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ سے چھڑوائے تھے۔۔۔"""

اپ مجھے ڈیزرو نہیں کرتی اپ ایک اچھا ہم سفر ڈیزرو کرتی ہیں عرشیہ اب بہت اچھی ہیں بہت اچھی ہیں اور اپ کو ایک اچھا ہم سفر ملنا چاہیے میں بس یہی کہہ سکتا ہوں میرے دل میں ابھی اپ کے لیے کوئی بھی فیلنگز نہیں ہے جس دن اپ کے لیے میرے دل میں کوئی فلنگز بنی اس دن میں اپ کو بتاؤں گا کہ اپ میرے دل میں کیا مقام رکھتی ہے یہ کہتے ہوئے دایداٹھ کر چلا گیا اور عرشیہ پھر سے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔"""""

میں تمہارے دل میں اپنے لیے جگہ بنانے کی پوری کوشش کروں گی دایدتمہیں پانے کی پوری کوشش کروں گی تم ابھی عرشیہ کی ضد سے واقف نہیں ہو جس دن واقف ہو گے نا اس دن نہ تمہیں عرشیہ چھوڑے گی نہ تمہیں چھوڑنے دوں گی اپنی سنہری انکھوں سے انسو صاف کرتے ہوئے عرشیہ بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔"""""

"""""""----------

چھوڑو مجھے چھوڑو گندے انکل چھوڑو مجھے مجھے اپنے بھائی کے پاس جانا ہے بھائی بھائی مجھے بچائیں مجھے بچائیں تمنا ایک ٹینکر میں بیٹھی اپنے بھائی کو اوازیں لگا رہی تھی جب ایک تھپڑ تمنا کے چہرے پر پڑا تھا چھوٹی سی تمنا اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر ایک اپنے سامنے بوڑھے انکل کو دیکھنے لگے جس نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔"""

ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔ کئی گولیاں اس کے بھائی کو ماری گئی تھی اس کی انکھوں کے سامنے اس کا بھائی مر گیا تھا۔۔۔۔"""""

بھیاااااا۔۔۔۔۔۔"""تمنا چیختے ہوئے اٹھی تھی تمنا کا ماتھا پورا پسینے سے بھیگا ہوا تھا وہ 13 سالہ بچی اج پھر سے اپنے بھائی کو خواب میں دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔۔۔"""

بھیا اپ نے اپنی تمنا کو چھوڑ دیا نا امی بھی چھوڑ گی تھی اور اپ بھی کاش وہ دل کی طرح اپ بھی مجھے سکول سے لینے آتے اس کی طرح میں بھی خوش ہوتی وہ بہت اچھی ہے لیکن آنٹی کہتی ہے میں جس سے پیار کرتی ہو وہ مر جاتا ہے اسی لیے اپ مجھے چھوڑ

گئے نااور میں دل سے بھی پیار نہیں کرو گی وہ بھی مر جائے گی جیسے پری مر گی تھی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنے آنسو صاف کرتی تمرں نا رونے لگی تھی اور پھر سے لیٹ گی۔۔۔""""

تمنا یتیم خانے میں رہتی تھی اور اس کی دیکھ بھال ایک عورت نے اپنے ذمے لی ہوئی تھی اس یتیم خانے کی کوئی بھی لڑکی سکول نہیں جاتی تھی بس وہاں ہی کام کرتی تھی اور وہاں ہی تھورا تھورا پڑھ لکھ کر ان کو آگے بھیج دیا جاتا تھا یہ کہاں بھیجا جاتا تھا یہ ابھی کوئی نہیں جانتا تھا تمنا ایسی لئے بچی ہوئی تھی کیونکہ ایک بڑے خاندان کی عورت اس کی دیکھ بھال کر رہی تھی لیکن وہ اسے گھر نہیں لے کر جا سکتی تھی تمنا اس عورت کو ماں ہی کہتی تھی۔۔۔۔۔""""""""

"""""----------

ارقم۔۔۔۔""مسرت بیگم ارقم کے کمرے میں داخل ہوئی سامنے دیکھا جہاں ارقم تیار ہو رہا تھا۔۔۔""

جی دادی۔۔۔""ارقم نے اپنے بال سیٹ کرتے ہوے اپنی دادی کو دیکھا۔""

بیٹا میرا دل کر رہا ہے آج تھوری شاپنگ کر آؤ کیا تم مجھے لے جاؤ گے۔۔۔""

دادی آپ حکم کرے میں خاضر ہو جاؤ گا لیکن آج میری کسی کے ساتھ میٹنگ ہے وہ اٹینڈ کر آؤ پھر آپ کو لے جاؤ گا ارقم نے مسرت بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔""

بس کام کام کام۔۔۔ تھورا اپنا بھی خیال رکھ لیا کرو بیٹا میں تو کہتی ہو شادی کر لو کب تک اکیلے رہو گے مجھے بھی شوق ہے اس گھر میں بچوں کی کلکاریاں گونجے ایک تم ہو جیسے کام سے فرصت نہیں۔۔۔""

شادی کی بات سنتے چھم سے ارقم کے سامنے عرشیہ کا چہرہ لہرایا تھا جس سے ارقم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔""

اہم اہم۔۔۔۔کس کو سوچ کر مسکرایا جا رہا ہے مسرت بیگم نے ارقم نے کان کھینچ کر پوچھا۔""""

ارے۔۔۔۔ارے۔۔۔۔دادی کوئی نہیں ہے بس آپ کے بچوں والی بات سن کر ہنسی اگی۔۔""

کاش تمہیں بھی کوئی پسند۔اجائے میں کہا اس عمر میں تمہارا رشتہ ڈھونڈتی پھیروں گی تم خود ہی پسند کر لینا۔۔"

جی جی دادی کر لو گا جب مجھے کوئی ملے گی آپ فکر نا کرے ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے ابھی میں چلتا ہو مسرت بیگم کے ماتھے پر بوسہ دیتے ارقم اپنی چیزیں اٹھاتا باہر چلا گیا۔۔۔""""

"""""""----------

جیسے ہی ارقم جبیل حمدانی نے افس میں قدم رکھا تھا ہر طرف ہڑ بڑی سے مچ گی تھی ارقم جبیل حمدانی کو تھوڑا سا بھی ان ڈسپلن پسند نہیں تھا ہر چیز اسے اس کے مطابق چاہیئے ہوتی تھی ارقم چلتا ہوا اپنے آفس کے بیک سائڈ پر گیا جہاں ایک تہ خانہ بنا ہوا تھا وہ وہاں تب ہی جاتا تھا جب کسی کو سزا دینی ہوتی تھی اس تہ خانے کے بارے میں کوئی کوئی جانتا تھا۔۔۔""

اس نے کچھ بتایا۔۔""ارقم تہ خانے میں داخل ہوتے اپنے پرسنل سیکرٹری داد سے پوچھنے لگا۔۔۔""

نہیں سر اس نے کچھ نہیں بتایا۔۔۔""داد نے سر جھکائے ہوئے کہا داد اس کا بہت پرانا اور خاص آدمی جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔۔""

داد۔۔۔۔ تمہیں میں کیا کیا سیکھایا ہے کے کس طرح سچ اگلوانا ہے اور تما ابھی تک اس کی کیا میز بانی کر رہے ہو ارقم نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔""

اب میں خود اس سے بات کرتا ہو ارقم سامنے کرسی پر بندھے ہوئے اکرم کے سامنے بیٹھا جس کو داد نے مار مار کر ہلکان کر دیا تھا تم نے مجھے اتنا بے وقوف سمجھا ہوا ہے جیسے یہ نہیں پتا چلے گا کے تم اس کے ساتھ غداری کر رہے ہو میرے بزنس کی خبریں باہر کون دے رہا ہے میری ڈیلز کے بارے میں کون بتا رہا ہے۔۔۔""

سسس۔۔۔۔ سر مجھے معاف کر دے۔۔۔ارقم نے اپنی کرسٹل آنکھیں اکرم کی آنکھوں میں ڈال کر اسے انداز میں کہا ہے اکرم کی سانسیں ہی خشک ہو گی وہ۔ جلدی سے معافی مانگنے لگا ارقم نے مسکرا کر داد کی طرف دیکھا کے ایسے اگلواتے ہے داد بھی نیچے سر کیے ہنسنے لگا۔۔""

سر یہ پہلی بار ہوا ہے آیندہ نہیں ہو گا معاف کر دے انہوں نے مجھے پیسے دیئے تھے میں مجبور تھا اسی لیے میں نے انہیں انفارمیشن دی تھی مجھے معاف کر دے اکرم گڑگڑاتے لگا تھا۔۔۔""

اگر مدد کی ضرورت تھی تو مجھے کہتے میں پیسے دے دیتا اسے چوری کرنے اور غداری کرنے کی کیا ضرورت تھی ارقم نے تھوڑا غصے سے کہا۔۔۔""

سر میں نے اپ کے کمپنی سے پہلے ہی لون لیا تھا لیکن مجھے لگا ابھی اپ پھر سے مجھے پیسے نہیں دیں گے اور میری بیٹی کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی جس کی وجہ سے اس کا اپریشن تھا اور 20 لاکھ کی ضرورت تھی اسی لیے میں نے انفارمیشن دی ورنہ میں کبھی بھی نہ لیتا میں اپ کی کمپنی میں پچھلے 10 سالوں سے کام کر رہا ہوں اکرم پھر سے روتے ہوئے کہنے لگا تو ارقم نے اکرم کو دیکھا۔۔""

بیٹی کی طبیعت خراب تھی تو تمہیں میرے پاس انا چاہیے تھا لیکن غداروں کو ارقم جبیل حمدانی کبھی معاف نہیں کرتا تمہیں اس کمپنی سے جتنا تم نے کام کیا ہے دس سال اس کی رقم ادا کی جائے گی بچالاکھ لیکن اس کمپنی میں کام کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا ۔۔۔""""

کیونہ ارقم جبیل حمدانی کسی کا حق نہیں کھاتا لیکن اسے کسی اور قابل بھی نہیں چھوڑتا۔۔۔"""

نہیں نہیں سر۔۔۔"""

دادا سے بچاس لاکھ سے کر فارغ کیا جائے یہ کہتے ہی ارقم باہر چلا گیا پیچھے اکرم آنسو بہاتا داد کو دیکھ رہا تھا داد نے اسے کھولا اور باہر لے گیا تھوری ہی دیر میں اکرم اس کمپنی سے باہر تھا ارقم نے گلاس وال سے باہر اکرم کو دیکھا میرے پاس غداری کی کوئی معافی نہیں دادا اس کی بیٹی کا سارا خرچہ اٹھاؤ جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی ارقم نے ایک اور حکم داد کو دیا تھا۔"""

جی سر۔۔۔۔یہ کہتے دادا کرم کے پاس چلا گیا تا کے اس سے اس کی بیٹی کی ساری انفارمیشن لے سکے۔۔۔۔"""

"""""""----------

تمنا تم میری دوست ہو نا۔۔۔دل نے پھر سے تمنا سے بات کرنے کی کوشش کی۔۔۔"""

دل۔۔۔تم بہت اچھی ہو تمنا نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا جس سے تمنا کا اپنے بھائی کی طرح ہلکا سا ڈیمپل شو ہوا تھا۔۔۔"""

ہائے اللہ تمنا تمہارا تو ڈیمپل بھی پڑتا ہے تمہیں پتا ہے مجھے ڈیمپل بہت پسند ہے دل نے تمنا کے ڈیمپل پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے کہا دل کی انگلی رکھنے سے تمنا بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔"""

کیا ہوا ہے تمنا ڈر کیو گی دل نے خیرانگی سے کہا۔۔۔"""

کچھ نہیں دل ایسے ہی مجھے ابھی پڑھنا ہے تم جاؤ یہاں سے تمنا نے اپنی آنکھیں کتاب پر مرکوز کرتے ہوئے کہا۔۔"""

لیکن میں تو سکول کے پیچھے جا رہی تھی وہاں صبح میں نے پھول دیکھے تھے وہ پھول دیکھنے جا رہی ہو۔۔"""

نہیں مجھے نہیں جانا تم جاؤ آج پہلی بار تمنا نے دل سے بات کی تھی۔۔۔"""

اوکے تم بیٹھ کر پڑھو میں تو چلی پھر میرا دوست نے بھی اجانا ہے لینے کے لیے دل یہ کہتے چلی گی تمنا نے دل کی پشت کو دیکھا جو باہر چلی گی تھی۔۔۔"""

تھوری دیر بعد کیف بھی گھر سے دل کو لینے نکلنے لگا تھا جب طہام نے کیف کو آواز دی بھائی۔۔۔"""

ہاں بولو طہام۔۔۔۔"""

بھائی مجھے کچھ کتابیں لینی ہے تو مجھے بھی ساتھ لے جائے اتی دفعہ مارکیٹ سے بھی ہو آئے گے۔۔۔"""

ٹھیک ہے اجاؤ۔۔۔ کیف بھی یہ کہتے باہر چلا گیا طہام بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر چلا گیا۔۔۔۔"""

کیف اور طہام دل کے سکول کے ابھی باہر پہنچے ہی تھے کہ کیف کو ایک ضروری کال اگئی تھی جس کا سننا کیف کے لیے ضروری تھا

طہام تم اندر جاؤ اور دل کو لے کر باہر اؤ مجھے ایک ضروری کال اگئی ہے میں وہ سن لوں۔۔۔۔"""

جی بھائی میں ابھی جاتا ہوں کیف نے کال اٹینڈ کی اور کال سننے لگا جبکہ طہام اندر جانے لگا لیکن گاڈز نے طہام کو روک لیا جی مجھے

میری بہن کو اندر سے لے کر انا ہے طہام نے گارڈ کو کہا۔۔۔"""

لیکن بوائز کا اندر جانا الاؤ نہیں ہے گارڈز نے طہام کو اندر جانے سے منع کیا۔۔۔۔"""

لیکن میں نے اپنی بہن کو لینے جانا ہے میرا بھائی پہلے بھی لینے اتا ہے۔۔۔"""

کون ہے اپ کا بھائی گارڈز نے طہام سے پوچھا۔۔۔۔"""

کیف ملک۔۔۔ طہام نے اپنے بھائی کا نام بتایا۔۔۔"""

اوا چھا اپ کیف کے بھائی ہیں ٹھیک ہے اپ چلے جائیں اور جلدی واپس ایئے گا یہ سنتے طہام اندر چلا گیا طہام نے گارڈ سے دل کی

کلاس پوچھی تو طہام دل کی کلاس میں چلا گیا لیکن اندر تو کوئی بھی نہیں تھا صرف تمنا بیٹھی ہوئی کتابوں پر نظریں جھکائے پڑ رہی

تھی۔۔۔۔"""

طہام نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی لیکن اس سے کوئی نظر نہ ایا صرف ایک لڑکی نظر ائی تھی اس کے پاس چلا گیا۔۔۔۔"""

السلام علیکم طہام نے سلام کیا تو تمنا نے اپنی نظریں اٹھا کر طہام کو دیکھا تھا اور طہام تو اسی پل اپنی نظریں بغیر جپکائے تمنا کو دیکھ رہا

تھا اس کی نیلی انکھیں طہام کو بے حد خوبصورت لگتی تھی تمنا کی نیلی انکھیں طہام کو جھیل جیسی گہری لگی تھی۔۔۔۔"""

جی وعلیکم السلام تمنا نے بھی دھیمے لہجے میں طہام کو بولا تمنا کے بولنے سے طہام ہوش میں ایا تھا۔۔۔"""

جی میں وہ دل کو لینے ایا ہوں میں اس کا بھائی ہوں طہام نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔"""

جی وہ تو باہر بیٹھی ہے تمنا نے بس اتنا کہا لیکن پھر اپنی کتابوں پر نظریں جھکا لیں۔۔۔""".

باہر کہاں مجھے تو اسکول کے بارے میں پتہ بھی نہیں ہے کہ اپ مجھے بتا سکتی ہیں وہ کہاں ہو گی بھائی باہر انتظار کر رہے ہیں طہام کے کہنے پر تمنا نے پھر سے اس کی طرف دیکھا جی اپ باہر کسی سے بھی پوچھ سکتے ہیں لیکن ابھی مجھے پڑھنے دیں تمنا نے یہ کہتے پھر سے نظریں جھکا لی لیکن طہام تو تمنا کو دیکھ رہا تھا کیا اپ مجھے دل کے پاس لے کر جا سکتی ہیں میں اور ادھر کسی کو جانتا نہیں ہوں تو میں کس سے پوچھوں گا طہام نے پھر سے بات کرنے کی کوشش کی تمنا نے دو منٹ طہام کو دیکھا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔""

جی چلیں میں اپ کو لے چلتی ہوں تمنا یہ کہتے ہوئے باہر کو چلی گئی طہام بھی تمنا کے پیچھے پیچھے چلا گیا ابھی طہام اور تمنا جا ہی رہے تھے کہ کچھ لڑکیاں اگے سے بھاگتی ہوئی ارہی تھی جو کہ تمنا سے ٹکرائی تھی اس سے پہلے کہ تمنا نیچے گرتی طہام نے تمنا کا بازو پکڑ لیا جس سے تمنا نیچے گرتے گرتی بچ گئی تھی طہام کا بازو پکڑنا ہی تھا کہ تمنا نے جلدی سے اپنا بازو طہام کے ہاتھ سے چھڑوایا تھا جس کی وجہ سے تمنا دو قدم پیچھے کو ہوئی۔۔""

س۔۔۔ سوری۔۔۔ سوری۔۔۔ وہ اپ گرنے لگی تھی تو اس لیے میں نے اپ کو بچا لیا طہام کو لگا جیسے تمنا کو اس کا ہاتھ پکڑنا پسند نہیں ایا۔۔۔۔۔ تمنا بغیر کچھ کہے اگے کو چلی گئی اس کا دل ابھی بھی ڈرنے لگا تھا لیکن پھر دل کے لیے وہ طہام کے ساتھ جا رہی تھی سکول کی پچھلے سائیڈ جہاں گارڈن بنا ہوا تھا جہاں دل بیٹھی تمنا نے طہام کو اشارہ کیا کہ وہ رہی دل اور پھر بغیر طہام کی سنے واپس کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔""

طہام تمنا کو دیکھتا رہ گیا لیکن پھر اپنا سر جھٹک کر وہ دل کے پاس گیا دل تم یہاں کیا کر رہی ہو کب سے میں تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں بیٹھی ہو جلدی کرو بھائی باہر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔""

طام تم اور ہی جان کہاں ہے اوو یہاں میں کنتالیٹ ہو گئی ہوں اپنے سر پر تھپڑ مارتے ہیں دل نے جلدی سے اپنا بیگ اٹھایا اور طہام کے ساتھ باہر چلی گئی ویسے تمہیں کس نے بتایا کہ میں یہاں پر ہوں۔۔۔۔""

وہ کلاس میں ایک لڑکی بیٹھی تھی اسی نے مجھے بتایا کہ تم یہاں وہی مجھے یہاں چھوڑ کے گئی ہے۔۔۔""

اوا چھا تمنا نے بتایا ہے دل نے طہام سے پوچھا تو طہام نے کندھے اچکاتے ہوئے دل کو دیکھا پتہ نہیں اس کا نام کیا تھا لیکن دل ہی دل میں طہام نے تمنا کا نام پکارا تھا تمنا بہت پیارا نام ہے طہام نے دل ہی دل میں کہا پھر دل اور طہام کیف کے پاس چلے گئے۔۔۔""

اتنی دیر لگا دی تم نے دل۔۔۔""

وہ ہی جان میں باہر گارڈن میں پھول دیکھ رہی تھی نااس لیے میں لیٹ ہو گئی سوری نادل نے اپنے کان پکڑے اور جلدی سے کیف کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی طہام پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا بھائی مجھے کچھ کتابیں لینی ہیں مجھے وہاں لے چلیں کیف نے سر ہلایا تو کیف دل اور طہام کو لے کر مارکیٹ چلا گیا وہاں سے طہام نے کچھ کتابیں لی اور پھر وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔"""""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 23 ❤□❤□

ارقم آفس سے فری ہو چکا تھا اب اسے اپنی دادی کو شاپنگ پر لے کر جانا تھا اسی لیے وہ گھر کی طرف چلا گیا۔۔۔"""""

اگیا میرا بیٹا۔۔""""مسرت نے خوش ہوتے ہوئے کہا وہ بھی تیار ہو کر لاونج میں بیٹھی ارقم کا انتظار ہی کر رہی تھی۔۔۔"""

جی میری پیاری سی دادی نے کہا اور میں حاضر نا ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے ارقم مسکراتے ہوے اپنی دادی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگا

"""۔۔۔

اللہ پاک میرے بیٹے کی مسکراہٹ ہمیشہ ایسے ہی قائم رکھے مسرت بیگم نے پیار سے ارقم کے سر پر پیار پھیرتے ہوے کہا

"""۔۔۔۔

چلے دادی اٹھے نا جلدی کرے آپ کو لے کر جاؤ شاپنگ کرنے کے لئے میں تو تیار بیٹھی ہوا رقم نے مسرت بیگم کو سہارا دے کر اٹھایا اور باہر لے گیا۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار تم تھورا امید کا خیال رکھنا میں نے امید کی کچھ چیزیں لینی ہے میں مال جا رہی ہو عرشیہ ضمار کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی

"""۔۔۔

تو اس کو بھی ساتھ لے جاؤ اس کو کیوں میرے پاس چھوڑ جاتی ہو سکون نہیں لینے دیتی ضمار نے عرشیہ کو گھورتے ہوئے کہا

"""۔۔۔

اب میں اسے کہاں کہاں لے کر گھومو گی تم اسے سنبھال نہیں سکتے شرم نہیں آتی عرشیہ نے ایک تھپڑ ضمار کے کندھے پر مارا

"""۔۔۔۔

اوکے اوکے جاؤ سر نا کھاو میرا ضمار نے چڑتے ہوئے کہا عرشیہ پھر سے امید کا دھیان رکھنے کا کہہ کر چلی گی۔۔۔"""

ہاں ہاں اسی مال میں رکو لاہور کے بڑے مال میں گاڑی روکنے کا کہا ارقم نے بھی وہاں ہی گاڑی روکی ارقم نے مسرت بیگم کا ہاتھ پکڑا اور اندر لے گیا مسرت بیگم ایک ڈریسنگ کی شاپ پر چلی گی ارقم اپنی دادی کو چھوڑ کر اپنے لئے پرفیومز لینے کے لیے چلا گیا اس کا دل شدت سے چاہ رہا تھا کے آج وہ اپنی سنہری کو دیکھے پرفیومز کی طرف جاتے جاتے ارقم کی نظر پائل کے جوڑے پر پڑی تھی ارقم نے قدم بے ساختہ ان پائلز کی طرف مڑے تھے ارقم نے نزدیک جا کر دیکھا وہ چاندی کی پائلز تھی۔۔۔"""

کاش تم میرے سامنے اجاؤ۔۔۔"""ارقم نے وہ پائلز کو ہاتھوں میں پکڑے اپنی آنکھیں بند کی تھی کاش ایسا ہو جائے میں آنکھیں کھولو اور میری سنہری کا دیدار ہو جائے۔۔۔"""

سامنے ہی مال کے دروازے سے عرشیہ انٹر ہوئی تھی ارقم کو اپنی سنہری کی خوشبو ایک پل کو محسوس ہوئی تھی ارقم نے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

ارقم پیچھے کو مڑا تھا پیچھے پی عرشیہ اکر کھڑی ہوئی جیسے ہی ارقم پیچھے ہوا اس کی ٹکر عرشیہ سے ہوئی تھی عرشیہ پھر سے گرنے لگی جب عرشیہ کا ہاتھ ارقم کے دل پر گیا اور عرشیہ نے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔"""""

جیسے ہی عرشیہ کا ہاتھ ارقم کے دل پر گیا ارقم کا دل ایسے ڈھڑکا جیسے اپنے اور عرشیہ کے دل کے درمیان سارے دیواریں توڑ کر باہر اجائے گا ارقم کے دل میں اپنی سنہری کے لیے عشق نے جنم لیا تھا عشق کی آواز اسمان تک گی تھی۔۔۔۔"""

ارقم نے اپنی آنکھیں کھولی ہاں وہ وہی تھی اس کی سنہری بالکل وہی سنہری آنکھیں وہی عنابی ہونٹ وہی ٹھوری کا ڈیمپل ارقم کو خوشگواری خیرت ہوئی تھی وہ عرشیہ ہی تھی وہ بھی جیولری دیکھنے آئی تھی پھر اسے امید کی کچھ چیزیں لینی تھی۔۔۔"""

سنہری۔۔۔۔"""ارقم کے منہ سے لفظ نکلا تھا اچانک سے عرشیہ کے ہاتھ سے کنگن گرا تھا ارقم بھی اسے اٹھانے کے لیے نیچے جھکا تھا عرشیہ بھی نیچے جھکی تھی دونوں کے سر ایک دوسرے سے ٹکرائے تھے۔۔۔"""

اوچ۔۔۔۔"""عرشیہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔۔"""

سس۔۔ سسوری۔۔۔ سوری۔۔"""ارقم نے اپنا سر ٹکراتے ہوئے عرشیہ سے سوری کیا عرشیہ نے سامنے دیکھا ارقم کو دیکھ کر کھڑی ہوئی۔۔۔"""

اٹزاو کے۔۔۔"""عرشیہ نے مسکرا کر ارقم کو کہا پھر وہ کنگن پیک کرواتی اس سے پہلے وہاں سے جاتی ارقم نے اسے روکا تھا۔۔۔"""

آپ عرشیہ ہے نا۔۔۔"""ارقم نے عرشیہ سے کہا عرشیہ نے خیران ہوتے ارقم کو دیکھا جی میرا نام عرشیہ ہے آپ کون عرشیہ نے پوچھا۔۔۔"""

اپ نے شاید مجھے پہچانا نہیں ہے میں وہ اپ کی دوست کی شادی میں اپ سے ملا تھا اپ کو یاد ہو گا ارقم نے عرشیہ کو یاد کروانا چاہا۔۔۔۔"""

جی جی یاد آیا وہ جو آپ باتھ روم میں ملے تھے۔۔۔"""

ہاہایا۔۔۔جی جی وہی۔۔۔"""

کیسی ہے آپ۔۔۔ارقم نے عرشیہ کی خوبصورت آنکھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"""

جی میں ٹھیک ہو آپ کیسے ہے۔۔۔"""

میں بھی ٹھیک ہو اللہ کا شکر ہے۔۔۔"""

آپ اپنی وائف کی شاپنگ کرنے آئے ہے ارقم کے ہاتھ میں پائلیں دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔"""

نہیں نہیں۔۔۔ابھی میری شادی کہاں ہوئی ہے یہ تو بس اپنی دوست کے لئے خریدی ہے کیسی ہے ارقم نے خوش ہوتے پوچھا ۔۔۔"""

بہت پیاری ہے۔۔۔آئی ہوپ آپ کی دوست کو پسند آئے گی عرشیہ یہ کہ کر جانے لگی۔۔۔۔"""

عرشیہ آپ یہاں اپنی شاپنگ کرنے آئی ہے۔۔۔"""

جی اپنی بیٹی کی۔۔۔"""عرشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور یہ الفاظ ارقم پر بجلی بن کر گرے تھے ارقم کا چہرہ پل بھر میں سفید ہوا تھا ۔۔۔"""

اا۔۔۔اپ کی بیٹی۔۔۔۔"""ارقم نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔"""

جی میری بیٹی تین مہینے کی ہے چلے ابھی میں چلتی ہو گھر میں میری بیٹی انتظار کر رہی ہو گی عرشیہ یہ کہتے ارقم کو بت بنا چھوڑ کر وہاں سے چلی گی۔۔۔""

ارقم کے ہاتھ سے وہ پائلیں چھوٹتی چھوٹتی رہ گی ارقم کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی ائی تھی لیکن سامنے اپنی دادی کو آتے دیکھ جلدی سے وہ پائلیں اپنی جیب میں ڈالی اور پیسے دیئے پھر اپنی دادی کے پاس چلا گیا۔۔۔""

کر لی آپ نے دادی شاپنگ۔۔۔ارقم نے اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوے کہا۔۔۔""

ہاں کر لی تمہیں کیا ہوا ہے طبیعت ٹھیک ہے مسرت بیگم نے پریشانی لہجے میں کہا۔۔۔""

جی جی دادی میں ٹھیک ہو بس اسے ہی گھبراہٹ ہو رہی ہے آپ کا کام ہو گیا ہے تو چلے۔۔""

ہاں ہو گیا چلو چلے۔۔۔۔""ارقم نے اپنی دادی کا ہاتھ پکڑا اور باہر لے گیا لیکن اس کے ذہین میں ابھی تک عرشیہ کی باتیں گھوم رہی تھی کے اس کی بیٹی بھی ہے لیکن دادنے تو کہا تھا وہ کسی کے ساتھ ریلسشن میں نہیں ہے اور پھر اس کی بیٹی کہی وہ لڑکا جو اس دن اسے لے کر گیا تھا وہ اس کا شوہر تو نہیں یہی سوچتے سوچتے وہ ڈرائیور کر رہا تھا بڑی مشکل سے وہ گھر پہنچا تھا راستے میں ایک دفعہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچہ تھا مسرت بیگم کو ارقم ہی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔۔۔""

گھر جاتے ہی مسرت بیگم کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی ارقم کمرے میں چلا گیا اور دھڑام سے دروازہ بند کیا نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا سنہری اپ کسی اور کی نہیں ہو سکتی تو بیٹی کہاں سے ہو گئی آپ صرف میری ہو صرف میری ارقم جبیل ہمدانی کی اور جو چیز مجھے پسند اجاتی ہے وہ چیز اگر پہلے بھی کسی کی ہو گئی ہو تو اسے میرے پاس ہی انا ہوتا ہے اسی لیے اپ کو میرے پاس ہی انا ہو گا سارے کمرے کی چیزیں اٹھا اٹھا کر وہ دیواروں کے ساتھ پھینک رہا تھا وہاں شیشے کے گلدان بھی اٹھا کر اسے دیوار کے ساتھ مارا تھا کہ وہ چکنا چور ہوتے زمین پر گرے تھے پھر اپنے بال جکڑے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا بہت جلد اپ میرے پاس ہوں گی بہت جلد بیڈ سے اٹھتا ہوا وہ الماری کی طرف گیا الماری سے عرشیہ کا دوپٹہ نکالا اور اس کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا اس کی خوشبو کو محسوس کرتے ارقم کا غصہ تھوڑا کم ہوا تھا اپ کی خوشبو میرے جسم میں رچ گئی ہے سنہری اپ کی خوشبو ہی میرے غصے کو کنڑول کر سکتی ہوں اور اگر اپ میرے پاس اگئی تو کیا کیا کروائیں گی اپ میرے سے اپنے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ لاتے عرشیہ کا دوپٹہ چہرے پر پھینکتے ہوئے بیڈ پر گرا تھا ائی لو یو سو مچ سنہری یو ار مائن سنہری۔۔۔""

"""""----------

ہبی جان۔۔۔مجھے نہی آرہا یہ سوال سمجھ۔۔۔دل جمائی لیتی نیند سے خمار آواز میں بولی۔۔۔۔"

کیف کے لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیاں تھمی اُس نے گھور کر دل کو دیکھا۔۔۔ساتھ لیپ ٹاپ بند کرتے اُسکی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔۔"

کون سا سوال سمجھ نہی آرہا۔۔۔؟دل کی جانب کھسکتے وہ اُسکے سر پر ہلکی سے چھپت رسید کر کے اُسے ایک سخت گھوری سے نوازا۔۔۔۔"

آپ مجھے مار رہیں ہیں۔۔۔دل اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر منہ بناتی بولی بوجھل نیند سے بھری آنکھیں بند ہونے کے لیے بے تاب ہو رہی تھی۔۔۔۔"

ہاں جی یہ بتاؤ کیا سمجھ نہیں آرہا۔۔۔؟کیف نے فوراً اُس کی بات کا جواب دیا۔۔اُس کی آواز میں سختی تھی۔۔۔۔۔"

ہبی جان، باقی کیوسٹن صبح حل کر لینگے،ابھی مجھے نیند آئی ہے۔۔۔دل نے تھکاوٹ سے بھری آواز میں کہا،اور پھر اپنی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی جن میں جلن سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔"

نو ابھی حل کرنا ہو گا تمھیں کیوسٹن میں نہی چاہتا تمھاری پڑھائی میں کوئی بھی کومپرومائز۔۔۔کیف نے اُسے سختی سے منع کیا۔۔۔۔"

دل نے گہرا سانس لیا،اور پھر منہ بناتے ہوئے اپنے کاپی کو کیف کے سامنے کیا۔۔۔یہ اتنا مشکل کیوسٹن ہے مجھ سے حل نہی ہو رہا۔۔۔۔۔"

بہت آسان ہے اگر تم دل لگا کر سمجھو کیف نے کیوسٹن پر نظریں دوڑا کر نرم آواز میں کہا۔۔۔"

اب اپنا سارا دیہان کاپی پر رکھو میں سمجھاتا ہوں کیف نے پورے پندرہ منٹ سر کھپا کر دل کو سارا کیوسٹن سمجھایا۔۔۔جسے دل اچھا خاصا سمجھ چکی تھی۔۔۔۔۔"

ہو گیا حل اب تم سو سکتی ہوں۔۔۔کیف نے اُسکے کندھے پر بکھرے بالوں میں انگلیاں چلا کر کہا۔۔۔"

اب میری نیند بھاگ گئی ہے ہبی مجھے نہی سونا اب آپ نے میرے ساتھ لیڈو کھیلنی ہو گی۔۔۔۔اپنا بیگ سمیٹتی وہ کیف کو دیکھ کر بولی۔۔۔جسے خود بھی کافی نیند آئی ہوئی تھی۔۔۔۔"

کیا مطلب تمہارا دل۔۔۔""نیند نہیں آئی ابھی تو تمہیں پڑھتے ہوئے نیند ارہی تھی اور ابھی پھر سے اڑ گی یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔""

ہبی جان مجھے نہیں پتہ پہلے اپ نے مجھے نہیں سونے دیا جب مجھے نیند ائی تھی اب میں اپ کو نہیں سونے دوں گی مجھے نہیں پتا اب میری نیند اڑ گئی ہے مجھے لڈو کھیلنی ہے۔۔۔۔""

تم پاگل ہو گئی ہو دل رات کے 12 بج گئے ہیں اور تمہیں اس ٹائم لڈو کھیلنی ہے۔۔۔""

ہاں تو اپ نے 12 بجے ہیں نا میں نے تو اس وقت بولا تھا مجھے نیند ائی ہے صبح کو یسچن حل کر لیں گے لیکن اپ کو ہی پڑی تھی کہ نہیں پڑھنا ہے پڑھنا ہے لیکن اب مجھے لڈو کھیلنی ہے لڈو کھیلنی ہے ورنہ میں اپ سے ناراض ہو جاؤں گی دل منہ بناتے ہوئے کیف کی طرف کمر کر کے بیٹھ گئ۔۔۔۔""

اف میری چھوٹی سی بیوی اتنی جلدی ناراض کیوں ہو جاتی ہے کیف اپنے سر پر تھپڑ مارتے ہوئے گہرا سانس لیتے ہوئے دل سے بولا۔۔۔۔۔""

کیونکہ ہبی جان کی چھوٹی سی بیوی کو اپنے ہبی جان سے لاڈ اٹھوانا اچھا لگتا ہے نا تو جب اپ اپنی چھوٹی سی بیوی کے لاڈ اٹھاتے ہیں نا تو چھوٹی سی بیوی خوش ہو جاتی ہے اسی لیے میں ناراض ہوتی ہوں اور اپ مجھے مناتے ہیں تو مجھے مزہ اتا ہے دل جلدی سے اپنا چہرہ کیف کی طرف کرتے ہوئے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے اتنی معصومیت سے بولی کہ کیف کا دل کیا وہ دل کو کھا جائے وہ اتنی پیاری اور معصوم باتیں کرتی تھی کہ کیف اسے منع ہی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔""

چلو ٹھیک ہے جاو لڈو لے کر اؤ لڈو کھیلتے ہیں دل کیف کے بات سنتی خوش ہوتی جلدی سے الماری کی طرف بھاگی جہاں سے وہ کچھ دن پہلے ہی لڈو لے کر ائی تھی اور اس نے رکھی تھی لڈو پکڑتے وہ بیڈ پر اکر بیٹھی اور کیف کے سامنے لڈو رکھ دی کیف کو نیند تو بہت ائی تھی لیکن وہ اپنی چھوٹی سی بیوی کو منع کر دیں یہ تو پھر کیف کے پیار کے اصول کے خلاف تھا چاہے اسے اپنی نیند کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے لیکن اسے اپنی چھوٹی سی بیوی جان کو خوش کرنا تھا۔۔۔۔""

ہبی جان اگر اپ جیت گئے تو اپ جو بولیں گے میں وہ کروں گی اور اگر میں جیت گئی تو پھر جو میں بولوں گی اپ وہ کریں گے ڈن کریں دل نے اپنی چھوٹی انگلی کیف کے اگے کرتے ہوئے کہا تو کیف نے حیرت سے دل کی یہ حرکت دیکھی ڈن کریں نا یہ انگلی پہ اپنی چھوٹی سی انگلی رکھیں اور پھر یہ پنکی پرامس کریں کہ اپ وہ کریں گے جو میں بولوں گی۔۔۔""

ٹھیک ہے اگر تم جیت گئی تو پھر میں وہ کروگا جو مجھے تم بولو گی اگر میں جیت گیا تو پھر تمہیں وہ کرنا ہوگا جو میں بولوں گا کیف نے گہرے نظروں سے دل کے سراپے کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن دل اس کی نظروں سے انجان خوش ہوتے ہوئے جلدی سے سر ہلا گئی اوکے ہبی جان جواپ بولیں گے میں وہ کروں گی کھیل شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔"""

تھوری ہی دیر گزری تھی دل کی آواز کمرے میں گونجی واؤ میں نے وہ ہبی جان کی ایک گوٹی ماردی دل تالیاں بجاتے ہوئے خوشی سے بولی کہ کیف حیران تھا کہ دل اتنی اچھی لڈو کھیل لیتی ہے ءءاہستہ اہستہ کھیلتے کھیلتے یہ گیم بھی دل جیت گئی تھی ہبی جان میں جیت گئی جیت گئی دل بیڈ پر ہی کھڑے ہوتے ہوئے بیڈ کے اوپر ہی ناچتے ہوئے خوشی سے کیف سے کہنے لگی کیف بھی اپنی چھوٹی سی بیوی کو خوش ہوتے دیکھ خوش ہو رہا تھا ہبی جان اب میں جیت گئی ہوں تو اب اپ کو جو میں بولوں گی اپ وہ کریں گے ٹھیک ہے نا۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے لیکن اس دفعہ میں ٹیڈی بیر نہیں لے کر دوں گا کیونکہ میں ٹیڈی بھی لالا کا تھک گیا ہوں چھوٹی میری بیوی جان پورا کمرہ بھرنے کو ہے لیکن تمہارا ٹیڈی بیئر لینے کا شوق پورا نہیں ہو رہا۔۔۔"""

نہیں ہبی جان اس دفعہ میں ٹیڈی بیئر نہیں لوں گی اس دفعہ میں کچھ اور لوں گی اپ مجھے شاپنگ کروانے لے کر جائیں گے نا تو اس دفعہ میں کچھ اور لوں گی کیونکہ میں کل ایک چیز دیکھ کر ائی تھی اور اسے لینے کے لیے مجھے اپ کو منانا تھا تو اسی لیے میں نے یہ والا گیم کھیلی اب تو اب مجھے منع نہیں کریں گے نا۔۔۔"""

ایسی کون سی چیز ہے جسے لینے کے لیے تمہیں مجھے منانا پڑتا تم حکم تو کرتی میری چھوٹی بیوی جان میں تمہارے قدموں میں وہ چیز لا کر رکھ دیتا دل کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتے ہوئے کیف نے گمبھیر لہجے میں بھولا اور کیف کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے دل نے اپنی سانسیں روکی تھی اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا یہ یہ اس کا دل کیوں اتنی زور سے ڈھڑک کیوں رہا تھا دل کی گرے انکھیں کیف کی کالی انکھوں کو دیکھ رہی تھی اس سے پہلے کہ کیف اس کے چہرے پر جھکتا دل بھی پیچھے کو ہونے لگی لیکن کیف کے ہونٹ دل کے ہونٹوں سے بس تھوڑی ہی دیر ٹکرائے تھے اور یہ سیکنڈ کا کھیل تھا اور دل نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے انکھیں پھاڑے کیف کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔"""""

اووووو یہ کیا ہوا۔۔۔۔وہ کیف کی گود سے بدک کر پیچھے ہوئی اور دل کا ری ایکشن دے کر کیف کا قہقہ لگانے کو دل کیا تھا لیکن وہ ضبط کر کے دل کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا ہی جان مجھے نیند ارہی ہے وہ بھی بہت سخت لڈو کو جلدی سے اٹھاتے وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھتی کمبل میں گھس گئی۔۔۔۔""

لیکن مجھے تو نیند نہیں ارہی کیوں نہ ہمیں کوئی اور گیم کھیلیں دل کے منہ سے کمبل ہٹاتے ہوئے کیف نے دل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔""

نہیں ہی جان صبح سکول جانا ہے نا میں لیٹ ہو رہی ہوں کیف کے ہاتھوں سے کمبل کھینچ کر اپنے چہرے پر کرتے ہوئے کہا اپنے دل پر ہاتھ رکھا یہ یہ کیا ہوا تھا ہی جان نے میرے لپس پر یہ کیا کیا اپنے لپس پر ہاتھ رکھتے ہوئے دل نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا اور کیف باہر بھی دل کے اندر کی حالت جان کر مسکراتا ہوا اس کے ساتھ لیٹ گیا اور دل کو اپنے حسار میں لیتا ہوا انکھیں موند گیا رات کا ایک بج چکا تھا صبح دل کو سکول بھی جانا تھا اور کیف کو بھی پولیس اسٹیشن جانا تھا اسی لیے وہ مزید دل کو بنا پریشان کرتا ہوا لیٹ گیا۔۔۔۔""

""----------

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 24 ❤□❤□

دل اور تمنا کی بھی تھوڑی بہت دوستی ہو گئی تھی سکول میں وہ کافی وقت ایک ساتھ گزارنے لگی تھی ابھی بھی بریک کا ٹائم تھا جب تمنا اپنا لنچ باکس کھول کر بیٹھی ہوئی تھی اور دل اپنا لنچ باکس کھولے اپنے لنچ کو دیکھ رہی تھی لیکن دونوں کو ہی اپنا اپنا لنچ پسند نہیں ارہا تھا دل نے اپنے لنچ باکس میں دیکھا جہاں پر سینڈوچ بنے ہوئے تھے لیکن اج اس کا سینڈوچ کھانے کا بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا اج اس کا کچھ الگ کھانے کو دل کر رہا تھا۔۔۔۔""

دوسری طرف تمنا نے اپنے لنچ باکس میں دیکھا جہاں پر ایک سوکھی روٹی اور اس پر اچار رکھا ہوا تھا اپنا لنچ باکس دیکھتے ہی تمنا کی انکھوں میں انسوائے تھے یتیم خانے میں اس طرح کے ہی لنچ دیے جاتے تھے پہلے پہلے تو تمنا کھا لیتی تھی لیکن اج اس کا بھی دل نہیں کر رہا تھا آج اس کا کچھ اور الگ ہی کچھ کھانے کو دل کر رہا تھا اچانک ہی دل کی نظر تمنا پر پڑی اور تمنا نے بھی اپنی نظریں اٹھا کر دل کو دیکھا دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگی جب تھوڑی دیر گزری تو دل نے پھر تمنا کو دیکھا جو کھانا نہیں کھا رہی تھی۔۔۔۔"""

کیا ہوا تمنا تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہو دل نے تھوڑا سا تمنا کے پاس کھسکتے ہوئے تمنا سے پوچھا۔۔۔۔"""

وہ اج میرا روٹی کھانے کا دل نہیں کر رہا نا اسی لیے میں نہیں کھا رہی تو تم بھی تو نہیں کھا رہی تم نے کیوں نہیں کھایا تمنا نے دھیمے لہجے میں پیار سے بولا اس کا لہجہ ہی ایسا تھا کہ کوئی بھی سنتا تو اس سے پیار کر بیٹھتا وہ بہت دھیما اور پیار ابولتی تھی۔۔۔۔۔"""

اج میرا بھی اپنا لنچ کھانے کا دل نہیں کر رہا نا اس لیے میں نہیں کھا رہی ہوں دل نے بھی کیوٹ سا منہ بناتے ہوئے کہا جب اچانک دل کی نظر تمنا کے لنچ پر پڑی اور وہاں ہر روٹی اور اچار دیکھ کر دل کے منہ میں پانی آیا یہ میری فیورٹ روٹی اور اچار ہے روٹی اور اچار کو دیکھ کر دل کی انکھیں چمکی تھی اور بھوک تو اسے زوروں سے لگی تھی۔۔۔۔"""

تو تم میری روٹی کھا لو کوئی بات نہیں تمنا نے اپنا لنچ باکس دل کے اگے رکھتے ہوئے کہا تو تم ایسا کرو تم میرا لنچ کھا لو دل نے بھی اپنا لنچ باکس کھول کر تمنا کے آگے رکھا تمنا تو سینڈوچ دیکھ کر اس کی نیلی انکھیں چمکی تھی اور کیونکہ اسے سینڈوچ بہت پسند تھے اور یتیم خانے میں کبھی کبھی ہی اسے سینڈوچ کھانے کو ملتے تھے۔۔۔۔۔"""

واؤ دل کتنے مزے کے لگ رہے ہیں میں اسے کھا لوں تمنا نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے دل سے کہا۔۔۔۔""".

ہاں ہاں تم یہ کھا لو اور میں تمہاری یہ روٹی اور اچار کھا لیتی ہوں دل نے روٹی کا ایک ٹکڑا اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا تمہیں پتہ ہے تمنا میری جو امی تھی نا وہ بہت زیادہ اچھی تھی مجھے روٹی اور اچار بھی بنا کر دیتی تھی مجھے اچار بہت پسند ہے میں اتنا اتنا زیادہ اچار کھا لیتی تھی لیکن جب سے دوست کے گھر ائی ہوں نا اچار ہی نہیں کھانے کو ملتا ہے مجھے اپنی امی کی بہت یاد اتی ہے دل کی انکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی ائی جسے دیکھتے تمنا نے سینڈوچ کھاتے ہاتھ رکے۔۔۔۔"""

تم اپنی امی کو بہت یاد کرتی ہو تمنا کا لہجہ بھی نم ہوا تھا اسے بھی اپنی امی اور اپنا بھائی بے حد یاد ایا تھا۔۔۔۔"""""

ہاں نا میں اپنی امی کو بہت یاد کرتی ہوں لیکن پتہ ہے میں ابھی دوست کے گھر رہتی ہوں نا وہ بھی مجھے بہت پیار کرتے ہیں لیکن امی تو پھر امی ہوتی ہیں نا بہت یاد اتی ہے۔۔۔۔۔"""

تمہاری امی کدھر ہیں دل نے ادھی سے زیادہ روٹی کھاتے ہوئے تمنا سے پوچھا۔۔۔"""

میری امی تو نہیں ہے میرا ایک بھائی بھی تھا وہ بھی میرے پاس نہیں ہے کہیں کھو گیا ہے تو میں اب کسی کے پاس رہتی ہوں تمنا نے سینڈوچ کھاتے ہوئے کہا وہ اسے یہ نہیں بتا پائی کہ وہ یتیم خانے میں رہتی ہیں۔۔۔۔"""

او تمہارا بھائی تمہیں چھوڑ گیا گم ہو گیا ہے میں دعا کرتی ہوں تمہارا بھائی جلدی سے تمہیں مل جائے ٹھیک ہے دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے اب ایک دوسرے کا لنچ کھا چکی تھی بہت مزہ آیا مجھے تمنا بہت مزے کی تھی روٹی اور اچار دل نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا تو تمنا بھی دل کی بات پر ہنسی۔۔۔"""

مجھے بھی سینڈوچ کھا کر بہت مزہ آیا تھینک یو دل تم بہت اچھی ہو تمنا نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے پیار سے بولا۔۔۔"""

ہاں وہ تو میں اچھی ہوں نا اس لیے سب مجھ سے پیار کرتے ہیں میرا دوست بھی مجھ سے بہت پیار کرتا ہے دل نے خوش ہوتے ہوئے کہا جب تمنا نے دل کو ہنستے ہوئے دیکھا تو تمنا کا دل کیا وہ دل سے دور ہو جائے اسے اپنی ایک یتیم خانے میں ایک موٹی انٹی کی بات یاد آئی جب انہوں نے تمنا سے کہا تھا کہ وہ جس سے بھی پیار کرے گی وہ مر جائے گا اس کے بعد تمنا نے نہ کوئی دوست بنائی تھی نہ ہی تمنا کسی سے پیار کرنے کا سوچ بھی سکتی تھی اور یہ قصہ ہے اس کی ایک دوست کا اس کی دوست ایک کرن ہوا کرتی تھی جو 12 سال کی تھی وہ اس سے کے ساتھ بہت زیادہ کھیلا کرتی تھی ہنسا کرتی تھی اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ رہتی تھی تمنا کو تو اس سے پیار ہو گیا تھا کرن بھی تمنا کو اپنی بہنوں جیسا ہی رکھتی تھی لیکن ایک دن کرن کہیں گم ہو گئی تھی تمنا کے پوچھنے پر ایک موٹی انٹی نے اسے بتایا کہ کرن مر گئی ہے جسے سنتے تمنا نے رونا دھونا شروع کر دیا تھا اس سے برداشت ہی نہیں ہوا تھا کہ کرن اس سے الگ ہو گئی ہے وہ تو اس کی دوست تھی نا تمنا اپنا دماغی توازن کچھ دن کے لیے کھو چکی تھی اس یتیم خانے میں ایک کرن ہی تو تھی جو اس کا خیال رکھتی تھی اس کے ساتھ کھیلتی تھی جب ایک دن تمنا نے ایک موٹی انٹی سے پوچھا کہ کرن کیوں مر گئی تو اس موٹی انٹی نے تمنا کو ڈرانے کے لیے جان بوجھ کر اسے کہہ دیا کہ تم جس کے پاس بھی جاؤ گی جس کے ساتھ بھی دوستی کرو گی وہ مر جائے گا اور جسے سنتے اس موٹی انٹی کے پاس بیٹھی اور انٹیاں بھی ہنسنے لگی تھی جبکہ تمنا یہ سنتے ڈر گئی تھی اس کے بعد وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں ائی اور رونے لگی اور اس نے اپنے اپ سے وعدہ کیا کہ وہ کسی اور کو دوست نہیں بنائے گی نہ ہی کسی سے پیار کرے گی اسی لیے وہ دل سے دوستی کرنے سے ڈرتی تھی لیکن دل تھی ہی اتنی اچھی کہ تمنا اس سے دوستی کیے بغیر نہیں رہ سکی۔۔۔"""

اب دونوں باتیں کرتے کرتے ان کی بریک کا ٹائم بھی ختم ہو گیا تھا اور اب وہ دونوں کلاس میں چلی گئی۔۔۔"""

""""----------

اج شہباز سکندر اور اس کے بیٹے تیمور سکندر کو پولیس اسٹیشن بلایا گیا تھا اج ان کی کیس کی ہائرنگ تھی پولیس اسٹیشن سے ہو کر ان سب کو کوٹ جانا تھا جیسے ہی شہباز سکندر اور تیمور سکندر پولیس اسٹیشن داخل ہوئے تھے سامنے ہی اس لڑکی کا باپ جس لڑکی کا قتل تیمور سکندر نے کیا تھا وہ سر جھکائے بیٹھا تھا جب ایک بیٹی کا قتل ہو جائے وہ بھی اس کی عزت کو تار تار کر کے باپ کا سر جھک جاتا ہے ایسے ہی اس لڑکی کے باپ کا سر جھکا ہوا تھا جیسے دیکھتے ہی تیمور سکندر کے چہرے پر سفاکیت بھری مسکراہٹ ائی تھی

"""""------

وہ دیکھیں بابا کیسے سر جھکائے بیٹھا ہے لیکن ہمارے خلاف رپورٹ کروانے سے اس نے پہلے یہ نہیں سوچا کہ اس کی موت بھی ہو سکتی ہے تیمور سکندر نے اتنی اواز میں کہا تھا کہ سامنے بیٹھے اس لڑکی کے باپ کے کانوں تک تیمور کی اواز پہنچ چکی تھی اور اس کی اواز سنتے اس لڑکی کے باپ نے سر اٹھا کر تیمور کو دیکھا۔۔۔۔"""

خدا کے غضب سے ڈرو تیمور سکندر جس دن اس کی لاٹھی تمہیں پڑے گی نا اس دن تم کسی کام کے نہیں رہو گے اس لڑکی کا باپ ہمت کرتے ہوئے بولا۔۔۔"""

ہاہا دیکھیے تو بابا یہ ڈرا کس کو رہا ہے دھمکیاں کس کو دے رہا ہے یہ نہیں جانتا کہ میں تمیور سکندر ہوں جس کا کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا تیمور نے غصے سے اس ادمی کا گریبان پکڑتے ہوئے اس کے سامنے دھاڑا تھا کہ جب دوسری سائیڈ سے اتی ہوئی لبابہ نے تیمور کا بازو پکڑے اپنی طرف کیا اور ایک زوردار تھپڑ تیمور کے چہرے پر مارا تھا جبکہ شہباز سکندر تمیور سکندر لبابہ کی اس جرات پر حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔"""

یہ تمہارا کوئی اڈا نہیں ہے جہاں پر تم اپنی دادا گری کرتے پھرو گے یہ پولیس اسٹیشن ہے تیمور سکندر تم جیسے لوگوں کو سبق سکھانے کی جگہ اور تم یہاں پر اکر اپنی دادا گری دکھا رہے ہو لبابہ نے اپنی شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے تیمور سے کہا۔۔۔"""

اے لڑکی۔۔۔۔۔۔۔"""شہباز بھی لبابہ پر ڈھاڑا۔۔۔"""""

پہلے تو شہباز سکندر اپ یہ پتہ کر لیں کہ میرا نام اے لڑکی نہیں میرا نام اے ایس پی لبابہ ملک ہے اور دوسری بات یہاں پر اپ کا حکم نہیں چلے گا یہاں پر ہمارا حکم چلتا ہے اس لیے چپ چاپ کر کے ایک جگہ بیٹھ جائے ورنہ حوالات میں بند کرتے ہوئے مجھے ٹائم

نہیں لگے گا کوٹ جانے کا ٹائم ہو گیا ہے اپ کا اس نے جب تک ہم نہیں اتے اپ لوگ یہاں پر بیٹھ جائیں لبابہ نے اس آدمی کے ساتھ والی جگہ پر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔"""""""

تم جانتی نہیں ہو ہم کون ہیں اور ہم یہاں پر بیٹھ کے ویٹ کریں ہمیں اندر بیٹھنا ہے اس سے پہلے کہ شہباز سکندر اندر جاتا دروازے پر کیف کھڑا ہوا وہ کیا ہے نا شہباز سکندر اپ ایک مجرم ہیں اس وقت نہ تو اپ ایک گاؤں کے سردار ہیں نہ ہی اپ کا بیٹا گاؤں کے سردار کا بیٹا ہے یہاں پر وہ ایک مجرم کی حیثیت سے ایا ہے اور مجرم تو پھر یہاں پر ہی بیٹھتے ہیں ہمارے ہاں مجرم کو خاص تکلف دینے کا رواج نہیں ہے کیف بھی اپنے سینے پر بازو باندھتے ہوئے شہباز سکندر اور تیمور سکندر کو اگ لگا گیا۔۔۔"""

دیکھ لے گے ہم تمہیں شہباز سکندر اپنے سینے میں اٹھتی اگ کو اندر دباتے ہوئے کیف اور لبابہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"""""

دیکھ تو ہم بھی اپ لوگوں کو لیں گے شہباز سکندر ہمیں بھی اپ کو دیکھنے کا بہت شوق ہے وہ بھی حوالات کے پیچھے لبابہ اپنے ائی برو اچکاتے ہوئے شہباز سکندر کا مذاق اڑاتے ہوئے بولی تیمور بھی لبابہ کی بات سنتے اپنی مٹھیاں میچی تھی اس سے پہلے کہ لبابہ اندر جاتی لبابہ پھر سے مڑی۔۔۔۔۔"""""

وہ کیا ہے نا یہاں پر وکٹم کے باپ کو دھمکیاں دینے کی بھی سزا ہے اسی لیے یہاں پر کیمرے لگے ہیں اگر دوبارہ سے اس انکل کو اپ لوگوں نے کچھ کہا یا ان کو دھمکانے کی کوشش کی تو قتل کیس کے علاوہ بھی اپ لوگوں پر نا ایک کیس اور ہو سکتا ہے اور مجھے تو اپ جیسے لوگوں پر کیس ڈالنے پر بڑا ہی مزہ اتا ہے لبابہ نے پھر سے تیمور کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا اور اندر چلی گئی تیمور نے کھا جانے والی نظروں سے لبابہ کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"""

صبر کر و بیٹا صبر کرو کچھ دن بس صبر کر لو پھر اس کیس سے بھی جان چھڑوا تے ہیں اور اس لڑکی کو بھی دیکھ لیتے ہیں اب تو اس لڑکی سے کچھ پر سنلی ٹاکرا ہو گیا ہے جبکہ شہباز کے اور تیمور نے اس لڑکی کے باپ کو غصے سے دیکھا تھا وہ لڑکی کا باپ پھر سے سر جھکائے ڈر کر ایک کونے پر بیٹھ گیا تھا وہ تو بس اپنی بیٹی کے لیے انصاف چاہتا تھا اسی لیے وہ یہاں پر تھانے کے چکر لگا رہا تھا ورنہ وہ کہاں ان لوگوں کے منہ لگتا لیکن بیچارہ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ غلط لوگوں سے بڑ چکا ہے۔۔۔۔۔"""""

"""----------

شام کے پانچ بج رہے تھے کہ تانیہ کیف کے ساتھ لان میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی دل اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی۔۔۔تانیہ کب سے موقع کی تلاش میں تھی کہ وہ کیف سے اکیلے میں بات کریں مگر دل کو ہر وقت کیف کے ساتھ چپکا دیکھ کر اسے دل پر بہت غصہ آتا تھا۔۔۔آج کیف کو لان میں اکیلے بیٹھے دیکھ وہ جلدی سے اُسکے پاس آئی تھی۔۔۔"

کیف میں نے تم سے ایک بات پوچھنی ہے کیف کو اپنے موبائل میں گم دیکھتے تانیہ نے فوراً سے اپنی بات شروع کی۔۔۔۔"

ہاں بولو۔۔۔تانیہ کی آواز پر وہ مسکراتے موبائل اپنے پاکٹ میں رکھتے اُسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔"

کیف تم نے دل سے شادی کیوں کی وہ تم سے عمر میں کتنی چھوٹی ہے اور وہ تمہارے معیار پر بھی پوری نہیں اترتی ہے اگر تم ایک میچور لڑکی سے شادی کرتے تو آج تمہاری زندگی کتنی آسانی ہوتی تم نے اس سے چھوٹی عمر میں نکاح کیا اور اس کو اتنا پال رہے ہو مگر اب بھی اس میں کہیں نہ کہیں بچپنا ہے وہ اب بھی پوری طرح بڑی نہیں ہوئی ہے یا خود کو بڑا ہونے نہیں دے رہی ہے تم اس کی ہر ضد اور خواہش پوری کرتے ہو اس لیے اس میں ابھی بھی بچپنا باقی ہے تانیہ کیف کو دل کے لیے بے قراری دیکھتے اپنی جلن میں بولی جا رہی تھی۔۔۔۔۔"

تمہاری عمر اس سے زیادہ ہے،اور تم دونوں کے درمیان اتنا بڑا فرق ہے۔"کیف،بتاؤ،تم نے دل کو کیوں چنا۔۔۔؟تانیہ کی بات سنتے کیف کے ماتھے پر ناگواری سے بل نمودار ہوئے۔۔۔"

میرے سامنے یہ بات کوئی معنی نہیں رکھتی کہ دل میچیور لڑکی ہے یا نہیں میں نے اسے اس قابل بنا دو گا کے وہ خود کر لیے لڑ لے گی اور جہاں بات تم عمر کی کر رہی ہو تو میں تمہیں ایک بات کلیئر کر دیتا ہوں تمہیں نہیں لگتا کہ محبت کے لیے عمر کا فرق کوئی معنی نہیں رکھتا؟دل کے ساتھ میرا رشتہ صرف عمر کا نہیں،بلکہ محبت اور عشق کا ہے وہ آہستہ آہستہ کیف کا دل بنتی جا رہی ہے جس کے بغیر کیف کا گزارہ نہیں ہے۔۔۔اپنے چہرے پر بکھری ناگواری کو سمیٹے وہ مسکرا کی کہتا تانیہ کو مزید آگ میں جھونک گیا۔۔۔"

میں نے سنا تھا کہ تم نے دل سے مجبوری میں نکاح کیا تھا کیونکہ اس کی امی نے تمھیں فورس کیا تھا نکاح کے لیے۔۔تانیہ نے دل کے لیے کیف کی محبت دیکھتے تنظریہ انداز میں بولی۔۔۔۔"

ہاں شروع میں نے مجبور ہو کر دل سے نکاح کیا تھا مگر دل اب میرے دل میں اپنا گھر بنا چکی ہے مجھے خود بھی اندازہ نہیں ہوا تھا اور اس لیے بھی کہ دل میں ایک خاص بات ہے جو شاید کسی اور میں نہیں ہے۔۔۔وہ میری زندگی میں روشنی کی طرح آئی ہے اور

میں نے اسے اپنے دل سے قبول کیا۔ کیف تانیہ کو دیکھتے اس کے سوال کا اچھے سے جواب دیا تھا کہ وہ پھر سے دل کے متعلق کوئی الٹا سیدھا سوال نہ پوچھے۔۔۔۔۔"

اچھا کیف ناراض نہ ہو میں تو بس تمہارا سوچ کر بولی تھی تانیہ نے دل کو باہر آتے دیکھا تو جلدی سے کیف کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتے بولی باہر آتی دل کی نظر کیف اور تانیہ پر پڑی، جو ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔تانیہ کا ہاتھ کیف کے ہاتھ پر تھا اور وہ کیف سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی دل تانیہ کو اس طرح کیف کے قریب دیکھ کر غصے سے تیز تیز قدم اٹھاتی ان کی طرف بڑھی۔۔"

ہی جان۔۔۔دل نے اونچی آواز میں اُسے پکارا چونکہ کیف کی پشت اُسکی جانب تھی جس کی وجہ سے وہ دل کو آتے ہوئے نہی دیکھ سکا۔۔۔دل کی آواز سن کر کیف نے جلدی سے تانیہ کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ کھینچ لیے اور گردن موڑ کر دل کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔۔۔"""

جی میرا بچا ادھر آؤ۔۔۔کیف نے لاڈ سے اُسے پکار کر اپنے قریب بلایا تانیہ دل کو دیکھتی اُسے گھوری سے نوازنے لگی۔۔۔"

میں نہی آرہی آپ بیٹھے باہر ہی۔۔۔وہ غصے سے پیر پٹخ کر کہتی اندر چلی گئی کیف کی آنکھیں حیرت سے کھل گئی اُسے سمجھ نہ آیا دل کا غصہ کرنا اور اُسکی ناراضگی سمجھ آنے پر اُس نے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔۔اُس کی دل نے یقیناً تانیہ کے ہاتھ میں اُسکا ہاتھ دیکھ لیا تھا اِسی لیے وہ جھلیس ہو رہی تھی۔۔۔"

کیف۔۔۔تانیہ نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پکارا۔۔۔"

اپنے خیالوں سے نکلتے کیف نے چونک کر اُسکی جانب دیکھا۔۔۔"

ہاں بولو۔۔۔وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔۔۔"

میں اتنے ووقت بعد آئی ہوں کیف مجھے کہی گھمانے لے جاؤ نہ۔۔۔رانیہ منہ بنا کر بولی۔۔۔"

شیور ضرور جس دن میری کام سے چھٹی ہو گی میں لے جاؤنگا۔۔۔وہ مسکرا کر بولا۔۔۔"

اچھا تم بیٹھو میں زرہ دل کو دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔کیف بے چینی سے کہتا اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گیا ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر تانیہ جل بھن اٹھی۔۔۔"

کیف جب کمرے کے اندر داخل ہوا تو دل کو غصے سے کمرے میں چکر لگاتے دیکھ کر اپنی مسکراہٹ دباتے کیف دل کی طرف بڑھتے اسے اپنی باہوں میں بھرتے اسے نرمی سے سینے سے لگایا اتنا غصہ کس بات پر آرہا ہے تمہیں دل۔۔وہ دل کی جیلسی نوٹ کر دے گویا ہوا۔۔

آپ ابھی بھی پوچھ رہے ہیں کہ مجھے غصہ کس بات پر آرہا ہے آپ کو بالکل بھی اندازہ نہیں ہے آپ نے کس طرح اس چڑیل کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اگر میں آپ کو آواز نہیں دیتی تو آپ تو اس چڑیل کے ساتھ کہی اور چلے گئے ہوتے دل کیف کو خود سے دور کر کے اس کے سینے پہ مکے مارتے غصے سے بولی۔۔

آہہہ۔۔۔کیف دل سے دور ہوتے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے درد کا ایکٹنگ کرتے چیخا۔۔

کیا ہوا ہی جان؟؟دل نے کیف کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے تڑپتے ہوئے کہا۔۔

کیف نے اپنی مسکراہٹ دبائے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھا جہاں اس کے تکلیف پر تڑپ واضح تھی۔۔

وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں سے نرمی سے تھامے دوبارہ سے اپنے سینے سے لگایا وہ اس کا سکون اس کا عشق اس کی زندگی تھی۔۔

دل تم ناراض کیوں ہو رہی ہو اور اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو وہ فقط ہماری مہمان ہے ہمارے گھر آئی ہوئی ہیں کچھ دن ٹھہرے گی اور پھر اپنے گھر چلی جائے گی تمہیں اس سے اس طرح جیلسی نہیں ہونی چاہیے اچھے بچی ہو نا اچھے بچے کسی سے جیلس نہیں ہوتے کیف دل کو اپنے سینے میں بینچے اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔

دل اسے دیکھتے نروٹھے انداز میں اپنا ہاتھ کھینچتے اس کے سینے سے دور ہوئی۔۔

کیف نے اپنی انکھیں چھوٹی کر کے دل کو دیکھا تو وہ نروٹھے انداز میں اپنا منہ پھیر گئی۔۔

جب بھی میری چھوٹی سی بیوی ناراض ہوتی ہے تو اسے کچھ نا کچھ چاہیئے ہوتا ہے تو بتاؤ پھر کیا چاہیے کیف شرارت سے بولا

"""۔۔۔

کچھ نہیں چاہیے آپ کی چھوٹی سی بیوی کو۔۔۔"""

اس کی اس ادا پر کیف کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

جب جب اسے وہ نرمی سے چھوتے اس کے ذرا سے ناز نخرے اٹھاتا تھا۔وہ ایسے ہی بیہیو کرتی تھی۔۔کیف اس کے نروٹھے چہرے کو دیکھتے اس کے چہرے پر بکھری لٹیں کان کے پیچھے اڑس گیا تھا۔۔۔۔"""

دل نے اس کی آنکھوں میں شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا۔۔ناراض مجھے ہونا چاہیے۔ایسا کرتی ہیں بیویاں شوہر سے مہمانوں کے سامنے ناراض ہو کر ہو کمرے میں بیٹھ جائے۔۔کیف نے اس کے نروٹھے انداز کو دیکھتے مسکراہٹ دبائی تھی۔۔

آپ اس چڑیل کا ہاتھ پکڑے اور میں آپ سے ناراض بھی نہ ہوں دل غصے سے صوفے پر بیٹھتے اپنا چہرہ دوسری طرف کر گئی تھی۔۔

اچھا بابا معاف کر دو اب مجھے معافی کس صورت میں ملے گی کیف بھی دل کے پاس صوفے پر بیٹھتے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے بولا۔۔

جائیں ہبی جان میں آپ سے ناراض ہوں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی جائیں آپ اپنی اس چڑیل کزن کے ساتھ باتیں کرے جیسے ابھی کر رہے تھے دل اپنا ہاتھ کیف کے ہاتھ سے کھینچتی اپنا رخ دوسری طرف موڑ گئی تھی۔۔

دیکھو دل جب سے تم میری زندگی میں ائی ہو تب سے میں نے کسی دوسری عورت کو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا۔۔تم میری زندگی میں انے والی پہلی اور آخری لڑکی ہو تو اس لیے یہ جیلسی ہونا بند کرو میں سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن کا تمہارا ہوں۔۔باخدا میرا یقین کرو تمہارے ہوتے ہوئے میں کیسے کسی دوسری عورت کو دیکھ سکتا ہوں کیف نے اس کی ٹھوڑی نرمی سے چھوئے اس کی انکھوں میں دیکھتے استفار کیا۔۔۔"""

کیف نے تو اپنا دل کا حال دل کے سامنے پیش کیا تھا لیکن کیف کی باتیں دل کے سر سے گزر گی اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بھرپور معصومیت سے دل نے کیف کو دیکھا کیف کو کچھ گڑ بڑ لگی۔۔۔"""

ہبی جان میری ایک شرط پر ناراضگی ختم ہو گی اپ مجھے ابھی گھمانے لے کر جائیں گے ہم پہلے ائس کریم کھانے جائیں گے اس کے بعد شاپنگ اور پھر ڈنر باہر کریں گے اور کل والی بھی شرت یاد ہے نا میری ایک فیورٹ چیز آپ لے کر دینی ہے اگر اپ میری یہ تین باتیں مانیں گے تو میں اپ سے ناراض نہیں ہوں گی دل اپنی ناراضگی ختم کرنے کے لیے کیف کے اگے تین شرط رکھتی اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔

اچھا ٹھیک ہے تیار ہو جاؤ میں تمہیں لے کر چلتا ہوں کیف اس کا چہرہ تھامے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ گیا۔۔

یاہووووو۔۔۔۔دل جلدی سے کیف کے گلے لگی آپ بہت اچھے ہے دل کے ہبی جان بہت اچھے ہے دل جلد بازی میں کیف کے گال پر اپنے لب رکھتی بھاگ کر واش روم میں بند ہو گی پیچھے کیف ہمشہ کی طرح گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔۔"""

""""----------

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 25 ❤□❤□

جیسے ہی دل تیار ہو ہر باہر آئی دل تو بہت خوش تھی لیکن دل نے جب اپنے ہی جان کو دیکھا اسے کیف کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگی۔۔۔""""

ہی جان کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہے نا دل جلدی سے میچور بیویوں کی طرح کیف کے پاس اکر پوچھنے لگی۔۔۔""""

کچھ نہیں دل میں ٹھیک ہو چلو تم تیار ہو گی کیف اٹھتے ہوئے بولا لیکن جیسے ہی وہ اٹھا اسے چکر آیا دل نے جلدی سے کیف کا بازو پکڑا

""""---

ہی جان آپ کو کیا ہوا ہے آپ ٹھیک نہیں ہے نا میں انٹی کو بلا کر لاتی ہوا اس سے پہلے دل باہر جاتی کیف نے دل کا ہاتھ پکڑا

""""---

میرے دل میں ٹھیک ہو بس تھورے چکرا رہے ہے کیف دل کو پیار سے اپنی گود میں بیٹھاتے ہوے بولا کیف دل کا پریشان چہرہ دیکھ چکا تھا اور اس کی دل پریشان ہو جایے کیف کو یہ کیسے منظور تھا۔۔۔""""

پکا نا ہی جان آپ ٹھیک ہے دل نے اپنے آنکھوں میں انسو لائے کیف سے بولی۔۔""""

ارے میری جان رونے کیوں لگ گی میں ٹھیک ہو چلو شاپنگ پر چلتے ہے۔۔۔""""

نہیں ہی جان اپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا ہم نہیں جا رہے ہم کل جائیں گے ٹھیک ہے ابھی اپ لیٹ جائیں نا اور مجھے بھی بہت نیند ا رہی ہے تو سوتے ہیں دل سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کیف کو کہنے لگی اور دل کی بات سنتے کیف کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائے تھے کہ اس کی چھوٹی سی بیوی کو اس کی کتنی فکر ہے۔۔۔""""

پگانہ دل تم ناراض تو نہیں ہو گی نا کیف بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا اس کی اچانک سے ہی طبیعت خراب ہو گئی تھی اسے چکر سے آنے لگے تھے ورنہ وہ اپنی دل کو کبھی منع نہ کرتا۔۔۔"""

جی جی ہبی جان میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں ہم کل چلیں گے ٹھیک ہے اپ لیٹ جائیں اور میں چینج کر کے اتی ہوں پھر میں اپ کے پاس اکر سو جاتی ہوں دل انکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہتے ہوئے چینجنگ روم میں گھس گئی اور دوبارہ سے پرانے کپڑے پہن کر وہ کیف کے پاس اکر لیٹ گئی۔۔۔"""

ہبی جان اپ مجھ سے پیار کرتے ہیں نا پتہ نہیں دل کو کیا سوجی وہ کیف سے پوچھنے لگی۔۔۔"""

یہ کیسا سوال ہے میرے دل میں تو اپنی چھوٹی سی بیوی سے بہت پیار کرتا ہوں کیف نے پیار سے دل کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔"""

تو پھر اپ مجھے ادھر پیار کیوں نہیں کرتے دل اپنے لپس پر انگلی رکھتے ہوئے کیف سے بولی اور دل کی بات سنتے کیف کو جھٹکا لگا تھا اور پھر کیف کی نظریں دل کے ہونٹوں پر گئی کیف کی تو پہلے ہی نیت ہمیشہ دل کے ہونٹوں کے کونے پر جو تل بنا ہوا تھا اس پر خراب رہتی تھی اور اب دل نے بھی کہہ دیا۔۔۔"""

کیف نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور گہرا سانس لے کر دل کو دیکھا دل ایسی باتیں نہیں کرتے اور یہ تمہیں کس نے کہہ دیا کیف نے اپنے لہجے کو تھوڑا سا سخت رکھا تاکہ دل ائندہ اس سے ایسی بات نہ کریں دل تو بچی تھی لیکن کیف تو سمجھدار تھا نا اسے پتہ تھا کہ وہ ابھی دل کے ساتھ ایسا کوئی رشتہ نہیں بنا سکتا جس کے بعد کیف اور دل دونوں کو پچھتانا پڑے۔۔۔"""

کچھ نہیں ہبی جان وہ بس ایسے ہی کہہ دیا دل اپنی گرے انکھیں ادھر ادھر کرتے ہوئے کیف سے جھوٹ بولنے لگی اصل میں دل نے کل ایک ڈرامہ دیکھا جس میں ایک لڑکا اور لڑکی کس کر رہے تھے اور لڑکے نے کہا تھا کہ وہ اس لڑکی سے بہت پیار کرتا تھا اسی لیے دل یہ کیف سے پوچھ بیٹھی اور اب وہ کیف کے پوچھنے سے ڈر رہی تھی۔۔۔"""

دل ایسی باتیں نہیں کرتے میری جان جس دن میں نے تمہارے ادھر کس لے لی نا پیار کر لیا تو پھر تم نے رونا ہے بیٹھ کر کیف اپنے ہونٹوں پر ہلکی سے مسکراہٹ لاتے ہوئے دل کو تنگ کرنے لگا۔۔۔۔"""

نہیں نہیں ہبی جان مجھے ادھر پیار نہیں کروانا مجھے نیند ائی ہے دل جلدی سے کیف کے سینے میں منہ دیے چھپ گئی اور دل کو دیکھتے ہوئے کیف نے بھی مسکراتے ہوئے اپنے جذباتوں پر قابو کرتے دل کے گرد اپنا حصار باندھا تھا اور کیف بھی اپنی انکھیں موند گیا۔۔۔"""

"""----------"""

لبابہ ایک کیس کے سلسلے میں اکیلی ہی اپنی گاڑی میں کسی دوسرے شہر جا رہی تھی لبابہ کو زیادہ تر اکیلے جانا ہی پسند تھا لیکن اج اس سے اکیلے جانا کچھ مہنگا پڑنے والا تھا ابھی وہ ادھے راستے ہی پہنچی تھی کہ اس کی گاڑی رکی تھی اپنی گاڑی رکتے دیکھ لبابہ کو بے حد غصہ ایا کہ اس کی گاڑی کو بھی ابھی ہی خراب ہونا تھا لیکن سامنے ایک ڈھابے کو دیکھ کر لبابہ کی پریشانی کچھ کم ہوئی کہ یہاں پر ایٹ لیسٹ کوئی گاڑی ٹھیک کرنے والا تو ہے یا کچھ لوگ ہیں سنسان جگہ نہیں ہے۔۔۔۔"""

لیکن وہاں ڈھابے پر کچھ گنڈے نما لڑکے بیٹھے چائے پی رہے تھے لبابہ پہلے تو اتر کر اس نے گاڑی کو دیکھا کہ اس کی گاڑی میں کہاں خرابی ائی ہے اس کی گاڑی کا انجن گرم ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسے پانی کی ضرورت تھی لیکن اپنی گاڑی میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے وہ ایک گہرا سانس بھرتے ڈھابے کی طرف اپنے قدم بڑھائے ڈھابے پر پہنچ کر وہ شاپ والے ادمی سے پانی مانگنے لگی۔۔۔"""

انکل ایک بوتل پانی ملے گا اس نے ڈھابے والے ادمی سے پوچھا لبابہ نے پیچھے بیٹھے لڑکوں کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔"""

ان سات سے اٹھ لڑکوں نے لبابہ کو نیچے سے اوپر تک دیکھا وہ لبابہ کی پولیس والی وردی دیکھ کر بھی نہیں ڈرے تھے۔۔۔۔"""

ارے جانے من پانی کیا اؤ تمہیں اچھی سی بوتل پلاتے ہیں اسی بہانے ہماری بھی اپ سے ملاقات ہو جائے گی بینچ پر بیٹھے اٹھ لڑکوں میں سے ایک لڑکے نے لبابہ کو ہوس بڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا لبابہ نے حیرت سے پیچھے مڑ کر ان لڑکوں کو دیکھا جو سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔"""

ہائے کیسے دیکھ رہی ہے ہمیں کیا واقعی ہمارے ساتھ کچھ پینے کا دل کر رہا ہے تو اجاؤ ہمارے ساتھ بہت کچھ پلائیں گے تمہیں لبابہ نے لڑکوں کی بات سنتے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی لیکن ابھی اسے ایک کیس کے سلسلے میں جانا تھا اسی لیے اس نے اگنور کرنا ہی ضروری سمجھا وہ ابھی ان اوارہ لڑکوں کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔۔۔۔"""

ارے جانے من ڈر کیوں رہی ہو تمہیں تھوڑی سی بھی تکلیف نہیں ہونے دیں گے بس ہم بھی مزے کریں گے اور تم بھی مزے کرنا اس بار دوسرا لڑکا بولا تھا۔۔۔۔"""

لبابہ کی برداشت یہاں تک ہی تھی اسے ان لڑکوں کو مزہ چکھانا تھا بیٹا رہنے دو انہیں یہ ایسے کی یہاں اکر لوگوں کو تنگ کرتے ہے دکان والے ادمی نے لبابہ سے کہا۔۔۔"""

نہیں انکل ان کو مزہ چکھانا ہی پڑے گا ورنہ یہ تو ایسے ہی لوگوں کو تنگ کرتے پھیرے گے یہ کہتے لبابہ ان کے پاس چلی گی

"""----

ارے جان من تو بڑی جلدی ہمارے پاس اگی ایک لڑکا اتھ کر لبابہ کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔"""

ہاں نا ائی ہو تم لوگوں کے پاس ہی لیکن تم لوگوں کو مزہ چکھانے کے لیے ایک مکہ لبابہ نے اس لڑکے کے منہ پر مارا تھا اتنا سخت مکہ مارا تھا کے اس لڑکے کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا وہ لڑکا زمین پر جا گرا درد اتنی تھی کے اس لڑکے کا دماغ حل گیا تھا۔۔۔"""

باقی لڑکے خیرت سے لبابہ کو دیکھنے لگے کبھی وہ اپنے دوست کو دیکھتے جس نے پہلی بار کسی لڑکی سے مار کھائی تھی لبابہ نے غصے سے ان لڑکوں کو دیکھا اب بھی میرا ساتھ چاہیے یا مزہ لینا ہے زمین پر گرا لڑکا اٹھا تھا۔۔"""""

میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو مار وا سے وہ لڑکا اپنے منہ سے خون نکلتے کو صاف کیا اور اپنے دوستوں کو کہا وہ لڑکے بھی اس لڑکے کی بات سنتے لبابہ کی جانب بڑھے تھے۔۔"""

ارے دوستوں رکو تو سہی اپن بھی اگیا ہے اپن بھی تھورا سا حصہ ڈالے اپنہ چین پر انگلی پھیرتے ایک سٹائل سے چلتا ہوا ارہا تھا عینک نیچے کرتے اس نے لبابہ کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ ماری جس سے لبابہ کا کھلا منہ مزید کھل گیا۔۔۔"""

ابے کون ہے تو۔۔۔"""ایک لڑکا غصے سے راج سے بولا۔۔۔"""

افففف اپن کو یہ سوال زہر لگتا ہے چلو پھر بھی بتا دیتا ہو میں ہوان میڈم کا رکھوالا۔۔۔راج اپنی عینک اتارتا اپنے شرٹ کے اندر لٹکا گیا۔۔۔"""

راج تم یہاں۔۔۔"""لبابہ نے مسکراتے ہوے کہا۔۔۔"""

کہاں بھی تھا جہاں جہاں میڈم کو میری ضرورت پڑے گی جینا میڈم مصیبت میں ہو گی وہاں اپن حاضر ہو جائے گا۔۔۔"""

اوئے توجو بھی ہے یہاں سے جا اس لڑکی کو تو اس کی اوقات دیکھانی ہی پڑے گی وہ لڑکا آگے بڑھتے اس سے پہلے لبابہ تک اس کا ہاتھ پہنچتا راج نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا میڈم تک پہنچنے سے پہلے کسی بھی مصیبت کو مجھ سے ہو کر گزرنا ہو گا راج نے شدت بھرے لہجے میں کہا راج کی بات سنتے لبابہ راج کو دیکھنے لگی راج کی بات سنتے لبابہ کا دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا دیکھتے ہی دیکھتے لبابہ کو کچھ بھی کرنا نہیں پڑا اور لڑکے سارے زمین پر پڑے کراہ رہے تھے لبابہ ابھی تک راج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"""

ہیلو میڈم۔۔۔۔"""راج نے لبابہ کے آگے چٹکی بجائی جس سے لبابہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔"""

ہاں کیا ہوا۔۔۔""""لبابہ ہوش میں آتی بولی۔۔۔"""

پیار ہوا ہے۔۔۔۔راج نے شوخ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔"""

تمہیں اور پیار ہو ہی نا جائے۔۔۔لبابہ نے راج کے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔۔۔"""

ایک نہ ایک دن تو پیار ہو ہی جائے گا اپن کے دل میں بھی جذبات ہیں اپن کا بھی دل کرتا ہے اس کی شادی ہو اس کی بیوی اس کا خیال رکھے راج نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے شرماتے ہوئے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا کہ لبابہ کا قہقہ کر وہاں گونجا تھا تم واقعی بہت فنی ہو رہا اج وہاں رکھی پانی کی بوتل اٹھاتے بابا اپنی گاڑی کی طرف چل پڑی ویسے میڈم اپ یہاں کیا کر رہی تھی میں ایک کیس کے سلسلے میں جا رہی تھی اور یہاں پر میری گاڑی خراب ہو گئی تو بس یہ سب ہو گیا تم یہاں کیا کر رہے ہو ان بابا نے اپنی انکھیں چھوٹی کرتے ہوئے راج کو حیرت بھری نظروں سے دیکھا میں نے کہا نا میڈم کہ جہاں جہاں میڈم کو مصیبت ہو گی وہاں وہاں اپ کو اللہ وہاں خود ہی بھیج دے گا اس کا مطلب تم اللہ کی طرف سے میرے لیے محافظ بن کر ائے ہو ہاں اپ ایسا ہی سمجھ لیں میڈم کہ اللہ نے ہی مجھے اپ کی زندگی میں بھیجا ہے تاکہ جا کر اپ کی زندگی بدل ڈالوں راج نے گنبھیر لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ لبابہ کو سمجھ نہیں ایا تھا چلو دیکھتے ہیں تم میری کیسی زندگی بدلتے ہو کب تک میرے محافظ بنتے ہو ں ابھی تو مجھے دیر ہو رہی ہے میں نے کیس کے سلسلے میں جانا ہے تو میڈم پھر کب ملیں گی میرا تو دل تھا کہ میں اپ کے ساتھ ٹائم سپینڈ کروں لیکن اپ جا رہی ہیں ہاں جانا ضروری ہے اور انشاءاللہ کل ملتے ہیں کل میں تمہیں خود کال کروں گی ٹھیک ہے جیسا اپ کا حکم میڈم راج نے نیچے جھکتے ہوئے حکم ماننے انداز میں کہا تل بابا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نہیں تھی او کے اللہ حافظ یہ کہتے لبابہ گاڑی میں بیٹھے اور چلی گئی اور پیچھے ربابہ کی گاڑی دیکھتے راج کے چہرے پر وحشت ناک مسکراہٹ ائی تھی اپ کی زندگی میں بدلوں گا اور بہت جلد بدلوں گا جس طرح میری قیمتی چیز چھینی ہے نا اپ لوگوں نے ویسے ہی اپ کی زندگی نہ چھین لی تو میرا نام بھی زمار راجپوت نہیں اپنی انکھوں میں چشمہ لگائے وہ بھی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔"""

"""""----------

داید تم نے کیف کی بیوی پر نظر رکھی ہوئی تھی؟ضمار نے اس سے سوال کیا۔داید نے ٹھنڈی آہ خارج کی۔۔

ہاں میں نے کیف کی بیوی پر نظر رکھی ہوئی ہے وہ اس وقت اپنی بیوی کو شاپنگ کروانے کے لیے مال لے کر جا رہا ہے داید نے ملی ہوئی معلومات ضمار کو بتا دی۔۔

جب وہ مال سے باہر نکلے حملہ کروادینا کیف کی بیوی پر ضمار نے انکھوں میں وحشت کے لیے کہا۔۔دایدا اپنا بالائی لب دانتوں میں سختی سے کاٹا۔۔۔""

ضمار وہ چھوٹی بچی ہے اس کے ساتھ یہ کرنا ٹھیک نہیں رہے گا دایدنے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔دایدکا دل راضی نہیں تھا اس چھوٹی سی بچی پر حملہ کروانے کو۔۔

میری بہن بھی چھوٹی تھی کیف کو اس پر ترس ایا تھا جو میں اس کی بیوی پر ترس کھاؤ ضمار سفاکیت کے آخری درجے پر پہنچ چکا تھا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ دل معصوم ہے۔۔۔۔۔""

اسے صرف اپنا بدلہ لینا تھا کیف سے اور بدلہ لینے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔۔۔۔۔

ضمار ایک مرتبہ پھر سوچ لو وہ معصوم ہے دایدنے اخری مرتبہ کوشش کی کہ ضمار اس پر حملہ کروانے کے لیے منع کرتا ہے۔۔۔۔

میری ایک مرتبہ کہی گی بات تمہیں سمجھ نہیں آتی دایدد۔۔۔۔۔۔میں نے کہا اس پر حملہ کرواؤ میں کیف کی انکھوں میں دل کو کھونے کا ڈر دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ضمار نے اپنی بات مکمل کر کے کال کٹ کر کے موبائل صوفے پر سائیڈ پہ پھینکا۔۔۔۔۔اس کی پیشانی اور کنپٹی کی رگیں زیادہ ابھری ہوئی تھی جیسے ابھی پھٹ جائیں گی۔۔۔۔"

دایدنے لمبا سانس لیا اس نے اپنی دوستی کی خاطر دل پر حملہ کروانا پڑے گا۔۔کار کیپ چابی پکڑ کے اپنا موبائل اور وائلٹ ہاتھ میں پکڑا تیز قدم بڑھاتے پورچ میں کھڑی کار میں بیٹھا موبائل رکھا اور کیف اور دل کی مال کی طرف جا رہے ہیں۔مال کا معلوم ہوتے ہیں اس میں اپنا رخ اُس جانب کر لیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہبی مجھے چاکلیٹ،ائس کریم،ٹیڈی بیئر،فراک اور جوتے بھی اور،اور تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر دل سوچ میں گم ہو گئی اسے ادھی چیزیں بھول چکی تھی جو اس نے سوچی ہوئی تھی کہ وہ کیف کے ساتھ جا کر مال سے خرید کر لائے گی۔۔۔۔۔""

میری پیاری سی وائفی کو جو چیز مال میں پسند ائے گی بس اس پر ہاتھ رکھ دینا تمہارا ہبی اسی وقت میں لے کر دے گا۔کیف نے مسکراتے ہوئے کار ڈرائیو کر کے اس کی جانب پیار بھری نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔مال کے پارکنگ ایریا میں کار روک کر باہر نکلتے دل کی جانب سے دروازہ کھولا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تا کہ وہ اس کا ہاتھ تھام کر کار سے باہر نکلے۔۔۔۔

دل بالکل پرنسز والی فیلنگ آ رہی تھی اپنا چھوٹا سا ہاتھ کیف کے ہاتھ کے اوپر رکھتے آنکھیں پٹپٹا کر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

بالکل تم اپنے ہبی کی پرنسز ہی تو ہو اس کا ہاتھ پکڑ کے مال کے اندر داخل ہوا سب سے پہلے ٹیڈی بیئر کی شاپ پر گئی اور تین چار ٹیڈی بیئر اپنی گود میں اٹھا کر کیف جیسے ہی اس شاپ کے اندر داخل ہوا دل اس کے سامنے کھڑی ہو گئی اور ٹیڈی بیئرز کی طرف اشارہ کیا۔۔

کیف اس کے پیچھے کھڑے ہوا دل کو شانوں سے تھام کر اسے کاؤنٹر کی جانب لے کر گیا اور ایک سیلز مین کو اشارہ کیا کہ یہ تمام ٹیلی ویئر پیچ کر دے۔ٹیلی ویورز کے بیگ ہاتھ میں پکڑے ابھی وہ دونوں وہاں سے باہر نکلے ہی تھے کہ دل کپڑوں والی شاپ پر چلی گئی وہاں سے ڈھیر سارے کپڑے جو پسند اتے گئے ہاتھ میں پکڑ کر کیف کے اندر داخل ہوتے ہی پھر اس کے سامنے تمام کپڑے رکھ دیے۔۔اسی طرح کر کے وہ کئی شاپ کے اندر گئی اور جو چیز پسند اتی کیف کے سامنے کرتی تھی کیف نے ایک مرتبہ بھی اسے منع نہیں کیا کہ تم اتنی زیادہ چیزیں خرید رہی ہو اس کی پرنسس جس چیز پر ہاتھ رکھے گئی اس نے وہیں سے خرید کر لے دی۔۔۔۔۔۔""""

کوئی چیز رہ تو نہیں گئی ؟ کیف نے آدھے سے زیادہ سامان کار میں رکھوا دیا تھا لیکن ابھی بھی اس کے ہاتھ کیف کی دل کی چیزوں کے بیگز سے بھرے ہوئے تھے۔۔

ہبی ایک چیز تو رہ ہی گئی جس کے لیے میں نے شرط لگائی تھی دل باقی کی چیزیں بھی گاڑی میں رکھواتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔""

وہ کیا۔۔""کیف آنکھیں پھاڑے ابھی بھی دل کو دیکھ کر رہا تھا اب کیا رہتا ہے۔۔۔۔""

ہبی بولنے والا طوطا رہ گیا دل میں اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے بتایا۔۔

طوطا۔۔۔۔۔""کیف ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دل سے بولا وہ دیکھ رہا تھا یہاں طوطا کیسے آگیا۔۔""میرے دل یہاں پر بولنے والا طوطا کیف ارد گرد دیکھا۔بھلا اس مال میں بولنے والا کہاں سے آنا تھا۔۔۔۔

چلو تم میرے ساتھ۔۔۔۔پہلے باقی کا سامان کار میں رکھتے ہیں اس کے بعد اس شاپ پر چلیں گے جہاں پر طوطے موجود ہو کیف نے اسے باہر کی جانب چلنے کا اشارہ کیا دل مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چل کر پارکنگ ایریا میں گئی۔۔کار کی پچھلا سیٹ پر وہ سارا سامان رکھا ڈکی اور کار تقریبا ادھی کار دل کی خریدی گئی چیزوں سے بھر گئی تھی۔۔ادھا گھنٹہ خوار ہونے کے بعد کیف کو ایک شاپ نظر ائی جہاں طوطے موجود تھے۔۔۔ضمار کے آدمی ان کا پیچھا کر رہے تھے ان کا انداز ایسا تھا کہ کیف کو محسوس نہ ہوا کہ کچھ گاڑیاں ان کا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔دل اس کے ساتھ شاپ کے اندر گئی اسے ایک بولنے والی طوطی بہت پسند ائی تھی۔۔

ہمیں بولنے والا طوطا چاہیے۔۔۔۔۔کیف سیلز مین سے کہا۔۔

ہی مجھے وہ لینا ہے دل نے فوراً اس طوطی کی طرف اشارہ کر دیا۔۔

سر یہ طوطی ہے طوطا نہیں۔۔۔۔۔سیلز مین نے بتانا ضروری سمجھا کہ اس بچے نے جس پرندے کی طرف اشارہ کیا ہے وہ طوطا نہیں طوطی ہے۔۔۔

ہی مجھے یہی چاہیے دل نے اس طوطی کی طرف اشارہ کیا کیف نے سیلز مین کو وہی دینے کا کہا اور اسے پیمنٹ کرنے لگا۔۔

ہی میں اپنی طوطی کو لے کر کار میں بیٹھنے لگی ہوں اپ اجانا وہ ابھی پیمنٹ کر رہا تھا جب دل خوشی سے چہکتی ہوئی بول کر اس شاپ سے باہر جا کر کار میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔کیف بھی مسکراتا ہوا واپس آیا اور دل کو دیکھنے لگا جو پنجرے میں ہی طوطی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی اس سے پہلے کے کیف گاڑی میں بیٹھتا کیف نے اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالا تو اسے اپنا موبائل نا ملا لگتا ہے شاپ پر رہ گیا """"۔۔۔۔

دل تم یہاں بیٹھو میں ابھی اپنا موبائل لے کر آتا ہو یہ کہتے کیف اندر چلا گیا کیف کے اندر جاتے ہی وہاں پر موجود ضمار کے آدمیوں نے گولیاں چلانا شروع کر دی۔۔دل کے ہاتھوں سے چھوٹا پنجرا نیچے کی جانب گرا۔۔وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر سختی سے انکھیں بند کر گئی۔۔۔۔۔کیف کی کار بولٹ پروف تھی جس کی وجہ سے صرف شیشے پر نشانات پڑے تھے گن سے نکلی گولیاں اس کار کے شیشو کو توڑ نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔۔دل کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے۔چہرے بلکل زرد پر گیا۔ہاتھ پاؤں پر لرزا طاری تھا۔۔۔

کیف گولیوں کی آواز سن کر باہر کو بھاگا لیکن تب تک ضمار کے ادمی وہاں سے جا چکے تھے۔کیف نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا دل برے طریقے سے کانپ رہی تھی اس کا وجود ہولے سے ہچکولے کھا رہا تھا۔۔۔۔۔"""

دل۔۔۔۔۔"""اسے شانوں سے پکڑ کر کار سے باہر نکال کر سختی اپنے سینے سے لگا لیا اس کے وجود میں مزید لرزاہٹ طاری تھی ۔۔۔کیف نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما جو بالکل زرد پڑ چکا تھا۔۔

کیف کو خیر انگی ہو رہی کون تھا جو اس کی بیوی پر حملہ کر گیا تھا اسے تو اب کیف کو چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔۔"""

ہ۔ہ۔ہب۔ہی۔۔۔۔مشکل اٹکتے ہوئے اسے پکارا کہ اسے اپنے سینے سے لگا کر اس کی پیٹھ سہلانے لگا تا کہ اس کی سانس بحال ہو۔۔۔

کچھ نہیں ہوا! کیف نے اس کی پیشانی پر مہر ثبت کی الٹے ہوئے پنجرے کو پکڑ کر باہر نکالتے دل کو سیٹ پر بٹھایا اور پنجرے کو پچھلی سیٹ پر رکھ دیا۔۔کار میں بیٹھتے۔دل کا سر اپنے کندھے پر رکھتے اس کا رخسار سہلانے لگا۔۔۔کیف ڈرائیو کر رہا تھا دل کو اس ٹائم اپنے طوطے کی کوئی ہوش نہیں تھی وہ ڈر ہی اتنا گئی تھی۔۔۔""

دل سب ٹھیک ہے! وہ اسے حوصلہ دے رہا تھا تاکہ اس کا ڈر کم ہو۔اپنے ہی کے کندھے پر سر رکھنے کی وجہ سے اس کا وجود اب کم کانپ رہا تھا۔۔کیف کی کار کا رخ گھر کی جانب تھا۔۔جیسے ہی کار گھر کے پورچ میں روکی۔۔۔۔کیف نے دل کی جانب دیکھا تو وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر کیف کی گود میں بیٹھ کے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا ابھی بھی ڈر رہی ہے کیف نے ملازم کو بلا کر طوطا کمرے میں رکھنے کو کہا اور دل کو اپنی گود میں اٹھاتے ہی کمرے میں لے گیا تانیہ جو کمرے سے نکل رہی تھی کیف کے ساتھ دل کو لگے دیکھ پھر سے جل۔ بھن گی اسے سب جلد سے جلد کچھ کرنا تھا تاکے دل خود ہی کیف سے دور ہو جائے

""_____

""_____

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 26 ❤□❤□

دل بے ہوش ہی تھی کیف اسے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا اور جلدی سے بیڈ پر لٹایا۔۔دل۔۔۔۔دل۔۔۔کیف مسلسل دل کے گال تھپتھپا رہا تھا لیکن دل بے ہوش ہو چکی تھی کیف نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی اور اسے انے کا کہا تب تک کیف دل کے پیروں پر مالش کرنے لگا کیف کی اواز سنتے امنہ اور تانیہ بھی کمرے میں داخل ہوئی پیچھے پیچھے طہام بھی کمرے میں داخل ہوا اور دل کو بے ہوش دے کر طہام بھی جلدی سے دل کے پاس ایا۔۔۔""

کیا ہوا بھائی دل کو دل ٹھیک تو ہے نا طہام پریشانی سے پوچھنے لگا طہام کے پوچھنے پر کیف نے بس سر ہاں میں لایا۔۔۔""

کیف کیا ہوا ہے دل کو امنہ نے بھی کیف سے پوچھا۔۔۔""

ماما پتہ نہیں کس نے حملہ کیا ہے گاڑی پر اور یہ ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئی ہے دل کو بے ہوش ہوتے دیکھتے تانیہ تو خوش ہوئی تھی لیکن دل کی اتنی پرواہ کرتے دیکھ کیف کی تانیہ نے غصے سے اپنی خالہ کی جانب دیکھا جو اسے انکھوں ہی انکھوں میں اشارہ کرتے چپ رہنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔"""

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر اگیا ڈاکٹر نے اتے ہی دل کو چیک کیا سب لوگ کمرے میں ہی کھڑے تھے دل کا چیک اپ کئے ڈاکٹر کیف کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔"""

ڈاکٹر دل ٹھیک تو ہے نا۔۔۔"""

جی مسٹر کیف دل بالکل ٹھیک ہے وہ بس ڈر کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہے تھوڑی ہی دیر میں اسے ہوش اجائے گا بس اسے باتوں میں لگا کر رکھیے گا تا کے اس کا دھیان اس وجہ پر نہ جائے جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوئی ہے باقی سب کچھ ٹھیک ہے بس اپ اس کا خیال رکھیے گا۔۔۔۔"""

تھینک یو سو مچ ڈاکٹر کیف ڈاکٹر کا تھینک یو کرتے ہوئے دل کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا ڈاکٹر بھی باہر چلا گیا امنہ اور تانیہ دونوں بھی دل کو دیکھتے ہوئے باہر چلی گئی جاؤ طہام تم بھی کمرے میں جاؤ جب دل کو ہوش ائے گا تو ملنے اجانا اس سے۔۔۔"""

جی بھائی میں جاتا ہوں دل کی کیف کی بات سنتے طہام بھی باہر چلا گیا اب کیف کو بس دل کے ہوش انے کا انتظار تھا۔۔۔۔"""

دائد جیسے ہی دل کی گاڑی پر حملہ کر کے واپس ایا لاؤنج میں ضمار بیٹھا داید کا انتظار کر رہا تھا داید کو اندر اتے دیکھ کو ضمار نے داید کو آواز دی۔۔۔۔"""

ہاں بولو۔۔۔۔"""

جو کام میں نے تمہیں بولا تھا وہ تم نے کر دیا۔۔۔"""

ہاں ضمار جو تم نے بولا تھا میں نے وہ کر دیا اس معصوم بچی پر میں نے حملہ کروا دیا اس معصوم بچی نے اتنے پیار سے طوطا پکڑا ہوا تھا میرا تو دل ہی نہیں کر رہا تھا اس پر گولی چلانے کو لیکن تمہارے کہنے پر چلا کرایا ہوں داید نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے گہرا سانس بڑھتے ہوئے ضمار کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔"""

تمہیں بہت اس سے ہمدردی ہو رہی ہے کوئی ضرورت نہیں اس سے ہمدردی کرنے کی وہ ہمارے دشمن کی بیوی ہے اس کے شوہر نے ہی ہماری تمنا کو مارا تھا تمہیں یاد ہے نا۔۔۔"""

ہاں میں جانتا ہوں اس کے شوہر نے مارا تھا لیکن اس معصوم بچی کا تو کوئی قصور نہیں نا دائد نے پھر سے ضمار کو سمجھانا ویسے بھی اس کی بیوی کی بہن ہی ہے جیسے تم پرنسز کی طرح پیار کرتے ہو دائد نے امید کے بارے میں بات کرتے ہوئے ضمار سے کہا۔۔۔""

پلیز دائد ان کے بارے میں مجھ سے بات مت کرو اور امید اس کی بہن نہیں ہے وہ میری بیٹی ہے میری آج کے بعد میری امید کو ان کے ساتھ مت ملانا اکھڑے ہوئے لہجے میں کہہ کر ضمار اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔""

دائد ضمار کی بات سنتے خیرت سے ضمار کو دیکھتا رہ گیا وہ کب سے امید کے لئے اتنا پوزیسو ہو گیا تھا پھر نفی میں سر ہلاتے گہرا سانس بھرتے اس نے کیچن کی جانب دیکھا صبح سے کاموں میں لگا ہوا تھا اسے اس ٹائم شدید بھوک لگ رہی تھی دائد کچن کی طرف دھیان کیا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا دائد خود ہی اٹھ کر کچن کی طرف چلا گیا تاکہ اپنے لیے کچھ کھانے کے لیے دیکھ سکیں۔۔"۔

جیسے ہی دل کو ہوش ایا اس نے اپنی گرے انکھیں ہلکی ہلکی کھول کر سامنے اپنے پاس بیٹھے اپنے ہی جان کو دیکھا جیسے ہی اس نے کیف کو دیکھا جلدی سے اٹھتے اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔""

دل۔۔۔۔اچانک سے دل کو اپنے سینے سے لگتے دیکھ کیف نے دل کو پکارا۔۔۔""

و۔۔۔ہہ۔۔۔۔۔وہ ہی جان وہ کسی کسی نے مجھے مارا وہ گولی چلائی تھی میں ڈر گئی تھی ہچکیوں سے روتے ہوئے دل کیف سے کہنے لگی کیف کو دل کے رونے سے بہت تکلیف ہو رہی تھی اس نے جلدی سے دل کو اپنے حصار میں لیا۔۔۔""

کچھ نہیں ہوا میری جان میرے دل تم ٹھیک ہو دیکھو تم میرے سامنے بیٹھی ہو اور میں بھی تمہارے سامنے بیٹھا ہوں میں بھی بالکل ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا ڈرنے کے کوئی ضرورت نہیں ہے اور وہ دیکھو تمہاری جو طوطی تم نے خریدی تھی وہ بھی ٹھیک ہے کیف نے دل کا دھیان طوطے کی طرف کروانا چاہا لیکن اس ٹائم دل اتنا ڈری ہوئی تھی کہ وہ اس کے سینے سے اپنا چہرہ ہی نہیں نکال رہی تھی اور دل کے حملے کا سنتے لبابہ بھی گھر میں داخل ہوئی۔۔۔۔""

لبابہ نے شکر کیا کہ اس کا ٹاکرا تانیہ سے یا امنہ سے نہیں ہوا کیف نے اسے بتا دیا تھا کہ تانیہ ائی ہوئی ہے تانیہ اور لبابہ کی زرہ سی بھی نہیں بنتی تھی لبابہ کو تانیہ بالکل بھی پسند نہیں تھی جب بھی تانیہ آتی تھی وہ تو پہلے ہی کیف پر قبضہ ہی جمع کر بیٹھ جاتی تھی اس دفعہ تو دل تھی تو کیف تانیہ کی طرف دھیان ہی نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔۔""

جیسے ہی لبابہ کمرے میں داخل ہوئی دل کو کیف کے ساتھ چپکے دیکھ کر وہ اس نے اپنے لبوں پر ائی مسکراہٹ کو روکا۔۔۔۔

اہم۔۔۔۔اہم۔۔۔۔دونوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے لبابا نے اپنا گلا کھنگاڑا۔۔۔۔تو کیف نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں پر لبابہ کھڑی تھی دل نے بھی اپنی انسو بہاتی انکھوں سے لبابہ کو دیکھا۔۔۔"""

آپی۔۔۔۔دل کیف سے الگ ہوتی جلدی سے لبابہ کے پاس گئی اور اس کے ساتھ چپک گئی لبابہ کو حیرت ہوئی کہ دل اس کے ساتھ کتنا پیار کرتی ہے کہ وہ اپنے ہی جان کو چھوڑ کر اس کے ساتھ پاس اگئی ہے۔۔۔۔"""

میری جان کیسی ہے لبابہ نے دل کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے پیار بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔"""

میں ٹھیک ہوں آپی لیکن میں بہت ڈر گئی تھی نا دل نے اپنی انکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔۔"""

ارے ارے میرا بچہ ڈر گیا تھا ڈرنے کی کوئی بات نہیں میری جان تمہارا شوہر اور میں ہوں نا تمہارے پاس تو ڈر کس بات کا دل تو ایک بہت اچھی بچی ہے بریو بچی ہے کسی سے نہیں ڈرتی ہے نا لبابہ نے دل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے بیڈ پر بٹھایا اور اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔"""

ہاں میں بریو بچی ہوں لیکن میں ڈر گئی تھی نا وہ کون لوگ تھے جنہوں نے گولی چلائی تھی دل کیف کو دیکھ کر اس سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔"""

کوئی نہیں میرے دل پتہ ہے نا تمہارے ہی جان پولیس میں ہے تو اسے کئی دشمن پیدا ہو جاتے ہیں نا تو وہ پھر ڈراتے ہیں تو تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہم دونوں تمہارے ساتھ ہیں نا لبابہ نے پیار سے دل کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔۔"""

آپی۔۔۔۔اپ کہاں تھی اتنے دن ہو گئے اپ ائی ہی نہیں دل لبابہ سے بات کرتے کرتے اہستہ اہستہ اس حملے کو بھولتے ہوئے اس سے ناراض ہونے لگی۔۔۔۔"""

اے میرا بچہ میں بزی ہوتی ہوں نہ پتہ ہے نا میرے پاپا بھی گھر میں ہوتے ہیں اسی لیے جاب سے گھر جاتی ہوں تو ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلتا لیکن اب میں ائی ہوں نا تو اپ کے ساتھ کھیلوں گی ٹھیک ہے ناراض نہیں ہوتے اچھے بچے ناراض نہیں ہوتے لبابہ نے دل کو پیار سے مناتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

کیف لبابہ اور دل کی باتیں سنتا ہوا مسکرا رہا تھا شکر کر رہا تھا کہ دل لبابہ کے انے کی وجہ سے اس کا دھیان اس حملے سے ہٹ گیا ہے اچھا لبابہ اپی یہ دیکھیں نا میں طوطا خرید کا لے کر ائی ہوں باتیں کرنے والا اسے میں اچھی اچھے باتیں بھی سکھایا کروں گی دل اپنے

کمرے میں ایک طوے کی اواز سنتے ہوئے اس کا دھیان طوطے کی طرف گیا اور اٹھ کر وہ طوطے کہ پاس چلی گئی اور پنجرہ اٹھا کر وہ لبابہ اپی کے پاس لے ائی۔۔۔۔"""

لبابہ نے کیف کو دیکھا کہ اس کو طوطے کا کون سا شوق چڑھ گیا ہے تو کیف نے اپنے کندھے اچکائے کہ پتہ نہیں یہ مجھ سے کیا کیا کرواتی رہے گی۔۔۔۔"""

بہت پیارا ہے طوطا اس کا تم میں بہت دھیان رکھنا پڑے گا اور ہم دونوں اسے اچھی اچھی باتیں سکھائیں گے ٹھیک ہے لبابہ بھی اس طوطے کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔"""

اس سے پہلے کہ لبابہ کچھ اور کہتی طہام کمرے میں داخل ہوا تھا اسے بھی نیند نہیں ارہی تھی اس کی دوست بیمار تھی اور طہام کو دیکھتے ہوئے دل تہام کے پاس گئی تام دیکھو میں طوطا لے کر آئی ہوں کیسا ہے دل تو اس حملے کو مکمل بھولتے ہوئے اب سب کو اپنا طوطا دکھا رہی تھی۔۔۔۔۔"""

ہاں بہت اچھا ہے دل اور تمہاری طبیعت کیسی ہے طہام نے ایک نظر طوطے کہ دیکھا پھر دل کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا

"""۔۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں چلو اباہر جا کے ناہم دونوں طوطے کے ساتھ باتیں کرتے ہیں ٹھیک ہے ہبی میں جاؤں دل نے معصومیت سے کیف سے اجازت مانگی ہاں ٹھیک ہے جاؤ لیکن جلدی واپس اجانا ٹھیک ہے طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا پھر اکے ریسٹ بھی کرنی ہے

"""۔۔۔

او کے ہبی جان دل طہام کے ساتھ باہر جاتی ساتھ ساتھ اپنے طوطے کو بھی لے گئی۔۔۔۔۔"""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""

دل کے باہر جاتے ہی لبابہ نے کیف کو دیکھا کیف تمہیں دھیان رکھنا چاہیے تھا کافی زیادہ ہمارے دشمن ہیں تم کیسے دل کو اکیلے چھوڑ سکتے ہو ویسے تمہیں کس پر شک ہے کہ ہم پر کون حملہ کر سکتا ہے لبابہ نے گہری نظریں کیف پر ٹکاتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔"""

میں نہیں جانتا لبابہ کے کس نے حملہ کیا ہے اگر مجھے پتہ چل گیا کہ کس نے میری بیوی کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے تو اسے میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا کیف کی انکھیں اس انسان کو سوچتے ہوئے لال ہو رہی تھی۔۔۔۔"""

جیسے وہ انسان ابھی کیف کے سامنے ائے گا اور کیف اس کے گچی مروڑ دے گا اس سے پہلے کہ لبابہ کچھ کہتی کیف کے نمبر پر ایک کال ائی کیف نے حیرت سے اس انجان نمبر کو دیکھا اور پھر لبابہ کو دیکھا اس وقت کس کی کال اسکتی ہے۔۔۔۔"""

اٹھاؤ تو صحیح پتہ چل جاتا ہے کس کی کال ہے کیف نے اس انجان نمبر سے اتی ہوئی کال کو اٹھایا۔۔۔۔"""

کیسے ہو ایس ایس پی کیف ملک۔۔۔۔ بلیک شیڈو کی اواز کیف کو سنائی دی پہلے تو کیف پہچانا ہی نہیں لبابہ نے کیف کو اشارہ کیا کہ وہ سپیکر کو ان کرے تا کہ وہ بھی دوسری طرف انسان کو سن سکیں۔۔۔۔"""

کون ہو تم کیف نے جاننا چاہا۔۔۔۔"""

ارے ایس ایس پی کیف ملک اتنی اسانی سے مجھے بھول گئے کہ میں کون ہوں میں وہ ہوں جسے اتنے سالوں سے تم لوگ کتوں کی طرح ڈھونڈ رہے ہو لیکن شیر کو اپ لوگ ڈھونڈ ہی نہیں پا رہے ہو اور میں نے یہ پوچھنے کی لیے کال کی تھی کہ تمہاری بیوی زندہ ہے یا اوپر پہنچ گئی ہے بلیک شیڈو نے کیف ملک کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کی بیوی کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔"""""

بلیک شیٹ ہو تم کیف کی اواز دوسری طرف پہنچی تو بلیک شیڈو کا ایک قہقہہ کیف اور لبابہ کو سنائی دیا تھا اور بلیک شیڈو کا قہقہ سنتے کیف نے اپنی مٹھیاں بھینچی تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو نقصان پہنچانے کی۔۔۔۔"""

ہمت کی تو بات مت کرو ایس ایس پی کیف ملک میں کیا کیا کر سکتا ہوں یہ تم لوگ اب بھی شاید جان نہیں پایا یا شاید یہ جان کے بھی انجان بن رہے ہو چار سال ہو گئے ہیں تم لوگوں کو مجھے پکڑتے ہوئے لیکن میرے سائے تک بھی تم لوگ نہیں پہنچ پائے اور تم لوگ میری ہمت کی بات کرتے ہو شکر مناؤ صرف میں نے حملہ کیا ہے جان سے نہیں مارا۔۔۔۔"""""

بکواس بند کرو اپنی بلیک شیڈو۔۔۔۔ آج کے بعد تم نے میری فیملی کی طرف دیکھا بھی تو آنکھیں نکال دو گا تمہاری میں کیف بھی بلیک شیڈو پر پھنکارا اور کیف کی بات سنتے بلیک شیڈو نے دوسری طرف اپنے جبڑے بھینچتے ہوئے دانت کچکچاتے جیسے وہ کیف کو اپنے دانتوں تلے چبا دے گا پہلے ڈھونڈ تو لو پھر میری آنکھیں بھی نکال لینا۔۔۔۔"""

ڈھونڈ تو میں تمہیں لوں گا بلیک شیڈو اور جس دن تمہیں میں ڈھونڈوں گا نا اس دن یقین کرو کہ اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی ماروں گا کیونکہ تمہاری وجہ سے میری بیوی ڈری ہے نا ایسے ہی تمہیں تکلیف دوں گا یہ میری بات یاد رکھنا۔۔۔۔۔"""""

اور ایک میری بھی بات یاد رکھنا ایس ایس پی کیف اور میں جانتا ہوں تمہارے پاس تمہاری کزن لبابہ میڈم بھی بیٹھی ہو گی لبابہ بلیک شیڈو کی بات سنتے حیرت سے کیف کی طرف دیکھنے دیں کہ اس کو کیسے پتہ۔۔۔۔"""

تم لوگوں سے میرا بہت پرانا حساب نکلتا ہے۔۔۔۔"""

اخر تم چاہتے کیا ہو ہم سب سے بلیک شیڈو کیوں ہمارے پیچھے پڑے ہو۔۔۔۔۔"""

تم لوگوں کے پیچھے پڑنے کی ایک خاص وجہ ہے جو وقت انے پر جب میں بدلہ لے لوں گا تب تم لوگوں کو معلوم ہو گا اور دوسری بات کہ میں اس ملک میں برائیوں کو ختم کرتا ہوں جن لوگوں کو تم لوگ انصاف نہیں دے سکتے نا ان لوگوں کو میں انصاف دیتا ہوں وہ بھی اپنے طریقے سے اسی لیے مجھے میرے کام سے روکنے کی کبھی بھی کوشش مت کرنا ایس ایس پی کیف ملک ورنہ تم لوگوں کے لیے اچھا نہیں ہو گا اور ائندہ بھی اپنی فیملی اور اپنی پیاری سی کیوٹ سی بیوی پر دھیان رکھنا کسی دن کوئی تم سے بچھڑ گیا تو پھر مجھے شکایت مت کرنا کہ میں نے تم لوگوں کو پہلے وارن نہیں کیا بلیک شیڈو کے لہجے میں کیف اور لبابا کو ایک وحشت سی محسوس ہوئی تھی جو دونوں کو ہی پریشان کر چکی تھی یہ کہتے ہی بلیک شیڈو نے کال بند کر دی۔۔۔۔"""

ہیلو ہیلو ہیلو کیف بلیک شیڈو کو اوازیں ہی دیتا ہے لیکن وہ کال بند کر چکا تھا کیف نے اپنی مٹھی میں ہی موبائل کو زور سے جکڑا جیسے وہ موبائل کو ہی توڑ دے گا۔۔۔۔"""ریلیکس ہو جاؤ بلیک شیڈو کو ہم جلدی ہی پکڑ لیں گے لبابہ کیف کو اتنے غصے میں دیکھ کر اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔"""

کیسے پکڑیں گے لبابہ کیسے اس سے اج تک ہم نے دیکھا تک نہیں ہے چار سال ہونے والے ہیں اسے پکڑنے کی ہم ایک ناکام سی کوشش کر رہے ہیں اور تم کہتی ہو پکڑ لیں گے اس نے میری بیوی پر ہاتھ ڈالا ہے لبابہ ایک ملک کے ساتھ ساتھ اس نے پرسنل اٹیک بھی کیا ہے اور ابھی تو میں اسے چھوڑنے والا نہیں ہوں جیسے بھی کر کے اسے میں پکڑوں گا چاہے بڑی مچھلی کو پکڑنے کے لیے مجھے چھوٹی مچھلی کا شکار کیوں نہ کرنا پڑے میں اب کروں گا اور تم دیکھتی جاؤ میں اب کرتا کیا ہوں۔۔۔"""""

کیف مجھے اس وڈیرے کے بارے میں بھی بات کرنی ہے اس دن تو وہ کورٹ میں جا کر بچ گیا تھا لیکن اگلی پیشی پر وہ بچنا نہیں چاہیے کچھ بھی کر کے اسے جیل میں مجھے بند کروانا ہی کروانا ہے لبابہ تیمور سکندر کے بارے میں بات کرتے ہوئے کیف سے کہنے لگی

"""۔۔۔۔

تم پریشان مت ہو لبابہ بہت جلد ہم ان دونوں کو سزائے موت دیں گے کیف گہرا سانس لیتے ہوئے لبابہ کو حوصلہ دینے لگا۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل یہ تو بہت پیارا طوتا ہے بھائی نے لے کر دیا ہے کیا طوطے کے پاس بیٹھتے ہوئے دونوں ہی طوطے کو دیکھتے ہوئے اپس میں باتیں کرنے لگے۔۔۔۔"""

ہاں نا مجھے ہبی نے لے کر دیا ہے اور میں اسے بہت پیاری پیاری سی باتیں بھی سکھاؤں گی دل خوش ہوتے ہوئے طہام سے کہنے لگی۔۔۔"""

اچھا پہلے اس کو میرا نام سکھاتے ہیں دل ایک نظر طہام کو دیکھتے ہوئے پھر سے طوطے کی طرف دیکھنے لگے میاں مٹھو بولو دل۔۔۔۔دل خوش ہوتے ہوئے طوطے سے کہنے لگی جیسے وہ ابھی اس کا نام بول دے گا اور وہ طوطا بھی ٹکر ٹکر دل کو دیکھ رہا تھا بولو نا دل میرا نام دل ہے اور تم اج سے میرا نام دل ہی بلایا کرو جب تمہیں بھوک لگا کرے گی تم کہاں کرو گے دل بھوک لگی ہے تو میں تمہیں کھانا دے دیا کروں گی اور دل کی باتیں سنتے طہام ہنسنے لگا۔۔۔۔"""

دل پاگل ہو گئی ہو دل تمہاری باتیں اتنی جلدی طوطے کو سمجھ میں نہیں ائیں گی اس سے اہستہ اہستہ ہی تمہارا نام پکارنا ائے گا نا۔۔۔۔۔"""

ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں اب میں روز اسے چوری کھلایا کروں گی مرچیں کھلایا کروں گی اور طوطا کیا کھاتا ہے دل اپنی تھوڑی پر انگل رکھتے ہوئے سوچنے والے انداز میں کہنے لگی۔۔۔"""

طوطے سب کچھ کھا لیتے ہیں دل لیکن سب سے زیادہ انہیں چوری اور مرچی شوق سے کھاتے ہیں۔۔۔"""

ہاں تو پھر میں اسے چوری کھلایا کروں گی اور مرچی بھی کھلایا کروں گی چلو اب مجھے کمرے میں جانا ہے ورنہ ہبی ناراض ہو جائیں گے۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے دل تم اپنا خیال رکھو میں بھی کمرے میں جاتا ہوں دل بھی طوطے کا پنجرہ اٹھاتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گئی ہبی جان میں اگئی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دل دونوں کو دیکھتے ہوئے کیف سے کہنے لگی۔۔۔"""

اجاؤ میری جان اور یہ پنجرا طوطے کا باہر ہی رہنے دینا تھا نا دل ورنہ ساری رات یہ شور مچائے گا تو ہمیں سونے بھی نہیں دے گا کیف طوطے کا پنجرہ دل کے ہاتھ میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔"""

نہیں ہبی جان یہ میرے کمرے میں ہی رہے گا اور اج سے یہ میرا بچہ ہے اسے میں بولا کروں گی میرا بچہ دل پیار سے طوطے کا پنجرہ کمرے کے ایک کونے میں رکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔"""

بچہ۔۔۔۔۔کیف انکھیں پھاڑے دل کی بات سنتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جب کہ دل کی بات سنتے لبابہ کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔۔"""

ہاں ناہی جان اج سے میرا بچہ ہے اور میں اسے اچھے اچھے باتیں سکھایا کروں گی سب سے پہلے پتہ ہے اسے میں کیا سیکھاو گی یہ سب سے پہلے بولے گا دل۔۔۔دل دھراپ سے بیڈ پر کیف کے پاس بیٹھتے ہوئے خوش ہوتے ہوئے کہنے لگی ہوں۔۔۔۔"""""

ہاہاہا۔۔۔دل تم کتنی کیوٹ باتیں کرتی ہو لبابہ دل کے گال کھینچتے ہوئے پیار سے کہنے لگی تو دل نے شرما کر کیف کو دیکھا اپی لبابہ اتنے زور سے گال کھینچتی ہیں دیکھے ریڈ ہو گئے ہیں اپنے نچلا ہونٹ باہر نکالتے ہوئے دل۔کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔۔"""

نہیں کیا کرو لبابہ میری دل کو تکلیف ہوتی ہے نا کیف پیار سے دل کے گالوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہنے لگا لبابہ نے دونوں ہاتھوں سے دونوں کا صدقہ اتارتے ہوئے ماشاءاللہ کہا کہ تم دونوں ایسے ہی ہمیشہ ساتھ رہو اچھا کیف ابھی میں چلتی ہوں پاپا انتظار کر رہے ہوں گے اب تم لوگ بھی ریسٹ کرو ٹھیک ہے۔۔۔۔"""

لبابہ آپی آپ آتی ہی نہیں اتنا دل کرتا ہے آپ سے ملنے کو ہبی جان بھی آپ کے پاس نہیں لے کر آتے دل منہ بناتے کیف کی شکایت لگانے گی۔۔۔"""

کیف کیوں نہیں لے کر آتے دل کو کل تم دل کو لے کر آؤ گے ہم کہیں گھومنے چلیں گے اوکے پھر لبابہ دل اور کیف سے ملتی ہوئی باہر چلی گئی ابھی وہ کیف کے کمرے سے نکلی ہوئی تھی کہ سامنے تانیہ بھی کچن سے پانی کی بوتل لے کر نکل رہی تھی لبابہ کو دیکھ کر تانیہ کی بھنویں آچکی کی تھی تم یہاں کیا کر رہی ہو اور وہ بھی اس وقت تانیہ عجیب و غریب منہ کے ڈیزائن بناتے ہوئے لبابہ سے کہنے لگی...."""

میں اس وقت کسی کے عجیب و غریب منہ دیکھنے تو اس گھر میں ائی نہیں دل کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے اس کا پوچھنے ائی تھی یار تم بھی اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ میں اس گھر میں کیوں ائی ہوں کب ائی ہو اور کیسے ائی ہو کیونکہ یہ میرے دوست کا گھر ہے میری پھوپھو کا گھر ہے۔۔۔۔"""

انہہ۔۔۔۔۔پھپھو کا گھر ہے پھپھو تو تم جیسے لوگوں کو منہ بھی نہیں لگاتی تانیہ لبابہ لوگوں کے غریبی کا تانہ دیتے ہوئے لبابہ کو نیچا دکھانے لگی۔۔۔۔۔"""""

وہ کیا ہے نہ تانیہ میڈم ہمیں تم لوگوں کی عزت لینی بھی نہیں چاہیے جو لوگوں کی عزت پیسہ دیکھ کر کرتے ہیں اللہ نے جتنی ہمیں عزت دی ہے نا اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے تم لوگوں کی عزت نہ دینے سے ہماری عزت کوئی گھٹ نہیں جائے گی لبابہ بھی کہاں چپ رہنے والی تھی منہ توڑ تانیہ کو جواب دیا۔۔۔"""

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے بولنے کی تانیہ غصے سے لبابہ کے سامنے اکڑ کھڑی ہو گی۔۔۔"""

جیسے تمہاری ہمت ہوئی ہے مجھے تانہ دینے کی ویسے ہی میری ہمت ہو گئی تم جیسے لوگوں کی عزت افزائی کرنے کی اور ائندہ مجھ سے سوچ سمجھ کر بات کرنا تانیہ میڈم میں کوئی عام لڑکی نہیں ہوں اس شہر کی اے ایس پی لبابہ ملک ہوں سوچ سمجھ کر مجھ سے پنگا لیا کرو ورنہ کسی جرم میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے کر دیا نا تو ساری زندگی اپنی اس خوبصورت میک اپ بھرے چہرے کے ساتھ جیل کی سلاخوں کے پیچھے رہنا لبابہ نے اتنی معصومیت سے تانیہ کو دھمکی دی کہ تانیہ تو پیچ تاب کھاتی رہ گئی تھی۔۔۔"""

تمہیں تو میں دیکھ لوں گی۔۔۔"""

اف کیا کرو میں ایک تو سب مجھے دیکھتے ہی رہتے ہیں کبھی دیکھ کر دیکھو تم لوگوں کی انکھیں نہ اندھی ہو گئی تو پھر میرا نام بھی لبابہ ملک نہیں اپنے ہی لہجے میں تانیہ کو وارن کرتی لبابہ یہ جا اور وہ جا کے پیچھے تانیہ لبابہ کی دھمکی کو سوچتی رہ گئی کہ یہ کیا کہہ کر گئی ہیں صبح کیف سے بات کرتی ہوں کہ اپنی اس کزن کو جب تک میں یہاں ہوں اس گھر میں نہ انے دے تانیہ پیر پٹکتے ہوئے کمرے سے باہر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔"""""

"""----------

ہبی جان میرا طوطا اچھا ہے نا اب وہ یہاں پر ہی رہے گا نا وہ بار بار اٹھ کر طوطے کو دیکھ رہی تھی جو وہ بھی سو گیا تھا۔۔۔"""

دل بس بھی کرو وہ سو گیا ہو گا کیوں اسے بار بار دیکھ رہی ہو تم بھی سو جاؤ نا۔۔۔"""

ہبی جان اسے ٹھنڈ تو نہیں لگ رہی ہو گی نا کہ اس کے اوپر میں کمبل دے دو چھوٹا سا دل پریشان ہوتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔"

دل وہ طوطا ہے اسے ٹھنڈ نہیں لگے گی اور ویسے بھی یہ کمرہ گرم ہے تم نے اس کے لیے خاص کمرہ چنا ہے تو اسے کہاں سے ٹھنڈ لگے گی میری جان تم بھی ارام سے سو جاؤ تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے کیف اس کے بار بار اٹھ کر طوطا دیکھنے سے تنگ اتا ہوا دل سے کہنے لگا۔۔۔"""

ٹھیک ہے ہبی جان میں سو جاتی ہوں لیکن اپ صبح میرے طوطے کے لیے باجرا بھی لے کر ائیں گے اس کے لیے چوڑی بھی بنوائیں گے اور میں اسے مرچی میں ڈالا کروں گی اور جو میں کھایا کروں گی ناوہ بھی کھلایا کرو گی جیسے میں کیک کھاتی ہوں کیک بھی ڈالا کروں گی بسکٹ کھاتی ہوں بسکٹ میں ڈالا کروں گی۔۔۔۔""

ارے ارے بس بس کرو دل ہاں ہاں سب کچھ کھالیتا ہے سب کچھ ڈالنا ٹھیک ہے ابھی تم سو جاؤ ناوہ بھی سو گیا ہے یہ نہ ہو تمہارے شور کی وجہ سے وہ اٹھ جائے۔۔۔""

اویہ تو میں نے سوچا نہیں میرا بچہ ڈسٹرب ہو جائے گا ہاں ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں سو رہی ہوں میں صبح اپنی دوست کو جا کر بتاؤں گی کہ میں نے طوطا لیا ہے وہ بھی بولنے والا دل پھر سے خوش ہوتے ہوئے اپنے طوطے کے بارے میں بات کرتے کرتے کیف کے سینے میں منہ دیے سو گئی جبکے کیف پھر سے اس طوطے کو بچہ کہنے پر ٹھیک سے دل کو گھور بھی نہیں پایا یہ پرندہ ہی رہ گیا تھا اس کا بچہ بننے کے لیے پھر کیف دل کی باتیں سنتا مسکراتا ہوا وہ بھی دل کو اپنے حسار میں لیتا ہوا لیٹ گیا۔۔۔۔""

Kaiff E DIL

Writer mahi Sha

Episode 27 ❤□❤□

وہ نیوز پیپر ہاتھوں میں تھامیں اپنے کارنامے پڑھ رہا تھا لبوں پر سرد سی مسکراہٹ رقصہ تھی۔۔۔ براؤن آنکھیں چمک اٹھی نیوز پیپر پڑھ کر۔۔۔۔۔"

جہاں بلیک شیڈو کا بے رحمی سے قتل کے بارے میں لمبی چوڑی تحریر لکھی گئی تھی۔۔۔"

جب وہ بور ہو گیا پڑھ کر مزید اُسکا دل نہی کیا پڑھنے کو تو نیوز پیپر کو فولڈ کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔اور لیٹ گیا۔۔۔آنکھوں پر بازو رکھے۔۔۔۔"

تھوڑی دیر آنکھیں موندے کے بھوک لگنے کی وجہ سے وہ آنکھو سے بازو ہٹاتا اٹھا۔۔۔۔گھڑی پر نظریں گھمائی جو رات کے گیارہ دکھا رہی تھی۔۔۔۔"

اپنے لیے کچھ کھانے کی غرض سے دایدنے اپنارخ کچن کی جانب کیاپورا گھر اندھیرے میں ڈوباہوا تھاجواپنے بھاری قدموں کی چھاپ چھوڑتے کچن میں آیااور فریج کھول کر کچھ کھانے کے لیے دیکھا مگر کچھ بھی اُسکی پسند کا نہی تھاجواُسکی بھوک مٹاتا۔۔۔ذہن میں خیال آیانوڈلز سے کام چلالیتاہوں۔۔۔کیب نیٹ کھول کر دایدنے چار نوڈلز کے پیکٹ نکالے اور اُسے پکانے لگا۔۔۔"

پیاس لگنے کی وجہ سے عرشیہ کی آنکھ کھلی وہ جمائی لیتی سائیڈ ٹیبل پر جگ تلاشنے لگی۔۔۔خالی جگ کو دیکھتے اُسکا منہ بن گیا۔۔۔"

افففف اووواِس پانی کو بھی ابھی ختم ہونا تھا۔۔۔وہ اپنے ساتھ بڑبڑاتی۔۔۔نیند اُس پر حاوی ہونے لگی وہ پھر سے لیٹ گئی ابھی دو منٹ ہی گزرے تھے گلا خشک ہونے کے باعث اُس کی پھر سے آنکھ کھلی مجبوراً اُسے نرم بستر چھوڑ کر اٹھناپڑا۔۔۔"

بامشکل اپنی نیند سے بھری آنکھیں کھولے وہ کچن میں آئی معاً داید کو کچن میں دیکھ اُسکی نیند بھک سے اڑی اور آنکھیں خوشی سے پھیل گئی۔۔۔"

آخر محبوب کا دیدار جو ہو گیا تھا۔۔۔"

اپنی پشت پر کسی کی گہری نظروں کی تپش پر دایدنے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔۔۔عرشیہ کو دیکھتے وہ چند لمحے چونکا مگر جلد ہی خود کو نارمل کرتے پھر سے اپنے لیے نوڈلز بنانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔عرشیہ نے اُسکے اگنور کرنے پر اپنے لب بھینچ لیے۔۔۔"

جانِ محبوب ادھر مجھے دیں میں بنادیتی ہوں آپ کو نوڈلز۔۔۔عرشیہ جلدی سے اُسکے قریب آکر بولی اُسکی بات سنتے داید کے چہرے پر ناگواری پھیلی وہ اس قسم کی گفتگو عرشیہ کی زبانی نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔""

لیکن مقابل لڑکی کہاں بعض آنے والی تھی وہ جب تک داید کو تنگ نہ کرتی اُسے سکون نہی ملتا تھا۔۔۔"

عرشیہ کی نظر فرائی پین پر پڑی اور فوراً اُس کی آنکھوں میں چمک گئی۔۔۔"

دایدلاؤ مجھے دوں میں بناتی ہوں نوڈلز پھر دونوں مل کر کھاتے ہیں؟عرشیہ نے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے کہااور فوراً داید سے فرائی پین چھیننے کی کوشش کی۔۔۔۔"

میرے ہاتھ سہی سلامت ہے ضرورت نہی ہے تمھیں میرے لیے کچھ کرنے کی یا کچھ بھی بنانے کی۔۔۔وہ زِچ انداز میں بولا اگر اسے معلوم ہوتا اس کے انے کے بعد عرشیہ ظ بھی کچن میں آجائے گی تو وہ ہر گز اپنے لیے نیوڈلز بنانے کچن میں نہ آتا۔۔۔۔"

میرے دل کا قرار چھوٹے بچوں کی طرح کیوں ضد کر رہے ہوں میں کہہ رہی ہوں نہ میں بنا دونگی تو دوں میں بنا دوں۔۔۔ عرشیہ کے لہجے میں شوخ اور لاپرواہ پن تھا۔۔۔ لیکن دایداس کے انداز سے کچھ زیادہ خوش نہیں ہوا تھا جو اسکے چہرے پر صاف واضح تھا اُس نے فوراً فرائی پین کو اپنے ہاتھ سے مضبوطی سے پکڑ لیا اور سرکنے نہ دیا۔۔۔"

میرا دماغ خراب مت کرو میں نے کہا نہ میں کر لونگا۔۔۔ دایدکا لہجہ کچھ سخت ہو گیا۔۔۔"

مگر عرشیہ اسکی سنی ان سنی کرتی دوبارہ اُس سے فرائی پین چھیننے کی کوشش کی، مگر دایدکی گرفت مضبوط تھی اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ عرشیہ اُس کے معاملات میں دخل دے۔۔۔ عرشیہ نے اس کے ہاتھ سے فرائی پین کھینچنے کی کوشش میں اس کا توازن کچھ بگڑ گیا۔۔۔ جب فرائے پین میں ابلا ہوا پانی دایدکے ہاتھ پر جا گرا۔ دایدکا چہرہ فوراً تکلیف میں بدل گیا، اور اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔

you are crazy girl.....

دایدکی آواز میں غصہ اور تکلیف دونوں تھے۔ اُس کے ہاتھ کی جلد تیزی سے لال ہو گئی تھی جہاں پانی گرا تھا۔ وہ فوراً اپنی انگلیوں کو چمکتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔ عرشیہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی جگہ سے اچھلی دایدکی دہاڑ پر۔۔۔ وہ نادم ہو گئی اور ہاتھ کے نشان پر نگاہ ڈالنے کے بعد فوراً پانی کی تلاش میں وہ بیس کے پاس آئی۔۔۔"

اپنے جلے ہوئے ہاتھ پر پھونک مارتے دایدسخت غصے سے عرشیہ کی پشت کو گھورنے لگا اس کا چہرہ اب بھی تناؤ میں تھا۔۔۔"

سوری دایدآئی ایم سو سوری۔۔۔ عریشہ کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آئی وہ جلدی سے چھوٹے سے پتیلے میں پانی بھر کر لاتی دایدکا جلا ہوا ہاتھ اُس میں رکھتی معصومیت سے بولی۔۔۔"

شٹ اب جسٹ شٹ اپ وہ ناگواری سے اپنا ہاتھ پانی سے کھینچ کر بولا لیکن عرشیہ اب اُسکا ہاتھ زبردستی پکڑے اُس پر پھونک مارنے لگی اُسکے موٹے موٹے آنسو دایدکے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔۔۔"

بے ساختہ دایدکی نظریں عرشیہ نے گلابی ہوتے چہرے پر گئی اور بے ساختہ ہی دایدکا دل ڈھرک اٹھا تھا اتنی تکلیف اُسے نہی ہو رہی تھی جتنی عرشیہ رو رہی تھی۔۔۔ پل بھر میں اُسکے چہرے پر پھیلا سارا غصہ جھاگ کی طرح اڑا۔۔۔"

عرشیہ کی سنہری آنکھوں سے نکلتے آنسو میں دایدکو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔"

س۔۔۔سوری میری وجہ سے جلا۔۔۔عرشیہ روتی ہوئی کہتی اُسے کچن میں رکھی چیئر پر بٹھا کر جلدی سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی دائد نے نا سمجھی سے اُس کی پشت کو دیکھ کر سر جھٹکا جو اُسکی نگاہوں سے پل بھر میں اوجھل ہو گیا۔۔۔"

کیا تھی یہ لڑکی دائد کی سمجھ سے باہر تھا سب۔۔۔اِس سے پہلے دائد کچھ کھانے کا ارادہ ترک کرتے اپنا جلا ہوا ہاتھ لیکر اپنے روم میں جاتا تب تک عرشیہ اپنے کمرے سے ٹیوب لیتی کچن میں آگئی۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لکیریں واضح طور پر نظر آرہی تھیں،اور وہ کچھ بھی سوچنے کی حالت میں نہیں تھی۔صرف ایک خیال تھا جو اس کے دماغ میں گونج رہا تھا۔۔۔دائد کا جلا ہوا ہاتھ۔۔۔"

اُس کی نظریں فوراً دائد کے ہاتھ پر جا کر ٹھہریں،جو ابھی تک سرخ اور جلنے کی حالت میں تھا۔۔۔"

چند قدموں کا فاصلہ ختم کرتے وہ آگے بڑھی اور پھر ٹائلوں والے فرش پر دائد کے قدموں میں بیٹھ گئی۔اس کی آنکھوں میں شرمندگی واضح تھی،اور ہر آنکھ سے نکلنے والا آنسو کا قطرہ اُس کی گہری محبت کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔"

دید...پلیز...مجھے معاف کر دو۔۔۔اس کی آواز روتے ہوئے سسکنے کی حالت میں تبدیل ہو گئی تھی۔اس نے نرم ہاتھ سے دائد کے جلے ہوئے ہاتھ کو چھوا اور آہستہ سے ٹیوب کھول کر اُس پر لگانے لگی۔اُس کا دل بھر آیا تھا،اور آنکھوں سے آنسو گرتے جا رہے تھے،مگر اس کی ہمت اور پختگی نے اُسے کسی بھی طرح کی تکلیف کو چھپانے کی اجازت نہیں دی۔وہ خود کو نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔"

"سوری،میں...میں نے ایسا نہیں چاہا تھا میں مزاق کر رہی تھی۔۔۔عرشیہ کی آواز میں کرب تھا،اور وہ صرف یہ چاہتی تھی کہ دائد کی جلن کم ہو جائے اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ دائد کے جلتے ہوئے ہاتھ پر ٹیوب لگا رہا تھا،اور دائد کی نظریں اس پر مرکوز تھیں۔۔۔۔"

دائد کی نظریں جب عرشیہ کے گلابی اور نم چہرے پر پڑیں،تو کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔وہ ان آنکھوں میں اپنے آپ کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔وہ لڑکی،جسے وہ ہمیشہ اپنی ضد،پریشانی اور بے تکلفی کی وجہ سے نظر انداز کرتا آیا تھا،آج اُسے کچھ الگ ہی نظر آ رہی تھی۔وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے اندر یہ نرم گوشہ کب پیدا ہوا،مگر یہ حقیقت تھی کہ عرشیہ کی تکلیف نے اُس کے اندر کچھ بدل دیا تھا۔۔۔عرشیہ کی آنکھوں میں نمی اور خلوص کی ایک گہری کیفیت تھی،جو دائد کو بے حد متاثر کر رہی تھی۔۔۔۔"

عرشیہ نے اپنی نظریں اٹھا کر داید کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا عرشیہ کے دیکھنے پر داید نے اپنی نظروں کا مرکز دیوار کو بنالیا داید کے ایسا کرنے سے عرشیہ روتے ہوئے بھی مسکرانے لگی عرشیہ کو مسکراتے دیکھ داید عرشیہ کو دیکھنے لگا جو ابھی تو رو رہی تھی ابھی مسکرا رہی ہے عرشیہ کے مسکرانے سے اس کی ٹھوری کا ڈیمپل چمکا جو داید کے دل کو لگا تھا اس سے پہلے کے عرشیہ داید کے پاس سے اٹھ کر جاتی داید نے عرشیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے دیوار کے ساتھ لگایا عرشیہ اس اچانک حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی وہ آنکھیں پھاڑے داید کو دیکھنے لگی۔۔۔""

داید نے عرشیہ کے دونوں سائڈ پر ہاتھ رکھے اس کا رستہ بند کیا عرشیہ نے تھوک نگلتے ہوئے داید کو دیکھا یی۔۔یییہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو داید عرشیہ مزید داید کی آنکھوں میں نہیں دیکھ پائی اور جلدی سے نظریں جھکا گی۔۔۔""

نظریں اٹھاؤ اپنی عرشیہ۔۔۔۔""""داید نے خمار بھری آواز میں کہا داید کا لہجہ دیکھ کر عرشیہ نے جلدی سے اپنی سنہری آنکھیں اٹھا کر داید کو دیکھا داید مسلسل عرشیہ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔""

تمنا تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہے۔۔۔""داید کو ماضی کی آواز اس کے کانوں میں سنائی دی پل بھر میں داید کی آنکھوں میں ائی خماری اڑن چھو ہوئی تھی اور پیار کی جگہ سختی نے لی تھی۔۔۔۔""

داید۔۔۔۔عرشیہ نے مسکراتے ہوئے داید کو پکارا۔۔۔""

داید نے غصے میں آتے عرشیہ کا بازو سختی سے پکڑا وہ جو خوش ہو رہی تھی کے داید نے اسے پیار سے بلایا ہے داید کے ایسے پکڑنے سے آنکھوں میں تکلیف لاتے اسے دیکھنے لگی۔۔۔"":

کتنی بار کہاں ہے مجھ سے دور رہا کرو ایک بار کی بات سمجھ میں نہیں آتی تمہیں داید کے لہجے بے حد سختی تھی جیسے دیکھتے عرشیہ کے گلے میں گلٹی بھر کر مدوم ہوئی تم گی اوچھے کام کر کے میرے ہاتھوں میں ٹیوب لگا کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کیا دیکھانا چاہتی ہو بولو داید نے سختی سے کہا۔۔۔۔""

نن۔۔نہیں۔۔داید ایسا کیوں کہ رہے ہو تم عرشیہ کی آنکھوں میں جو تھوری دیر پہلے خوشی ائی تھی ابھی پھر سے آنسو چمکے تھے ""۔۔۔

جلدی سے اپنے آنسو صاف کرو۔۔۔ عرشیہ کی سنہری آنکھوں میں پھر سے آنسو دیکھ کر دایدنے چرتے ہوئے کہا دایدکو غصے میں دیکھ کر عرشیہ نے جلدی سے اپنی انکھوں سے انسو صاف کئے عرشیہ کو جلدی سے بچوں کی طرح آنسو صاف کرتے دیکھ دایدپیچھے ہوتا اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ لایا۔۔۔""""

عرشیہ نے جسے ہی دیکھا دایدنے اپنی مسکراہٹ کو ختم کیا اور سنجیدگی سے عرشیہ کی جانب دیکھنے لگا۔۔""""

جاؤ اپنے کمرے میں۔۔""""

وہ نوڈلز تو کھالو عرشیہ سو سو اپنا ناک صاف کرتے ہوئے بولی عرشیہ کے بچوں جیسے حرکت پر دایدمسکرائے بنا نا رہ سکا میں کھالوگا تم میری فکر نا کرو۔۔""""

تمہارے ہاتھ پر چوٹ لگی ہے میں کھلا دیتی ہو عرشیہ اپنے آنسو صاف کرتی نارمل انداز میں بولی۔۔۔"

دایدنے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ نوڈلز بنانا شروع کر چکی تھی دایدعرشیہ کی پشت کو گھور رہا تھا کتنی ڈھیٹ ہے جتنا بھی ڈانٹ لو اسے اثر نہیں ہوتا دس منٹ میں ہی عرشیہ نوڈلز لا کر دایدکے سامنے رکھ چکی تھی۔۔۔""""

کھالو اب یا میں کھلا دو۔۔۔""""

نہیں اس کی ضرورت نہیں میں کھالوگا تم بھی کھالو۔۔۔""""

نہیں میں تو پانی پینے آئی تھی تم نے اچھے سے پانی پلا دیا اب میں جا رہی جاتے ہوئے عرشیہ تنز کرنا نا بھولی۔۔۔""""

تم کبھی باز نہیں اسکتی۔۔۔""""

جس دن مرگی نا اس دن باز اجاؤ گی تم یاد کرو گے انہہ۔۔۔۔یہ کہتے عرشیہ چلی گی پیچھے دایدکے نوڈلز کھاتے ہاتھ رکے تھے چڑیل تم جان نہیں چھوڑنے والی انہہ پھر سے دایدنوڈلز کھانا شروع کر چکا تھا۔۔۔"""""

"""""----------

اگلے دن صبح صبح اٹھ کر دل نے سب سے پہلے اپنے طوطے کو دیکھا وہ بھی صبح سے اٹھا ہوا تھا اور بول رہا تھا شاید اسے بھوک لگی تھی دل نے پریشانی سے اپنے ہبی جان کی طرف دیکھا ہبی جان اب میں کیا ڈالوا سے اسے تو بھوک لگی ہے۔۔""""

میرے دل ابھی خالہ سکینہ سے کہ کر اس کے لئے روٹی بنواتے ہے تب تک جا کر کیچن سے اس کے لیے بریڈ لے آؤ وہ ڈال دو

"""---

ہاں بریڈ۔۔۔""میں ابھی لے کر آتی ہو دل جلدی سے بھاگ کر کیچن میں گی اور وہاں پڑے بریڈ کے پیس اٹھا کر پھر سے کمرے میں اگی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تمام افراد کو اگنور کرتی وہ کمرے میں آئی لے آئی بریڈ میں طوطے کے سامنے اسے بریڈ کھلانے لگی دھیان سے دل وہ کاٹ نا لے۔۔""

نہیں کاٹتا ہی جان۔۔۔""میں دھیان رکھو گی دل طوطے کو بریڈ کھلاتے ہوئے کیف سے کہنے لگی۔۔""

چلو دل خود بھی تیار ہو جاؤ سکول جانا ہے۔۔""

نہیں ہی جان اج مجھے سکول نہیں جانا مجھے میرے بچے کے ساتھ ٹائم گزارنا ہے۔۔۔""

دل۔۔۔کیف نے غصے سے کہا کیف کی غصے بھری آواز سن کے دل نے جلدی سے کیف کو دیکھا۔۔۔""

پہلی بات یہ تمہارا بچہ نہیں ہے اور دوسری بات پڑھائی پر نو کمپرومائز سکول سے چھٹی نہیں کرنی پیپرز ہونے والے ہے اسی لیے جلدی سے تیار ہو جاؤ اس کے ساتھ اکر بھی کھیل سکتی ہو کیف نے سختی سے کہا۔۔۔"

دل نے اپنے نیچلے ہونے ڑ باہر نکال کر آنکھوں میں انسولائے کیف کو ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا لیکن کیف نے جس گھوری سے دل کو نوازا تھا دل کے جلدی سے اپنے ہونٹ اندر کیے اور بریڈ کا پیس طوطے کے آگے پھنک کے سکول کے کپڑے لئے وہ واشروم چلی گئی۔۔۔""

دل کی اس حرکت سے کیف نے اپنی مسکراہٹ روکی ورنہ اگر وہ ہنستا تو دل نے اور ناراض ہو جانا تھا۔۔۔""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔""""

دل اسکول کے لیے تیار ہوتے نیچے چلی گئی اور جا کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی السلام علیکم انٹی دل نے اچھے بچوں کی طرح امنہ بیگم کو سلام کیا امنہ بیگم نے بس سر ہلا دیا سلام کے جواب دینے کی بھی زحمت نہیں کی دل بھی اس بات کو اگنور کرتے آرام سکون سے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔""

کیف دل کی طبیعت اب کیسی ہے آمنہ کے کیف سے پوچھا۔۔۔""

ٹھیک ہے ماما ساحل کیسا ہے کافی دن ہو گیے اس کے ساتھ ٹایم سپینڈ نہیں کیا آج رات ہم گھومنے جایے گے ساحل کو بھی لے کر جائے گے کیف نے ناشتہ کرتے ہوے کہا۔۔۔""

مجھے بھی ساتھ لے جانا کیف جب سے آئی ہو تم کہی پر بھی گھمانے کے لیے نہیں لے کر گئے تانیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔""

نہیں نیک اپ والی دکان آج صرف میں ہی جان طہام اور لبابہ آپی گھومنے جایے گے آپ کو نہیں لے کر جانا دل تھورا غصے سے بولی کیف نے خیرت سے دل کو دیکھا۔۔۔"""

تم نے یہ میک اپ والی دکان کسے بولا تانیہ نے غصے سے دل کو دیکھتے ہویے بولا۔۔۔"""

آپ کو ہی بولا ہے۔۔۔"""

دل۔۔۔کیف نے دل کو گھورا ایسے نہیں کہتے دل بڑی ہے تم تم سے کیف نے دل کو ڈانٹا۔۔"""

تو انہیں بھی تو کہے نا کہ میرے ساتھ بات مت کریں دل منہ بناتے ہوئے ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔"""

کیف تم نے اپنی اس چھوٹی سی بیوی کو تمیز نہیں سکھائی کہ بڑوں سے کیسے بات کرتے ہیں تانیہ نے پھر سے دل کی شکایت کیف سے کی۔۔۔"""

اچھا تانیہ چھوڑو اسے میں سمجھا دوں گا تم بتاؤ کیسی ہو یا تم ٹھیک تو ہو نا۔۔"""

ہاں میں ٹھیک ہوں ہم تو گھومنے کہیں جا رہے تھے نا کیف نے دل کی جانب دیکھا جو نفی میں سر ہلا کے کیف کو منع کر رہی تھی تانیہ ہم پھر کبھی گھومنے چلے جائیں گے اج میں دل ساحل اور لبابہ اور طہام جا رہے ہیں ٹھیک ہے کیف کی بات سنتے تانیہ نے اپنی مٹھیاں بھینچی کہ کیف اس چھوٹی سی پدی لڑکی کی بات مان کر اسے منع کر رہا تھا تانیہ بھی جبرا مسکرا کر ہاں میں سر ہلا گئی لیکن دل اندر ہی اندر سے جل رہا تھا۔۔۔"""

ویسے بھی کیف یہ طوطے کی اواز صبح صبح کہاں سے ا رہی ہے ہمارے گھر طوطا کہاں سے ا گیا۔۔۔"""

وہ انٹی میں طوطا لے کر ائی ہوں نا بولنے والا طوطا ہے دل پھر سے طوطے کی بات سن کر امنہ بیگم کو خوشی خوشی بتانے لگی آمنہ نے خیرانگی سے کیف کو دیکھا جو کسی بھی جانور کو گھر میں نہیں رکھنا چاہتا تھا لیکن دل کے کہنے پر طوطا لے ایا تھا۔۔۔"""

جی ماما بس دل کو پسند ایا تھا طوطا اس لیے وہ اسے لے ائی ہے اور یہ اب اسی گھر میں رہے گا انٹی میں اپنے طوطے کا اچھے سے خیال رکھوں گی چلے ہی جان بہت دیر ہو رہی ہے اب ہمیں چلنا چاہیے دل اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی باہر چلی گئی۔۔۔"""

ہی جان طوتے کو میں بریڈ ٹو ڈال ائی ہوں لیکن اب میں طہام کو تو کہنا بھول نہیں گئی کہ وہ اس کو روٹی ڈال دے۔۔۔"""

دل پریشان مت ہو میں طہام کو کال کر دوں گا وہ اسے ڈال دے گا اچھا ہی جان میں اپنے طوے کا کیا نام رکھوں اپنی ٹھوڑی پر انگلی رکھتے ہوئے وہ معصومیت سے اپنے طوطے کا نام سوچنے لگی۔۔۔"

اچھاب طوتے کانام بھی رکھنا ہوگا کیف گہرا سانس بڑھتے ہوئے دل سے کہنے لگا۔۔۔""

ہاں ناوہ بیچارہ اب اسے میں طوطا طوطا کہہ کر تو نہیں بلاؤں گی نااس کا کوئی نام تو ہوگا نااور وہ ہے بھی طوطی تواس کالڑکیوں والانام ہوگا جیسے کہ اس کانام ہوگا مینا۔۔۔۔۔مینا۔۔۔۔۔کیسانام رہے گا پیارا ہے نا کیف نے مسکراتے ہوئے دل کو کہاٹھیک ہے اج سے میری طوطی کانام ہوگا مینا۔۔۔۔""

اتنے میں دل کا سکول بھی اگیادل کیف کے گال پر لب رکھتے جلدی سے کار سے نیچے اتری اور سکول کے اندر چلی گئی کیف نے اپنے گال پر ہاتھ رکھااور مسکراتے ہوئے اپنے افس کی طرف چلا گیادل کو تو بس یہ تھاوہ جلدی جلدی تمنا کو بتائے کہ وہ کل طوطا لے کر ائی ہے دل کلاس میں گئی تو تمنا ایک بینچ پر ہی بیٹھی ہوئی تھی جلدی سے وہ تمنا کے پاس جا کر بیٹھ گئی تمنا کسی اور سے بات ہی نہیں کرتی تھی اس لیے تمنا کے پاس کوئی بھی نہیں بیٹھتا تھااور ایک دل ہی تھی جو تمنا کے پاس بیٹھتی تھی اس کی دوست بن گئی تھی۔۔۔""

دل اور تمنا نے پہلے تو خاموشی سے لیکچر لیے لیکن جب بریک کا ٹائم ہوا تو دل جلدی سے تمنا کے پاس گئی تمنا ہے تمہیں پتہ ہے میں کل ایک طوطا لے کر ائی ہوں تمنا نے حیرت سے دل کو دیکھا جو سیدھا اس کے پاس اکر طوطے کے بارے میں بتانے لگی تھی۔۔""".

طوطا۔۔۔۔""

ہاں طوطا تمنا نے مسکراتے ہوئے دل کو دیکھا کیونکہ تمنا کو بھی طوطے بہت پسند تھے لیکن وہ کبھی رکھ نہیں پائی تھی ہاں اور میں نے اس کا نام بھی رکھا ہے کیسا نام ہے۔۔۔۔""

بہت پیارا نام ہے اچھا تو پھر تم کبھی ہمارے گھرانا میں تمہیں اپنا طوطا دکھاؤں گی۔۔۔"

نہیں نہیں دل میں نہیں اسکتی تمہارے گھر تمنا دل کی بات سنتے دل سے دو قدم دور ہو کر بیٹھی تھی کیا ہوا تمنا تم ڈر گیوں گئی ہو میں تمہاری امی سے خود بات کروں گی نا تو وہ تمہیں ہمارے گھرانے دیں گی۔۔۔""

دل کہانہ کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی اچھا تمنا اب ناراض کیوں ہو رہی ہو اگر تمہیں نہیں جانا تو ایسے ناراض تو مت ہو نا تم ہی تو ایک میری دوست ہو دل تمنا کے دور ہونے کی وجہ سے اس سے پیار سے کہنے لگے تمنا بس ہاں میں ہلا گئی تمنا کو یتیم خان نے

سے سکول اور سکول سے واپس جانا ہوتا تھا اور اور کہیں پہ جانے کی اجازت نہیں تھی اس لیے تمنا نے دل کو ڈانٹ دیا کہ وہ کبھی بھی دوبارہ اس کو ساتھ لے کر جانے کی بات نہ کریں۔۔۔۔"""

"""""----------

تمہیں کیا ہوا ہے ؟داید، ضمار اور عریشہ لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے عرشیہ امید کو گود میں لیے ہلکے ہاتھوں سے ہلاتے منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی اسے کل داید کے رویے سے تکلیف تو ہوئی تھی لیکن ابھی وہ ضمار کو بتانا نہیں چاہتی تھی بس منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی ضمار کے ایسا کرنے سے داید نے عرشیہ کو دیکھا وہ جانتا تھا اس کا منہ کیوں بنا ہوا ہے۔۔۔۔۔

میرا دل کر رہا ہے میں کہیں باہر گھومنے جاؤں پارک میں امید کی پیشانی پر بوسہ دیکھ کر اداسی سے کہا۔۔

تو اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے داید تمہیں پارک چھوڑ آتا ہے ضمار نے داید کی جانب دیکھتے ہوئے کہا داید کا دل تو کر رہا تھا وہ منع کرتا وہ پھر سے عرشیہ کے ساتھ نہیں جانا چاہتا تھا ضمار کے کہنے پر عرشیہ نے جھٹ سے اپنا سر اٹھا کر داید کو دیکھا جو اسے ہی تھیکھی نظروں سے دیکھ رہا تھا عرشیہ نے داید کی جانب دیکھا داید پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا عرشیہ نے پھر سے سر جھکا لیا ضمار جو بھی آج عرشیہ خاموش خوش لگی تھی داید کا پایا ارادہ تھا وہ منع کر دے لیکن اپنے دوست کی خاطر خاموش رہا۔۔

تم بھی میرے ساتھ چلو گے عرشیہ نے بلائی لب باہر نکالتے ضمار کی طرف دیکھا وہ کل کی وجہ سے داید کے ساتھ اکیلی نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔"

نہیں عرشیہ مجھے تھوڑا کام ہے میں نہیں جا سکتا تم اور داید چلے جاؤ ساتھ میں اس باجے کو بھی لے جانا ضمار نے امید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ضمار کو ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی اب وہ چار مہینے کی ہونے والی تھی اور ضمار کے ساتھ زیادہ ہی اٹیچ ہو گی تھی اسے ضمار کی سارے باتیں سمجھ میں آتی تھی۔۔۔"""""

دیکھو دیکھو کیسے میں نے باجا بولا ہے تو ہنس رہی ہے اسے اپنا نام باجا پسند ہے ضمار نے بھی امید کے گال ہر چٹکی کاٹتے ہوئے کہا جیسے ہی ضمار نے امید کے گال ہر چٹکی کاٹی آمید نے رونے کی تیاری پکڑ لی ارے میری پرنسز ہو تم تم کیوں رو رہی ہو اچھا تم باجا نہیں شہزادی ہو ضمار نے اسے چپ کروانا ہی بہتر سمجھا۔۔"""

اگا اسے چھوڑو تم ضمار میری بات سنو تم بھی ساتھ چلو امیں..... میرے پیارے دوست ہو نا تم عرشیہ نے اسے مسکے لگانے چاہے ضمار اسے بھائیوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا اس نے ہمیشہ عرشیہ کی ہر خواہش پوری کی تھی۔۔

یہ بلیک میلنگ ہے ! ضمار نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکاتے ایک لمحے کے لیے گھوری سے اسے نوازا بیٹی رونے کی تیاری پکڑ کر بلیک میل کرتی ہے اور ماں مسکے لگا کر ضمار نے پھر سے مصنوعی غصے سے دیکھا۔۔۔"""

بھائی بہن میں ایسی بلیک میلنگ چلتی ہے عرشیہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا وہ جانتی تھی کہ اس کا یہ منہ بھولا بھائی اسے منع نہیں کرے گا۔۔۔۔"""""

ٹھیک ہے لیکن زیادہ ٹائم نہیں لگاؤ گا او کے جلدی جلدی واپس آنا ہو گا ضمار نے گہرا سانس بھرتے آخر کار ہاں کر ہی دی مجبوراً ضمار کو بھی ان کے ساتھ جانا پڑا پورے راستے امید چپ رہی تھی ضمار کو تعجب ہوا جو ہر وقت روتی رہتی تھی اب چپ کر کے بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔۔"""

پارک میں پہنچتے ہی عرشیہ انکھیں پھاڑے ارد گرد دیکھنا شروع ہو گئی اسے جھولے لینا بے انتہا پسند تھا وہاں کافی زیادہ رش تھا امید کو عرشیہ نے پیارا سا وائٹ کلر کا فراک پہنایا ہوا تھا اور اب عرشیہ امید کو اٹھائے ہوئے تھی اچانک سے عرشیہ کی نظر موشن رائڈ کی طرف گئی وہ وہاں جانے لگی تو ضمار نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔"""

صبر کر لو ابھی وہاں مرد بہت زیادہ ہیں ضمار کو پسند نہیں تھا کہ عرشیہ غیر مردوں کے درمیان کھڑی ہو ویسے بھی یہاں اگر کوئی لڑکا عرشیہ کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھتا تو ضمار اسے کاٹ دیتا ابھی وہ اس وقت بلیک شیڈ وو الے انداز میں نہیں آنا چاہتا تھا وہ صرف کہنے کے لیے اسے بہن نے کہتا تھا دل سے اسے اپنی بہن مانتا تھا۔۔۔"""

ضمار مجھے لینا ہے ضدی انداز میں بولی۔۔۔وہ جانتی تھی ضمار است پروٹیکٹ کر رہا ہے لیکن اسے کے دل میں گدگدی ہو رہی تھی موشن رائڈ دیکھ کر دایا ایک طرف خاموشی سے کھڑا تھا۔۔۔"""

ضمار کے موبائل پر کال انے لگی اسے آج ایک اہم ڈیل کرنی تھی لیکن عرشیہ کی وجہ سے اسے اپنے آدمیوں سے کہ کر ڈیل تھور دیر کر لیے ٹائم آگے کرنے کی بات کر رہا تھا ادھر سے عرشیہ ضد کر رہی تھی اس کو سمجھ نہ ایا وہ کیا کرے عرشیہ بار بار ضد کیے جا رہی تھی اس نے جھولا لینا ہے۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah ...

Episode 28 ❤□❤□...

دوسری طرف کیف دل لبابہ طہام بھی جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے دل دل جلدی کرو تیار ہو جاؤ۔۔""

افف ہبی جان مجھے مینا کو تو کچھ کھیلا لینے دے نا پھر بیچاری کیا بھوکی رہے گی مینا کو امرود کھلاتے ہوئے کیف سے کہنے لگی کیف تو ان دو دنوں میں ان میناپینا سے تنگ آگیا تھا اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیتی تھی۔۔۔""

اچھا کھلا دو لیکن نیچے سب انتظار کر رہے ہے کیف جھنجھلاتا ہوا بولا۔۔۔""

بس بس ہو گیا ہبی جان۔۔۔""دل جلدی سے اٹھتی واش روم جا کر ہاتھ دھوائی شکر ہے تم اپنی مینا سے فری ہوئی دل کا ہاتھ پکڑے وہ اسے نیچے لے گیا۔۔۔۔""

طہام اور دل کو لیے وہ لبابہ کے گھر چلا گیا گھوم پھر کر رات کا کھانا لبابہ کے گھر ہی تھا لبابہ بھی اسی کے ساتھ بیٹھ گی اب وہ پارک میں جا رہے تھے جہاں ضمار امید عرشیہ داید تھے۔۔۔۔""

""----------

داید اس کے ساتھ جاؤ کال پک کرنے سے پہلے ضمار نے داید کو کہا اور دوسری طرف رخ کر کے فون پر کسی سے بات کرنے لگا عرشیہ خوشی سے اچھلی اور جلدی سے امید کو ضمار کو پکڑا کر وہاں سے بھاگ گئی عرشیہ تو اسی بات سے خوش ہو گی تھی کے وہ داید کے ساتھ اندر جا رہی ہے اچانک عرشیہ کا امید یوں پکڑانے کی وجہ سے اسے تھام تو لیا لیکن جلدی سے ضمار نے عرشیہ کو دیکھا جو داید کے ساتھ دور جا چکی تھی ضمار نے جب گود میں امید کو لے لیا اس کا دل کیا اپنے سر پر ہاتھ میں پکڑا موبائل مار لے وہ اسے کیسے بھیر میں سنبھالے گا۔۔۔۔۔

داید اس جولے کی ٹکٹ لینے لگا عرشیہ فورا بولی کے دو ٹکٹس چاہیے داید نے حیرت سے اسے دیکھا اس سے پہلے وہ کچھ سمجھ پاتا عرشیہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اس جانب لے گئی۔۔وہ منع کرنے لگا لیکن وہ سے اندر لے جا چکی تھی۔۔۔۔

میں چھوٹا بچہ ہوں جو تو مجھے یہاں لے کر آئی ہو اندر آتا ہلکی اواز میں لیکن وہ غصے سے بولا تھا عرشیہ نے اسے زبان دکھائی آج عرشیہ بہت خوش تھی وہ یہاں پر داید کی وجہ سے موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی عرشیہ کے زبان دیکھانے سے داید کو مزید اس پر غصہ آیا میں بھی تو بچی نہیں ہونا اسی لیے ہم دونوں جائے گے بسس۔۔۔""

اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں کرسیوں پر جا کے بیٹھ گیے لوگوں نے پہلے ہی مووی کا کہہ دیا تھا موشن رائڈ والوں نے بھی ہارر مووی لگانے کا کہا تھا۔۔۔۔۔"""

سیٹ بیلٹ باندھ کر عرشیہ نے سختی سے چیر کو پکڑ لیا اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کیونکہ اکثر وہ یہ جھولا لیتے وقت ڈر جاتی تھی۔۔۔ جیسے ہی وہ مووی ان ہوئی پہلے تو سافٹ سا سین دکھایا گیا لیکن اچانک ڈراونی چڑیل اس کے سامنے آئی، چیئر برے طریقے سے ہل رہی تھی ایک ہاتھ سے مضبوطی چیئر کو تھام کر دوسرے ہاتھ سے داید کا ہاتھ پکڑا جو سکون سے بیٹھا ہوا تھا۔۔اپنے ہاتھ پہ اس کا لمس محسوس کر کے اس نے سختی سے انکھیں بند کی اسے صرف ایک لڑکی کا لمس پسند تھا جو اسے دور ہو چکی تھی لیکن عرشیہ کا بار بار اس کے قریب انا داید کو ڈر تھا اس کا دل تمنا کی بجائے عرشیہ کے لیے نا دھڑکنے لگ جائے داید نے عرشیہ کو دیکھا جو بچوں کی طرح شوق سے اندر اتوا گی تھی لیکن اب ڈر کے مارے آنکھیں بند کئے مضبوطی سے داید کے ہاتھ پکڑے بیٹھی تھی عرشیہ کو ایسے دیکھ کر داید نے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔"""

عرشیہ آنکھیں تو کھولو۔۔۔داید نے عرشیہ سے کہا۔۔۔"""

نن۔۔نہیں میرا دل نہیں کر رہا بند آنکھوں سمیت عرشیہ نے بولا۔۔"""

تو پھر بیٹھی کیوں تھی۔۔۔۔داید نے عرشیہ کے ہاتھ پر چٹکی کاٹی جس سے عرشیہ نے چیخ مارتے آنکھیں کھولی جیسے ہی عرشیہ نے آنکھیں کھولی سامنے رائڈ ہر ایک چڑیل نظر آئی جو کافی خوفناک تھی اس سے ڈرتے عرشی نے داید کے سینے میں جلدی سے منہ چھپایا آپنے سینے پر عرشیہ کی سانسیں محسوس کرتے داید سٹل ہوا تھا لیکن اپنے آپ کو قابو میں رکھتے اس نے عرشیہ کو کچھ نا کہا """۔۔۔۔

پوری مووی کے دوران عرشیہ نے ڈر کی وجہ اس کا ہاتھ پکڑے رکھا اور اس نے سینے سے لگی رہی جیسے ہی مووی بند ہوئی اس نے داید نے الگ ہوتے انکھوں سے گلاسز اتاری ارد گرد اسے ابھی بھی بجلیاں چلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی بیلٹ کھول کر جیسے ہی چیئر سے اتری وہ چکرا کر گرنے لگی بے اختیار داید نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے تھاما عرشیہ کی انکھیں حیرت سے باہر نکلنے کو تھی پہلی مرتبہ اس نے اسے تھاما تھا۔۔اپنی حرکت پر غور کرتے وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا جیسے اسے 440 واٹ کا جھٹکا لگا ہو۔۔۔۔۔"""

ٹھیک سے کھڑا نہیں ہوا جاتا تم سے ہر وقت گرتی پڑتی رہتی ہو۔۔ عرشیہ بت بنے اسے دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔ چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ بھی تھی کہ اس سریل نے اسے بچایا ہے گرنے سے اور اس کے سینے سے لگی رہی عرشیہ کو ابھی تک اپنے آپ سے داید کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔""

ضمار فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اسی دوران امید گلا پھاڑ کر رونے لگی اس نے فوراً کال بند کر دی۔۔

اب تمہیں کیا مسئلہ ہے غصے سے اس چھوٹی سی مصیبت کو دیکھا جو گلا پھاڑے روئے جا رہی تھی۔۔ اسے ہلکے ہاتھوں سے ہلاتے ہوئے چکر لگانے لگا کہ شاید چپ ہو جائے جھولا ملنے کی وجہ سے۔۔۔۔ پانچ منٹ وہ چکر لگاتا رہا لیکن مجال ہے اس باجے نے رونا بند کیا ہو۔۔

اتے جاتے لوگ ان دونوں کو دیکھ رہے تھے کچھ لوگ حیرت سے اور کچھ مسکراتے ہوئے جن کے چہرے پر حیرت تھی وہ یہ سوچ رہے تھے کہ وہ کیسا باپ ہے جس سے اپنی بیٹی ہی چپ نہیں کروائی جا رہی۔۔۔۔""

""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہبی جان واووووو یہاں کتنے جھولے ہے نا میں تو اتنے سارے جھولے لوں گی مزہ آئے گا دل اتنے سارے جھولے دیکھتے ہوئے کیف سے خوش ہوتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔""

لبابہ بھی کیف کے ساتھ تھی طہام بھی اتنے سارے جھولے دیکھتے دل کے ساتھ ساتھ خوش ہو رہا تھا۔۔۔""

ہبی جان وہاں چلے نا۔۔ وہ دیکھے کشتی پر جھولا لینا ہے مجھے کیف کا ہاتھ پکڑے وہ کشتی کے جھولے کی طرف لے جانے لگی لبابہ اور طہام بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چلے گیے۔۔۔""

امید چپ کر جاؤ نہیں تو یہیں پر زمین پر پٹک دوں گا ضمار نے دانت پیستے ہوئے غصے سے اسے دیکھا ضمار کی بڑی بڑی انکھیں دیکھ کر امید کا سپیکر مزید بلند ہوا۔۔ اب ضمار کے سر میں درد ہونا شروع ہو گئی تھی اسے عرشیہ پر غصہ ارہا تھا جو اسے پکڑا کر خود مزے کرنے کے لیے غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔""

اب اسے کیسے چپ کرواؤں لوگوں کی نظریں سے کنفیوز کر رہی تھی پہلی مرتبہ بلیک شیڈ و کنفیوز ہوا تھا وہ جو کسی کو مارتے ہوئے اس کے ہاتھ نہیں کانپتے آج وہ اتنے سارے رش میں امید کو سنبھالتے ہوئے کنفیوز ہو رہا تھا۔۔۔"

اس نے دائیں جانب دیکھا جہاں عرشیہ کا بیگ پڑا ہوا تھا عرشیہ جانے سے پہلے اپنا بیگ چیئر پر رکھ کر گئی تھی۔۔

چیئر پر بیٹھتے امید کو گود میں بٹھایا ایک ہاتھ میں بیگ پکڑتے دوسرے ہاتھ سے زپ کھول کے اندر دیکھنے لگا کہ اس مصیبت کا فیڈر موجود ہے یا پھر نہیں۔۔وہ عجیب سے احساسات میں جکڑ گیا پہلی مرتبہ بنا اجازت وہ کسی لڑکی کا بیگ چیک کر رہا تھا اور وہ بھی اس کا جسے وہ اپنی بہن کہتا ہے دوست ہے اس کی لیکن اس باجے کی وجہ سے کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔"""

میں کون سا چوری کرنے کے لیے چیک کر رہا ہوں فیڈر ہی تو ڈھونڈ رہا ہوں اس مصیبت کو چپ کروانے کے لیے ضمار نے دانت پیستے ہوئے الفاظ ادا کیے۔۔امید اس کی گود میں لیٹے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے رو رہی تھی تبھی لبابہ اس کے پاس کھڑی ہو گئی ضمار نے جیسے ہی اپنے پاس کسی لڑکی کے سفید پاؤں کھوسے میں مقید پاؤں اپنے پاس دیکھے آہستہ آہستہ سے ضمار نے اپنا سر اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا جیسے کی ضمار نے نظریں اٹھا کر لبابہ کو دیکھا ضمار کو ایک پل کو دھچکا لگا سامنے ہی لبابہ ریڈ کلر کی شارٹ قمیض پہنے نیچے کھلا پجاما پہنے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی ضمار بنا پلکیں جھپکاتے اسے دیکھ رہا تھا جبکے لبابہ کی نظریں ضمار کی بجائے امید پر تھی

"""۔۔۔

ضمار نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا اور اپنی نظریں لبابہ پر مرکوز کر کے ائی بروچکائی جیسے پوچھنا چاہ رہا تھا جی کوئی کام ہے آپ کو؟۔۔۔

کیسے باپ ہیں اپ ایک چھوٹی سی بچی چپ کروائی نہیں جا رہی اپنی بیوی کا بیگ اپ نے ہاتھوں میں پکڑا ہوا ہے اگر وہ یہاں موجود نہیں ہے بیگ میں سے فیڈر نکال کر اپنی بیٹی کو دودھ پلائیں کم از کم وہ خاموش ہو جائے۔۔لبابہ غصے سے بولی تھی اسے ضمار بے انتہا عجیب محسوس ہوا۔۔۔۔

جبکے لبابہ کی باتیں سنتے ضمار نے ایک نظر روتی ہوئی امید کو دیکھا پھر لبابہ کو وو۔۔۔وہ۔۔بس پہلی بار وہ اس کی ماں گی تو اسی لیے ضمار کو ڈر بھی تھا غلطی سے اس کے منہ سے کچھ الٹا نا نکل جائے۔۔۔"""

ادھر دے مجھے۔۔۔"""ضمار کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے لبابہ نے امید کو پکڑ لیا ضمار لبابہ کو دیکھتا ہی وہ گیا جو اس کے ہاتھوں سے امید کو لے چکی تھی اب ضمار کے پاس بیٹھ گی۔۔۔"""

میرا منہ کیا دیکھ رہے ہے فیڈر دے میں چپ کرواتی ہو جب تک اس کی ماں نہیں آتی عجیب لوگ ہے ایک بچی نہیں سنبھالی جا رہی لبابہ امید جو فیدر دیکھنے لگی۔۔۔"""

اس میں تو صرف پاؤڈر ہے لبابہ نے ضمار کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا لگتا ہے آپ نے پہلی بار اتنی خوبصورت لڑکی دیکھی ہے جو گھورے جا رہے ہے جایے پانی لے کر آئے لبابہ نے اسے کھری کھری باتیں سنا دی جیسے سنتے ضمار نے غصے سے لبابہ کو دیکھا جو اسے کب سے باتیں سنائی جا رہی تھی۔۔۔۔"""

ضمار کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔پہلی مرتبہ یوں منہ اٹھا کر کسی انسان اسے باتیں سنا رہا تھا صرف اس پدی سی بچی کی وجہ سے غصے سے ضمار نے لبابہ کے ہاتھ سے فیڈر کھینچا اور اسے دیکھنے لگا جس مین صرف دودھ کا پاؤڈر تھا۔۔۔"""

روتی ہوئی امید کو لبابہ کی گود میں دیکھ کر اس نے لبابہ کی گود سے امید کو اٹھایا جو ابھی بھی رو رہی تھی۔۔۔۔"""

بچی تو سے جاؤ لبابہ امید کو روتے دیکھ ضمار سے کہنے لگی۔۔۔۔"""

کیوں میں اپنی بچی آپ کو کیوں دو مجھے کیا پتا آپ کون ہے کون نہیں میری بچی لے گی تو ضمار نے آنکھیں سکور کر کہا۔۔۔"""

کیا میں تمہیں چور لگتی ہو شکل سے لبابہ بھی غصے سے کہتی چیئر سے اٹھی اور اپنی کمر کر ہاتھ رکھے لڑنے کے لئے تیار تھی۔۔۔"""

ہاں لگتی ہے چور اب کیا کر لو گی ضمار بھی کہا باز آنے والا تھا اسے نہیں پتا تھا اس کی میڈم اسے یہاں مل جائے گی وہ تو خوش ہوا تھا اب لبابہ کو تنگ کرنے میں مزا آنے لگا تھا۔۔۔"""

تمہاری تو میں تم ابھی مجھے جانتے نہیں ہو میں کون ہو لبابہ اسے اپنی انگلی اٹھا کے کہنے لگی۔۔۔"""

ارے ارے کیا ہو گیا ہے لبابہ لڑکیوں رہی ہو کیف بھی لبابہ کو کسی سے لڑتے دیکھ کہنے لگا۔۔۔"""

کیف میں اس کی بچی کو چپ کروا رہی تھی اس نے کہا میں چور ہو لبابی غصے سے سرخ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔"""

کیف نے سامنے کھڑے ضمار کو دیکھا پھر اس بچی کو کیف کی نظر جیسے ہی بچی پر گی اسے لگا جیسے اس کو کہی دیکھا ہے لیکن وہ پہچان نہیں پا رہا تھا امید جب پیدا ہوئی تھی بس کچھ گھنٹے ہی کیف کے ساتھ رہی تھی۔۔۔"""

اپنی بہن کو سنبھال کے رکھے کسی کی اکے بے عزتی کر دیتی ہے میری بچی ہے میں چک کروالو یہ کہتے ضمار کیفٹیریا کی طرف گیا وہاں سے ایک باٹل پانی کی لی کیفے میں موجود تمام آدمی اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے اس پارک میں بہت سے بچے اتے تھے لیکن اج تک انہوں نے کسی کے بچے کو یوں روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔"""

اس کی تو میں۔۔۔۔"""لبابہ پھر سے ضمار کے پیچھے جاتی دل نے لبابہ کا ہاتھ پکڑ لیا بس کرے نا آپی وہ گندے قلات انکل ہے ہم یہاں گھومنے ائی ہے چلے آئے جھولے لیتے ہے دل لبابہ کا ہاتھ پکڑے اسے لے گی۔۔۔۔"""

دوسری طرف ضمار غصے سے ان سب کو دیکھتے ہوئے امید کو لیے واپس اس چیئر پر اکر بیٹھا اس نے دیکھا لبابہ وہاں نہیں تھی لیکن اس کا بریسلٹ وہاں گر گیا تھا ضمار نے وہ اٹھایا اور مسکرا کر دیکھا اپنی جیب میں رکھ لیا مزہ آیا آج میڈم کو تنگ کر کے پھر اپنا دھیان دودھ کی طرف کیا اس میں تھوڑا سا پانی فیڈر میں ڈال کر دو منٹ فیدر کو ہلانا اور پھر اس کے منہ میں ٹھونس دیا جیسے ہی اس کی زبان نے دودھ کا ذائقہ محسوس کیا اس کا سپیکر بند ہو گیا اور سکون سے دودھ پینے لگی۔۔ضمار نے ٹھنڈی اہ خارج کی شکر ہے چپ ہوئی اب کے امید ٹکر ٹکر دودھ پیتی ضمار کو دیکھ رہی تھی۔۔۔""

ضمار نے سامنے دیکھا جہاں سے عرشیہ مسکراتے ہوئے چلتی ضمار کی طرف ارہی تھی ضمار کا دل تو کیا تھا اسے اچھے خاصی سنائے۔۔

کیا ہوا تمہارے موڈ کو؟ داید نے اس کا چہرہ غصے سے سرخ دیکھتے سوال کیا۔۔

کافی جلدی نہیں اگئے تم دونوں دانت کچکچاتے ہوئے سر تا پاؤں تک دونوں کو گھورا۔۔

یہ جس کو میرے ساتھ بھیجا تھا اسے پوچھو ایک دفعہ موشن رائٹ لے کر دوبارہ پھر سے بھوت بنگلے میں گھس گئی تھی مجھے لے کر داید کو بے انتہا عرشیہ پر غصہ آرہا تھا اور ساتھ میں ضمار پر بھی جس نے اسے جانے کا کہا تھا عرشیہ نے داید کی بات سنتے منہ کے ڈیزائن بنائے ہاں تو گھومنے آئے ہے تمہاری طرح بور نہیں بیٹھنا عرشیہ نے داید کو دیکھتے امید کو ضمار کی گود سے اٹھایا۔۔""

تنگ تو نہیں کیا میری بچی نے عرشیہ امید کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔""

تنگ۔۔۔۔جتنا اس نے مجھے تنگ کیا ہے نا یقین کرو عرشیہ میرا دل کر رہا تھا اس کے باجے والا جو گلا ہے نا اس کو کاٹ دو اتنا روتی ہے اتنا روتی ہے مجھے سمجھ نہیں اتا یہ اتنے انسو لاتی کہاں سے ہیں چھوٹی سی تو ہے اتنا پانی اس کے اندر سے اتا کہاں سے مجھے یہ سمجھ نہیں اتی ضمار امید کو دیکھتے ہوئے چڑتے ہوئے کہنا لگا۔۔۔""

ہم لڑکیوں کے انسو کہیں نہ کہیں سے اجاتا ہے اب میں بھی تھک گئی ہوں اور میری بیٹی بھی تھک گئی ہے تو اب ہمیں گھر جانا چاہیے عرشیہ یہ کہتے ہوئے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے امید کو لیے پارک سے باہر جانے لگی جبکہ دائذ اور ضمار نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کندھے اچکا دیے جیسا کہنا چاہتا ہوں اس کا کام تو ختم ہو گیا ہم سے تو کسی نے پوچھا تک نہیں خیر وہ بھی عرشیہ کے پیچھے پیچھے چل دیے۔۔۔۔""

کافی دیر گزرنے کے بعد دل بھی کیف سے کہنے لگی ہی جان میں بھی تھک گئی ہوں مجھے بھی گھر جانا ہے اور بھوک بھی لگی ہے لبابہ نے وہاں سے کچھ بھی کھانے کو منع کیا تھا کیونکہ لبابہ گھر میں میڈ کو کھانا بنانے کے لیے کہہ کر ائی تھی۔۔""

ہاں چلو کیف میں بھی تھک گئی ہوں ویسے بھی اس بد تمیز کی وجہ سے میرا سارا موڈ خراب ہو گیا ہے تو اب ہمیں بھی گھر جانا چاہیے۔۔۔۔"""

چھوڑو لبابہ ایسے بد تمیز تو اتے ہی رہتے ہیں چلو چلتے ہیں گھر طہام اور دل وہاں بھی کافی کھیلے کودے اور پھر وہ لبابہ کی گھر کی جانب چل دی ہے۔۔۔۔"""

"""----------

جیسے ہی سب لبابہ کے گھر پر پہنچے اکرم پہلے ہی ان کا انتظار کرتے لاؤنج میں بیٹھے تھے ان سب کو دیکھتے ہوئے اکرم صاحب کو بے حد خوشی ہوئی۔۔۔۔"""

السلام علیکم ماموکیسے ہیں اپ کیف جلدی سے اکرم صاحب کے پاس جاتا ان کے گلے ملا اکرم کو صاحب کو بھی اپنے دونوں بھانجوں کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔۔"""

وعلیکم السلام بیٹے کیسے ہو تم اکرم صاحب نے کیف کے سر پر پیار دیا۔۔۔۔"""

میں ٹھیک ہوں ماموں۔۔"""

بیٹا تم تو مجھے بھول ہی گئے ہو کبھی تم گھر میں اتے ہی نہیں ہو اکرم صاحب کیف سے گلہ شکوہ کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ کے اور باقی سب بھی صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔۔"""

بس ماموکیا کریں اپ لبابہ سے پوچھ لیا کرے اتنا بزی ہوتا ہو اب تو میری شادی بھی ہو چکی ہے اور اس چھوٹی سی بچی کو بھی ٹائم دینا ہوتا ہے کیف دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا تو اکرم صاحب نے دل کو دیکھا اکرم صاحب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی جو چاکلیٹ کھاتے ہوئے پورے ہونٹ گندے کر چکی تھی۔۔۔"""

دل سلام کرو ماموکو چاکلیٹ کھاتی دل کو کیف نے ڈانٹتے ہوئے کہا دل نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے کیف کو دیکھا اور پھر اکرم صاحب کو السلام علیکم ماموں دل نے جو تھوڑی بہت چاکلیٹ بچی تھی وہ منہ میں ڈالتے ہوئے اکرم صاحب کو سلام کیا تو اکرم صاحب نے مسکرا کر دل کے سر پر پیار دیا۔۔۔۔۔"""

وعلیکم السلام کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔"""

میں ٹھیک ہوں انکل۔۔۔۔"""

کیف تم نے اتنی چھوٹی سے بچی سے شادی کرلی مجھے لبابہ نے بتایا تھا لیکن مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ اتنی چھوٹی ہو گی اکرم صاحب پھر سے دل کو دیکھتے ہوئے کیف سے کہنے لگے۔۔۔۔۔"""

بس کیا کرے ماموں لبابہ نے اپ کو بتایا ہوا گا کے کن حالات میں شادی ہوئی ہے۔۔۔۔"""

ہاں مجھے لبابہ نے سب بتادیا تھا چلو خیر اب تمہاری ذمہ داری بنتی ہے اس کا اچھے سے خیال رکھنا اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا تمہارے ذمہ داری ہے۔۔۔۔"""

جی ماموں میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ میں اپنی ذمہ داری اچھے سے نبھا سکوں۔۔۔"""

ہبی جان مجھے بھوک لگی ہے ناوہ سب کے سامنے ہی کیف کو ہبی جان بولتے ہوئے کیف کو کافی شرمندہ کر چکی تھی جبکہ لبابہ کا قہقہ پورے لاونج میں گونجا تھا لبابہ کے ہنسنے پر کیف نے گھور کر لبابہ کو دیکھا اچھا اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے نہیں ہنستی کیف اپنی انکھوں سے ڈرا کیوں رہی ہو میں ابھی کھانا لگواتی ہوں لبابہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کر کچن میں چلی گئی اور میڈ کو کھانا لگانے کے لیے کہا۔۔۔۔۔"""

امنہ کیسی ہے اکرم نے کیف سے پوچھا۔۔۔۔"""

جی ماموٹھیک ہے ماما۔۔۔۔ماموآپ بھی اجایا کریں نا آپ کیوں نہیں اتے آپ کی بہن کا گھر ہے۔۔۔۔"""

جب بہن ہی مجھے اچھا نہیں سمجھتی تو پھر میرے وہاں انے کا کیا فائدہ بیٹا ویسے بھی اس نے کبھی مجھے اپنا بھائی سمجھا ہی نہیں اگر بے شک وہ میری سوتیلی بہن ہے لیکن پھر بھی میں نے اسے سب سے بڑھ کر میں نے اسے بہن سمجھا ہے لیکن اس نے کبھی مجھے بھائی سمجھا ہی نہیں خیر تم اجاتے ہو اپنی اس بیوی کو لے ایا کرو تو مجھے اچھا لگے گا۔۔۔۔"

یہ کیا بات ہوئی ماموآپ نے ویسے تو پوچھا ہی نہیں کہ میں کیسا ہوں طہام منہ بناتے ہوئے اکرم صاحب سے بولا تو اکرم صاحب نے پیار بھری نظروں سے طہام کو دیکھا ارے میرا پیارا سا گولو مولو سا بیٹا بھی ایا ہے تمہیں تو میں نے دیکھا ہی نہیں اکرم نے جان بوجھ کر طہام کو تنگ کرنے کے انداز میں بولے تو طہام نے منہ بنالیا۔۔۔۔"""

ہاہا میں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے گولوں مولو سے بیٹے سے ناملوا دھراؤ میرا بچہ گلے ملوں اکرم صاحب کے کہنے سے ہی طہام جلدی سے اٹھا اور اکرم صاحب کے گلے لگ گیا میرا گول مولو سا بچہ۔۔۔۔"""

ہاں انکل یہ گولو مولو سا جو بچہ نا یہ پانڈا ہے اور میں ایسے پانڈا ہی کہتی ہوں دل پھر سے طہام کو پانڈا کہہ کر اسے چڑھا چکی تھی اور اسے غصہ ایا تھا اگر میں پانڈا ہوں تو تم سوکھی ہوئی چپکلی ہو طہام بھی اپنی زبان نکالتا دل کو چڑاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔"""

ہی جان دیکھیں نا یہ مجھے چھپکلی بول رہا ہے۔۔۔۔"""

غلط بات ہے طہام بھائی۔۔۔۔"""

اپ غصہ کیوں نہیں سمجھاتے اس نے بھی تو مجھے پانڈا بولا ہے نا تو تم پانڈا ہو اس لیے کم کھایا کرو نا بھائی اپ بھی نا میں کب زیادہ کھاتا ہوں میں تو کم ہی کھاتا ہوں نہ میں نہیں بولتا جائے اب اپ اپنی بیوی کے ساتھ ہیں اب میں اپنے ماموں کے پاس ہی رہوں گا مجھے گھر نہیں جانا۔۔۔۔۔"""

ہاں تاکہ ماما ہمیں گھر میں داخل ہی نہ ہونے دے اور وہ ہم سے پوچھیں ہمارے بیٹے کو کہاں چھوڑ آئے تو پھر ہم کیا بولیں گے ۔۔۔۔۔"""

ہاں تو اپ بولیے گا نا اپ کی بیوی کی وجہ سے میں ماموں کے گھر رہ گیا ہوں طہام اپنے سینے پر دونوں بازو باندھتے ہوئے ناراضگی والے انداز میں بولا۔۔۔"""

اچھا اچھا اس بحث کو بس بھی کرو اج یہ کھانا لگ گیا ہے کھانا کھا لو لبابہ وہاں اتے سب کو کہنے لگی تو سب سے پہلے دل اور طہام اٹھ کر پھر سے اپنی اپنی کرسی سنبھالتے ہوئے بیٹھ گے۔۔۔۔"""

دل طہام پہلے جاؤ ہاتھ دھو کر اؤ طہام اور دل جلدی سے اپنے ہاتھ دھونے چلے گئے اور پھر ہاتھ دھو کر اکر کرسیوں پر بیٹھ گئے اور کھانا کھانے لگے کافی دیر ان کے درمیان باتیں ہوتی رہیں کھانا کھا کر وہ لوگ فری ہوئے کافی ٹائم ہو گیا تھا اچھا ماموا ب ہمیں اجازت دے ہمیں بہت اچھا لگا اپ سے مل کر۔۔۔۔"""

ہاں انکل اپ بہت اچھے ہیں میں اپ سے ملنے کے لیے ایا کروں گی۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے دل اکرم صاحب سے کافی زیادہ خوش تھی وہ اچھے اچھے مذاق کرتے دل کو بار بار ہنسا رہے تھے جس کی وجہ سے دل کو اکرم صاحب اچھے لگے تھے۔۔۔۔"""

ہاں ہاں میری بیٹی کیوں نہیں ضرور تم اجایا کرنا ہم مل کر کھیلا کریں گے۔۔۔"""

ٹھیک ہے ہبی جان ہاں اب ہر اتوار کو ہم لبابہ اپی کے گھر ایا کریں گے ٹھیک ہے اور پھر ہم کھیلا کریں گے ساتھ میں طہام بھی ایا کرے گا۔۔۔""

ٹھیک ہے دل میں تو ملنے ایا کروں گا ابھی تو گھر چلو ناوہ کافی ٹائم ہو گیا ہے تمہارے مینا کو بھی بھوک لگی ہو گی۔۔۔۔""

اوشٹ میں تو مینا کو بھول ہی گئی تو اسے بھوک بھی لگی ہو گی جلدی کرو جلدی کرو ہبی جان جلدی کریں میں نے مینا کے پاس جانا ہے پہلے تو دل کو یاد نہیں تو جب اسے یاد ایا تو جلدی سے سب سے ملتے وہ سب سے پہلے گاڑی میں جا کر بیٹھیں اور دل کی اس حرکت دے کر بھی مسکراتا ہوا اکرم صاحب سے ملا اور لبابہ سے ملا اور پھر چلا گیا۔۔۔""

گھر جاتے ہی اندر لاونج میں دل اور تانیہ اور امنہ بیگم بیٹھی تھی السلام علیکم ماما کیف اور طہام دونوں نے سلام کیا۔۔۔۔"

وعلیکم السلام اور دل کو خوش دیکھ کر تانیہ کے دل میں اگ لگی تھی جو ہستی مسکراتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے میں جا رہی تھی

"""۔۔۔۔۔

گھوم ائے ہو کیا تم کیف میں سارا دن گھر میں بور ہوتی رہی میں نے تمہیں کہا بھی تھا مجھے ساتھ لے جاؤ اوپر جاتی دل نے تانیہ کی اواز سنی تو اس نے مڑ کر تانیہ کو دیکھا تانیہ آپی اگر اپ کو ساتھ لے جاتے ہیں نا پھر ہم نے بور ہو جانا تھا اس لیے ہم لبابہ اپی کو ساتھ لے کے وہ بہت اچھی ہیں اور ہم نے بہت انجوائے کیا اور پتہ ہے ہم نے لبابہ اپی کے گھر بھی گئے تھے دل جاتے جاتے یہ بھی بھانڈا پھوڑ گئی تھی امنہ بیگم نے حیرانگی سے کیف کو دیکھا۔۔۔""""

ہاں ماما وہ بس میں لبابہ لے گئی تھی تو کیا ہوا میری کزن کا گھر ہے میرے ماموں کا گھر ہے میں جا سکتا ہوں نا کیف بھی امنہ بیگم سے کہ کچھ کہنے سے پہلے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا اسے پتہ تھا اب امنہ بیگم نے شروع ہو جایے گی کے وہ غریب ہے ہم سے ملتے جلتے نہیں ہیں اس لیے کیف بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔""

دیکھ رہی ہیں خالہ اپ کہ کیسے یہ چار فٹی لڑکی اپ کے بیٹے کو اپنے قابو میں کر کے اب کہاں کہاں گھما رہی ہے ہاں دیکھ رہی ہوں اب اس لڑکی کا تو کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا تانیہ۔۔۔۔""

مجھے بھی جلد جلد کیف اپنے قابو میں چاہے یہ خالہ میں مزید کیف کو دل کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی آپ کچھ کرتی کیوں نہیں ہیں۔۔۔""

کچھ نہ کچھ کرتے ہیں تم پریشان مت ہوں یہ کہتے ہوئے امنہ بیگم بھی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی کمرے میں جاتے ہی دل نے سب سے پہلے مینا کو دیکھا جو صبح کے سوکھے بریڈ اور روٹی کھا رہے تھے اف کسی نے میری مینا کے دھیان نہیں رکھا ہی جان لیکن اسے بھوک لگی ہو گی دل افسردگی سے بولی اور جلدی سے جاتی کچن سے تازہ تازہ روٹی لا کر اس نے مینا کو ڈالی جو جلدی سے کھانے لگ گئی اچھا دل جلدی سے تم فریش ہو جاؤ کپڑے چینج کر آؤ اور اکر لیٹ جاؤ کیونکہ صبح تمہیں سکول بھی جانا ہے اور لیٹ ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔"""

اچھا ہی جان میں بھی بہت تھک گئی ہوں یہ کہتے ہوئے دل کمرے میں چلی گئی اور فریش ہو کر وہ کیف کے پاس اکر لیٹ گئی کیف بھی سارا دن کا تھکا ہوا تھا وہ بھی انکھیں موند کر لیٹ گیا۔۔۔۔"""

Kaif E DIL

Writer mahi shah

Episode 29 ❤□❤□

عرشیہ آج یونیورسٹی نہیں گئی تھی اپنی دوستوں کے ساتھ اج گھومنے ائی تھی اس نے ڈرائیور کو بھی گھر بھیج دیا تھا اب وہ پیدل ہی کسی گاڑی کا انتظار کر رہی تھی اگر ضمار کو پتا چلتا کے وہ کسی بنا گارڈ یا ڈرائیور کے گی ہے تو اسے ڈانٹ پڑتی اسی لیے وہ خود ہی کوئی کیب ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔"""

اج تو موسم بھی اتنا اچھا بنا ہوا تھا وہ سڑک پر بازو لپیٹے چل رہی تھی ساتھ میں کسی کیب والے کا انتظار کرنے لگی تھی ایک دو کیب کو اس نے روکا بھی تھا لیکن وہ پہلے ہی بھری ہوئی تھی عرشیہ نے گہرا سانس بڑھتے اسمان کی طرف دیکھا جہاں پر بادل پوری طرح چھائے ہوئے تھے تیز ہوا چلنے لگی تھی بجلیاں بھی چمک رہی تھی موسم بے انتہا حسین ہو گیا تھا عرشیہ کو بارش میں بھیگنا پسند بھی بہت تھا لیکن اسے پتہ نہیں تھا کہ اچانک سے ایسا موسم بن جائے گا ورنہ وہ کبھی بھی اکیلے جانے کا خطرہ مول نہ لیتی۔۔۔۔۔"""""

سڑک پر بھاگتی گاڑیوں درختوں اور گرجتے بادلوں سے وہ خوش بھی ہو رہی تھی اور خوشی ہوتی وہ پیدل ہی چلنے لگی موسم اتنا خوبصورت تھا کہ اب عرشیہ کا پیدل چلنے کا ہی دل کر رہا تھا ہلکی ہلکی بارش اب عرشیہ کے اوپر گرنے لگی تو عرشیہ نے خوش ہوتے

ہوئے اسمان کی جانب دیکھا جہاں بارش کے قطرے اس پر گرتے چلے گئے چہرے پر بارش کی بوندیں اسے بوسہ دینے لگی عرشیہ کے چہرے پر خوشی پھیل گئی اور اس کے ساتھ ساتھ چلتی اہستہ اہستہ گاڑی میں بیٹھا ارقم عرشیہ کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرتا اور اس کی حرکتیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا جو بارش میں بھگتی ہوئی خوش ہو رہی تھی چلتے چلتے اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ کافی دور نکل رہی تھی ابھی وہ ایک سڑک سے دوسری سڑک کراس کرنے لگتی کہ ایک بچہ اس کے قریب ایا۔۔۔""

آپی۔۔۔۔یہ اپ کے لیے اس بچے نے اپنے ہاتھوں میں پکڑا پھول عرشیہ کے سامنے کرتے ہوئے کہا تو عرشیہ نے حیرانگی سے بچے کو دیکھا جو تقریبا 12 سے 14 سال کا لگتا تھا اس پیارے سے بچے نے اتنے پیار سے کہا کے عرشیہ کا وہ پھول لینے سے انکار کرنے کا دل ہی نہیں کیا اس سے اسے لگا کہ وہ بچہ پھول بیچ رہا ہے عرشیہ نے اپنی پاکٹ سے پیسے نکالنے چاہے۔۔۔۔""

نہیں نہیں آپی مجھے پیسے نہیں چاہیے بس یہ اپ لے لیں اپ بہت پیاری ہیں۔۔۔""

اچھا عرشیہ نے وہ پیسے بچے کو دینے چاہے تو وہ اس بچے نے پیسے لینے سے انکار کر دیا عرشیہ نے حیرانگی سے ابھی وہ پھول پکڑا ہی تھا تو وہ بچہ پھول پکڑاتے ہی بھاگ گیا۔۔""

یہ۔۔۔یہ۔۔۔۔کس نے دیا ہو گا شاید بچہ بارش کی وجہ سے گھر جانا چاہ رہا ہو اور اس کے ہاتھ میں پھول ہو اس لیے اس نے مجھے دے دیا عرشیہ نے اس واقعے کو سیریس ہی نہیں لیا اب ایسے ہی عرشیہ پھولوں کی خوشبو محسوس کرتے وہ اگے چلنے لگی اور گاڑی میں بیٹھا ارقم اس کے دیے پھول کی خوشبو کو محسوس کرتے وہ اپنی کرسٹل انکھوں سے عرشیہ کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا ابھی عرشیہ تھوڑا دور ہی گئی تھی کہ ایک ادمی اور اس کے پاس ایا میڈم یہ اپ کے لیے سرنے دیے ہیں۔۔۔""

عرشیا نے سامنے ادمی کو دیکھا تو وہ ٹھٹکی اونچا لمبا فل بلیک کلر کے کپڑے پہنے وہ سانولے سی رنگت والا ادمی پھول بیچنے والا تو بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا عرشیہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی عرشیہ نے پوری سڑک پر دیکھا لیکن بارش کی وجہ سے اکا دکا ہی گاڑیاں وہاں چل رہی تھی۔۔۔۔""

عرشیہ نے وہاں سے جانا چاہا جب اسے اس ادمی کی اواز پھر سے سنائی دی۔۔۔۔میڈم یہ پھول لے لیں ورنہ سرغصہ کریں گے اس ادمی کی اواز سنتے عرشیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ادمی اب اس کے قریب اتا پھول اسے دینے لگا لیکن مجھے پھول نہیں لینا میرے پاس پہلے ہی ہے بارش میں بھیگتے ہوئے عرشیہ نے اس ادمی کو انکار کیا۔۔۔""

میڈم یہ پھول لے لیں وہ ادمی اور کچھ بات کر ہی نہیں رہا تھا اور عرشیہ کو بس ایک ہی بات کہے جا رہا تھا عرشیہ کو اب اس سے خوف انے لگا تھا اسے ضمار کی باتیں ٹھیک لگنے لگی تھی کہ کسی بھی وقت دشمن ان پر حملہ کر سکتے ہیں عرشیہ کو لگا کہ یہ بھی کوئی اس کے دشمن کا ہی کام ہے وہ پلٹی اور بھاگنے والے انداز میں وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔"""

اس نے پلٹ کر بھی اس ادمی کو نہیں دیکھا جب وہ بھاگتے بھاگتے ایک گاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے ہوئے بچی بارش میں وہ فل بھیگی ہوئی تھی اسے اس ادمی سے ڈر بھی لگ رہا تھا عرشیہ اس سے پہلے گاڑی اس کو کچلتی گاڑی رکی تھی عرشیہ گرتے گرتے بچی تھی عرشیہ نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے اس گاڑی والے کو دیکھا۔۔۔۔"""

عرشیہ اپ یہاں۔۔۔۔۔۔۔ار قم گاڑی سے نکلتے ہوئے عرشیہ کو بھیگتے ہوا دیکھ اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔"""

عرشیہ نے اپنا چہرہ اٹھا کر ار قم کو دیکھا اور عرشیہ کی سنہری انکھیں دیکھ کر ار قم کو اپنا اپ ان انکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا ار قم کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی عرشیہ نے اتنی معصومیت سے ار قم کو دیکھا ار قم اس معصومیت پر فدا ہوا تھا۔۔۔۔۔"""

اا۔۔۔۔اار قم۔۔۔۔ار قم۔۔۔۔۔اپ۔۔۔۔۔ عرشیہ نے ادھر ادھر دیکھا کہیں وہ ادمی پھر تو اس کے پاس نہیں ارہا۔۔۔"""

کیا ہوا ہے عرشیہ اپ ٹھیک تو ہیں نا اور اپ اس بارش میں کیوں بھیگ رہی ہیں۔۔۔۔۔"""

مجھے۔۔۔۔مجھے یونیورسٹی سے گھر جانا تھا اور کوئی کیب نہیں مل رہی تھی اس لیے مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔"""ائیں عرشیہ میں اپ کو چھوڑاتا ہوں ار قم نے جیسے ہی کہا عرشیہ نے اسے منع کرنا چاہا کیونکہ ضمار کا گھر جو بھی تھا کسی کو اس گھر کا معلوم نہیں تھا کون کب وہاں اتا ہے کسی کو معلوم نہیں ہوتا تھا جیسے ہی عرشیہ نے منع کرنا چاہا ار قم نے اس کے بولنے سے پہلے ہی عرشیہ کا ہاتھ پکڑا اس گاڑی کی طرف لے جانا چاہا عرشیہ اس ادمی سے ڈری بھی ہوئی تھی لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ ار قم کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔"""

اپ اکیلی اس راستے پر کیا کر رہی تھی اپ کو پتہ بھی ہے بارش کا موسم بنا ہوا ہے اور راستہ بھی اچھا نہیں تو اپ ادھر کیا کر رہی تھی """۔۔۔

عرشیہ نے کار کی کھڑکی سے بے ساختہ باہر کو جھانکا ادھر ادھر دیکھا لیکن دور دور تک اسے وہ ادمی نظر نہ ایا عرشیہ نے سکون کا سانس رکھتے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا لیا پتہ نہیں کون تھا وہ جو مجھے پھول دینا چاہتا تھا اس بچے سے تو میں نے پھول لے لیا لیکن اس ادمی سے توبہ توبہ پتہ نہیں کہاں کہاں سے لوگ اجاتے ہیں اس نے خود کو کوسا اور اب خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگی جب ار قم نے پھر سے اسے پکارا۔۔۔۔"""

عرشیہ کیا ہوا ہے اپ ٹھیک تو ہیں نا ارقم کو اپ خود پر غصہ انے لگا تھا جس کی وجہ سے اس کی شہزادی اتنا ڈر گئی تھی۔۔۔""

کچھ نہیں ارقم۔۔۔وہ بس میں کچھ دوستوں کے ساتھ یہاں گھومنے ائی تھی لیکن وہ چلی گئی اور میں یہاں پر اکیلی رہ گئی عرشیہ نے اپنے چہرے سے پانی صاف کرتے ہوئے توڈرتے ہوئے کہا۔۔۔۔""

تو اپ کے ہسبینڈ کہاں ہیں وہ اپ کو لینے نہیں اتے ارقم کے دل کو ٹھیس پہنچی جب اس نے عرشیہ کے ہسبنڈ کا نام لیا۔۔۔""

میرا ہسبنڈ عرشیہ نے حیرانگی سے ارقم کو دیکھا۔۔۔""

جی اپ کے ہسبینڈ اس دن مال میں اپ نے کہا تھا نا کہ اپ اپنی بیٹی کی شاپنگ کرنے ائی ہیں تو اسی لیے اپ کے ہسبینڈ ارقم کی بات سنتے عرشیہ کا قہقہ کار میں گونجا تھا اور عرشیہ کے ہنسنے سے اس کی تھوڑی کا ڈمپل شو ہوا جس میں ارقم نے اپنے اپ کو اس ڈیپمل میں ڈوبتے ہوئے محسوس کیا کتنی خوبصورت ہے میری سنہری اور شہزادی ان انکھوں میں اور اس ڈمپل پر میں صدقے جاؤں ارقم دل ہی دل میں عرشیہ کی مسکراتی انکھیں اور مسکراتے ڈمپل پر صدقے جا رہا تھا۔۔۔""

نہیں نہیں وہ میری بیٹی ہے لیکن وہ میری بیٹی نہیں ہے عرشیہ نے کہا تو ارقم نے حیرانگی سے عرشیہ کی جانب دیکھا۔۔۔""

کیا مطلب اپ کی بیٹی نہیں یعنی پھر بھی اپ کی بیٹی ہے۔۔۔۔""

یہ لمبی کہانی ہے پھر میں اپ کو بتاؤں لیکن میں یہ بتانا چاہتی ہوں میری شادی نہیں ہوئی ہے میں ابھی کنواری ہوں اور بہت جلد میں شادی کر لو گی عرشیہ کی بات سنتے ہیں ارقم کے دل کو سکون پہنچا کہ اس کی شہزادی شادی شدہ نہیں ہے اواچھا شکر ہے ارقم نے دھیمے لہجے میں کہا تو عرشیہ نے ارقم کو دیکھا کیا ہوا اپ نے کچھ کہا۔۔۔۔""

نہیں نہیں اپ مجھے اپنے گھر کا ایڈریس بتا دیں۔۔۔""

بس اپ مجھے یہاں ہی اتار دیں میں اپنے گھر چلی جاؤں گی بلیک محل سے کافی دور عرشیہ نے ارقم کی گاڑی رکوا دی۔۔۔۔""

یہاں پر ہیں اپ کا گھر۔۔۔۔""

جی جی یہاں پر ہی ہے تھینک یو سو مچ مجھے ڈراپ کرنے کے لیے اب میں گھر چلی جاؤں گی عرشیہ نے جلدی سے اتر کر جانا چاہا تو ارقم نے کندھے ہوا چکا دیے وہ زیادہ اپنے شہزادی پر فورس نہیں کرنا چاہتا تھا عرشیہ کو اپنا دھیان رکھنے کا کہہ کر وہ گاڑی لے کر چلا گیا عرشیہ بھی تھوڑی ہی دور اتری تھی اس لیے وہ پیدل ہی چلتے چلتے بلیک میل یعنی کہ اپنے گھر چلی گئی۔۔۔""

عرشیہ تم اتنی بھیگی ہوئی کیوں ہو گھر میں داخل ہوتے ہی سامنے ضمار اور داید بیٹھے تھے۔۔۔""

وہ وہ میں میں کیب سے ائی ہوں نا اسی لیے۔۔۔""

کیب سے کیوں تمہیں ڈائیور کو گھر میں کیوں بھیجا تھا ضمار نے تھوڑا غصے سے عرشیہ کی جانب دیکھ کر کہا تو عرشیہ نے تھوک نگلتے ہوئے ضمار کو دیکھا۔۔۔""

ضمار وہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ اج گھومنے گئی تھی تو اسی لیے۔۔۔۔""

عرشیہ گھومنے گئی تھی تم مجھے کہہ دیتی میں لے جاتا یا داید کو کہہ دیتی کہ ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی اکیلے جانے کی کوئی تک نہیں بنتی تھی۔۔۔""

اچھا سوری نا اب میں تھکی ہوئی ہوں اب مجھے کچھ مت بولو یہ کہتے ہوئے عرشیہ چپ کر کے اپنے کمرے میں چلی گی جب کہ داید نے حیرانگی سے ضمار کو دیکھا کہ عرشیہ نے ایسے کبھی بات نہیں کی تھی شاید بھیگی ہوئی ہے تھکی ہوئی اسی لیے داید ائندہ تمیں اس کا دھیان رکھو گے ضمار کی بات سنتے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔""

"""""----------

ضمار کو اج کسی اہم کام کے لیے جانا تھا اج اسے لبابہ سے ملنا تھا اس کے دل میں اہستہ اہستہ اپنی محبت پیدا کرنی تھی اسی لیے ضمار نے اپنے کچھ ادمیوں کو کہہ کر لبابہ کو کڈنیپ کیا۔۔۔""

تھوڑی دیر بعد اسے ہوش ایا تو اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا لبابہ نے محسوس کیا کہ اس کی انکھیں اور ہاتھ بندھے ہوئے وہ پریشان تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے میں نے تو اسے ٹھیک سے سمجھ نہیں ہے لیکن اپنے دماغ پر زور ڈالتے اسے حیال ایا کہ وہ تو صبح پولیس اسٹیشن جانے کے لیے نکلی تھی لیکن جیسے ہی وہ ادھے راستے پر پہنچی کسی نے اس کی گاڑی روکی اور اس نے باہر نکل کر اپنی گاڑی دیکھنی چاہی تو کسی نے اس کی ناک پر کپڑا رکھ کر اسے بے ہوش کیا تھا مگر وہ اب کہاں تھی اسے کچھ خبر نہ تھی

"""-----

اس کا سارا شک تیمور سکندر پر گیا تھا کیونکہ ایک وہی اس کا دشمن تھا لیکن وہ ابھی پکا نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ وہ پولیس والی تھی اور اس کے ہزار دشمن تھے دروازہ کھولنے کی اواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو کچھ لوگوں کے قدموں کی اواز اس کے کان میں پڑی۔۔۔۔""

اگیا تجھے ہوش لڑکی ایک ادمی کی اواز اس کو سنائی تھی۔۔۔""

کون ہو تم لوگ اور کیوں لے کر آئے ہو ں مجھے تم لوگ یہاں وہ ایک لڑکے سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔"""

یہ تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ ہم تمہیں کیوں لے کر آئے ہیں۔۔۔۔۔"""

ایک دفعہ تم لوگ میرے ہاتھ کھولو پھر تم لوگوں کو پچھتاوا ہو گا کے تم لوگوں نے مجھے کڈنیپ کرنے کا لبابہ نے بنا ڈرے کہا وہ ویسے بھی تھی لاہور کی اے ایس پی اس نے ڈرنا کبھی سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔۔"""

بہت زبان چلتی ہے اس لڑکی کی منہ بند کرو اس کا اس لڑکے نے دوسرے لڑکے کو کہا۔۔۔۔۔"""

یو۔۔بد تمیز باسٹر۔۔۔۔کھولو مجھے اب تم لوگوں کو بتاتی ہوں ایک پولیس والی کو کڈنیپ کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے لیکن اس کی سنے بغیر ہی ایک لڑکے نے اس کے منہ پر ٹیپ لگا دی اور اس کے منہ سے دبی دبی اوازیں نکلنے لگی۔۔۔۔"""

اب وہ لوگ اسے پکڑے لے کر جانے لگے لبابہ کے ہاتھ پاؤں اب بھی بندھے ہوئے تھے وہ اسے پکڑتے ایک کمرے میں لے گے۔۔۔۔"""

بھائی یہ ہیں وہ لڑکی ایک لڑکا دیوار کی طرف منہ کیے کھڑا تھا اس نے بغیر مڑے ہی اشارہ کیا کے تم لوگ باہر چلے جاؤ۔۔۔۔کمرے میں ہلکی سے لائٹ چل رہی تھی جس سے اس لڑکے کا چہرہ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اس لڑکے نے فل بلیک کپڑے پہنے تھے اپنا چہرہ بلیک ماسک سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔"""

پھر لبابہ کے پاؤں ان لوگوں نے کھول دیے تھے ابھی اس سے پہلے وہ بھاگتی اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس بلیک ماسک والے نے لبابہ کے ہونٹوں سے تٹپ اتاری تو لبابہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے اپنا سانس ٹھیک کرنے لگی۔۔۔"""

جاہل انسان میں تمہیں مار دوں گی کھولو مجھے تم میرے ہاتھ کھولو پھر تمہیں بتاتی ہو میں۔۔۔۔"""

شششش۔۔۔۔۔بلیک ماسک نے سرگوشی کی جو لبابہ کو اپنے کان کے قریب محسوس ہوئی اس نے پیچھے ہونا چاہا جب لبابہ کی کمر بلیک شیڈو کے سینے کو چھو گئی میرے ادمی نے تمہیں سمجھایا ہو گا کے بلیک شیڈو سے کس طرح بات کرنی ہے بلیک شیڈو نے تھوڑا سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔۔"""

میں تمہاری کوئی غلام نہیں ہوں بلیک شیڈو اور تم میرے سامنے اہی گئے ہو اب تمہیں میرے ہاتھوں سے کوئی نہیں بچا سکتا لبابہ کی بات سنتے بلیک شیڈو کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔۔"""

تم۔۔۔۔تم مجھے مارو گی تم دو ٹکے کی پولیس افسر نی تم مجھے یعنی کہ بلیک شیڈو کو مارو گی افسوس ہوتا ہے تمہاری اس خوش فہمی پر بلیک شیڈو ذرا غصے میں بولا جبکہ لبابہ اپنے ہاتھ مسلسل چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اتنا بھی غرور اچھا نہیں ہوتا بلیک شیڈو اتنا تم میں دم ہے تو میرے ہاتھ کھولو اور اپنا چہرہ دکھا کر میرے سامنے آؤ پھر میں تمہیں دیکھتی ہوں میں تمہارا کیا حال کرتی ہوں لبابہ بلیک شیڈو کی بات سنتے چیخی تھی میرا تمہیں چیلنج ہے میرے ہاتھ کھولو اور فائٹ کرو میرے سے اگر تمہیں اس دو ٹکے کی پولیس افسر نی نے زمین پر نہ گرایا تو میرا نام لبابہ ملک نہیں۔۔۔۔"""

اور اگر میں نے تمہیں اپنے قابو میں کر لیا تو بلیک شیڈو نے جس لہجے میں کہا تھا لبابہ ملک کچھ دیر کے لیے خوش ہوئی تھی۔۔۔۔"""""

اب کیوں خاموش ہو گئی کچھ بولو گی نہیں۔۔۔"""

تم ایک دفعہ مجھے کھولو پھر میں تمہیں بتاتی ہوں لبابہ ملک کیا چیز ہے۔۔۔۔۔"""

جو حکم سرکار بلیک شیڈو نے جیسے ہی لبابہ کے ہاتھ کھولنے چاہے لبابہ نے اس کے چہرے پر اس اندھیرے کمرے میں ہی مکہ مارنا چاہا جب بلیک شیڈو نے اس کا ہاتھ پکڑ کر لیا لبابہ کی کمر کو اپنے سینے سے لگا یا لڑکی ہو لیکن جتنے بھی مضبوط ہو مجھ سے مقابلہ نہیں کر سکتی لبابہ نے اپنا ہاتھ شیڈو سے چھڑوایا اور اپنی ٹانگ اس کے پیٹ پر مارنی چاہی جب بلیک شیڈو نے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے اس کی ٹانگ کو اپنا ٹانگ میں قابو کیا اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کرتا دروازہ کھول کر راج کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔"""

ارے میڈم کو گرانے سے پہلے ذرا مجھ سے تو نپٹ لو راج کی اواز سنتے اس اندھیرے کمرے میں ہی لبابہ کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی وہ اسے بچانے اگیا تھا وہ اسے ہمیشہ بچانے اتا تھا بلیک شیڈو نے حیرانگی سے سامنے کھڑے انسان کو دیکھا۔۔۔۔"""

کون ہو تم یہاں کون سی میڈم کو لینے ائے ہو بلیک شیڈو نے گرجدار اواز میں راج کو کہا۔۔۔۔"""

جس کو تم اپنے قابو میں کیے کھڑے ہو نا وہ میری میڈم ہے اور میں نے ہزار دفعہ کہا ہے کہ جہاں میڈم ہوں گی جس مصیبت میں ہوں گی میں وہاں اسے بچانے کے لیے پہنچوں گا راج یہ کہتے ہوئے اگے بڑھا اور بلیک شیڈو کے چہرے پر ایک زوردار مکہ مارا کہ لبابہ بلیک شیڈو کی گرفت سے ازاد ہوئی تھی بلیک شیڈو نے بھی راج پر حملہ کیا جبکہ اب لبابہ اور راج مسلسل بلیک شیڈو کا مقابلہ کر رہے تھے۔۔۔۔"""

بلیک شیڈو نے موقع پاتے ہی اپنی پاکٹ سے ایک الارم نکالا اور بٹن دبا دیا کہ کئی سارے ادمی اس کمرے میں داخل ہوئے تھے اتنے زیادہ ادمیوں کو دیکھ کر راج اور لبابہ نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر بلیک شیڈو کو۔۔۔۔۔"""

تم لوگوں کو کیا لگا تم لوگ اتنے جلدی بلیک شیڈو کو چکمہ دے کر بھاگ جاؤ گے یہ کبھی نہیں ہو سکتا اس لڑکی سے تو میری خاص دشمنی ہے اور اس لڑکی کی لاش ہی اب یہاں سے جائے گی بلیک شیڈو نے بے رحمی سے کہا جب کہ لبابہ نے راج کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔"""

اگر اس لڑکی کی لاش چاہیے تو پہلے اپن کو مارنا ہو گا راج لبابہ کو اپنے پیچھے کرتا ہوا بولا تم اپن کو بہت کمزور سمجھ رہے ہو بلیک شیڈو تم ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ تمہارے ہاتھ نہ توڑ دیئے تو پھر کہنا لبابہ ملک بھی راج کے پیچھے سے نکلتے ہوئے بلیک شیڈو کے سامنے ائی۔۔۔۔"""

دم تو ہے لڑکی تم میں بلیک شیڈو نے کہا۔۔۔۔"""

ارے میڈم چپ کرے اتنے زیادہ ادمیوں کو دیکھ رہی ہیں اپ تو کر لیں گے جھگڑا لیکن اپن تو رہا ہوں معصوم مجھے جھگڑنا کوئی نہیں اتا تو اسی لیے یہاں سے بھاگنا ہے یہ اچھا رہے گا راج نے لبابہ کے کان میں پھس پھساتے ہوئے کہا تو لبابہ نے غصے سے راج کو دیکھا "۔۔۔۔

مرد ہو کر ڈر رہے ہو۔۔۔۔"""

ارے مرد ہو کر نہیں ڈر رہا میڈم دیکھ نہیں رہے اتنے زیادہ لوگ گنز لئے کھڑے ہیں اپن کو ان لوگوں سے براڈر لگتا ہے اب یہاں سے بھاگنے کی کوشش کریں۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے یہاں سے جانا ہی بہتر رہے گا اس بلیک شیڈو کو ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔۔۔۔"""

حملہ کروان پر بغیر بلیک شیڈو نے جیسے ہی اپنے لوگوں کو کہا کہ لبابہ اور راج نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور ان لوگوں کو دھکا دیتے ہوئے اس اندھیرے کمرے سے باہر کو نکلے تھے اور اندھا دھند بھاگنے لگے بھاگتے بھاگتے وہ لوگ اتنی دور نکل ائے تھے کہ لبابہ تھک گئی تھی۔۔۔۔"""

میڈم جلدی کریں کہی وہ لوگ اپن کو اور اپن کی میڈم کو پکڑ نہ لیں۔۔۔۔"""

ہاں چلو چلو وہ لوگ کافی دور نکل ائے جب لبابہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن کوئی بھی نہیں ارہا تھا ارے راج رکو پیچھے کوئی بھی نہیں ا رہا تم نے مجھے بھگا بھگا کر تھکا دیا ہے راج نے پیچھے دیکھا تو کوئی بھی نہیں ارہا تھا میڈم اپن تھک گیا ہے۔۔۔۔"""

تم تھک گئے ہو تو میں کون سا نہیں تھکی بیٹھ جاؤ تم یہاں پر ایک جگہ پر وہ سڑک کے کنارے دونوں بیٹھ گئے ویسے تم مجھے ایک بات بتاؤ تم یہاں کیسے تمہیں کیسے پتہ ان لوگوں نے مجھے کڈنیپ کیا ہے لبابہ کی بات سنتے راج ایک دم ہر بڑا گیا تھا اس وقت سوچا ہی نہیں تھا وہ لبابہ کو کیا جواب دے گا۔۔۔۔"""

اپن کو آپ نے لائیو لوکیشن سینڈ کی تھی نا میری گاڑی خراب ہو گئی تو میں اپ کو لینے اجاؤں لیکن اپ کی لائیو لوکیشن پر جب میں گیا تو وہاں پر صرف اپ کی گاڑی تھی پھر میں نے اپ کی لوکیشن چیک کی تو اپ کی لوکیشن یہاں پر شو ہو رہی تھی تو مجھے کچھ گڑ بڑ لگی اس لیے میں وہاں پہنچ گیا۔۔۔"""

تم کتنے اچھے راج میرا کتنا خیال رکھتے ہو لبابہ نے اپنی خوبصورت انکھوں سے راج کی گہری کالی انکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"""۔۔۔۔۔

میں آپ کا ہمیشہ سے خیال رکھوں گا میڈم اپ ایک دفعہ اپن کو کبھی بھی بلا کر دیکھیے گا اپن مر بھی گیا نا اب اور اپن آپ پر ائی ہر مشکل کو اپنے اپ پر لے لے گا۔۔۔۔"""

توبہ توبہ توبہ کیسی باتیں کرتے ہو راج۔۔۔۔۔"""

ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہوں جب تک اپ ہیں تو اپن بھی اپ کے ساتھ ہی رہے گا۔۔۔۔۔

اچھا چلو ان لفنگوں نے اور بلیک شیڈ دل میرا اتنا ٹائم ضائع کر دیا ہے اب میرا جاب پہ جانے کا دل نہیں کر رہا چلو مجھے گھر چھوڑ دو

"""۔۔۔۔

کیوں نہ ہم ایک ساتھ ٹائم سپینڈ کریں میڈم۔۔۔راج نے لبابہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"""

ابھی میرا بالکل بھی موڈ نہیں ہے راج اس بلیک شیڈو کو تو میں نہیں چھوڑوں گی ایک دفعہ وہ میرے سامنے اجائے دیکھنا اسے تو میں نے اپنے ہاتھوں سے نہ مارا میرا نام بھی لبابہ ملک نہیں۔۔۔"""

لبابہ کی باتیں سنتا راج دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔۔۔۔"

ٹھیک ہے میڈم اپن اپ کو گھر چھوڑ دے گا چلیں راج کی بات سنتے لبابہ اٹھ کر اس کی گاڑی میں بیٹھی پہلے اپنی گاڑی کی طرف گئی اور اسے ٹھیک کروانے کے لیے بھیج دیا اور پھر راج کے ساتھ اپنے گھر چلی گئی راج تھینک یو سو مچ اور کل ہماری ظ ملا قات ہوتی ہے کل رات کو ہم ایک ساتھ ٹائم سپینڈ کریں گے ٹھیک ہے لبابہ نے مسکراتے ہوئے راج کو کہا تو راج بھی ہاں مین سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔"""

اکرم صاحب جو چھت پر ہی کھڑے تھے لبابہ کو کسی کی کار سے نکلتا ہوا دیکھا انہیں حیرانگی ہوئی کہ لبابہ کسی کے کار میں کیوں ائی ہے اور اتنی جلدی اگئی ہوں لبابہ دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی کہ اج راج نے پھر اسے بچا لیا وہ دل ہی دل میں کب سے راج کو پسند کرے نہیں اسے پتہ ہی نہیں چلا لبابہ اندر گئی تو اکرم صاحب سیڑھیوں سے اتر کر نیچے ا رہے تھے۔۔۔۔۔"""

بابا آپ چھت پہ کیا کر رہے تھے اتنی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔۔۔۔"""

کچھ نہیں بیٹا بس ایسے دل کر رہا تھا تم بتاؤ یہ کس کے ساتھ ائی ہو۔۔۔۔۔"""

وہ وہ پاپا وہ راج ہے۔۔۔۔"""

راج کون راج پھر لبابہ نے ساری راج کی پہلی ملا قاتوں سے ملا قات کی سٹوریز سنائی تو اکرم صاحب نے گہرا سانس بھرتے ہوئے لبابہ کو دیکھا یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن لبابہ اپنا خیال رکھنا بیٹا کسی بھی اتنی جلدی یقین نہیں کر لیتے۔۔۔۔"""

جی بابا میں خیال رکھوں گی اور وہ ہر دفعہ مجھے بچانے اجاتا ہے میں اپ اس سے ملیں گے نا تو اپ کو بھی وہ اچھا لگے گا۔۔۔۔"""

چلو دیکھ لیتے ہیں کبھی ملوانا۔۔۔"""

اچھا بابا میں بہت تھک گئی ہوں اس بلیک شیڈ و نے میرا دماغ گھما دیا ہے تو میں ابھی ریسٹ کرنے جا رہی ہوں ٹھیک ہے بیٹا جاؤ میں بھی اپنے کمرے میں جا کر ریسٹ کرتا ہوں جی بابا بابا یہ کہتے ہیں کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔"""""

"""----------

اس وقت تمنا یتیم خانے کے ایک اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب وہاں ایک لڑکی ائی تمنا تمہیں میڈم بلا رہی ہیں تم سے کوئی ملنے آیا ہے جیسے ہی اس لڑکی نے کہا تمنا کی نیلی انکھیں چمکی تھی۔۔۔۔"""

امی ملنے ائی ہیں مجھ سے تمنا جلدی سے چپل پہنتے ہوئے کمرے سے نکلتی گیسٹ روم میں بھاگیظ تھی جہاں لوگ کسی سے ملنے اتے تھے تمنا نے جیسے ہی اس کمرے میں قدم رکھا سامنے ہی ایک عورت اسے دیکھ کر مسکرائی دی۔۔۔۔۔"

امی۔۔۔۔۔۔۔۔تمنا یہ کہتے ہوئے بھاگ کر اس عورت کے گلے لگی اور تمنا کو دیکھتے ہوئے اس عورت کی انکھوں میں انسوائے تھے یہ لڑکی انہیں ہمیشہ کسی کی یاد دلاتی تھی لیکن اسے ابھی کنفرم نہیں تھا کہ یہ اس کی بیٹی ہے یا نہیں لیکن اس یتیم خانے میں ایک تمنا ہی تھی جس سے یہ عورت ملنے اتی تھی اور اس کا اچھے سے خیال میں رکھتی تھی اور اچھے سکول میں پڑھا بھی رہی تھی۔۔"""

میری بیٹی تمنا کیسی ہے۔۔۔۔"""

میں ٹھیک ہوں امی آپ اتنے دنوں بعد ائی ہیں میں اپ سے ناراض ہوں تمنا اس عورت سے لاڈ سے کہنے لگی ایک یہی عورت ہی تو تھی جو اس کے لاڈ اٹھاتی تھی یتیم خانے میں تو اسے کوئی پوچھتا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔"""

نا ہی تمنا زیادہ کسی سے بات کرتی تھی۔۔۔"""

ارے میری بیٹی بس کیا کروں گھر میں بڑی ہوتی ہوں نا اسی لیے زیادہ ادھر نہیں اسکتی اور ادھر کسی نے مجھے دیکھ لیا تو تمہارے لیے بھی مشکل ہو سکتی ہے نا۔۔۔"""

لیکن امی مجھے اپ اپنے گھر کیوں نہیں لے کے جاتی مجھے اپ کے پاس رہنا ہے میرا یہاں دل نہیں لگتا ہے تمنا اپنی نیلی انکھوں میں موٹے موٹے انسو لاتے ہوئے اس عورت سے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔"""

میں تمہیں کس حق سے اس گھر میں لے کے جاؤں تمنا میرا بیٹا ہے اور اب تو میری ایک بہو بھی ہے تو وہ تمہیں پتہ نہیں اس گھر میں تمہیں پسند کریں گے بھی یا نہیں اسی لیے میں تمہیں اپنے گھر نہیں لے کے جا سکتی لیکن تمہارا ادھر اچھے سے خیال تو رکھ رہے ہیں نا اس عورت نے پیار سے تمنا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔"""

ہاں امی اپ کی وجہ سے یہاں میرا اچھے سے خیال رکھتے ہیں اب مجھے جلدی سے اپنے پاس لے جائیں نا میرا یہاں دل نہیں لگتا ہے اپ کے بغیر۔۔۔۔"""

میں تمہیں جلدی ہی یہاں سے اپنے پاس لے جاؤں گی تم فکر مت کرو تمنا تم بس اپنا اچھے سے خیال رکھا کرو۔۔۔۔"""

اپ کو پتہ ہے امی میں نے سکول میں نا ایک بہت اچھی فرینڈ بنی ہے اور وہ بہت اچھی ہے اور بہت پیاری بھی۔۔۔۔"""

او اچھا چلو اچھی بات ہے کہ تم نے بھی کوئی فرینڈ بنالی اچھی سی فرینڈ بنانا تھا جو تمہارا خیال رکھتی۔۔۔"""

جی جی امی وہ میرا بہت خیال رکھتی ہے۔۔۔۔"""

میں تم سے ملتی اتی رہا کروں گی اور یہ لو میں تمہارے لیے چاکلیٹ لے کر آئی تھی تمہاری فیورٹ۔۔۔"""

واؤامی اپ بہت اچھی ہیں کاش کہ اپ میری ریل والی امی ہوتی اور میرا بھائی بھی میرے پاس ہوتا اپ ساپ سے ملتا تو کتنا مزہ اتا ہے نا امی لیکن میرے امی تو اس دنیا میں نہیں رہی اور نہ ہی میرا بھائی۔۔۔۔"""

تم مجھے بتاتی بھی تو نہیں ہو کے کون تھی تمھاری امی اور تمھارا بھائی اس عورت نے پھر سے تمنا سے سوال پوچھا جو وہ ہر بار پوچھتی تھی۔۔۔۔"""

امی مجھے نہیں یاد بس ادھر ایک موٹی انٹی نے مجھے بتایا تھا کے میری امی مر گی ہے اور میرا بھائی بھی اور میں سڑک پر کسی کو ملی تھی تو وہ مجھے یہاں چھوڑ گیا مجھے تو یاد بھی نہیں کے میرا بھائی کون تھا تمنا نے روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔"""

کوئی بات نہیں تمنا میں تو تمہاری امی ہوں نا تم مجھے امی کہہ لیا کرو۔۔۔"""

آپ ایک تو ہے میری امی جو مجھ سے اتنا پیار کرتی ہیں تمنا نے اس عورت سے گلے لگتے ہوئے پیار سے کہا تو اس عورت کی انکھوں میں انسوائے تھے اس نے پیار سے تمنا کے سر پر بوسہ دیا میں تمہیں جلدی اپنے پاس لے جاؤں گی تمنا بس ایک دفعہ مجھے وہ حقیقت پتہ چلے گا جو میں کروانا چاہتی ہوں اس عورت نے دل ہی دل میں سوچا اور تمنا کو اپنے سے الگ کیا۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے تمنا تم اپنا خیال رکھنا اب کافی دیر ہو گئی ہے مجھے یہاں ائے تو مجھے اپنے گھر جانا چاہیے۔۔۔۔۔"""

جی امی آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کر عورت اپنے گھر چلی گئی اور تمنا بھی اپنے چاکلٹس دیکھتی اپنے کپڑے دیکھتی خوش ہوتی اسے کھاتی اپنے کمرے میں چلی۔۔۔۔۔"""""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 30 ❤□❤□

آج آمنہ بیگم بھی گھر پر نہیں تھی اسی لیے طہام اور دل بیٹھے ایک ساتھ بیٹھ کر کھا پی رہے تھے اور ساتھ میں ٹی وی دیکھ رہے تھے تانیہ اپنے کمرے سے باہر نکل کر۔ٹی وی لاؤنج میں ائی تو دیکھا دونوں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے اور ساتھ میں سامنے رکھا

ہوا میز پر دو پیزے کے ڈبے بر گر اور چپس رکھے لگاتار کھائے جا رہے تھے تانیہ نے حیرانگی سے ان دونوں بچوں کو دیکھا جو اتنا زیادہ اکیلے ہی کھاتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔"""

تانیہ مسلسل ان کو دیکھتی جا رہی تھی جب دل کی نظر تانیہ پر گئی تانیہ آپی آپ ہمیں کیا دیکھ رہی ہے نظر مت لگائیے گا آپ نے کھانا ہے تو آپ بھی منگوا کے کھا لیں ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں دل اپنے منہ میں پیزے کا ایک سلائیس ڈالتے ہوئے تانیہ سے بولنے لگی طہام نے بھی تانیہ کو دیکھا تو طہام نے منہ چڑھایا اسے اپنی یہ والی کزن بالکل بھی پسند نہیں تھی جب بھی آتی تھی طہام کو تانے بازیاں کرتی تھی کہ وہ اتنا زیادہ کھاتا ہے۔۔۔"""

طہام تم اتنا زیادہ کیسے کھا لیتے ہو اسی لیے اتنے موٹے ہو تانیہ نے ناک سکڑتے ہوئے پھر سے طہام کو تانے بازی کی۔۔۔"""

تانیہ آپی میں آپ کے باپ کا نہیں کھاتا اپنے بھائی کا کھاتا ہوں اگر آپ کو اتنا مسئلہ ہے تو اپ نہ دیکھیں مجھے آپ کو کون کہہ رہا ہے کہ یہاں اکر مجھے دیکھیں طہام نے بھی اپنی ماں کو گھر نہ پا کر تانیہ کو صحیح جواب دیا کہ تانیہ کو طہام کا جواب سن کر اگ لگ گئی تھی۔۔۔۔"""

تمہیں ذرا تمیز نہیں ہے کہ بڑوں سے کیسے بات کرتے ہیں تانیہ نے بھی اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے غصے سے تہام سے کہا۔۔۔"""

تو اپ کو بھی تو تمیز نہیں ہے کیونکہ کسی کو کھانے سے ٹوکتے نہیں ہیں نہ ہی اس کے کھانے سے روکتے ہیں طہام نے بھی الٹا جواب دیا اور دل اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی روکنے کے بھرپور کوشش کر رہی تھی اور دل کو ہنستا دیکھ تانیہ کو مزید اپنی بے عزتی محسوس ہوئی۔۔۔"""

اچھا ویسے تم اج اتنا اچھا کھانا شیئر کیسے کر رہے ہو۔؟؟ ویسے تو تم کبھی کسی کے ساتھ کھانا شیئر نہیں کرتے اور اج دل کے ساتھ خیر تو ہے نا تانیہ نے جس انداز میں کہا تھا۔۔۔۔طہام کوئی چھوٹا بچہ نہیں تھا وہ سمجھدار تھا وہ سمجھ سکتا تھا تانیہ کیا کہنا چاہتی ہے لیکن دل بچی تھی وہ سمجھی ہی نہیں کہ تانیہ اس کا کردار پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔"""

بس کریں تانیہ اپی میں اپ کی عزت کرتا ہوں شکر کریں میں اپ سے کچھ نہیں کہہ رہا ورنہ اپ نے جس طریقے سے جس طرح بات کی ہے نا خبردار اگر بھائی کے سامنے ایسی بات کی، ورنہ اپ کی زبان نکال کر ہاتھ میں تھما دیں گے طہام کو واقعی بے حد غصہ اگیا تھا کہ وہ کس طرح دل پر اور اس پر الزام لگا سکتی ہیں۔۔۔۔"""

ہاں تو ٹھیک ہے تو کہہ رہی ہوں اگر ایسی بات نہیں ہے تو ہر ٹائم دل تمہارے ساتھ کیوں چپکی رہتی ہے جب بھی دیکھو دل تمہارے ساتھ کھیل رہی ہوتی ہے یا کھا رہی ہے یا کچھ بھی کر رہی ہوتی ہے تانیہ نے گہری نظروں سے دل اور طہام کو دیکھتے ہوئے کہا دل انکھیں پٹپٹاتے ہوئے طہام کو دیکھ رہی تھی۔ جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا طہام غصے سے اٹھ کر تانیہ کے پاس گیا اور اسے ایک دھکہ دیا تانیہ خود کو سنبھالتے ہوئے دو قدم پیچھے لئے تھے۔ خبردار ائندہ اپ نے دل یا میرے بارے میں کوئی ایسی بات کہی ورنہ اس گھر میں اپ رہ رہی ہیں نا وہ بھی یہاں رہنے نہیں دوں گا اپ کیا سوچتی ہیں کہ میری ماما مجھ سے زیادہ اپ سے پیار کرتی ہوں گی اگر میں نے کچھ بھی شکایت لگادی ناماما سے تو اس گھر میں اپ نہیں رہیں گے طہام اس وقت لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ ایک بچہ ہے یا 16 سال کا لڑکا ہے وہ ایک سنجیدہ لڑکا لگ رہا تھا جس نے تانیہ کو دن میں تارے دکھا دیے تھے۔۔۔۔"""

چٹاخ۔۔"

تم۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی تم نے مجھے دھکا دیا تانیہ نے اگے اتے ہوئے طہام کے چہرے پر ایک تھپڑ مارا تھا کہ طہام اس تھپڑ کے لیے تیار نہیں تھا وہ لڑکھڑاتا ہوا لانچ میں پڑے میز جہاں پر انہوں نے کھانے پینے کی چیزیں رکھے تھیں وہاں پر گرا تھا اور طہام کے بازو کی کہنی شیشے کے میز پر لگی تھی جس سے طہام کے کہنی پر چوٹ اگئی۔ ایک کراہ طہام کے منہ سے نکلی تھی دل جو دیکھ رہی تھی وہ جلدی سے طہام کے پاس آئی۔۔۔۔"""

طہام تم ٹھیک ہو نا دل جلدی سے طہام کے پاس بیٹھی اور اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے کہنی دیکھنے لگی جہاں سے ہلکا ہلکا خون نکلنے لگا تھا طہام نے غصے سے تانیہ کی طرف دیکھا جس کی وجہ سے اسے چوٹ لگ گئی تھی طہام دوبارہ سے اٹھنے لگا تھا لیکن دل نے طہام کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔۔"""

نہیں طہام اب تم مت لڑنا مجھے لڑائی سے ڈر لگتا ہے دل ان دونوں کے جھگڑے کی وجہ سے ڈر گئی تھی دل نے طہام کو روکنے کے لیے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے جبکہ باہر دروازے سے کیف اندر ارہا تھا جسے تانیہ نے دیکھ لیا اور تانیہ کے چہرے پر شیطانی بھری مسکراہٹ ائی تانیہ نے ایک نظر کیف کو دیکھا جو چلتا ہوا قریب ارہا تھا اور پھر دل اور طہام کو دیکھا دل اپنے دوپٹے سے طہام کا خون صاف کر رہی تھی طہام خون بھری نظروں سے تانیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔"""

ویسے دل کیا بات ہے تم اپنے دوپٹے سے طہام کا خون صاف کر رہی ہو ویسے مجھے لگتا ہے تم اپنے شوہر سے زیادہ دیور کے ساتھ اٹیچ ہو جو اپنے دیور کا اتنا خیال رکھتی ہو تانیہ اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی جبکہ اخری الفاظ تانیہ کے سن کر کیف نے دل کو دیکھا جو طہام کے ہاتھ پکڑے بیٹھی ایک ہاتھ سے اس کا خون صاف کر رہی تھی کیف کے دل میں ایک جلن سے محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔""

کیف مسلسل دل کو دیکھ رہا تھا جو اس کا خون صاف کر رہی تھی۔دل۔۔۔۔۔کیف نے پکارا وہ جو پہلے ہی ڈری بیٹھی تھی کیف کی اواز سنتے وہ بدک کر طہام سے دور ہوئی اور کیف کو دیکھنے لگی کیف کا سرخ پڑتا چہرہ طہیام نے دیکھا اسے بھی کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی

""""۔۔۔۔

ہبی جان۔۔۔۔دل جلدی سے کیف کے پاس گی اور اس کا بازو پکڑا وہ۔۔۔وو۔۔ہہ۔۔۔تانیہ۔۔۔اپہ۔۔۔ن ء۔۔۔""

میں نے کچھ نہیں کیا کیف یہ دونوں ہی لڑ رہے تھے میں نے انہیں منع کیا تو طہام نے مجھے دھکہ دیا کے میں ان کے بیچ نا بولو پھر لڑنے لگے تھے جو لڑتے جگرتے طہام گر گیا اور دل پھر ڈر کر اس کا خون صاف کرنے لگی۔۔۔""

نن۔۔ نہی۔بب۔۔بھائی۔۔۔۔""طہام آٹھ کر کیف سے کچھ بولنے لگا جب کیف نے اسے روک دیا جاؤ طہام کمرے میں کیف نے سخت لہجے میں کہا طہام نے خیرت سے کیف کی طرف دیکھا۔۔۔""

لیکن بھائی۔۔۔۔""

طہام میں نے کہا نا جاؤ۔۔۔کیف نے زرہ غصے سے کہا تو طہام بھی اپنے لب میچے تانیہ کو غصے سے دیکھ کر کمرے میں چلا گیا کیف نے اپنا بازو دل کے ہاتھوں سے چھڑوایا اور کمرے میں چلا گیا دل نے روتے ہوئے کیف کو دیکھا اور اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی کیف کو ایسا کرتے دیکھ تانیہ کے چہرے ہے زہریلی مسکراہٹ آئی۔۔۔۔""

کیف اپنے غصے کو کنڑول کرتے ہوے بیڈ پر جا کر بیٹھا دل کمرے میں داخل ہوئی اور کیف کے پاس جا کر کھڑی ہو گی اسے واقع میں بہت غصہ ارہا تھا اسے یقین تھا طہام دل کو بہن ہی مانتا ہے لیکن دل کو طہام کا ہاتھ پکڑنا اور اپنے ڈوپٹے سے طہام کا خون صاف کرتا دیکھ کیف کو اچھا نہیں لگا کیف نے دل کے ہاتھ پکڑے۔۔۔۔""

ہبی جان کیا ہوا ہے۔۔۔۔دل نے اپنے ہاتھوں کو کیف کے ہاتھوں میں دیکھ کے خوش ہوئی جبکے کیف مسلسل دل کے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا اور اسے اپنے ہاتھوں سے مسل رہا تھا جاؤ دل اپنے ہاتھ دھو کر اؤ کیف نے اپنی نظریں دل کے ہاتھوں میں ٹکا کر بولا

""""۔۔۔

کیوں ہبی جان میرے ہاتھ تو ٹھیک ہے میں ابھی دھو کر ائی تھی دل ہنستے ہوئے کہنے لگی اسے لگا کہ اس کا ہبی جان ایسے ہی کہہ رہا ہے لیکن کیف نے لال ہوتی انکھوں سے دل کو دیکھا۔۔۔۔۔۔"""

دل جاؤ ہاتھ دھو کر اؤ کیف نے سختی سے کہا تو دل منہ بناتے ہوئے واش روم چلی گئی اور ہاتھ دھو کر واپس ائی یہ لے ہبی جان میں ہاتھ دھوائی۔۔۔۔"""

دوبارہ سے دھو کر اؤ کیف نے پھر سے کہا۔۔۔"""

لیکن میں نے اب کچھ کیا بھی نہیں میں ہاتھ دھو کر کیوں اؤں۔۔۔۔"""

دل کہا نہ جاؤ ہاتھ دھو کر اؤ کیف زہر سختی سے بولا۔۔۔"""

دل رونے والا منہ بناتے ہوئے پھر سے واش روم گئی اور ہاتھ دھو کر ائی اب ٹھیک ہے جبی جان اب نہیں میں جاؤں گی میں نے کچھ بھی نہیں کیا اب تو میں ہاتھ کیوں دھو کر اؤں دل سوشوں کرتے ہوئے بولی تو دل کو روتے ہوئے دیکھ کیف نے اپنے اپ کو ملامت کیا کہ وہ اپنی چھوٹی سی چار فٹی بیوی کے ساتھ کیا کر رہا ہے کیف نے دل کو اپنے ساتھ بٹھایا اور اس کے ہاتھوں کو پکڑا۔۔۔"""

میرے دل میری جان اچھا رو تو نہیں نا مجھے معاف کر دو اپنے ہاتھوں سے دل کے ہاتھوں کی پشت کو سہلاتے ہوئے وہ اچانک ہی دل کے ہاتھوں کے پشت پر اپنے لب رکھ گیا کہ دل نے گھبرا کر کیف کو دیکھا۔۔۔""".

کیا ہوا ہبی جان اپ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔"""

دل میری ایک بات یاد رکھنا مجھے اچھا نہیں لگا تمہارا اطہام کو چھونا۔اس کی فکر کرنا اور اس کے پاس جانا اور اپنے دوپٹے سے اس کا خون صاف کرنا۔۔۔۔"""

سچی بتاؤں تو مجھے بہت برا لگا ہے بہت برا اج کے بعد تم اتنی فکر صرف اور صرف میری کرو گی کسی کی اتنی فکر کرتے ہوئے میں تمہیں نہ دیکھوں سوائے اپنے ہبی جان کے سمجھ گئی نا کیف پیار سے اپنے دل کو سمجھا رہا تھا اور دل انکھیں پٹپٹاتے ہوئے کیف کی باتوں کو سن رہی تھی۔۔۔۔۔"""

لیکن ہبی جان وہ تو طہام۔۔۔۔"""

سنو دل تم میری چار فٹی سی پیاری سی بیوی ہو نا میری بات مانو گی نا مجھے برا لگتا ہے جب تم کسی کی فکر کرتی ہو کیونکہ تم صرف میری بیوی ہو صرف تمہیں میرا خیال رکھنا چاہیے نا کہ اپنے بھائی جان کا تمہیں صرف میرے پاس رہنا چاہیے تمہیں طہام کے زخموں کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں میری جان۔۔۔ کیف دل کے چہرے کو تھامے پیار سے کہہ رہا تھا۔۔۔"""

دل کیف کی باتیں سمجھ تو نہیں رہی تھی لیکن ابھی وہ بس کیف کی بات سن کر ہاں میں سر ہلا گی۔۔۔"""

اوکے ہبی جان۔۔۔ آئندہ میں آپ کی فکر کیا کروں گی آپ کے پاس رہا کروں گی لیکن وہ تانیہ آپی جھوٹ بولی رہی تھی ہم لڑ نہیں رہے تھے۔۔۔"""

کوئی بات نہیں دل وہ بڑی ہے نا تم سے ان سے بد تمیزی نا کیا کرو اور جاؤ اب چینج کرو اور سو جاؤ صبح سکول بھی جانا ہے۔۔۔۔"""

اوکے ہبی جان۔۔۔ پہلے می نیچے سے پیزا لے آؤ اور مینا کو کھلا لو اسے بھی بھوک لگی ہو گی۔۔۔"""

افففف ایک تو تمہاری مینا۔۔۔۔ اوکے جاؤ کیف کی بات سنتے دل نیچے بھاگی اور نیچے سے پیزا لے ایک جو ایک ہی سلائس پر اہوا تھا وہ اب مینا کو کھلانے لگی تھی۔۔۔۔"""

کیف واش روم سے باہر نکلا تو وہ ابھی تک مینا کو پیزا کھلا رہی تھی دل بس بھی کرو اس کے سامنے رکھ دو وہ خود ہی کھا لے گی اور تم اٹھ کر منہ ہاتھ دھو کر اور سو جاؤ۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے ہبی جان دل بھی کیف کی بات سنتے اٹھ کر واش روم چلی گئی اور فریش ہو کر وہ کیف کے پاس آ کر لیٹ گئی کیف بھی سارا دن کا تھکا ہوا تھا اور آج کل تو ان کے کیسز بھی بہت زیادہ چل رہے تھے جن کی وجہ سے وہ پریشان تھا اور اسی پریشانی کی وجہ سے اُس نے دل کو بھی ڈانٹ دیا تھا وہ بھی پھر دل کو اپنے حصار میں رہتا ہوا لیٹ گیا۔۔۔"""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""

صبح اٹھ کر دل اور کیف نیچے ناشتہ کرنے گے لیکن طہام کمرے سے باہر نہیں آیا تھا طہام کہاں ہے طہام کیوں نہیں آیا ناشتہ کرنے کیف نے امنہ سے کہا تو امنہ نے بھی کندھے آچکا دیے پتہ نہیں کہہ رہا تھا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔"""

کیف نے گہرا سانس بھرتے ہوئے طہام کے بارے میں سوچا وہ ضرور اس سے ناراض ہو گیا ہو گا کیونکہ اس نے کبھی طہام کے ساتھ سخت لہجے میں بات نہیں کی لیکن کل غصے میں بات کی اس لیے وہ اس سے ناراض ہو گیا ہو گا ابھی اسے جاب پر جانا تھا اس لیے اس نے بعد میں منانے کا سوچ کر وہ ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے ماما اپ اس کا خیال رکھیے گا ابھی میں دل کو سکول چھوڑتا ہوا جاب پر جاؤں گا اور اپ پلیز طہام کو کہیے گا کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ جا کر دل کو سکول سے لے لے کیونکہ اج مجھے کسی کیس کے سلسلے میں دوسرے شہر جانا ہے تو میں دل کو نہیں لے کر اسکوں گا۔۔۔۔"""

ہمم۔۔۔ٹھیک ہے میں کہہ دوں گی طہام کو یہ سنتے ہوئے کیف اور دل ناشتہ کرنے لگے جب کہ تانیہ پھر سے دل اور کیف کو ایک ساتھ دیکھ کر جلنے لگی۔۔۔۔"""

کیف اور دل بھی سکول چلے گئے تو کیف بھی اپنی پولیس اسٹیشن چلا گیا اج دل کا ٹیسٹ جو کل اتنے جھگڑے کے بعد وہ صحیح سے یاد بھی نہیں کر پائی جو بھی تھوڑا بہت یاد کیا تھا وہ بھول گئی تھی۔۔۔۔"""

کیا ہوا دل تم پریشان کیوں ہو تمنا دل کو پریشان دیکھ کر اس کے پاس اکر بیٹھی۔۔۔۔"""

تمنا مجھے ٹیسٹ صحیح سے نہیں اتا دل اپنے نچلے ہونٹ کو باہر نکالتے ہوئے معصومیت سے بولی۔۔۔۔"""

تو تم نے گھر میں تیاری نہیں کی تھی کیا تمنا نے اپنی نیلی انکھوں سے دل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

کی تھی مجھے میرے دوست طہام نے اچھے سے تیاری کروائی تھی لیکن میں بھول گئی اب میں کیا کروں گی اور ٹیچر بھی اتنی سخت ہے وہ تو مجھے ماریں گی پتہ ہے کل ایک بچے کو مار پڑی تھی مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔"""

کچھ نہیں ہوتا دل میں ہوں نہ میں تمہیں بتا دوں گی تم پریشان مت ہو تبھی کلاس شروع ہوئی اور ٹیچر کلاس میں داخل ہوئی اور ان کا ٹیسٹ لینے لگی تمنا اور دل کو الگ الگ ہی بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔"""

دل بار بار تمنا کو دیکھ رہی تھی تاکہ وہ اسے کچھ بتا دے اور تمنا لکھتی جا رہی تھی کیا بات ہے دل تم اپنا کام کیوں نہیں کر رہی ہو ٹیچر نے سختی سے دل کو دیکھتے ہوئے کہا جو بار بار تمنا کی جانب دیکھ رہی تھی اور ٹیچر کے اتنے زور سے بولنے پر دل نے ڈر کر ٹیچر کو دیکھا۔۔۔"""""

وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔ٹیچر میں لکھ رہی ہوں دل نے جلدی سے سر نیچے جھکایا اور لکھنے لگی وہ کیا کیا لکھتی جا رہی تھی اسے کچھ بھی سمجھ نہیں ا رہا تھا تمنا نے کوشش بھی کی تھی دل کو بتانے کے لیے کے ٹیچر نے اتنے سختی کی ہوئی تھی کہ وہ ادھر دل کو بتا ہی نہیں پا رہی تھی دل کا دل کر رہا تھا وہ روئے اسے اپنا ہی بے حد یاد ا رہا تھا وہ اس کے پاس ہوتا تو اسے ٹیسٹ کروا دیتا ہوں لیکن ابھی فی الحال وہ اکیلی تھی۔۔۔۔۔"

ادھے گھنٹے بعد سارے بچوں سے ٹیسٹ لے لیا گیا جبکہ دل ٹیسٹ دینے سے ڈر رہی تھی کیونکہ اس نے کچھ بھی ٹھیک سے نہیں لکھا تھا لیکن پھر بھی ٹیچر نے اس سے ٹیسٹ لے لیا۔۔۔۔"""

دل کیسا ہوا تمہارا ٹیسٹ۔۔۔۔"""

بہت برا ہوا تم نے مجھے نہیں بتایا اب مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"""

کچھ نہیں ہوتا دل تم ٹیچر کو کہنا کہ تم بعد میں ٹیسٹ دے لوں گی دل نے تمنا کی بات سن کر سر ہلایا اور اس کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔"""""

"""""----------

کیف پولیس اسٹیشن میں داخل ہوا تو سامنے ہی لبابہ اپنے ایک پولیس والے کو ڈانٹ رہی تھی کیا ہو گیا لبابہ صبح سویرے اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو کیف لبابہ کے پاس جاتے ہوئے بولا۔۔۔۔"""

یہ بہت نکمے ہو گئے ہیں کہ ان سے کوئی بھی کام ٹھیک سے نہیں ہوتا ہے میں نے یہ نے کہا تھا مجھے وڈیرے کیس کی پوری کی پوری رپورٹ چاہیے لیکن نہیں ان سے ایک رپورٹ نہیں بن سکی ہاتھ میں پکڑے پیپر اس نے سامنے کھڑے ہولدار کے سامنے رکھے مجھے رات تک پوری کی پوری رپورٹ چاہیے نہیں تو تم اس نوکری سے جا سکتے ہو لبابہ غصے سے کہتی اپنے کیبن میں چلی گی تو کیف بھی اس کے پیچھے پیچھے اس کے کیبن میں چلا گیا۔۔۔۔"""

کیا ہو گیا ہے لبابہ پہلے تو کبھی تم نے ذرا غصہ نہیں کیا۔۔۔۔"""

کچھ نہیں کیف میرا دماغ اس بلیک شیڈو نے خراب کر دیا ہے اور آدھا دماغ اس وڈیرے نے۔۔۔۔"""

کیا ہو گیا ہے لبابہ اب کیا کیا ہے بلیک شیڈو نے پھر سے کسی کو قتل کر دیا ہے۔۔۔"""

قتل نہیں کیا کیف تمہیں اندازہ بھی اس نے کیا کیا۔۔"""

کیا کیا ہے بلیک شیڈو نے کچھ بتاؤ گی تو مجھے پتہ چلے گا نا کیف نے حیرانگی سے لبابہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔"""

اس نے کل مجھے گدنیپ کر لیا تھا۔۔۔۔"""

واٹٹٹٹٹ۔۔۔۔۔لبابہ کیسے کب یہ ہوا تم ٹھیک تو ہو نا تمہیں اس نے کچھ کہا تو نہیں نا اور تمہیں واقع بلیک شیڈو نے گدنیپ کیا تھا کیف نے حیرانگی سے لبابہ سے پوچھا۔۔۔۔"""

ہاں بلیک شیڈو نے کیا تھا تمہیں یقین کیوں نہیں ارہا ہے اور میں بالکل ٹھیک ہوں لبابہ نے پینسل پکڑتے ہوئے ٹیبل پر مارتے ہوئے کہا وہ جب بھی پریشان ہوتی تھی وہ ایسے ہی کام کرتی تھی۔۔۔۔"""

تو اس نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں۔۔۔۔"""

کچھ کہنے ہی والا تھا تب ہی راج وہاں اگیا مجھے بچانے کے لیے۔۔۔

راج۔۔؟؟اسے کیسے پتہ چلا کہ تم وہاں ہو۔۔۔۔

اسے میں نے ہی لائو لوکیشن سینڈ کی ہوئی تھی میری گاڑی خراب ہو گئی تھی پھر لبابہ نے ساری سٹوری کیف کے گوش گزار دی جسے سنتے کیف کو بھی بے حد غصہ ایا تھا بلیک شیڈو پر اس بلیک شیڈو نے ہماری زندگیاں حرام کر دی ہیں لبابہ پتہ نہیں کب یہ ہمارے ہاتھ ائے گا اور کب اس کا پتہ صاف کریں گے ہم اچھا بھلا میرے ہاتھ ایا تھا اگر وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا اکیلے تو ابھی تک وہ سلاخوں کے پیچھے ہوتا۔۔۔۔"""

چلو تم پریشان مت ہو اس کو بھی ہم جلد ہی پکڑ لیں گے لیکن اس وڈیرے کا کچھ کام کرنا ہو گا۔۔۔۔۔"""

اور ابھی ایک کیس کا سلسلے میں مجھے ابھی کے لیے مجھے وہاں نکلنا ہے ٹھیک ہے کیف تم پریشان نا ہو اپنا کام کرو اور میں اس وڈیرے کی رپورٹ کا کچھ کرتی ہوں جو ڈی ایس پی کو دینی ہے۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا کیف یہ کہتا ہوا اٹھ کر چلا گیا جانے سے پہلے وہ امنہ کو کال کرنا نہیں بھولا تھا کہ طہام کو یاد سے دل کو لینے بھیجتے۔۔۔"""

"""----------

دوسری طرف سب بچوں کے ٹیسٹ چیک ہوئے تو دل اس ٹیسٹ میں فیل ہوئی تھی دل میرے پاس اؤ ٹیچر نے دل کو اپنے پاس انے کو کہا تو دل ڈرتے ڈرتے ہوئے ٹیچر کے پاس گئی تم نے ٹیسٹ اچھے سے تیار کیوں نہیں کیا ہے 20 میں سے فور مارکس ائے ہیں تمہارے ٹیچر نے دل کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"""

سوری ٹیچر میں نے تیار کیا تھا لیکن وہ میں بھول گئی دل اپنی گرے انکھوں سے انسو بہاتے ہوئے ٹیچر سے کہنے لگی۔۔۔۔

مجھے یہ بہانے نہیں چاہیے ہوتے سمجھے اپنے ہاتھ سامنے کرو اس کی سزا تمہیں ملے گی تاکہ تم آئندہ ٹیسٹ اچھے سے تیار کر کے اؤ اور سزا کی بات سن کر دل نے جھٹ سے ٹیچر کی طرف دیکھا۔ نہیں نہیں ٹیچر مجھے مارییے گا مت مجھے درد ہوتا ہے۔اسے اس کے ہی جان نے اتنے لاڈ پیار سے رکھا ہوا تھا کہ وہ اتنے مہینوں سے مار جیسے لفظ بھول ہی گئی تھی۔۔۔""

تمہیں چھوڑ دیا تو باقی بچے بھی کہیں گے کہ انہیں بھی چھوڑ دیا جائے لیکن ہر بچے کی سزا بنتی ہے ہاتھ اگے کرو۔دل تو ٹیچر کے سامنے کچھ بھی نہیں بول پائی اس نے اپنے ہاتھ اگے کیے تو ٹیچر نے دونوں ہاتھوں پر ایک ایک سٹک اسے مار رہی تھی جو دل کے نازک اور چھوٹے ہاتھوں پر زور سے لگی تھی دل نے کراہ کر اپنے ہاتھ پیچھے کیے۔تمنا نے دل کو مار پڑتے دیکھا تو اپنی انکھیں مضبوطی سے بند کی تھی وہ اس کی اکلوتی دوست تھی اس کو مار پڑتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی اور یہ پکڑو اپنا ٹیسٹ اور تم نے اس ٹیسٹ کو پانچ پانچ مرتبہ لکھ کر لے کر انا ہے سمجھیں دل نے جلدی سے اپنے سرخ ہوتے ہاتھوں سے ٹیسٹ کو پکڑا اور تمنا کے پاس اکر بیٹھ گئی۔۔۔""

دل زیادہ زور کی لگی ہے کیا تمنا نے دل کے ہاتھ پکڑ کر نم لہجے میں کہا وہ دل کے انسو دیکھ کر خود بھی رونے لگی تھی۔۔۔""

ہاں زور سے لگی ہے مجھے میرے دوست نے کبھی نہیں مارا اور میں اپنے دوست کو بتاؤں گی مجھے سکول میں نہیں جانا مجھے اپنے دوست کے پاس جانا ہے دل اپنے ہاتھوں سے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے زور و شور سے کہنے لگی دل پر سکول سے چھٹی ہونے والی ہے پھر تمہیں تمہارے دوست لینے اجائے گا وہ ٹیچر بھی کلاس سے باہر چلی گئی جو دل بھی روتے ہوئے کلاس سے باہر اپنا بیگ پکڑے باہر گارڈن میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔""

امنہ نے طہام کو کہہ دیا تھا جس سے کی وجہ سے تہام بھی ڈرائیور کے ساتھ اب اسکول کے باہر کھڑا تھا طہام اسکول کے اندر ایا کیونکہ گارڈ طہام کو پہچان چکا تھا جیسے ہی طہام گارڈن میں ایا دل کے ساتھ اسے لڑکی کو بیٹھا دیکھ طہام کو خوشی ہوئی۔۔۔""

دل۔۔۔۔طہام نے دل کو پکارا تو دل کے ساتھ ساتھ تمنا نے بھی طہام کو دیکھا۔۔۔میرا دوست اگیا دل روتے ہوئے طہام کو دیکھ کر اور اس کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیا ہوا دل تم ٹھیک تو ہو نا تم رو کیوں رہی ہو تمہیں کہیں چوٹ لگی ہے کیا طہام دل کے رونے کی وجہ سے کافی پریشان ہو گیا تھا اور ظہام کو پریشان ہوتا دیکھا تو تمنا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی اس کا دوست کتنا اچھا ہے جو دل کے رونے کی پرواہ کرتا ہوا پریشان ہو رہا ہے۔۔۔

کچھ نہیں ہوا طہام وہ بس ایسے ہی میں اپنے دوست کو بتاؤں گی مجھے سکول میں نہیں جانا۔۔۔۔

لیکن بتاؤ تو صحیح دل کیا ہوا ہے تمہیں کسی نے مارا ہے کیا دل اس کے بعد کچھ نہ بولی بس روتی جا رہی تھی مجھے اپ بتائیں گی کہ دل کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔

تہام اب تمنا سے پوچھنے لگا تو تمنا طہام کے پوچھنے سے ہڑ بڑا گئی وہ وہ اج اس کا ٹیسٹ تھا تو ٹیسٹ میں فیل ہو گئی تو اس کی وجہ سے ٹیچر نے اسے مارا ہے اور سزا کے طور پر پانچ پانچ دفعہ لکھنے کو بولا ہے تمنا اپنے ہاتھ مروڑتے ہوئے طہام کو کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

دل میں نے تمہیں سارے ٹیسٹ کی تیاری کروائی تھی پھر تم نے اچھے سے ٹیسٹ کیوں نہیں دیا۔۔؟؟

وہ وہ طہام میں بھول گئی تھی دل سوسو کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اچھا چلو گھر چلو بھائی کو بتائیں گے تو وہ ٹیچر کو ڈانٹیں گی ٹھیک ہے

ہاں پکا ڈانٹیں گے اچھا تمنا میں چلتی ہوں دل تمنا سے ملتی ہوئی طہام کے ساتھ چلی گئی جب کہ طہام نے مڑ کر تمنا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اور پھر طہام کے دیکھنے پر جلدی جلدی سے وہ نیچے بیٹھ گئی کیونکہ اس سے بھی اپنا بیگ پکڑتے ہوئے اب اپنے گھر کے لیے نکلنا تھا۔۔۔۔"""

"""""----------

Kaif E DIL

Writer mahi shah

Episode 31 ❤□❤□

دل گھر میں اتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی طہام نے دل سے بات کرنے کی بھی کوشش کی لیکن وہ کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی دل اپنے ہاتھ دیکھتے ہوئے مسلسل روئے جا رہی تھی اور اپنے ہبی جان کو یاد کیے جا رہی تھی ہبی جان کہاں ہے اپ اجائے نا ورنہ میں اپ سے ناراض ہو جاؤں گی اپنے سرخ ہوتے ہوئے ہاتھوں سے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے کرتے ہوئے دل کیف کو یاد کرتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔"""

رات کا وقت ہو گیا تھا کیف بھی گھر میں داخل ہوا اور اپنے کمرے میں چلا گیا کمرے میں جیسے ہی کیف داخل ہوا اسے دل روتی ہوئی دکھائی دی وہ جو پہلے ہی تھکا ہوا تھا دل کو روتے ہوئے دیکھ جلدی سے پریشان ہوتا وہ اس کے پاس گیا۔۔۔"""

دل کیا ہوا ہے تم رو کیوں رہی ہو دل نے اپنی لال ہوتی انکھوں سے جو رو رو کر اس نے اپنی انکھوں کا برا حال کر لیا تھا کیف کو دیکھنے لگی اور کیف دل کی انکھیں دیکھ کر کافی زیادہ پریشان ہوا کہ وہ ایک ایسی کیا بات ہو گئی کہ دل اتنا زیادہ رونے لگ گئی۔۔۔"""

جائیں ہبی جان مجھے اپ سے بات نہیں کرنی اپ اتنی دیر لگا کر ائے ہیں اور مجھے سکول بھی نہیں جانا دل روتے ہوئے کیف سے کہنے لگی کیف نے جیسے ہی دل کے ہاتھوں کو چھوا دل کے منہ سے سسکی نکلی دل کے سسکنے کی وجہ سے کیف نے دل کے ہاتھوں کو دیکھا اور ہاتھوں کا اگلا حصہ جو سٹک پڑھنے سے لال ہو گیا تھا۔۔۔"""

دل یہ کیا ہوا ہے کس نے تمہیں ہاتھ لگایا دل کے ہاتھ دیکھتے کیف کی بھی انکھیں لال ہوئی وہ جسے کیف نے کانٹا تک نہیں چبھنے دیا تھا کس نے اسے اتنی بے رحمی سے مارا تھا کہ اس کے نازک اور چھوٹے ہاتھوں پر نشان بن گئے تھے۔۔۔۔"""

وو۔۔۔وہ۔۔ ہبی جان۔۔۔۔ ٹیچر نے مارا مجھے اب سکول نہیں جانا گندا سکول ہے وہ دل اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے ہوئے کیف کو کہا۔۔۔"""

مار پڑی کس وجہ سے ہے اور کس ٹیچر نے تمہیں مارا ہے مجھے اس کا نام بتاؤ صبح ہی میں تمہارے ساتھ سکول جاتا ہوں ائندہ کوئی بھی ٹیچر تمہیں ہاتھ نہیں لگائے گی۔۔۔۔"""

ہبی جان وہ مجھے ٹیسٹ نہیں ایا تھا نا اس وجہ سے طہام نے مجھے تیاری بھی کروائی تھی لیکن وہ میں بھول گئی دل اب رونے کی بجائے ڈرامے کرتے ہوئے رونے لگی اور کیف کو دیکھنے لگی کہ اسے کیف سے ڈانٹ نہ پڑے۔۔۔"""

دل ٹیسٹ نہ اچھا ہونے کی وجہ سے تمہیں مار پڑی ہے نا تو تم نے ٹیسٹ اچھا کیوں نہیں دیا اب میں ٹیچر کو جا کر بولوں گا تو وہ تو یہیں بولے گی کہ نا اپ گھر میں اپنی چھوٹی سی چار فٹی بیوی کو پڑھاتے نہیں ہیں اسی لیے وہ فیل ہو جاتی ہے کیف اسے مصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے کہنے لگا تو دل نے منہ بنایا۔۔۔"""

اپ بھی اس ٹیچر کی طرح گندے ہیں جایے میں بھی اپ سے بات نہیں کروں گی اور مجھے ٹیچر نے پانچ پانچ دفعہ ٹیسٹ لکھنے کو سزا دی ہے تو اپ اب میرا ٹیسٹ لکھیں گے اور مجھے اس سزا سے بچائیں گے دل اپنی انکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے بولتی کیف کو دھچکا دے گی۔۔۔"""

میں کیسے لکھوں گا تمہارا کام ہے تم دیکھو نا۔۔۔۔"""

لیکن ہبی جان دیکھے نا میرے ہاتھوں میں اتنا درد ہو رہا ہے میں کیسے لکھوں گی اب اپ میرے لیے اتنا نہیں کر سکتے کیا کہ اپ میری سزا میں دیا گیا ٹیسٹ نہیں لکھ سکتے دل اپنے نچلے ہونٹ باہر نکالتے ہوئے پھر سے رونے کی تیاری کرتے ہوئے کیف سے بولی۔۔۔۔"""

کیا کرتی ہو دل میں پہلے ہی تھکا ہوا تھا اور اب تم یہ کام اففف کیف نے گہرا سانس بھرتے ہوئے دل کو دیکھا جاؤ کاپیاں لے کر اؤ میں تمہاری لکھنے میں مدد کرتا ہوں کیف کے کہنے کی دیر تھی دل بھاگتے ہوئے اپنا بیگ لے کر کیف کے پاس اکر بیٹھ گئی اور کاپی کھول کر کیف کو دکھانے لگی۔۔۔۔"""

ہبی جان اپ کے انے سے پہلے پانچ دفعہ یہ کویسچن طہام نے لکھ دیا تھا اور اب یہ والا کو سچن رہ گیا ہے وہ اپ کو پانچ دفعہ لکھنا ہے دل نے پہلے ہی طہام سے کام لے کر ریلیکس ہو گئی تھی لیکن سکول نہ جانے کی وجہ سے وہ جان بوجھ کر رو کر کیف کو دکھا رہی تھی کہ اسے سکول نہیں جانا لیکن کیف کسی بھی طرح دل کی پڑھائی پر کمپرومائز نہیں کرنا چاہتا تھا اسے یہ نہیں پتہ تھا الٹا اسے ہی ڈانٹ پڑ جائے گی۔۔۔۔۔"""

دل تم اچھے سے ٹیسٹ کی تیاری کیا کرو میں نہیں چاہتا تم کسی بھی کلاس میں فیل ہو ایک ایس ایس پی کی بیوی کسی کلاس میں فیل ہو جائے یہ اچھی بات تو نہیں ہوتی نا۔۔۔۔"""

اچھا نہ ہبی جان اب مجھے تو نہیں ڈانٹے نا کبھی کبھی فیل ہو جاتی ہوں ہر دفعہ تو فیل نہیں ہوتی نا ائندہ اچھے سے تیاری کروں گی اب اپ مجھے ڈانٹے مت میرے ٹیسٹ لکھیں ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی اور اپنے ٹیڈی بیئر والے کمرے میں چلی جاؤں گی پھر مجھے مت بلایئے گا دل نے پھر سے دھمکی دی وہ جب بھی کیف سے ناراض ہوتی تھی ٹیڈی بیئر والے کمرے میں جا کر ٹیڈی بیئر سے باتیں کرتی رہتی اور کیف اپنی چار فٹی بیوی کو منا منا کر کمرے میں واپس لے کر اتا اور دل کی ناراضگی کا سن کر کیف نے توبہ توبہ کی """۔۔۔۔

نہیں نہیں دل ناراض ہو کر ٹیڈی بیئر والے کمرے میں مت جانا میں تمہارا ٹیسٹ لکھ دیتا ہوں اب لاہور کا ایس ایس پی اپنی چار فٹی بیوی کا ٹیسٹ لکھے گا وہ بھی سزا میں ملا ہوا ٹیسٹ اب یہ بھی دن دیکھنے کو رہ گئے تھے اب کیف فریش ہو تا دل کا ٹیسٹ لکھنے بیٹھا ہوا تھا اور دل اس کے پاس بیٹھ کر ارام سکون سے چپس کھا رہی تھی ایک چپس وہ اپنے منہ میں ڈالتی ایک چپس وہ ساتھ میں پنجرا

رکھے مینا کو دیتی وہ بھی ارام سکون سے کھا رہی تھی اور کبھی کبھی ایک چپس وہ کیف کے منہ میں بھی ڈال دیتی ہوں جس سے کہہ کے چہرے پر مسکراہٹ اجاتی۔۔۔۔""

مینہ بولو دل کا ہی جان جب تک کیف ٹیسٹ لکھتا رہا دل اپنی مینا کو یہی سکھاتی رہی دل کا ہی جان دل کا ہی جان۔۔۔۔۔۔""

لیکن مینا اہستہ اہستہ بس اب دل ہی بولنا سیکھ رہی تھی دل۔۔۔۔دل۔۔۔۔۔مینا دل۔۔۔۔دل۔۔۔۔۔ کہہ کر دل کو پکارنے لگی۔۔۔۔۔""

ہی جان بھی بولو نا۔۔۔۔۔دل اپنے ماتھے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔""

دل۔۔۔۔۔دل مینا پھر سے دل۔۔۔۔دل کی رٹ لگائے اب شور مچانے لگی۔۔۔۔۔اچھا چپ کر جاؤ اب دل بھی نہ بولو میرے ہی جان کو ارام سے ٹیسٹ لکھنے دو دل مینا کو چپ کراتے ہوئے پھر سے کیف کی جانب متوجہ ہو گئی جواب ٹیسٹ لکھ چکا تھا اور رات کے 12 بج چکے تھے۔۔۔۔""

دل اب میں بہت تھک گیا ہوں چپ کر کے اپنی اس مینا ٹینا کو نا کمرے کے کونے میں پھینکو ورنہ اسے میں کمرے سے باہر پھینک دوں گا جتنا یہ شور مچاتی ہے اور تم بھی فریش ہو کر جلدی سے بیڈ پر اجاؤ۔۔۔۔اور جاتا ہوں تمہارے صبح سکول سختی سے کہہ کر اتا ہوں کہ اس کو ٹیسٹ کی تیاری صحیح سے کروایا کریں بیچارہ کیف پہلے ہی تھکا ہوا تھا اور اب اس ٹیسٹ لکھنے کی وجہ سے اس کی کمر میں کافی زیادہ درد ہونے لگی تھی اور کیف کو سختی سے کہتے دیکھ دل نے جلدی جلدی سے اپنی کتابیں بیگ میں ڈالی اور اپنی مینا کو ایک کونے میں رکھا اور فریش ہو کر وہ کیف کے پاس اکر لیٹ گی۔۔۔""

کیف کو اپنی کمر میں بے حد درد محسوس ہو رہا تھا وہ بار بار کروٹ بدل رہا تھا جب دل نے کیف کو دیکھا ہی جان آپ ٹھیک تو ہیں نا کہیں درد ہو رہا ہے کیا زیادہ لکھوا لیا ہے کہ میں نے دل معصومیت سے کیف کو بولی۔۔۔""

نہیں دل بس ایسے ہی کمر میں درد ہو رہا ہے میرے دل تم پریشان مت ہو میں ٹھیک ہو جاؤں گا اوہو ہی جان کمر میں درد ہو رہا ہے لائے میں اپ کو نا دبا دوں دل جلدی سے اٹھتی کیف سے بولی۔۔۔۔""

نہیں نہیں دل تم رہنے دو۔۔۔۔""

نہیں ہبی جان اپ ذرا الٹے لیٹ جائے میں اپ کے اوپر چڑھ کر نا اپ کو اپنے پاؤں سے دباؤں گی ٹھیک ہے میں ایسے اپنی امی کو دبایا کرتی تھی اور میری امی کو بے حد سکون ایا کرتا تھا اپ کو بھی ارام ائے گا دل کی بات سنتے کیف الٹا لیٹ گیا اور دل اس کے اوپر چڑھ گئی اور اپنے پاؤں سے دبانے لگی جس سے کیف کو اپنی کمر کی درد پر سکون ایا۔۔۔۔"""

دل واقع ہی تمہارے دبانے کی وجہ سے میرا درد ٹھیک ہو رہا ہے تھوڑی دیر بعد دل نیچے اتری تو کیف نے دل کی کمر کو پکڑ کر اپنے اوپر لٹایا جس سے دل ہڑ بڑا کر کیف سے دور ہونے لگی لیکن کیف نے دل کو اپنے اوپر ہی لٹائے رکھا تم اج میرے اوپر ہی سو جاؤ میرے دل تا کہ مجھے اور بھی سکون مل سکیں کیف نے دل کے لمبے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔"

نہیں ہبی جان مجھے الگ سے ہی سونا ہے مجھے یہاں نیند نہیں ائے گی۔۔۔۔"""

اج سو جاؤ نیند اجائے گی دل بھی کیف کی ضد کی وجہ سے اپنا سر کیف کے سینے پر رکھ گئی اور کیف اہستہ اہستہ دل کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے دل کو سلانے لگا تھوڑی ہی دیر میں دل کی سانسیں کیف کو اپنے سینے پر محسوس ہوئی تو کیف مسکرایا۔۔۔ تم میرا دل ہو اور دل کے بغیر انسان زندہ نہیں رہتا ہے دل اگر تم کبھی مجھ سے جدا ہوئی تو یہ کیف ملک بھی زندہ نہیں رہ پائے گا اپنا چہرہ اٹھا کر دل کے سر پر اپنے لب رکھے وہ بھی دل کو اپنے مضبوط حصار میں لے کر اپنی انکھیں موند گیا اور تھکن کی وجہ سے وہ جلد ہی سو گیا۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عرشیہ ان پھولوں کی وجہ سے کافی پریشان تھی کہ کون تھا وہ شخص جو پھول دینے ایا تھا ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے موبائل پر بیل بجی موبائل کی اواز پر وہ چونکی اس نے سوچا شاید اس کی کسی دوست کی کال ہے لیکن اپنے موبائل پر انجان نمبر دیکھ کر وہ پریشان ہوئی لیکن پھر بھی اس نے کال اٹھائی شاید کوئی ایمرجنسی ہو۔۔۔۔"""

کون۔۔۔۔"""عرشیہ نے خود ہی سوال کیا جب دوسری طرف سے کوئی بھی نہ بولا..."""

سنہری۔۔۔۔دوسری طرف پر سرار گھبیر اواز گونجی اس کا لہجہ سرد تھا اور یہ اواز سن کر عرشیہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔۔۔ارقم چلتا ہوا ایک بند کمرے کے دروازے کے پاس گیا اور کان سے فون لگائے اس نے دروازہ کھولا۔۔۔۔"""

کون ہو تم اور میں کوئی سنہری نہیں ہوں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے رونگ نمبر پر کال کر دی ہے اس سے پہلے کہ عرشیہ کال کٹ کرتی دوسری طرف سے پوچھے جانے والے سوال سے عرشیہ کی روح فنا ہوئی تھی۔۔۔۔"""

اپ نے پھول کیوں نہیں لیے میرے بھیجے ہوئے ارقم نے سوال کیا۔۔۔۔۔"""

مجھے لگتا ہے اپ نے کسی سنہری کو پھول بھیجنے تھے لیکن میں کوئی سنہری نہیں ہوں میرا نام عرشیہ ہے توائی تھنک اپ نے غلط انسان کو پھول دیے ہیں اور غلط انسان کو ہی کال کی ہے اس لیے ائندہ اس نمبر پر کال مت کیجئے گا عرشیہ نے پھر سے کال بند کرنے لگی۔۔۔"""

اپ ہی ہو میری سنہری اور میں نے اپ کو ہی پھول بھیجے تھے کمرے میں جاتے ہوئے ارقم نے لائٹ جلائی اور سامنے دیواروں کو دیکھا جس میں بڑی بڑی تصویریں لگی ہوئی تھی ان ساری تصویروں میں ایک ہی چہرہ تھا وہ تھا ارقم کی سنہری کا۔۔۔۔"""

کہیں عرشیہ کا چہرہ مسکرا رہا تھا کہیں وہ اسمان کی جانب دیکھ رہی تھی کہیں بارش کی بوندیں اس کے چہروں پر پڑ رہی تھی ایک تصویر پر وہ بچے سے پھول لے رہی تھی ارقم نے ہر اینگل سے تصویر لی ہوئی اور ایک کمرے میں لگائی ہوئی تھی ارقم نے اس تصویر پر ہاتھ لگایا جس پر بارش کی بوندیں عرشیہ کے چہرے پر پڑ رہی تھی ارقم نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر عرشیہ کا لمس محسوس کرنا چاہا جیسے وہ واقعی میں عرشیہ کے چہرے پر ہاتھ لگا رہا ہے۔۔۔"""

دیکھیں مسٹر میں کوئی اپ کی سنہری نہیں ہوں ٹھیک ہے نا اور اس طرح کی حرکتیں کر کے مجھے پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپ مجھے جانتے نہیں ہیں نہ ہی میرے دوستوں کو جانتے ہیں اور میں بھی کوئی ڈرنے والی نہیں ہوں سمجھیں اس طرح کی فضول حرکتیں میرے ساتھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ارقم ابھی بول ہی رہا تھا کہ عرشیہ نے اس کے درمیان میں بولنا شروع کر دیا جس سے دوسری طرف ارقم کے چہرے پر مسکراہٹ ائی اس کی سنہری واقعی ہی کسی سے نہیں ڈرتی تھی اور وہ یہ اج دیکھ چکا تھا۔۔۔"""

ہاں میں جانتا ہوں تمہارے بارے میں سب تم بس اندھیرے سے ڈرتی ہو یہ سننے کی دیر تھی کہ عرشیہ کی بولتی بند ہوئی وہ چند پل تو ہل نہ سکی لیکن پھر کوئی لوفر سمجھ کر اس کا دماغ غصے سے گھوم گیا۔۔۔

تم ہو کون ابھی میرے سامنے او پھر میں تمہیں بتاتی ہوں میں اندھیرے سے ڈرتی ہوں یا نہیں تمہارا منہ نہ توڑا تو میرا نام بھی عرشیہ نہیں۔۔۔ عرشیہ نے غصے سے ارقم کو کہا تو اس کی بات سن کر ارقم کو تھوڑا بہت غصہ آیا اج تک ارقم سے کوئی اس طرح

بات نہیں کر پایا تھا وہ پہلی اس کی سنہری تھی جو اس کے سامنے بولنے کی طاقت رکھتی تھی اور ارقم اپنی سنہری کو کچھ کہہ بھی نہیں پاتا تھا۔۔۔۔"""

ارقم کا ہاتھ ابھی بھی عرشیہ کی تصویروں پر چل رہا تھا اور اسی لیے وہ عرشیہ کی باتوں کو اگنور کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

خبردار آئندہ مجھے کال کرنے کی کوشش کی ورنہ اپنے دوستوں کو کہہ کر تمہاری وہاں قبر کھدواؤں گی جہاں سے تمہارے اپنے بھی تمہیں ڈھونڈ نہیں پائیں گے یہ کہتے ہوئے غصے سے اشیا نے کال کٹ کر دی۔۔۔۔"""

میری سنہری میں اتنا غصہ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا عرشیہ کی باتیں سوچ سوچ کر ارقم کو ہنسی آ رہی تھی کہ وہ اس پر اتنا غصہ کر سکتی ہے لیکن ارقم ابھی عرشیہ کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر کے اسے ابھی بدگمان نہیں کر سکتا تھا پہلے وہ اس کا دوست بننا چاہتا تھا بعد میں وہ اس سے محبت کا اظہار کرنا چاہتا تھا آج وہ اسے بتا دیتا کہ وہ ارقم ہے تو مزید اس سے بدگمان ہو جاتی اسی لیے اسے تنگ کرنے کا سوچ کر ارقم اس سے باتیں کرنے لگا لیکن ارقم کو اسے تنگ کرنا مہنگا پڑ گیا الٹا عرشیہ نے اس کی بے عزتی کر دی جس سے ارقم تو غصہ تو آیا لیکن پھر اس وہ اگنور کر گیا۔۔۔"""

ارقم اس کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں آیا اور کمرے میں مسرت بیگم بیٹھی ہوئی تھی کمرے میں اپنی دادی کو دیکھ کر ارقم حیران ہوا دادی آپ یہاں ارقم چلتا ہوا اپنی دادی کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔"""

تم ہمیشہ مجھے اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران کیوں ہو جاتے ہو اپنے پوتے کے ہی کمرے میں آتی ہو تو کیا میں نہیں اسکتی۔۔۔"""

نہیں نہیں دادی ایسی بات نہیں ہے وہ اب کبھی کبھی اتی ہے نا تو کوئی ضرور کوئی کام ہوتا ہے تو بتایئے آج پھر آپ کون سی لڑکی دکھانے کے لیے لے کر آئی ہے مجھے کہ میں شادی کر لوں پچھلے دو دنوں سے اس کی دادی نے اسے دس لڑکیاں دکھا دیتی لیکن ارقم کی انکھوں میں بس اپنی سنہری کا عکس بسا ہوا تھا وہ کیسے کسی اور لڑکی کو دیکھ سکتا تھا۔۔۔"""

ہاں تو کب تک تم بہانے بناتے پھرو گے میں بیمار رہتی ہوں پتہ نہیں کب اس زندگی کی بازی ہار جاؤں اس سے پہلے میں تمہاری شادی دیکھنا چاہتی ہوں لیکن تم ہو کہ تمہیں کوئی لڑکی پسند ہی نہیں اتی بہانے پہ بہانہ بناتے جا رہے ہو مسرت بیگم نے مصنوعی غصہ کرتے ہوئے ارقم کے کان پکڑتے ہوئے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔"""

نہیں اس بار میں اچھی لڑکیاں لے کر آئی ہو۔۔۔"""

افف دادی مجھے نہیں کرنی شادی ابھی۔۔۔"""

کون ہے وہ۔۔۔۔مسرت بیگم نے گھور کر ارقم کو دیکھا۔۔""""

کک۔کون۔۔۔ارقم نے لڑکھڑاتے ہوئے کہا۔۔۔"

جس کے لیے تم دنیا کی ساری لڑکیوں کو منع کرتے جا رہے ہو مسرت بیگم نے ارقم کے کان پکڑ کے کھینچے۔۔۔""""

افف دادی وو۔۔وہ۔۔۔جس کے لیے میں ساری دنیا کی لڑکیاں چھوڑ رہا ہو وہ ارقم جبیل حمدانی کی پوری دنیا ہے سنہری ارقم جبیل حمدانی کی پوری دنیا ہے اس کے لیے پوری دنیا کو چھوڑ سکتا ہوں ارقم نے ایک ٹرانس کیفیت میں بولا۔۔۔۔""""

کب ملوا رہے میری ارقم کی دنیا سے۔۔۔""""

ہایاہاہا۔۔۔۔دادی۔۔۔۔ابھی تو اسے بھی نہیں پتا وہ تو مجھے ٹھیک سے جانتی بھی نہیں جب کبھی اسے بتاوں گا تو ملواوں گا ارقم دادی کی گود میں سر رکھے کہنے لگا۔۔۔""""

میرا بچہ اللہ تمہیں تمہاری محبت دے دے مسرت بیگم ارقم کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگی جس سے ارقم مسکراتے ہوئے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔"""""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 32 ❤□❤□

بابا اپ کب اس لڑکی سے بدلہ لیں گے وہ ہماری بے عزتی پہ بے عزتی کیے جا رہی ہے ہمارے پر کیس پہ کیس کیے جا رہی ہے اور اپ چپ چاپ کر کے بیٹھے ہیں تیمور شہباز سکندر کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔""""

فکر کیوں کرتے ہو تے تیمور اپنے ادمیوں کو لگا دیا ہے اج وہ اپنے باپ کے ساتھ باہر جا رہی ہے میرے ادمی ہر وقت اس کے گھر کے باہر پہرا دیتے ہیں جیسے ہی اس کے گھر باہر نکلیں گے اس کے باپ کو مار دیں گے تبھی وہ بے موت مرے گی پل پل تڑپے گی تب اسے احساس ہو گا کہ شہباز سکندر اور اس کے بیٹے پر ہاتھ ڈالنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔۔۔""""

سچی بابااپ ایسا کریں گے پھر تو بہت مزہ ائے گا جب وہ روئے گی چیخے گی چلائے گی اور ویسے بھی اس کے بعد اس کے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا مجھے وہ میرے بیڈ پر چاہیے بابا جب تک میں اس کا غرور نہیں توڑوں گا نا میرے دل کو سکون نہیں ائے گا تیمور سکندر اپنے باپ کے سامنے ٹانگ پر ٹانگ رکھے سگرٹ پیتے ہوئے ایک غرور بھرے لہجے میں بولا۔۔۔"""

یہ کام ہو جانے دو وہ لڑکی تمہارے بیڈ تک بھی اجائے گی اس طرح کے دو ٹکے کی پولیس افسر نیا ہمارے ارد گرد گھومتی ہیں تم اس کی ٹینشن مت لو۔۔۔"""

بابااپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا ٹینشن ہو سکتی ہے ویسے بھی اس لڑکی کے باپ کا کیا کرنا ہے۔۔۔"""

اس لڑکی کے باپ کو چھوڑو اس دفعہ اخری دفعہ پولیس اسٹیشن جائیں گے اور اس کیس کو ختم کریں گے تمہیں بھی میرے ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔"""

بابا میں تو اس تھانے کے چکر لگاتے لگاتے نا تھک گیا ہوں اب مجھ سے نہیں ہو گا تیمور سکندر بیزاری سے بولا۔۔۔"""

کہا ہے نا اس دفعہ اخری بار ہی چلنا ہو گا اس کے بعد ہمارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہو گا یا کیس ہی ختم کر دوں گا۔۔۔"""

ٹھیک ہے بابا جیسے اپ بولیں تے تمیور سکندر یہ کہتے ہوئے پھر سے سگرٹ پھونکنے لگا۔۔۔"""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""

السلام علیکم میڈم نے اج مجھے کیسے یاد کر لیا ضمار بیٹھا امید کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اسے لبابہ کی کال ائی پہلے تو اسے حیرت ہوئی لبابہ اسے کال کیوں کر رہی لیکن اس نے اٹھاتے ہوئے لبابہ سے بات کی۔۔۔"""

راج تم کیسے ہو تم کہاں غائب ہو اس دن کے بعد تم نے اس دن کے بعد مجھے کال ہی نہیں کی کل بھی میں نے تمہیں کال کرنے کی کوشش کی لیکن تم نے اٹھائی ہی نہیں۔۔۔۔"""

ارے میڈم اپن کو بھی سو کام ہوتے ہیں لیکن اپ کے لیے تو اپن ہمیشہ فری ہی رہتا ہے اپ حکم کریں اپن اپ کے سامنے حاضر ہو جائے گا۔۔۔"""

مجھے نا میڈم کے اپن کی ضرورت ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اج تم نے میرے بابا سے ملو میں اپنے بابا کو لے کر جا رہی ہوں مارکیٹ اور اس کے بعد ہم جائیں گے پارک میں تو میں چاہتی ہوں کہ تم میرے بابا سے ملک کیونکہ اس دن تم میرے گھر میں مجھے چھوڑنے ائے تھے تو بابا نے تمہیں دیکھ لیا تھا تو اس لیے میں تمہیں اپنے بابا سے ملوانا چاہتی ہوں۔۔۔۔"""

ہائے میڈم اپن میڈم کے بابا سے مل کر کیا کرے گا میں کیسے کپڑے پہنوں گا مجھے تو سہی سے کپڑے بھی ہینڈل کرنے آتے اور کپڑے نہیں میرے پاس پیارے پیارے اگر اپ کے بابا نے میرے پہناوے میں کے بارے میں بات کی تو میں کیا کروں گا اور میں کیا اپ کے بابا سے بات کروں گا مجھے تو شرم ہی بہت اتی ہے راج اپنے لہجے میں شرم و حیا لاتے ہوئے فل ڈرامے بازی کرتے ہوئے لبابہ سے کہنے لگا۔۔۔""

شٹ اپ راج جو میں نے کہا ہے صرف وہیں کرو 10 بجے کا ٹائم ہے تمہیں وہاں پارک میں موجود ہونا ہے۔۔۔""

جو حکم میڈم کا میڈم حکم کرے اور اپن نہ مانے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔

تم بہت بڑے ڈرامے باز ہو راج اور بابا کے سامنے اچھے طریقے سے بولنا۔۔۔""

میڈم ہ کیا کوئی خاص بات ہے کہ اپ کے بابا کے سامنے اچھے طریقے سے بولنا پڑے گا ہم کہیں پیار ویار کا چکر تو نہیں ہے اپن کے ساتھ راج کے بولنے سے لبابہ کی دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی پیار وہ شاید ہاں وہ راج سے پیار کرنے لگی تھی راج کا اسے ٹائم ٹائم پر اکے بچانا اس کا خیال رکھنا اس کو دکھ میں بھی ہنسانا وہ اپنے دل میں راج کے لیے فیلنگز محسوس کرنے لگی تھی لیکن ابھی وہ راج کو نہیں بتانا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی راج ہی اسے پرو پوز کرے۔۔۔""

بکواس نہیں کرو راج جو جتنا بولا ہے اتنا کرو ملتے ہیں پارک میں یہ کہتے ہوئے لبابہ نے جلدی سے کال بند کر دی اور دوسری طرف سے ضمار نے مسکراتے ہوئے موبائل کو دیکھا اب تو اپ سے شادی کرنی بنتی ہے میڈم ورنہ اپن کا بھی اپ کے بغیر گزارا نہیں ضمار نے یہ کہتے ہوئے امید کی جانب دیکھا جو پانچ مہینے کی ہو گئی تھی اور ٹکر ٹکر پھر سے ضمار کو دیکھ رہی تھی اسے اب ضمار کی اتنی عادت ہو چکی تھی کہ جب تک دن میں وہ اسے دو سے تین دفعہ ہاتھ میں نہیں لیتا تھا وہ روتی ہی رہتی تھی اب تو عرشیہ یونیورسٹی جایا کرتی تھی وہ زیادہ تر امید ضمار کے پاس ہی ہوا کرتی تھی۔۔۔""

ضمار اپنا چہرہ امید کے پاس لے جاتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جب امید نے اپنی مٹھیوں میں زمار کی داڑھی کو پکڑا اور جس سے ضمار کے منہ سے سسکی نکلی وہ اتنے زور سے اس نے بال کھینچے کہ ضمار اپنی داڑھی اس کے ہاتھوں سے چھڑوانے لگا لیکن۔۔۔ لیکن امید نے ایک ہاتھ سے اس کی داڑھی کو چھوڑا تو دوسرے ہاتھ سے جلدی سے اس نے ضمار کے بالوں کو پکڑ لیا۔۔۔""

امید چھوڑو میرے بالوں کو ضمار چڑتے ہوئے امید سے کہ ہاتھوں سے اپنے بہت چھڑوانے لگا تو ضمار کو ایسے کہتے دیکھ امید کھل کھلا کر ہنسی تھی۔۔۔۔۔

بہت شرارتی ہو گئی ہو تم تمہیں پتہ ہے میری تمنا بھی ایسے ہی شرارتی ہوا کرتی تھی پتہ نہیں اللہ نے اسے مجھ سے کیوں چھین لیا شاید میں ہی اس کی سہی سے حفاظت نہیں کر پایا لیکن تمہاری میں ٹھیک سے حفاظت کروں گا میری پرنسز تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا ضمار نے اب امید کے ہاتھوں سے اپنے بال چھڑوانے کی کوشش بند کر دی جب امید نے اس کے بالوں کو چھوڑ دیا اور اپنی نیلی انکھوں سے اسے دیکھنے لگی تمہاری اس نیلی انکھوں پہ ضمار راجپوت قربان جائیں میری پرنسز ضمار نے یہ کہتے ہوئے امید کی انکھوں پر اپنے لب رکھے اور اسے اٹھا کر اپنی باہوں میں لے کر گلے سے لگا لیا۔۔۔۔

تم اہستہ اہستہ ضمار راجپوت کے دل پر قبضہ کر رہی ہو پرنسز اور میں ہی تمہارا باپ ہوں خبردار تم عرشیہ اور دائد کے قریب گئی ان کچھ مہینوں میں دائد اور عرشیہ بھی امید کے زیادہ قریب اگئے تھے اور امید کے لیے عرشیہ زمار دائد ایک جیسے ہی پوزیسیو تھے وہ کبھی بھی اب امید کو دوسرے ہاتھوں میں جانے نہیں دینا چاہتے تھے ابھی وہ امید سے باتیں کر ہی رہا تھا جب عرشیہ یونیورسٹی سے واپس اگئی اور ضمار کو امید سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں میری پرنسز اور میرے دوست میں عرشیہ اپنا بیگ رکھتے ہوئے ضمار اور امید کے پاس گئی اور امید کو پکڑنے لگی امید بھی ارام سکون سے عرشیہ کے گود میں سما گئی ایک اغوا کی ہوئی بچی اب ان سب کے دلوں کا سکون بن رہی تھی جیسے ہی امید عرشیہ کے گود میں ائی عرشیہ نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے امید کو اپنے سینے سے لگایا تم اپنے بابا کی پرنسز ہو تو اپنی ماما کی جان ہو کبھی مجھ سے الگ مت ہونا امید۔۔۔ عرشیہ نے بھی پیار بھرے لہجے سے امید کو گلے لگایا اس کے سر پر بوسہ دیا امید اپنی نیلی انکھوں سے ضمار اور عرشیہ کو دیکھنے لگی اچھا عرشیہ اب تم اسے سنبھالو مجھے کوئی ضروری کام ہے مجھے وہاں جانا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے ضمار تم جاؤ اس سے پہلے کہ ضمار کمرے سے نکلتا اسے ایک کال ائی جسے سنتے ضمار کی کالی انکھیں سرخ ہوئی تھیں تم ان پر نظر رکھو میں ابھی اتا ہوں یہ کہتے ہوئے ضمار جلدی سے اپنے کمرے میں گیا اور راج کا گیٹ اپ کرنے لگا وہ راج بن کر جلدی سے گھر سے نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔"""

"""----------

ابھی عرشیہ امید کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر رہی تھی جب اس کے موبائل کی ٹیون بجی عرشیہ نے اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے ایا میسج دیکھا جس پر لکھا تھا کیا کر رہی ہو اور سنہری کیا تم مجھے یاد کر رہی ہو جیسے میں تمہیں یاد کر رہا ہوں اور یہ میسج پڑھنے کی دیر تھی عرشیہ کو پھر سے غصہ آیا وہ کون تھا جو سنہری سنہری کہہ کر پکار رہا تھا اج بھی وہ جب یونیورسٹی سے واپس ارہی تھی اسے مسلسل لگ رہا تھا جیسے

کوئی اسے فالو کر رہا ہے عرشیہ پریشان بھی ہوئی لیکن وہ جلدی جلدی سے گھر آگئی وہ ابھی ضمار اور داید کو اس بارے میں نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔""""

دیکھیں مسٹر اپ جو کوئی بھی ہیں میں اپ کو نہیں جانتی اور نہ ہی میں اپ کی سنہری ہوں اگر میں نے اپنے دوستوں کو اپ کے بارے میں بتادیا تو یقین کریں وہ اپ لوگوں کو چھوڑیں گے نہیں ابھی اپ میرے دوستوں کو جانتے نہیں ہیں جن کے ساتھ میں رہتی ہوں عرشیہ نے کہا تو دوسری جانب عرشیہ کی بات سنتے ارقم کو غصہ ایا۔۔۔۔""""

تم اپنے دوستوں کے ساتھ رہتی ہو تم نامحرم کے ساتھ رہتی ہوں ارقم نے سخت لہجے میں کہا تو عرشیہ کو بھی ارقم کے بات سنتے شدید غصہ ایا کہ وہ کون ہوتا ہے اس کی ذات پر بات کرنے والا۔۔۔""""

اوہیلو مسٹر میں جس کے بھی ساتھ رہتی ہوں تمہیں اس بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے نہ ہی میرے ماں باپ بننے کی ضرورت ہے۔۔۔""""

استغفراللہ استغفراللہ سنہری میں تمہارے ماں باپ بننے کی کوشش بھی نہیں کر رہا میں تو تمہارا شوہر بننے کی کوشش کر رہا ہوں اور میں تو تمہیں دل و جان سے پیار کرتا ہوں اور یقین کرو تم سے عشق کرنے لگا ہوں ارقم نے شدت بھرے لہجے میں کہا جسے سنتی عرشیہ کے تن بدن میں سسراہٹ ہوئی تھی وہ کون تھا جو اس سے عشق کا دعویدار تھا وہ تو اسے جانتی تک نہ دی عرشیہ نے بغیر اس کی بات سننے پھر سے کال بند کر دی دوسری جانب ارقم نے گھور کر موبائل کو دیکھا جیسے وہ عرشیہ کو گھور رہا ہو اس نے اس کی بات سنے بغیر کال کیوں بند کر دی لیکن ابھی اس نے کال نہیں کی وہ عرشیہ کو تھوڑا ٹائم دینا چاہتا تھا سوچنے کے لیے۔۔۔۔""""

سنہری اپ میرے دل میں گھستی جا رہی ہیں یار میں کیا کروں اب کچھ بھی کر لوں اپ میرے دل سے نہیں نکل سکتی عشق کرنے لگا ہوں اپ سے سنہری اب اپ مجھ سے دور ہوئی تو یقین کریں میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا اور اگر کسی نے مجھے اپ سے دور رہنے کے لیے کہا تو میں اسے بھی مار دوں گا لیکن اپ سے دور کبھی نہیں جاؤں گا ارقم اپنے افس کے کیبن میں بیٹھا شدت بھرے لہجے میں عرشیہ کو یاد کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔""""

دوسری جانب عرشیہ بھی پریشان تھی کہ یہ کون ہے اس سے پہلے کہ وہ پریشان ہوتی پھر سے امید نے عرشیہ کی متوجہ اپنی طرف کھینچی تو عرشیہ ارقم کو بھول کر امید کو دودھ پلانے لگی اور اس کے لیے سوجی کا حلوہ بنانے لگی تاکے وہ امید کو کھلا سکیں۔۔۔۔""""

"""""----------

لبابہ اور اکرم ابھی گھر سے نکلے ہی تھے لبابہ کو محسوس ہوا کہ کوئی ان کا پیچھا کر رہا ہے لیکن جیسے ہی لبابہ پیچھے دیکھتی لیکن اسے کوئی بھی نظر نہ آتا وہ لوگ ابھی لبابہ اور اس کے باپ پر حملہ نہیں کر سکتے تھے وہ کسی سنسان جگہ پر جا کے ان پر حملہ کرنا چاہتے تھے ابھی لبابہ اور اکرم صاحب سنسان جگہ پر ان کی گاڑی رکی اور گاڑی رکنے کی وجہ سامنے تین سے چار گاڑیاں ان کے راستہ روکے کھڑی تھیں اکرم نے حیرت سے لبابہ کو دیکھا کہ انہوں نے ہمارا راستہ کیوں روکا لبابہ نے کندھے اچکا کر باہر نکلنا چاہا جب اکرم صاحب نے لبابہ کا ہاتھ پکڑ لیا دھیان سے بیٹا کہیں وہ کچھ لوگ کر نہ دیں۔۔۔۔۔

بابا اپ کی بیٹی کمزور نہیں کیوں پریشان ہوتے ہیں لبابہ نے اکرم صاحب کو مطمئن کرتے ہوئے وہ باہر نکلی۔۔۔۔""

کون ہو تم لوگ اور میری گاڑی روکنے کا کیا مقصد ہے لبابہ فل کانفیڈنس سے سامنے کھڑے لوگوں کو اس سے پوچھنے لگی جو اپنی اپنی گاڑیوں سے نکلتے ہوئے اب سامنے کھڑے ہیں۔۔۔۔""

ہمیں باس نے بھیجا ہے یہ کہہ کر کہ تمہارے باپ کی لاش انہیں چاہیے یہ سننے کی دیر تھی کے لبابہ کی انکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی کہ اس کے باپ کی لاش اس کے باس کو کون ہو تم لوگ اور تم لوگوں کو میرے باپ سے کیا لینا دینا وہ سوچ رہی تھی کہ اس کے باپ نے کبھی کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا تو وہ ایسا کیوں کہہ رہی تھی۔۔۔۔

ہمیں زیادہ سوال جواب کرنے کی اجازت نہیں ہے اپنے باپ کو بولو باہر نکلے ورنہ تم کو بھی گولیوں سے بھون دیں گے اور تمہارے باپ کو بھی وہ ادمی بھی لبابہ کے سامنے تن کر کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی بندوقیں لبابہ اور اس کے گاڑی پر تان لیں جس میں لبابہ کا باپ بھی بیٹھا تھا۔۔۔

خبردار میرے باپ کو کچھ کہا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا تم لوگوں کو اتنا برا حال کروں گی کہ کسی کو شکل دکھانے کے لائق بھی نہیں رہو گے لبابہ نے اج عام سے کپڑے پہنے تھے اور وہ اپنی بندوق بھی گھر میں بھول ائی تھی جس کی وجہ سے وہ زیادہ پریشان ہو رہی تھی لیکن وہ ان کے سامنے کنفیوز نہیں ہونا چاہتی تھی ان کے سامنے اپنے اپ کو کمزور ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے وہ بنا ڈرے ان سے بات کر رہی تھی۔۔۔

جیسے تمہاری مرضی لڑکی ہم نے تو تمہیں موقع دیا تھا تم اپنی جان بچا کر اپنے باپ کی لاش ہمارے حوالے کر دو تاکہ ہم اپنے باس کو جا کے دکھا سکیں پھر تمہارے باپ کی لاش تمہارے گھر کے سامنے ہی پھینک جائیں گے اپنے باپ کے بارے میں ایسی گھٹیا اور خطرناک باتیں سنتے لبابہ نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں تم لوگوں کی تو میں اس سے پہلے کہ لبابہ اگے بڑھتی ایک سرسراتی

ہوئی گولی لبابہ کے پاس سے گزرتی سامنے والے ادمی کے دماغ کے بیچ و بیچ لگی تھی اور وہ ادمی دھڑام سے نیچے گرا تھا لبابہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی کہ اس کے پیچھے گولی چلانے والا کون ہے لیکن جب اس نے پیچھے دیکھا تو راج اپنے دونوں ہاتھوں میں بندوق تھامے ارہا تھا اور لبابہ کے دیکھنے سے ایک انکھ دباتا اگے ایا...

راج تم یہاں لبابہ کو اج پھر سے حیرت کا جھٹکا لگا تھا وہ پھر سے اس کی جان بچانے کے لیے اگیا تھا۔۔۔"""

جہاں جہاں میڈم وہاں وہاں میڈم کا راج اپن کا بس ایک ہی کام ہے اپنی میڈم کو بچانا اور اپنے ہونے والے سسر کو بھی ایک انکھ ونک کرتا ہوا جان بوجھ کر لبابہ سے بولا لبابہ نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے راج کو دیکھا تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا اس خطرناک سچویشن میں بھی تمہیں مذاق سوج رہا ہے لبابہ نے گھور کر راج کو دیکھا۔۔۔"""

ان خطرناک سچویشن سے لڑتے لڑتے تو اپن اتنا بڑا ہوا ہے اس لیے اپن نہیں ڈرتا میڈم اپ ان کی فکر نہ کرو اس سے پہلے کہ راج کچھ بولتا سامنے والے ادمیوں کی اواز راج کو سنائی دی۔۔۔"""

اے شانے اب تو کون ہے ہٹ پیچھے سے ہمیں اپنا کام کرنے دیں ایک ادمی اب راج پر بندوق تانے راج سے بولنے لگا تو راج نے نفی میں سر ہلایا تم لوگوں کو اگر اپنی زندگی پیاری نہیں ہے نا تو پھر یہاں پر کھڑے رہو اگر پیاری ہے تو یہاں سے رف و چکر ہو جاو ورنہ اپن کی گولی کا نشانہ تم لوگوں کے اس طرح کے دماغوں کے بیچو بیچ لگے گا نا تم لوگوں کے جو دماغ کا حناس بڑا ہے نا وہ گر کر باہر ا جائے گا راج ارام سکون سے سامنے والوں کو دھمکی دینے لگا وہ اتنے زیادہ لوگ دیکھ کر بھی خوفزدہ نہیں ہوا تھا جبکہ اب اکرم صاحب بھی گاڑی سے باہر نکل کر ساری سچویشن سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔"""

لبابہ اپ کیوں باہر نکلیں اندر جا کر بیٹھیں لبابہ اکرم صاحب کو باہر نکلتے دیکھ جلدی سے اکرم صاحب کے پاس جا کر انہیں کہنے لگی۔۔۔۔"""

بیٹا یہ کیا ہو رہا ہے کون ہے یہ لوگ اس سے پہلے کہ اکرم کچھ اور بولتے ایک گولی سر سراتی ہوئی اکرم صاحب کے کندھے کو چھوئی تھی خون کا فوارہ اکرم صاحب کے کندھے سے نکلا تھا اور پھر وہاں گولیوں کی برسات ہوتی سامنے کھڑے دس سے 12 لوگوں کی دجیاں اڑا دی گئی تھیں۔۔۔۔"""

بابا۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔اکرم صاحب کراہ کر نیچے بیٹھے تو لبابہ بھی انہیں پکڑتے ہوئے نیچے بیٹھی بابا اپ کو کہا بھی تھا اندر بیٹھے اپ ٹھیک تو ہے نا اکرم صاحب نے ہلکا سا ہاں میں سر ہلایا گولی بس چھو کر ہی گزری ہے جبکہ ان سارے ادمیوں کو مار کر راج لبابہ کی جانب ایا میڈم کیا ہوا اب کے بابا ٹھیک تو ہے ناراج پریشان ہوتا ہوا اکرم صاحب کو دیکھنے لگا۔۔۔۔"""

نظر نہیں ارہا گولی لگی ہے جلدی سے گاڑی میں بٹھاو ہاسپٹل لے کے جانا ہے لبابہ نے تھوڑا غصے سے کہا تو راج نے اکرم صاحب کو اٹھایا اور گاڑی میں بٹھایا اور انہیں ہاسپٹل لے کر چلے گئے 10 منٹ کے اندر اندر وہ لوگ ہاسپٹل میں موجود پیچھے سڑک پر 12 لوگوں کی لاشیں گاڑیوں کے پاس ہی پڑی تھی وہ ضمار راجپوت تھا جو کسی سے بھی خوفزدہ نہیں ہوتا تھا موت سامنے بھی کھڑی ہو تو وہ موت کو بھی اپنے اپ سے خوفزدہ کرنے کی طاقت رکھتا تھا تو پھر یہ سامنے کھڑے 12 لوگ ضمار کے سامنے کچھ بھی نہیں تھی وہ لوگ اب ضمار راجپوت کو جانتے نہیں تھے کہ یہ کس موت کا نام ہے اب ان 12 لوگوں کی لاشیں چیل کووں کے کھانے کے کام انی تھی۔۔۔۔۔"""

"""----------

اج بھی لاؤنج میں دل اور طہام بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے اور ساتھ میں کچھ کھا پی رہے تھے تانیہ اتے جاتے ان لوگوں کو اگنور ہی کر رہی تھی وہ اج ان کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی جبکہ امنہ بیگم کو نا ہی تانیہ نے کچھ بتایا تھا اور نہ ہی طہام نے امنہ بیگم کچھ اج کل بیمار رہنے لگے تھے جس کی وجہ سے وہ زیادہ تر کمرے میں ہی رہتی تھی اور ساحل کا دھیان رکھتی تھی۔۔۔۔"""

ابھی بھی دل اور طہام بیٹھے تھے اچانک سے کیف لاؤنج میں داخل ہوا وہ اج جلدی ہی گھر واپس اگیا تھا جب اس نے دل اور طہام کو دوبارہ سے لانچ میں دیکھا تو ان کے پاس اکر کھڑا ہو گیا لیکن جیسے ہی طہام نے اپنے بھائی کو دیکھا اس نے ایک نظر دل کو دیکھا اور اٹھ کر جانا چاہا کیف نے طہام کا بازو پکڑ لیا۔۔۔۔"""

کیا ہوا طہام میں ایا ہوں تم اٹھ کر کیوں جا رہے ہو کمرے میں جب کہ طہام نے اپنا بازو کیف کے ہاتھوں سے چھڑوایا کیونکہ بھائی اپ کو پسند نہیں شاید کہ میں اپ کی بیوی کے پاس بیٹھوں یا اس سے باتیں کروں فکر نہ کریں جب بھی اپ یہاں پر ہوں گے میں اپ کی بیوی کے پاس نہیں بیٹھوں گا بعد میں اپ کی بیوی میرے پاس اجاتی ہے تو میں اسے منع نہیں کر سکتا کیونکہ میری دوست ہے اور دوستوں میں سب کچھ شیر ہوتا ہے اور ہم ساتھ میں کھیلتے بھی ہیں یہ کہتے ہوئے طہام کمرے میں چلا گیا تو کیف کو کل کے رویے کی وجہ سے طہام کے سامنے شرمندگی ہوئی جبکہ کیف اب دل کو دیکھنے لگا جو منہ بنائے کیف کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"""

اپ گندے بھائی ہیں نااپ نے طہام کو ناراض کر دیااور وہ ناراض ہو کر کمرے میں چلا گیامیں بھی اپ سے نہیں بولتی جائیں میرے دوست کواپ نے ناراض کر دیادل بھی وہاں ہی کھانا چھوڑے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جب کہ کیف منہ دیکھتا رہ گیا دونوں کا جواسے باتیں سناتے یہ جاوہ جاتواب میرا بھائی اور میری چھوٹی سی چار فٹی بیوی ناراض ہو گئی ہے اوران کو منانے کے لیے اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا یہ سوچتے ہوئے کیف پہلے تو کمرے میں گیا وہاں فریش ہو کر وہ کچن میں ایا۔۔۔""

کچن میں ایپرن پہنے وہ اب اپنے بھائی طہام اور اپنی چھوٹی سے چار فٹی بیوی کی پسند کا کھانا بنانے لگا تھا اس کا خیال تھا کہ وہ اس کی پسند کا کھانا بنا کر اپنے بھائی کو راضی کرے گا اس لیے اس نے سب سے پہلے طہام کے لیے پاستہ بنانا شروع کیا اور ساتھ میں اپنی چار فٹی بیوی اپنے دل کے لیے بریانی بنانا شروع کی کیف کے لیے مشکل نہیں تھا اسے کھانا بنانا بہت اچھے سے اتا تھا۔۔۔۔""

ابھی وہ کھانا بنا ہی رہا تھا بس حتم ہی ہونے والا تھا کہ تانیہ کچن میں داخل ہوئی ارے واہ لاہور کے ایس ایس پی اس وقت کچن میں کھانا بنا رہے ہیں لیکن کس لیے تانیہ وہاں سے پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے پانی پیتے ہوئے کیف سے کہنے لگی تو کیف نے مسکراتے ہوئے تانیہ کو دیکھا۔۔""

وہ کیا ہے نہ طہام میرے کل کے بیہیویئر کی وجہ سے ناراض ہیں تو میں نے سوچا کیوں نہ اس کے لیے اس کی پسند کا پاستہ بنایا جائے یہ سننے کی دیر تھی کہ تانیہ کا سیب کھاتا ہوا ہاتھ رکا تانیہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کیف کو دیکھا۔۔۔۔""

کیا یار کیف کبھی کبھی تم بچوں جیسی باتیں کرتے ہو وہ کہ طہام کوئی بچہ تو نہیں ہے اگر تم اسے سمجھاؤ گے تو وہی سمجھے گا نا اب وہ ناراض ہو کے بیٹھ جائے گا اور تم اسے مناتے پھرو گے تو پھر وہ کہے گا کہ یہ ٹھیک ہے یہ غلط ہے وہ صحیح اور غلط کی پہچان نہیں کر پائے گا تانیہ نے پھر سے کیف کے دن میں طہام کے لئے غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی۔۔۔""

نہیں تانیہ طہام ایسا نہیں ہے کل مجھے زیادہ ہی غصہ اگیا تھا جس کی وجہ سے میں نے طہام کو باتیں سنا دی اور طہام کے ساتھ ساتھ میری چار فٹی بیوی میرا دل بھی ناراض ہے نا اس کے لیے میں بریانی بنا رہا ہوں طہام کا تو سن کر تانیہ کو تھوڑا برا لگا لیکن دل کے بارے میں سنتے ہی تانیہ کے تن بدن میں اگ لگی تھی۔۔۔۔

تم زیادہ ہی نہیں سر چڑھا رہے اپنی بیوی کو وہ تمہاری باتیں ہی نہیں مانتی اور تم اس کے پیچھے پیچھے گھومتے رہتے ہو۔۔۔""

اس سے پہلے کہ کیف کچھ بولتا دل کچن میں داخل ہوتے ہوئے کیف کو دیکھنے لگی ہبی جان میں ناراض تھی اپ سے اور میں نے سوچا شاید اپ مجھے منانے ائیں گے لیکن اپ تو یہاں میک اپ والی اپی سے باتیں کرنے میں بزی ہیں دل ناراض ہوتے ہوئے اپنے چہرے کے مختلف ڈیزائن بناتے ہوئے کیف سے کہنے لگی۔۔۔""

کتنی دفعہ کہا ہے مجھے میک اپ والی اپی مت کہا کرو۔۔۔۔۔""

ہاں تو اپ میک اپ والی باجی ہو اتنا اس لیے اتنا سارا میک اپ لگاتی ہوں تو میک اپ والی باجی ہی کہوں گی نا اور ہبی جان اپ اپنی میک اپ والی باجی سے باتیں کریں میں جا رہی ہوں اس سے پہلے کہ دل ناراض ہو کر جاتی کیف نے جلدی سے دل کا ہاتھ پکڑا رکو تو سہی دل ناراض ہو کے کیوں جا رہی ہو دیکھو میں نے تمہارے لیے بریانی بنائی ہے جبکہ بریانی کا نام سنتے دل کے منہ میں پانی ایا اور انکھیں چمکی تھی سچی ہبی جان اپ نے بنائی ہے دل انکھیں پھاڑے کیف کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ہاں نا یہ دیکھو تم پکڑو اپنی بریانی اور یہ میں نے طہام کے لیے بنایا ہے پاستہ ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ تانیہ اپنے اپ کو اگنور محسوس کرتے پیر پٹختے ہوئے کمرے میں چلی گئی تانیہ کو کمرے میں جاتے دیکھ دل نے پھر سے کیف کو دیکھا وہ ہبی جان اپ نا اس میک اپ والی باجی سے دور ہی رہا کریں وہ بالکل بھی اچھی نہیں لگتی مجھے۔۔۔۔۔"

نہیں دل ایسے نہیں کہتے وہ تھوڑے دنوں کے لیے ہمارے گھر مہمان بن کے ائی ہے تو وہ چلی جائے گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں اپنی بریانی لے کر جا رہی ہوں یہ کہتے ہوئے دل بریانی لے کر جانے لگی تو کیف بھی پاستہ ڈالے پلیٹ میں طہام کے پاس چلا گیا اپنے کمرے میں کیف کو اتے دیکھتا طہام نے پھر سے اپنا دھیان ٹی وی کی جانب کر لیا۔۔۔""

لگتا ہے میرا بھائی بہت زیادہ ناراض ہے بھائی کو کمرے میں اتے ہوئے دیکھ کر پھر سے منہ موڑ لیا کیف طہام کے پاس جا کر بیٹھتے ہوئے کیف نے اس کے سامنے پاستہ رکھا اور اپنی پسند کا پاستہ وہ بھی اپنے بھائی کے ہاتھ کا دیکھ کر طہام للچائی نظروں سے پاستے کو دیکھنے لگا اگر کوئی مجھ سے راضی ہو گیا تو یہ پاستہ اسے مل جائے گا ورنہ میں کھا جاؤں گا اور دل اپنی پسند کی بریانی کھائے گی اس سے پہلے کے کیف وہ پاستے والے پلیٹ پھر سے اٹھاتا طہام نے پاستے کے پلیٹ پکڑی تھی۔۔۔۔۔

میں اتنا بھی ناراض نہیں ہوں کہ میں پاستہ چھوڑ دوں اور اج کے بعد اپ مجھ سے اور دل سے بدگمان نہیں ہوں گے میں کوئی چھوٹا بچہ تو نہیں ہوں جو میں اپنی بھابھی کے ساتھ کچھ ایسا ویسا کروں وہ میری دوست ہیں وہ میری بہنوں جیسی ہیں۔۔۔""

اچھا سوری نہ معاف کر دو۔۔۔""

او کے بھائی چلے اب سب کھاتے ہے سب وہ تینوں باتیں کرتے کرتے ساتھ ماموج مستی کرنے لگے۔۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 33 ❤□❤□

داید کی طبیعت کچھ دنوں سے خراب لگ رہی تھی اسے دو سے تین دن ہو گئے تھے تمنا خواب میں مل رہی تھی اور اسی وجہ سے داید بے حد پریشان تھا اسے سمجھ نہیں اتا تھا تمنا اسے خواب میں کیوں نظر اتی ہیں اس لیے یہی کہتے ہیں کہ جس انسان کے بارے میں ہم بہت زیادہ سوچتے ہیں وہی ہمارے خوابوں میں اتے ہیں داید اج کل کچھ زیادہ ہی تمنا کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے وہ روز اس کے خوابوں میں انے لگی اج اس نے اپنے دماغ کو تھوڑا فریش کرنے کے لیے شاپنگ کرنے کے بارے میں سوچا اس نے سوچا وہ اپنے لیے تھوڑی بہت شاپنگ کر لیں ابھی وہ مال سے نکلا ہی تھا کہ سامنے رش میں اسے تمنا جیسی لڑکی نظر ائی۔۔۔"""

تمنا۔۔۔۔داید حیرانگی سے اس رش میں سے جاتی ہوئی لڑکی کو دیکھنے لگا جس کے بال بالکل تمنا جیسے وہ 10 سال کی تھی جب تمنا اس سے دور ہوئی تھی اور داید کو تمنا کی انکھیں اور اس کے بال بہت پسند تھے جو کہ گھنگریالے سنہری کلر کے تھے اور اتفاق سے عرشیہ کے بال بھی گھنگریالے سنہری کلر کے تھے اس لیے تو وہ عرشیہ سے دور ہی رہتا تھا کہ اس کے بال اسے تمنا کی یاد دلواتے تھے اور ابھی بھی اس نے ایک لڑکی کے سیم ویسے ہی بال دیکھے جو لگ بھگ 13 سے 14 سال کی لڑکی تھی لیکن اس کا قد کھاٹ تھوڑا بڑا تھا اسے کے دماغ میں تمنا اتنی ہیوی ہو گئی تھی کہ اسے وہ تمنا ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔"

داید جلدی سے رش والی جگہ پر جاتا اس لڑکی کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن جاتے جاتے ہی وہ لڑکی غائب ہو گی۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ نہیں وہ میری تمنا ہی تھی میری تمنا زندہ ہے میری تمنا زندہ ہے داید پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ شاید اسے وہ لڑکی پھر سے نظر اجائے وہ کبھی ادھر جاتا تو کبھی ادھر جاتا لیکن وہ لڑکی تو ایسے غائب ہوئی تھی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔۔۔۔"""

کیا وہ میری تمنا ہی تھی اگر وہ میری تمنا تھی تو۔۔۔۔تو وہ زندہ ہے میں اسے ڈھونڈوں گا وہ میری تمنا ہی تھی اس کے بال سیم میری تمنا جیسے تھے۔۔۔۔تو تمنا جیسے بال تو عرشیہ کے بھی ہیں اس کے دل سے اواز ائی۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ لگ تمنا ہی رہی تھی کافی دیر ڈھونڈنے کے بعد وہ اپنے دماغ کو اس لڑکی سے ہٹا نہیں پا رہا تھا داید کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا وہ اپنا دماغ کیسے فریش کریں اسے اپنی طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اس کا دل بھو جل بھو جل سا ہو رہا تھا چکرا رہے تھے وہ ایسے ہی گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی چلانے لگا وہ چکراتے سر کے ساتھ ہی گاڑی چلا رہا تھا جب سامنے سے انے والے ٹرک کو وہ نہیں دیکھ سکا داید نے جلدی سے انکھیں بند کی اور بریک لگانے کی کوشش کی اور ٹرک والے نے بھی ٹرک کو مشکل سے سنبھالتے ہوئے گاڑی کے قریب سے گزر گیا داید کا سر سٹیر نگ پر لگا لیکن ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچ گیا داید گہرا سانس بھرتے ہوئے اپنے اپ کو پر سکون کرنا چاہا کیونکہ داید اپنے اپ کو پر سکون کر کے ہی گاڑی چلا سکتا تھا اسے گھر جانا تھا آج تو اسے تمنا کے زندہ ہونے کی امید دیکھائی دی تھی وہ کیسے اپنے آپ کو مرنے دے سکتا تھا داید نے تھوڑی دیر کے لیے تمنا کو اپنے ذہن سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے گاڑی ارام ارام سے چلائی اور گھر پہنچ گیا۔۔۔۔۔"""

"""""----------

راج اور لبابہ ابھی بھی ہاسپٹل میں کوریڈور میں بیٹھے تھے لبابہ مسلسل رو رہی تھی کیونکہ اکرم صاحب راستے میں ہی بے ہوش ہو گئے تھے اور ڈاکٹروں نے کہا تھا خون کافی بہہ چکا ہے راج لبابہ کے پاس ہی بیٹھا اسے تسلیاں دے رہا تھا کہ اس کے باپ کو کچھ نہیں ہو گا لیکن ایک بیٹی کو کب صبر اتا ہے۔۔۔۔

راج دعا کرو نا میرے بابا ٹھیک ہو جائیں میرا ان کے سوا ہے ہی کون اگر انہیں اللہ نہ کرے کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گی لبابہ روتے روتے راج کے سینے سے لگ گئی جبکہ اپنے سینے پر لبابا کے انسو محسوس کرتے راج کا دل ایک پل کو رکا تھا۔۔۔۔۔

راج نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے دھڑکتے دل کو سنبھالا اور گہرا سانس بڑھتے ہوئے لبابہ کے گرد اپنا حصار ڈال دیا اور اس سے حوصلہ دینے لگا اللہ پاک بہتر کریں گے میڈم اپن دعا کرے گا نا اور اپ یہ کیسے کہہ سکتی ہے میڈم کہ اپ کے پاس اپ کے پاپا کے علاوہ کوئی نہیں ہے میں تو ہوں نا اپ کے پاس میڈم کا اپن میں اپ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑ کر جاؤں گا لبابہ نے راج کی بات سنتے اس سے الگ ہوتے راج کی انکھوں میں دیکھا وہ راج کی بات سنتے بھی روتے ہوئے ہلکا سا مسکرائی راج تم بہت اچھے ہو تم نے میرا بہت ساتھ دیا ہے ان کچھ دنوں میں تم مجھے کبھی اکیلا چھوڑ کر مت جانا۔۔۔۔

نہیں میڈم اپن کبھی بھی اکیلا چھوڑ کر نہیں جائے گا راج لبابہ سے یہ وعدہ کرتے ہوئے اس کا دل ملامت کر تو رہا تھا لیکن ابھی وہ فی الحال اس کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا راج کی بات سن کر لبابہ کے دل کو حوصلہ ہوا کب راج نے اس کے دل میں ڈیرا ڈال دیا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی ڈاکٹر ان کے پاس ایا راج جلدی سے ڈاکٹر کے پاس گیا۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر میری میڈم کے بابا کا کیا حال ہے راج ڈاکٹر سے پوچھنے لگا۔۔۔

ان کے بابا ٹھیک ہیں اللہ کا شکر ہے خطرے سے باہر ہے بس گولی ان کے کندھے پر لگی تھی اور ابھی ان کو پٹی وغیرہ کر دی ہے تھوڑی دیر میں ہوش اجائے گا تو پھر اپ ان کو گھر لے کر جا سکتے ہیں ڈاکٹر یہ کہتے ہوئے چلا گیا۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا میڈم کہ اپ کے بابا ٹھیک ہو جائیں گے راج لبابہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہنے لگا تو لبابہ بھی راج کی طرف دیکھ کر مسکرائی کوئی دو گھنٹے بعد اکرم صاحب کو ہوش ایا۔۔۔۔

لبابہ اپنے باپ سے ملنے کے لیے اندر گئی اکرم صاحب لبابہ کو دیکھ کر خوش ہوئے کہ ان کی بیٹی کو کچھ نہیں ہوا راج باہر ہی بیٹھا تھا لبابہ نے ڈسچارج پیپر بنوائے اور اکرم صاحب کو ڈسچارج وغیرہ کر کے وہ لوگ لے گئے راج نے ہی لبابہ اور اکرم کو ان کے گھر ڈراپ دیا تھا اکرم صاحب تھوڑی بہت ہی بات کر رہے تھے لبابہ نے راج کو گھر کے اندر انے کے لیے کہا لیکن وہ معذرت کرتا ہوا چلا گیا کہ اس کے گھر میں اس کا دوست انتظار کر رہے ہوں گے پھر کبھی انکل سے ملاقات ہو گی یہ کہتے ہوئے راج چلا گیا اور لبابہ بھی اپنے باپ کو لے کر اندر چلی گئی اور جا کر اس انہیں کمرے میں لٹا دیا۔۔۔

بابا اپ کو کہا بھی تھا اب گاڑی سے باہر مت نکلیے گا اپ کیوں گاڑی سے باہر نکلے اپ کو کچھ ہو جاتا تو لبابہ پھر سے انسو بہاتی ہوئی اکرم صاحب کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

اکرم صاحب ہلکا سا مسکرائے ہوا تو کچھ نہیں نہ جب تک میری بیٹی میرے پاس ہے مجھے کچھ نہیں ہو سکتا کیوں پریشان ہوتی ہو میری بیٹی اکرم صاحب پیار سے لبابہ کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔

اللہ نہ کرے بابا اپ کو کچھ ہو ورنہ میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی اپ کے علاوہ میرا ہے ہی کون لبابہ سو سو کرتے پھر سے اکرم صاحب کے گلے لگ گئی۔۔۔

اب مجھے درد ہو رہی ہے تھوڑا سائیڈ پہ ہو جاؤ نا اکرم صاحب ہنستے ہوئے کہنے لگے تو لبابہ جلدی سے اکرم صاحب سے دور ہوئی۔۔۔۔

ہاں ہاں سوری سوری بابا آپ کو درد ہو رہی ہے نا اب اپ ریسٹ کریں میں اپ کے لیے سوپ بنا کر لاتی ہوں تو وہ پیپیں پھر میں اپ کو میڈیسن دیتی ہوں پھر اپ سو جایئے گا ٹھیک ہے۔۔۔۔

رہنے دو لبابہ مجھے بھوک نہیں ہے تم بھی تھکی ہوئی ہو ریسٹ کرو۔۔۔۔۔

نہیں بابا جب تک اپ کو میڈ سن نہیں دوں گی مجھے سکون نہیں اے گا یہ کہتے ہوئے لبابہ جلدی جلدی سے کچن میں گئی اور اکرم صاحب کے لیے سوپ بنانے لگی سوپ بناتا بناتے وہ مسلسل راج کے بارے میں سوچ رہی تھی اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ ا رہی تھی وہ جیسا بھی تھا لبابہ کو پسند ا رہا تھا اس نے ہمیشہ لبابہ کی مدد کی جب بھی وہ مشکل میں ہوئی راج نے اکر اسے مشکل میں بچایا تھا راج کو سوچتے سوچتے لبابہ سوپ تیار کر چکی تھی اکرم صاحب کے پاس گئی انہیں سوپ پلانے لگی اور ساتھ ساتھ وہ باتیں کرنے لگے اور سوپ جب ختم ہو گیا لبابہ نے اکرم صاحب کو میڈیسن دی اور انہیں ریسٹ کرنے کے لیے کہا اکرم صاحب بھی سر ہاں ہلاتے ہوئے لیٹ گئے لبابہ کمرے کی لائٹ بند کرتے ہوئے چلی گئی اور وہ بھی فریش ہوتے ہوئے لیٹ گئی سارے دن کی تھکی ہوئی تھی کچھ پریشان تھی رو رو کر اس کی انکھیں سوج گئی تھی تو جیسے ہی وہ لیٹے اسے نیند ا گئی اور وہ نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔۔۔۔

""""----------

داید گھر داخل ہوا اس کا سر بے انتہا چکرا رہا تھا جسم جیسے انگاروں پر جلس رہا تھا۔۔اپنا سر ہاتھوں میں تھامے لاونج میں نظر یے دورائی آنکھیں بامشکل کھولتے ہوئے سر جھٹکا وہ خود کو ہوش دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

سب کہاں گئے ہیں؟ سوچا کیونکہ بولنے کی ہمت نہیں تھی اس ذہن میں بار بار تمنا کا عکس ا رہا تھا جسے سوچ سوچ کر وہ پاگل ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔۔۔کچن سے اواز ائی مضبوط قدم اٹھاتے کچن میں داخل ہوا یہاں سنہرے بالوں والی لڑکی کھڑی تھی۔۔

تمنا! وہ زیر لب بڑڑایا اگر اس کے قریب کوئی کھڑا ہوا ہوتا تو بمشکل اس کا لفظ سن پاتا۔۔مضبوط اور بے اواز قدم اس نے اس لڑکی کی جانب بڑھائے اور پیچھے سے اسے اپنے حصار میں قید کر لیا۔۔عرشیہ کی انکھیں خطرناک حد تک پھیلی لیکن عطر کی خوشبو کو محسوس کر کے اسے اندازہ ہوا کہ اس کے پیچھے کھڑا شخص داید ہے لیکن وہ اس کے قریب کیوں ا رہا تھا ذہن میں سوال آیا۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا میری زندگی ہو تم اس کے کندھے پر پیشانی ٹکاتے ہوئے حسار مضبوط کیا۔عرشیہ پہلے تو خیران ہوئی کے داید اس سے اظہار محبت کر رہا ہے لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے یا شاید ہو کوئی خواب دیکھ رہی ہے

لیکن عرشیہ نے اس وقت داید کے لفظوں کو اپنی سوچوں کو جھٹکتے اسے انکھیں بند کیے اس کے لفظوں کو محسوس کر رہی تھی۔۔ دل کو راحت پہنچ رہی تھی پہلی بار داید اس سے ایسے بات کر رہا تھا عرشیہ بھی خاموش رہی۔۔۔۔۔"""

مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تمنا! اس کا مکمل جملہ سن کر مسکرائی تھی لیکن اخری لفظ سن کر عرشیہ کی انکھوں میں موٹے موٹے انسو جمع ہوئے وہ اسے تمنا سمجھ رہا تھا وہ اقرار محبت تمنا سے کر رہا تھا نہ کہ عرشیہ سے۔۔۔

تم سن رہی ہو نا تمنا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں عرشیہ جھٹکے سے اس کی طرف مری زار و قطار انسو بہاتے ہوئے اس کی انکھوں میں جھانکا۔۔۔

تم! داید جھٹکے سے اس سے دور ہوا اس کے وہم و گماں میں بھی نہ تھا کہ جسے وہ تمنا تصور کر رہا ہے وہ عرشیہ ہے اپنا چکراتا سر پکڑتے وہ دو قدم عرشیہ سے دور ہوا۔۔۔۔"""

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ غصے سے شانوں سے تھام کر دہارا تھا عرشیہ بے اواز روتے آہنی آنکھوں سے داید کو دیکھ رہی تھی وہ داید کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دے رہی تھی یا شاید اس سے دینے کی نہیں ہو رہا تھا وہ کچن میں اپنے لیے پاستہ بنانے ائی تھی اچانک اس کے حسار کو اور الفاظ کو محسوس کر کے اسے لگا کہ شاید وہ بھی اس سے محبت کرتا ہے لیکن وہ تو اظہار محبت تمنا سے کر رہا تھا۔۔۔ کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے اسے ہنوز خاموش رہتے دیکھ داید ایک مرتبہ پھر دہارا۔۔۔

ایک مردہ وجود سے محبت کر کے تمہیں کیا مل رہا ہے وہ نہیں ہے زندہ چھوڑ دو اس کی جان تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا ہے وہ چھوڑ کر جا چکی ہے تمہیں تن سمجھتے کیوں نہیں ہو تمنا بھی غصے سے چیختی داید سے کہنے لگی عرشیہ کے اندر کا لاوا بھی پھٹ پڑا تھا۔۔۔"""

اپنی بکواس بند کرو عرشیہ ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر ادا کیا اگر وہ عورت نہ ہوتی تو اس کا حشر بگاڑنے میں داید نے دیر نہیں لگانی تھی۔۔۔

کیوں بند کرو وہ مر چکی ہے ایک مرتا وجود سے تو محبت نبھا رہے ہو لیکن جو جیتی جاگتی لڑکی تم سے بے پناہ محبت کرتی ہے اس کی محبت کو اپنانے کی بجائے تم اسے دھتکار رہے ہو صرف ایک مری ہوئی لڑکی کے..... عرشیہ کی زبان تالو کے ساتھ چپک گئی جب داید کا ہاتھ اٹھا تھا لیکن خود پر قابو کرتے اس نے ہوا میں ہی روک لیا۔۔وہ ہر گز اتنا کم ظرف نہیں تھا کہ ایک عورت پر ہاتھ اٹھاتا لیکن اس کا روکتا ہاتھ بھی عرشیہ کا دل ٹکڑوں میں تقسیم کر گیا۔۔۔۔"""

کک۔۔۔ی۔۔۔کیا ہوا ہاتھ کیوں روک لیا ہے مار عرشیہ روتے ہوئے بولی تھی وہ اس لڑکی کے لیے ہاتھ اٹھا رہا تھا جو زندہ ہی نہیں تھی۔۔

میں تمنا کے علاوہ کسی اور لڑکی سے محبت نہیں کر سکتا وہ میری پہلی اور آخری محبت ہے یہ بات ذہن نشین کر لو عرشیہ خانزادی، دایدراجپوت کبھی کبھی کسی اور لڑکی کو اپنا نہیں بنا سکے گا۔۔۔

کیوں تم مجھے اپنا نہیں بنا سکتے میں تم سے بے انتہا محبت کرتی ہوں وہ لڑکی اب تمہارے پاس۔۔۔۔۔""عرشیہ نے پھر سے اپنی محبت کو اس انسان کے سامنے بیان کی شاہد وہ سمجھ جائے لیکن۔۔۔۔۔""

خاموش ہو جاؤ عریشہ میری تربیت مجھے اجازت نہیں دے رہی کہ میں غلط الفاظ استعمال کروں دایدنے اسے شانوں سے تھام کر دور جھٹکتے ہوئے تلملاتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چل پڑا کمرے میں جاتے ہوئے اسے ضمار نظر آیا عرشیہ کو اپنے کندھے بے انتخاب گرم محسوس ہوئے جیسے دایدکے وجود سے اگ نکل رہی تھی۔۔

تم کیوں اس کے لیے مجھے دھتکار رہے ہو۔جو ہم سے بے انتہا محبت کرتا ہو ہمیں کبھی اسے نہیں دھتکارنا چاہیے دایدکی پشت کو دیکھتے ہوئے عرشیہ بولی

وہ اسے تکلیف میں مبتلا کر گیا تھا۔جس سے نکلنا عرشیہ کے لیے بے انتہا مشکل تھا۔۔

تم جتنی مرضی اس تمنا سے محبت کرو اور مجھ سے نفرت لیکن میں کبھی تم سے محبت کرنا بند نہیں کروں گی ایک دن میری محبت تمہیں مجبور کر دے گی مجھ سے محبت کرنے کے لیے۔۔عرشیہ نے ہمت کرتے ہیں اپنے انسو پونچھے لیکن وہ پھر سے بہنے لگے انسو پر کسی کا قابو نہیں ہوتا۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف پولیس اسٹیشن سے واپس ارہا تھا تو اسے راستے میں پھر سے ایک ٹیڈی بیئر بیچنے والے کی شاپ نظر آئی اسے بے ساختہ ہی اپنی چھوٹی سی چار فٹی بیوی یاد آئی کہ اس کی چار فٹی بیوی کو ٹیڈی بیئر کتنے پسند ہیں اس نے اپنی گاڑی اس شاپ کی طرف موڑی اور وہاں سے پیارا سا سفید کلر کا ٹیڈی بیئر خریدا اور گھر کی جانب چلا گیا گھر میں داخل ہوتے ہی تانیہ لاونج میں بیٹھی ہوئی دکھائی تھی دل بھی سکول سے واپس اچکی تھی اب کبھی کبھی طہام دل کو لینے چلا جاتا تو کبھی کبھی دل ڈرائیور کے ساتھ اجایا کرتی تھی کیف کو بہت سارے کام ہوتے تھے کبھی وہ مشن پہ گیا ہوتا تو کبھی کسی کیس کے سلسلے میں تو دل کے معاملے میں وہ ڈرائیور اور طہام پر یقین کرتا

تھا کیف کی گاڑی رکتے دیکھ دل بھی کمرے سے بھاگتی ہوئی نیچے ائی تانیہ لاونج میں ہی بیٹھی جب اس نے کیف کے ہاتھوں میں ایک پیارا سا سفید کلر کا ٹیڈی بیئر دیکھا تو تانیہ بے حد خوش ہوئی۔۔۔۔۔۔"""

واؤ کیف کتنا پیارا ٹیڈی بیر ہے تم مجھے دے دو یہ ٹیڈی بیئر اس سے پہلے کہ تانیہ خوش ہوتے ہوئے کیف کے ہاتھوں سے ٹیڈی بیئر لیتی دل پیچھے سے اتی ہوئی تانیہ کو دھکہ دیتے ہوئے کیف سے وہ ٹیڈی بیئر لے چکی تھی دل کے دھکہ دینے سے تانیہ دو قدم پیچھے ہوئی اور غصے سے دل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔"""

میک اپ والی باجی یہ ٹیڈی بیئر میرے ہی جان میرے لیے لے کراتے ہیں اپ کے لیے نہیں لے کراتے میرے ہی جان کو پتہ ہے مجھے ٹیڈی بیر کتنے پسند ہیں دل ٹیڈی بیئر کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے تانیہ کو مزید اگ لگا گیا تانیہ سے اب یہ دل برداشت سے باہر تھی۔۔۔۔

کیف تم نے دیکھا تمہاری بیوی نے کیسے مجھے دھکا دیا تانیہ نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بیچتے ہوئے کیف سے شکایت کی۔۔۔۔۔

دل ایسے نہیں کرتے تم سے بڑی ہیں اور تم ائندہ میک اپ والی باجی نہیں کہو گی وہ تمہارے تانیہ آپی ہیں ٹھیک ہے نا کیف نے دل کو ڈانٹا لیکن دل کے ٹیڈی بیئر اتنی خوش تھی کہ وہ جلدی سے سر ہلا دی۔۔۔۔"""

سوری تانیہ آپی لیکن یہ ٹیڈی بیئر ہی جان میرے لیے لے کرائے ہیں تو یہ اپ کو نہیں مل سکتا۔۔۔۔

کیف اگر تم اپنی بیوی کے لیے ٹیڈی لا سکتے ہو تو میرے لیے بھی تو لا سکتے تھے نا تانیہ دل کے سامنے کیف سے لاڈ پیار کرنے کے چکر میں تھی جسے دیکھتے دل نے گھور کر تانیہ کو دیکھا ہی جان اپ کو پتہ ہے اس گھر میں ٹیڈی بیئر صرف مجھے پسند ہے تو اس گھر میں جب بھی ٹیڈی بھی آئے گا وہ میرے لیے ائے گا کسی اور کے لیے نہیں اگر کسی اور کے لیے ایا تو میں اپ سے ناراض ہو جاؤں گی دل یہ کہتے ہوئے پیر پٹکتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی جب کہ تانیہ منہ کھولے دل کو دیکھ رہی تھی جواب کیف کو دھمکی دے کر اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔۔"""

تم نے زیادہ ہی نہیں سر چڑھا لیا ہوا کیف دل کو جب چاہے تمہیں دھمکی دے کر چلی جاتی ہے۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے تانیہ وہ چھوٹی ہے بھی پیار سے لاڑ سے اسے سمجھاؤں گا تو وہ سمجھ جائے گی اور تمہارے لیے بھی میں لے اؤں گا تم فکر مت کرو اب تم کمرے میں جا رہے ہو تھوڑا ٹائم میرے ساتھ بھی سپینڈ کر لیا کرو صرف ہر ٹائم جاب جاب اور جاب سے

اتے ہیں تم اپنی بیوی کے کمرے میں چلے جاتے ہو میں تمہارے لیے ہی ائی ہوں کسی اور کے لیے تو نہیں ائی تانیہ نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب تمہارے ساتھ ٹائم سپینڈ کرتا ہوں ایسا کرو اچھی سی کافی بناؤ میں فریش ہو کر اتا ہوں پھر ہم ساتھ میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں ٹھیک ہے میں تمہارے لیے اچھی سی اور اپنے لئے اچھی سی کافی بناتی ہوں یہ سنتے کیف اپنے کمرے میں چلا گیا اور تانیہ خوش ہوتے ہوئے کچن میں چلی گئی کہ ابھی وہ کیف کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرے گی۔۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی ضمار گھر میں داخل ہوا اسے دائد کچن میں سے نکلتا ہوا دکھائی دیا ایک نظر اس نے کچن میں دیکھا جہاں عرشیہ کھڑی رو رہی تھی اور دائد بھی لڑکھراتا ہوا اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا ایک ایک پل کو تو ضمار کو لگا جیسے دائد نے شراب پی رکھی ہو لیکن اسے دائد کا سرخ چہرہ دیکھ کر کچھ اور ہی بات بتا رہا تھا دائد ضمار کو اگنور کیے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

دائد کمرے داخل ہوتے ہیں اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا وہ کیسے اتنی بڑی غلطی کر گیا تھا وہ تمنا سے محبت کرتا تھا پھر کیسے انجانے میں وہ عرشیہ کو اپنے حصال میں لے لے گیا کیسے اس سے تمنا تصور کر لیا وہ تو تمنا کے لمس کو اچھی طرح جانتا تھا اس کی خوشبو کو پہچانتا تھا پھر وہ کیسے اس کی خوشبو بھول گیا اور عرشیہ کو اپنے حصار میں لیے اظہار محبت کرنے لگا۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو تم دائد راجپوت ! اپنا سر تھامتے ہوئے بیٹھ کر گرنے والے انداز میں بیٹھا اس کا چہرہ بے پناہ سرخ تھا۔۔۔

جب ضمار بھی دائد کے پیچھے پیچھے اس کے کمرے میں گیا تو دائد بیڈ پر بیٹھا سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

دائد۔۔۔۔ ضمار نے دائد کو پکارا تو دائد نے اپنا سر اٹھا کر ضمار کو دیکھا ضمار دائد کی سرخ انکھوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا اس نے کبھی بھی دائد کی یہ والی حالت نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے دائد تم ٹھیک تو ہو نا ضمار جلدی سے اپنے دوست کے پاس گیا اسے اپنے دوست کے لیے ٹینشن ہونے لگی تھی۔۔۔

ضمار۔۔۔۔ تمنا کی ک۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ چلی گی مجھے چھوڑ کر اسے پتہ تھا نا اس کا دائی اس سے کتنا پیار کرتا ہے اور تمہیں پتہ ہے اج میں نے تمنا کو دیکھا۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ وہ تمنا ہی تھی اس کے بال اس کے سنہری بال مجھے نظر ائے تھے ہاں وہ وہی تھی لیکن میں نے اسے بہت ڈھونڈا وہ چلی گئی مجھے پھر سے چھوڑ کر وہ اتنے سالوں بعد مجھے ملی تھی وہ مجھے پھر سے چھوڑ کر چلی گئی دائد روتے ہوئے ضمار سے کہنے لگا اس نے تمنا کے جانے کے بعد دائد کو پہلی مرتبہ اس طرح روتے ہوئے دیکھا تھا ورنہ دائد اپنے اندر کس

طرح تمنا کی دوری کو ضبط کیے بیٹھا تھا اج ضمار کو احساس ہو رہا تھا اسے لگا شاید وہ اس کا بھائی ہے تو شاید اسے ہی تمنا کے جانے کا دکھ ہے لیکن اج وہ داید کا دکھ بھی دیکھ رہا تھا اسے داید کے لیے بہت برا لگ رہا تھا۔۔۔

دایدان ظالموں نے ہماری تمنا کو مارا تھا تم بھول گئے ہو ہماری انکھوں کے سامنے بلاسٹ ہوا تھا اور تمنا کا وہ لاکٹ تمنا کا وہ بریسلٹ جو تم نے اسے دیا تھا وہ بھی توڑک کے پاس ہی پڑھا تھا۔۔۔

ہاں اس کیف اور لبابہ نے میری تمنا کو میری انکھوں کے سامنے مارا تھا میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا لیکن اس دل کا کیا کروں جو تین سالوں بعد بھی تمنا کو نہیں بھول پایا ہے ضمار داید اپنا ضبط کھوتے ہوئے ضمار کے سینے سے لگ گیا ضمار کو اپنے دوست کے لیے بہت برا لگ رہا تھا اس نے داید کو ہاتھ لگایا تو ضمار کو ایسا لگا جیسے گرم چیز کو ہاتھ لگا لیا ہو۔۔۔۔۔"""

داید کو سخت بخار ہو رہا تھا داید تمہیں تو اتنا تیز بخار ہو رہا ہے ت۔۔۔ مم۔۔۔ تم ٹھیک نہیں ہو تمہیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے ضمار نے داید کو اپنے سے الگ کیا اور اسے اٹھاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔

نہیں ضمار مجھے کہیں نہیں جانا بس میں سو جاؤں گا تو مجھے ارام اجائے گا مجھے کہیں نہیں جانا تم جاؤ۔۔۔ داید اس لیے تو میں کہتا ہوں کہ تم عرشیہ سے شادی کا لو تاکہ تمہاری دل و دماغ سے تمنا۔۔۔۔۔

پلیز پلیز ضمار میرے سامنے عرشیہ کا نام مت لو وہ وہی ہے ج۔۔۔ سس۔۔۔ جس کی وجہ سے مجھے تمنا یاد اتی ہے اس کے بعد اس کے بالوں کے وجہ سے آج میں عرشیہ کے قریب گیا ہوں مجھے اپنے اپ سے نفرت محسوس ہو رہی میں میں عرشیہ کے قریب کیسے جا سکتا ہوں میرے سامنے عرشیہ کا ذکر مت کرو پلیز جاؤ ضمار یہاں سے۔۔۔۔"""

لیکن تمہیں میڈ سن۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں کھانا جاؤ داید نے غصے سے ضمار کے سامنے بولا تھا ضمار بھی اسے اکیلا چھوڑنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا داید اکیلا رہے گا تو خود کو پر سکون کرتے ہوئے خود ہی ٹھیک ہو جائے گا لیکن وہ ابھی کچھ کھلائے بغیر نہیں جا سکتا تھا وہ اسے لٹا کر کچن میں گیا جہاں عرشیہ نہیں تھی لیکن اس کے بنائے ہوئے سوپ وہاں ہی بڑا پڑا ٹھنڈا ہو رہا تھا جب ضمار نے گہرا سانس بھرتے ہوئے عرشیہ کے بارے میں بھی سوچا لیکن ابھی اسے ابھی سوپ پلانا تھا میڈیسن دے کر ارام کرانا تھا اس کے بعد اس نے عرشیہ کے پاس جانے کا سوچا اسے تھوڑا سا سوپ باول میں ڈالا اور کمرے میں لے گیا اور داید کو زبردستی پلانے لگا سوپ ختم کر کے اس نے دائد کو میڈیسن دی اور اسے لیٹنے کا کہا داید بھی سخت بخار کی وجہ سے اسے غنودگی ہو رہی تھی اسی لیے وہ بھی لیٹ کر انکھیں بند کر گیا۔۔۔۔"""

Kaif E dil

Writer mahi shah

Episode 34 ❤□ ❤□

ضمار کچن میں برتن رکھتے ہوئے وہ عرشیہ کے کمرے میں گیا جہاں عرشیہ انسو بہاتی بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔""

عرشیہ ضمار نے عرشیہ کو پکارا عرشیہ نے جلدی سے اپنے انسو صاف کیے۔۔۔۔۔کیا ہوا ہے عرشیہ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔

کوئی کچھ نہیں۔۔۔کچھ نہیں ضمار وہ بس ایسے ہی۔۔۔۔۔نہیں عرشیہ کچھ تو ہوا ہے دایدنے تمہیں کچھ کہا ہے کیا ضمار کے زبان سے دایدکا نام سنتے عرشیہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔میں کیا کروں ضمار مجھے بتاؤ میں کیا کروں میں اپنے اس دل کا کیا کروں جس کی ہر سانس دایدکا نام لیتی ہیں لیکن دایدتمنا کو بھول ہی نہیں پاتا وہ کیوں نہیں ایکسیپٹ کر لیتا کہ تمنا اب اس دنیا میں نہیں رہی ہے کیوں وہ میرے پیار کو نہیں سمجھ پاتا ہے ضمار میں تو اس سے پیار کرتی ہوں اور کئی دفعہ اس سے پیار کا اظہار بھی کر چکی ہوں لیکن ہر دفعہ وہ مجھے دھتکار دیتا ہے کیوں کیوں میرے دل کو بھی دکھ ہوتا ہے ضمار کیوں وہ میرے ساتھ ایسا کیوں کرتا ہے کیوں اسے میرا پیار نظر نہیں آتا چیخ چیخ کر اسے بولوں کہ میں اس سے پیار کرتی ہوں اسے میری انکھوں میں اپنے لیے پیار نہیں نظر آتا۔۔۔۔۔۔۔""

ضمار کو اب دایدکے ساتھ ساتھ عرشیہ پر بھی ترس ارہا تھا وہ ان دونوں کا کیا کرتا ایک طرف دایدتھا جو اس کے بچپن کا دوست تھا اور ایک طرف عرشیہ جو اسے سب سے زیادہ عزیز تھی جس کے باپ کی وجہ سے وہ اس مقام تک پہنچا تھا اور اس کا باپ عرشیہ کی ذمہ داری اسے دے کر گیا تھا اور ضمار کبھی بھی اپنی ذمہ داری سے منہ نہیں موڑتا اس نے ہمیشہ عرشیہ کو اپنی دوست اپنی بہن جیسا سمجھا تھا۔۔۔۔۔۔

عرشیہ تم دایدسے پیار کرتی ہو نا۔۔۔

ہاں۔۔۔میں بہت پیار کرتی ہوں ضمار بہت زیادہ اتنا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے ہو ضمار نے عرشیہ کی جانب دیکھا اور عرشیہ نے ضمار کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم ابھی لیٹ جاؤ ضمار نے امید کو دیکھا جو سوئی ہوئی تھی وہ اتنی معصوم لگ رہی تھی سوتے ہوئے کہ زمار کو بے ساختہ اس پر پیار ایا وہ جلدی سے اٹھ کر بیڈ کی دوسری سائیڈ پر گیا اور امید کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور اپنے دانت وہ امید کے گولو مولو سے گال پر کاٹ گیا جس سے امید کے گال پر دانتوں کے نشان بن گئے۔۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو ضمار اٹھ جائے گی وہ پہلے ہی وہ مشکل سے سوئی ہے۔۔۔۔۔۔

کیا کروں مجھے اس پر اتنا پیار اتا ہے دل کرتا ہے اسے کھا جاؤں کیوں ہے یہ اتنی پیاری ضمار کو امید پر بے حد پیار ا رہا تھا۔۔۔

تم بھول رہے ہو تم اسے کڈنیپ کر کے لائے تھے کہ بدلے کے لیے عرشیہ اپنے انسو صاف کرتے ہوئے امید کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی یہ لڑکی ہی سب کی مسکراہٹ کی وجہ تھی عرشیہ جو تھوڑے دیر پہلے رو رہی تھی اب امید وہ دیکھ کر مسکرا رہی تھی وہ تھی ہی اتنی معصوم اور پیاری۔۔۔۔۔

اسے میں بدلے کی لیے اٹھا کر لایا تھا عرشیہ لیکن یہ ضمار کے دل میں رہتی ہے اس سے میرے دل سے کوئی بھی نہیں نکال سکتا۔۔۔۔

لیکن جب مجھے دیکھ کر روتی ہے نا مجھے بڑا غصہ اتا ہے پتا نہیں کیوں مجھے دیکھ کر یہ رونے لگ جاتی ہیں اس کا سہی میں نے نام رکھا ہے باجا کہیں کا اس کا باجا کبھی بند نہیں ہوتا اب تو یہ پانچ مہینے کی ہو گئی ہے لیکن پھر بھی ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں لگائے رکھتی ہیں ضمار ہلکا سا مسکراتے ہوئے امید کی شکایتیں عرشیہ سے لگا رہا تھا۔۔۔

ہاں جب یہ بڑی ہو گی نا تو پھر تم اسی رونے کو نا یاد کرو گے دیکھنا کہ چھوٹی ہوتی تھی تو کتنا رویا کرتی تھی۔۔۔۔

اب تو جب یہ روتی ہیں نا میں ویڈیو بنا لیتا ہوں تاکہ جب یہ بڑی ہو گی نا تو اسے میں دکھاؤں گا کہ تم مجھے دیکھ کر کتنا رویا کرتی تھی۔۔۔۔

دیکھنا ہماری امید جلدی سے بڑی ہو گی نا پھر اس کے لیے پیارا سا راج کمار بھی ائے گا ہماری شہزادی کے لیے جو جس کے ساتھ اس کی شادی ہو گی عرشیہ ابھی سے ہی اپنی بیٹی کے لیے راج کمار کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔

نہیں عرشیہ سوچنا بھی مت میں کبھی امید کو اپنے سے الگ کروں گا کبھی نہیں میں اسے کبھی اپنے سے دور نہیں جانے دوں گا یہ میری میری شہزادی ہے میری تمنا کی طرح میری شہزادی یہ اسے میں اپنے آپ سے دور نہیں جانے دوں گا اس کے دور جانے سے ہی ضمار کے دل کو کچھ ہوا تھا انکھوں میں بے اختیار ہی انسو ائے تھے۔۔۔۔

کیاہو گیاہے ضمارابھی وہ بہت چھوٹی میں نے بس ایسے ہی بات کہہ دی عرشیہ کی بات سنتے ضمار سرہاں میں ہلاتے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے ضمار پھر سے امید کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے چلا گیا عرشیہ نے بھی گہرا سانس بڑھتے ہوئے امید کو پیار کرتے کرتے اس کے ساتھ لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن دل کو چھٹی تھی اور وہ اج خوش تھی اسے سکول نہیں جانا پڑنا تھا کیف تو صبح صبح ہی دل کو ناشتہ کروا کر پولیس اسٹیشن جا چکا تھا ابھی دن کے بارہ بج رہے تھے لاونج میں آمنہ ساحل کو کیے بیٹھی تھی تانیہ بیزاری سے بیٹھی اپنا موبائل یوز کر رہی تھی طہام بیٹھا کر کام کر رہا تھا کے اچانک سے طہام کے نمبر پر کیف کی کال آئی کے اسے دل سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"""

تانیہ نے میڈ کو کہا تھا چائے لانے کے لئے اور تانیہ نے بھی میڈ کو کہا کے وہ دل کو بلا لائے کیف کی کال آئی ہے میڈ پہلے چاہے دے کر وہ دل کو بلانے چلی گی تانیہ کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ وہی جانتی تھی۔۔۔"""

دوسری طرف دل بھی کیف کی کال کا سنتے جلدی سے ننگے پاؤں کی بھاگ کر آ گی وہ بھی بور ہو رہی تھی وہ بینا جوتا پہنے ہیں اپنے حب جان کی کال انے کے ایکسائٹمنٹ میں وہ جوتا پہننا ہی بھول گئی۔۔۔۔"""

یہ چائے بنائی ہے نوکرانی نے تانیہ نے چائے کا گھونٹ بڑھا لیکن اسے چائے پسند نہیں ائی اتنی کڑوی چائے دل کو اوپر سے بھاگتے ہوئے نیچے اتے دیکھ تانیہ نے وہی کپ نیچے زمین پر پھینکا میڈ امنہ اور طہام تو تانیہ کو ایسے کرتے دیکھ حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

دل جو بھاگتی ہوئی نیچے ائی تھی اس کے چائے گرانے کی وجہ سے گرم گرم چائے کی چھینٹے دل کے پاؤں پر گری تھیں اور شیشے کی ایک بڑی سی کرچی اس کے پاؤں میں چب گئی تھی دل کے چیخ لانچ میں گونجی دوسری طرف کیف بھی دل کی اواز سنتے ہیں طہام کو پکارنے لگا۔۔۔"""

دل کے پاؤں سے خون نکلنے لگا دل وہاں ہی زمین پر بیٹھی کراہنے لگی۔۔۔"""

خون۔۔۔خون۔۔۔۔خون۔۔۔۔دل کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے طہام دل کے پاؤں کے تلوے سے فرش پر بہتا خون دیکھ کر بدہواس ہوا تھا اور امنہ ہونکوں کی طرح کبھی روتے ہوئے دل کو دیکھ رہی تھی اور کبھی اس کے پاؤں کو جس نے نہ صرف تیزی

سے خون بہہ رہا تھا اس کے گرم گرم چائے گرنے کی وجہ سے وہ سرخ بھی ہو گیا تھا تانیہ خاموشی سے دل کی یہ حالت دیکھ کر اپنے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لا رہی تھی اس نے یہ سب جان بوجھ کر ہی تو کیا تھا۔۔۔""

کیا کیا ہوا ہے طہام کیا ہوا ہے دل کو۔۔۔""

ببب۔۔ھھ۔۔بھائی بھائی دل کا پاؤں جل گیا ہے اس کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے طہام اٹکتے ہوئے کیف کو کہنے لگا کیف کا یہ سننا تھا کہ وہ جلدی سے پولیس اسٹیشن سے کسی کو بتائے بنا ہی اپنی گاڑی میں بیٹھا ہو گھر کی جاب روانہ ہوا اس نے پورے راستے کال بند نہیں کی تھی اسے کال میں ہی اپنے دل کی اوازیں ارہی تھی وہ اونچا اونچا رو کر اپنے ہی جان کو ہی پکار رہی تھی طہام دل کے پاس گیا اور اس کے پاؤں سے خون روکنے کی کوشش کرتے ہوئے اس پر کپڑا باندھنے لگا لیکن وہ کانچ کا ٹکڑا دل کے پاؤں کے اندر تھا وہ کسی سے نکلوا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔""

سکینہ جلدی سے وہ فرسٹ اینڈ باکس لے کر اوا منہ کو دل پر ترس ایا جب اس نے میڈ کو لانے کے لیے کہا میڈ بھی جلدی سے سر ہلاتے ہوئے بکھلاتے ہوئے کیف کے کمرے میں گی فرسٹ باکس لے آئی کیف بھی تب تک اچکا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے دل کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نا کیف جلدی سے دل کے پاس اتے ہوئے اس کا پاؤں پکڑتے ہوئے کہنے لگا دل تھوڑی دیر میں ہی رو رو کر اپنی انکھیں سوجا لی تھی کیف نے دل کا پاؤں دیکھا جہاں پر کانچ کا ٹکڑا پھسا ہوا تھا کیف نے دل کو زمین سے اٹھا کر صوفے پر بٹھایا اور خود اس کے قدموں پر بیٹھ گیا اور پھر سے کیف کو دل کے قریب دیکھ کر تانیہ کو بے حد غصہ آیا وہ جتنا اس دل کو تکلیف دیتی تھی اتنا ہی کیف اس کے قریب چلا جاتا تھا۔۔۔"""

میری جان میرے دل رونا نہیں ٹھیک ہے میں یہ کانچ نکالو گا تھوڑی سی درد ہو گی اس کے بعد تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔"

نہیں نہیں ہی جان مجھے بہت درد ہو گا مجھے نہیں نکلوانا دل گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

دل میری طرف دیکھو کیف نے دل کو اپنی طرف متوجہ کیا تو دل نے کیف کی جانب دیکھا تم اپنے ہی جان سے پیار کرتی ہو نا کیف دل کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو دل کیف کی انکھوں میں ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

جی ہی جان دل اپنے ہی جان سے بہت زیادہ پیار کرتی ہیں دل شوشو کرتے ہوئے اپنے بازو پھیلاتے ہوئے پیار سے کیف سے بولی جب پھر سے ایک چیخ دل کے منہ سے نکلی اور کانچ کا ٹکڑا دل کے پاؤں سے نکل چکا تھا بس اتنا سا کام تھا جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس لے کر اس نے دل کے پاؤں پر پٹی کی اور جہاں پر جلا تھا وہاں پر ہلکی سی کریم لگا دی۔۔۔۔۔

کس کی وجہ سے دل کو چوٹ لگی کس نے چائے گرائی تھی کیف اب سب کی طرف دیکھ رہا تھا جو سب ہونکوں کی طرح وہاں ہی کھڑے دیکھ رہے تھے۔۔۔

بھائی وہ تانیہ آپی نے چائے گرائی تھی کپ نیچے پھینکا تھا اور دل اوپر سے بھاگتے ہوئے ارہی تو اس کے پاؤں پر لگ گئی طہام نے جلدی سے تانیہ کا کارنامہ بتایا۔۔۔

تانیہ تمہارا دھیان کہاں ہوتا ہے تم دھیان سے بھی چائے پی سکتی تھی تم نے کپ ضرور گرانا تھا تمہیں پتہ تھا دل اوپر سے ارہی ہے پھر تمہارا دھیان کہاں تھا تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے میرے دل کو چوٹ لگ گئی ائندہ اس بات کا خیال رکھنا کیف نے اچھی خاصی تانیہ کی بے عزتی کی اور دل کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گیا پیچھے تانیہ اپنی اس چار فٹی لڑکی کی وجہ سے اپنی بے عزتی ہوتا دیکھ ضبط سے مٹھیاں بھیچ گئیں تانیہ نے غصے سے امنہ کی جانب دیکھا اور اپنے کمرے میں چلی گئی امنہ بھی اپنی بھانجی کو غصے میں اتے دیکھ ساحل کو اپنے کمرے میں لٹا کر تانیہ کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تانیہ اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو آمنہ تانیہ کے پاس جاتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوے کہنے لگی۔۔۔۔"""

خالہ تو اور کیا کرو آپ تو کچھ کر نہیں رہی میرا دل کر رہا ہے اس دل کو مار دو کے وہ میرے کیف سے دور ہو جائے اب کچھ ایسا ہی کرنا پڑے گا۔۔۔"""

کیا کرنے والی ہو تم تانیہ۔۔۔آمنہ نے پوچھا۔۔۔۔

جو بھی کرو گی خالہ آپ کو پتا چل جائے گا اپ تو کچھ کرنے سے رہی میں اب اور یہاں ہاتھ پر ہاتھ رکھے نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔"""

دھیان سے تانیہ اگر کیف کو پتا چل گیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"""

پتا چل بھی گیا تو ہو گا گھر سے باہر نکال دے گا لیکن اس دل کو مزید اب کیف کے ساتھ نہیں رہنے دو گی تانیہ نے غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر آمنہ کو کہا۔۔۔""".

ہمم۔۔۔آمنہ بس یہی کہہ سکی آمنہ کی اپنی طبیعت کچھ خراب تھی اسی لیے وہ چلی گی تانیہ نے آمنہ کی پشت کو دیکھا ایک بار یہ جائیداد میرے نام لگ گی نا تو کسی کو اس گھر مین نہیں رہنے دو گی۔۔۔"""

تانیہ کا باپ تو کب سے مر چکا تھا تانیہ اپنی ماں کے ساتھ ہی رہتی تھی تانیہ وہاں غلط لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شروع ہو گیا جس سے تانیہ کے ماں نے اسے روکا بھی تھا تانیہ ہمیشہ اپنی ماں کو چپ کروا دیا کرتی تھی تانیہ کو وہاں کوئی کام تو کرتی نہیں تھی اسی لیے وہاں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر چوری کرنے لگی تھی کچھ دنوں پہلے وہ چوری کرتے پکڑے گی جس کی وجہ سے وہاں کی حکومت سے اسے چوائس دی تھی کے وہ یہاں رہ کر پانچ سال قید کاٹے گی یا وہ ہمشہ ہمشہ کے لئے پاکستان چلی جائے پانچ سال کی قید کا سن کر تانیہ کی سٹی پٹی گم ہو گی تھی اس نے پاکستان جانا ہی بہتر سمجھا اب وہ بالکل کنگلی ہو چکی تھی تانیہ کو وہاں رہ کر عیش کرنے کی عادت تھی اسی لیے تو وہ کیف کے پیچھے تھی کسی طرح وہ اس سے شادی کر لے وہ ہمشہ کے لیے اس گھر میں رہ جائے اور ساری دولت بھی اس کی ہو جائے لیکن اس دل کی وجہ سے یہ تانیہ کو مشکل لگ رہا تھا اب اسے اپنے راستے سے دل کو ختم کرنا تھا تانیہ نے آمنہ کو بھی نہیں بتایا تھا کے وہ چوری کرتے ہوئے وہاں پکڑی گی ہے اور اب واپس نا جانے کے لئے اس گھر میں ائی ہے۔۔۔۔"""""

"""""----------

عرشیہ صبح اٹھ کر وہ داید کے کمرے میں گی تھی لیکن دایدا ابھی بھی سو رہا تھا وہ یونی جاتے ہوئے داید کے لیے سوپ بنا گی تھی اور ضمار کو بولا تھا کے وہ اسے پلا دے اور میڈیسن دے دے۔۔۔۔

ضمار نے عرشیہ کو کچھ کہنا چاہا جب عرشیہ نے منع کر دیا اور یونی چلی گی۔۔۔۔

ضمار نے پیچھے داید کو سوپ بھی پلا دیا تھا اور ڈاکٹر کو بلا کر اسے انجیکشن بھی لگوا دیا تھا جس سے داید کی تھوری بہت طبیعت کچھ بہتر تھی۔۔۔۔۔

اج بھی عرشیہ جب یونی سے نکلی اسے مسلسل ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی گاڑی کا کوئی پیچھا کر رہا ہے وہ لوکل ٹیکسی میں ہی گئی تھی کیونکہ اج جس کی ذمہ داری عرشیہ کو یونیورسٹی لے کر انے جانے کی تھی وہ بیمار تھا جس کی وجہ سے عرشیہ نے دوسرے ڈرائیور کو گھر رہنے کے لیے کہا کیونکہ داید کی طبیعت ٹھیک نہیں تو کچھ بھی ایمرجنسی ہو سکتی تھی ضمار نے کہا بھی تھا کہ وہ اس سے لینے اجائے گا لیکن عرشیہ نے اسے منع کر دیا کہ وہ اکیلے ہی اجائے گی اور ابھی بھی اس کے ٹیکسی کے پیچھے ایک گاڑی مسلسل اسے فالو کر رہی تھی جب اچانک سے وہ گاڑی تیزی سے اگے اتی اس ٹیکسی کو روک گئی جب اس گاڑی کو اپنے اگے اتا دیکھ عرشیہ ٹھٹکی اور جلدی سے روکنے کے لیے کہا ورنہ اگر وہ ٹیکسی نہ رکتا تو اس گاڑی سے ٹکر ہو سکتی تھی۔۔۔۔"""

اس گاڑی سے دو ہٹے کٹے کالی شرٹ پینٹ پہنے اونچے لمبے مونچھوں والے ادمی اپنے دونوں ہاتھوں میں پھولوں کے بکے لیے اس گاڑی کے قریب ائے عرشیہ توڈر کے مارے ٹیکسی سے باہر ہی نہیں ائی تھی۔۔۔۔""

میڈم یہ سر نے اپ کے لیے پھول بھجوائے ہیں وہ ادمی یہ کہتے ہوئے خاموش ہو گئے اور پھر سے اس سر کا سنتے عرشیہ کا تو سر گول گول گھوم گیا کہ یہ کون تھا جو اس کا ہر ٹائم پیچھا کرتا رہتا تھا میم لے لے ورنہ سر ہمیں نوکری سے نکال لیں گے عرشیہ کو بے حد غصہ ایا وہ جلدی سے گاڑی سے نکلی اور ان دونوں سے پھولوں کے گلدستے لے کر نیچے پھینک دیے اور انہیں اپنی ہیل کی جوتی سے مسل کر رکھ دیا۔۔۔۔""

نیچے سے یہ پھول اٹھاؤ اور اپنے سر کے منہ میں جا کر مار دینا اور کہنا کہ اگر ائندہ مجھے ایسا تنگ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا جیسے میں نے ان پھولوں کو مسلا ہے نا اسے بھی مسل کے رکھ دوں گی عرشیہ غصے سے جتنا ہو سکے بول رہی تھی وہ غصے سے بولنے کی وجہ سے عرشیہ کا سانس بھی پھول رہا تھا جب کہ وہ ادمی چپ چاپ عرشیہ کی ہر ایک بات کو سن رہے تھے اور گارڈز کی ہی شرٹوں پر لگے مائیک سے عرشیہ کی باتیں سنتا ہے دوسری طرف ارقم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی کہ اس کے سنہری اتنا غصہ کرتی ہے اس کے پھول دینے سے لیکن وہ اس کو پھول دینے سے اسے اپنے پیار کا احساس دلانا چاہتا تھا کہ کوئی ہے جو اسے ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔۔۔""

میم سر نے کہا تھا کہ وہ اپ سے ملنا چاہتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا عرشیہ نے گھوم کر ایک تھپڑ اس ادمی کے منہ پر مارا تھا خبردار خبردار اپنے اس سر کی بات میرے سامنے آیندہ کی کیا تمہارے باس کو شرم نہیں اتی کسی لڑکی کو ایسے پریشان کرتے ہوئے دیکھ کر اور وہ لڑکے کے ہاتھوں تھپڑ کھا کر بھی بیچارے دونوں خاموش رہے اب کیوں چپ ہو بولو اپنے اس سر کو جا کر کہو تم بھاڑ میں جاؤ وہ تنزیہ انداز سے کہتی مسکراتی اپنی گاڑی میں بیٹھی جبکہ ان دونوں نے عرشیہ کو کچھ بھی نہیں کہا اور چپ چاپ ٹیکسی کو چلنے کے لیے کہہ کر اپنے گھر کی جانب چلی گئی گھر جانے تک وہ پریشان رہی کون تھا وہ آج تو وہ تھپڑ مارا ئی تھی اس نے کسی کو پہلی بار تھپڑ مارا تھا وہ کسی بے گناہ کو ان بیچاروں کی کیا غلطی تھی جو انہیں تھپڑ مار دیا تھپڑ تو اس سر کو مارنا چاہیے تھا اگر وہ میرے سامنے ہوتا تو اسے بھی مار دیتی ضمار کو بتاؤ یا نا بتاو۔۔ نہیں نہیں ابھی نہیں بتاتی وہ پہلے ہی کیس کی وجہ سے پریشان ہے اور داید بیمار ہے میں خود ہی ہنڈل کر لو گی جب لگا کے میں ہنڈل نہیں کر سکتی پھر ضمار کو بتا دو گی عرشیہ نے یہ سوچا اور گھر اگیا وہ جلدی سے گھر چلی گی تا کے جا کے داید کو دیکھ سکے۔۔۔۔""

"----------

کیف اس کے پاس بیٹھے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔دل نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا اس نے کوئی نظروں کا زاویہ بدل کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔۔۔

جس طرح اچھے بچوں کی طرح بیٹھی ہو اسی طرح خاموش ہو مجھے تمہاری پٹی تبدیل کرنی ہے۔۔کیف سائیڈ ٹیبل کے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر بیڈ پر رکھا دل زور سے نفی میں سر ہلا لگی۔۔

اس گردن میں سر یا ڈال کر نا میں نے بٹھا دینا ہے تو چپ کر کے بیٹھی رہوں بے دہانی کی وجہ سے اپنے پاؤں کو چوٹ لگوالی اور پٹی بھی چینج نہیں کروا رہی دل اپنے ہونٹ باہر نکال کر بچوں کی طرح انکھوں میں شرارت لئے اسے ٹکر ٹکر دیکھنے لگے۔۔۔

میں نے جان بوجھ کر تو چوٹ نہیں لگوائی وہ میک اپ والی باجی نے کپ پھینکا تھا اتنی گندی ہے وہ آنٹی کو بھی ڈانٹا کے وہ چائے ٹھیک سے نہیں بناتی تو وہ میک اپ والی باجی خود اٹھ کر چائے بنالے انہہ۔۔دل منہ کے ڈیزائن بناتے کیف کو کہنے لگی اسے برا لگا تھا کیف کا ڈانٹنا۔۔۔"""

اچھا سوری میرے دل کیف میں نے تمہیں ڈانٹا اس کی پیشانی پر مہر ثبت کی تو خاموشی سے نظری جھکا کر بیٹھ گئی۔۔کیف نے اسے سکون سے بیٹھتے دیکھا اس کی پٹی کی تبدیلی کی دل کو درد بہت ہو رہا تھا لیکن خاموشی سے انکھیں نیچے بیٹھی رہی۔اس نے فورا تبدیل کر کے اسے اپنے سینے سے لگا کے وہ جانتا تھا اس کی دل کو بے انتہا درد ہو رہی تھی۔۔

میری پیاری دل اب سو جاؤ صبح جب اٹھو ہو گیہ درد انشاءاللہ جن کی طرح غائب ہو جائے گا کیف نے اس کی پیشانی پر مہر ثبت کرتے لٹایا چہرے پر ائے بال پیچھے کر کے اس کے اوپر کمبل دیا ہی تھا جب وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

ہبی میری مینا نے کھانا نہیں کھایا اچانک اسے خیال ایا کہ اس کی مینا نے تو کھانا نہیں کھایا۔۔

دے دو گا کھانا تم سو جاؤ۔۔

ہبی اسے بھوک لگی ہے اس کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔دل نے فکر مندی سے کہا۔۔

اپنا خیال تم سے رکھا نہیں جا رہا اور چلی مینا کا خیال رکھنے کیف کی بات سن کر وہ رونے کی تیاری پکڑنے لگی تھی کیف نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا۔۔

میرا پیارا بچہ رونا نہیں میں اسے کھانا دیتا ہوں اس کے بال سہلاتے ہوئے اٹھا اور مینا کو روٹی اور کچھ دانے ڈالے۔۔

دل! میری دل۔۔۔میری دل۔۔۔مینا دل کو پکارنا شروع ہو گی مینا کے منہ سے دل دل کی رٹ سنے کیف کا دل کیا قتل تو کیا اس کی گردن مروڑ دے اسے نہیں پسند تو اس کے علاوہ کوئی اور دل کو اتنے پیار سے پکارے۔۔

اپنی زبان بند کر کے کھانا کھاؤ وہ میری دل ہے تمہاری نہیں کیف اسے شہادت کی انگلی وارن کرتے دل کے پاس جا کر ہی تھا جب وہ بول پڑی۔۔

"ہبی مینا کو میرے پاس لے کر آئے۔۔۔"""

جبکے مینا بھی جیسے کیف کی دھمکی سمجھ گی تھی وہ بھی چپ کر کے کھانا کھانے لگی۔۔۔"""

پہلی بات تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے دوسرا ویسے اسے بیڈ پر نہیں لا سکتا وہ بیڈ کو گندہ کر دے گی کیف کو چڑ تھی مینا سے۔۔۔

ہبی جان آپ میری مینا کو گندا کہہ رہے ہیں وہ بات کا کچھ اور ہی مطلب نکال گئی تھی۔۔۔

میں تمہاری مینا کو گندا نہیں کہہ رہا۔میری پیاری دل میری چار فٹی بیوی ایک کام کرو یا تو تم مجھے اپنے پاس سلا لو یا تو اپنی مینا کو اپنے پاس پیک کر کے سلا لو یا پھر میں سو جاتا ہوں اوا اس قدر پیار بھرے لہجے میں بولا تھا کہ وہ بچاری سوچ میں پر گی وہ مینا کو اپنے پاس رکھے یا پھر اپنے شوہر کو۔۔۔

ہبی جان آپ سو جائے مجھے بھی نیند ارہی ہے اسے ناراض ہوتے دیکھ دل جلدی سے بولے وہ اپنے ہبی جان کو ناراض تو نہیں کر سکتی تھی نا۔۔۔"""

ٹھیک ہے اس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گی کیف نے بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائی۔۔

میری دل اس کے بال سہلاتے ہوئے کیف نے دل نے گال پر مہر ثبت کی۔۔۔۔۔

دل درد درد تو نہیں ہو رہا؟

تھوڑا تھوڑا ہو رہا ہے کیف کے سینے پر ٹھوڑی ٹکاتے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔

تھوڑی دیر تک ٹھیک ہو جائے گا کیف اسے پیار سے کہنے لگا جلد جلنے کی وجہ سے اسے یہ جلن تین سے چار دن تک ہونی کتنی دیر اس کے بال سہلاتا رہا۔۔۔"""

ہبی جان آپ مجھے ہر ٹائم کس کیوں کرتے رہتے ہے۔۔۔"""

سوتے سوتے دل کو بات یاد آئی۔۔۔"""

کیونکہ مجھے تم اچھی لگتی ہو نا اسی لیے کرتا ہو ہی ہو نا پیار کرتا ہو۔۔۔"

جس سے پیار کرتے ہے اسے کس کرتے ہے جو اچھا لگتا ہے اسے بھی کس کرتے ہے۔۔۔""

ہاں نا۔۔۔ کس کر سکتی ہو تم۔۔""

کیف کی بات سنتے دل جلدی سے اٹھی اور کیف کے گال پر اپنے لب رکھ گی مجھے بھی آپ بہت اچھے لگتے ہے جلدی سے کس کر کے کیف کے سینے میں منہ چھپا گی جس سے کیف کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی اہہہ چار فٹی بیوی کسی دن اپنے اس ہی جان کی جان لو گی۔۔۔""

کچھ دیر میں ہی وہ گہری نیند میں چلی گئی تھی جب دیکھا نیند میں جا چکی ہے اس نے دل کے اوپر سے تقریبا لحاف اس کے اوپر درست کرتے رہتے خاموشی سے اپنے ساتھ لیٹتے اسے اپنے حسار میں لیا۔۔۔ کیف اس کے گال دیکھتا کبھی اس کے گالوں پر انگوٹھا سہلاتا تو کبھی اس کی انکھوں پر شہادت کی انگلی رکھتا کتنی دیر وہ یو ہی اس کے کر ایک نقش کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا رہا۔اسے علم نہ ہوا کب اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔۔"

"""""----------

عرشیہ بھی امید کو سلا کر لیٹی ہوئی تھی لیکن اسے سکون نہیں ارہا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ داید کو جا کر دیکھے جس کی طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب ہو گی تھی اسے انجکشن بھی لگ رہے تھے لیکن اسے کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

آخر کار اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر عرشیہ اٹھ کی بیٹھی اور اپنے قدم داید کے کمرے کی جانب لے گی سیڑھیوں سے آترتے وہ دبے قدموں سے داید کے کمرے میں گی اور ہلکے ہاتھوں سے کمرے کا دروازہ کھولا تا کے داید نا اٹھ جایے۔۔۔""

داید نے لائٹ بند کی ہوئی تھی عرشیہ اس دھیمی لائٹ میں ہی داید کا چہرہ دیکھ سکتی تھی داید کا چہرہ ابھی بھی بخار کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا عرشیہ داید کے قریب جاتی اس کے پاس ہی بیڈ کے نیچے بیٹھ گی۔۔""

کیا حالت کر لی ہے تم نے اپنی داید۔۔۔ عرشیہ کی آنکھوں سے آنسو بہتے عرشیہ کی گود میں گرے تھے کیوں تم مجھے نہیں سمجھتے ہو داید کبھی میری طرف غور سے دیکھو تو سہی تمہیں میرے جسم کا ہر ایک حصہ بتائے گا عرشیہ خانزادہ داید راجپوت سے کتنی محبت کرتی ہے ممم۔۔۔ مین تمنا کو غلط نہیں کہنا چاہتی تھی لیکن تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا لیکن میرے دل میں تمہاری محبت پفا نہیں کیوں کم نہیں ہوتی ہے وہ بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے داید۔۔۔۔""""

ایسے خواب مت دیکھو عرشیہ جب وہ خواب ٹوٹے تو ان خوابوں کی کرچیاں ٹوٹ کر تمہاری ہی آنکھوں لہولہان کر دے۔۔۔""

دایدنا جانے کب سے اٹھا تھا وہ اندھیرے میں دایدکو دیکھ ہی نا سکی اور اچانک سے دایدکی آواز سے چونکی لیکن اس کی بات سنتے عرشیہ کے لبوں پر درد بھری مسکراہٹ آئی۔۔۔""

دایدخواب دیکھنا تو اچھی بات ہے ناخوابوں میں انسان انہیں اپنی مرضی کا سوچ سکتا ہے خوابوں میں آپ اپنے پسندیدہ انسان کے ساتھ ہوتے ہو ایک مرضی سے ہنستے ہے روتے ہے میں نے اپنے خوابوں کی دنیا تمہارے ساتھ بہت خوبصورت بنائی ہے دایداس خواب میں ہی سہی تمہارے دل میں ہو اور تم میرے ساتھ ہو لیکن حقیقت میں تم میرے دل میں ہو لیکن میں نہیں تو کیا ہوا ہم اتج چھت تلے ہے روز تمہیں دیکھتی ہو۔۔۔""

عرشیہ اپنے آنسو صاف کرتی دایدسے کہتی اٹھنے لگی۔۔۔""

جب دایدنے عرشیہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔""

مت کرو مجھے اتنا پیار عرشیہ۔۔۔۔دایدغنودگی میں ہی بول رہا تھا اس نے بہت مشکل سے اپنی آنکھیں آہستہ سی کھول کر عرشیہ کی آواز کو سنا تھا اور وہ لفظ بولے تھے۔۔۔""

تمہاری محبت مجھ پر قرض کی طرح ہوتی جا رہی ہے عرشیہ میں کیسے یہ قرض چکاوگا۔۔۔""

دایدکی بات سنتے عرشیہ نے ایک سسکی بھری اور اپنا ہاتھ دایدکے ہاتھ سے چھڑوایا۔۔۔دایڈ غنودگی میں جاتا شاید اب سوچکا تھا ""۔۔۔

عرشیہ نے جھک کر دایدکے بالوں پر ہاتھ رکھا اور دھیرے دھیرے سہلانے لگی میں نے اپنی محبت کا قرض تمہیں معاف کیا دایدراجپوت۔۔۔۔۔""۔

یہ کہتے عرشیہ وہاں سے بھاگ گی اور اپنے کمرے میں آتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی اللہ جیییی۔۔۔۔۔آج اسے اپنے دل میں درد اٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا کے وہ انسان اس کی محبت کو ایک قرض سمجھ رہا ہے جیسے وہ بس چکانا چاہتا ہے تو آج وہ اسے معاف کر آئی تھی اپنا آپ پھر سے دایدکے سامنے ہار آئی تھی عرشیہ کی سنہری آنکھوں کا کوئی دیوانہ تھا تو کوئی ان سنہری آنکھوں کو رولاتا تھا ""۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 35 ❤□❤□

اج رات کو لبابہ کے گھر اس کے ابو سے ملنے جانا تھا اسی لیے وہ اچھے سے تیار ہوا اور اتی دفعہ اس نے کچھ فروٹ لئے اور راستے میں ایک گلاب کے پھولوں کا بوکے لیا تا کہ لبابہ کے باپ کے سامنے اس کا ایکسپریشن اچھا ہو لبابہ کو راج نے کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ انے والا ہے اسی لیے لبابہ کو شدت سے راج کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

لبابہ لاونج میں کھڑی مسلسل راج کا انتظار کر رہی تھی جب دروازے کی گھنٹی سنی لبابہ جلدی سے دروازہ تک گئی وہ دروازہ کھولا سامنے ہی اپنے چہرے کے اگے پھولوں کا بکے کیے راج کھڑا تھا راج کو اس طریقے سے پھولوں کا بکے رکھے دیکھ لبابہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔""

افف راج اجاؤ اندر لبابہ نے ہنستے ہوئے کہا تو راج نے پھولوں کا بکے چہرے سے پیچھے کیا اور لبابہ کو دیکھنے لگا جس نے سمپل سا لون کا سوٹ پہنا تھا اور گلے میں مفرلر کی طرح ڈوپٹہ لیا ہوا تھا بالوں کو جوڑے میں قید کیے وہ سمپل بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

بہت اچھی لگ رہی ہیں اپ میڈم راج نے لبابہ کی تعریف کی لبابہ بھی مسکراتے ہوئے پیچھے ہوئی راج کو اندر لے ائی اپ کے بابا کدھر ہیں میں تو اپ کے بابا کی تیمارداری کرنے ایا ہوں اور یہ فروٹ بھی ان کے لیے لے کر ایا تھا میں راج بہت سمجھداری سے بول رہا تھا اور یہ سب اسے لبابہ نے ہی کہا تھا کہ تم اچھے سے بولنا سیکھ لو بابا کے سامنے یہ اپن میڈم نہیں کرنا۔۔۔۔

اچھا لاؤ یہ فروٹ مجھے دو لبابہ نے فروٹ والا شاپر پکڑنا چاہا جب راج نے جلدی سے پیچھے کر لیا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں میڈم یہ اپن اپ کے بابا کے سامنے دیے گا نا کہ انہیں لگے گا میں کھاتے پیتے گھر سے ہوں اس کی بات سنتے لبابہ کا لاونج میں قہقہ گونجا کوئی حال نہیں تمہارا چلو جاؤ بابا کا کمرہ سامنے ہے اس سے پہلے کہ راج وہاں سے جاتا لبابہ نے راج کہا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔۔

اف راج تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا یہ کیسی شرٹ تم نے پہنی ہوئی ہے ایسے لفونگوں کی طرح میرے باپ کے سامنے جاؤ گے لبابہ نے اگے بڑھتے ہوئے جلدی سے راج کی جو شرٹ باہر نکلی ہوئی تھی اسے اچھے سے پینٹ کے اندر ڈالی اور اس کی شرٹ کو ٹھیک کیا اور جو اس نے گلے میں مالا ڈالی ہوئی تھی وہ اتارنے لگی جب راج نے منع کیا۔۔۔۔

نہیں نہیں میڈم یہ مت اتارئے گا یہ میری ماں کی نشانی ہے ناراج نے معصومیت بھرے لہجے میں کہا تو لبابہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن اچھے سے بات کرنا کیونکہ میں نے بابا کو بتایا ہوا ہے کہ تم میرے دوست ہو تو انہیں اچھا لگنا چاہیے نا کہ میں اچھے لوگوں سے دوستی کرتی ہوں لبابہ نے اندر کی بات نہیں بتائی تھی لبابہ نے اپنے باپ کو بتادیا تھا کہ وہ راج کو پسند کرنے لگی ہے تبھی وہ اچھے سے سمجھا رہی تھی تاکہ اکرم صاحب کو راج پسند اجائے۔۔۔۔

اچھا میڈم اپن پوری کوشش کرے گا کہ وہ اپ کے باپ کے سامنے اچھے سے بولے ٹھیک ہے اور یہ پھولوں کا بکے بھی انہیں دوں گا یہ کہتے ہوئے راج اور لبابہ سامنے کمرے میں چلے گئے جہاں اکرم صاحب لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

بابا۔۔۔اکرم صاحب آنکھیں بند کیے لیٹے تھے جب لبابہ کی آواز سنتے اکرم صاحب نے آنکھیں کھولی اور سامنے کی اس دن والے لڑکے کو دیکھ کر اکرم صاحب جلدی سے اٹھیں۔۔۔""

اسلام و علیکم انکل۔۔راج ہچکچاتا ہوا اکرم صاحب کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔""

واعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو اکرم صاحب نے بھی خوشی سے جواب دیا۔۔۔

جی انکل میں ٹھیک ہوں یہ میں اپ کے لیے کچھ فروٹ لے کر ایا تھا اور یہ پھول بھی راج جلدی سے یہ دونوں چیزیں دیتے ہوئے اکرم صاحب کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا لبابہ بھی اپنے باپ کے پاس بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بیٹا اس کی کیا ضرورت ہے تم ویسے ہی یہاں جاتے تو مجھے اچھا لگتا اور تمہارا بہت بہت شکریہ جو تم نے اس دن میری اور میری بیٹی کی مدد کی تھی اگر تم نہ ہوتے تو شاید اب تک ہم زندہ نہ ہوتے اکرم صاحب راج کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بولے۔۔۔۔

نہیں نہیں انکل اپ کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ کی بیٹی تو بہت بہادر ہے میں نہ بھی نہ ہوتا تو وہ اپ کو بچا لیتی ہوں راج بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو صحیح کرتے ہوئے اکرم صاحب سے بات کر رہا تھا ورنہ وہ بار بار اپن میڈم کہتے کہتے رک جاتا۔۔۔

ویسے بیٹھالو بابا نے تمہارے بارے میں بتایا ہے تم نے بہت دفعہ اس کی مدد کی یہ ہمیشہ مشکل میں اس کے کام ائے ہو اس کے لیے بھی شکریہ۔۔۔۔

نہیں انکل ایسی بات نہیں میں نے تو میڈم کو کتنی دفعہ کہا ہے اپن کے ہوتے ہوئے نا میڈم کو کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے پریشان ہونے کی تو بالکل بھی ضرورت نہیں جب تک اپن ہے نہ مینڈم ظ کو کچھ بھی نہیں ہو سکتا کبھی بھی اپن کی میڈم کے سامنے پریشانی انے سے پہلے اسے اپن کے سامنے سے گزرنا پڑے گا اپنی تعریف سنتے ہوئے تو راج لگاتار بولتا گیا جبکہ اسے پھر سے ایسی لینگویج بولتے دیکھ کر لبابہ نے راج کو گھور کر دیکھا جب راج نے دانتوں تلے اپنے زبان دبائی۔۔۔۔

میرا مطلب انکل۔۔۔۔۔۔لبابہ جی۔۔۔۔""

ہاہاہاہایا۔۔۔۔۔راج کی بات سنتے اکرم صاحب بھی ہنسے اکرم کو ہنستا دیکھ لبابہ نے شکر ادا کیا اور راج بھی ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔بہت فنی کو تم راج اور کوئی بات نہیں اگر تم نے ایسے بات کر لی ہے تو انسان کو جیسا وہ ہے ویسے ہی بات کرنی چاہیے کسی کے لیے بدلنا نہیں چاہیے اگر تمہارے دل میں سچے جذبات ہیں تو دوسرا انسان بھی تمہیں ٹھکرا نہیں سکتا کسی کے لیے اپنے اپ کو بدلنا نہیں چاہیے راج بیٹا تم جیسی لینگویج بولتے ہو نا تم میرے سامنے ویسے ہی بول سکتے ہو مجھے برا نہیں لگے گا اکرم کو راج کی بات بہت اچھی لگی تھی کہ وہ ہمیشہ سے ان کی بیٹی کی حفاظت کرتا ہے اور اگے بھی حفاظت کرے گا اسی لیے انہیں اس کی لینگویج سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔۔""

شکریہ شکریہ انکل وہ تو میڈم نے مجھے منع کیا تھا کہ میں ایسے نہ بولوں ورنہ میں تو ایسے ہی بولتا ہوں اصل میں نہ انکل میرے کو نا بچپن سے نا ایسے ہی بولنے کی عادت ہے تو پھر میں ایسے ہی بولوں گا ٹھیک ہے نا۔۔۔""

ٹھیک ہے ٹھیک ہے راج بیٹا تم مجھے بتاؤ تمہاری فیملی میں کون کون ہے اور تم کیا کام کرتے ہو اکرم نے تو راج سے انٹرویو لینا شروع کر دیا تھا راج کو تھوڑی حیرانگی بھی ہوئی کہ وہ اس سے اس طرح کے سوال کیوں پوچھ رہے ہیں جب راج نے لبابہ کو دیکھا جو شرما کر اسے دیکھ رہے تھی اور اندر کی بات اب راج کو پتہ چلی کہ وہ اس کی میڈم راج کو پسند کرنے لگی ہے تو اس نے اپنے باپ کو بتا دیا ہو گا دل ہی دل میں راج بہت ہوش ہوا کہ جو بھی ہو رہا ہے وہ تو یہی چاہتا تھا۔۔۔۔

انکل میں جھوٹ نہیں بولوں گا میری فیملی میں کوئی نہیں ایک ماں تھی جو بچپن سے مر گئی اور ایک بہن تھی وہ بھی میرے دشمنوں نے اسے مار دیا یہ کہتے ہوئے راج نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی اور لبابہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی راج نے جلدی سے اپنے

چہرے کے تاثرات کو چینج کیا اور اکرم کو دیکھا اس کے بعد میں اکیلا رہتا ہوں انکل اپنے دوستوں کے ساتھ اور کام کوئی کچھ بھی کام کر لیتا ہوں انکل میری موٹر سائیکلوں اور میرے دوست کی دکان ہے اس کے ساتھ کام کرتا ہوں ہماری پارٹنر شپ میں کام ہے کھانے کو دو وقت کی روٹی مل جاتی ہے اللہ کا شکر ہے کبھی بھوکا نہیں سویا میں۔۔۔۔۔

اوہو تمہاری بہن کو کس نے مارا تھا اور تمہاری کس کے ساتھ دشمنی تھی۔۔۔۔

بس انکل کیا بتاؤں اب ان کی ایک چھوٹی سی بہن تھی ہم دونوں کہیں جا رہے تھے پتہ نہیں کہاں سے گاڑیاں آئی اور پتہ نہیں چلا میری بہن کو کچلن کے چلی گئی تو وہ میرے دشمن ہی ہوئے نا ورنہ میرے تو کسی کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں انکل۔۔۔۔۔

اوہو بڑا افسوس ہوا تمہاری بہن کا سن کر اللہ اس سے جنت میں جگہ دے ٹھیک ہے بیٹا تم کھانا کھا کر جانا لبابہ نے تمہارے لیے خاص طور پر کھانا بنایا ہے۔۔۔

جی انکل جیسے میڈم بولے اور اپ بولے میں کھانا کھا کر جاؤں گا اپ بھی ریسٹ کریں پھر ہم ذرا باہر بیٹھتے ہیں راج نے لبابہ کو اشارہ کیا کہ وہ باہر جانا چاہتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے بابا اپ بھی ریسٹ کریں میں اسے کھانا کھلا کر ہی بھیجوں گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا تم دونوں باتیں کرو میں نے میڈیسن کھائی ہے مجھے بھی چکرا رہے ہیں اکرم کی بات سن کر لبابہ اور راج باہر چلے گئے اور باہر جا کر صوفے پر بیٹھ کے۔۔۔۔

میڈم اپ کے بابا میرے سے اتنے سوال کیوں کر رہے تھے۔۔۔

وہ راج مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے راج دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کہ لبابہ اسے کچھ کہنے والی ہے لیکن اسے اپنی طرف سے پہلے تیر چلانا تھا۔۔۔

اپ سے کہنے سے پہلے میڈم اپن اپ سے کچھ کہنا چاہتا ہے اس نے جلدی سے لبابہ کو کھڑا کیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

کیا ہوا راج ایسے کیوں کھڑے ہو گئے مجھے کیوں کھڑا کیا۔۔۔۔

راج نے بکے میں سے ایک پھول لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا تھا راج نے وہ پھول نکالا اور لبابہ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا میڈم اپن کو لگ رہا ہے کہ اپن کو نا اپنی میڈم سے محبت ہو گئی ہے راج نے بنا ہچکچاتے ہوئے لبابہ سے کہہ دیا جب کہ لبابہ انکھیں

پھاڑے اپنے سامنے راج کو دیکھ رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں پھول کو جو وہ اسے دے رہا تھا یعنی وہ اسے پرو پوز کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

ایک منٹ راج۔۔۔۔۔۔یہ کہتے لبابہ اپنے کمرے کی جانب بھاگی پیچھے راج اسے دیکھتا رہ گیا اسے کیا ہوا۔۔۔۔۔

جبکے لبابہ اپنے کمرے میں جا کر گہرے گہرے سانس لیتے خود کو نارمل کرنے لگی اور یقین کرنے لگی کے راج نے اسے پرپوز کیا ہے یقین ہوتے ہی لبابہ خوشی سے ناچنے لگی افففف ففف یعنی کے جیسے میں پسند کرتی ہو وہ بھی مجھے پسند کرتا ہے واوو وبیڈ کے اوپر چڑھ کر لبابہ خوشی سے ناچ رہی تھی باہر بیٹھے راج کی یاد آئی تو جلدی سے اپنا حلیہ ٹھیک کیا اور باہر چلی گی راج ابھی بھی وہاں ہی بیٹھا تھا اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گی۔۔۔۔۔۔

وہ سوری واشروم چلی گی تھی لبابہ نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا اور راج کے ہاتھوں سے پھول لے لیا بہت بہت شکریہ راج اپنے چہرے پر اتے بالوں کو اپنے کان کے پیچھے کرتے ہوئے لبابہ شرماتے ہوئے بولی جبکہ راج نے پہلی بار لبابہ کو شرماتے ہوئے دیکھا تھا اور لبابہ کا رخ پڑتا چہرہ راج کے دل میں بجلیاں گرانے لگا لبابہ کا راج کے سامنے شرمانا راج کے دل میں دستک دینے لگا۔۔۔۔۔

لیکن جلدی سے خود کو قابو کیا۔۔۔۔۔۔

میڈم کل آپ مجھے ملی گی اپن کو آپ کو کچھ سرپرائز دینا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے مجھے کال کر دینا میں اجاؤ گی۔۔۔۔

اچھا بیٹھو میں کھانا لگاتی ہو۔۔۔۔

نہیں نہیں میڈم مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے پھر کبھی سے کھانا کھاؤں گا۔۔۔۔

نہیں راج تم کھانا کھا کر جاؤ گے۔۔۔

میڈم اپن کو ایک ضروری کام نہ ہوتا نا تو اپن میڈم کو کبھی منانا کرتا لیکن مجھے ایک ضروری کام اگیا ہے نا میرے دوست نے مجھے بولا تھا میں وہ بھول گیا ہوں۔۔۔

چلو ٹھیک ہے نیکسٹ ٹائم پکا کھا کر جاؤ گے۔۔۔۔۔۔

اوکے میڈم پھر راج لبابہ سے ملتا ہوا اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھا لبابہ بھی اسے پیچھے چھوڑنے ائی راج نے لبابہ کو دیکھا اور بائے بائے کرتا اپنے گاڑی چلاتا ہوا لے گیا میں اپنی منزل کے بہت قریب ہوں میڈم۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار کو گھر جا کر دائد کو بھی دیکھنا تھا جس کی طبیعت ٹھیک ہونے کی بجائے مزید خراب ہوتی جا رہی تھی پتہ نہیں اچانک سے داید کو کیا ہو گیا تھا کہ وہ ٹھیک ہی نہیں ہو رہا تھا اسے کہاں بھی تھا کہ ہاسپٹل ایڈمٹ ہو جائے لیکن وہ منع کرتا جا رہا تھا تک اس ہاسپٹل نہیں جانا اور گھر میں ہی اس کے اب اتنی ہی کیئر ہو رہی تھی عرشیہ بھی اس کی کافی کیئر کرتی تھی لیکن زیادہ اس کے سامنے نہیں جاتی تھی۔۔۔۔

اور ضمار کو کچھ دن پہلے پتہ چلا تھا کہ کچھ لڑکوں نے ایک لڑکی پر تیزاب ڈال کر اسے جلا دیا ہے اور اب ضمار کا یہ کام بنتا تھا لڑکوں کو سزا دینا ضمار نے ان لڑکوں کا سارا بایوڈیٹا نکلوایا اور وہ دو لڑکے اب ضمار کے ٹارچر روم میں موجود تھے ضمار کو یہی کام تھا کہ ان لڑکوں کو مار کر پولیس اسٹیشن کے سامنے پھینکنا کافی دن ہو گئے تھے ضمار نے اپنا کام نہیں کیا تھا اب ضمار کے ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی تھی اور اب ان لڑکوں کو دیکھ کر ضمار کے دل میں ایک الگ ہی خوشی ہو رہی تھی پھر سے وہ ایک لڑکی کو انصاف دلائے گا پھر سے پولیس ان لڑکوں کا کچھ نہیں کر سکی اور وہ اس لڑکی کو انصاف دلانے کے لیے ان لڑکوں کو جان سے مارے گا جب تک ہمارے پاکستان کی پولیس انصاف نہیں کرنے لگ جاتی تب تک ضمار اپنا یہ کام روکنے والا نہیں تھا اس وقت ضمار کے پاس وہ لڑکی بھی موجود تھی جو ان ظالموں کا نشانہ بنی تھی۔۔۔۔۔۔

ضمار کے آدمی اس لڑکی کی انکھوں پر پٹی باندھ کر ٹارچر روم میں لے کر ائے تھے کوئی بھی نہیں جان سکتا تھا کہ وہ لڑکی کہاں پر ائی ہے اور یہ کون سی جگہ ہے ضمار نے بھی اپنا چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا تھا جس سے اس کی صرف کالی انکھیں نظر ا رہی تھی۔۔۔۔۔

عائشہ۔۔۔۔۔ضمار نے اس لڑکی کو پکارا تو اس لڑکی نے ڈر کر ضمار کو دیکھا ڈرو نہیں عائشہ تم مجھے اپنا بھائی ہی سمجھو انہی لڑکوں نے تم پر تیزاب ڈالا تھا نا تمہارا یہ خوبصورت چہرہ جلایا ہے ضمار نے عائشہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے ریلیکس کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔

ضمار کی بات سنتے عائشہ کی انکھوں سے انسو بہتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔یہی یہی۔۔۔۔لڑکے تھے بھائی۔۔۔۔انہوں نے پہلے میرے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی اور جب میں نے شور مچایا انہوں نے میرے اوپر تیزاب ڈال دیا

میں وہاں ہی روتی چیختی رہی لیکن وہاں سے یہ بھاگ گئے تھے عائشہ نے روتے ہوئے ضمار کو بتایا ضمار عائشہ کی باتیں سنتے غصے کی وجہ سے اس کی نسیں پھول گئی تھی وہ اب ان لڑکوں کی تو جان نہیں بخشنے والا تھا۔۔۔""

اور وہ لڑکے جو الٹا لٹکے ہوئے تھے وہ عائشہ کو اور اس نقاب پوش کو دیکھ کر صحیح ہوش میں کیونکہ پہلے تو وہ بے ہوش تھے اور بے ہوشی میں ہی لٹکایا ہوا تھا جب ہوش میں آئے تو ایک لڑکے نے نقاب پوش کو دیکھا۔۔۔

کو کون ہو تم لوگ اور ہمیں کیوں پکڑ کر لے کر ایے ہو وہ اپنا گناہ جانتے ہوئے بھی ضمار سے پوچھنے لگے۔۔۔۔

کتو میرے شہر میں ہوتے ہوئے میری ہی بہن بیٹیوں پر ان کی عزتوں پر ہاتھ ڈالتے ہو اور ان کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہو اور تم پوچھ رہے ہو میں کون ہوں۔۔۔۔

چلو میں بتاتا ہو میں کون ہو کیونکہ مرنے سے پہلے پتا ہونا چاہیے انہیں کس نے مارا ہے میں وہ ہوں جو تم لوگوں کو سزا دیتا ہوں میں تم لوگوں کی بھیانک موت ہوں تم لوگ سوچتے ہو کہ تم لوگوں پر کوئی ہاتھ نہیں ڈالتا لیکن تم لوگوں نے ابھی بلیک شیڈو کو جانتے نہیں ہو شاید نام تو سنا ہو گا نا بلیک شیڈو کا اور تم لوگوں کو اتنی آسان موت نہیں ملے گی بلیک شیڈو کی عدالت میں صرف سزائے موت ملتی ہے وہ بھی حطرناک سزائے موت یہ کہتے بلیک شیڈو نے اپنا چاقو نکالتا ہوا تیز دھار پر اپنا انگوٹھا پھرتے ہوئے گمبھیر لہجے میں بولا جبکہ ضمار کا لہجے میں بولا گیا خطرناک نام ان لڑکوں کا پسینہ چھڑوا گیا تھا بلیک شیڈو کو کون نہیں جانتا تھا ہر ایک نیوز چینل پر تو بلیک شیڈو کے کام بتائے جاتے تھے کہ اج یہ قتل کر دیا تو کبھی کسی کو۔۔۔۔

جبکے عائشہ بلیک شیڈو کا نام سنتے خوش ہوئی کے اسے پتہ تھا اب اس کے گنہگاروں کو سزا ملے گی۔۔۔

نہیں نہیں ہمیں معاف کر دو ہمیں معاف کر دو عائشہ وہ لڑکے اب عائشہ سے گڑگڑا کر معافیاں مانگنے والے تھے جب عائشہ نے سماج کی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلایا نہیں بھائی میں انہیں معاف نہیں کر سکتی انہوں نے میری زندگی پر بات کر دی ہے۔۔۔

پتہ ہے مجھے عائشہ اور میں ان لوگوں کو معاف کرنے والا بھی نہیں تم اپنے ہاتھوں سے بدلہ لینا چاہو گے ضمار نے عائشہ سے پوچھا تو عائشہ نے ہاں میں سر ہلایا میں انہیں خود مارنا چاہوں گی مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ جن لوگوں نے میری زندگی برباد کی ہے انہیں میں اپنے ہاتھوں سے ماروں۔۔۔۔

گڈ کر یہ لو چاکو پکڑو ایک منٹ رکو ضمار نے ایک ادمی سے تیزاب منگوایا اور وہ چاکو تیزاب میں بھگویا جبکہ ان دونوں کو ایسے کام کرتے دیکھو دونوں لڑکوں کی سٹی پٹی گم ہوئی تو انہیں اپنی موت اپنے بے حد قریب نظر ارہی تھی۔۔۔

یہ لو اس چاکو سے تم چاہو تو انہیں اہستہ اہستہ موت دے دو یا ایک دفعہ ہی یہ تیزاب والا چاکو ان کی گردنوں پر مار دوں تمہاری مرضی ہے کیونکہ اج کی عدالت میں تم جج ہو اور یہ مجرم جیسے چاہو انہیں سزا دی سکتی ہوں۔۔۔۔

عائشہ نے اپنی انکھوں میں غصہ لائے اپنے چہرے پر ہاتھ لگایا اور اس درد کو محسوس کیا جو اس نے برداشت کیا تھا اپنے انسو صاف کیے اور مضبوط بنتے اس نے وہ چاکو پکڑا اور ان لڑکوں کی طرف ائی وہ لڑکے تڑپنے لگے تھے تاکے انہیں چھوڑ دیا جائے جب عائشہ نے وہ تیزاب والا چاکو ایک لڑکے کی گردن پر پھیر دیا اس کی گردن کی جلد بہت بری طرح جل گئی تھی اور خون کا فوارہ زمین پر گرنے لگا وہ لڑکا الٹا لٹک کر ہی تڑپنے لگا جب دوسرا اس کا ساتھی اپنے ساتھی کا حال دیکھ کر اور تیزی سے اپنے اپ کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

تم تب تک یہاں سے نہیں چھوٹ سکتے جب تک تمہاری روح تمہارے جسم سے نہیں نکل جاتی عائشہ کے قریب پھر سے وہ تیزاب لاتے اس نے وہ چاکو تیزاب میں بھگویا اور عائشہ کو پکڑا دیا عائشہ نے غصے بھری نظروں سے دوسرے لڑکے کو دیکھا اس لڑکے نے ہی اس کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی تھی عائشہ نے ایک دم سے انکھیں بند کی اور تیزاب والا چاکو دوسرے لڑکے کی گردن پر بھی پھیر دیا اور خون کا فوارہ وہ زمین پر گرنے لگا پوری زمین خون سے لال ہو گئی تھی عائشہ نے جب اتنا خون دیکھا تو وہ بھی ڈر کر پیچھے ہو گی چاکو نیچے گر گیا۔۔۔

عائشہ ڈرو نہیں تمہیں اج انصاف مل چکا ہے تم اب گھر جا سکتی ہو تمہیں میرے آدمی جہاں سے لے کر ائے تھے وہاں چھوڑ سکتے ہیں لیکن وعدہ کرنا ہو گا تم اس بارے میں کسی سے بھی بات نہیں کرو گی۔۔۔

میں اپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتی ہوں بھائی کہ اپ نے مجھے انصاف دلایا اور میں نے اپنے قاتلوں کو اپنے ہاتھوں سے مارا ہے اب مجھے سکون کی زندگی گزاروں گی میں یہ سوچ کر ہی صحیح کہ جنہوں نے میرے ساتھ اتنا غلط کیا ہے وہ بھی اب اس دنیا میں نہیں ہے اور میں کسی سے کچھ بھی نہیں کہوں گی عائشہ نے مسکرایا اس کے ادمی نے اکر عائشہ کی انکھوں میں پٹی باندھی اور عائشہ کو لے گئے پھر سے ضمار نے اپنا کام کیا اور ان کے جسم میں سے کڈنیوں اور انکھیں نکال کر الگ رکھ دیں اور ان کے جسم کو بوری میں بند کر دیا اور اپنے ادمیوں کو کہا کہ وہ ان سب کو پولیس سٹیشن کے باہر پھینک گئے رات تو اب ہو ہی گئی تھی ضمار اپنا کام کر کے باہر گیا جب دیکھا اسے امید کے رونے کی اواز سنائی دی۔۔۔۔

""""----------

اس کے ذہن میں خیال ایا عرشیہ اس کے پاس ہو گی وہ اپنے کمرے میں فریش ہونے کے لیے چلا گیا فریش ہو کر جیسے ہی وہ صحن میں داخل ہوا تھا اسے ہنوز امید کے رونے کی آوازیں سرائی دے رہی تھی لمبے ڈھگ بھرتا عرشیہ کے کمرے میں داخل ہوا امید بیڈ پر ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

ضمار بے اختیار ہوتے اس سے اپنے گود میں اٹھائے ہلانے لگا لیکن جیسے ہی اس نے امید کو اٹھایا تھا اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے کسی تپتی ہوئی شے کو اٹھایا ہے۔۔اس کی پیشانی پر ہاتھ کی پشت رکھی وہ بے انتہا گرم ہوئی تھی۔۔۔

عرشیہ کہاں ہے ضمار نے چاروں طرف نظریں دوڑائی لیکن اسے عرشیہ کہیں پر بھی نہ نظر آئی افففف ہاں وہ رو گھر ہی نہیں مجھے بتا کر ہی گی تھی کے وہ دوست کے گھر جا رہی ہے کیسے بھول گیا میں۔۔۔۔امید مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔اج پہلی مرتبہ اسے امید پر غصہ نہیں ارہا تھا اسے روتے ہوئے دیکھ ضمار کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔الماری سے بی بی کمبل نکال کر اس میں امید کو لپیٹتے تیز قدم بڑھاتے باہر نکلا ضمار بھی کار میں بیٹھا ایک ہاتھ سے کار ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں امید کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی وہ ہاسپٹل پہنچ گیا۔۔تقریبا بھاگنے والے انداز میں وہ ہاسپٹل کے اندر گیا پورے راستے امید روتی رہی تھی۔۔

نرس ڈاکٹر کہاں ہے ضمار نے راہداری میں چلتی ہوئی نرس سے پوچھا تھا اس نے کیبن کی طرف اشارہ کر دیا ضمار بنا اجازت لیے کیبن میں داخل ہوا۔۔

ڈاکٹر۔۔۔۔اسے۔۔۔۔بخار۔۔۔۔۔ہے ضمار کو پہلی مرتبہ بولنے میں مشکل پیش ائی تھی وہ بولتے ہوئے روتی ہوئی امید کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے امید کی پیشانی پر ہاتھ لگا کر چیک کیا اسے شدید بخار تھا۔۔۔

انہیں کب سے بخار ہے تھرمامیٹر امید کا چھوٹا سا بازو اوپر کر کے انڈر ارم میں رکھا۔۔

مجھے نہیں معلوم۔۔۔اسے عرشیہ پر بے حد غصہ ارہا تھا وہ کیسے لاپرواہی کر سکتی ہے امید کو بخار تھا وہ اسے چھوڑ کر چلی گی غلطی بھی تو میری تھی وہ مجھے کہہ کر گی تھی کے اس کا خیال رکھو افففف۔۔۔۔

کیسے باپ ہیں اپ اپ کو یہی نہیں معلوم اپ کی بیٹی کو کب سے بخار ہے ڈاکٹر کو وہ اچھا انسان لگا تھا جسے یہی نہیں معلوم تھا اس کی بیٹی کو کب سے بخار ہے ڈاکٹر نے ضمار کو اپنے پیچھے انے کا اشارہ کیا ایک روم میں داخل ہوئی اور اشارہ کیا کے اسے یہاں پر لٹا دے ضمار امید کو بیڈ پر لٹاتے اس کے پاس کھڑے ہوتے پریشانی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ڈاکٹر نے بخار چیک کیا اسے 104 بخار تھا۔وہ تعصب سے سر ہلاتی ہوئی امید کے ہاتھ میں ڈرپ لگا رہی تھی۔۔

یہ میڈیسن لے آیئے اس میں کچھ انجیکشنز ہیں جو میں نے ڈرپ میں شامل کرنے ہیں ڈاکٹر کے کہتے ہی ضمار ڈاکٹر کے ہاتھ سے پرچی لے کر فارمیسی میں چلا گیا۔۔

دوسری جانب ارقم اپنے دادی کو لے کر ہاسپٹل ایا ہوا تھا کیونکہ انہیں معدے میں کافی درد ہو رہی تھی ڈاکٹر انہیں اس روم میں لے گیا جہاں امید کو ڈرپ لگی ہوئی تھی اس کی دادو کو بھی وہیں پر ڈرپ لگ گئی۔۔ارقم اپنی دادو کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔۔ڈاکٹرز نے اس کی دادو کو ایک نیند کا انجیکشن لگایا تھا کیونکہ جو ڈرپ انہیں لگی ہوئی تھی وہ جیسے جیسے وین کے اندر سے گزرتی جاتی تکلیف ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اس کے پاس ایک نرس کو کھڑے کر کے چلی گئی۔۔اس نرس نے جب دیکھا بچی خاموش ہو گئی ہے تو وہ بھی کمرے سے باہر چلی گئی اس کے جانے کہ تھوڑی دیر بعد ہی امید بھی پھر سے رونے لگی ہاتھ پاؤں برے طریقے سے ادھر ادھر مارنے لگی جس کی وجہ سے اس کے ڈرپ ہل گئی تھی اور ہاتھ سے خون نکلنا شروع ہو گیا زار و قطار رو رہی تھی یہ بات ضمار کو پتا چلتی تو اس نے ہاسپٹل سر پر اٹھا لینا تھا۔۔۔""

ارقم نے جب دیکھا کہ اس بچی کے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے اور وہ زار و قطار روئی جا رہی ہے وہ اٹھ کر اس کے پاس گیا اسے حیرت ہوئی تھی اس بچی کے ماں باپ کہاں تھے جو اسے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے یہاں پر امید کا ہاتھ تھا اس جگہ سے سفید چادر لال رنگ میں رنگ چکی تھی۔۔۔

ڈاکٹر ڈاکٹر وہ بلند اواز میں ڈاکٹر کو پکارنے لگا ایک نرس بھاگتے ہوئے اندر آئی۔۔۔

کیا ہوا ہے نرس نے پریشانی سے پوچھا۔۔

جلدی ڈاکٹر کو بلا کر لائے ارقم غصے بھرے لہجے میں بولا تھا اس نے امید کو گود میں اٹھا لیا جو چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

ڈاکٹر کے انے سے پہلے ہی اس نے ڈرپ اتار کر باسکٹ میں پھینکی اور سائیڈ پر بڑی کاٹن اٹھا کے امید کے ہاتھ کے اوپر رکھی۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر اچکی تھی ارقم غصے سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

سر کیا ہوا ہے؟

اگر اس بچی کے ماں باپ کو پرواہ نہیں ہے تو ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے اپ کا فرض تھا کہ جب تک بچی کی ڈرپ مکمل نہیں ہو جاتی ایٹ لیٹس کوئی سسٹر یہاں رک جاتی ہے کہ اس کے پاس کھڑے ہو یہاں پر خود کھڑی ہو جاتی ارقم غصے سے بولا تھا اس نے ننھی جان کا چہرہ زرد ہو چکا تھا۔۔

سوری سر ڈاکٹر کو علم نہیں تھا وہ اس کا کیا لگتا ہے لیکن جس قدر اور وہ پریشان ہو رہا تھا ڈاکٹر کو لگا کہ شاید اس کا کوئی اپنا ہو گا ڈاکٹر نے امید کے دوسرے ہاتھ پر ڈرپ لگائی ہی تھی جب ضمار میڈیسن اور کچھ انجیکشن لے کر روم میں داخل ہوا لیکن انجان شخص کی گود میں امید کو دیکھتے تیز قدم بڑھاتے اس کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ سے امید کو لے لیا۔۔

اپ کی بیٹی ہے یہ ؟ارقم نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

جی ! ضمار نے یک لفظی جواب دیا تھا۔۔

کیسے باپ ہیں اپ اگر ڈاکٹر نے رسپانسبلٹی نہیں لی تو اپ کیسے اپنی بچی کو اکیلا چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔۔

میں میڈیسن لینے گیا تھا اس سے پہلے تو ڈاکٹر اس کے پاس تھی ضمار ارقم کو جواب دیتے غصے سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا ڈاکٹر کی طرف دیکھا ضمار ارقم کو جواب دیتے غصے سے ڈاکٹر کی طرف دیکھنے لگا۔۔

سوری سر وہ میں نرس کو کھڑا۔۔۔۔۔جو غلطی اپ نے کی ہے نا دل تو چاہ رہا ہے اس پورے ہاسپٹل کو اگ لگا دوں ضمار کی نظر بیڈ پر پڑی جہاں پر امید کے خون کے نشانات تھے وہ تو آمید کا ایک خون کا قطرہ نا بہنے دے اس کی شہزادی کا اتنا خون بہ گیا تھا۔۔""

اب ڈاکٹر کی سیٹ پر بیٹھنے کے قابل ہی نہیں ہے اور یہ نرس ضمار اپنے اپے سے باہر ہو رہا تھا غصے سے کنپٹی کی رگیں ابھر گئی تھی لیکن لڑکی ہونے کی وجہ سے ضمار نے کچھ بھی غلط کہنے سے روکا۔۔""

ضمار نے امید کی پیشانی پر بوسہ دیا اس کی جیسے ہی جان حلق میں اٹک گئی تھی بیڈ پر خون اور امید کا چہرہ زرد دیکھ کر۔۔۔

سوری سر ایک مرتبہ غلطی معاف کر دے ادھر ہی ہو گا ڈاکٹر نظریں جھکائے بولی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا ضمار کو لیٹ ہو گئی میڈیسن لانے میں فارمیسی بھی کافی زیادہ رش تھا۔۔

ڈاکٹر تمام ٹریٹمنٹ کر کے وہاں سے چلی گئی۔۔

شکریہ اگر تم یہاں نہ ہوتے تو جانے اس کا کیا حال ہو جاتا ضمار نے امید کو اپنے ساتھ لگایا اس کی گود میں تھی اور سکون سے سو رہی تھی۔۔۔۔

انسانیت کے ناطے مجھ سے دیکھا نہیں گیا چھوٹی سی بچی تھی وہ ڈاکٹرز نے تو ریسپانسبلٹی نہیں لی لیکن اگر ائندہ اپ اپنی بیٹی کو ہاسٹل لے کرائے تو اس کی ماما کو ضرور ساتھ لے کرایئے گا کیونکہ ایک فرد کا بچے کے پاس رہنا ضروری ہوتا ہے ارقم نہایت پر سکون لہجے میں بولا تھا ضمار نے حامی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

امید کو پر سکون سوئے اس کی جان میں جان ائی تھی کہ وہ اب ٹھیک ہے اس کا بخار بھی پہلے سے کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کی بچی کافی پیاری ہے ماشاءاللہ ارقم نے امید کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"""

یہ کچھ۔۔۔ ضمار نے اپنی جیب سے پیسے نکال تو ارقم نے سرنڈر کرنے والے انداز میں اپنے ہاتھوں پر کیے۔۔۔

انسانیت کے ناطے کیا ہے۔میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو ایک بچی کو جو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا احساسات کو پیسوں کے ترازو میں نہیں تولا جا سکتا ارقم کا جواب سن کر ضمار کو بھی ہلکی سی شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔

ضمار نے اپنا ہاتھ اگے بڑھایا ان دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا یہ پہلی مرتبہ تھا کہ ضمار راجپوت نے کسی کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔ارقم مسکراتے ہوئے اپنی دادو کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور ضمار بیڈ پر اپنی اس چھوٹی سی بیٹی کو لیے بیٹھ گیا۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 36 ❤□❤□

عرشیہ دائد کے کمرے میں گئی تاکہ دیکھ سکے اس کی طبیعت ٹھیک ہے یا پھر نہیں عرشیہ گھر نہیں تھی جب وہ گھر ائی تو نا امید گھر تھی نا ہی ضمار عرشیہ کو ایک دم سے پریشانی ہوئی اس نے جلدی سے ضمار کو کال کی تبھی اسے پتا چلا کے امید کی طبیعت خراب ہے لیکن یہ شکر کیا کے ضمار اسے ٹائم سے لے گیا تھا اب وہ دائد کے کمرے میں دبے پاؤں اس کے پاس بیڈ کے قریب کھڑی ہوئی جھجکتے ہوئے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔۔۔وہ بخار سے تپ رہا تھا۔۔۔۔

اسے تو اتنا تیز بخار ہے پتا نہیں اس کا بخار ٹھیک کیوں نہیں ہو رہا ہے اور ضمار بھی گھر نہیں ہے میں کیا کروں؟اپنا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔پریشانی سے اس کے ہاتھ کانپنا شروع ہو گئے تھے جس سے ہمیں محبت ہو ہم اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے اور کچھ یہی حال عرشیہ کا بھی تھا۔۔۔

الٹے قدموں وہ کمرے سے باہر نکلی اور کچن میں گئی تاکہ ٹھنڈے پانی سے داید کی پٹیاں کرے اور اس کا بخار کم ہو جائے۔۔۔۔۔

داید نیند میں نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہی سنہری گھنگریالے بال دیکھتا داید اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا کے اچانک سے داید نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے پاس بیٹھا لیا تمنا تم کیوں مجھ سے دور بھاگتی ہو۔۔۔""

تم نے مجھے نہیں بچایا تھا میں نے کہا تھا سکول لینے اجانا تمں نا آنکھوں میں انسو لائے داید سے کہنے لگی۔۔""

تم اگی ہو نا اب تم ہمیشہ میرے قریب رہو گی داید تمنا کا ہاتھ تھامیں بیٹھا تھا وہ ساقت ہوئی انکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

پتا نہیں لیکن مجھے جانا ہے۔۔۔""

کیا مطلب تمنا ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو اور محبت کرنے والے ہمیشہ ساتھ رہتے ہو داید نے اس کے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کی جیسے وہ اسے چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔۔۔

محبت کرنے والے ساتھ نہیں رہتے وہ جدا ہو جاتے ہیں ہم بھی جدا ہو جائیں گے اور اپنی زندگی کے ایک نئے پہلو میں داخل ہو جائیں گے تمنا نے اس کے ہاتھ میں سے اپنا ہاتھ چھڑوالیا اور کھڑے ہوتے ایک قدم پیچھے کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو تم؟داید ہڑبڑا کر کھڑا ہوا تھا وہ اہستہ اہستہ الٹے قدم بڑھا رہی تھی۔۔

سب سے دور تمنا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ انکھیں نم تھی۔۔۔۔

تم کبھی سے مجھ سے دور نہیں جاؤ گی تم ہمیشہ میرے قریب میں رہو گی داید اس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا ایک دم اس کی نظر پیچھے پڑی جہاں صرف تم دھند تھی۔۔

مت جاؤ اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تمنا نفی میں سر ہلاتے ہوئے ہنوز الٹے قدم بڑھا رہی تھی۔۔

مت جاؤ! داید اسے اس دھند کے اندر غائب ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔عرشیہ ٹھنڈے پانی کا بول پکڑ کر کمرے میں داخل ہوئی داید کو زور زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے دیکھ وہ پریشان ہوتے اس کے قریب گئی۔۔پانی کا باؤل سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

مت جاؤ بلند آواز میں اسے پکارتے ہوئے وہ جلدی سے ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔۔

تمنا..... تمنا اپنا سر تھامے وہ ارد گرد دیکھنے لگا جب اس کی نظر سامنے کھڑے وجود پر گئی۔۔۔۔۔۔

تمنا! داید عرشیہ کو تمنا سمجھ کر کھڑا ہوا اسے بازو سے پکڑتے کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچا عرشیہ ہکا بکا رہ گئی اس کے عمل پر۔۔۔

مجھے چھوڑ کے مت جانا ہمیشہ میرے پاس رہنا میں تم سے دوری برداشت نہیں کر سکتا داید نے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا عرشیہ کی سانس رک گئی داید کا تپتا جسم عرشیہ کو اپنی گردن پر محسوس ہونے لگا۔۔۔

داید کو ضمار جو میڈیسن دے کر گیا تھا اس میں سے صرف ایک گولی کھائی تھی لیکن داید نے چار گولیاں کھالی تھی۔۔ جس کی وجہ سے اس کا سر چکرا رہا تھا وہ ادھے سے زیادہ نشے میں تھا۔۔۔۔۔۔

داید۔۔۔۔دور۔۔۔۔ہٹو۔۔۔۔ایک لفظ ادا کرنے کے بعد وقفہ لیتے دوسرا لفظ ادا کیا گیا تھا اسے داید کی اس حرکت سے کچھ اچھی وائبش نہیں ارہی تھی لیکن داید ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھے دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ تھام کر اس کا چہرہ اپنے قریب کر کے دیوانہ وار سے دیکھنے لگا۔۔

تم! داید نے اس کا چہرہ اپنے قریب تر کیا۔۔ عرشیہ اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی اس میں ہمت پیدا نہ ہو۔۔۔

داید۔۔۔۔۔میں۔۔۔ عر۔۔۔۔وہ بول رہی تھی جب داید نے اس کے رخسار پر لب رکھے تھے۔۔۔ عرشیہ کے الفاظ حلق میں ہی دم توڑ گئے اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ داید اس طرح کی کوئی حرکت کرے گا۔۔۔

تم میرے قریب رہنا داید اس کی گردن پر جھکنے لگا عرشیہ نے اسے خود سے دور دھکا دیا۔ وہ وہاں سے جانے لگی داید نے اسے بازو سے پکڑا جلد بازی پہ عرشیہ کا بازو ہاتھ انے کی بجائے اس ٹی شرٹ کا بازو ہاتھ ایا تھا وہ باہر کے جانب بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی جس کی وجہ سے کندھے سے اس کے کپڑے پھٹ گئے۔ وہ ایک جگہ مجمند ہوئی تھی۔۔ داید اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ایک مرتبہ پھر اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔

تم مجھ سے کیوں دور جا رہی؟ وہ نشے میں جھولتا ہوا اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا عرشیہ نے اس اس کے سینے پر زور ڈال کر خود سے دور دھکیلا داید نے پھر سے اسے بازو سے پکڑنے کی کوشش کی تھی جبکہ اس مرتبہ پھر سے اس کے ہاتھ پہ صرف اس کی شرٹ کا بازو ہے تھا اس کے دونوں کندھوں سے اس کی شرٹ پھٹ چکی تھی۔۔

داید نہیں اسے اپنی جانب بھرتے دیکھ وہ الٹے قدم بڑھانے لگی تھی۔۔۔

داید نہیں میرے قریب مت آنا عرشیہ کا دل لرز اٹھا تھا اگر اسے اندازہ ہوتا کہ اس کے ساتھ کمرے میں یہ سب ہو گا وہ کبھی تنہا رات کے وقت اس کے کمرے میں نہ آتی۔۔وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہی تھی گھر میں کوئی موجود بھی نہیں تھا جو اسے بچا لیتا۔۔۔

ضمار امید کو لیے گھر داخل ہوا اسے داید کے کمرے سے عرشیہ کے چلانے کی اوازائی تھی وہ تیز قدم بڑھاتے عرشیہ کے کمرے میں گیا امید کو بیڈ پر لٹاتے امید تو سوئی ہوئی تھی آسانی سے لیٹ گی اب ضمار داید کے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

داید چھوڑو عرشیہ نے اپنی انکھیں سختی سے بند کر لی اس کے کندھے پر ناخن گاڑتے اسے خود سے دور کرنے کی تگ ودو میں تھی۔

داید اس کی گردن پر جھکنے لگا تھا جب ضمار کمرے میں داخل ہوا داید کو پیچھے سے شرٹ سے پکڑتے عرشیہ سے دور کیا تھا وہ لڑکھڑاتے ہوئے بیڈ پر گرا۔۔۔

عرشیہ نے روتے ہوئے اپنے کندھوں پر ہاتھ رکھ لیا اور جہاں سے اس کی شرٹ پھٹی ہوئی تھی۔۔ضمار نے سے نظریں ہٹاتے ہوئے خونخوار نظروں سے داید کو دیکھا جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا وہ جیسے ہی اٹھا ضمار نے ایک مکہ داید کے چہرے پر مارا تھا۔۔۔

اہہہ۔۔۔داید کے منہ سے چیخ نکلی۔۔۔""

لیکن داید نے ضمار کو دیکھا۔۔۔ضض۔۔م۔۔ضمار یہ تمہارا ہے مجھ سے دور جا رہی تھی میں بس پاس کر رہا تھا۔۔۔""

پیچھے ہو ضمار نے پھر سے دھکہ دیا داید جو پہلے ہی نشت میں تھا بیڈ پر گرتے ہی ہوش و ہواس سے بگانہ ہوتے بیڈ پر گر گیا۔۔۔۔۔

یہ۔۔ضمار نے حیرت سے عرشیہ کی طرف دیکھا۔وہ جانتی تھی ضمار کے ذہن میں اس وقت کیا سوالات گردش کر رہے ہیں اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔۔

"میری عزت محفوظ ہے"

آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے اگر ضمار نہ آتا تو اس کی عزت خراب ہونے میں وقت نہیں لگنا تھا۔۔

ضمار نے داید کو سیدھا کر کے بیڈ پر لٹایا اس کے اوپر لحاف درست کر کے دیا۔۔۔اس کے ماتھے پر بوسہ دیا لیکن آنکھوں میں بے پناہ غصہ تھا تم سے صبح بات ہو گی داید اچھے سے اسے کور آپ کرتے وہ داید سے دور ہوا وہ ایک طرفہ چیز دیکھ کر رد عمل ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔۔وہ عرشیہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنے کمرے میں لے گیا کیونکہ اس کے کمرے میں امید سوئی ہوئی تھی۔۔

یہ سب کیا ہے؟ ضمار غصے میں اس سے استفادہ کرنے لگا۔۔

اسے بخار تھا میں دیکھنے گئی تھی کہ اس کی طبیعت ٹھیک ہوئی ہے یا پھر۔۔۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو عرشیہ دماغ خراب ہے تمہارا ادھی رات کو ایک غیر مرد کے کمرے میں تم اکیلی چلی گئی۔یہ جانتے ہوا بھی کہ وہ ایک کھوکھلے دماغ کا مالک ہے۔۔۔جو میڈسن اسے کو میں دے کر گیا تھا اس کمینے نے وہ ایک بجائے نا جانے کتنی کھالی ہے وہ اس کی بات کاٹتے بولا ضمار اپنی پیشانی مسلنے لگا اسے دابد سے زیادہ عرشیہ پر غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

ضمار نے الماری سے اپنی چادر نکال کر اس کے کندھوں پر پھیلائی۔عرشیہ کو شرم محسوس ہوئی تھی وہ اس اپنی بہن سمجھتا تھا اور ایک بہن کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہوتا ہے اپنے بھائی کے سامنے ایسی حالت میں کھڑے ہونا۔۔۔

نہیں پتا تھا کہ میرے ساتھ یہ سب ہو جائے گا۔یہ اس کی غلطی ہے عرشیہ کی انکھیں رونے کے ساتھ غصے کی وجہ سے بھی سرخ ہونے لگی۔۔

دابد کی وجہ سے ضمار کے دماغ کے اوپر سے گزری تھی عرشیہ کی بات۔۔۔۔

تمنا صرف تمہاری بہن کی وجہ سے میرے گھنگرالے بالوں کی وجہ سے وہ ہر مرتبہ مجھے تمنا تصور کر لیتا ہے اور اب بھی وہ مجھے تمنا تصور کر کے میرے قریب ارہا تھا۔میں اس سے بے انتہا محبت کرتی ہوں لیکن وہ ابھی بھی تمہاری بہن کے پیچھے ہے وہ بار بار میری محبت کو دھتکارتا ہے اور اج صرف تمنا کی وجہ سے وہ۔۔۔۔۔""عرشیہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

وہ ہر مرتبہ تمنا کی وجہ سے دھتکاری گئی تھی۔۔ضمار نے اپنی انکھیں سختی سے میچی تھی اس کی بہن اس سے تو دور ہوئی تھی اور ساتھ میں اس کے دوست کو ہمیشہ کے لیے غم میں مبتلا کر گئی اور عرشیہ کو بھی وہ بہنوں کی طرح اپنے پاس رکھتا ہے اس سے اس کی محبت دور ہو رہی تھی۔۔

وہ کیوں مجھے دھتکارتا ہے عرشیہ نے ضمار کا ہاتھ پکڑا تو ضمار نے عرشیہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوالیا وہ کس بہن کا ساتھ دیتا جس کی یادوں کو ابھی تک وہ بھلا نہیں پایا تھا یا جو اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

ضمار تم اسے سمجھاؤ نا میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی عرشیہ ضبط کے اخری مراحل پر پہنچ چکی تھی ضمار اپنی پیشانی مسلنے لگا عجیب کشمکش میں مبتلا ہو گیا تھا ایک طرف دوست ایک طرف بہن ایک طرف منہ بولی بہن۔۔۔۔

عرشیا اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔

ضمار۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے کہا اپنے کمرے میں جاؤ ضمار اس کی بات کاٹتے ہوئے دوسرے سے بولا تھا عرشیہ زار و قطار روتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی ضمار نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی تمام اشیاء ہاتھ مار کر زمین پر بوس کر دی اس کا دل چاہ رہا تھا وہ ہر چیز تہس نہس کر دے۔۔کاش اس کی بہن اس سے دور ہی نہ ہوتی تو آج یہ سب بھی نہ ہوتا۔یاد اید کو اس کی بہن سے محبت نہ ہوتی اسے لبابہ اور کیف سے مزید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اااااااااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ضمار کی چیخ پورے گھر میک گونجی تھی جس کی اواز عرشیہ کو اپنے کمرے تک گی اور وہ بھی کمرے میں جاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔""

عرشیہ نے چینج کیا اور امید کو دیکھا جو ہنوز سوئی ہوئی تھی اس کے پاس جاتی وہ آنسو بہاتی لیٹ گی۔۔۔۔۔"""

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن۔۔۔۔۔""".

عرشیہ صبح امید کر رونے کی آواز سے اٹھی تھی عرشیہ جلدی سے اٹھی اور امید کو پانی گود میں اٹھایا رات کو کافی دیر رونے کی وجہ سے عرشیہ کے سر میں درد ہو رہا تھا لیکن اسے ابھی امید کی فکر تھی وہ امید کو اٹھائے باہر کو گی جہاں ضمار ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا امید کے رونے کی وجہ سے ضمار کا دھیان بھی عرشیہ کی جانب گیا۔۔۔"""

عرشیہ نے امید کو ضمار کی گود میں رکھا تم ذرا اسے پکڑو میں اس کے لیے دودھ بنا کر لے کے اتی ہوں شکر ہے میری بیٹی کی طبیعت ٹھیک ہوئی ہے ضمار نے عرشیہ کے ہاتھوں سے امید کو پکڑا اور اسے دیکھنے لگا امید بھی چپ کر کے اب ٹکر ٹکر ضمار کو دیکھ رہی تھی اور ہنس رہی تھی۔۔۔۔"""

بڑی ہنسی ارہی ہے تمہیں میری جان لیکن تم نے تو مجھے کل ڈرا ہی دیا تھا ضمار امید کہ پیارے سے کالے بال سہلاتے ہوئے کہنے لگا امید اپنے ہاتھوں سے ضمار کی شرٹ کے بٹنوں کے ساتھ کھیل رہی تھی اور کبھی اپنی ٹانگیں ضمار کے سینے پر مارتی تب تک عرشیہ بھی امید کا دودھ بنا کر لے ضمار کے پاس اکر بیٹھ گئی اور امید کو اپنی گود میں لیا اور اسے دودھ پلانے لگی۔۔۔۔

کتنی تکلیف ہوئی ہو گی نا میری بیٹی کو دیکھو اتنا زخم ہو گیا ہے ہاتھ میں جہاں پہ ڈرپ لگی تھی وہ والی جگہ دیکھ کر عرشیہ افسردہ ہو کر کہنے لگی۔۔۔۔

عرشیہ۔۔۔ضمار نے عرشیہ کو پکارا۔۔۔"""

ہاں۔۔۔ عرشیہ نے اپنی نظریں ضمار کی جانب کی۔۔۔"""

کل جو داید نے کیا اس کے میں تم سے سوری کرتا ہو کل میڈ سن کھانے کی وجہ سے وہ نشے میں ہو گیا تھا اسی لیے۔۔۔۔"""

کل والی بات یاد کرتے پھر سے عرشیہ کی آنکھوں میں انسو آئے تھے نہیں ضمار اس میں داید کی غلطی نہیں ہے غلطی میری ہے جو اس کے کمرے میں چلی گی مجھے نہیں جانا چاہیئے تھا۔۔۔۔"""

لیکن میں نے سارے رات سوچ کر ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔"""

کیا۔۔۔۔۔ عرشیہ نے خیرانگی سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"""

پھر جو ضمار نے کہا عرشیہ نے آنکھیں پھاڑے ضمار کو دیکھا لیکن ضمار۔۔۔۔"""

بس جو کہ دیا کہ دیا تمہارے لیے اور داید کے لیے ہی ایسا کر رہا ہو مزید کوئی بحث نہیں ہونی چاہیے آج بات مانو گی تو اچھا ہو گا ورنہ پھر پچھتاتی رہو گی۔۔۔۔"""

داید۔۔۔۔۔ عرشیہ نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔"""

میں سنبھال لو گا تم جاؤ اب تیاری کرو مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے پھر کہی جانا بھی ہے۔۔۔"""

ہمم۔۔۔۔ یہ کہتے عرشیہ امید کو لیے کمرے میں چلی گی۔۔۔۔"""

ضمار بھی اٹھ کر کمرے میں گیا۔۔۔"""""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""

اج پھر کیف اور لبابہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے باہر کھڑے لاشوں کو دیکھ رہے تھے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

۔۔۔۔"""""

اب وہ ڈی ایس پی کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔"""

کیا کہنا چاہو گے اب کیف اور لبابہ میڈم۔۔۔"""؟؟

سر ہم کوشش۔۔۔۔"""

خاموش۔۔۔""" پچھلے چھ مہینوں سے تم لوگوں سے یہ سن رہا ہے کے کوشش کوشش کر رہے کوشش کر رہے ہے یہ کوشش کر رہے ہے لاشیں پر لاشیں ارہی ہے ڈی ایس پی کو آج سخت غصہ ارہا تھا۔۔۔"""""

سر ہمیں بس کچھ دن دے پکا اس بلیک شیڈو کا کچھ نا کچھ کر لے گئے کیف نے التجائی نظروں سے کہا۔۔۔"

تم لوگوں کے پاس ایک مہینہ ہے اس ایک مہینے میں اگر کچھ نا کیا تو اس کیس سے فارغ سمجھئے گا جائے اب یہاں سے۔۔۔""

ڈی ایس پی کے کہنے سے دونوں کیف کے کیبن میں ایے۔۔۔""

اس بلیک شیڈو نے ہمارا دماغ خراب کر دیا ہے میں کیا کروایک وہ تیمور سکندر ہے اس کی آج ہیر نگ ہے وہ بھی آنے والا ہے اگر اس نے مجھ سے بتمیزی کی تو آج اس بلیک شیڈو کا غصہ میں تیمور سکندر پر اتاروں گی۔۔۔۔""

اس سے پہلے کے وہ کیف کچھ لبابہ کے نمبر پر کال ائی پھر سے انجان نمبر سے کال آتے دیکھ لبابہ نے غصے سے کیف کو دیکھا اس تو آج ۔۔۔۔۔۔لبابہ نے کال اٹھائی۔۔۔""

اہم اہم پولیس افسر نی کیسی ہو۔۔۔۔ضمار نے اتراتے ہوے لبابہ سے پوچھا۔۔۔""

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی اور تم قتل کرنے کے بعد ہمیں کال کیوں کرتے ہو لبابہ غصے سے بولی اور کال کی سپیکر ان کیا تا کے کیف بھی سنے۔۔۔""

ہاں مجھے مزہ اتا ہے تم لوگوں کی بے بسی دیکھنے کا تم لوگوں کی مجھے پکڑنے کی تڑپ سننے کا۔۔۔۔""

جب تمہیں پکڑ لیا نا اور عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا تو وہاں جو تمہارے بے بسی ہو گی نا وہ میں دیکھو گی وہاں کیا جواب دو گے ۔۔۔۔""""

پہلی بات۔۔۔۔میں کسی بھی عدالت میں جواب دہ نہیں ہوا گر میں جواب دہ ہو تو وہ ہے اللہ کی زات کے سامنے تم لوگ مجھے پکڑو گے جس دن اس دن میری آپ لوگوں سے نہیں اللہ سے ملاقات ہو گی۔۔۔""

تو پھر اللہ سے ملاقات کرنے کا شوق ہے تو کہہ ڈوب کر مر جاؤ ہمیں کیوں تنگ کر رہے ہو لبابہ نے شدید غصے میں کہا۔۔۔۔""

مجھے انتقام لینا ہے انتقام۔۔۔۔۔اور ابھی تک مجھے میرے انتقام نے زندہ رکھا ہوا ہے جس دن میرا انتقام پورا ہو گیا اس دن بلیک شیڈو نظر نہیں آئے تم لوگوں کو یا تم لوگ مجھے نظر نہیں اوگے۔۔۔۔""

ابھی ضمار بات کر رہا تھا جب عرشیہ ضمار کے پاس آئی کے امید کو دیکھنا میں زرہ باہر جا رہی ہو دوست کے ساتھ ایک ضروری کام ہے عرشیہ اشارے سے بات کرتی امید کو ضمار کے بیڈ پر لٹا گی ضمار نے بھی ہاں مین سر ہلایا اور امید کے پاس جا کر بیٹھ گیا ۔۔۔۔۔""

اتنا غرور بھی اچھی بات نہیں ہوتی ہے بلیک شیڈو کسی نا کسی دن تم ہمارے پکڑ میں اجاؤ گے۔۔۔""

ہاہاہا یا۔۔۔۔تم لوگ میرا زوال لے کر آؤ یہ تم لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے میں نے اللہ سے مہلت لی ہے انتقام کی

""""۔۔۔۔۔

جہنم میں جاؤ گے جس طرح لوگوں کے قتل کرتے ہو۔۔۔""

میں جانتا ہو میں کون ہو کس کو قتل کرتا ہو تم لوگ بھی اچھے سے جانتے ہو جہنم میرے لیے نہیں ہے۔۔۔۔""

تم چاہتے کیا ہو کس طرح کا انتقام چاہتے ہو کیون چاہتے ہو۔۔۔۔""

مجھے انتقام چاہیئے۔۔۔جان کا انتقام۔۔۔میری بہن کا انتقام۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے ضمار کے لہجے میں ایک کرب اور ازیت لبابہ اور

کیف کو بھی محسوس ہوئی۔۔۔۔""

لیکن ہم سے ہی کیوں۔۔۔""

کیونکہ تم لوگوں کی زندگی برباد کرنا چاہتا ہو جس طرح میں کرب سے گزرا ہو تم لوگ بھی گزرو اس کے لیے تیار رہنا۔۔۔""

اتنا اترا و مت بلیک شیڈو جس دن تمہاری کوئی کمزوری ہمارے ہاتھ اگی تو اس دن تم کو ہم سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔۔""

میں وہ ہو جو اپنی پیدا ہونے والی کمزوری کو اپنے ہاتھوں سے مار دیتا ہوتا کے میرے دشمن مجھ تک پہنچنے کے لیے اس کا استعمال نا

کرے آج تک میرے کوئی کمزوری پیدا نہیں ہوئی ابھی ضمار نے یہ کہا ہی تھا امید نے رونا شروع کر دیا ضمار نے جلدی سے امید کے

جو چپ کروانا چاہا۔۔۔""

اہاں۔۔۔۔۔۔یہ بچی کون ہے بلیک شیڈو۔۔۔تمہاری بیٹی۔۔؟؟

لبابہ نے دھکے سے ہی تیر پھینکا تھا جو سیدھا ضمار کے دل پر لگا اس نے ڈرتے ہوئے امید کی جانب دیکھا جو ابھی بھی رو رہی تھی

""""۔۔۔۔

تم لوگ اس بچی تک کبھی نہیں پہنچ پاؤ گے اس کو ہاتھ بھی نہیں لگا پاؤ گے یہ کہتے ضمار نے جلدی سے کال بند کی اور ڈرتے ہوئے

امید کو اپنی گود میں اٹھایا اپنے سینے سے لگا لیا جیسے اس کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تمنا کی طرح اسے بھی وہ لوگ امید کو چھین لے گے

ضمار کتنا بھی مضبوط ہو لیکن تمنا کے بعد وہ امید کے لیے ڈر گیا تھا امید بھی ضمار کے سینے سے لگتی چپ ہوئی۔۔۔""

میری پرنسز۔۔۔میک تمہیں کچھ نہیں ہونے دو کچھ بھی نہیں ایک آنسو ضمار کی آنکھ سے نکل کر امید کے بالوں پر گرا تھا

"""۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے بلیک شیڈو کی وہ بچی کمزوری ہے کیف ہم اس بچی کو ڈھونڈنا ہو گا لیکن کیسے اج تک تو ہم بلیک شیڈو کو نہیں دیکھ پائے اس سے پہلے کہ کیف بلیک شیڈو کے بارے میں کچھ بولتا ایک ادمی کیبن میں ایا۔۔۔۔

میڈم وہ تیمور سکندر ایا ہے اور اپ سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔

ایک اس بلیک شیڈو نے دماغ کھایا اور اب یہ میرا دماغ کھانے اگیا کیف میرے ساتھ آؤ اب اس کے ساتھ بھی دو دو ہاتھ کرتے ہیں میں دوبارہ کہہ رہی ہوں اس نے میرے ساتھ بدتمیزی کی نا تو اس بلیک شیڈو کا سارا غصہ میں اس تیمور سکندر پر نکال دوں گی

"""""۔۔۔۔

اچھا چلو تو اتنا غصہ مت کرو جا کے دیکھتے ہیں یہ کیا ڈرامہ کرنے ایا ہے۔۔۔۔"""

کیا ڈرامہ کرنے ائے گا اج اس کی ہیئرنگ ہے کورٹ میں اس نے جانا ہے اور اس کو تو اج میں سزا دلوا کر رہوں گی یہ کہتے ہوئے کیف اور لبابہ کیبن سے باہر چلے گئے جہاں تیمور سکندر بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو نا طہام میرا دل کر رہا ہے آج ہبی جان کے پاس چلو تم مجھے لے جاؤ نا پلیز۔۔دل طہام کے کمرے میں آتے ہوئے اس سے کہنے لگی۔۔۔"""

لیکن دل بھائی نے منع کیا تھا کے تمہارا پاؤں ٹھیک نہیں ہے کھیلنا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

لیکن میرا دل کر رہا ہے جانے کو مجھے نہیں پتا مجھے جانا ہے ورنہ میں ناراض ہو جاؤ گی دل منہ بناتے وہاں ہی بیٹھ گی جب کے طہام بھی بور ہو رہا تھا اچھا چلو چلتے ہے لیکن اگر بھائی نے کچھ کہا تو اس کی زمدار تو ہو گی مجھے ڈانٹ مت پروانا۔۔۔"""

اچھا اچھا ٹھیک ہے ہبی جان تمہیں کچھ بھی نہیں بولیں گے چلواؤ چلیں دل کی بات سنتے ہوئے طہام بھی اٹھ کر چلا گیا جانا تو انہوں نے ڈرائیور کے ساتھ ہی تھا لیکن کیف سے انہوں نے پوچھا تھا کہ نہیں تھا۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ائے ائے میڈم جی اپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا تیمور سکندر لبوں میں سگرٹ دبائے لبابہ اور کیف کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے پولیس اسٹیشن میں بیٹھنے کا تمہارے باپ کا ڈیرا نہیں ہے یہ اور اس سگرٹ باہر پھینک لے کے آؤ یہاں پر پینا الاؤ نہیں ہے لبابہ بھی اس کے سامنے کرسی پر ٹانگ کے اوپر ٹانگ رکھتے ہوئے بیٹھتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔۔

اپ کیوں مجھ سے پنگا لے رہی ہیں میڈم اپ جیسی جو پولیس افسر نیا ہوتی ہیں نہ وہ ہم جیبوں میں لے کے گھومتے ہیں جب بھی دل کرے انہیں بیڈ پر لے جاتے ہیں جب بھی دل کرے ہم اس پولیس اسٹیشن کو اپنا گھر سمجھ لیتے ہیں اپ کو کچھ سال ہوئے ہیں یہاں پر نوکری کرتے ہوئے اور اپ یہاں کی مالکن بن بیٹھی ہیں تیمور سکندر بھی سگریٹ کو نیچے پھینکتے اپنے پیروں تلے روندنے لگا۔۔۔۔

وہ پولیس افسر نیا بھی جو ہوتی ہیں نا وہ تمہارے جیسی بد لحاظ ہی ہوتی ہوں گی لیکن مجھے ایسی مت سمجھنا میں تمہاری جان حلق سے نکالوں گی اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا لبابہ تیمور سکندر کے قریب ہوتے ہوئے انکھوں میں غصہ لیے اسے دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔۔

تو اپ بھی اس جیسی بن جائیں یقین کریں بہت مزہ۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ تیمور کچھ اور کہتا کیف نے اگے بڑھتے ایک مکہ تیمور سکندر کے جبڑے پر مارا تھا کہ تیمور سکندر کا جبڑا ہی ہل گیا تھا خبر دار جو لبابہ کے بارے میں ایسی بات کی زبان گدی سے کھینچ لوں گا کیف نے تیمور سکندر کا گریبان پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور تیمور سکندر کی اواز سن کر لبابہ کو بھی بے حد غصہ ایا۔۔۔۔۔۔

تمہارے اتنی ہمت تمہارے ہاتھ میرے گریباں تک پہنچے تیمور سکندر نے بھی کیف کو مارنا چاہا جب لبابہ نے بھی ایک تھپڑ تیمور سکندر کے چہرے پر مارا تھا یہ تھپڑ تمہیں ہمیشہ یاد رکھے گا کہ لبابہ ملک تمہاری ان پولیس افسرنیوں جیسی نہیں ہے میں لبابہ ملک ہوں جو تمہاری زبان کو کاٹ کے ناکتوں کو کھلانے کی ہمت رکھتی ہے۔۔۔۔

کیف نے تیمور کا گریبان چھوڑا تمہیں تو اج میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے کر کے ہی رہوں گا کیف نے اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے تیمور سے کہا۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے تیمور کچھ اور کہتا پولیس اسٹیشن کے دروازے کو کھولتے ہوئے دل بھاگتے ہوئے کیف کے پاس ائی اور اس کے گلے لگ گئی ہی جان دیکھے میں اگئی ہوں دل نے ادھر ادھر تو دیکھا نہیں سیدھا کیف کے سینے سے اکر لگ گئی۔۔۔۔

کیف نے حیرانگی سے پہلے اپنے سینے کے ساتھ لگی دل کو دیکھا اور اس کے پیچھے آتے طہام کو جو ڈرتے ڈرتے پولیس اسٹیشن میں داخل ہو رہا تھا وہ اپنے بھائی کے غصے کو جانتا تھا اس ٹائم اپنے بھائی کا لال چہرہ دیکھ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے دل کو یہاں لا کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔۔

دل۔۔۔۔۔ کیف نے دل کو آپنے سے الگ کیا اور اسے دیکھنے لگا دل اس وقت لال گھٹنوں تک اتا فراک پہنے نیچے پاجامہ پہنے اپنے لمبے بالوں کی پونی کیے اپنی گرے آنکھوں سمیت وہ بالکل گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔"""""

تم یہاں پہ کیا کر رہی ہو دل کیف نے ایک نظر تیمور کو دیکھا جس کی گندی نظریں دل پر ہی تھیں۔۔۔۔

وہ ہبی جان میرا دل کر رہا تھا نا اپ سے ملنے کو اسی لیے میں نے طہام کو بولا کے وہ مجھے اپ کے پاس لے جائے اپ کو میں نے کال بھی کی تھی لیکن اپ نے اٹھائی ہی نہیں دل نے جھوٹ بولا تو اس لیے میں اپ سے ملنے اگئی کیوں اپ کو اچھا نہیں لگا میں اپ سے ملنے ائی ہوں دل اپنے ہونٹ باہر نکالتے ہوئے کیف سے بولی جب اس کی ایسی حرکتیں دیکھ کر تیمور کے دل میں گدگدی سی ہونے لگی وہ اپنی ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے دل کو گندی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

دل کمرے میں جاؤ میں آتا ہو۔۔۔۔ طہام دل کو لے کر جاؤ کیف نے تیمور کی نظریں دل پر دیکھتے ہوئے اپنی مٹھیاں غصے سے بند کی اس کا انگ انگ اگ برسا رہا تھا تیمور کو ایسی نظروں سے دل کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔۔"""

لیکن ہبی جان۔۔۔۔۔ دل نے پھر سے کیف کو بلانا چاہا۔۔۔"""

میں نے کہا نا جاؤ۔۔۔۔ کیف نے دھاڑ کر دل کو کہا دل نے ڈرتے ہوئے کیف سے دو قدم پیچھے لیے اور بھاگ کر سامنے والے کمرے میں چلی گئی طہام بھی دل کے پیچھے پیچھے اس کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 37 ❤□❤□

اوہ اے ایس پی کیف ملک تمہاری بیوی وہ بھی اتنی چھوٹی اور خوبصورت کیا مال رکھا ہے۔۔۔۔۔ تیمور اپنی مونچھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے کیف کو کہنے لگا اور کیف ساری دنیا کے بارے میں تو سن سکتا تھا لیکن اپنے دل کے بارے میں وہ بھی ایسی بکواس تیمور کے کہنے کی دیر تھی کیف نے ایک مکہ پھر سے تیمور کے چہرے ہے مارا جس سے تیمور کو اپنے منہ میں خون گھلتا ہوا محسوس ہوا

"""_____

تمہاری اتنی ہمت تم دل کے بارے میں ایسی باتیں کرو تمہیں میں جان سے مار دو گا کیف اسے پکڑتے لگاتار مارتا جا رہا تھا جب تیمور کے لوگ بھی اگے اتے پولیسس والوں سے اپنے سردار کے بیٹے کو چھڑوانے لگے لیکن کیف تیمور کو چھوڑنے والا ہی نہیں تھا

"""_____

کیف کیف۔۔۔۔بس کرو کر جائے گا وہ لبابہ نے اگے اتے کیف کو پکڑا اگر تیمور کو کچھ ہو جاتا تو کیف کے ساتھ بہت کچھ غلط ہو سکتا تھا۔۔۔"""

اسے مین جان سے ہی مارنا چاہتا ہوا اس کی ہمت کیسے ہوئی دل کے بارے میں ایسا کہنے کی۔۔۔"""

تم نے اچھا نہیں کیا کیف ملک میں پر ہاتھ اٹھا کے اس کی قیمت تمہیں چکانی پڑے گی۔۔۔"""

اور تم نے جو میری بیوی ہے نظر ڈالی ہے نا اس کی قیمت بھی تمہیں چکانی پڑے گی کیف بھی غصے کی وجہ سے پھولتے سانس سے تیمور سے کہنے لگا۔۔۔۔"""

تم دفع ہو جاؤ یہاں سے لبابہ نے بھی چیخ کر کہا۔۔۔"""

تیمور نے اپنے منہ سے نکلتا خون صاف کیا دیکھ لو گا تم سب کو میں چلو۔۔۔۔اپنے آدمیوں کو کہتے تیمور یہاں سے چلا گیا اندر کمرے میں بیٹھی دل رو رہی تھی کیونکہ اس کے ہی نے اسے سب کے سامنے ڈانٹا تھا۔۔۔"""

کیف ریلکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہوتا اور تم دل پر غصہ مت کرنا اگر وہ اگی تو کوئی بات نہیں۔۔۔"""

وہ آتی مجھے کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن اس پر تیمور کی نظر پر گی ہے اور میں اس کمینے انسان کو جانتا ہو۔۔۔۔۔

تم ہو نا اس کی حفاظت کر سکتے ہو نا لبابہ نے کیف کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے کہا۔۔۔۔"""

ہاں میں اپنی دل کا خیال رکھ سکتا ہو۔۔۔یہ کہتے کیف اندر چلا گیا جہاں دل بیٹھی تھی۔۔۔۔"""

"""_____

جیسے ہی کیف دل کی پاس گیا دل ناراض ہوتے اپنا چہرہ موڑ گی جس کو دیکھ کر کیف کو مزید غصہ آیا ایک تو وہ اسے بنا بتائے اگی تھی اور اس کے بارے میں تیمور کی بکواس۔۔۔۔"""

دل۔۔۔۔ کیف نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔"""

مجھے اپ سے بات نہیں کرنی ہے دل اپنے اپنا چہرہ دوسری جانب کیے ہی کئے کیف سے ناراضگی میں بولی۔۔۔۔

دل مجھے غصہ مت چڑھاؤ پہلے ہی مجھے تم ہے غصہ ہے کے تم یہاں اگئی ہو وہ بھی بنا بتائے اور اب تم منہ پھلا کے بیٹھ گئی ہوں اور طہام تمہیں کسی نے کہا تھا دل کو یہاں پر لے کے انے کے لیے اب کیف کا غصے کا رخ طہام کی جانب تھا کیف کے پوچھنے پر طہام ہڑ بڑایا۔۔۔۔

بھائی وہ دل نے کہا تھا میں نے اسے منع بھی کیا تھا لیکن۔۔۔۔۔

ہاں تو میں نے کہا تھا کیا میں اپنے ہی جان سے ملنے نہیں اسکتی دل اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے لڑا کو عورتوں کی طرح کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔

دل تم اسکتی ہو لیکن ایسے نہیں اسکتی بنا بتائیں تمہیں پتہ تھا ناوہ گندا انکل تمہارے بارے میں کتنی گندی باتیں کر رہا تھا اور تم اوپر سے میری بات کو اگنور کر رہی ہو آئندہ کہی بھی مجھے بنا بتائے نا نکلا وہ دل کو تھورا پیار سے اور تھورا غصے میں سمجھانے لگا لیکن دل منہ بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔"""

اپ نے مجھے ڈانٹا ہے اپ گندے ہیں مجھے اپ سے بات نہیں کرنی اب میں جا رہی ہوں یہاں سے چلو طہام دل چیر سے اٹھتی طہام ی کا ہاتھ پکڑے باہر چلی گئی اور دل کو طہام کا ہاتھ پکڑے الگ سے کیف کے دل میں اگ لگی تھی ایک تو اس کو میں نے سمجھایا ہے کتنی دفعہ کہا ہے طہام سے تھوڑا دور رہا کرو لیکن یہ سمجھتی ہی نہیں۔۔۔۔

دل میری بات تو سنو کیف اس کے پیچھے پیچھے گیا لیکن وہ لبابہ کو بھی ایک نظر دیکھتی ہوئی منہ بناتے ہوئے چلی گئی۔۔۔۔

کر دیا نا ناراض کہا بھی تھا اسے ڈانٹ مت پیار سے سمجھانا وہ ائندہ نہیں ائے گی۔۔۔۔

میں نے تو اتنا نہیں ڈانٹا تھا تھوڑا سا ڈانٹا تھا ناراض ہو کے چلی گئی چلو کوئی نہیں گھر جا کے منالوں گا اس کے پسند کا ٹیڈی بھی لے جاؤں گا اور وہ جھٹ سے مان جائے گی۔۔۔۔۔

ہاں تمہارے پاس اسان طریقہ ہے اس سے منانے کا ٹیڈی بیئر لے کے جانے کا لبابہ ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

جبکے باقی پولیس والے کو وہاں کام کرتے تھے اپنے سر کو اپنی چھوٹی سی بیوی کی ناراضگی کی وجہ سے پریشان ہوتے دیکھ ہنسنے لگے

"""_____

"""""_____

ابھی لبابہ کچھ اور کہتی لبابہ کے نمبر پر کال آئی اور موبائل پر راج کی کال اتے دیکھ لبابہ کے لبوں پر خود بخود ہی مسکراہٹ اگئی راج جانے انجانے میں لبابہ کی مسکراہٹ کی خوشی کی وجہ بنتا جارہا تھا ایک منٹ رکو کیف راج کی کال ہے۔۔۔۔۔"""

اہم اہم یہ اج کل راج کچھ زیادہ ہی تمہارے قریب نہیں اتا جارہا کیا کوئی خاص بات ہے کیف نے ائی برو چکاتے ہوئے لبابہ سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں خاص بات تو ہے لیکن ابھی نہیں بتاؤں گی رات کو گھر اؤ گے نا پھر بابا کے سامنے بتاؤں گی۔۔۔۔۔

لبابہ کوئی ایسی ویسی بات ہے تو مجھے پہلے ہی بتادو مجھے بعد میں پتہ تو نہیں نا تمہارا سر پھاڑ دوں گا میں۔۔۔۔۔۔

ارے نہیں نہیں ایسی ویسی بات نہیں ہے رات کو گھر انا دل کو بھی لے کر انا اسے منا کر تو پھر بات کریں گے اس معاملے میں میں ذرہ راج کی کال سن لوں یہ کہتے ہوئے لبابہ اپنے کیبن میں راج کی کال اٹھاتے ہوئے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم میڈم کیا حال ہے میری میڈم کا جب کہ راج کے منہ سے میری میڈم سن کر لبابہ کا دل دھڑکا راج نے پہلی دفعہ میری میڈم کہا تھا۔۔۔۔

تمہاری میڈم کا بہت برا حال ہے ایک مجرم ایا تھا اس نے تو میرا سر کھا لیا ہے اور میرا موڈ بہت خراب ہے۔۔۔۔

میڈم کا موڈ خراب ہو اور اپن کچھ نہ کرے ایسا کچھ ہو ہی نہیں سکتا میڈم چلیں جلدی سے تیار ہیں میں پانچ منٹ میں اپ کے پولیس اسٹیشن کے باہر اتا ہوں پھر اپ کو کہیں لے کر جانا ہے اپ کے لیے میرے پاس ایک سرپرائز ہے کہ اپ کا موڈ منٹو میں ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

کیسا سرپرائز راج۔۔۔۔

میڈم اپن نے سرپرائز بتادیا تو پھر وہ سرپرائز تو نہ رہا نا اب اپ ایسے تو نہ کہیں کہ میں اپ کو سرپرائز بتادوں۔۔۔

چلیں جلدی سے تیار ہو جائیں میں اتا ہوں یہ کہتے ہوئے راج نے لبابہ کی سنے بغیر کال بند کر دیں ایک تو اس کا کچھ نہیں ہو سکتا میری بات ہی نہیں سنتا لبابہ بھی اپنے ماتھے پر تھپڑ مارتے ہوئے راج کے بارے میں کہنے لگی۔۔۔

کدھر جانے کی تیاریاں ہیں کیف بھی لبابہ کے کیبن میں اکر اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔"""

وہ راج مجھے کہیں لے کر جانا چاہتا ہے تو مجھے اس کے ساتھ جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ اتنی جلدی بھی تم کسی پر یقین مت کرو اب اس نے تمہارے ساتھ کچھ کر دیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے نہیں نہیں کیف وہ ایسا نہیں ہے وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے اور ہم بہت جلد شادی بھی کرنے والے۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔۔شادی کیف انکھیں آنکھیں پھاڑے لبابہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

اچھا باقی باتیں تب بتاؤ گی جب تم گھر میں اؤ گے تو پھر کریں گے ابھی مجھے اس کے ساتھ جانا ہے لبابہ بائے بائے کرتی پولیس سٹیشن سے باہر چلی گئی دس منٹ کے اندر اندر ہی راج گاڑی سے باہر نکلا کھلی شرٹ گلے میں پہنی چین ادھی شرٹ پینٹ سے باہر نکلی ہوئی انکھوں پر چشمہ لگائے اپنی چین کو انگلیوں سے گھماتا ہوا وہ لگ تو وہ لفنگا ہی رہا تھا لیکن راج کا سٹائل ہی ایسا تھا جو اس پر سوٹ کرتا تھا۔۔۔۔

اگے راج تم اتنی جلدی۔۔۔

میڈم کے پاس پہنچنے کے لیے اپن کو پانچ منٹ ہی کافی ہیں اپنا چشمہ اتارتے ہوئے ایک انکھ لبابہ کو مارتے ہوئے کہنے۔۔۔۔

ویسے تم نے کہاں لے کر جانا ہے مجھے۔۔۔۔

جہاں بھی لے کر جاؤں گا اپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بس اپ میرے ساتھ چلیں کار کا دروازہ کھولتے راج نے لبابہ کو اندر بٹھایا جبکہ کیف دروازے سے لبابہ کو راج کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھنے لگا ایک نظر راج نے کیف کو دیکھا اور اپنی دو انگلیوں سے اسے سلام کیا کیف کو راج کا حلیہ اور اس کا رویہ کچھ عجیب لگتا تھا لیکن وہ بھی کچھ کہہ نہیں سکتا تھا راج بھی لبابہ کو لے کر چلا گیا۔۔۔۔

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عرشیہ داید کے کمرے میں جانا نہیں چاہتی تھی وہ داید کی حرکت کے بارے یاد کر کے رو رہی تھی جب اسے پھر سے کال آئی

"""۔۔۔۔

عرشیہ نے اپنے آنسو صاف کرتے موبائل اٹھا کر دیکھا پھر سے وہی انجان نمبر سے کال آتے دیکھ کر عرشیہ کو غصہ آیا ایک تو اس نے جان کھائی ہوئی ہے میری عرشیہ کو جی بھر کر غصہ آیا اج تو اس نے اسے کھری کھری سنانے کی ٹھان کی کال اٹھائی۔۔۔۔"""

آپ کو ایک بار کی بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کے مجھے آپ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے پھر آپ کیوں منہ اٹھا کر مجھے کال کر دیتے ہے رونے کی وجہ سے عرشیہ کی آواز بھاری ہو گی تھی جیسے سن کے دوسری جانب ارقم کا دل رکا۔۔۔۔۔""

سنہری اپ رو رہی ہے۔۔۔۔۔ارقم نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

جبکے اس آدمی سے سن کے عرشیہ کو خیرت ہوئی اسے کیسے پتا چلا وہ رو رہی تھی۔۔۔""

آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے مسٹر اپ کو کہا ہے نا مجھے کال نا کیا کرے میرا آپ سا کوئی لینا دینا نہیں دوسری جانب عرشیہ کی بات سن کر گہری خاموشی چھا گی کچھ پل تو ارقم کچھ نا بولا لیکن جب بولا عرشیہ کے جسم کو ساکت کر گیا۔۔۔۔""

سنہری میں آپ کو کال کرو یا نا کرو لیکن آیندہ آپ روئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اگر مجھے پتا چلا کے آپ روئی ہے تو مین آپ کو اپنے پاس لے آؤ گا ارقم نے جس لہجے میں کہا تھا عرشیہ کا جسم ساکت رہ گیا۔۔۔۔""

اج کے بعد اگر آپ روئی سنہری تو میں آپ کو اپنے پاس لے آؤ گا اور کسی کا لحاظ بھی نہیں کرو گا اور آپ کے دوستوں کی بھی پرواہ نہیں کرو گا۔۔۔۔""

تت۔۔تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔۔۔عرشیہ غصے سے آپ پر سے تم پر اگی وہ کب سے عزت سے بات کئے جا رہی تھی اب تو وہ حد پار کر رہا تھا۔۔۔۔""

دھمکی نہیں دے رہا ہو سہنری۔۔۔۔میں نہیں چاہتا آپ کوئی ہرٹ کرے اور آپ روئے۔۔۔۔""

تو تم بھی مجھے ہرٹ ہی کر رہے ہو عرشیہ بہت سوچنے کے بعد اتنا ہی بولی کہ شاید اگلے بد دماغ انسان کو عقل اجائے اور وہ اسے کال کرنا بند کر دیں۔۔۔۔۔

سنہری اپ غلط کہہ رہی ہیں میں اپ کو کبھی ہرٹ نہیں کر سکتا مر کے بھی نہیں اپ کو ہرٹ کرنے سے پہلے میں اپنی جان دینا پسند کروں گا میں بس اپ کو بتا رہا ہوں کہ میں اپ سے محبت کرتا ہوں اگر اپ مجھے یوں ہی نظر انداز کرتی رہیں گی میری محبت کو نظر انداز کرتی رہیں گی تو میری محبت اندر ہی اندر گھٹن بنتی جائیں گی اپ پلیز میری محبت کو قبول کر لیں ارقم پیار بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔""

دیکھیں مسٹر تم جو کوئی بھی ہو میں بتا رہی ہوں کہ میں کسی اور سے پیار کرتی ہوں میں اسی سے شادی کروں گی اب تم نے جو کرنا ہے نا کرو تم کیا سوچتے ہو کہ کوئی بھی اٹھ کر اکے مجھے پھول دے گا مجھے کال پر اپنی محبت کا اظہار کرے گا اور میں بنا دیکھے بنا جانے

اس کی محبت بھی یقین کر لوں گی ایسا کبھی نہیں ہو گا عرشیہ کا دل کیا ہوا وہ اس انسان کا گلا ہی دبا دے جو اسے تنگ کیے جا رہا تھا وہ بھی ضمار کو بھی نہیں بتا سکتی تھی اور نہ ہی داید کو کیونکہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پریشان تھے۔۔۔۔

دیکھیں سنہری۔۔۔۔""

شٹ اپ میں سنہری نہیں ہو تو مجھے سنہری مت کہیے گا اللہ حافظ یہ کہتے ہوئے عرشیہ نے جلدی سے کال بند کر دی۔۔۔۔

ایک تو اس بندے نے تنگ کر کے رکھ دیا ہے کیا کروں میں اس کا۔۔ عرشیہ بیڈ پر موبائل پٹختے غصے سے بولی اور امید کے ساتھ بزی ہو گی۔۔۔۔""

ارقم اپنے بیڈ روم میں بیٹھا عرشیہ کو کال کر رہا تھا عرشیہ کی کام بند ہونے پر ارقم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی میں آپ کو ایک دن اپنی محبت کا یقین دلاؤں گا اور پھر آپ کو اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں صرف ارقم دیکھائی دے گا ارقم اپنا سر بیڈ کی ٹیک کے ساتھ لگاتے عرشیہ کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔""

کیا ہوا میرے بیٹے کو۔۔۔۔ مسرت بیگم کی طبیعت اب کچھ ٹھیک تھی اسی لیے وہ چلتی ہوئی ارقم کے پاس خود ایک تھی ڈاکٹروں نے کہا تھا وہ خود چلا کرے۔۔۔۔""

کچھ نہیں دادو بس آپ کی بہو سے بات کر رہا تھا لیکن آپ کی بہو بہت روڈ ہے بات ہی نہیں کرتی۔۔۔۔""

پہلے مجھے تصویر تو دیکھاو مجھے بھی پتا لگے میرے بیٹے کی پسند کیسی ہے۔۔۔۔""

آپ کو میری پسند پر شک ہے کیا ارقم اپنے موبائل سے عرشیہ کی تصویر نکالتے ہوئے مسرت بیگم کے سامنے کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔""

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرے بیٹے کی پسند تو بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔""

خوبصورت تو بہت ہے لیکن دادی انہیں میری محبت پر یقین ہی نہیں ہے۔۔۔۔

تو اچھی بات ہے نا ارقم لڑکیوں کو کبھی بھی لڑکوں کی باتوں پر اتنی جلدی یقین نہیں کرنا چاہیے اور اج کل تو ماحول بھی ایسا ہے کہ لڑکے لڑکیوں کو اپنی محبت کا یقین دلا کر ان کے ساتھ ٹائم پاس کر کر ان کی زندگی حراب کرتے ہیں اور یہ تو میری بہو کی اچھی بات ہے کہ وہ تمہاری بات پر اتنی جلدی یقین نہیں کرتی ہاں اگر تم اسے عزت دیتے ہو اس سے سچا پیار کرتے ہو تو ایک نا ایک دن اسے تمہاری محبت پر یقین ضرور اجائے گا۔۔۔۔

لیکن دادو مجھے سمجھ بھی تو نہیں اتی نہ میں انہیں اپنے پیار کا یقین کیسے دلاؤں وہ میری بات ہی نہیں سنتی ہے ارقم منہ بناتا ہوا مسرت بیگم کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔۔

میرے بچے میری بات سنو اگر وہ تمہارے نصیب میں ہوئی نا تو اللہ پاک تمہاری محبت خود بخود اس کے دل میں ڈال دیں گے اگر تم اسے عزت دیتے ہو تو تمہاری عزت دینے کی وجہ سے اس کے دل میں تمہاری عزت بنے گی اگر تم اسی سے پیار کرتے ہو پیار بھی وہ جو سچا ہے اس کیلئے تم کچھ بھی کر گزرو تو ایک نہ ایک دن اس کے دل میں تمہاری جگہ ضرور بن جائے گی مسرت بیگم ارقم کے بال سہلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

لیکن دادو۔۔۔ یہ نا ہو مرتے مرتے انہیں میری محبت کا یقین اے لیکن پھر میں ان کے پاس نا ہو۔۔۔"""

ہٹ بتمیز۔۔۔ کیسی باتیں کر رہے ہو ارقم تمہارے علاوہ میرا ہے ہی کون مسرت بیگم آنسو بہاتے ارقم سے کہنے لگی۔۔۔"""

اوفووو دادو۔۔۔۔ آپ تو رونے لگ گی میں نے تو اسے کی بات کی تھی ارقم اپنی دادی کے آنسو صاف کرتے ہوے کہنے لگا

"""۔۔۔

آئندہ ایسی بات نا کہنا ورنہ میں ناراض ہو جاؤ گی۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے دادی۔۔۔۔ پکا آیندہ ایسی بات نہیں کرو گا ارقم نے اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔"""

مسرت بیگم نے ارقم کو اپنے گلے لگایا مسرت بیگم کو ہمشہ ارقم نے اپنے بیٹے کی خوشبو آتی تھی۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راج لبابہ کو لے کر ایک ریسٹورنٹ چلا گیا جہاں اس نے اس کے لئے سرپرائز رکھا تھا۔۔۔"""

راج یہاں کیوں لے آئے ہو۔۔۔۔"""

کیونکہ اپن کو میڈم کو سرپرائز دینا ہے۔۔۔"""

بیٹھے تو سہی آپ۔۔۔۔ لبابہ بھی مسکراتے ہوئے وہاں ہی بیٹھ گی لبابہ کو راستے میں راج شاپنگ مال لے گیا تھا پہلے اس نے وہاں سے لبابہ کے کپڑے چینج کروائے پیارا سا ڈریس پہنا کر وہ اسے ہوٹل لے کر آیا تھا۔۔۔۔"""

اب بتا بھی دو ایک ایسا سرپرائز ہے راج مجھ سے اور انتظار نہیں ہو رہا لبابہ خوش ہوتے ہوئے راج سے کہنے لگی۔۔۔۔

اپ اپنی انکھیں بند کریں۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کرتی ہوں اپنی انکھیں بند اب جلدی سے مجھے سرپرائز دو لبابہ نے انکھیں بند کر کے اپنا ہاتھ اگے کیا۔۔۔۔

راج کرسی سے اٹھ کر لبابہ کے پاس ایا اور اسے کھڑا کیا لبابہ ایسے ہی انکھیں بند کیے کھڑی ہوئی راج اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا سارا ہوٹل ان دونوں کو دیکھنے کے لیے ان کے ارد گرد جمع ہو گیا تھا اور راج نے ان لوگوں کو اشارہ کیا جن لوگوں کو اس نے ہائر کیا تھا وہ بھی لوگ پھولوں کی پتیاں اٹھائے ان دونوں کے پاس اگئے۔۔۔۔""

میڈم انکھیں کھولیں لبابہ نے جیسے ہی انکھیں کھولی اسے نے نیچے دیکھا جہاں راج گھٹنوں کے بل بیٹھا اپنے ہاتھوں میں رنگ لیے اسے پروپوز کر رہا تھا لبابہ انکھیں پھاڑے پھر سے اسے اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے دیکھا اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا اسے ایسا لگا جیسے اس کے دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہو کر اس کا دل باہر اجائے گا۔۔۔۔

میڈم کیا اپ اپنے اس پاگل سے راج سے شادی کریں گی میں اپ کو اپنی طرف سے نکاح کا پیغام دیتا ہوں میں اپ کو اپنے نکاح میں لے کر اپنی شریک حیات بنانا چاہتا ہوں کیا اپ میرے نکاح میں اکے میرے چھوٹے چھوٹے بچوں کی ماں بننا پسند کریں گی

راج معصومیت اسے کہتے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ گیا۔۔۔۔

لبابہ نے ایک نظر راج کو دیکھا اور پھر سارے لوگوں کو جو اس کے جواب کے منتظر تھے۔۔۔۔

راج میں نے اپنی زندگی کے سارے فیصلے لینے کا حق اپنے بابا کو دیا ہے میری زندگی کا ہر فیصلہ بابا نے کیا ہے اور اگے بھی وہیں کریں گے لیکن میرے دل میں تمہارے لئے بے حد عزت ہے اور مجھے یقین ہے کہ میری پسند ہی بابا کی پسند ہو گی تو میں تمہارے پروپوزل کو ایکسیپٹ کرتی ہوں لبابہ خوش ہوتے ہوئے اپنا ہاتھ اگے کیا راج نے لبابہ کا ہاتھ پکڑ کر اس میں رنگ پہنائی تو سارے ہوٹل میں تالیوں کے گونج اٹھی اور پھولوں کی پتیاں ان دونوں پر برسائی گئی راج نے نہ چاہتے ہوئے بھی جانے انجانے میں لبابہ کو گلے لگایا اور لبابہ تو لبابہ راج کا دل بھی لبابہ کو اپنے ساتھ گلے لگا کر دھڑکا تھا۔۔۔۔

راج کو پل بھر میں اپنا بدلہ بھولتا ہوا محسوس ہوا لیکن وہیں تمنا کی روتی ہوئی انکھیں اور امید کو دور کرنے کی دھمکی یاد اتے اس نے سختی سے لبابہ کو اپنے سے دور کیا لیکن اپنے چہرے پر مسکراہٹ ہی رکھیں۔۔۔۔

بہت اچھا سرپرائز دیا ہے تم نے راج اور مجھے یہ رنگ بہت پسند ائی اسے میں ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھوں گی لبابہ نے سرخ چہرے کے ساتھ شرماتے ہوئے راج سے کہا باقی سب لوگ بھی اپنے اپنی جگہوں پر بیٹھ کے خوشی سے انہیں دیکھنے لگے۔۔۔۔

میں اپ کو ساری زندگی سرپرائز دیتا رہوں گا میڈم یہ اپ کے راج کا وعدہ ہے راج نے گمبھیر لہجے میں کہا لیکن لبابہ اس لہجے کو جان نہیں پائی کاش وہ جان جاتی تو اگلی زندگی میں جتنی اذیتیں سہنے والی تھی اس سے بچ جاتی۔۔۔۔۔۔

راج نے لبابہ کو کرسی پر بٹھایا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا دور ایک شخص کب سے لبابہ کو دیکھتیا جا رہا تھا راج نے ایک دفعہ دیکھا بھی تھا لیکن اگنور کر گیا لیکن دوبارہ سے راج نے اس شخص کو دیکھا وہ ابھی بھی لبابہ کو ہوس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

راج نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی اور غصے سے اس شخص کو دیکھا لیکن اس شخص نے ضمار کی نظروں کو اگنور کرتے اپنی ہوس بڑی نظریں لبابہ پر ہی ٹکائیں اور ساتھ ساتھ وہ شراب بی پیتا جا رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا راج تم ٹھیک تو ہو نا لبابہ نے اس کا چہرہ سرخ ہوتے دیکھا تو پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

جی جی میڈم اپن بالکل ٹھیک ہے اج تو اپن کا دل باغ باغ ہو گیا ہے اپن کی میڈم نے اس سے شادی کرنے کا ارادہ جو کر لیا ہے راج نے اپنے چہرے پر زبردستی مسکراہٹ لاتے ہوئے لبابہ سے کہا تو لبابہ نے پھر ہنستے ہوئے چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ لبابہ کچھ کہتی راج کے نمبر پر کال ائی میڈم میں ابھی ایک کال سن کر اتا ہوں پھر اپ تب تک کھانا ارڈر کریں۔۔۔۔۔

او کے ٹھیک ہے راج جلدی انا راج ہاں مین سر ہلاتا کال سنتا باہر چلا گیا لبابہ تب تک کھانا ارڈر کرنے لگی جیسے ہی اس نے کھانا ارڈر کیا وہ شخص لبابہ کو اکیلا دیکھ اس کے پاس ایا۔۔۔۔

ہے بیوٹی فل گرل کیسی ہو وہ شخص لبابہ کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا لبابہ نے اس کے منہ سے آتی بدبو سے ناک چڑھایا۔۔۔

جی کہیے کیا کام ہے لبابہ نے سخت لہجے میں کہا تھا کہ وہ یہاں سے چلا جائے۔۔۔۔

کام تو مجھے تم سے بہت ہے اگر تم میرا وہ کام کر دو بہت خوبصورت ہو تم اگر تم ایک رات۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ ادمی کچھ کہتا راج نے پیچھے سے اتے اس کی قمیض پکڑ کے پیچھے دھکیلا اور دھرا دھرا اسے مارنے لگا وہ اس ادمی کی اخری بات سن چکا تھا جب لبابہ بھی اس ادمی کی بات سن کر پھٹی پٹی انکھوں سے اس ادمی اور راج کو دیکھنے لگی راج جو مسلسل اسے مارتا جا رہا تھا کچھ ادمیوں نے راج کو اکر اس ادمی سے پیچھے کرنا چاہا لیکن وہ اسے مارنے سے رج کی نہیں رہا تھا اس کی میڈم کو کیسے ان نظروں سے دیکھ سکتا تھا وہ کب سے اگنور کر رہا تھا لیکن ابھی وہ جو بات کر رہا تھا وہ راج سے برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری میڈم سے ایسے بات کرنے کی تیری ہمت کیسے ہوئی میری میڈم سے ایسی گھٹیا بات کرنے کی اس کے چہرے پر درد پہ درد مکے مارتے وہ اس کا چہرہ لہولہان کر چکا تھا۔۔۔

راج راج پلیز بس کرو وہ مر جائے گا لبابہ نے اسے پیچھے کیا لبابہ کے پیچھے کرنے سے راج بھی اس ادمی سے پیچھے ہٹ گیا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو راج وہ مر جاتا اور تمہارے اوپر مصیبت اجاتی۔۔۔۔

میرا دل کر رہا ہے میں اسے مار دو میڈم اپ نے کیوں روکا اس نے اپ کے بارے میں غلط بولا ہے میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا راج پھر سے اگے بڑھنے لگا جب لبابہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

دیکھ لوں گا تمہیں میں وہ ادمی بھی راج کو کہتا ہوا اپنا منہ سے خون صاف کرتا ہوا باہر چلا گیا تب تک مینیجر بھی ان تک ایا۔۔۔۔ سر کیا ہوا۔۔۔۔

کیسے کیسے لوگوں کو تم لوگ ہوٹل میں لے اتے ہو میرا بس چلے تو تم لوگوں کا یہ ہوٹل بند کرا دوں یہاں پر میری میڈم کے بارے میں غلط باتیں ہو رہی ہوں اپنے لیے اتنی محبت دیکھ کر لبابہ کی انکھوں میں نمی ائی کوئی تھا جو اس سے اتنی محبت کرتا تھا کوئی تھا جو اس کی عزت کی پرواہ کرتا تھا۔۔۔

سوری سر ائندہ ہم اپنے کسٹمر کا خیال رکھیں گے سوری سو سوری کہ ہماری وجہ سے اپ کا سپیشل مومنٹ خراب ہو گیا مینجر سر جھکائے اپنی غلطی ماننے لگا۔۔۔

نہیں نہیں اپ کی کوئی غلطی نہیں ہے اپ کو تو نہیں پتہ نا کیسے کیسے لوگ اس ہوٹل میں اتے ہیں لبابہ نے سارے لوگوں کو مینجر کو دیکھتے ہوئے اس سے کہا تھا کہ ان کی بھی عزت برقرار ہے۔۔۔

تھینک یو میم یہ کہتے ہوئے وہ مینجر بھی چلا گیا راج نے لبابہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتا ہوا باہر لے گیا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے راج ریلیکس ہو جاؤ اتنا بھی کیا غصہ کرنا۔۔۔

راج کو پھر سے اس ادمی کی باتیں یاد ائی اس نے لبابہ کو دیکھا جو اپنی ہیزل انکھوں سے راج کو دیکھتے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی راج نے لبابہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔"""

لبابہ جیسے ہی اس کے سینے سے لگی پرفیوم کی خوشبو پھر سے لبابہ کو اپنے نتھنوں میں جاتی ہوئی محسوس ہوئی لبابہ نے گہرا سانس بھر کے اس خوشبو کو اپنے اندر اتارا اور اس کے سینے پر سر رکھ کر لبابہ نے راج کو دیکھا۔۔۔۔"""""

راج کون سی خوشبو لگاتے ہو قسم سے مجھے بہت پسند ہے میرا دل کرتا ہے تمہاری خوشبو میں میں رچ بس جاؤں تمہاری خوشبو میرے جسم میں اتر جائیں لبابہ انکھیں جھپکاتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں بھولیں تو ایک قہقہہ راج کا اس فضا میں گونجا۔۔۔۔

ہاہا حکم کریں میڈم اپن یہ پرفیوم اپ کے گھر میں ڈھیر لگا دے گا۔۔۔

مجھے پرفیوم اچھی لگتی ہے لیکن جو تمہارے جسم پر یہ پرفیوم جچتی ہے اور تمہارے جسم سے یہ پرفیوم کی خوشبو اٹھ کر میرے سانسوں میں بستی ہے ناتب مجھے پی پرفیوم اچھا لگتی ہے ورنہ اس پرفیوم یا اس کی خوشبو میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔

اوئے ہوئے میڈم اتنا پیار کرنے لگ گئی ہے مجھ سے راج نے لبابہ کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں میں ابھی اپنے پیار کا اظہار نہیں کروں گی راج جب تمہارا اور میرا نکاح ہو گا نا تو اس دن میں شکرانے کی نفل ادا کر کے تمہیں بتاؤں گی کہ تم میرے محرم بن گئے ہو اور میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں لبابہ نے راج کا ہاتھ پکڑتے ہوئے شدت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

چلیں اب اپ کو میں گھر چھوڑ دوں پھر مجھے بھی گھر جانا ہے میرا دوست میرا انتظار کر رہا ہو گا اس کے دل میں اچانک سے خیال ایا کہ داید کو ہوش میں اگیا ہو گا اور عرشیہ بھی اکیلی گھر ہے اور اسے جلدی گھر جانا چاہیے۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے گھر چھوڑ دو پھر میں جا کے تمہارے بارے میں بابا سے بات کروں گی اور جو بھی جواب ایا میں تمہیں بتاؤں گی۔۔۔

ٹھیک ہے میڈم اپن کو ضرور بتایئے گا اپن کو انتظار رہے گا یہ کہتے ہوئے دونوں گاڑی میں بیٹھے اور راج نے لبابہ کو اس کا گھر چھوڑ کر خود بھی گھر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 38 ❤□❤□

دایدنے موندی مودی آنکھیں کھولی اس کا دل بھاری ہوا تھا وہ اٹھ کر بیٹھا آنکھوں کے پردے کے سامنے رات کا ہوا منظر لہرانے لگا۔۔جب اس نے عرشیہ کے کپڑے پھاڑے تھے۔وہ اس کے رخسار پر لب رکھ رہا تھا۔اسے محض دو سے تین لمحے یاد ارہے تھے۔اخری لمحہ اسے یہ ہے یاد ایا کہ اس نے اپ کو اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

نہیں نہیں میں اتنی بڑی غلطی نہیں کر سکتا نہیں وہ زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ بیٹھا آنکھیں بے تحاشہ سرخ تھی۔۔۔۔۔

کیا میں زنا کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ بھی عرشیہ کے ساتھ اس کی دل میں یہ خیال ایا وہ اپنے بال مٹیوں میں جکڑے سختی سے آنکھیں میچ گیا۔۔

نہیں نہیں دایدر اجپوت تم اتنا بڑا گناہ نہیں کر سکتے تم کسی کی عزت داغدار نہیں کر سکتے۔۔وہ سمجھ رہا تھا کہ اس نے نشے کی حالت میں عرشیہ کے ساتھ زیادتی کی ہے وہ ہر شے کے لیے خود کو قصوروار ٹھہرانے لگا۔۔۔۔

اس کی طبیعت پہلے سے کافی بہتر تھی وہ بے چینی سے کمرے میں چکر لگانے لگا پورا وجود پسینے سے شرابور ہو گیا تھا بال پیشانی کے ساتھ چپکے ہوئے ہاتھوں کی ہتھیلیاں نم تھی۔۔۔

میں زناکار نہیں ہوں اپنا سر زور سے نفی میں ہلاتے ہنوز اضطراب کی کیفیت میں چکر لگا رہا تھا۔۔

دماغ نے کہا کہ نیچے جاؤ اور دیکھو وہ ٹھیک ہے یا نہیں تمہاری درندگی کے بعد اس کا کیا حال ہے لیکن دل کہنے لگا کیا تم اس کی حالت دیکھ پاؤ گے کیا برداشت کر پاؤ گے۔۔

وہ ادھی رات کو میرے کمرے میں کیوں ائی تھی یہ بات اس کے ذہن میں خیال ایا کہ وہ تو اپنے کمرے میں موجود تھا تو وہ اس کے کمرے میں کیوں آئی۔۔۔

عرشیہ خان زادی تمہاری ایک غلطی کی وجہ سے گناہ کر بیٹھا میں ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی تمام چیزیں زمین پر بوس کی اپنا سر تھامے ہے وہ پاگل ہونے کے در پر پہنچ چکا تھا اس نے کبھی کسی لڑکی کے قریب جانے کی کوشش نہیں کی تھی ایک کو چاہا تھا اور وہ اسے دور ہو گئی۔۔

دماغ ایک ہی ضد کر رہا تھا جاؤ دیکھو وہ کس حال میں ہے۔۔لڑکھڑاتے قدم بڑھاتے بکھری ہوئی حالت میں وہ کمرے سے باہر نکلا بال پیشانی پر بکھرے شرٹ پر بے شمار سلوٹیں تھی۔۔۔۔اپنے کمرے سے باہر آیا نظر اوپر عرشیہ کے کمرے کی جانب تھی گی اوپر والے پورشن میں صرف عرشیہ کا ہی کمرہ تھا باقی دایداور ضمار کا نیچے ہی کمرہ تھا۔۔""

اس کی قدم سست ہوئے تھے ہمت نہیں پڑ رہی تھی کمرے میں جانے کی۔۔گہرا سانس لیتے قدم تیز کیے وہ اس کے کمرے میں جانے لگا تھا جب ضمار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں لے گیا اور اسے اندر کی جانب دھکا دیا۔۔۔

کہاں جا رہے تھے تم؟ ضمار کی آنکھیں خون جھلکنے کی حد تک سرخ تھی۔۔اسے داید کی رات والی حرکت پر بے انتہا غصہ تھا۔۔

مجھے عرشیہ سے بات کرنی ہے داید نے سچ بات اسے بتائی۔۔۔

بات۔۔۔کیا بات کرنی ہے جو رات کو تم نے حرکت کی ہے اس متعلق زیادہ تکلیف دینا چاہتے ہو۔۔

نہیں میں۔۔۔نہیں میں نہیں کیا۔۔۔داید کو یہ بھی یاد تھا کے اسے ضمار نے ایک تھپڑ بھی مارا تھا۔۔۔"""

داید مجھے نہیں امید تھی کہ تم اس قدر بے قابو انسان نکلو گے جس کا خود پر کوئی اختیار نہیں ہے تم یہ تک بھول۔۔۔اس کی بات کاٹتے ہوئے وہ بولا تھا لیکن اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔ہمت نہیں تھی اس طرح کے الفاظ کہنے کی۔۔۔

میں نشے میں تھا ضمار میں وہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا مجھے نہیں معلوم کہ وہ عرشیہ وہ اپنا سر تھامے چلایا تھا یہی چیز اسے اندر اندر ختم کر رہی تھی اس کے دل سے خون رس کر اس کے دل کو ویران کر رہا تھا۔۔۔

کیا مطلب اگر اس کی جگہ میری بہن ہوتی تو کیا تم اس کے قریب چلے جاتے۔۔۔۔۔

داید نفی میں سر ہلانے لگا اس کی بات کا ہر گز وہ مطلب نہیں تھا جو ضمار اخذ کر رہا تھا۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا میں اتنا بڑا گناہ نہیں کر سکتا میں۔۔۔بات کو ادھورا چھوڑ دے وہ صوفے پر اپنا سر تھامے بیٹھا تھا لب پھڑ پھڑا رہے تھے وجود ہچکولے کھانے لگا۔۔

مان لو اس بات کو کہ تم لے یہ حرکت کی ہے ضمار نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کیا ضمار نا جانے کیا کرنا چاہ رہا تھا وہ داید کو سچ نہیں بتانا چاہتا تھا وہ بھی نا دونوں کی بھلائی کے لیے ضمار کو نہیں پتا تھا اس کی زندگی کب تک ہے وہ جاتے جاتے داید اور عرشیہ کی زندگی سنوارنا چاہتا تھا۔۔۔۔"""

تم نے اس کی۔۔۔۔ضمار نہ کہہ سکا کہ تم نے اس کی عزت خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔۔

جو غلطی تم نے کی ہے اس کا ازالہ کرو ضمار خونخوار نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا وہ دو مقصد سے اسے نکاح کے لیے کہہ رہا تھا ایک تو جو اس نے حرکت کی ہے اس کا ازالہ دوسرا وہ اس کی بہن کے یاد سے رہا ہو جائے کیونکہ وہ جانتے تھے وہ زندہ

نہیں ہے۔۔۔وہ اس کی یادوں میں خود کو گہری تکلیف دے رہا تھا جو اس سے بے پناہ محبت کرتی ہے اسے دھتکار رہا تھا جو اپنے دوست کو خوش دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

میں نکاح۔۔۔۔شہادت کی انگلی اپنے سینے پر رکھ کر جیسے تصدیق چاہی کہ میں نکاح کروں اس کا دماغ مکمل طور پر ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔

جو حرکت تم کر چکے ہو۔تو اس کا ازالہ بھی تم ہی کرو گے کوئی اور اکر نہیں کرے گا تم نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ضمار نے اس کی گردن کے پیچھے ہاتھ رکھ کے اس کا چہرہ اپنے مقابل کرتے کہا تھا۔۔۔۔

دائد نے ہامی میں سر ہلایا وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ جو حرکت وہ کر چکا تھا اس کے بعد یہی ایک راستہ تھا اس کی نظر میں۔اس نے زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی جو کے ضمار کی وجہ سے ناکام ہوا تھا۔۔۔

عرشیہ کو امید کی کچھ چیزیں منگوانی تھی وہ ضمار کے کمرے میں داخل ہوئی سامنے دائد کو دیکھ کر اس نے نظری جھکالی۔۔۔۔۔۔۔

دائد نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا وہ بڑی سی چادر اپنے وجود پر لپیٹے کھڑی تھی۔دائد کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا وہ پہلے بغیر دوپٹے کے بھی گھومتی رہتی تھی پورے گھر میں بے فکر ہو کر اب پہلی مرتبہ اسے خود کو ڈھانپے دیکھا تھا اس کا دل چاہا خود کا قتل کر دے وہ کیسے کسی لڑکی کے عزت پر ہاتھ ڈال سکتا تھا اس کی وجہ سے وہ ان کمفرٹیبل فیل کر رہی تھی خود کو غیر میں محفوظ محسوس کر رہی تھی۔۔

عرشی۔۔۔۔وہ بولنے لگا تھا جب عرشیہ بھی نہ کوئی بات کیے وہاں سے چلی گئی۔۔دائد اپنا سر تھامے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ضمار نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا جس کی ایک غلطی کی وجہ سے وہ بے انتہا تکلیف میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔

دائد۔۔۔۔ضمار نے دائد کو پکارا۔۔۔"""

تم تیار ہو۔۔۔"""

دائد نے صرف سر ہاں میں ہلایا اور ضمار اندر ہی اندر کی خوش ہو گیا جو وہ چاہتا تھا ہو گیا تھا۔۔۔۔"""

"""""""----------

دل گھر آتے ہی کمرے میں بھاگ کر رونے لگ گی اسے کیف کا ڈانٹنا بہت ہی برا لگا تھا بیڈ پر بیٹھی وہ رو رہی تھی جب اسے مینا کی آواز ائی۔۔۔۔"""

دل۔۔۔دل۔۔۔دل۔۔۔۔۔۔۔""میناسے آوازیں دینے لگی دل بھی اپنے انسو صاف کرتی مینا کے پاس گی اور اس کے پاس جا کے نیچے بیٹھ گی۔۔۔۔"""

تمہیں پتا ہے مینا مجھے میرے ہبی نے دانٹا وہ گندے ہے مجھے امی کی یاد ارہی ہے بہت یاد ارہی ہے وہ کیوں مجھے چھوڑ کر چلی گی مجھے ان کے پاس جانا ہے مجھے نہیں رہنا ان کے ساتھ۔۔۔۔"""

گندا ہبی۔۔۔۔گندا ہبی۔۔۔۔مینا بھی بولنے لگی۔۔"""

میناوہ میرے گندے ہبی ہے تمہارے نہیں۔۔۔۔"""

میں ان سے اب بات نہیں کرو گی دیکھنا اب دل مینا سے باتیں کرتی جارہی تھی اور مینا کا بھی دل کو اداس دیکھ کر منہ بن گیا تھا

"""""۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی دل مینا سے باتیں کررہی تھی جب کیف کمرے میں داخل ہوا دل کو مینا سے روتے ہوئے باتیں کرتے دیکھ کیف کے دل کو کچھ ہوا اس نے اپنے دانتوں تلے زبان دی کے اس کی چار فٹی بیوی اس سے اتنا ناراض ہو کر بیٹھی ہے۔۔۔"""

دل۔۔۔۔کیف نے دل کو پکارا۔۔۔۔"""

کیف کے پکارنے سے دل اپنا چہرہ دوسری طرف دیے اٹھ کر بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی وہ کیف سے تھوڑی سی بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

دل دیکھو میں تمہارے لیے کیا لے کرایا ہوں اپنی کمر کے پیچھے سے ایک بڑا سا ٹیڈی بیر نکالتے اس نے دل کے سامنے کیا اور چاکلیٹ بھی اپنی پاکٹ سے نکال کر دل کے سامنے کی ایک دفعہ تو ٹیڈی بیئر دیکھ کر دل کو کچھ ہوا اور اپنے لبوں پر زبان پھیری اس کا ٹیڈی بیئر لینے کا بھی بڑا دل کررہا تھا اور چاکلیٹ کھانے کا بھی لیکن وہ اتنی جلدی اپنے ہبی جان کو معاف کرنے والی نہیں تھی۔۔۔۔۔"""

نہیں مجھے نہیں کھانی چاکلیٹ اور نہ ہی ٹیڈی بیئر لینا دل پھر سے اپنا چہرہ دوسری طرف کر کے بیٹھ گئی کیف جس طرف دل نے چہرہ کیا اس طرف ہوا لیکن دل نے پھر سے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔۔"""

ارے لگتا ہے میری چار فٹی بیوی کچھ زیادہ ہی میرے ساتھ ناراض ہے کہ وہ اپنے ہبی جان کو دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔"""

ہاں میں اپ سے بہت ناراض ہوں اپ میرے سے بات مت کریں۔۔۔

توٹھیک ہے پھر میں یہ ٹیڈی بیئر اور چاکلیٹ میں تانیہ کو دے اتا ہوں وہ بھی تو مجھے کہہ رہی تھی نا کہ میں اس کی ٹیڈی بیئر لے کر اؤں۔۔۔۔۔

اگر اپ نے اس میک اپ والی باجی کو ٹیڈی بیئر دیا نا تو میں اپ سے اور ناراض ہو جاؤں گی اور میں اپ سے نہیں مانو گی ٹیڈی بیئر وہاں رکھ دیں جب میں راضی ہو جاؤں گی تو میں ٹیڈی لے لوں گی چاکلٹ بھی کھالوں گی دوسری طرف چہرہ کیے ہی دل بولنے لگی اور دل کے ایسا بولنے سے کیف کے لبوں پر مسکراہٹیں کہ وہ ناراضگی میں بھی اپنا ٹیڈی بیئر اور کسی کو دینا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔"""

اچھا تو اب میں اپنی چھوٹی سی بیوی کو کیسے مناؤں کیف سوچنے لگا جب اس کے ذہن میں ایک ائیڈیا ایا۔۔۔۔

دل۔۔۔۔۔کیف نے دل کے کندھے ہو پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا دل نے بھی اپنی گرے آنکھوں سے کیف کی کالی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔"""

رہنا تو پل پل دل کے پاس۔۔۔۔

جڑی رہے تجھ سے ہر ایک سانس۔۔۔۔۔

دل کیف کے لمبے بال کھولتے ہوئے اس کے بال سہلاتے ہوئے گانے لگا۔۔۔۔"""

اووو لکھ دی تیرے ناں جندری سنائے۔۔۔

بس رہنا تیرے نال وے سونئے۔۔۔۔۔

رہنا تو پل۔پل دل کے پاس۔۔۔

جڑی رہے تجھ سے ہر ایک سانس۔۔۔۔

کیف اپنے کان پکڑتے ہوے اٹھک بیٹھک کرتے ہوے دل کو منانے لگا جیسے دیکھتے دل ہنسنے لگی۔۔۔۔۔"""

سینے سے تیرے سر کو لگا کے۔۔۔۔

سنتا میں رہو نام اپنا اووو۔۔۔نام اپنا۔۔۔۔

کیف نے ایک پل میں دل کو اپنے سینے سے لگایا کے کیف کے ساتھ ساتھ دل کی بھی دھڑکنیں تھم سی گی تھی وہ کوئی اب چھوٹی بچی نہیں تھی چودہ سال کی ہونے والی تھی اچھا خاصا اب سوچنے لگی تھی۔۔۔""

ہمہ۔۔ ہبی جان۔۔۔۔۔دل نے اٹکتے ہوئے کیف سے الگ ہونا چاہا۔۔۔

نال تیرے ایک گھر میں سوچا۔۔۔۔۔

باری کھولاتے چن دکھ جاوے۔۔۔۔۔۔

کیف نے دل کو الگ کرتے اسے اپنے بازو میں اٹھایا اور گول گول گھومانے لگا۔۔۔""دل کا پہنا فراک گول گول گھومنے سے وہ بھی گول گول گھومنے لگا۔۔۔""

انکھاچے بیتن راتا سار یا۔۔۔۔""۔

جے من لاگے تے انکھ نالا گے۔۔۔۔""

دل کو نیچے اتار کے دل کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود کے پاس نیچے بیٹھ گیا۔۔""

آپ کو پتا ہبی جان مجھے یہ سونگ بہت پسند ہے دل خوش ہوتے ہوے کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔""

سینے سے تیرے سر کو لگا کے۔۔۔۔۔

سنتا میں رہو نام اپنا۔۔۔۔""

کیف نے اپنا سر دل کے سر کے ساتھ ٹکا دیا کیف کی سانسیں دل کی سانسوں میں مکس ہو رہی تھی دل کا چہرہ لال ہو رہا تھا اس کا دل سو کی سپید سے ڈھڑکنے لگا۔۔۔""

دل۔۔۔۔کیف نے گھمبیر لہجے میں آواز دی۔۔۔""

جج۔۔جی۔۔۔۔ہبی جان۔۔۔۔""

کیف اٹھ کے دل کے پاس اکر بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا پھر جزبات میں اکر کیف نے دل کے گال پر اپنے لب رکھے دل نے دھڑکتے دل کے ساتھ کیف کی شرٹ کو پکڑا تھا۔۔""

کیف کی نظر اپنے جانی دشمن تل پر گی جو دل کے دونوں لبوں کے بیچ تھا کیف نے جھک کر اس تل پر ہلکے سے لب رکھے۔۔""

ممم۔۔۔مین آپ سے ناراض ہو ہبی جان۔۔۔۔""دل زرہ پیچھے ہو کے بیٹھی۔۔۔""

دل کا ہی جان اپنی بیوی پر قربان حکم کرو کیسے مناواب۔۔۔"""

اا۔۔اپ نے مجھے ڈانٹانا ہی جان اسی لیے آیندہ ڈانٹاتو میں بھی آپ کو مارو گی دل منہ پھلائے کہنے لگی۔۔۔۔"""

تم مار لینا کچھ اور۔۔۔ کیف پیار بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

بہت برے ہے آپ بہت برے آئندہ ناڈانٹیے گا ہی جان مجھے اچھا نہیں لگتا نا۔۔۔۔"""

پکا نہیں دانٹوں گا وعدہ۔۔۔۔"""

اب وہ چاکیلٹ لا کر دے مجھے کیف کو حکم دیتی وہ بیڈ پر چڑھ کے تکیے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گی۔۔۔"""

کیف نے بھی گہرا سانس بھرتے شکر ادا کیا کہ اس کی بیوی مان گئی ہے اس نے ٹیڈی بیئر چاکلیٹ لا کر دل کے اگے رکھی دل نے بھی جلدی سے چاکلیٹ پکڑی اور کھانے لگی میری بیوی کو کچھ اور چاہیے پہلے تو دل نے سوچنے کی ایکٹنگ پھر جلدی سے سر ہلایا

"""""۔۔۔۔۔

جی مجھے موبائل چاہیے۔۔۔۔۔

کیا موبائل تم نے کیا کرنا ہے موبائل۔۔۔۔

مجھے چاہیے نا مجھے جب بھی پھر اپ کی یاد ائے گی میں اپ کو کال کر کے پوچھ لیا کروں گی کہ میں اپ کے پاس ایا کروں یا نہیں پہن کبھی کبھی نہیں دیتا نا موبائل وہ منع کر دیتا ہے مجھے اپنا موبائل چاہیے اس میں میں گیم بھی کھیلا کروں گی اس میں ہماری اتنی ساری پکچر بھی لیا کروں گی پھر میں دیکھا کروں گی۔۔۔۔

پکچر سے یاد ایا دیکھو میں نے ویڈیو بنائی ہے کیف نے دل کو منانے سے پہلے کیمرہ ان کر کے ٹیبل پر رکھ دیا تھا تا کہ ویڈیو بن جائے اور ان کی یادگار ویڈیو ان کے پاس محفوظ رہیں کیف نے وہ ویڈیو لا کر دل کو دکھائی تو بھی خوشی خوشی وہ چاکلیٹ کھاتے ہوئے ایک بائٹ کیف کو کھلاتی اور ایک بائٹ خود لیتی اور ویڈیو دیکھتے دیکھتے خوش ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے بھی موبائل چاہیے نا میں اس میں ایسی بہت ساری ویڈیو بنایا کروں گی پکچر بنایا کروں گی اور اپ کو پتہ ہے اج کل تو ٹک ٹاک ویڈیو بھی بہت زیادہ بناتے ہیں وہ بھی میں اپ کے ساتھ بنایا کروں گی۔۔۔

دل ٹک ٹاک ویڈیو بنانا اچھا نہیں ہوتا نا وہ نہیں بناتے۔۔۔۔

لیکن مجھے شوق ہے ناسب بناتے ہیں اپ مجھے موبائل لا کے دیں ورنہ میں اپ سے پھر ناراض ہو جاؤں گی اور مانو گی بھی نہیں۔۔۔۔

گندا ہی۔۔۔۔ گندا ہی۔۔۔۔ گندا ہی اس سے پہلے کہ کیف کچھ اور کہتا مینا جو کب سے ڈرامہ دیکھ رہی تھی اب اس نے بولنا شروع کیا تھا مینا کے منہ سے اپنے لیے گندا ہی سن کر کیف نے حیرت سے مینا کو دیکھا پھر دل کو دل میسنی لڑکیوں کی طرح مسکرا رہی میں نے نہیں بولا تھا گندا ہی وہ تو میں ایسے ہی اس کے سامنے بول رہی تھی کہ آپ گندے ہیں اپ نے مجھے ڈانٹا تو اس نے بھی بول دیا۔۔۔۔۔"""

سوری ہی جان دل مسکراتے ہوئے دانت نکالتے اپنے کان پکڑے تو کیف نے قہقہ لگایا کوئی بات نہیں اب اسے سکھا دینا کہ میں تمہارا اچھا ہی ہوں ٹھیک ہے۔۔۔۔

مینا گندی بات ہے میرے ہی جان گندے نہیں ہیں اچھے ہی ہے اب تمہیں میں صبح سکھاؤں گی اچھا ہی اچھا ہی ٹھیک ہے نا دل اسے ڈانٹتے ہوئے چپ کروایا۔۔اور وہ ہبہ جان میں ناراض ہو جاؤں گی موبائل لا کے دے دے۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے اس دفعہ ناراض مت ہونا کل تمہارا موبائل اجائے گا۔۔۔۔۔۔

سچی ہی جان۔۔۔۔۔۔

جی جی سچی۔۔۔۔۔میتی پیاری سی بیوی۔۔۔۔

دل جلدی سے چاکلیٹ کھاتے کھاتے ہی کیف کے گلے لگی اور اس سے پہلے کے کیف بھی اسے اپنے حسار میں لیتا دل پیچھے ہو کر اب کیف کے موبائل میں اپنی ویڈیو دیکھنے لگی کیف بھی نفی میں سر ہلاتا مسکراتا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تاکہ وہ بھی دل کو سلا کر خود بھی سو سکے۔۔۔۔"""

تھوڑی دیر بعد کیف فریش ہو کر ایا تو دل ابھی بھی موبائل میں بزی کوئی ویڈیو دیکھ رہی تھی چلو دل جلدی سے سو جاو صبح سکول بھی جانا ہے۔۔۔۔

اوہو ہاں سچ ہی جان میرے پیپر بھی شروع ہونے والے ہیں تو مجھے سکول بھی جانا ہے چلیں پھر سوتے ہیں دل بھی فریش ہو کر منہ ہاتھ دھو کر وہ بھی سونے کے لیے اکر کیف کے ساتھ لیٹ گئی۔۔۔۔۔"""

"""""----------

یہ منظر ہے ایک جھیل کنارے کا جہاں ایک خوبصورت سی لڑکی بیٹھی اپنے پاؤں جھیل میں رکھے انہیں ہلا رہی تھی۔۔۔۔

سہنری۔۔۔۔۔۔ پیچھے سے ارقم اتا اپنی سنہری کو پکارنے لگا جب عرشیہ نے اپنا چہرہ موڑ کر اپنے لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ لاتے اپنی سنہری انکھیں جن پر ارقم دیوانہ تھا ان سنہری انکھوں سے ارقم کو دیکھ کر مسکرانے لگی اور اس کی مسکراہٹ دیکھ کر ارقم نے اپنا دل پکڑا۔۔۔۔۔

اؤ بیٹھو ارقم سنہری پیار بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

ارقم بھی مسکراتا ہوا عرشیہ کے پاس بیٹھتا اپنے پاؤں جھیل میں ڈال کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

کاش جب میں اپ کو کال کرتا ہوں تو اتنے پیار سے ہی اپ مجھ سے بات کیا کریں ارقم عرشیہ سے گلا شکوہ کرتے ہوئے اسے کہنے لگا۔۔۔۔

ہاہاہاہا اپ بھی تو مجھے تنگ کرتے ہیں نا بتاتے ہی نہیں تھے کہ اپ ہیں اور ویسے بھی میں اپ کو تو پسند نہیں کرتی نا میں تو جس سے پسند کرتی ہوں میری اس سے شادی ہونے والی ہے اپنی سنہری کے منہ سے کسی اور سے شادی کرنے کی بات سن کر ارقم نے جھٹ سے عرشیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

نہیں سنہری ایسی باتیں مت کریں میں تو اپ کو پسند کرتا ہوں نا تو اپ کی شادی مجھ سے ہونی چاہیے ارقم کا لہجہ یک دم نم پڑا۔۔۔۔۔

لیکن ارقم میں نے تو اپ کو نہیں بولا تھا نا کہ مجھے پسند کریں اور مجھ سے محبت کریں میں تو کسی اور سے پیار کرتی ہوں۔۔۔۔

لیکن میری محبت کا کیا سنہری ارقم نے عرشیہ کے قریب ہونا چاہا جب عرشیہ ارقم سے دور ہو گئی۔۔۔۔

مجھے اپ کی محبت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے ارقم اور میں اب جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

سنہری تم مت جاؤ تم کہاں جا رہی ہو میں تمہیں پسند کرتا ہوں میرے پاس رہو تم کسی اور سے محبت کرتی ہو تو مجھے بتاؤ نا میری محبت کا کیا۔۔۔۔۔

ہر کسی کو نہیں ملتا یہاں پیار زندگی میں۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کر ارقم سے دور ہوتے ہوئے اپنے قدم پیچھے لینے لگی۔۔۔۔

نہیں سنہری نہیں مجھے میرا پیار مل سکتا ہے میرا ساتھ دو ارقم اس کی جانب بھاگنے لگا لیکن عرشیا مسکراتے ہوئے اپنے قدم پیچھے لیتی دھند میں یکدم غائب ہو گئی۔۔۔۔۔

سنہری۔۔۔۔ارقم چیخ کر نیند سے اٹھا ارقم کا پورا چہرہ پسینے سے شرابور تھا اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

یہ یہ کیسا خواب تھا میری سنہری مجھ سے دور کیوں جا رہی تھی سائیڈ ٹیبل پر رکھا جگ میں پانی اس نے جلدی سے گلاس میں ڈالا اور گٹاگٹ پی گیا لیکن اس کا دل پھر بھی سکون میں نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا مجھے اب اس نے اس سے بات کرنی ہے ارقم نے جلدی سے عرشیہ کو کال کی دو سے تین کالز کیے جا رہا تھا لیکن عرشیہ کال ہی نہیں اٹھا رہی تھی اب سنہری کال کیوں نہیں اٹھا رہی سب ٹھیک تو ہے نا کہیں سنہری کی شادی نہیں نہیں اتنی جلدی اس کی شادی نہیں ہو سکتی وہ صرف میری ہیں اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہیں ارقم گھبراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اب میں کیا کروں ریلیکس ہو جاؤ ایوری تھنگ از اوکے ارکم ایوری تھنگ از اوکے کچھ بھی نہیں ہو گا ارقم گہرے گہرے سانس لیتا ہوا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا کیونکہ آج اس کی سپیشل میٹنگ تھی جو اس کو کروڑوں کا فائدہ دینے والی تھی۔۔۔۔۔"""""

"""----------"""

ضمار عرشیہ کے کمرے میں گیا اس کے ہاتھ میں دو ڈریس تھے ایک عرشیہ کا اور دوسرا امید کا۔۔ عرشیہ امید کو گود میں لیے بیٹھی تھی اس کے ہاتھ میں کپڑے دیکھ کر اس نے حیرت سے اسے دیکھا کیونکہ جو جوڑا اس نے پکڑا ہوا تھا وہ دلہن کا تھا۔۔۔

تیار ہو جاؤ نکاح ہے تمہارا دونوں سوٹ بیڈ پر رکھے وہ عرشیہ سے بولا۔۔۔"""

عرشیہ نے حیرت سے اسے دیکھنے لگی کیا وہ اس لیے اس کا نکاح کر رہا تھا کیونکہ رات دایدنے اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مجھے نکاح نہیں کرنا وہ اس غلط فہمی میں تھی کہ وہ اس کا نکاح کہیں اور کروا رہا ہے۔۔۔

عرشیہ تم میرے لیے بہنوں جیسی ہی نہیں بلکہ بہن ہو اور ایک بھائی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بہن کے متعلق اپنا فرض پورا کرے جو کچھ رات کو تمہارے ساتھ دایدنے کرنے کی کوشش کی ہے اس کے بعد یہی ازالہ بنتا ہے کہ وہی تم سے نکاح کرے۔۔ عرشیہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی اس کے وہم و گماں میں بھی نہ تھا کہ ضمار اس کا نکاح دایدسے کروا دے گا۔۔۔

جلدی سے تیار ہو جاؤ یہ تمہارا اور امید کا سوٹ ہے قاضی انے والا ہے ادھے گھنٹے تک باہر آجانا۔۔اس کے سر پر شفقت سے یاد رکھ کر ضمار کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

عرشیہ نے ایک نظر جورے کی طرف دیکھا کیا وہ اپنی محبت کی دلہن بننے جا رہی تھی اس کی محبت اس کا محرم بن جائے گا۔۔

وہ خوش تھی لیکن دل اداس بھی ہوا کہ اس کی محبت محض پچھتاوے میں اکے اس سے نکاح کر رہا ہے۔۔۔پہلے اس نے امید کو دیکھا لیکن وہ ضمار کی بات ٹال بھی نہیں سکتی تھی اس نے اٹھ کے امید کو کپڑے پہنائے اور اسے تیار کرنے لگی اور پھر پہن کر ائینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔"""

وہ زیادہ تیار نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن پھر بھی اس نے ہلکا سا بلوشن اور ریڈ لپ اسٹک لگائے وہ ایسے ہی پیاری لگ رہی تھی اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا جہاں امید کو بھی اس نے ریڈ کلر کا فراک پہنایا تھا وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی اب تو وہ ہلکا ہلکا زمین پر گھٹنوں کے بل چلنے لگی تھی اسی لیے اس نے عرشیہ کو تنگ کر کے رکھ دیا تھا کبھی ادھر کبھی ادھر۔۔۔۔۔"""

خیر تھوری دیر بعد عرشیہ بھی ضمار کے ساتھ امید کو اٹھائے باہر چلی گی اور صوفے کے جا کے بیٹھا دیا۔۔۔"""

تیار ہو کر وہ باہر صوفے پر بیٹھی تھی ضمار اس کے پاس بیٹھا اس کا بھائی بن کر۔۔۔

دائد نے ایک نظر عرشیہ کو دیکھا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی ضمار کی گود میں امید تھی دائد کا دل کیا ایک بار بس ایک بار عرشیہ اسے دیکھ لے لیکن عرشیہ نے اسے نا دیکھا۔۔۔۔۔"""

نکاح شروع ہو گیا تھا عرشیہ کا دل دھک دھک کرنے لگا جو خواب اس نے دیکھا تھا وہ پورا ہو رہا تھا۔۔۔۔"""

دائد ولد سہیل راجپوت آپ کا نکاح عرشیہ ولد احمد خان کے ساتھ حق مہر 70 لاکھ طے کیا گیا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟ قاضی نے پہلے دائد سے پوچھا۔۔

قبول ہے!

میں اپنے گناہ کا ازالہ کر رہا ہوں جو نشے کی حالت میں میں نے کیا۔ تمہارے دل و دماغ سے ان سیاہ یادوں کو ختم کر دوں گا۔

دائد ولد سہیل راجپوت آپ کا نکاح عرشیہ ولد احمد خان کے ساتھ حق مہر 70 لاکھ طے کیا گیا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے!

تم سے کبھی عشق نہیں کر پاؤ گا۔ دائد راجپوت نے عشقِ واحد تمنا سے کیا ہے۔

دائد ولد سہیل راجپوت آپ کا نکاح عرشیہ ولد احمد خان کے ساتھ حق مہر 70 لاکھ طے کیا گیا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول!

میں اپنی محبت سے دستبردار ہو کے تمہیں کیسے اس کی جگہ دو گا؟ وہ عزت دو گا جس کی حقدار بیوی ہوتی ہے۔

ذہن میں تمنا کا عکس دل میں اس کی محبت سمائے اس نے اشیا خانزادی کو اپنے نکاح میں قبول کیا تھا۔۔۔

"""_____

عرشیہ ولد احمد خان آپ کا نکاح داید ولد سہیل راجپوت کے ساتھ حق مہر 70 لاکھ طے کیا گیا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے!

میں تمہارے دل سے تمنا کی محبت ختم کر دو گی۔ تمہاری توجہ، محبت کی حقدار محض عرشیہ خانزادی ہو گی۔۔

عرشیہ ولد احمد خان آپ کا نکاح داید ولد سہیل راجپوت کے ساتھ حق مہر 70 لاکھ طے کیا گیا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے!

لاکھ مرتبہ دھتکارنے کے باوجود بھی تم مجھے اپنے ہر قدم پاؤ گے۔

عرشیہ ولد احمد خان آپ کا نکاح داید ولد سہیل راجپوت کے ساتھ حق مہر 70 لاکھ طے کیا گیا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے!

عشق اگر نا محرم سے تو جہنم کی آگ بنتا ہے۔ اگر وہی محبت محرم سے ہو جائے تو وہ حرام عشق مٹ جاتا ہے اور عرشیہ خانزادی تمہاری محرم ہے۔

وہ عرشیہ خانزادی سے عرشیہ داید بن گئی اپنے اپ کو اپنے محرم کے سپرد کر گئی۔۔۔"""

دوسری جانب ارقم کے دل کو کچھ ہوا تھا میٹنگ میں بیٹھے ہی ارقم کے دل میں درد ہوا ارقم نے اپنے دل والی جگہ کو اپنے ہاتھ میں تھاما اور آنکھیں بند کر گیا دیکھتے دیکھتے ارقم کا سر کرسی کی پشت سے لگ گیا وہاں بھگدڑ مچھ گی۔۔۔۔۔"""

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 39 ❤□❤□

ارقم جیسے ہی بے ہوش ہوا لوگ اس سے اٹھا کر ہاسپٹل لے کر جا چکے تھے ارقم کی دادی کو بھی بتا دیا گیا تھا وہ بھی ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل پہنچ چکی تھی اور پریشانی سے وہ ہاتھ میں تسبیح پکڑے مسلسل ارقم کے لیے دعائیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا داید کی نظر مسلسل عرشیہ پر تھی لیکن عرشیہ نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے یہ یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ اپنی محبت کی محرم بن چکی ہے کئی انسو ٹوٹ کر اس کی جھولی میں گرے تھے۔۔۔۔۔

مبارک ہو داید ضمار نے داید کو گلے لگا کر مبارک دی لیکن داید نے صرف سر ہاں میں ہلا دیا مبارک ہو عرشیہ ضمار نے عرشیہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور امید کو ابھی بھی ضمار ہی اٹھائے ہوئے تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ضمار عرشیہ کو کچھ کہتا ضمار کے نمبر پر کال آئی عرشیہ تم اپنے کمرے میں جا کر چینج وغیرہ کر لو اور امید کو سنبھالوں میں ذرا کال سن کر آتا ہو پھر تم داید کے کمرے میں شفٹ ہو جانا۔۔۔۔۔""

نہیں ضمار آج رات میں اپنے کمرے میں رہوں گی کل میں داید کے کمرے میں شفٹ ہو جاؤں گی عرشیہ نے بنا داید کو دیکھے کہ رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے تم تب تک چینج کر لو میں کال سن کے اتا ہوں ضمار اپنا موبائل نکالے کان کے ساتھ لگاتے ہوئے باہر چلا گیا داید اپنے قدم اٹھاتا ہوا عرشیہ کے پاس گیا۔۔۔ عرشیہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

ڈاید مجھے لگتا ہے امید کو بھوک لگی ہوئی ہے میں ذرا اسے کچھ کھلا کر اتی ہوں پھر تم سے بات کرتی ہوں یہ کہتے ہوئے بنا داید کی بات سنیں امید کو اٹھائے اپنے کمرے میں چلی گئی باقی سب گواہ اور مولوی کو پہلے ہی ضمار بھیج چکا تھا۔۔۔۔۔

داید بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔"""""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی ڈاکٹر صاحب کیا کہنا ہے اپ نے خیریت کال کی ضمار باہر گارڈن میں کھڑا ڈاکٹر سے بات کرنے لگا۔۔۔۔

زمار میں تمہیں کبھی کال نہ کرتا اگر ایمرجنسی نہ ہوتی ایک پیشنٹ ایا ہے اسے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔۔۔

کیا چاہیے ضمار اپنی پینٹ کے پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ڈاکٹر حمزہ سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

پھر جو ڈاکٹر حمزہ نے بولا۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے رات تک مل جائیں گے ضمار مسکراتا ہوا کال بند کر گیا اور سوچنے لگا کہ جس چیز کو ڈاکٹر حمزہ کی ضرورت ہے اب اسے کہاں سے لایا جائے جب اچانک سے اسے اس ادمی کا خیال ہے جس نے لبابہ سے بد تمیزی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

اہامیری میڈم کے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش کی تھی ناتو اپن تو اسے معاف کرنے والا نہیں ہے تو پھر اج اس کے ساتھ ہاتھ صاف کرتے ہیں ضمار دوبارہ اندر کمرے میں گیا اور اپنے ادمیوں کو کال کی اور اسے پکڑ کر اپنے ٹارچر روم میں لانے کے لیے کہا۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل کچن میں کھڑی ہو کر پانی پی رہی تھی جب اس کے پاس تانیہ ائی کیسی ہو دل تانیہ دل کے پاس اکر کھڑی ہو گئی دل نے ناک منہ چڑھا کر تانیہ کو دیکھا۔۔۔۔"""

میں ٹھیک ہوں اپی دل یہ کہہ کر جانے لگی جب تانیہ نے دل کا ہاتھ پکڑ لیا اچھا کو تو صحیح ناکدھر جا رہی ہو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے تانیہ نے دل کو وہاں ہی روک لیا۔۔۔۔۔"""

جی اپی بولیں دل بھی وہاں ہی رک گئی۔۔۔۔۔

اچھا تمہیں پتہ ہے کہ یہ جو تمہارے شوہر کی ماما ہیں یعنی کہ امنہ خالہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتی تو تم بھی ان کے پاس نہیں جاتی

"""۔۔۔۔۔۔

ہاں تانیہ آپی مجھے پتہ ہے کہ وہ مجھے پسند نہیں کرتی لیکن وہ میرے بھائی کو اچھے سے سنبھال رہی ہے نا تو یہی اچھی بات ہے میں بھی ان کے پاس نہیں جاتی دل سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے تانیہ سے کہنے لگی۔۔۔۔

ہاں یہ تو اچھی بات ہے کہ تم ان سے نہیں ملتی ورنہ وہ تمہیں ڈانٹ دیتی ہے لیکن تمہیں پتہ ہے کہ یہ جو گھر ہے نا یہ تمہارے شوہر کا ہے اور یہاں پر تمہارے شوہر ہی پیسے کما کر لیتا ہے تو امنہ خالہ کھاتی ہیں طہام بھی تمہارے شوہر کا کمایا ہوا ہی کھاتا ہے تو تم بھی روب ڈالا کرو نا امنہ خالہ پھر تمہیں کبھی نہیں ڈانٹے گی جب بھی وہ تمہیں ڈانٹے تو کہا کرو کے اپ میرے شوہر کا کمایا ہوا کھاتی ہوں تانیہ دل کے ذہن میں یہ حناس بڑھنے لگی۔۔۔۔"""

نہیں تانیہ اپی یہ اچھی بات نہیں ہے میرے ہی جان بھی تو امنہ امی کے بیٹے ہیں نا تو اچھا ہوتا ہے نا کہ وہ انہیں پیسے لا کر دیتے ہیں یہ تو اچھی بات ہے نا۔۔۔۔

نہیں دل تم میری بات سمجھ نہیں رہی ہو جب اب کبھی امنہ خالہ تمہیں ڈانٹے نا تو تم ایسے کہہ دیا کرو کہ یہ تو میرے ہی جان کے پیسے ہیں نا تو اپ مجھ پر روب نہ ڈالا کریں تبھی پھر امنہ امی بھی تم سے ڈرا کریں گے اور ائندہ تمہیں کچھ بھی نہیں کہیں گی۔۔۔۔۔

اچانک سے تانیہ کی نظر باہر سے اتی ہوئی امنہ پر پڑی جو شاید کچن میں ارہی تھی۔۔۔۔

اچھا دل اگر امنہ خالہ نے کبھی تمہیں ڈانٹے یا تم پر غصہ کرے تم کیا بولو گی جلدی جلدی بتاؤ تانیہ دل کو کہنے لگی۔۔۔۔"""

جب کہ امنہ باہر سے جب کچن میں داخل ہونے لگی دروازے کے پاس رک کر ان کی باتیں سننے لگی۔۔۔۔

یہ ساری جائیداد میری ہی کی ہے تو ائندہ اگر کبھی بھی امنہ امی نے مجھے ڈانٹا تو میں یہی کہوں گی کہ وہ میرے ہی جان کے پیسوں کا کھاتی ہیں تو یہ جائیداد بھی تو میری ہوئی نا جیسے جیسے تانیہ نے رٹایا تھا دل بھی ویسے ہی بولنے لگ گئی جبکہ باہر کھڑی امنہ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا وہ چھوٹی سی لڑکی ابھی سے اس کی جائیداد کے لیے اس سے جھگڑا کرے گی امنہ نے غصے سے دل کو دیکھا اور جیسے ہی ائی تھی ویسے ہی واپس چلی گئی جبکہ تانیہ کو اپنا مقصد پورا ہوتا ہوا دکھائی دیا بہت اچھی بات ہے تم نے ایسے ہی کہنا ہے ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تانیہ آپی میں ایسے ہی بولوں گی دل وہاں سے پھر اپنے کمرے میں چلی گئی جب کہ تانیہ پیچھے کھڑی شیطانی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر لاتی ہوئی اپنے بال جھٹکتے ہوئے امنہ کے کمرے کی جانب چل پڑی تاکہ اب ان کے دل میں بھی دل کے لیے نفرت پیدا کر سکیں تانیہ نے امنہ بیگم کے کمرے میں قدم رکھا امنہ بیگم بیڈ پر بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا خالہ اپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں ہر بات سے انجان بنتی تانیہ امنہ سے کہنے لگی۔۔۔

نہیں کچھ نہیں تانیہ ایسی بات نہیں ہے بس میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔

خالہ یہ کیا بات ہوئی کہ اب اپ مجھ سے بھی باتیں چھپانے لگی ہیں جلدی بتائیں کیا بات ہے جو اپ کو پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔

تم نہیں جانتی کہ دل تمہیں ہی کہہ رہی تھی کہ ائندہ میں نے اسے ڈانٹا یا کسی بات کو کرنے سے منع کیا تو وہ یہ کہے گی کہ میں اس کے شوہر کا کھاتی ہوں وہ پڑی سی لڑکی اپنے شوہر کی کمائی کے تانے مجھے دے گی اس کی اتنی ہمت امنہ نے غصے سے تانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

خالہ میں بھی وہیں بات کرنے ائی تھی کہ میں تو اسے یہی کہہ رہی تھی کہ مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت ہے تو میں اس سے کیف کا پوچھ رہی تھی لیکن وہ کہتی ہے کہ وہ اس کے ہبی جان ہے وہ اپ کو پیسے کیوں دیں گے وہ اپ کو پسند نہیں کرتے تو یہ ساری جائیداد میری ہے اور ہبی جان اپ کو پیسے نہیں دیں گے میں تو یہ سن کر حیران رہ گئی تھی کہ اسے اس چھوٹی سی لڑکی کو جائیداد کے بارے میں کیا پتہ یہ تو پھر کیف نے اسے بتایا ہو گا کہ وہ پیسہ کماتا ہے اور تو سب گھر والوں کو دیتا ہے۔۔۔۔۔۔"""

نہیں نہیں کیف ایسا نہیں ہے وہ کبھی نہیں ایسا کہ سکتا ہے اسے مین جانتی ہو۔۔۔۔"""

لیکن اس میں غلطی کیف کی نہیں خالہ دل کی غلطی ہے جو یہ سارے پیسوں کو اپنا سمجھ رہی ہے اس میں طہام کا بھی حصہ ہے اس میں اپ کا بھی حصہ ہے اور یہ گھر بھی اپ کو کیف سے اپنے نام جلد ہی لگوا دینا چاہیے۔۔۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو تانیہ مجھے جلدی ہی اس گھر کو اپنے نام لگوانا چاہیے ورنہ یہ پدی بھر کی لڑکی تو کسی دن ہمیں گھر سے ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دے گی۔۔۔۔۔

اس لیے تو خالہ کہا تھا کہ دل کو کیف کی زندگی سے دور کریں اور مجھ سے شادی کروائیں دے کیف سے میں تو اپ کی اپنی ہو میں تو اپ کے ساتھ کبھی ایسا نہیں کر سکتی جیسے ہی کیف سے میں یہ گھر اپنا نام لگواؤں گا یہ گھر میں اپ کے نام کر دوں گی لیکن اپ کچھ کرتی ہی نہیں ہے دل تو ہر ٹائم کیف کے اگے پیچھے گھومتی رہتی اور کیف بھی۔۔۔۔۔

خالہ ئ میں لندن سے کیف کے لیے یہاں پر ائی ہوں لیکن کیف مجھے لفٹ ہی نہیں کرواتا اور نہ ہی اپ کچھ کرتی ہیں۔۔۔۔۔

تم پریشان مت ہو تانیہ اب جلدی ہی مجھے کچھ کرنا ہو گا ورنہ اگے جا کے بہت کچھ غلط ہو سکتا ہے مگر کیف دل کو نہیں چھوڑے گا تو دل کے ساتھ ہی کچھ کرنا ہو گا کہ وہ خود ہی کیف سے دور ہو جائے امنہ غصے سے کھولتے ہوئے دل کے بارے میں غلط کہنے لگی جب کہ تانیہ امنہ کے زبان سے دل کے خلاف باتیں سن کر اندر ہی اندر خوش ہو رہے تھے اپنا پلان کامیاب ہونے کی خوشی منا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا خالہ اب میں چلتی ہوں اور اپ کچھ نہ کچھ اچھا سوچیں تاکہ جلدی ہی میری شادی کیف سے ہو جائے تانیہ امنہ کے پاس سے اٹھتی ہوئی اپنے کمرے میں اگئی جب کہ امنہ پیچھے سوچنے لگی کوئی دل کے ساتھ ایسا کیا کریں کہ وہ کیف سے خود ہی دور ہو جائے۔۔۔"""

"""----------

مسرت بیگم کب سے کوریڈور میں بیٹھی ہاتھوں میں تسبیح پکڑے اپنے بیٹے کے لیے دعا کر رہی تھی جبکہ تین گھنٹے ہو چکے تھے اور اندر سے کوئی خبر نہیں ائی تھی کہ وہ کیسا ہے مسرت بیگم بے حد پریشان تھی کہ ارقم کو اچانک ہو گیا تو صبح تو وہ ٹھیک سے ہی افس گیا تھا ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب ڈاکٹر باہر ائے۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا کیسا ہے۔۔۔۔۔

میڈم اپ کے بیٹے کو مائنر ہارٹ اٹیک ہوا ہے انہیں شاید کسی بات کا صدمہ لگا ہے تو ابھی تو خطرے سے باہر ہیں لیکن میرا مشورہ ہے کہ اپ اس کا اچھے سے اچھا خیال رکھیں اور جن بات کا انہیں صدمہ لگا ہے اس بات سے انہیں دور رکھیں تھوڑی دیر میں انہیں ہوش اجائے گا اور اپ ان سے مل سکتے ہیں اگر رات تک ان کی طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو اپ انہیں گھر بھی لے جا سکتی ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سنتے مسرت بیگم بے حد خوش ہوئی اللہ تعالی شکر ہے تھینک یو ڈاکٹر صاحب مسرت بیگم ڈاکٹر سے بولیں ڈاکٹر مسکراتا ہوا چلا گیا اور مسرت بیگم اب شکرانے کے نفل ادا کرنے کے لیے ایک کمرے میں چلی گئی جو خاص انہوں نے نماز کے لیے بنوایا تھا یا اللہ تیرا شکر ہے اپ نے میرے بیٹے کو زندگی بخشی ہے بس اسے جو بھی پریشانی ہے نا اس پریشانی کو اس سے دور کر دے میرے اللہ وہ اس صدمے سے باہر نکل ائے مسرت بیگم اپنے ارقم کے لئے دعا کرنے لگی لیکن انہیں کیا پتہ تھا کہ جو ارقم کے دل کو لگی ہے وہ کسی دعا سے اس کے دل سے محبت نہیں نکل سکتی۔۔۔۔،"""""

"""""----------

وہ ادمی جس نے لبابا کے ساتھ غلط بات کی تھی اب وہ ضمار کے ٹارچر روم کے اندر الٹا لٹکا ہوا تھا اور مسلسل اپنے اپ کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی ضمار نے اپنا چہرہ چھپائے ٹارچر روم میں داخل ہوا اس ادمی نے ضمار کو دیکھا کون ہو تم اور تم مجھے یہاں پر کیسے لے کر ائے تم جانتے نہیں ہو مجھے چھوڑو مجھے اگر تمہیں کسی بھی پیسوں کی ضرورت ہے جتنے پیسوں کی ضرورت ہے میں تمہیں دے دوں گا وہ ادمی یہی سمجھ رہا تھا کہ اسے پیسوں کے لیے گڈنیپ کیا گیا ہے۔۔۔۔

انہی پیسوں کا گھمنڈ ہے نا تمیں انہیں پیسوں کے گھمنڈ میں تم عورتوں کی عزت کرنا بھول جاتے ہو اور تم جانتے ہو میں کون ہوں میں وہ ہوں جس کی محبت کو تم نے ایک رات گزارنے کے لیے ریسٹورنٹ میں بولا تھا ضمار جانے انجانے میں دل سے ہی لبابہ کو اپنی محبت کہہ گیا تھا۔۔۔

وہ ادمی اس بات کو یاد کرتے ہوئے پھٹی پھٹی انکھوں سے ضمار کو دیکھنے لگا۔۔۔

لگتا ہے کہ تمیں میں اچھے سے یاد گیا ہو گا کہ میں کون ہوں وہاں تو تمہیں لبابہ نے مجھ سے بچالیا لیکن یہاں پر تمہیں مجھ سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا ضمار کی باتیں سن کر اس ادمی کے پسینے چھوٹے تھے ضمار نے اپنا چمکتا ہوا چاقو نکالا جس میں صاف بلیک شیڈ و لکھا ہوا تھا یہ ضمار نے خود ڈیزائن کروایا تھا۔۔۔۔۔

دیکھو چھوڑ دو مجھے میں میں تمہاری بیوی سے میں معافی مانگ لوں گا میں اس کے پاؤں پڑ جاؤں گا لیکن پلیز مجھے معاف کر دو وہ ادمی اب ضمار کے اگے گر گرانے لگا زمار اس کے سامنے گھٹنوں کے بل جا کر بیٹھا۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا ایک بار جو میری عزت پہ نگاہ ڈال لیتا ہے میں اسے کبھی بھی معاف نہیں کر سکتا اور رہی بات تمیں مارنے کی تو تمہارے یہ جو دل گردہ پھیپھڑے ہے نا نا یہ تمہارے کسی کام کے نہیں ہیں تم نے اس دنیا میں بوجھ ہو عورتوں کی جو عزت نہیں کرتا نا وہ اس دنیا میں رہنے کے لائق بھی نہیں ہوتا لیکن یہ جو تمہارے گردہ پھیپھڑے اور انکھیں ہیں نا یہ کسی اور کے بہت کام اسکتے ہیں تو اسی لیے تمہیں تو مرنا ہی ہو گا۔۔۔

کہ کیا مطلب میرے گردہ پھیپڑے کسی اور کے کام اسکتے ہیں وہ ادمی مزید اپنے اپ کو چھڑوانے کے لیے پھڑ پھڑانے لگا۔۔۔۔

دیکھو میں تمہارا ابھی گردہ نکالوں گا تمہیں مار کے تمہاری انکھیں نکالوں گا پھر وہ میں کسی کو دوں گا اور جن کو گردوں کی ضرورت ہو گی جن کو انکھوں کی ضرورت ہو گی۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو میرے پاس کوئی یہ چیزیں فالتو نہیں ائی جو تم کسی اور کو دے دو گے۔۔۔

تو تم یہاں پہ زندہ رہ کر کون سا تیر مار رہے ہو اور جو لوگ عورتوں کی عزت نہیں کرتے نہ انہیں میں اپنے ہاتھوں سے مارتے ہوئے مجھے بہت مزہ اتا ہے یہ کہتے ہوئے زمار نے اپنا چاقو اپنی انکھوں کے سامنے کرتے ہوئے اس ادمی کو دیکھا اور ایک ہی وار میں اس کے گردن پر چاقو چلا دیا ایک خون کا فوارہ اس کی گردن سے نکل کر زمین پر بہنے لگا اور پھر سے ضمار کا وہیں کام اس کے گردے اور

انکھیں اور جو باقی پارٹس ہیں وہ نکال کر اس کی لاش کو پولیس اسٹیشن کے سامنے پھنکوا دیا اور جو ضرورت کی چیزیں تھیں وہ ہاسپٹل میں بیچ دی۔۔۔۔""""

ٹارچر روم سے فری ہو کر ضمار اپنے کمرے کی جانب چلا گیا داید بھی ابھی بھی اپنے کمرے میں تھا وہ تو نکاح کے بعد اپنے کمرے سے نکلا ہی نہیں تھا جانے وہ کیا کیا سوچ رہا تھا جبکہ عرشیہ چینج کر کے امید کو لاؤنج میں بٹھائے اس کے سامنے کھلونے رکھ کر کچن میں اپنے لیے کچھ کھانے کے لیے بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

جب عرشیہ کچن سے فارغ ہو کر باہر آئی اور اس کی نظر لاونج پر گئی جہاں پر صرف اور صرف امید کے کھلونے پڑے تھے لیکن امید نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

امید۔۔۔۔""عرشیہ نے ایک چیخ ماری کہ امید کہاں گئی وہ تو اسے یہاں پر ہی بٹھا کر گئی تھی امید میرا بچہ تم کہاں ہو وہ پورے لاؤنج میں دیکھنے لگی ہو جہاں جہاں وہ اپنے گھٹنوں کے بل چل کے جا سکتی تھی وہ وہاں پر جا کر دیکھنے لگی لیکن وہاں پر بھی اسے کہیں نہیں ملی۔۔۔۔""

ضمار ضمار عرشیہ ضمار کو اواز دینے لگی جب ضمار اپنے کمرے سے بھاگ کر لانچ میں کیا ہوا ہے عرشیہ کیا ہوا تم اس طرح چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔۔""

ضمار وہ وہ امید نہیں مل رہی میں اسے یہاں لاونج میں بٹھا کر گئی تھی پتہ نہیں کہاں پر چلی گئی ہے کھلونے اس کے یہی ہے لیکن وہ مجھے نہیں مل رہی ہے میں کہاں پر ڈھونڈوں اسے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے عرشیہ کے امید نہیں مل رہی یہ تم پاگل ہو تم تم اس کا دھیان نہیں رکھ سکتی تھی کہاں پر گئی ہے ضمار بھی پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا ضمار اور عرشیہ کی اواز سن کر دائید بھی اپنے کمرے سے باہر اگیا کیا ہوا ہے ضمار۔۔۔۔۔

ڈاید امید نہیں مل رہی ہے تم ذرا میرے ساتھ مل کر ڈھونڈو اس سے کہاں پر جا سکتی ہے کیونکہ ابھی وہ چل نہیں سکتی نا کے وہ چل کر کہیں باہر جا سکتی ہے ضمار پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈنے لگا۔۔۔

داید اور ضمار باہر چلے گئے شاید وہ گھٹنوں کے بل چلتی ہوئی باہر چلی گئی ہو لیکن وہ وہاں پر بھی نہیں تھی وہ عرشیہ وہاں لانچ میں ہی صوفوں کے نیچے ٹیبل کے نیچے دیکھنے لگی لیکن وہ اسے یہاں پر بھی نہیں ملی۔۔۔

امید میرا بچہ تم کہاں چلی گئی ہو پلیز باہر اجاؤ عرشیہ اونچی اونچی امید کو اوازیں دینے لگی لیکن امید تو نہ جانے کہاں غائب ہو گئی تھی ضمار اور داید باہر پورا گارڈن دیکھ رہے تھے لیکن امید انہیں وہاں بھی نہیں ملی تھی۔۔۔۔۔

عرشیہ تمہارا دھیان کہاں تھا کہ تم امید کا دھیان نہیں رکھ پائی ضمار گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے بے حد پریشانی سے عرشیہ سے کہنے لگا۔۔۔۔

ضمار میں پہلے بھی یہاں ہی بٹھا کر جاتی ہوں اسے وہ کھیلتی رہتی ہے لیکن اج میں میں اپنے لئے کھانا بنا رہی تھی اور امید کے لیے کھیر بنا رہی تھی کہ شاید اسے بھوک لگی ہو گی لیکن میں بھی ائی ہوں تو وہ یہاں پر نہیں تھی عرشیہ روتے ہوئے کہنے لگے اواس کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا امید نہ جانے کہاں چلی گئی۔۔۔۔

عرشیہ تم پریشان مت ہو یہاں پر ہمارے گھر کوئی بھی نہیں اسکتا تو امید کو کوئی یہاں سے کیسے لے جا سکتا ہے تم پریشان مت ہو عرشیہ وہ یہاں کہیں ہو گی ہم دوبارہ سے گھر میں ڈھونڈتے ہیں تم پریشان مت ہو داید تمہیں دوبارہ سے اپنے کمرے میں جا کر دیکھو میں اپنے کمرے میں جا کر دیکھتا ہوں اور عرشیہ تم کچن میں اور پورے لاونج میں دوبارہ سے دیکھو اس سے پہلے کہ ضمار اپنے کمرے میں جاتا اور داید اپنے کمرے میں تینوں کو واش روم میں کسی چیز کی اواز ائی تھی تینوں نے ہی ایک دم سے ایک دوسرے کو دیکھا اور بھاگ کر واش روم گئے اور واش روم میں امید کو دیکھتے ہوئے عرشیہ کی چیخیں نکلی تھیں۔۔۔۔۔

ضمار بھی امید کو پھٹی پھٹی انکھوں سے دیکھنے لگا امید جو واش روم کے دروازے کے پیچھے بیٹھی اپنے منہ پر پورا صابن لگائے اور ہاتھوں میں کھلونے پکڑے وہ ارام سکون سے کھیل رہی تھی۔۔۔۔۔

عرشیہ جلدی سے اگے بڑھ کر امید کو پکڑا یہ کیا کر دیا تم نے امید عرشیہ نے غصے سے کہا اس کا پورا چہرہ صابن سے بھرا پڑا تھا جو کہ عرشیہ کا فیس واش پڑا ہوا تھا وہ اس نے کھول کر اپنے چہرے پر لگا لیا تھا عرشیہ نے جلدی سے امید کو اٹھا کر اس کا منہ دھلایا اور اسے باہر لے کر اگئی عرشیہ نے آج پہلی بار امید پر غصہ کیا تھا۔۔۔""

اس نے منہ میں تو نہیں ڈالا ضمار پریشانی سے اس کا منہ کھول کھول کر چیک لگا کر اس نے کھا تو۔ نہیں لیا۔۔۔

نہیں ضمار اگر اس نے کھایا ہوتا تو اس کی طبیعت پہلے حراب ہو جاتی ہے اور رو رہی ہوتی شکر اس نے کھایا نہیں ہے بس اس نے منہ پر ہی لگا لیا ہے۔۔۔

امید اب اپنا چہرہ دھونے کی وجہ سے اور سب کو اپنی طرف دیکھنے کی وجہ سے وہ رونے لگی تھی۔۔۔

چپ کر جاؤ میری ماں ایک تو تم نے ہم سب کو پریشان کر دیا تھا اور اب تم رو رہی ہو کہاں چھپ کے بیٹھ گئی تھی ضمار تھوڑا غصے سے بولا تو امید اور زور زور سے رونے لگی ضمار تم تو چپ کر جاؤ بچی ہے وہ تم تو ایسے ڈانٹ رہے ہو جیسے وہ جان بوجھ کر وہاں گئی ہو۔۔۔۔

عرشیہ تم نہیں جانتی میرا دل کتنا پریشان ہو گیا تھا مگر اسے کچھ ہو جاتا تو آئندہ تم اسے کبھی بھی اکیلا مت چھوڑنا ضمار نے آگے بڑھتے امید کو اٹھایا جو ابھی بھی رو رہی تھی اور اپنے سینے سے لگایا اور ضمار کے اٹھاتے ہی امید اپنی نیلی آنکھوں سے چپ کر کے ضمار کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیوں کرتی ہو ایسا جان بوجھ کر پاپا کو پریشان کرتی ہو ضمار نے مضنوعی غصے سے اسے کہا پھر مسکرا دیا اور ایک بوسہ اس کے ماتھے پر دیا جس سے امید روتے روتے بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔۔

یہ تم سے بہت اٹیچ ہو گئی ہے ضمار عرشیہ نے بھی امید کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں میری بیٹی جو ہے تو باپ کے ساتھ ہی اٹیچ ہو گی۔۔۔۔

میری بھی کچھ لگتی ہے میری بھی بیٹی ہے شروع شروع میں دیکھا تم تو اسے اٹھاتے بھی نہیں تھے میں نے ہی ایسی بیٹی کی طرح پالا ہے مجھے دو عرشیہ تو امید کے ضمار کے ساتھ زیادہ اٹیچ ہونے پر جلن کے مارے بولی اور ضمار کی گود سے امید کو لے لیا۔۔۔۔۔

عرشیہ یہ مت کہنا کہ تم جیلس ہو رہی ہو کہ امید مجھ سے زیادہ اٹیچ ہو گئی ہے۔۔۔۔

ہاں تو میں اس کی ماں ہوں میں نے اسے بچپن میں پالا چھ مہینے ہو گئے ہیں اسے ہمارے پاس رہتے ہوئے پھر بھی مجھ سے زیادہ تم سے کیوں اٹیچ ہیں۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے میرے ساتھ بھی تو اٹیچ ہونا چاہیے داید بھی ان دونوں کے درمیان پہلی مرتبہ بولا تو عرشیہ نے بس ایک پل کو نظریں اٹھا کر داید کو دیکھا نکاح کے بعد وہ پہلی بار دائد کو دیکھ رہی تھی لیکن عرشیہ نے جلدی سے اپنی نظریں جھکا لیں داید نے بھی عرشیہ کی نظریں جھکانا محسوس کی لیکن کچھ نہ بولا۔۔۔۔۔""

داید ضمار کے ہاتھوں سے امید کو لینا چاہا جب امید نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے داید کی شرٹ کو پکڑ لیا یعنی کہ امید کو داید بھی اچھا لگتا تھا۔۔۔۔

آو میری گڑیا میں بھی تمہیں اچھا لگتا ہوں نا میں تمہارا پاپا بھی ہوں اور تمہارا چاچو بھی تم مجھے کچھ بھی کہہ سکتی ہو داید بھی مسکراتا ہوا امید کے ماتھے پر بوسہ دیا اور دوبارہ سے عرشیہ کی باہوں میں دے دیا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ عرشیہ واپس کمرے میں جاتی ضمار نے عرشیہ کو پکارا۔۔۔۔۔

عرشیہ امید کو کھانا کھلا کر اپنا سامان لے کر دائد کے کمرے میں اؤ تم اب داید کے نکاح میں اچکی ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم اج ایک رات بھی اپنے کمرے میں رہو۔۔۔۔۔

لیکن ضمار تم نے تو کہا تھا کہ تم اج کی رات کمرے میں رہ سکتی ہو عرشیہ بنا داید کو دیکھے ضمار سے کہنے لگی نہ جانے کیوں عرشیہ کو اج دائد کی نظر خود پر مسلسل محسوس ہو رہی تھی اور عرشیہ کا دل الگ ہی تال میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

ہاں میں نے کہا تھا لیکن اب تمہیں اپنے شوہر کے کمرے میں ہونا چاہیے سمجھ رہی ہوں نا ضمار نے سختی سے کہا۔۔۔

ضمار اگر وہ نہیں رہنا چاہتی تو۔۔۔۔

ڈاید اپنی بکواس بند کرو جو میں نے کہا ہے ناوہ کرو اور تم دونوں کے درمیان اگر میں نے اب کوئی بھی بدمزگی دیکھ لی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھ رہے ہو نا تم دونوں۔۔۔۔

ٹھیک ہے ضمار میں اپنا سامان شفٹ کروا دوں گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے جو ضرورت کا سامان ہے امید کا اور اپنا وہ اج کی رات لے کر داید کمرے میں جاؤ باقی کل شفٹ کروا لینا ضمار کی بات سنتے عرشیہ بس سر ہلاتے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

ضمار کیسے زبردستی تم اسے میرے کمرے میں بھیج سکتے ہو اگر وہ۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ داید کچھ کہتا ضمار نے ایک مکہ داید کے چہرے پر مارا میں نے کہا اپنی بکواس بند کرو جو میں نے کر رہا ہوں جو میں نے کیا ہے وہ میں جانتا ہوں کہ وہ بالکل ٹھیک کیا ہے اور خبردار تم نے عرشیہ کے ساتھ کوئی کچھ بھی بدمزگی کی یا اس کے پیار کو دھتکارا تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا تم تو مجھے اچھے سے جانتے ہو نا۔۔۔۔

اب مجھے تو دھمکانہ بند کرو میں تو تمہارا دوست ہوں نا۔۔۔۔۔

دوست ہوا سی لیے ابھی تک میرے سامنے زندہ ہو ورنہ جانتے ہو نا کہ عورت کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کہا میں کیا انجام کرتا ہوں۔۔۔۔

میں نے جان بوجھ کر ہاتھ نہیں ڈالا تھا غلطی سے داید پھر سے اپنی غلطی مانتے ہوئے سر جھکا گیا۔۔۔۔

ڈایداج کے بعد تمہارا سر میں جھکا ہوا کبھی بھی نہ دیکھوں سر اٹھا کے میرے سامنے بات کیا کرو دوست ہو تم میرے کوئی دشمن نہیں ہو۔۔۔۔

ائی لو یو ضمار تم نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے کبھی تم میرا ساتھ مت چھوڑنا ورنہ میں اکیلا ہو جاؤں گا میں کچھ بھی اکیلا نہیں سنبھال پاؤں گا ضمار۔۔۔۔ایک دم سے داید کی انکھوں سے انس بہنے لگے اور وہ ضمار کے گلے لگا تھا۔۔۔

پاگل ہو گیے ہو کیا میں تم لوگوں کو چھوڑ کے نہیں جاتا اور اگر چلا بھی گیا نا تمہارے پاس میں عرشیہ کو چھوڑ کے جا رہا ہوں وہ تمہارا اچھے سے خیال رکھے گی نہ جانے کیوں ضمار کے دل بھی اس بات سے گھبرایا تھا اور پیچھے ہٹو میں کوئی تمہاری بیوی نہیں ہو مجھ سے چپک رہے ہو چپکنے کے لئے میں نے تمہیں تمہاری بیوی دی ہے مجھ پر نیت خراب نا کرو۔۔۔۔۔

افففف پاگل تم ہے نیت خراب کر کے میں کیا کرو گا داید جلدی سے پیچھے ہوا اور عرشیہ کو چھوڑ کے جا رہے ہو تو امید کا بھی کیا امید تو تمہارے بغیر رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے میں کہیں بھی نہیں جا رہا تم لوگوں کو چھوڑ کے اب زیادہ سینٹی مٹ ہو جاؤ اپنے کمرے میں عرشیہ بھی کمرے میں انے والی ہو گی جا کے سیٹنگ کرو ٹھیک ہے میں جاتا ہوں یہ کہہ کر داید بھی اپنے کمرے میں چلا گیا ضمار بھی گہرا سانس بڑھتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 40 ❤□❤□

دل کب سے واشروم میں گھسی نہا رہی تھی اور کیف کو باتھ روم سے مسلسل پانی کی اواز ا رہی تھی اور وہ باہر بیٹھا دل نے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔""

اس سے پہلے کے وہ اور انتظار کرتا اسے اندر سے دل کی چیخنے کی آواز آئی کیف دل کی آواز سنتا جلدی سے باتھ روم کے اندر گیا جہاں دل باتھ ٹب مین گری چیخیں مار رہی تھی۔۔۔""

دل۔۔۔۔ کیف دل کو گرتا دیکھ اس کے قریب گیا۔۔۔""

ہبی جان میں گر گی۔۔۔ دل روتے ہوے کیف سے کہنے لگی۔۔۔

تم پاگل ہو کیا یہ کیسے گر گی تم دل کے سارے کپڑے گیلے ہونے کی وجہ سے اس کی جسم کے ساتھ چپک گئے تھے اوپر سے شاور بھی اون تھا جس کی وجہ سے کیف بھی سارا بھیگ گیا تھا۔۔۔""

ہبی جان میں جان بوجھ کر نہیں گری میں وہ کپڑے پہن کر باہر نکل رہی تھی جب یہ صابن کی وجہ سے میرا پاؤں پھسلا اور یہ شاور بھی اون ہو گیا اور میں یہاں گر گی دل اپنی گرے آنکھیں میں موٹے موٹے انسو لاتے کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔""

اٹھو میرا بچہ۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا کیف نے دل کو اٹھایا کیف کی نظریں بار بار بھٹک بھٹک کر دل کے جسم پر جا رہی تھی جو گیلے ہونے کی وجہ سے اس کے کپڑے ساتھ مین چپک گئے تھے۔۔۔۔""

ہبی جان آپ بھی گیلے ہو گیے۔۔۔۔""دل اپنے ہونٹ باہر نکالتے کیف کو گیلا ہوتے دیکھ کہنے لگی۔۔۔۔""

کوئی بات نہیں دل میں باہر جا کر کپڑے چینج کر لوں گا۔۔۔۔

اچھا نہ ہو ہبی جان مجھے اٹھائے نا مجھ سے چلا نہیں جا رہا اور مجھے سردی بھی لگ رہی ہے دل ہلکا ہلکا کپکپاتے ہوئے کیف کو اپنے بازو کھول کر کہنے لگے کہ اسے اٹھائیں۔۔۔۔""

اف دل تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا کیف نے دل کو جیسے ہی اٹھایا دل نے اپنے دونوں ٹانگیں کیف کی کمر کے گرد جمالی اور وہ ایسے چپک گئی تھی جیسے کوئی اسے کیف سے دور کر دے گا اور اپنے ساتھ دل کا نرم و گداز موجود چپکا دیکھ کر کیف نے گہرا سانس لے کر دل کو دیکھا۔۔۔۔""

دل بھی اپنے ہبی جان کے قریب تھی بہت قریب دل کا بھی دل دھک دھک زور سے ڈھڑکا۔۔۔۔""

اس سے پہلے کہ کیف دل کو لے کر باہر نکلتا تانیہ باتھ روم کے دروازے کے باہر ہی دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ چپکے دیکھ کر تانیہ نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی۔۔۔۔""

یہاں تو رومینس چل رہا ہے تانیہ نے جلتے بھونتے دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ دیکھ کر کہا۔۔۔۔"

دل نے تانیہ کی اواز سنتے جلدی سے کیف سے دور ہونا چاہا لیکن کیف نے غصے سے تانیہ کی جانب دیکھا جس کا رنگ زرد پڑ رہا تھا دل کو اتنے قریب دیکھ کر کیف کے۔۔۔""

تانیہ تم یہاں۔۔۔۔کیف نے غصے سے کہا۔۔۔""

وہ وہ میں تم سے ملنے ائی تھی لیکن مجھے نہیں پتا تھا کے یہاں یہ کچھ ہو رہا ہے ورنہ میں کبھی ڈسٹرب نا کرتی تانیہ نے جبراً مسکرا کر کہا ""۔۔۔

ہبی جان مجھے تو مجھے اتارے۔۔۔۔دل نے نیچے اترنا چاہا لیکن کیف ابھی دل کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا تھا دل یہاں ہی رہو چپ کر کے کیف نے دل سے بھی غصے سے کہا تو دل نے منہ بنالیا۔۔۔""

تانیہ تم جاؤ باہر میں تم سے صبح بات کروگا ابھی ہمیں سونا ہے کیف نے تانیہ سے کہا۔۔۔۔""

اوکے کیف مین انتظار کروگی۔۔۔""تانیہ یہ کہتے اپنے غصے کو قابو میں کرتی باہر چلی گی۔۔۔""

ہبی جان۔۔۔۔دل نے اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ کیف کو پکارا۔۔۔"

جی جان ہبی۔۔۔۔""کیف نے دل کو اپنے سے الگ کرتے اس کی انکھوں مین دیکھا۔۔۔۔""

مجھے نیچے اتارتے نا مجھے شرم ارہی ہے دل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

کیف نے اس کے چہرے پر پھونک ماری جس سے دل پھر سے کپکپا اٹھی اور دل نے گال لال ہوئے تھے۔۔۔۔"".

کیف دل کو ایسے ہی اٹھائے باہر لے گیا دل نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری جو کے کیف سے دل کی یہ حرکت منفی نارہ سکی ""۔۔۔۔

میری چھوٹی سی بیوی کو کیا ہوا ہے اس نے دل کو بیڈ پر بیٹھایا اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔""

مجھے کپڑے چینج کرنے ہے۔۔۔۔دل اس کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔""

اچھا اچھا دل اب یہ رونی صورت مت بنا کے بیٹھ جانا جاؤ چینج کرو میں بھی چینج کرتا ہوں کیف کے کہنے پر دل تو بھاگ کر چینجنگ روم میں داخل ہوئی وہ تو اپنے کپڑے لینا ہی بھول گئی تھی۔۔۔۔

دل اپنے کپڑے تو لے جاؤ کیف نے پیچھے سے اواز لگائی تو اندر دل نے اپنے ماتھے تھپڑ پر مڑا۔۔۔۔

اف وہ ہبی جان مجھے میرے کپڑے دے دے نا کیف نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے ایک پیارا سا فراک دل کو پکڑایا اور اپنے کپڑے نکال کر بھی واش روم چلا گیا تاکہ چینج کر کے باہر ائے۔۔۔۔

جیسے ہی دونوں چینج کر کے باہر ائے کیف نے دل کو دیکھا جو جلدی سے کمبل میں گھس گئی تھی۔۔۔""""

لیکن جیسے ہی دل میں کیف کو دیکھا انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی کیف نے اج وائٹ کلر کی شرٹ اور نیچے ٹروزر پہنے وہ دل کے قریب ارہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا دل ایسے کیوں دیکھ رہی ہو کیف نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

ہبی جان اپ اس وائٹ کلر میں کتنے پیارے لگ رہے ہیں دل معصومیت سے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اوتو میرے بچے کو میں پیارا لگ رہا ہوں کیف دل کے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

ہاں ہبی جان اور یہ جو اپ کی پرفیوم لگاتے ہیں نا وہ بھی مجھے بہت اچھی لگتی ہے دل کیف کے نزدیک ہوتے اس کے پرفیوم کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

اچھا تو تو میں اپنے ہبی جان پیارا لگتے ہیں کیف نہ جانے اس کے منہ سے کیوں اپنی تعریف سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

ہاں نہ ہبی جان مجھے بہت پیارے لگتے ہیں بہت سے بھی بہت زیادہ دل اپنے فل بازو کھول کر کیف کو کہنے لگی ہوں تو کیف نے جلدی سے اس کی باہوں میں اپنی باہر ڈال کر دل کو اپنے اوپر لٹا دیا اور ایسا کرنے سے دل نے جلدی سے کیف کی جانب دیکھا۔۔۔""""

ہبی جان۔۔۔۔۔دل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔

جی حبی جان کی جان کیف نے دل کے گلے بال اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

ہبی جان۔۔۔۔۔۔یہ گھر اپ کا ہے نا اور اپ اتنے زیادہ پیسے کماتے ہیں تو پھر اپ امی سے کیوں ڈرتے ہیں وہ اپ کو ڈانٹتی بھی رہتی ہیں طہام سے اتنا پیار کرتی ہیں اب انہوں نے ایسے کیا نا تو میں بھی غصے سے کہہ دوں گی کہ یہ گھر میرے ہبی کا ہے اور میرا ہے اور اپ میرے ہبی کے پیسے کھاتے ہیں دل تو عام سے لہجے میں گیف سے کہہ رہی تھی جسے سنتے کیف نے حیرانگی سے دل کو دیکھا جس نے پہلے دفعہ ایسی بات بولی تھی۔۔۔۔""""

دل یہ کیسے باتیں کر رہی ہوں کسی نے کہا ہے تم سے یہ سب کیف نے غصے سے بولا۔۔۔۔۔

دل پہلے تانیہ کا نام لینے لگی لیکن تانیہ نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس کا نام کسی کے سامنے نہ لے۔۔۔۔

نہیں ہی جان مجھے کسے نے نہیں کہا وہ تو امنہ امی تانیہ اپی سے بات کر رہی تھی کہ یہ گھر اپ کا ہے تو اسے لیے بس میں نے سن لیا۔۔۔۔

دل یہ گندی بات ہے تم نے کبھی بھی ماما سے ایسے بات نہیں کرنی وہ بہت اچھی ہیں اور یہ گھر بھی ان کا ہے اور تم ان سے بد تمیز کبھی نہیں کرو گی سمجھی ورنہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ہی جان اپ مجھ سے ناراض مت ہوئیے گا میں امی سے ایسی بات کبھی نہیں کروں گی سوری ہی جان۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میری جان اب تم سو جاؤ صبح سکول جانا ہے تمہارے پیپرز بھی سٹارٹ ہونے والے ہیں نا۔۔۔

جی ہی میرے پیپر بھی سٹارٹ ہونے والے ہیں لیکن مجھ سے تیاری نہیں ہو رہی اور اپ بھی اتنا بزی ہوتے ہیں کہ مجھے تیاری ہی نہیں کرواتے۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب جب بھی میں گھر واپس ایا کروں گا مجھے بتانا کرنا کے تمہیں کیا سمجھ نہیں ارہی میں تمہیں سمجھا دیا کروں گا تیاری بھی کروالیا کروں گا۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہی دل بھی ہنستے ہوئے کیف کے سینے کے اوپر سر رکھ کے ہی لیٹ گئی کیف بھی مسکراتے ہوئے دل کے بال سہلانے لگا اور جلدی ہی دونوں انکھیں موند گئے۔۔۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارقم کو ہوش اچکا تھا اور مسرت بیگم اب ارقم کے پاس بیٹھی اس کا ہاتھ تھامے کچھ سورتیں پڑھتے اس پر پھونک رہی تھیں۔۔۔"""

ارقم نے بھی ہلکی ہلکی انکھیں کھول کر اپنی دادی کو دیکھا جو پریشان بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی ارقم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ائی۔۔۔"""

ارقم بیٹا ارقم کو انکھیں کھولے دیکھ مسرت بیگم نے اس کے ماتھے پر بھوسہ دیا۔۔۔"""

دادی اپ رو کیوں رہی ہیں اپنے چہرے پر اپنی دادی کے انسو گرتے ہوئے محسوس ہوئے تو ارقم نے ہلکے سے لہجے میں کہا۔۔۔"""

میرے بیٹا بہت سے بچ کر ائے ہو تم اور تم کہہ رہے ہو کہ میں روں بھی نہ۔۔۔ مسرت بیگم مزید روتے ہوئے ار قم سے بولی۔۔۔""""

دادی میں ٹھیک ہوں اپ روئے تو نہیں نا ورنہ پھر میری زیادہ طبیعت خراب ہو جائے گی اپ کو ایسے روتے ہوئے دیکھ کر ار قم نے اپنا ہاتھوں میں اپنے دادی کے ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔""""

نہیں نہیں ار قم میں نہیں رو رہی تم اب پریشان مت ہونا اور تم اپنا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا اور تم مجھے یہ بتاؤ تم نے ایسا کون سا صدمہ لیا ہے کہ تمہیں مائنر ہارٹ اٹیک اگیا ہے تم مجھے بتاؤ تمہیں کوئی پریشانی ہے کسی چیز کی تو اپنی دادی سے شیئر کرو میں تمہاری پریشانی دور کرنے کی کوشش کروں گی میرا بچہ لیکن اکیلے اکیلے ٹینشن لے کر تم نے اپنی اتنی طبیعت خراب کر لی اپنے دادی کا ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔""""

نہیں دادی ایسی کوئی بات نہیں ہے مجھے کسی چیز کی ٹینشن نہیں ہے بھلا جب مجھے کوئی ٹینشن ہو گی تو اپ سے کچھ چھپی رہے گی وہ لیکن اچانک پتہ نہیں میرا دل میں درد شروع ہو گیا ایسے لگ رہا تھا جیسے کچھ بہت برا ہو رہا ہے میں نے ساتھ بس پھر ایسے ہارٹ اٹیک ہو گیا لیکن اب میں ٹھیک ہوں دادی اور پکا میں اب اپنا خیال رکھوں گا۔۔۔

تم اب دو سے تین دن افس نہیں جاؤ گے گھر میں ارام کرو گے میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو گے ہم اچھا سا ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم سپینڈ کریں گے اوکے نا۔۔۔

جیسے میری دادی کا حکم اور میں تو اپ کا حکم ٹال ہی نہیں سکتا اس سے پہلے کہ مسرت بیگم کچھ کہتی ڈاکٹر اندر ایا۔۔۔

کیسی طبیعت ہے اب تمہاری ار قم۔۔؟؟ ڈاکٹر مسکراتے ہوئے ار قم سے پوچھنے لگا۔۔۔

الحمدللہ میں بہتر فیل کر رہا ہوں ڈاکٹر ار قم نے اپنی حالت کے بارے میں بتایا۔۔۔۔۔

تو اس کا مطلب ہے کہ تم اپنے گھر جا سکتے ہو۔۔

جی ڈاکٹر اب تو میں اس ہاسپٹل میں رہ کر تھک گیا ہوں میں مزید اس ہاسپٹل میں نہیں رہنا چاہتا تو میں گھر جا کر ہی ریسٹ کروں گا۔۔۔

ٹھیک ہے تمہارا ڈسچارج پیپر میں بنوا دیتا ہوں انٹی اپ اس پیپر زپر سائن کیجئے گا اور ار قم کو اپ گھر لے کر جا سکتی ہیں۔۔۔

تھینک یو ڈاکٹر مسرت بیگم نے بھی کہا تو ڈاکٹر دونوں کو اکیلے چھوڑ کر چلا گیا تھوڑی ہی دیر بعد مسرت بیگم ارقم کو لے کر گھر جا چکی تھی۔۔۔۔""

اچھا ارقم اب تم ریسٹ کرو میں تمہارے لیے گرما گرم سوپ بنواتی ہوں تم وہ پیو گے اور تو پھر تمہیں میڈیسن کھانی ہے پھر تم ریسٹ کرو گے۔۔۔۔

نہیں دادی میرا کچھ بھی کھانے کو دل نہیں کر رہا پلیز ابھی بس مجھے سونا ہے۔۔۔۔

کا میڈیسن کھانی ہے نا۔۔۔۔

پلیز دادی میرا دل نہیں کر رہا ہے۔۔۔۔۔

اوکے اوکے ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو پھر صبح ہم بات کرتے ہیں ارقم بھی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے لیٹ گیا اور مسرت بیگم اس کے اوپر کمبل ٹھیک کرتے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے اسے پیار کرتے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

سوتے سوتے ارقم کے ذہن میں پھر سے اپنی سنہری کا خیال ایا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہوں گی کیسی ہوں گی اج تو اس نے کال بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔

میں تو اب ایک دن اپنے سنہری کی اواز نہ سنو تو مجھے سکون نہیں اتا اس لیے تو مجھے نیند نہیں ارہی لیکن ابھی تو وہ سو گئی ہو جو کسی کو ڈسٹرب کرنا بھی تو اچھی بات نہیں ہوتی نا چلو کل کال کروں گا یہ سوچتے ہوئے ارکم بھی بڑی مشکل سے اپنی سنہری کے بارے میں سوچتے سوچتے سو گیا۔۔۔۔""

"""""----------

عرشیہ داید کے کمرے میں گئی اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی امید تو کب کی عرشیہ کی گود میں ہی سو چکی تھی داید واش روم سے نکلا تو اپنے بیڈ پر عرشیہ کو بیٹھے اسے ایک نیا احساس ہوا کیونکہ اس کے کمرے میں ایک نئے وجود کا اضافہ ہوا تھا اسے بہت اچھا بھی لگ رہا تھا اور بہت عجیب بھی۔۔۔۔""

داید کا دل کر رہا تھا وہ عرشیہ سے بات کرے لیکن اس میں ہمت ہی پیدا نہیں ہو رہی تھی عرشیہ کو بھی احساس ہو گیا تھا کہ اس کے پیچھے داید کھڑا ہے اس نے بھی کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔""

عرشیہ۔۔۔۔۔داید نے ہمت کرتے عرشیہ کو پکارا۔۔۔"

جی۔۔۔۔ عرشیہ نے امید کو بیڈ پر لٹاتے داید کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔""""

تم نے کھانا کھایا۔۔۔؟؟داید کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا اس نے یہی پوچھ لیا۔۔۔""""

جی کھالیا ہو اور تم نے۔۔۔۔ عرشیہ نے اپنے ہاتھ مروڑتے ہوئے کہا اسے بھی داید کی بیوی کی روپ میں اپنا اپ بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔۔""""

نہیں میں نے نہیں کھایا۔۔۔""""داید سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔""""

کیوں نہیں کھایا۔۔۔"""

مجھے کسی نے کھانے کو دیا ہی نہیں داید نے معصومیت سے کہا وہ چاہتا تھا عرشیہ اس سے بات کرے اس سے کمفرٹیبل رہے پہلے کی طرح اس کے قریب ہی رہے اس دن کی حرکت کی وجہ سے وہ اس سے دور نہ جائے۔۔۔۔""""

اچھا رکو تم یہاں ہی بیٹھو میں تمہارے لیے کھانا لے کر اتی ہوں عرشیہ ایک نظر امید کو دیکھ کر باہر چلی گئی۔۔۔۔""""

تھوڑی دیر بعد عرشیہ واپس ائی تو داید وہاں ہی بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا عرشیہ نے اپنے ہاتھوں میں پکڑی کھانے کی ٹرے کو دائد کے سامنے رکھا اور جا کر امید کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔

تم بھی اکر کھانا کھالو عرشیہ داید نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں داید میں نے کھانا کھالیا ہے اور مجھے بھوک نہیں ہے اب مجھے نیند ائی ہے۔۔۔۔

داید عرشیہ کی بات سنتے صرف سر ہلا گیا اور کھانا کھانے لگا کھانا کھا کر جب وہ فری ہوا تو داید نے اپنے قدم بیڈ کے جانب بڑھائے اور وہاں سے اپنا تکیہ اور بستر اٹھانے لگا جب عرشیہ نے داید کی اس حرکت کو دیکھا کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔۔"""

میں۔۔۔میں وہاں صوفے پر سونے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے داید یہ کمرہ اب تمہارا اور میرا ہم دونوں کا ہے اگر میں بیڈ پر سو رہی ہوں تو تم بھی بیڈ پر سو سکتے ہو مجھے اس سے کوئی بھی پرابلم نہیں ہے۔۔۔۔۔"""

لیکن عرشیہ میں نے سوچا شاید تمہیں میرے پاس۔۔۔۔"""

داید جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اور مجھے تم پر خود سے بھی زیادہ یقین ہے ہاں اس رات تم نے میرے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میرا اپنی محبت سے اعتبار اٹھ گیا ہے اور اگر تمہیں اپنے اپ پر اعتبار نہیں ہے تو ہمارے درمیان یہ امید ہے اور مجھے اس بات کی امید ہے کہ تم اس امید کو پار کر کے میرے پاس نہیں اؤ گے۔۔۔۔۔"""

تم سچ کہہ رہی ہو نا عرشیہ تمہیں مجھ پر یقین ہے نا داید تکیہ اور اپنا کمبل بیڈ پر رکھے عرشیہ کی جانب جا کر اس کے پاس بیٹھا عرشیہ بھی داید کو اپنے پاس بیٹھا دیکھ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ہاں داید مجھے تم پر یقین ہے اپنا ہاتھ داید کے ہاتھوں میں دیکھ کر عرشیہ کو عجیب لگا اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا عرشیہ گہرے سانس بھرتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ ہلکے سے داید کے ہاتھوں سے چھڑوایا داید نے اس کا اپنے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوانا دیکھا اور پھر جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔۔۔۔

سوری سوری وہ وہ بس غلطی سے پھر پکڑ لیا۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں داید تم اتنا فارمل کیوں ہو رہے ہو کیا ہو گیا ہے عرشیہ کو وہ داید لگا ہی نہیں تھا جو اس سے ہمشہ روڈلی بات کرتا تھا اچھا داید اب تم جا کے سو جاؤ صبح بات کرتے ہیں عرشیہ نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا تو داید بھی اس کے پاس اٹھ کر اپنی جگہ پر جا کر سو گیا نیند تو اب دونوں کو نہیں انی تھی کیونکہ عرشیہ کو بھی نئی جگہوں پر کم ہی نیند اتی تھی اور داید کو اس لیے نیند نہیں ارہی تھی اس کے بیڈ پر کسی ایک وجود کا اضافہ ہو گیا تھا اور وہ بھی اس لڑکی کا جس کی عزت لوٹنے کی اس نے کوشش کی تھی جس کی محبت کا وہ ہمیشہ سے دھتکارتا ایا تھا اور اج وہی لڑکی اس کی بیوی بن کر اس کی محرم بن کر اس کے بیڈ پر اس کے ساتھ لیٹی ہوئی ہے دونوں ہی اپنی اپنے سوچوں میں غرق ہوتے نہ جانے کب نیند کی وادی میں چلے گئے۔۔۔۔"""

"""""----------

تانیہ رات سے کیف اور دل کو ایک ساتھ دے کر جل بن رہی تھی نہیں نہیں کیف اس بچے کے ساتھ بالکل بھی ایسا نہیں کر سکتا کیف صرف میرا ہے صرف میرا میں صرف کیف کے لیے ائی ہوں اور کیف کی دولت کے لیے اگر وہ لڑکی کیف کو میرے سے دور لے گئی تو اس ساری جائیداد کی مالک وہ بن جائے گی تانیہ اپنے کمرے میں ادھر ادھر چکر لگاتے ہوئے مسلسل نفرت سے دل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔"""

مجھے اج ہی کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا اچانک سے ایک ائیڈیا تانیہ کے ذہن میں ایا وہ جلدی سے امنہ کے کمرے میں گئی۔۔۔"""

خالہ۔۔۔۔مجھے اپ سے ایک بات کرنی ہے تانیہ جلدی سے امنہ کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔"""

ہاں بولو کیا بات کرنی ہے تانیہ تم نے اور تم اتنی خوش کیوں لگ رہی ہو خیر تو ہے نا۔۔۔"""

خالہ میرے دماغ میں ایک ائیڈیا ایا ہے۔۔۔۔"""

کیسا ائیڈیا امنہ نے حیران ہوتے ہوئے تانیہ سے پوچھا۔۔۔"""

پھر جو کچھ تانیہ نے امنہ کو بتایا امنہ نے نفی میں سر ہلایا نے ہی تانیہ اگر اسے کچھ ہو گیا تو کیف ہمیں نہیں چھوڑے گا اور تمہیں پتہ بھی ہے ناوہ ایک پولیس والا ہے کیس کی کھال تک جائے گا تو یہ نہ ہو ہم دونوں پھنس جائیں۔۔۔"

حالہ کچھ بھی نہیں ہو گا اپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں ہم ایسا شو کروائیں گے جیسے یہ ایک ایکسیڈنٹ ہے ان غلطی سے وہ تیل گر گیا تھا۔۔۔۔"""

دیکھ لو تانیہ کچھ ہونا نہیں چاہیے دل کو بس ہلکی سی چوٹ ہی انی چاہیے۔۔۔"""

خالہ اپ پریشان نہ ہو دل کو میں ایسے اپنی سائیڈ پر کروں گی اور اسے ایسا کیف کے خلاف بھڑکاؤں گی کہ وہ کچھ کر بھی نہیں پائے گی اور کیف سے خود ہی دور ہو جائے گی۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے مجھے بھی وہ لڑکی اس گھر میں منظور نہیں ہے جو پہلے ہی اس جائیداد پر نظر جمائے بیٹھی ہیں اور اس گھر میں امنہ بھی دل کے بارے میں برا سوچتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے پھر خالہ میں اپنا کام کر کے اتی ہوں یہ کہہ کر تانیہ کمرے سے باہر چلی گئی اور کچن سے تیل کی بوتل اٹھائی اور سیڑھیوں کے پاس اگئی اور وہاں پر تھوڑا سا تیل گرا دیا۔۔۔۔"""

کیف تو پہلے ہی ایک کیس کے سلسلے میں صبح صبح ہی پولیس اسٹیشن نکل چکا تھا اور اب باری تھی دل کے نیچے انے کی وہ سکول کے کپڑے پہنے تیار ہو کر نیچے ائی جیسے ہی وہ تیسری سیڑھی پر پہنچی اس کا پاؤں سلپ ہوا اور ایک چیخ پورے لاونج میں دل کی گونجی تھی اور کچن کے پاس ہی امنہ اور تانیہ کھڑے دل کو نیچے گرتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔"""

دل کی چیخ سن کر طہام بھی جلدی سے بھاگا بھاگا کمرے سے باہر ایا اور دل کو نیچے گرتے دیکھ کر وہ اس کی جانب بھاگا۔۔۔۔

دل۔۔۔۔دل کیا ہوا ہے طہام نے حد پریشانے سے دل کو کہنے لگا دل کے سر سے خون بہتا زمین کو لال کر رہا تھا۔۔۔۔"""

ماما۔۔ماما۔۔۔طہام آمنہ کو اوازیں دینے لگا طہام کے اوازیں دینے کی وجہ سے امنہ بھی جلدی جلدی سے دل کے پاس ائی ہائے اللہ دل کو کیا ہو گیا طہام جلدی سے کیف کو کال کر و اسے کچھ ہو نہ جائے امنہ بیگم ڈرامے بازی کرتے ہوئے طہام سے کہنے لگی طہام بھی جلدی سے کمرے میں بھاگا اپنا موبائل لے کر باہر اہا پیچھے کھڑی تانیہ مسکراتے ہوئے دل کے سر سے بہتا ہوں دیکھ رہی تھی اچھا ہوا میری طرف سے تو مر ہی جائے جان چھوٹے اس سے تانیہ دل ہی دل میں کہنے لگی۔۔۔"""

دوسری جانب کیف اور لبابہ اس ادمی کی لاش دیکھ رہے تھے جس کی لاش نے کل رات ضمار نے پھنکوائی تھی لبابہ اس لاش کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے اس ادمی کو کہیں نہ کہیں دیکھا ہے جب اچانک سے لبابہ کے ذہن میں وہ ہوٹل والا ادمی ایا وہ انکھیں پھاڑے منہ کھولے اس ادمی کی لاش کو دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا ہے لبابہ تم ٹھیک تو ہو نا ایسے کیا دیکھ رہی ہو پہلی دفعہ تو ایسی کوئی لاش نہیں جس کو تم حیرت سے دیکھ رہی ہو کیف نے اسے ایسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں کیف ایسی بات نہیں ہے یہ یہ وہی شخص ہے جس نے اوشٹ۔۔۔مم۔۔۔میں ناراج کے ساتھ ہوٹل گئی تھی تو وہاں اس نے میرے ساتھ میرے ساتھ بد تمیز کی تھی تو یہ اسی ادمی کی لاش ہے لیکن اس ادمی کے لاش کیوں کیسے لبابہ سے تو صحیح سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے لبابہ کوئی کانڈ کیا ہو گا اس نے تبھی اس بلیک شیڈو نے اسے سزا دی ہے اگر اس نے تمہارے ساتھ بد تمیز کی ہے تو کسی اور کے ساتھ بھی بد تمیزی کی ہو گی کسی کی عزت لوٹی ہو گی تو اس بلیک شیڈو نے اس کی بوٹی بوٹی کر دی اب ہم کیا کر سکتے ہیں نا تو وہ بلیک شیڈو ہمیں مل رہا ہے نہ ہم کسی کو بچا سکتے ہیں کیف تو سخت پریشان تھا اس بلیک شیڈو سے اور روز روز نئی انے والی لاشوں سے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ لبابہ کچھ اور کہتی کیف کے نمبر پر کرائی کیف نے موبائل نکال کر دیکھا تو طہام کی کال تھی جیسے ہی اس نے طہام کی کال اٹھائی جو اسے سننے کو ملا کیف لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے کیف سب خیریت تو ہے نا تمہارے چہرے کا رنگ کیوں زرد پڑ گیا ہے۔۔۔"""

لبابہ وہ دل۔۔۔کیف بس اتنا کہتے ہی باہر کو بھاگا لبابہ اسے آوازیں ہی دیتی رہ گی لیکن کیف چلا گیا تھا۔۔۔"""

تم لوگ اس لاش کو اٹھاؤ اور پتہ کرواؤ یہ کون ہے اور اس کے گھر میں لاش بھجواؤ لبابہ بھی اندر چلی گئی۔۔۔"""

جیسے ہی کیف گھر پہنچا سامنے ابھی تک دل بے ہوش زمین پر پڑی تھی اس کے سر سے خون نکل رہا تھا یہ کیا ہوا ہے دل کو کیف چیختے ہوئے دل کے پاس جاتے ہوے بولا اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا کیف کا پولیس یونیفارم بھی پورا خون سے بھر گیا۔۔۔""

ببب۔بھائی دل سیڑھیوں سے گر گی طہام بھی روتے ہوے بولا۔۔۔""

کہاں تھے اپ سب لوگ کہاں تھے تو اپ لوگوں سے میرا دل کا دھیان نہیں رکھا جاتا کیف غصے کے مارے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا اس نے جلدی سے دل کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور باہر کو بھاگا امنہ بیگم بھی دل کی یہ حالت دیکھ کر ایک پل کو ان کے دل میں ڈر سا بیٹھا تھا اگر اس کو اسے کچھ ہو گیا تو کیا وہ اپنے اپ کو کبھی معاف کر پائے گی جب کہ تانیہ مسکراتے ہوئے دل کی حالت دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تانیہ تم ساحل کا دھیان رکھنا میں کیف کے ساتھ جا رہی ہوں۔۔۔

خالہ اپ کیف کے ساتھ کیوں جا رہی ہیں تانیہ نے امنہ کو روکنا چاہا لیکن امنہ جلدی سے کیف کے پیچھے بھاگی۔۔۔

اللہ کرے مر ہی جائے تانیہ دل ہی دل میں دل کو بد دعائیں دینے لگی ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا پیچھے کیف دل کا سر اپنے گود میں ہی رکھے روتے ہوئے دل کو دیکھ رہا تھا امنہ بیگم کا دل ڈوبتا جا رہا تھا کیف کی اس حالت کو دیکھتے۔۔۔۔""

ڈرائیور جلدی گاڑی چلاؤ کیف ڈرائیور پر چلایا جب کہ دل ویسے ہی بے ہوش پڑی ہوئی تھی کئی انسو ٹوٹ کر کیف کی انکھوں سے دل کے چہرے پر گر رہے تھے لیکن اج اس ہی جان کی چار فٹی بیوی بے ہوش تھی اج اس ہی جان کی چار فٹی بیوی اس کے انسو صاف کرنے کے لیے ہوش میں نہیں تھی دس منٹ کے تیز ڈرائیونگ کے باعث وہ ہاسپٹل میں پہنچے تھے ڈاکٹر تو جلدی سے دل کو اندر لے جا چکے تھے کیف کا پورا یونیفارم خون سے بھر چکا تھا۔۔۔""

کیف حوصلہ رکھو دل ٹھیک ہو جائے گی امنہ نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کیف کو کہا اگر کیف کو پتہ چل گیا کہ دل کو گرانے میں امنہ کا بھی ہاتھ ہے تو وہ کبھی بھی اس کو معاف نہیں کرے گا امنہ اتنی بری نہیں تھی جتنا تانیہ نے اکر امنہ کو بنا دیا تھا۔۔۔""

ماما۔۔۔۔ کیف جلدی سے امنہ کے گلے لگا تو امنہ ہکا پکا کیف کو دیکھنے لگی جو بچپن میں جب شدت سے اس کو چوٹ لگتی تھی تو وہ ایسے ہی اس کے گلے لگ جایا کرتا تھا امنہ کی انکھوں میں بھی انسو نکلے تھے کئی سالوں بعد امنہ نے کیف کو ایسے گلے لگتے دیکھ کر اپنا ممتا بھرا حصار کیف کے گرد بھرا۔۔۔""

ٹھیک ہو جائے گی وہ کیف تم پریشان مت ہو امنہ نے کیف کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔"""

ایف امنہ سے الگ ہوتے ہوئے بینچ پر جا کر بیٹھ گیا تو امنہ بھی اس کے پاس جاتے ہوئے بیٹھ کے اور ڈاکٹر کے باہر انے کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 41 ❤□ ❤□

لبابہ وہ لاش دیکھ کر کافی حیران ہوئی تھی اس نے راج کو کال کرنے کا سوچا اپنے کیبن میں جا کر اس نے راج کو کال کی تا کہ وہ اس بارے میں پوچھ سکیں۔۔۔۔"""

کیبن میں جاتے ہی لبابہ نے راج کو کال کی راج ابھی اپنے کمرے میں ہی بیٹھا تھا جب لبابہ کی کال ائی کیا حال ہے میڈم اج صبح صبح کیسے یاد اگئی اپن کی۔۔۔۔

راج مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

جی جی میڈم بولیں اپن تو اپ کی ہی بات سننے کے لیے بیٹھا ہے راج شوخ پن سے بولا وہ جانتا تھا وہ کیا بات کرنے والی ہے۔۔۔۔

راج اج ہمارے پاس ایک لاش ائی ہے اور وہ اسی ادمی کی ہے جس نے میرے ساتھ ہوٹل میں بد تمیزی کرنے کی کوشش کی تھی تو تمہیں پتہ ہے اسے کس نے مارا ہے۔۔۔

دوسری جانب راج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی وہ جانتا تھا لبابہ نے اسی کے لیے اسے کال کی ہو گی نہیں میڈم اسے کس نے مار دیا ہے اوئے ہوے بیچارا برا تو تھا لیکن پتہ نہیں کس کے ساتھ اس کی دشمنی تھی لیکن مجھے تو نہیں پتہ۔۔۔۔

راج اگر تم نے اسے مارا ہے تو مجھے بتا دو۔۔۔۔۔

ارے توبہ کریں میڈم میں اپ کو ایسا لگتا ہوں میں صرف گن دوسروں کو ڈرانے کے لیے رکھتا ہوں لیکن نہ تو مجھے گن چلانی اتی ہے اور نہ ہی میں نے کبھی چلائی ہے قتل کرنا تو دور میں نے اج تک مکھی نہیں ماری اور اپ کہہ رہی ہیں میں نے اسے مارا ہے راج نروٹھے پن سے بولنے لگا۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے تم ناراض مت ہو میں نے بس ایسے ہی پوچھ لیا تھا وہ اس کی لاش دیکھ کر میں اتنی پریشان ہو گئی کہ میں بس اسی لیے تم سے پوچھ لیا اچھا اج رات تم میرے گھر اؤ نا بابا سے ملنے کے لیے کچھ باتیں کرنی ہیں لبابہ نے اپنا ذہن بٹھکانے کے لیے راج سے دوسری جانب بات کرنا شروع ہو گئی۔۔۔۔

جی جی ضرور میڈم اپن ضرور ائے گا ویسے بھی میرا دل کر رہا تھا اپ کے بابا سے ملنے کا تو میں ضرور اؤں گا ویسے بھی اب مجھ سے مجھے انتظار نہیں ہو رہا اپ کو اپنے پاس لے کر انے کے لیے راج نے پیار بھرے لہجے میں کہا جسے سنتی لبابہ کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ ائی۔۔۔

تم بھی ناراج کیسی باتیں کرتے ہو چلو ٹھیک راج تم اجانا بابا سے ملنے پھر ہم باتیں کریں گے ابھی مجھے کام ہے تھوڑا میں وہ کر لوں۔۔۔

جی جی میڈم اپ کر لیں کام کوئی مسئلہ نہیں یہ کہتے ہوئے راج نے کال بند کر دی اب تو مجھے جو بھی کرنا ہو گا جلدی ہی کرنا ہو گا مزید اس سے میری منزل تک پہنچنے کا انتظار نہیں ہو رہا ہے۔۔۔

"""""----------

ماما دعا کرے نا میری دل ٹھیک ہو جائے میں کیسے رہوں گا اس کے بغیر وہ ان چند مہینوں میں ہی اپ کے بیٹے کے لیے بہت اہم ہو گئی ہے ماما پلیز اپ دعا کریں نا میری دل ٹھیک ہو جائے کیف ابھی بھی انسو بہاتے ہوئے امنہ کے گلے لگ کر روتے ہوئے کہہ رہا تھا اسے پتہ ہی نہیں چلا کب وہ چھوٹی سی جان اس کے لیے اتنی ضروری ہو گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ امنہ کچھ کہتی ڈاکٹر دل کے کمرے سے باہر اتا ان کی جانب ایا ڈاکٹر کو دیکھ کر کیف ان کے پاس گیا ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے۔۔۔"""

شکر ہے اپ اسے ٹائم سے لے ائے ہیں ورنہ ان کے سر سے کافی خون بہہ چکا ہوتا جو ان کے لیے خطرے کا باعث بنتا لیکن اب وہ خطرے سے باہر ہیں تھوڑی دیر تک وہ ہوش میں اجائیں گی۔۔۔"""

تھینک یو سو مچ ڈاکٹر تھینک یو کیف خوشی کے مارے ڈاکٹر سے کہنے لگا ڈاکٹر بھی سر ہلاتے ہوئے چلا گیا دیکھا ماما میں نے کہا تھا نا میری دل ٹھیک ہو جائے گی اپ نے دعا کی ہے نا اب میں جلدی سے مسجد جاتا ہوں اشکرانے کے نفع ادا کر کے اتا ہوں کہ اللہ نے میرے دل کو ٹھیک کر دیا ہے۔۔۔""

میں شکرانے کے نفل ادا کر کے اتا ہوں اور کچھ صدقہ دے کر اتا ہوں دل کا اپ اس کا دھیان رکھیے گا جب بھی کوئی ڈاکٹر مزید کچھ بولے مجھے ضرور بتایئے گا ایک نظر وہ دروازے کے پر لگے شیشے کے اندر سے دل کو دیکھتے ہوئے شکر کے آنسو بہاتے پھر سے مسجد کی جانب چلا گیا اور امنہ کو کچھ پل کے لیے احساس ہوا کہ اس نے دل کے ساتھ غلط کر دیا ہے اور کیف اتنا بھی برا نہیں ہے وہ یہیں سوچ رہی تھی کہ وہ تانیہ کو گھر جا کے سمجھائے گی کہ کیف کی زندگی میں اب اس کی کوئی جگہ نہیں ہے وہ دل کے لیے بہت زیادہ احساس مند ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

"""""----------

ارے یار اس نرس کی تو کیا ہی بات ہے اگر اج اس نے مجھے لفٹ نہ کرائی نا تو یہ تیزاب دیکھ رہے ہیں اس کے منہ پر پھینک کے ا جاؤں گا تیمور اور اس کے دوست ہاسپٹل میں داخل ہوتے ہوئے تیمور سے کہنے لگا۔۔۔

ارے تیزاب پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے اج میں ہوں نا تمہارے ساتھ اگر نہ بھی اس نے تمہیں لفٹ کروائی تو اٹھا کے لے جائیں گے تم بھی مزے کرنا اور ہم بھی مزے کریں گے تیمور سفاکیت بھری بات کہتے ہوئے اپنے دوستوں کو قہقہ لگانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

تمہیں پتہ ہے بھی ہے وہ کس وارڈ میں کام کرتی ہے کہ ہم پورے ہاسپٹل میں اب اس نرس کو ہی ڈھونڈتے رہیں تیمور اپنے دوست کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ائیبرو اچکاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

ہاں ہاں پتہ ہے اس لڑکے کے بارے میں تم چلو تو صحیح نا اندر تیمور اور اس کے دوست پھر اندر ہاسپٹل میں چلے گئے کافی دیر ڈھونڈنے کے بعد اخر کار انہیں وہ نرس نظر ا ہی گئی جو دل کے کمرے میں جا رہی تھی۔۔۔۔

رکو یار اج تم مت جاؤ اج میں اسے پٹانے کی کوشش کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے نہ پٹی تو پھر میں تم لوگوں کو بلا لوں گا اور تم لوگ بھی اندر اجانا پھر اس کے ساتھ اس سے ہاسپٹل کے کمرے میں اس کی عزت لوٹ کر جائیں گے تاکہ اسے پتہ چلے کہ وہ کس کو ایٹیٹیوڈ دکھا رہی ہے تیمور سکندر کو۔۔۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو تم اور تم ہی اندر جاؤ پھر ہمیں بھی اواز لگا دینا ہم بھی اپنی اپنی باری لینے اجائیں گے اس کے کے دوست سفاکیت بھرے لہجے میں کہتے کسی عزت کو مٹی میں کچلنے کا کہہ ہنستے ہوئے ایک سائیڈ پر بیٹھ کے جب کہ تیمور اس نرس کے پیچھے پیچھے کمرے میں چلا گیا جبکہ امنہ وہاں سے واش روم چلی گئی تھی اور کیف تو پہلے ہی نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

تیمور نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا سامنے ہی نرس دل کا چیک اپ کر رہے تھے دل ابھی بھی بے ہوش ہی تھی۔۔۔""""".

نرس کمرے میں کسی کو اتے دیکھ کر غصے سے اس کی طرف دیکھنے لگی کون ہو تم اور اس کمرے میں کیسے کیونکہ نرس کو بس کیف اور امنہ کے بارے میں ہی پتہ تھا تیمور اپنے لبوں پر مسکراہٹ لاتے ہوئے نرس کی جانب قدم بڑھانے لگا تم وہیں ہونا جو میرے دوست تک کہ ہاتھ نہیں اتی کس بات کا غرور ہے تمہیں تیمور نے ابھی تک دل کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔""""

کک۔۔۔کون ہو تم اور جوں سا دوست۔۔۔نرس نے ڈرتے ہوئے اسے کہا۔۔""""

صدیق کو جانتی ہو نا۔۔۔تیمور مزید نرس نے قریب ہوا۔۔""""

صص۔د۔یق۔۔۔۔وہ لڑکی اٹکتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔""""

پپ پانی۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ نرس کچھ کہتی دل کے زبان سے یہ لفظ ادا ہوئے تھے جس کی وجہ سے تیمور کی نظر دل پر پڑی تھی تیمور بنا پلکیں جھپکائے دل کو دیکھنے لگا۔۔۔""""

تیمور اب اس نرس کو چھوڑ کر دل کی جانب متوجہ ہوا اور اس کے قریب گیا اور غور سے اپنی انکھیں اس کے چہرے پر گاڑے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔""""

اس سے دور ہو وہ نرس تیمور کے پاس جاتی ہوئی غصے سے بولی ڈرتو اسے بھی لگ رہا تھا لیکن جن نظروں سے تیمور دل کو دیکھ رہا تھا اس نرس کو کچھ اچھا محسوس نہیں ہوا تھا اسی لیے وہ اس کے قریب جاتے ہوئے اسے دھکا دے کر اسے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی اپنے اپ کو دھکا لگنے کی وجہ سے تیمور نے غصے سے نرس کو دیکھا اور تھپڑ نرس کے چہرے پر مارا کہ نرس نیچے گر گئی میرے معلوں سے دور رہو ورنہ جو تمہاری حالت ہو گی نا اور تم خود بھی دیکھنے کے قابل نہیں رہو گی سمجھی تیمور اس نرس کو ایک ٹھوکر مارتے ہوئے دوبارہ سے دل کی جانب متوجہ ہوا دل خوفزدہ نظروں سے تیمور کو دیکھنے لگی۔۔۔۔""""

ارے ارے میری شہزادی تم کیوں ڈر رہی ہو تمہیں تو میرے پاس ہی انا ہے نا تم بہت خوبصورت ہو تیمور دل کی گرے انکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھ کر عجیب سی مسکراہٹ لاتے ہوئے دل سے کہنے لگا دل کو مزید تیمور سے ڈر محسوس ہوا وہ چیخنا چاہتی تھی وہ اپنے ہبی جان کو بلانا چاہتے تھے لیکن اس کے گلے سے اواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔۔۔۔"""

ہہہ۔۔ہبی۔۔۔۔۔دل نے گھٹی گھٹی آواز میں کیف کو پکارا دوسری جانب کیف نے شکرانے کی نفل ادا کرتے باہر کی جانب ایا

"""۔۔۔

دل نے بیڈ سے اٹھنا چاہا لیکن اس کے سر پر بے حد درد محسوس ہوا اس سے پہلے کے تیمور دل کو پکڑتا امنہ کمرے میں داخل ہوئی کسی لڑکے کو دل کے پاس دیکھ کر امنہ جلدی سے تیمور کے پاس گئی کون ہو تم اور دل کے پاس کیا کر رہے ہو دل کو خوفزدہ دیکھ کر امنہ کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا۔۔۔۔"""

اے بڑھیا ہٹ۔۔۔۔ تیمور نے امنہ کو بھی دھکہ دیا جبکہ وہ نرس سہم کر ایک جانب کھڑی تھی کیونکہ تیمور اسے بھی کمرے سے باہر نہیں جانے دے رہا تھا۔۔۔"""

ہٹو دل کے پاس سے امنہ دوبارہ سے تیمور کے پاس جاتے اس دھکہ دے کر کہنے لگی کیونکہ کیف امنہ کو ہی دل کے پاس چھوڑ کر گیا تھا اگر دل کو کچھ ہو جاتا تو وہ کیا کہتی۔۔۔"""

اے بڑھیا تجھے سمجھ میں نہیں اتا ہٹ یہاں سے وہاں سے دل کے بیڈ کے پاس ہی ٹیبل پڑا تھا جہاں پر پتھر پڑا ہوا تھا وہی پتھر اٹھا کے تیمور نے امنہ بیگم کے سر پر مارا امنہ بیگم کراہ کر نیچے گری اور وہاں ہی بے ہوش ہو گئی دل چیہ چہ کر اندر ہی اندر اپنے خوبی جان کو بلانے لگی لیکن زبان سے ایک لفظ نہ ادا کر سکیں سر پر شدید درد محسوس ہوا۔۔۔۔

تم بالکل چھوٹی سی گڑیا ہو تم ڈرو نہیں گڑیا میں جلدی ہی تمہارے پاس اؤں گا اور تمہیں اپنے پاس لے جاؤں گا اور تمہیں ہمیشہ اپنی رکھیل بنا کر رکھوں گا وہ دل سے رکھیل بنانے کی بات کر رہا تھا جس کا مطلب بھی بیچاری دل کو پتہ نہیں تھا۔۔۔۔"""

اس سے پہلے کے تیمور کچھ اور کہتا دل وہاں ہی بے ہوش ہوئی تھی دل کو بے ہوش دیکھ کر تیمور ہنستا ہوا اس نرس کی جانب مڑا اگر تم نے کسی کو بتایا کہ یہاں پر کون ایا تھا تو پھر جو تمہارے ساتھ ہو گا وہ بالکل بھی اچھا نہیں ہو گا نرس تیمور کی بات سنتے نفی میں سر ہلانے لگی کہ وہ کسی کو کچھ بھی نہیں بتائے گی تیمور بھی ایک نظر دوبارہ سے دل کو دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا جیسے ہی تیمور

کمرے سے باہر نکل کر دوسری جانب گیا دوسری جانب سے کیف دل کے کمرے میں داخل ہوا لیکن وہ تیمور کو دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔""

لیکن جیسے ہی کیف دل کے کمرے میں داخل ہوا امنہ کو نیچے گرے دیکھ بے ہوش دیکھ وہ جلدی سے اپنی ماں کے پاس گیا ماما ماما کیا ہوا ہے کیف نے نرس کی جانب دیکھا جو خود بھی سہمی کھڑی تھی کیا ہوا ہے انہیں یہ بے ہوش کیسے ہو گئی۔۔۔۔

وو ہہ وو ہ۔۔۔ پتہ نہیں میں ابھی ہی یہاں ائی ہوں تو دیکھا یہ بے ہوش پڑی تھی وہ نرس جھوٹ بولتے ہوئے کہنے لگی کیف نے دل کو دیکھا جو وہ بھی بے ہوش پڑی تھی نرس باہر جاتے جلدی سے ڈاکٹر کو بلا لائی ڈاکٹر نے دوبارہ سے دل کو چیک اپ کیا اور پھر امنہ کے بھی سر کی پٹی کی امنہ بھی ابھی تک بے ہوش ہی تھی۔۔۔۔""

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راج بھی تیار ہوتا لبابہ کے گھر میں چلا گیا تھا اور اب وہ اکرم کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔

راج بیٹا میں نے جس مقصد کے لیے تمہیں یہاں پر بلایا ہے مجھے لگتا ہے وہ مجھے بات کر لینی چاہیے دیکھو لبابہ نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا کہ تم کون ہو کیا کام کرتے ہو اس سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں لیکن لبابہ اگر تمہاری طرف سے سیٹسفائی ہے تو مجھے بھی اپنے بیٹی تمہیں سونپنے سے کوئی اعتراض نہیں ہے مجھے لبابہ نے بتایا کہ وہ بھی تمہیں پسند کرتی ہے اور تم بھی اسے پسند کرتے ہو کیا ایسی ہی بات ہے اکرم نے راج سے سوال کیا۔۔۔۔""

جی انکل اگر میڈم نے اپ کو بتا ہی دیا ہے تو سچ ہے کہ میں بھی میڈم کو پسند کرتا ہوں اگر اپ کی رضامندی ہو تو میں ان سے جلدی ہی شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے ماں باپ تو نہیں ہیں جو شادی کی اکر بات کرے تو میں خود ہی اپ شادی کی بات کروں گا اگر اپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں اپ سے اپ کی بیٹی کا ہاتھ مانگتا ہوں راج ایک نظر لبابہ کو دیکھتے ہوئے اکرم سے کہنے لگا جب کہ راج کی بات سن کر لبابہ نے شرمیلی مسکراہٹ اپنے چہرے پر لاتے سر جھکا گئی۔۔۔""

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اس کی شادی تمہارے ساتھ کروانے پہ لیکن میں ابھی ایک تم سے بات کرنا چاہتا ہوں اگر تم وہ میری بات مان لو تو تمہارا شکر گزار رہوں گا میں اکرم التجائی لہجے میں بولا۔۔۔۔

جی جی انکل بولیں کیا کہنا ہے اپ کو اپ حکم کریں میں اپ کا حکم نہ مانوں تو یہ تو پھر اچھی بات تو نہیں ہو گی نا۔۔۔""

بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر شادی کے بعد تم یہاں ہمارے گھر میں ہی۔۔۔""

بابا۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہیں اپ یہ کیسے یہاں پر رہ سکتا ہے لبابہ اپنے باپ کی بات سن کے جلدی سے بولیں۔۔۔"

لیکن بیٹا اگر تمہاری شادی ہو گئی تو میں اس گھر میں اکیلے کیسے رہوں گا مجھے تو تمہارے بغیر رہنے کی عادت بھی نہیں ہے اکرم صاحب نم لہجے میں لبابہ سے بولے تو لبابہ نے بھی راج کو دیکھا کہ وہ کیا کہے گا وہ تو راج کی وجہ سے اپنے باپ کو منع کر رہی تھی کہ کوئی بھی شخص گھر جمائی بن کے نہیں رہنا پسند نہیں کرتا تو راج کیسے پسند کرے گا جبکہ وہ بھی اپنے باپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔"""

تم کیا کہتے ہو بیٹا میں تمہیں فورس نہیں کروں گا جو بھی تمہاری مرضی ہو گی وہی ہو گا۔۔۔"""

انکل اگر اپ کی اس میں خوشی ہے اور میڈم کی بھی اس میں خوشی ہے تو مجھے اس سے کوئی پریشانی نہیں ہو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے مجھے تو میڈم کی خوشی ہی عزیز ہے جیسے میڈم کہیں گی اپن بھی ویسے ہی کرلے گا راج اتنے پیار سے بولا کہ لبابہ کو اپنی قسمت پر رشک انے لگا کہ اس نے کتنے اچھے انسان سے محبت کی ہے۔۔۔"""

تھینک یو سو مچ بیٹا تم نے میری ساری پریشانی ختم کر دی ہے میں تو کتنے دنوں سے یہی سوچ رہا تھا کہ اگر میری بیٹی کی شادی ہو گئی اور وہ یہاں سے چلی گئی تو میں کیسے رہوں گا تم بہت اچھے ہو اور مجھے امید ہے کہ تم میری بیٹی کو بہت خوش رکھو گے۔۔۔۔"""

اکرم صاحب اپ کی بیٹی جب دوسروں کی خوشیاں چھینتی ہے تو اسے کیسے خوشی مل سکتی ہے راج گہری نظروں سے لبابہ کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا لیکن چہرے پر دوغلی مسکراہٹ برقرار تھی۔۔۔"""

اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں انکل یہ تو اپن کا فرض ہے کہ اپن میڈم کو بھی خوش رکھے اور میڈم کے گھر والوں کو بھی اپ جب چاہیں میں میڈم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔"""

ٹھیک ہے تو پھر چار دن بعد شادی کی تاریخ رکھتے ہیں جمعہ والے دن اکرم صاحب لبابہ کو دیکھتے ہوئے بولے تو لبابا نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے انکل تو چار دن بعد میں اپنے کچھ دوستوں کو لے کر اپ کے گھر پہنچ جاؤں گا اور سب کے گواہوں کی موجودگی میں اپنی میڈم سے شادی کروں گا۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے انکل اب میں چلتا ہوں اجازت دیں پھر مجھے کچھ تیاریاں بھی کرنی ہیں جا کر۔۔۔"""

ایک ہے بیٹا تم اپنا خیال رکھنا اور جمعے والے دن ہم تمہارا انتظار کریں گے۔۔"""

جی انکل ضرور یہ کہتے ہوئے راج اٹھ کر باہر چلا گیا بابا میں ذرا راج کو دروازے تک چھوڑ کر آتی ہوں لبابہ یہ کہتی راج کے پیچھے پیچھے چلی گئی۔۔۔""

میڈم اپ خوش تو ہیں نا اس شادی سے اپ کو کوئی اس شادی سے اعتراض تو نہیں ہے نا۔۔""

اگر مجھے شادی سے اعتراض ہوتا تو میں بابا کے سامنے ہی کہہ دیتی تم نے مجھے اتنے اچھے سے پروپوز کیا تھا کہ میں تم سے شادی سے انکار کر ہی نہیں سکے۔۔۔""

تو کیا میڈم اپ کو ڈر نہیں لگتا اگر میں نے اپ کو دھوکہ دے دیا تو یا شادی کے بعد اپ کو تکلیف پہنچائی تو راج لبابہ کا ہاتھ پکڑتے اس کے پشت کو سہلاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔""

اگر تم نے مجھے دھوکہ دیا نا تو تم نے ہی کہا تھا نا جب تم مجھے دھوکہ دو تو میں گن کی ساری کی ساری گولیاں تمہارے دل میں اتار دوں گی تو ابھی بھی مجھے وہ بات یاد ہے اور میں ایسے ہی کروں گی اور رہی بات تکلیف دینے کی تو محبت میں انسان تکلیفیں بھی سہہ لیتا ہے میں بھی سہ لوں گی اس میں کون سا بڑی بات ہے تکلیف سہ کر ہی انسان اپنی منزل پر پہنچتا ہے اور اگر تکلیفیں سہ کر میری منزل تم ہو تو مجھے تکلیف سہنے میں کوئی بھی مسئلہ نہیں ہے راج اگر تم میرا ہمیشہ ساتھ دو تمہیں ہر تکلیف کو سہ سکتے ہوں لیکن اب میں اکیلے کچھ بھی نہیں کر سکتی۔۔۔"

سوچ لے میڈم کیا پتہ میں اپ کو ایسی ایسی تکلیف دوں کہ اپ کو سہنے میں بہت دشواری پیش اۓ۔۔۔""

راج اگر تم مجھے تکلیف دو گے تو میں سہ لوں گی پھر تکلیف دو گے میں تمہیں معاف کر دوں پھر تکلیف دو گے میں تمہیں پھر سے معاف کر دوں گی لیکن اگر تم مجھے تکلیف دیتے دیتے چھوڑ کر چلے گئے تو اس کی معافی میں تمہیں کبھی بھی نہیں دوں گی اور ابھی فی الحال ایسی باتیں مت کرو ہماری شادی ہونے والی ہے اور مجھے تم پر یقین ہے کہ تم مجھے کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑو گے نہ لبابہ اپنے چہرے پر پیار بھری مسکراہٹ لاتے ہوئے راج کا ہاتھ پکڑتے یقین بھری نظروں سے راج کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔""

لبابہ کے اتنے یقین کہنے پر راج کو ایک پل اپنے ہی پلان پر شرمندگی ہوئی کہ وہ اس لڑکی سے پیار کا دھوکہ کر رہا ہے حتی کہ اب شادی بھی کرنے والا ہے تو کیا وہ ٹھیک کر رہا ہے ایک پل کو راج کے دل نے ملامت کیا پیار تو وہ بھی لبابہ سے کرنے لگا تھا لیکن جب بھی اس کی بہن اس کی انکھوں کے سامنے اتی تھی تو وہ اپنا پیار پیچھے کر کے اور اپنا بدلا اپنے پیار پر حاوی کر لیتا تھا۔۔۔""

ٹھیک ہے میڈم پھر میرا انتظار کریے گا بہت جلد میں اپ کو اپنے پیار سے روشناس کرواؤں گا کہ میں اپ سے کتنا پیار کرتا ہوں راج لبابہ کے ماتھے پر ایک بوسہ دیتے ہوئے چلا گیا جبکہ پیچھے لبابہ راج کے پہلی مرتبہ اپنے ماتھے پر لب محسوس کرتے وہاں ہی ساکت کھڑی رہ گئی وہ ایک پل کو یقین کرنا چاہ رہی تھی کہ راج نے ہی اسے کس کی ہے پھر جب یقین ہے تو پھر شرماتے ہوئے وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔""

""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امنہ کے ماتھے پر ہلکی سی چوٹ ائی تھی اسی لیے امنہ کو جلدی ہی ہوش اگیا کیف امنہ کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا اپنی ماں کو ہوش میں اتے دیکھ کیف امنہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔""

ماماماب ٹھیک تو ہے نا کیف امنہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہنے لگا جب امنہ نے کیف کو دیکھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی کیف وہ دل۔۔۔""

مامادل تو ٹھیک ہے اسے بھی ہوش اگیا ہے لیکن ابھی میں اس سے ملا نہیں ہوں لیکن اپ کو کیا ہوا تھا اپ کو کس نے بے ہوش کیا تھا اپ کے سر پر کیسے چوٹ لگی۔۔۔۔""

کیف وہ لڑکا دل کو چھور رہا تھا میں نے اسے دھکہ دیا تو اس نے پتھر میرے ماتھے پر مار دی اس لیے میں بے ہوش ہو گئی امنہ اٹکتے ہوئے کیف کو بتانے لگی امنہ کے سر پر کافی درد ہو رہا تھا۔۔۔""

کون سا لڑکا ماما اور کون میرے دل کو ہاتھ لگا رہا تھا اس کی اتنی ہمت امنہ کی بات سنتے کیف کو کافی غصہ ایا اسے لگا شاید کوئی ڈاکٹر اس کے دل کے ساتھ بد تمیزی کرنے کے کوشش کر رہا تھا۔۔۔""

پتہ نہیں کیف وہ کون تھا لیکن وہ بہت خطرناک نگاہوں سے دل کو دیکھ رہا تھا اور دل بھی اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اچھا ماما اپ پریشان مت ہو میں دیکھ لوں گا اب فکر مت کریں اور اٹھیں دل کو بھی ہوش اگیا ہے ہم دونوں اس سے ملنے جاتے ہیں پھر ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اپ اسے گھر لے کر جا سکتے ہیں اور گھر جا کر اس کا کافی اچھے سے خیال بھی رکھنا ہے۔۔۔""

کیف نے امنہ کو سہارا دیتے ہوئے اٹھا کر دل کے کمرے میں لے گیا دل کے پاس دو نرسیں کھڑی اس کا پراپر چیک اپ کر رہی تھی اور اپنے ہی جان کو دیکھتے ہوئے دل رونے لگی ہی جان ہی جان وہ کیف کو پکانے لگی۔۔۔""

جب کے دل کے ایسے پکارنے پر دونوں نرسیں جو پاس کھڑی تھی ان کے لبوں پر مسکراہٹ ائی کہ یہ چھوٹی سی بچی اس ادمی کی بیوی ہے اور کتنے پیار سے اسے پکار رہے ہیں۔۔۔"""

جی میرے دل میں اگیا ہوں میں اپ کے پاس ہوں کچھ بھی نہیں ہوا اپ کو۔۔۔

وہ بھی جان وہ وہ گندے انکل مجھے دیکھ رہے تھے انہوں نے مجھے ادھر ہاتھ بھی لگایا میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے دل اے روتے ہوئے اپنے درد کے بارے میں بھی بتا رہی تھی اور تیمور کے بارے میں بھی بتانے لگی۔۔۔"""

ریلیکس دل کچھ بھی نہیں ہوا میں اگیا ہوں نا اب تمہارے پاس نرس کیا میں دل کو اب گھر لے جا سکتے ہیں کیف دل کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے اس کا سارا اپنے کندھے پر ٹکاتے ہوئے نرس اسے پوچھنے لگا۔۔۔"""

جی سر اپ اپنی وائف کو لے کے جا سکتے ہیں ان کی حالت پہلے سے کافی بہتر ہے بس کچھ دنوں میں پر اپر ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔"""

تھینک یو نرس یہ کہتے ہوئے کیف نے دل کو اپنی باہوں میں اٹھایا جبکہ دل نے اپنے دونوں بازو کیف کی گردن کے گرد لپیٹ دیے اور اپنا سر کیف کے سینے پر ٹکا دیا اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا اور وہ اسی وجہ سے کیف کے سینے سے لگتی انکھیں موند گئیں۔۔۔۔"""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""

او یار تم اس نرس کو چھوڑ کر کیوں اگے تم نے تو ہمیں بھی بلانا تھا اور تم خالی ہاتھ ہی اؤ گے نہ خود مزہ کیا نہ ہمیں مزہ کرنے دیا صدیق تیمور کو دیکھ کر تھوڑا غصے میں بولا کیونکہ تیمور سے غصے میں بات کرنا اپنی موت کو دعوت دینے کے برابر تھا۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو صدیق اور ویسے بھی جو میں دیکھ کر ایا ہوں نا اس سے زیادہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اب تو وہ لڑکی مجھے چاہیے ہی چاہیے بالکل گڑیا جیسی ہے وہ اور اس کی انکھیں بے حد خوبصورت ہے اس کی انکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھنا اب میری ضد ہے اور میری زندگی کا مقصد بھی۔۔۔"""

تم کس کی بات کر رہے ہو تیمور صدیق حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں اس کے بارے میں جاننے کی ضرورت نہیں ہے اور رہی نرس کی بات تو وہ کل تمہارے بیڈ پر پہنچ جائے گی جو بھی اس کے ساتھ کرنا ہو اکر لینا مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے یہ کہتے ہوئے تیمور اپنی گاڑی میں بیٹھا اور گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔"""

جیسے ہی کیف دل کو اپنی باہوں میں اٹھائے گھر میں داخل ہوا لاؤنج میں ہی تانیہ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی اس نے ابھی تک ایک دفعہ بھی کال کر کے دل کے بارے میں نہیں پوچھا تھا اور طہام بھی اپنے کمرے میں بیٹھا دل کے بارے میں سوچ رہا تھا اس نے کئی دفعہ کیف کو کال بھی کی تھی لیکن کیف نے کال نہیں اٹھائی تھی۔۔۔""

تانیہ کی نظریں کیف کی باہوں میں دل پر گئی۔۔اف پھر سے بچ گئی کیا تانیہ دل ہی دل میں کلس کر رہ گئی جتنا بھی وہ اسے کیف سے دور کرنے کی کوشش کرتی تھی وہ اس کے اتنا ہی قریب ہو جاتی تھی۔۔۔۔

کیسے طبیعت ہے اب اس کی تانیہ نے دانت کچکچاتے ہوئے کیف سے کہا کیف کو تانیہ کا اس طرح پوچھنا تھوڑا عجیب تو لگا لیکن پھر وہ اگنور کر گیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے میرے دل کو بالکل ٹھیک رکھا ہے میں اسے ذرا کمرے میں لٹا کر آتا ہوں ماما اپ ذرا تانیہ سے کہہ کر اس کے لیے سوپ بنوا دیں تاکہ دل سوپ پی کر میڈیسن کھا کر ارام کر سکیں۔۔۔

میں اس کے لیے سوپ کیوں بناؤں مجھے سوپ نہیں بنانا تانیہ نے غصے بھرے لہجے میں کہا اور جس سے وہ اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتی تھی اب وہ اسی کے لیے سوپ بنائیں۔۔۔""

تانیہ اگر تم دل کے لیے سوپ بنا دو گی تو تمہارے ہاتھوں میں درد نہیں ہو جائے گا میں ماما کو کہہ دیتا لیکن دیکھ رہی ہوں نانا ماما کے سر پر بھی چوٹ لگی ہے تو ان کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور حالہ بھی اپنے گھر چلی گئی ہیں تو اس ٹائم کوئی بھی نہیں ہے اگر تم بنا دو گی تمہیں مہربانی ہو گی۔۔۔""

کیف کی بات سنتے تانیہ نے اپنی مٹھیاں بھینچیں وہ مزید کیف سے بحث کر کے اس کی نظروں میں اب بھی فی الحال نہیں گرنا چاہتی تھی وہ اپنی امیج کیف کے سامنے اچھی ہی بنانا چاہتی تھی۔۔۔""

اچھا ٹھیک ہے کیف میں اس کے لیے سوپ بنا کر لاتی ہوں تم اس کا خیال رکھو تانیہ غصے بھری نظروں سے ایک نظر دل کو دیکھ کر اپنے پیر پٹختے کچن میں چلی گئی امنہ بھی گہرا سانس بھرتے اپنے کمرے میں چلی گئی کیونکہ ان کے سر میں بھی شدید درد ہو رہا تھا اور انہیں ابھی ساحل کو بھی دیکھنا تھا۔۔۔""

کیف بھی دل کو لیے کمرے میں چلا گیا۔۔۔""

Kaiff E DIL

WRITER MAHI SHAH

EPISODE 42 ❤□ ❤□

کیف دل کو لیے کمرے میں چلا گیااور جا کر بیڈ پر لٹا دیا دل۔۔۔کیف نے دل کو پکارا تو دل نے آنکھیں کھول کر کیف کو دیکھا۔۔"""

ہبی جان۔۔۔بہت درد ہو رہا ہے سر پر۔۔دل نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔۔۔"""

میری جان میرے دل۔۔۔ابھی تانیہ سوپ بنا کر لے کر آئے گی وہ میں تمہیں کو پلاؤں گا اور میڈیسن دوں گا تو تم سو جائیں گی دیکھنا صبح تم اٹھو گی نا تو بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی وہ پریشان ہوتی ہو میری جان کیف دل کے بال سہلاتے ہوئے پیار سے کہنے لگا۔۔۔"""

ہبی جان میں پتہ نہیں کیسے گر گئی میں تو سکول جا رہی تھی نا۔۔۔"""

یہی بات تو کیف کو بھی سمجھ نہیں ارہی تھی کہ دل کیسے گر گئی۔۔"""

کوئی بات نہیں دل غلطی ہو جاتی ہے اب تم دھیان سے سیڑھیاں اترا کرو نا۔۔"""

اس سے پہلے کہ دل کچھ کہتی تانیہ کمرے میں سوپ کا باؤل پکڑے داخل ہوئی اور کیف کو دل کے قریب دیکھ کر اس کے ہاتھوں سے بال گرتے گرتے بچا۔۔۔"""

لے ائی تم سوپ کیف تانیہ کو کمرے میں داخل ہوتے تھے خود سے پوچھنے لگا۔۔"""

ہاں کیف میں لے ائی ہوں اور یہ رکھنے لگی ہوں پلا دینا اسے تانیہ بیزاری سے بولتے ہوئے سوپ کا باؤل ٹیبل پر رکھتے ہوئے ایک غصے بھری نظر دل کو دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔"""

یہ میک اپ والی باجی کو کیا ہوا اتنے غصے سے کیوں دیکھ رہی تھی دل کیوٹ سا منہ بناتے ہوئے کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔"""

چھوڑو اسے میں نے سوپ بنانے کے لیے کہا نا اس لیے غصہ کر رہی ہے تم یہ سوپ پیو پھر میڈیسن کھا کے سو جانا کیف نے اپنے ہاتھوں سے دل کو سوپ پلایا اور پھر میڈیسن دے کر اسے سلا دیا میڈیسن بھی نیند کی گولیاں تھی جس کی وجہ سے دل کو جلدی ہی نیند اگئی اور کیف بھی سارا دن کا تھکا ہوا دل کے ساتھ ہی جلدی سو گیا۔۔۔"""""

"""----------

ضمار جب سے گھر ایا تھا وہ مسلسل لبابہ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ٹھیک کر رہا ہے یا غلط کر رہا ہے۔۔۔""

نہیں میں اس کے ساتھ بالکل ٹھیک کر رہا ہوں وہ اسی لائق ہے جیسے اس نے میری بہن کو مارا تھا اسے بھی ایسے ہی تڑپا تڑپا کے مارو گا اس کی زندگی برباد کروں گا جیسے اس نے میری زندگی برباد کی ہے۔۔۔۔""

نہیں ضمار وہ بے قصور ہے شاید اسے تمہاری بہن کو بچانے کی کوشش کی ہو تمہاری بہن نہیں بچ سکی اس کا ضمیر اسے ملامت کرنے لگا کہ کسی کے جذباتوں کے ساتھ مت کھیلو ورنہ تمہیں پھر کبھی ایسی محبت کبھی دوبارہ نصیب نہیں ہو گی۔۔۔""

نہیں نہیں اگر وہ کیف مجھ پر گولی نہ چلاتا تو میں اپنی بہن کو بچا سکتا تھا میری انکھوں کے سامنے اس نے اسے جلا دیا ضمار نے کرب سے اپنی انکھیں بند کی اور اس سے کی انکھوں کے سامنے اس کی بہن جلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔""

نہیں یہ تمہارا وہم بھی تو ہو سکتا ہے کہ کیف اور لبابہ نے تمہاری بہن کو مارا ہے ایک دفعہ پھر ضمیر اس کے سامنے اکر کھڑا ہوا۔۔۔""

کیا سچ میں میں اس لبابہ سے پیار کرنے لگا ہوں کیا جو بار بار اسے برباد کرنے سے پہلے میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا ہے کیا اسے پیار میں دھوکہ دیتے دیتے اس کی محبت میرے دل میں گھر کر چکی ہے کیا۔۔۔ ضمار کرسی کی پشت سے اپنا سر ٹکا کر مسلسل لبابہ کو سوچتے ہوئے سوچنے لگا اس کا وہ حسین روپ اس کا وہ شرمانا بار بار ضمار کے انکھوں کے سامنے ارہا تھا۔۔۔""

بھیا۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ مزید لبابہ کے بارے میں سوچتا اسے تمنا کی اواز ائی ضمار نے جھٹ سے اپنی انکھیں کھول کر سامنے دیکھا جہاں تمنا اپنی نیلی انکھوں سے ضمار کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

بھیا اپ نے اب تک میرے قاتلوں کو سزا نہیں دی نا میں اپ سے بات نہیں کروں گی میں اپ سے ناراض ہو جاؤں گی تمنا معصومیت سے کہتے ہوئے جو تھوڑی دیر لبابہ کے لیے پیار جاگا تھا وہ یک دم سو گیا۔۔۔""

نہیں میری جان تمنا ایسی بات نہیں ہے میں تمہارا بدلہ ضرور لوں گا اپنے دل میں جاگی ہوئی لبابہ کے لیے محبت اس نے اپنی بہن کے لیے دبا دی۔۔۔""

تمنا اب تم میرے پاس اؤ زمان اپنی باہر کھولتے ہوئے اسے اپنے پاس بلانے لگا جب تمنا نے اپنے قدم پیچھے لے لیا نہیں بھائی میں اپ کے پاس نہیں اؤں گی میں جا رہی ہوں تمنا پیچھے مڑتے ہوئے دھوئیں میں غائب ہو گئی یہ سب مار کے ایک اپنے خود ہی حیام

خیال وہ ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ جب تک وہ اس کی موت کا بدلہ نہیں لے گا اس کی بہن اس سے ناراض ہی رہے گی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا اپنے ان بے فضول خیالوں کی وجہ سے وہ اپنی اور کسی کی زندگی برباد کرنے جا رہا ہے۔۔۔۔"""

"""----------

اکرم اور لبابہ کو جیسے ہی دل کے بارے میں پتا چلا تھا وہ آگے دن ہی دل کی عیادت کے لیے کیف کے گھر آئے کار انہوں نے گھر کے پورچ میں روکی۔ کیف ان کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ لبابہ نے بتایا تھا کہ وہ ان کے گھر آ رہے ہیں پورچ میں کار رکنے کی آواز سن کر کیف باہر آیا اور مسکراتے اکرم صاحب کو سلام کیا۔۔۔۔۔"""

اکرم کافی عرصے بعد اپنی ہی بہن کے گھر آیا تھا چاہے سوتیلی ہی سہی لیکن وہ اس کی بہن تھی جس نے کبھی شادی کے بعد اپنے بھائی کو نہیں پوچھا تھا جب بھی ملا تھا سیدھے منہ بات نہیں کی تھی اسی لیے ابھی بھی اکرم گھر کے اندر آنے سے ہچکچا رہا تھا۔۔۔"""

اسلام و علیکم ماموں۔۔۔۔"""ابھی اکرم کچھ سوچ ہی رہا تھا جب اسے کیف کی آواز آئی۔۔۔"""

واعلیکم السلام کیسے ہو برخوردار گلے ملتے ہوئے اکرم نے اس کا کندھا ہلکے سے تھپکا۔۔۔۔

الحمدللہ میں ٹھیک اپ کیسے ہیں ماموں؟

میں بھی بالکل ٹھیک بیٹا لبابہ مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہی تھی جو اس کی موجودگی کو جیسے بھول گئے تھے۔۔۔۔۔

چلیں کیف نے اندر کی طرف اشارہ کیا لبابہ نے نفی میں گردن ہلائی جیسے کہنا چاہ رہی تھی اپنے ماموں کے آتے ہی اپنی دوست کو بھول گئے ہو۔۔

لاؤنج میں وہ سب بیٹھے ہوئے تھے کیف نے ملازمہ کو چائے وغیرہ لانے کا کہا امنہ بیگم نیچے آئی لاونج میں اکرم کو بیٹھے دیکھ کے اس نے منہ بسورہ تھا۔۔۔۔

جہاں اکرم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اپنی بہن کا دیکھ کر وہیں اس کے چہرے کے زاویہ بگاڑنے پر انہیں برا لگا تھا۔۔

اکرم نے حال احوال پوچھا تو امنہ بیگم نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تھا سب نے ان کی یہ حرکت نوٹ کی تھی دل اپنے کمرے میں تھی۔۔۔۔۔

سنو سپیشل اور مہنگا والا جوس لانا جو اج تک میرے بھائی نے پیا نہ ہو بیگم کے الفاظ سن کر سب کو کچھ لمحے کے لیے سانپ سونگ گیا تھا ان کی یہ حرکت سب کو بہت بری لگی تھی۔۔لبابہ بولنے لگی تو اکرم نے نفی میں سر ہلایا اور لبابہ کا ہاتھ پکڑ لیا کے وہ میری بہن ہے کچھ مت کہنا۔۔۔۔۔

اپنے باپ کی وجہ سے لبابہ چپ کر گی تھی ورنہ اس کا دل موڈ تھا اپنی پھوپھو کو سنانے کا۔۔۔""

تھوڑی دیر بعد ملازمہ جوس لے کر آئی۔۔

پیو اکرم تم نے ایسا جوس اج تک نہیں پیا ہو گا ظاہر سی بات ہے مڈل کلاس ہو تو اتنے مہنگے جوس کیسے پیئے ہو گے۔یہاں محض مہنگی چیزیں۔۔۔۔۔۔

مام پلیز خاموش ہو جائیں جو باتیں اپ کر رہی ہیں وہ سراسر غلط ہے اور آپ ابھی ایسی باتیں کیوں بولتی جا رہی ہے وہ دل کی عیادت کے لیے آئے ہے نا کے ایسی باتیں سننے اکرم صاحب کا رنگ زرد پڑتا دیکھ کیف تمیز کے دائرے میں رہتے ارام سے بولا تھا جبکہ اس کا لہجہ سخت تھا اسے اپنی ماں کی حرکت اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔۔""

صحیح تو کہا ہے میں نے مڈل کلاس ہے جب دیکھو منہ اٹھا کر یہاں مہنگی چیزوں کو کھانے۔۔۔۔۔

مام وہ میرے ماموہیں جب چاہے یہاں پر ائیں اور یہ میرا گھر ہے میری مرضی میں جسے مرضی اس گھر میں بلاؤں۔اپ کا ٹوکنا بنتا نہیں ہے نہ چاہتے ہوئے بھی کیف سخت لہجہ اور سخت الفاظ استعمال کر گیا تھا اس نے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔۔""جبکے اکرم اور لبابہ کو یہاں انا ٹھیک نہیں لگا تھا اکرم صاحب کی اپنی بہن کی باتیں سنتے ان کی آنکھیں نم ہوئی وہ پہلے ہی اتنے سالوں بعد آئے تھے انہیں لگا تھا ان کی بہن ٹھیک ہو گی ہو گی لیکن وہ ابھی بھی ویسی ہی تھی جیسے پہلے کبھی کچھ نہیں سمجھا تھا ابھی بھی وہ دولت کے نشے میں ڈوبی کچھ نہیں سمجھتی تھی۔۔۔""

کیف کی بات سنتے امنہ کو تانیہ کی باتیں سچ ہوتی نظر ارہی تھی۔۔کہ دل ان کے بیٹے کو بھڑکا رہی ہے تو اج تک کیف نے کبھی یہ بات نہیں کی تھی کہ یہ گھر میرا ہے میں جسے چاہوں بلاؤں۔۔امنہ تلملاتی ہوئی ایک نظر غصے سے کیف اور اکرم کو دیکھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی انہں لگا تھا کیف ابھی بھی ان کا بیٹا ہے لیکن وہ غلط تھی لیکن انہیں اپنی غلطی نظر نہیں ارہی تھی دوسری جانب تانیہ یہ سب دیکھتی مسکرا رہی تھی اسے اپنا پلان اور بھی کامیابی کے قریب ہوتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔""

لبابہ،انکل۔مام کا رویہ بہت غلط تھا میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔

کیف بیٹا تم کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے میں اپنی بہن کی عادت سے واقف ہوں اسے شرمندہ ہوتے دیکھ اکرم کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

دل کمرے میں ہے کیف نے کمرے کی جانب اشارہ کیا وہ سب دل کے پاس کمرے میں گئے جو بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی پیشانی پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔

دل بیٹا کیسی ہو آپ؟ اکرم صاحب کمرے میں داخل ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اس کی طبیعت دریافت کی۔۔

بس ٹھیک ہوں منہ بناتے ہوئے جواب دیا اسے درد ہو رہی تھی۔۔

لبابہ اور اکرم صاحب مسکرائے تھے اس کے بچپنے پر کیف دل کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا جبکہ اکرم صاحب اور لبابہ چیئر پر بیڈ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔۔

دل دھیان سے چلا کرو تم دیکھو لاپرواہی کر کے چوٹ لگوالی۔لبابہ اسے ڈپٹنے والے انداز میں بولی تھی جبکہ اس کے لہجے میں پیار تھا اسے دل بہت پیاری لگی تھی چھوٹی سی معصوم سی گڑیا۔۔۔۔۔

میں دھیان سے ہی چلتی ہوں میں گری ہوں اس میں میری غلطی نہیں ہے اس میں سیڑھی کی غلطی ہے۔اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ایک انکھ بند کر کے دوسری کھولتے لبابا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سیڑھی وہ حیرت سے بولی تھی۔۔

میری وائفی ٹھیک کہہ رہی ہے اس کی غلطی نہیں ہے سیڑھی کی غلطی ہے جس کی وجہ سے وہ گری ہے۔۔اکرم اور لبابہ کھل کر مسکرائے تھے۔۔

کیف جیسا تم کہتے تھے کہ تمہاری بیوی معصوم اور بہت بھولی بھالی ہے یہ واقع ہی میں بہت بھولی والی اور پیاری بچی ہے اکرم صاحب کو دل بہت پسند آئی تھی۔۔۔۔۔۔

تعریف کرنے کے لیے شکریہ ویسے مجھے پتہ ہے میں بہت پیاری ہوں دل اپنی تعریف ہوتے دیکھ اپنا درد بلائے اکرم کو دانت نکال کر کہنے لگی۔۔۔""

کیف یہ پوری زندگی تمہیں کبھی بور نہیں ہونے دے گی لبابہ شرارت سے بولی تھی دل کی سر پر چوٹ لگی تھی لیکن وہ شرارتی کرنے سے باز نہیں ارہی تھی۔۔۔

یہ دیکھو دل تمہارے لیے ہم تمہاری پسند کا چاکلیٹ کیک لے کر آئے ہیں لبابہ اپنے ہاتھ میں پکڑا پیکٹ دل کے پاس رکھتے ہوئے بولی تو دل نے اپنے ہونٹ پر زبان پھیری چاکلیٹ کیک مجھے بہت پسند ہے اور ہی جان مجھے کھانا ہے ناوہ ان سب کے سامنے ہی ضد کرنے لگی۔۔۔"""

نہیں دل ابھی نہیں کھانا تھوڑی دیر پہلے ناشتہ کیا ہے نا میڈیسن کھائی ہم یہ ہم تھوڑی دیر بعد کھائیں گے اوکے کہک نے پیار سے سمجھایا ہے تو دل منہ بناتے ہوئے سر ہاں میں ہلا کے اور وہ اس نے اپنی نظریں ابھی چاکلٹ کیک پر ٹکائی ہوئی تھی اکرم صاحب اور لبابہ تھوڑی ہی دیر بیٹھے وہ اٹھ کر چلی گئے۔۔۔۔"""

بعد میں کیف نے دل کو بڑی مشکل سے سلایا نہیں تو وہ ضد کر رہی تو اسے کیک کھانا ہے جو اس کی صحت کے لیے بھی ٹھیک نہیں تھا دل بھی میڈیسن کی وجہ سے جلدی ہی نیند کی وادیوں میں چلی گئی اب کیف اپنی ماں کے بارے میں سوچنے لگا جس نے ان سے بدتمیزی سے بات کی تھی وہ شرمندہ تو ہوا تھا لیکن انہیں چپ کروانا بھی ضروری تھا اسی لیے وہ ایسے الفاظ استعمال کر گیا تھا جو وہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔"""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""

تانیہ کمرے میں جاتی آمنہ کے پاس گی خالہ میں نے کہا تھا نے کیف ایک دن ایسے ہی بولے گا لیکن اپ سمجھتی ہی نہیں تھی اب چل گیا پتا۔۔۔۔"""

ہاں چل گیا پتا کیف سے مجھے یہ امید نہیں تھی کے وہ مجھے کبھی ایسے بولے گا لیکن آج اس نے یہ احساس دلا دیا ہے کے میں اور میرا بیٹا اس کے گھر میں رہ رہے ہے آمنہ نے غصے سے کہنے لگی۔۔۔۔"""

خالہ مجھے تو لگتا ہے یہ اس دل نے کہا ہو گا ورنہ یہ بات تو کبھی بھی کیف نے نہیں بولی تھی۔۔۔"""

ہاں لگ مجھے بھی یہی رہا ہے وہ پدی سی لڑکی یہ میرے بیٹے کو میرے خلاف کر دیا ہے۔۔۔۔"""

تو اچھا ہوا نا مین اسے راستے سے ہٹانے کے لئے اسے سیڑھیوں سے گرا دیا تانیہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔"""

اور باہر کھڑا طہام تانیہ اور اپنی ماں کی باتیں سن کر ایک پل کو سن ہو گیا تھا کیا دل کو اس کی ماں نے اور تانیہ نے جان بوجھ کر گرایا طہام سوچنے لگا۔۔۔"""

لیکن پھر بھی وہ بچ گی۔۔۔۔"""

لیکن اب اس کے ساتھ ایسا کرو گی نا کے وہ کیف سے دور ہو جائے گی خالہ آپ فکر ہی نا کرے تانیہ امنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے انہیں دلاسہ دینے لگی۔۔۔۔"""

ہمم اور تمہاری بھی جلدی ہی کیف سے شادی کرواتی ہو اب کچھ نا کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔""".

طہام تانیہ کی بات سنتے پریشانی سے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔"""

میں بھائی کو بتاؤں یا نہیں طہام کمرے میں چکر لگاتے ہوئے سوچنے لگا لیکن بھائی کسے یقین کرے گے میری بات ہے میرے پاس تو کوئی ثبوت بھی نہیں ہے میں اب کیسے بتاؤں مجھے پہلے ثبوت اکھٹے کرنے ہو گے اور اس تانیہ کو تو میں اور دل ایسا مزہ چھکاو گا نا کے وہ خود ہی بھاگ جایے گی آئی بڑی میرے بھائی سے شادی کرنے والی طہام یہ کہتے بیڈ پر جا کے بیٹھ گیا۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار عرشیہ تم آج ہمارے ساتھ چلو نا تمہیں پتا ہے احسن آنے والا ہے اور آج میرے برتھ ڈے ہے تو ہم پارٹی کرے گے تم چلو نا ہمارے ساتھ۔۔۔"""

اوہو وو۔۔۔۔تو آج احسن آنے والا ہے تم نے مجھے بتایا ہی نہیں عائشہ۔۔ عرشیہ منہ بناتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔"""

ارے یار مجھے بھی نہیں پتا تھا اس نے انا ہے اس نے تو مجھے ابھی کال کر کے بتایا ہے اسی لیے تمہیں کہہ رہی ہو۔۔۔"""

وہ دیکھو آگیا ہے عرشیہ نے عائشہ کو کندھا مارا اور سامنے دیکھا جہاں گاڑی مین عائشہ کا منگتر بیٹھا ان دونوں کو دیکھ کے مسکرا رہا تھا

۔۔۔"""

جھوٹ مت بولو اتنی تم ننھی ننھی کا کی۔۔"عائشہ اور عرشیہ دونوں ہی اس گاڑی کی جانب گئی احسن عائشہ کا کزن تھا اور عرشیہ عائشہ کی دوست اسی لیے وہ احسن کو اچھی طرح جانتی تھی جبکہ احسن اسے بہنوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا۔۔۔"""

السلام علیکم احسن بھائی کیسے ہیں آپ عرشیہ نے عائشہ کو شریر بڑی نظروں سے دیکھا اور پھر احسن کو دیکھ کر سلام کرنے لگی۔۔۔"""

وعلیکم السلام عرشیہ تم کیسی ہو کافی دنوں بعد تم سے ملاقات ہوئی ہے تم تو اب ملتی ہی نہیں ہو اجاؤ میں عائشہ کو لے کر جا رہا ہوں پارٹی کرنے تم بھی ہمیں جوائن کرو احسن گاڑی سے باہر نکل کر کھڑا ہوا اور عرشیہ ظسے کہنے لگا۔۔۔"""

ارے نہیں نہیں احسن بھائی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے کباب میں ہڈی بنے گا اپ اور عائشہ ہی جائیں اور خوشی خوشی سالگرہ منائیں میں پھر عائشہ سے پارٹی لے لوں گی عرشیہ ہنستے ہوئے کہنے اور ویسے بھی اس نے مجھے کون سا بتایا تھا کہ اپ ارہے ہیں ساری باتیں مجھ سے چھپانے لگ گئی ہیں عرشیہ نروٹھے پن سے عائشہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔"""

ارے ایسی بات نہیں ہے عرشیہ اسے سچ میں نہیں پتہ تھا کہ میں ارہا ہوں میں نے اسے تھوڑی دیر پہلے ہی کال کر کے بتایا ہے کہ میں ارہا ہوں اور تم بھی کم ہی میری عائشہ کو ڈانٹا کرو بیچاری پھر روتی رہتی ہے کہ اس کی بیسٹی اسے ناراض ہو گئی ہے احسن بھی ہنستے ہوئے کہنے لگا اور اس کی بات سنتے عائشہ بھی مسکرائی اور اس کے ساتھ ساتھ عرشیہ بھی مسکرائی۔۔۔۔"""

اچھا چلو میں چلتی ہو گھر میں میری بیٹی میرا انتظار کر رہی ہے عرشیہ پھر سے مسکراتے ہوئے دونوں سے ملتی گاڑی میں جا کر بیٹھ گی ۔۔۔"""

بھی وہ گاڑی میں جا کر بیٹھے ہی تھی کہ اس کے موبائل پر میسج ایا اس نے موبائل سامنے کر کے دیکھا تو اسی نمبر سے میسج ایا ہوا تھا پہلے تو وہ اتنے دنوں بہت اس کا میسج دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔"""

دوسری جانب عرشیہ کو احسن کے ساتھ ہنستا مسکراتا دیکھ دور گاڑی میں بیٹھا ارقم غصے سے عرشیہ کو دیکھ رہا تھا اس کی طبیعت خراب تھی لیکن پھر بھی وہ صرف اپنی سنہری کو دیکھنے کے لیے اس کی یونیورسٹی کے باہر اکر کھڑا ہو گیا تھا لیکن سنہری کے ساتھ ساتھ اسے اور بھی کچھ دیکھنا پڑ گیا تھا۔۔۔"""

کون تھا وہ سنہری جس کے ساتھ آپ ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی میرے ساتھ تو کبھی آپ نے ایسے ہنس کر بات نہیں کی اس کے میسج سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ غصے سے میسج کر رہا ہے۔۔۔۔"""

جب کہ اس کا میسج دیکھ کر عرشیہ سناٹے میں چلی گئی کیا وہ اس کا ابھی بھی پیچھا کر رہا ہے کیا اس نے احسن کے ساتھ اسے بات کرتے ہوئے دیکھ لیا ہے اسی لیے وہ اتنی ناراضگی سے اسے میسج کر کے پوچھ رہا تھا۔۔۔"""

سنہری میں اپ سے پوچھ رہا ہوں کہ وہ کون ہے اسے جواب نہ دیتے دیکھ اس نے دوبارہ سے میسج کیا جبکہ دوبارہ سے اس کا میسج دیکھ کر عرشیہ کا دل ڈوبنے لگا اسے اب اسے خوف انے لگا تھا اس کی انکھوں میں خوف تیرنے لگا۔۔۔۔"""

عرشیہ کا ایک پل کو دل کیا کہ وہ اسے بتا دیں کہ اس کی شادی ہو چکی ہے وہ اس کا پیچھا چھوڑ دے لیکن نہ جانے کیوں وہ ابھی نہیں بتا پائے شاید وہ اس سے خوفزدہ ہو گئی تھی کہ اگر اس نے ابھی راستے میں اسے کچھ کر دیا تو اس لیے اس نے چپ رہنا ہی ضروری سمجھا وہ میرے دوست کا منگتر ہے بس اتنا ہی جواب دیا اور موبائل واپس جھولی میں رکھ دیا۔۔۔""

سنہری وہ جو کوئی بھی تھا لیکن مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا کہ آپ اس سے ایسے ہنس ہنس کر بات کر رہی تھی اپ صرف میری ہیں اپ یہ بات کیوں نہیں سمجھتی ہیں اپ کو صرف میں نے اپنے لیے سوچا ہے سہنری پلیز کبھی کسی اور کا ہاتھ مت تھامئے گا میں اپ سے بے انتہا محبت کرنے لگا ہوں مقابل کا پھر سے میسج اتے دیکھ عرشیہ کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا اس نے غصے میں اتے موبائل بند کر دیا اس کا ایک دفعہ دل کیا ہے کہ وہ ضمار اور داید کو بتا دے لیکن وہ اج کل کن چکروں میں ہے ضمار وہ خود بھی پریشان تھا اسی لئے وہ ضمار کو بتا نہیں پائی اور رہی داید کی بات تو اب داید سے اس بارے میں بالکل بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی پہلے ہی وہ اس سے دور دور رہتا تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ مزید اس سے غلط فہمی پال کر دور ہو جائیں اس لیے اس نے چپ رہنا ہی ضروری سمجھا۔۔۔""

تھوری کی دیر میں وہ گھر پہنچ گی تھی اپنے کمرے میں گی لیکن داید کمرے میں نہیں تھا صرف امید ہی سوئی ہوئی تھی عرشیہ نے پورے کمرے میں نظریں ڈارو ئی لیکن داید کمرے میں نہیں تھا۔۔۔""

عرشیہ الماری میں اپنے کپڑے سیٹ کر رہی تھی اور ساتھ میں امید کے بھی۔۔داید گھر موجود نہیں تھا وہ کسی کام کے سلسلے میں کہیں گیا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ پر سکون انداز میں دوپٹہ بیڈ پر رکھے کپڑے درست کرنے میں لگی ہوئی تھی۔۔

امید بھی اب اٹھ کے بیڈ پر ارام و سکون سے کھیل رہی تھی اس لیے اس کی جانب دیکھتے ہوئے عرشیہ نے شکر ادا کیا تھا کہ چلو یہ صرف تنگ نہیں کر رہی خاموشی سے کھیل رہی ہے۔۔۔

کپڑے درست کر کے وہ امید کے پاس بیٹھ گئی اور اس کے کھلونے پکڑ کر اسے تنگ کرنے لگی وہ دونوں ایک دوسرے کے کبھی بال کھینچتی تو کبھی رخسار کھینچتی امید نے بھی اس کے بازو پر دانت گاڑنے کی کوشش کی تھی جو کہ ہے ہی نہیں تھے۔۔

بہت گندی بچی بن گئی ہو تم! مجھے کاٹو گی عرشیہ نے اسے اٹھایا بیڈ پر لیٹ کر اپنے پیٹ پر بٹھاتے اس کے پیٹ پر گدگدی کرنے لگی۔۔وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔۔۔۔

جب داید کی کار گھر کے پورچ میں کھڑی ہوئی لمبے ڈھک بھرتا وہ اپنے کمرے میں ایا وہ دونوں ہر چیز سے بے خبر ایک دوسرے کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی اور امید اس کی ٹھوڑی پر دانت گارنے کی کوشش کر رہی تھی اور عرشیہ کا قہقہہ پورے کمرے میں گونج رہا تھا۔۔۔

میری پیاری بیٹی جتنے دانت گاڑھنے ہیں گار لو تمہاری تو دانت ہی نہیں ہے قہقہہ لگاتے ہوئے درمیان میں بولی تھی۔۔۔اپنے کمرے میں نئے وجود کو دیکھ کر اسے عجیب لگا اسے اکیلے رہنے کی عادت تھی لیکن اب اسے عرشیہ اور امید کی عادت ڈالنی تھی اور یہ سب سے مشکل کام تھا اس کے لیے اور عرشیہ وہ لڑکی جو اس سے محبت کرتی تھی لیکن وہ نہیں کرتا تھا۔۔۔""

آہم آہم کھانسنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا عرشیہ نے انکھیں پھاڑتے اسے دیکھا اور پھر اپنی حلیے پر غور کیا دوپٹہ بیڈ کے کنارے پر دوسری جانب پڑا ہوا تھا قمیض کا گلا کندھے سے تھوڑا سا نیچے تھا۔۔امید کو پکڑ کر وہ فورا سیدھی ہو کر بیٹھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ سائیڈ پر جا کے اپنا دوپٹہ اٹھا لیتی۔۔۔۔۔

داید نے محض ایک لمحے کے لیے اس کے حلیے کو دیکھا تھا فوراً نظر پھیر لی اس کا یہ عمل عرشیہ کے دل کو سو ٹکڑوں میں تقسیم کر گیا وہ اس کا محرم تھا اور اس کے نظریں پھیل رہا تھا لیکن اسے کیا پتا وہ اسی لیے نہیں دیکھتا تھا کے عرشیہ پھر سے اسے غلط نا سمجھے """۔۔۔

ابھی وہ اس کی جانب دیکھ ہی رہی تھی جب امید بلک بلک کر رونے لگی کھیل کے اب اسے بھوک لگ رہی تھی۔۔۔عریشہ نے اسے بیڈ پر لٹایا اور دوسری سائیڈ سے اپنا دوپٹہ پکڑ کر اپنے گرد پھیلا لیا۔۔پہلے اسے گود میں اٹھا کر دروازے کے پاس گئی وہ جس قدر بلک بلک کر ہاتھ پاؤں مار کر رو رہی تھی اس نے تو اسے فیڈر میں دودھ ڈالنے ہی نہیں دینا تھا گرم گرم کرنا تو دور کی بات ہے۔۔۔اسے واپس بیڈ پر لٹایا کیفیت عجیب سی ہوئی تھی اس نے 15 منٹ اب مسلسل رونا تھا۔دل کو تھوڑا سا سخت کرتے وہ کچن میں گئی وہ داید کو کہہ کر نہیں ائی تھی داید کو یہ بات تکلیف دے رہی تھی کے عرشیہ اس سے بات نہیں کر رہی عرشیہ کیچن میں جاتی دودھ گرم ہونے کے لیے چولہے پر رکھا۔۔۔۔

داید جو کپڑے تبدیل کر کے واش روم سے باہر آیا تھا امید کو بلک بلک کر روتے دیکھ اسے دیکھا نہ گیا اور امید کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔۔۔

روتے نہیں ہیں، تم تو اچھی گڑیا ہو نا اسے ہلاتے ہوئے داید کو سمجھ ہی نہ ایا وہ اسے کیسے چپ کروائے۔۔۔

اسے گود میں اٹھایا ہوا کمرے میں ٹہل رہا تھا۔۔۔

عرشیہ نے جلدی سے ہلکا سا دودھ گرم کر کے فیڈر میں ڈالا اور تقریبا بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں گئی۔۔۔

داید کو اسے چپ کرواتے دیکھا ایک لمحے کے لیے اسے تعجب ہوا اپنی حیرت کو چھپاتے اس کے پاس گئی اور اپنے بازو پھیلائے داید نے امید کو جیسے ہی عرشیہ کے بازوں میں رکھا دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ کے ساتھ ٹکرائے تھے۔۔داید نے فورا اپنے ہاتھ پیچھے کر لئے عرشیہ نے سختی سے اپنی انکھیں میچی تھی۔۔۔

امید کو لیے وہ جھجھکتے بیڈ پر بیٹھ کر بیڈ ظکراؤن کے ساتھ ٹیک لگائی۔اپنی گود میں اسے لٹاتے اسے دودھ پلانے لگی۔۔داید حد سے زیادہ تھک گیا تھا بیڈ پر دوسری جانب لیٹ گیا۔۔

اسے گرمی کا احساس ہونے لگا شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ اتار کر صوفے پر اچھال دی عرشیہ جو امید کو دودھ پلاتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی فورا اپنی نظروں کا رخ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

داید نے کمبل پکڑ کر اپنے اوپر لیا دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹ کے چھت کو دیکھنے لگا۔۔۔امید کو دودھ پلا کر درمیان میں لٹایا اور خود اس کے ساتھ لیٹ کر لحاف سائیڈ سے پکڑ کر اپنے اوپر لیا۔۔دونوں کا رخ امید کی طرف تھا یکدم اس کی نظر داید کے چورے سینے پڑ گئی وہ شرم سے سرخ کندھار بن گئی تھی اپنی انکھیں فوراً بند کر لی۔۔

پلیز شرٹ پہن لو جھجھکتے ہوئے اسے کہا۔۔

مجھے گرمی لگ رہی ہے اور فین چلا نہیں سکتا کیونکہ امید بچی ہے اسے بخار چڑھ جائے گا داید نے سخت لہجے میں جواب دیا عرشیہ رخ دوسری طرف کرنے لگی جب امید نے اس کے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی اپنے منہ میں ڈال لی۔۔ مجبورا اسے اسی جانب رخ کر کے لیٹنا پڑا۔۔۔۔۔۔

شرٹ ہی اتاری ہے میں نے کون سا سارے کپڑے اتار لیتا ہوں جو اسے اتنی شرم آرہی ہے پہلے تو میرے نزدیک آتی رہتی تھی اب مجھ سے دور ایسے جاتی ہے جیسے پتا نہیں میں کیا ہوا اس نے دل میں سوچا اگر یہ بات وہ عرشہ سے کہتا وہ تو صرف اس کے شرٹ اتارنے پر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی یہ الفاظ سن کر تو اس نے وہیں پر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔

عرشیہ کی نظریں بار بار بھٹک کر داید کی طرف جا رہی تھی۔۔اس کا دل کیا اپنے چہرے پر تین چار تھپڑ مارے اور دماغ اس کا ٹھکانے اجائے دوبارہ اس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہ کرے لیکن محبوب سامنے ہو اور وہ بھی ایسی حالت میں تو نظریں بھٹک ہی جاتی ہے۔۔۔""

ویسے ہے تو بہت ہینڈسم جیسے فلم کے ہیرو ہوتے ہیں! یک دم اس کے ذہن میں خیال ایا اس مرتبہ اس کا شدت سے دل کیا تھا اپنا سر بیڈ گراؤنڈ کے سا دل کیا تھا اپنا سر بیڈ گراؤنڈ کے ساتھ دے مارے۔۔۔کیسے بے شرموں والے خیالات اس کے ذہن میں ا رہے تھے۔۔۔۔

عرشیہ نے داید کو دیکھا جو آنکھیں بند کر گیا تھا عرشیہ کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کرتے داید کا دل کیا آنکھیں کھول لے لیکن اس نے اپنی نظریں بند ہی رکھی داید کو دیکھتے دیکھتے عرشیہ بھی سو گی

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 43 ❤□❤□

ارقم جب سے گھرایا تھا تب سے اس کے دماغ میں اس کی سنہری کا ہنسنا ارہا تھا کیسے وہ کسی اور کے ساتھ اتنا ہنس کے بات کر سکتی ہے اس کے ساتھ تو کبھی بھی ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔""

سنہری پلیز میری محبت بھی ایکسپٹ کر لے۔۔۔

موبائل پر عرشیہ کی تصویر دیکھتے ارقم شدت بھرے لہجے میں کہنے لگا۔۔۔۔""

اتنے میں مسرت بیگم کمرے میں داخل ہوئی کیسے ہو ارقم۔۔۔۔

دادی۔۔۔مین ٹھیک آپ کیسی ہے ارقم سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

مین تو ٹھیک ہو مجھے تا تمہاری فکر ہے نا تم اپنی طبیعت خراب کر لیتے ہو۔۔۔""

اوہو وو دادی۔۔۔وہ تو پتا نہیں کیا ہوا تھا لیکن اب میں ٹھیک ہو ایک دم سے دیکھ لے۔۔۔""

اللہ تمہیں ٹھیک ہی رکھیں آمین۔۔۔""

تھوڑی دیر مسرت بیگم ارقم سے باتیں کر کے چلی گی۔۔۔

ارقم نے اپنا موبائل اٹھایا اس کا دل کیا عرشیہ کو کال کرے لیکن رات کافی ہو چکی تھی اس نے کال کرنا مناسب نا سمجھا اس نے میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔۔""

تیری تعریف میں کیا کیا لکھوں۔۔۔۔۔۔

نہیں ہے وہ الفاظ ساحر جو تیری بابت لکھو۔۔۔۔

تیری سنہری آنکھوں کو میں دھوپ میں چمکتا کوہ نور لکھو۔۔۔""

تجھ کو مین اپسرا لکھو تجھ کو میں سنہری لکھو۔۔۔

تمہارہ آواز میرے کانوں میں رس گھولتی ہے سنہری۔۔۔۔

یہی سچ ہے کے تمہاری آواز میں کوئل لکھو۔۔۔۔۔

ایک نظر اگر تم میرے طرف دیکھ لو۔۔۔۔

مین اس دنیا کو اپنا سارا جہاں لکھو۔۔۔۔۔

تیرا چہرہ میری انکھوں کی ٹھنڈک ہے جاناں۔۔۔۔

چاند کو چاند نا لکھو تو اور کیا لکھوں۔۔۔۔۔""

از قلم۔۔۔۔۔ماہی شاہ۔۔۔۔۔۔۔❤□

یہ میسج بھیج کر ارقم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ایک دن آپ میرے محبت کا یقین کرے گی اور اس دن مجھے لگتا ہے میں خوشی سے مر جاؤ گا۔۔۔""

ارقم عرشیہ کو میسج کرتے ہی سو گیا۔۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل کب سے اداس بیٹھی کیف کو دیکھ رہی تھی اور کیف دل کو دیکھ رہا تھا کیونکہ دل کب سے ضد کر رہی تھی کہ اسے باہر جانا ہے لیکن کیف کہہ رہا تھا کہ تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک اس نے تمہیں باہر نہیں لے کے جانا لیکن دل کہہ رہے تھے کسے باہر جانا ہے اب دونوں ہی ضد پر اڑے تھے۔۔۔۔

ہبی جان اپ مجھے باہر لے کے جا رہے ہیں یا نہیں ورنہ پھر میں اپ سے اور زیادہ ناراض ہو جاؤں گی پھر مانوں کی بھی نہیں۔۔۔

دل تم اتنی ضدی کیوں ہوتی جا رہی ہو تمہارے سر کی چوٹ ابھی بالکل بھی ٹھیک نہیں ہوئی۔۔۔

ہبی جان مجھے دو دن ہو گئے ہیں گھر پہ بیٹھے بیٹھے میں بور ہو گئی ہوں مجھے باہر جانا ہے ادھر کہیں نزدیک کہ مجھے پارک لے جائے نا۔۔۔

کیف نے دل کی رونی صورت دیکھی تو وہ جلدی سے مان گیا اچھا ٹھیک ہے لیکن کچھ دیر کے لیے ہی ہم چلیں گے۔۔۔

اس سے پہلے کہ دل کچھ اور کہتی طہام کمرے میں داخل ہوا بھائی مجھے بھی جانا ہے اپ کے ساتھ میں بھی گھر میں بیٹھ بیٹھ کر میں بور ہو گیا ہوں۔۔۔

لو جی ایک بچہ کم تھا کہ دوسرے بچے کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں کیف تھوڑا غصے سے بولا۔۔۔۔

تو کیا ہو گیا ہے ہبی جان اگر طہام رہا ہے تو اسے بھی لے جائے نا ہم وہاں پر دونوں مزے کریں گے جھولے لیں گے کھائیں گے پییں گے۔۔

ایک تو میں تم دونوں کی جوڑی سے بڑے تنگ ہوں چلو ٹھیک ہے تیار ہو جو ہم چلتے ہیں کیف نے کہا تو دونوں ہی خوش ہو گئے۔۔۔

طہام بھی اپنے کمرے میں تیار ہونے کے لیے چلا گیا جب وہ اور دل تیار ہو گئے تو کیف دونوں کو لے کر باہر پارک میں چلا گیا دل تو اتنی خوش تھی وہ اتنے دنوں بعد گھر سے باہر نکلی ہے۔۔۔"""

دوسری جانب تمنا سے بھی اس کی امی ملنے ائی ہوئی تھی امی میرا دل کر رہا ہے باہر گھومنے جانے کو یہاں پہ تو مجھے کوئی باہر جانہیں دیتا اب تو سکولز میں پیپر بھی ہونے والے ہیں اس لیے چھٹیاں ہوئیں ہوئی ہیں تو پلیز اپ مجھے باہر لے جائیں نا تمنا اپنی امی سے پیار بھرے لہجے میں کہنے لگی۔۔۔

میرا بچہ تم جب کہو میں تمہیں باہر لے جاؤں گی اس عورت نے تمنا کے پیار سے بال سہلاتے ہوئے کہا اس عورت کو تمنا میں کچھ خاص کشش محسوس ہوتی تھی نہ جانے کیوں وہ اسے اپنی اپنی سی لگتی تھی لیکن اسے ابھی کنفرم نہیں تھا کہ یہ بچی اس کی کچھ لگتی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔

اچھا پھر امی میں تیار ہو کر آتی ہوں ہم چلتے ہیں تمنا خوش ہوتے ہوئے اپنے کپڑے لیتی واش روم میں گھس گئی اور وہ عورت تمنا کو دیکھ کر مسکرانے لگی تمہیں میں بہت جلد اپنے گھر لے جاؤں گی بس میں اپنے بیٹے سے بات کر لوں تھوڑی دیر میں تمنا بھی تیار ہوتی ہوئی باہر اور تمنا اور وہ عورت دونوں باہر چلے اس عورت نے تمنا کی کسٹڈی خود لی ہوئی تھی اب اس کا کھانے پینے کا پلنے کا سارا خرچہ خود اٹھاتی تھی اسی لیے اس کے ساتھ جانے سے کوئی بھی اسے نہیں روکتا تھا۔۔۔۔

دل تم نے زیادہ کودنا نہیں ہے ورنہ پھر سے گر کر چوٹ لگوالو گی کیف دل اور طہام کو کودتے جھولے لیتے کیف سختی سے کہنے لگا """۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ہی جان ہم زیادہ نہیں کھیلیں گے دل طہام کا ہاتھ پکڑے ابھی بھی جھولے دوسرے جھولے کی طرف چلی گئی جب تمنا اور اس کی امی اسی پارک میں داخل ہو گئے۔۔۔

امی میں وہ جھولے لے ایا ہوں اپ ادھر بیٹھ جائیں وہ عورت کو ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی۔۔

ویسے بھی میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے تم جاؤ کھیلو جلدی واپس اجانا اپنا دھیان رکھنا ٹھیک ہے اور کسی کے پاس مت جانا عورت تمنا کو کہتے ہوئے بینچ پر بیٹھ گئی اور تمنا جھولوں کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

دل اور طہام ابھی جھولے لے ہی رہے تھے جب انہیں تمنا نظر ائی۔۔۔۔

تمنا۔۔۔۔دل جلدی سے جھولے سے اتر کر تمنا کی جانب گی تمنا بھی دل کو دیکھ کر خوش ہوئی طہام نے تمنا کی جانب دیکھا طہام کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ائی اسے بھی یہ چھوٹی سی نیلی آنکھوں والی گڑیا اچھی لگتی تھی۔۔۔۔"""

تمنا تم یہاں۔۔۔دل خوشی سے بولی۔۔۔۔

تمنا بھی دل کو دیکھ کر خوش ہو گی چلو اسے کوئی مل گیا ہے جس کے ساتھ یہاں وہ کھیل سکے گی۔۔۔"""

ہاں وہ میں بھی یہاں گھومنے ائی تھی تمنا نے ایک نظر طہام کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔"""

اچھا او جھولے لیتے ہے۔۔۔۔دل نے تمنا کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچ کر لے گی اپنے ساتھ جھولے ہے بیٹھا لیا۔۔۔"""

لیکن مجھے اس جھولے سے ڈر لگتا ہے چکر آتے ہے مجھے تمنا گول گول گھومنے والے جھولے کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔""

اچھا چلو اس پر بیٹھتے ہے دل سامنے لگے جھولے پر اشارہ کرتی اسے بولی تو تمنا نے بھی ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔""

میں جھولا دو۔۔۔ طہام تمنا کے پیچھے آتے ہوئے اس سے کہنے لگا اس کی بات سنتے دل نے خیرانگی سے طہام کی جانب دیکھا

"""۔۔۔

کیا۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہی ہو تم دونوں کو کھولا دو گا بھائی بھی کسی کام سے گئے ہے تو تم دونوں کی زمیداری میری ہے نا طہام دانت نکالتا ہوا بولا اس کی اس حرکت سے تمنا بھی ہنسی تھی۔۔۔""

اچھا ٹھیک ہے لیکن آرام آرام سے دینا۔۔۔""

دل اور تمنا دونوں جھولے پر بیٹھی تھی جن کو طہام ایک ایک کر کے دونوں کو جھولا دینے لگا جب دل نے سامنے لگے جھولے پر جانے کا فیصلہ کیا اچھا طہام بس کرو میں اس جھولے پر جا رہی ہوں تم تمنا کو جھولا دو دل یہ کہتے دوسرے جھولے پر بھاگ گئی جب تمنا وہاں سے جانے لگی تو طہام نے روک دیا تمنار کو تم یہاں ہی بیٹھی رہو میں تمہیں جھولا دیتا ہوں طہام کی بات سنتے تمنا بھی وہاں ہی بیٹھی کیونکہ اسے اب اس جھولے پر مزہ ارہا تھا۔۔۔""

طہام اہستہ اہستہ کرتا تمنا کو جھولا دینے لگا تھوڑا اور زور سے دینا تمنا کو مزہ ارہا ہے اس نے طہام کو بولا طہام بھی اس کو زور زور سے جھولا دینے لگا جب دوسری طرف تمنا کی امی کو کوئی عورت مل گئی تھی وہ ان سے باتیں کرنا شروع ہو گئی تھی اور کیف بھی کسی دوسرے کام سے گیا ہوا تھا اور دل دوسری جانب جھولا لے رہی تھی اور کوئی چھپکے سے درخت کے پیچھے سے دل کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دو کالی انکھیں دل کو دیکھ رہی تھی جو ہنستے ہوئے کبھی اس جھولے پر جا رہی تھی کبھی اس جھولے پر جا رہی تھی تم بہت خوبصورت ہو چھوٹی گڑیا تمہیں میں اپنے پاس لے کر اؤں گا تاکہ تم مجھے برداشت کرنے کی اپنے اندر طاقت پیدا کر سکو جب تم 18 سال کی ہو جاؤ گی نا تب تمہیں میں اس پوری دنیا کے سامنے اپنی کھیل کے نام سے تعارف کرواؤں گا تیمور بھی دل کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں ہی ایا تھا لیکن وہ ابھی فی الحال دل کو نہیں لے کر جانا چاہتا تھا وہ لبابہ کا کیس پہلے ہینڈل کرنا چاہتا تھا۔۔۔

طہام بس کرو بس کرو میں گر جاؤں گی اس سے پہلے کہ تمنا طہام کو اور تیز جھولا دینے سے روکتی تمنا نیچے گری تھی تمنا نے خود کو نیچے گرنے سے بچایا تھا لیکن وہ نیچے گر گی جس کی وجہ سے اس کی کہنی اور ہاتھ پر کافی زیادہ چوٹ لگ گی تھی تمنا کو نیچے گرتا دیکھ طہام جلدی سے تمنا کی جانب ایا۔۔۔۔"""

تمنا۔۔۔طہام تمنا کے پاس بیٹھا اس کا ہاتھ تھام گیا تمنا تم ٹھیک تو ہو نا سوری میری وجہ سے تمہیں چوٹ لگ گئی میں نے ہی زور سے جھولا دے دیا وہ اس کے کہنی اور ہاتھوں سے مٹی جھاڑنے لگا جب کہ طہام کا ہاتھ پکڑتے ہی تمنا نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا چھوڑو طہام مجھے چھوڑو وہ اونچی آواز میں بولنے لگی اور رونے لگی کیونکہ اس نے کبھی بھی کسی کو اپنے اپ کو ہاتھ نہیں لگانے دیا تھا۔۔۔۔۔

جب بھی کوئی اسے مرد ہاتھ لگاتا ہے تو اسے کوئی ماضی کا ایک قصہ یاد اجاتا تھا طہام نے تمنا کے کہنے کے باوجود بھی اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا جب تمنا نے زور سے اپنی انکھیں میچی ایک ماضی کا پنہ تمنا کی انکھوں کے سامنے لہرایا جب کوئی مرد اسے بیڈ ٹچ کر رہا تھا اور وہ رو رہی تھی۔۔۔"""

تمنا۔۔۔طہام نے مٹی جھاڑتے اس کا ہاتھ چھوڑا جب تمنا نے اپنی انکھیں کھولیں اور تمنا کی نم نیلی انکھیں دیکھ طہام کا دل زوروں سے دھڑکا وہ ان نمی بھری انکھوں میں اپنے اپ کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ت۔۔۔تم۔۔۔تم ٹھیک ہو تمنا۔۔۔۔تمنا کو زمین سے اٹھتے دیکھ تطیام بولا۔۔۔

تم گندے ہو گندے ہو ائندہ میرے پاس مت آنا سمجھے تم گندے ہو یہ کہتے ہوئے تمنا اپنی امی کی جانب بھاگی جب طہام اس کے پیچھے جاتا تب دل بھی اس کے پاس اگئی تمنا کو کیا ہوا کیوں چلی گئی دل نے تمنا کو وہاں سے بھاگتے ہوئے دیکھا۔۔۔

کچھ نہیں وہ گر گئی تھی اسی لیے وہ چلی گئی۔۔۔

تمنا گر گئی کیسے گر گئی تم نے مجھے بتایا بھی نہیں اس سے پہلے کہ دل وہاں جاتی کیف بھی ان کے پاس ایا تھا کیا ہوا ہے دل تم کدھر جا رہی ہو۔۔۔۔

وہ ہی جان وہ تمنا میری دوست تھی نا سکول والی وہ ائی تھی جھولے لے رہی تھی لیکن وہ گر گئی میں اس کے پاس جا رہی تھی۔۔۔

نہیں دل ابھی نہیں بعد میں سکول جا کے پتہ کر لینا ابھی ہمیں گھر جانا ہے کیونکہ مجھے ایک کیس کے سلسلے میں کہیں جانا ہے میں تو وہاں سے چلا جاتا لیکن میں تمہیں لینے کے لیے ہی ایا ہوں چلو گھر چلتے ہیں کیف نے دل کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر چلا گیا تھا طہام

بھی کیف اور دل کے پیچھے پیچھے گھر کی جانب چلا گیا طہام نے پیچھے مڑ کر تمنا کی جانب دیکھا جو اپنی امی کے پاس جا کر اپنا ہاتھ دکھا رہی تھی۔۔

تمنا یہ کیا ہوا ہے تم کیسے گر گئی۔۔۔

امی وہ بس میں جھولا لے رہی تھی تو اسے نیچے گر گئی امی مجھے گھر جانا ہے تمنا ابھی بھی ہلکا ہلکا رو رہی تھی جب اس کی امی نے تمنا کو روتے دیکھا تو وہ اسے بھی لے کر گھر کے جانب چلی گئی۔۔۔""

""----------

ارقم اپنے افس کے کمرے میں بیٹھا صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس کے سامنے ہی ایک لڑکا کھڑا تھا ارقم شرٹ لیس بیٹھا اپنی سنہری کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ لڑکا کب سے ارقم کو دیکھ رہا تھا جو کچھ بول ہی نہیں رہا تھا آخر کار وہ لڑکا بولا اٹھا۔۔۔

سر۔۔۔آپ نے۔۔۔""

ادھر آؤ۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ لڑکا بولتا ارقم نے اسے اپنے پاس بلایا وہ لڑکا بھی ارقم کی جانب اپنے قدم بڑھا گیا مجھے نام لکھوانا ہے ارقم مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

جی سر میں لکھ دوں گا اپ مجھے نام بتا دیں کس کا نام لکھنا ہے ارقم کے لوگ بھی وہاں ہی کھڑے اپنے سر کو دیکھ رہے تھے اور کہاں لکھنا ہے۔۔۔

یہاں۔۔۔""ارقم نے اپنی آنکھیں کھول کر اپنا ہاتھ دل پر رکھا چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔""

سر درد تو نہیں ہو گا آپ کو اس لڑکے نے پوچھنا ضروری سمجھا۔۔۔""

نہیں مجھے درد نہیں ہو گا اور مجھے میری سنہری کا نام لکھواتے ہوئے مزہ ائے گا نہ کہ درد اور اگر وہ درد ہوا بھی تو اس درد میں مجھے مزہ ہی ائے گا۔۔۔

سر ایک دفعہ ٹھیک سے نام بتا دیں تاکہ میں اپنا کام شروع کروں وہ لڑکا اپنا باکس کھولنے لگا۔۔۔

سنہری۔۔۔ارقم نے آہستگی سے پیار سے اپنی سنہری کا نام لیا۔۔۔""

اس لڑکے نے اپنا سیمان نکال کر ارقم کے دل پر اس کی سنہری کا نام لکھنے لگا ایک پل کو ارقم کو تکلیف میں محسوس ہوئی اس نے جلدی سے اپنی انکھیں بند کے اور بند انکھوں کے سامنے اپنی سنہری کا مسکراتا ہوا چہرہ تھا اس کو اس کی سنہری کی انکھیں نظر ارہی

تھی جس پر ارقم فدا تھا ارقم اپنی سنہری کو سوچ رہا تھا اور تھوڑی ہی دیر میں اس کی سنہری کا نام اس کے دل پہ لکھ دیا گیا تھا یعنی کہ وہ اس کے دل کی پر مکمل قبضہ کر چکی تھی۔۔۔"

سر ہو گیا۔۔۔وہ لڑکا اٹھ کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔""

ارقم اٹھ کر ائینے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اپنے دل والی جگہ پر جہاں پر سنہری لکھا تھا اس پر اپنی انگلیاں پھیرنے لگا بہت پیارا لگ رہا ہے میرے دل پر میری سنہری کا نام پلٹ کر اس لڑکے کو دیکھا اور اپنے کیبن کی جانب کیا جیسے ہی اس نے کیبن کھولا ہزار ہزار کی گڈیاں نکال کر اس نے اس لڑکے کو دی اتنے زیادہ پیسے دیکھ کر اس نے حیرت سے ارقم کو دیکھا سر اتنے پیسے۔۔۔۔

تم نے میری سنہری کا نام میرے دل پہ لکھا ہے اور اس کے سامنے تو یہ پیسے کچھ بھی نہیں ایک لاکھ روپیہ یہ تمہارے کام کا۔۔۔

تھینک یو سو مچ سر تھینک یو سو مچ اس لڑکے نے جلدی سے وہ پیسے پکڑے اور چلا گیا ارقم نے باقی کھڑے گارڈز کو ابھی جانے کا اشارہ کیا اور وہ بھی چلے گئے جبکہ ارقم اپنے دل پر جگہ پر اپنی انگلیاں پھیر کر اپنی سنہری کو محسوس کرنے لگا جیسے اپ نے میرے دل پہ قبضہ کیا ہے نا ایسے ہی ایک دن میری زندگی پر بھی قبضہ کریں گی اور دیکھیے گا ایک دن اپ جب اس دل پہ اپنا نام دیکھیں گی نا تو اپ کو فخر محسوس ہو گا کہ اپ سے کوئی اتنا پیار کرتا ہے رشک کریں گی اپنے اپ پر سنہری بس بہت جلد میں اپ سے پیار کا اظہار کرنے والا ہوں ارقم نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے شرٹ پہنی اور افس کا کام کرنے لگا۔۔۔""

جب اس کا دل کیا کہ وہ اپنی سنہری کو کال کریں اس نے مسکراتے ہوئے موبائل اٹھایا اس نے سوچا تھا جو رات کو اس نے پوئٹری لکھ کر بھیجی ہے اس کا جواب ایا ہو گا لیکن وہاں پر کوئی بھی جواب نہیں ایا تھا ارقم نے کال کی لیکن اگے سے نمبر مصروف جا رہا تھا اس نے دوسری دفعہ کال کی تیسری دفعہ کال کی پھر سمجھ اگئی کہ اس کی سنہری نے اسے بلاک کر دیا ہے یہ سمجھتے ارقم کو بے حد غصہ ایا کہ اس کی سنہری نے اس کا نمبر بلاک کر دیا کب تک کریں گی میرا نمبر بلاک چلیں ابھی تو اپ نمبر بلاک کر کے خوش ہو جائے رات کو اپ سے بات کروں گا یہ سوچتے ہوئے ارقم نے موبائل رکھا اور اپنا کام کرنے لگا۔۔۔""

""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار امید کو لیے ویران جگہ پر بھاگ رہا تھا۔چہرا پسینے سے شرابور تھا۔۔

جب اچانک اس کے سامنے لبابہ آ گئی اس کے ہاتھ میں گن موجود تھی۔۔۔اس کے قدم وہی رکے۔۔

مجھے پہلے ہی علم تھا تم ہی بلیک شیڈ وہو۔ تمہیں ختم کرنے کے لیے پہلے تمہاری کمزوری کو ختم کروں گی اور پھر تمہیں۔ لبابہ نے کہتے اپنی شہادت کی انگلی ٹریگر پر رکھی۔۔

ضمار نے امید کو اپنے سینے سے لگایا۔ ہاتھ کانپنے لگے یہ سوچ کر ہی کہ وہ اس کی شہزادی کو مار دے گی۔۔

تم اسے کچھ نہیں کر سکتی ضمار وحشت ناک لہجے میں بولا تھا جبکہ آنکھوں میں امید کو کھو دینے کا ڈر تھا۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں بخش دو گی اور ساتھ میں اس ننھی سی جان کو۔۔ کہتے ہی لبابہ نے ضمار کی ٹانگ پر گولی ماری۔ یکدم جیسے جھٹکا سا لگا تھا اور امید ضمار کے ہاتھوں سے زمین پر گری اور بلک بلک کر رونے لگی۔۔

لبابہ نے ضمار کی دوسری ٹانگ پر بھی گولی ماری وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرا تھا۔۔ اس سے قبل وہ امید کو پکڑتا لبابہ نے گھٹنوں کے بل جھکتے امید کو پیچھے کی جانب کھینچا جس کا چہرا خون آلود ہو چکا تھا زمین پر گرنے کی وجہ سے۔۔

بلک بلک کر اخری نظر اپنے باپ کی طرف دیکھا اور یہی عمل ضمار نے اپنی شہزادی کے لیے کیا تھا دونوں کی آنکھیں ساتھ ہوئی۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔۔۔۔ ضمار کی ایک دم سے آنکھ کھلی تھی چہرہ پورا پسینے سے اشرہ بور تھا گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے زمر نے پورا کمرہ دیکھا اور اس نے پورا یقین کیا کہ وہ اس ٹائم کمرے میں ہے۔۔۔

سائیڈ ٹیبل سے پانی اٹھاتے ہوئے اس نے جلدی سے پانی پیا اور جلدی سے اٹھ کر وہ عرشیہ اور داید کے کمرے کی طرف بھاگا کہ وہ ایک دفعہ امید کو جا کے دیکھ لیں ہلکا سا دروازہ کھول لیں اس نے امید کو دیکھا جو جھولے میں ہی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔""

امید کو صحیح سلامت دیکھ کے ضمار کو سکھ کا سانس ایا وہ اپنے قدم پھر سے اپنے کمرے کی جانب لیتے ہوئے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئے اور اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا اس کے دماغ میں بار بار لبابہ کی دھمکیاں اور خواب اس کے ذہن میں گھومنے لگا اگر واقعی لبابہ نے میری امید کو کچھ کر دیا میری شہزادی کو کچھ کر دیا تو نہیں نہیں میں کبھی بھی اپنی شہزادی کو کچھ ہونے نہیں دوں گا وہ کبھی بھی میری کمزور تک نہیں پہنچ پائے گی اور مجھے بدلہ لینے تک میری منزل تک پہنچنے کے لیے امید میری کمزوری نہیں بن سکتی میں اس سے بدلہ لوں گا اس کے لیے مجھے اپنی شہزادی سے دور ہی کیوں نہ ہونا ضمار بیڈ پر لیٹے اپنی انکھیں چھت پر ٹکائے اور مسلسل کبھی امید کے بارے میں سوچ رہا تھا کبھی لبابہ کے بارے میں کبھی اپنے بدلے کے بارے میں۔۔۔""

کافی دیر سوچنے کے بعد وہ ایک فیصلے تک پہنچا اور اس سے اس فیصلے پر صبح تک قائم رہنا تھا اب تو اسے نیند انے سے رہی وہ بیڈ پر جا کر لیٹ گیا اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔""""

""""----------

ضمار صبح اٹھا اور باہر چلا گیا امید لاونج میں ہی بیٹھی کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی وہ اب تھوڑا تھوڑا چلنا بھی سیکھ گئی تھی عرشیہ کچن میں اپنے لیے ناشتہ بنا رہی تھی تاکہ وہ جلدی سے ناشتہ کر کے یونیورسٹی کے لیے نکل سکیں ضمار صوفے پر بیٹھا امید کو دیکھ رہا تھا جب امید نے ضمار کو دیکھا تو وہ کھلونوں کو چھوڑتی ہوئی اپنے چار ٹانگوں سمیت چلتی ہوئی ضمار کے پاس ائی اور اس کی ٹانگ پکڑ کر کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

جبکہ پہلے تو ضمار جلدی سے پکڑ لیتا تھا لیکن اس بار ضمار نے نہیں پکڑا اور اسے اگنور کرتے ہوئے اپنے دل کو سخت کرتے ہوئے موبائل پر بزی ہو گیا لیکن دھیان بار بار اس کا امید کی جانب ہی جا رہا تھا۔۔۔۔

امید اپنے ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے ضمار کو دیکھ رہی تھی تاکہ وہ اسے اٹھا لیں اس سے پہلے امید روتی ضمار نے امید کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا تھا اور ایک انسو ضمار کی انکھوں سے نکلا اس سے پہلے کہ عرشیہ اکر ضمار کے انسو دیکھتی ضمار نے اپنے انسو صاف کیے اور امید کو دیکھنے لگا جو اس کی داڑھی کو اپنے ہاتھوں سے چھیڑ رہی تھی۔۔۔۔""""

ضمار نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے امید کو دوبارہ سے زمین پر بٹھایا اور اس طرح ضمار کے بٹھانے سے امید زور زور سے رونے لگی امید کو روتا ہوا دیکھ عرشیہ جلدی سے اپنا ناشتہ پکڑے ہوئے باہر ائی اور امید کو روتے ہوئے دیکھنے کی جبکہ ضمار پاس بیٹھا اسے اگنور کرتا اپنا موبائل یوز کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ضمار تم دیکھ بھی رہے ہو کہ امید رو رہی ہے تم اسے اٹھا کیوں نہیں رہے ہو۔۔۔

اس کا تو رونا کبھی بند ہو ہی نہیں سکتا ہے عرشیہ ایک تو مجھے روتے ہوئے بچے پر سخت غصہ اتا ہے نفرت ہے مجھے اس سے۔۔۔بس دل کرتا ہے میں اس کا گلا ہی کاٹ دوں جس طرح اپنا گلا پھاڑ پھاڑ کے روتی رہتی ہے نا بالکل مجھے اچھا نہیں لگتا اسے چپ کروالو ورنہ میں اس کا باجا بند کرا دوں گا اپنے ہاتھوں سے ضمار ساتھ غصے میں عرشیہ سے کہنے لگا جب کہ کافی دیر بعد ضمار کے ایسے الفاظ وہ بھی امید کے لیے سن کر عرشیہ حیران بھری نظروں سے ضمار کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو ضمار تم کیسی باتیں کر رہے ہو یہ تمہاری شہزادی ہے امید ہے تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا کہہ رہے ہو اور خبردار اگر تم نے میری امید کو ہاتھ بھی لگایا تو عرشیہ بھی غصے سے بولی۔۔۔۔

کیا کر لو گی ہاں تم بتاؤ مجھے کیا کر لو گی اسے میں اپنے بدلے کے لیے اٹھا کے لے کے ایا تھا اس سے زیادہ اٹیچمنٹ کرنے کی ضرورت نہیں جیسے ہی میرا بدلہ پورا ہو گا نا اس سے اٹھا کر باہر پھینک اؤں گا سمجھی تم اور امید تو دونوں کو لڑتا ہوا دیکھ کر مزید اونچا اونچا رونے لگی ضمار کا ایک پل کو دل کیا کہ وہ اپنے سینے سے لگا لے اس کو لیکن وہ ابھی اس کو اپنی کمزوری نہیں بنانا چاہتا وہ جیسے تمنا کو لبابہ نے مارا تھا نا ایسے وہ امید کو مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا وہ ڈر گیا تھا وہ تمنا تھی اس کی بہن جس کو اس کی انکھوں کے سامنے کیف اور لبابہ نے مار دیا تھا لیکن وہ۔۔۔وہ امید کو نہیں کھونا چاہتا تھا یتیم خانے ہی سہی لیکن وہ ادھر محفوظ تو رہے گی نا وہ یہ سوچ چکا تھا کہ وہ اب اسے یتیم خانے ہی چھوڑ کرائے گا۔۔۔۔

ضمار زبان سنبھال کے بات کرو تم میرے دوست ہو میرے بھائیوں جیسے ہو میں تمہیں اس لیے کچھ نہیں کہہ رہی لیکن ائندہ تم نے میری امید کے بارے میں کچھ ایسا کہا یا اسے کہیں چھوڑ کرانے کے لیے کہا تمہیں تو میں کبھی معاف نہیں کروں گی تم اسے بدلے کے لیے اٹھا کر لائے تھے ناجب تمہارا بدلہ پورا ہو گیا تو تم اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا لیکن میرا اس کے ساتھ رشتہ ہے میری بیٹی ہے یہ اب میرا اس کے ساتھ کبھی رشتہ نہیں ٹوٹے گا یہ بات یاد رکھنا ضمار۔۔۔۔۔

عرشیہ کو زیادہ ہائپر ہوتے دیکھ کر ضمار نے گہرا سانس بھرا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ عرشیہ یونیورسٹی جائے تبھی تو وہ پیچھے سے امید کو لے کر چلا جائے گا۔۔۔۔۔"""

سوری عرشیہ وہ میں زیادہ ہی غصہ کر گیا تھا ضمار نے جلدی سے امید کو اٹھایا اپنی گود میں لے کر اسے جھولے دینے لگا وہ میں کچھ پریشان تھا اس لیے اس کے رونے سے زیادہ غصہ ایا تھا ورنہ یہ تو میری شہزادی ہے نا میں اسے کیوں نقصان پہنچانے کی کوشش کروں گا ضمار کا لہجہ یکدم نم ہوتا دیکھ کر عرشیہ نے بھی اپنا غصہ کنٹرول کیا۔۔۔۔

ضمار پلیز اپنا غصہ میری امید پر مت نکالنا کرو بیٹی ہے ہماری شہزادی ہے ہماری اور میرے پیپر نزدیک نہ ہوتے تو میں کبھی بھی اسے چھوڑ کر نہ جاتی لیکن تمہیں اج اسے سنبھالنا ہو گا کیونکہ اج امپورٹنٹ لیکچر ہے۔۔۔

ٹھیک ہے عرشیہ تم جاؤ میں اسے سنبھال لوں گا تم فکر مت کرو امید اب اپنے باپ کی گود میں اتے ہوئے چپ کر گئی تھی اور ٹکر ٹکر ضمار کو دیکھ رہی تھی ضمار کو ایک دم سے اپنی شہزادی پر بے حد پیار ایا ایک پل کو اسے اپنے فیصلے کو سوچنے پر مجبور کیا لیکن نہیں وہ

تمنا کی طرح امید کو نہیں کھو سکتا تھا اسی لیے اپنے دل کو سخت کرتے اپنا فیصلے پر وہ قائم رہا عرشیہ بھی تھوڑی دیر بعد داید کو ناشتہ کرواتے ہیں اور خود بھی ناشتہ کرتے ہوئے یونیورسٹی چلی گئی۔۔۔۔

ضمار نے داید کو کسی کام سے بھیج دیا اور خود داید اور عرشیہ کے کمرے میں چلا گیا ایک بیگ لیا اس میں امید کے کپڑے رکھے اور امید کو لے کے باہر چلا گیا وہ یہ نہیں جانتا تھا اس کی یہ حرکت اس کے لیے اور امید کے لیے کتنی بھاری پڑنے والی تھی۔۔۔۔""""

""""----------

طہام دل کے کمرے میں داخل ہوا دل کمرے میں بیٹھی ارام سکون سے ٹی وی دیکھ رہی تھی طہام کو اتے دیکھ اس نے ریموٹ رکھا اور خوش ہوئی طہام کو دیکھ کر کیونکہ وہ بھی بور ہو رہی تھی طہام تم یہاں۔۔۔۔

ہاں دل مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے کیف تو صبح صبح ہی پولیس اسٹیشن چلا گیا تھا اس سے لیے طہام اب دل کے کمرے میں ایا تھا۔۔۔

بولو کیا بات کرنی ہے۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے دل تمہیں کس نے گرایا تھا۔۔۔

ہاں وہ تو میں خود ہی سیڑھوں سے گر گئی تھی میں جلد بازی میں جا رہی تھی اس لیے میں گر گئی۔۔۔۔

نہیں دل تمہاری اس میں کوئی غلطی نہیں ہے وہ میری ماما اور تانیہ نے جان بوجھ کر سیڑھیوں پر تیل گرایا تھا جس کی وجہ سے تم گر گئی تھی میں نے یہ خود اپنے کانوں سے سنا ہے وہ تانیہ چڑیل میری ماما سے یہ سب کہہ رہی تھیں۔۔۔۔۔

اے سچی اس میک اپ والی باجی نے مجھے گرایا ہے اس کی تو میں دل کو بھی غصہ ایا کہ اس کی وجہ سے وہ سیڑھیوں سدل کو بھی غصہ ایا کہ اس کی وجہ سے وہ سیڑھیوں سسیڑھیوں سے گر گئی۔۔۔۔

ارے نہیں نہیں دل کدھر جا رہی ہو بیٹھو تو سنو میری بات طہام نے دل کا ہاتھ پکڑا اسے دوبارہ سے بیڈ پر بٹھایا تم اتنا غصہ کب سے کرنے لگ گئی۔۔۔

میں ہی جان کو بتاؤں گی کہ اس میک اپ والی چڑیل نے مجھے سیڑھیوں سے گرایا تھا دل منہ بناتے ہوئے طہام سے بولی۔۔۔

اف دل تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا اگر بتانا ہوتا تو میں نا بھائی کو بتا دیتا اصل میں ہماری بات کا کوئی یقین نہیں کرے گا تو اب ہم ایسا کریں گے کہ جو یہ تانیہ چڑیل ہیں نا اس کو ہم اس گھر سے باہر نکالیں گے ہم اس کو اتنا سارا تنگ کریں گے کہ خود نکل جائے گی۔۔۔

لیکن کیسے وہ تو اس گھر سے جاتی ہی نہیں ہیں ہمیشہ میرے ہی جان سے چپکی رہتی ہے۔۔۔

تم جلس ہوتی ہو کیا جب وہ تانیہ اپی کیف بھائی سے چپکتی ہیں طہام شرات بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

ہاں نا مجھے غصہ اتا ہے میرا دل کہتا ہے میں اس میک اپ باجی کے بال پکڑ کے ایسے گھماؤں کہ وہ میرے ہی جان سے دور رہے۔۔۔

چلو ٹھیک ہے ڈن ہو گیا ہاتھ ملاؤ تم نے تانیہ اپی کو بالکل بھی شک نہیں ہونے دینا کہ ہمیں ان کے بارے میں پتہ چل گیا ہے کہ انہوں نے تمہیں گرایا تھا ٹھیک ہے اب ہم انہیں اتنا تنگ کریں گے کہ وہ خود اپنے منہ سے بولیں گی ڈن کر و طہام نے اپنا ہاتھ اگے کیا تو دل نے بھی اپنا سر ہلا کر طہام کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔""

ٹھیک ہے ڈن ہو گیا ہم ان کو اتنا تنگ کریں گے کہ جو خود اس گھر سے بھاگ جائیں گی اور طہام اپ کی امی نے بھی بالکل بھی اچھا نہیں کیا میں تو انہیں کچھ بھی نہیں کہتی پھر انہوں نے مجھے کیوں گرایا۔۔۔

نہیں دل میری ماما بہت اچھی ہیں لیکن وہ اس تانیہ اپی کی باتوں میں اجاتی ہے نا اس لیے ویسا کر جاتی ہیں لیکن جب تانیہ کے سچائی ان کے سامنے ائے گی نا تو وہ خود ہی تمہیں پیار کرنے لگیں گے تم بھی ان سے پیار سے بات کیا کرو۔۔۔

میں تو پیار سے بات کرتی ہوں تمہاری ماما سے لیکن پھر بھی وہ مجھے دیکھتی بھی نہیں لیکن وہ میرے بھائی ساحل کو بہت پیار سے رکھتی ہیں یہ والی اچھی بات ہے مجھے ان کی لگتی ہے۔۔۔۔

ہاں اب ساحل بھی ماشاءاللہ سے بڑا ہو گیا ہے وہ تمہارا بھائی ہے نا تو تم اس کو ساتھ کھیلنا کرو۔۔۔۔

ہاں میں ابھی تو وہ سویا ہو گا میں تھوڑی دیر بعد اس کے پاس جاؤں گی اس کے ساتھ کھیلوں بھی میرے ساتھ کھیلنا دل 14 سال کے ہونے والی تھی لیکن پھر بھی وہ جلدی ہی کسی کی باتوں میں اجایا کرتی تھی اور طہام کی باتوں پر بھی اس نے یقین کر لیا تھا طہام بول بھی سچ رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ طہام کچھ اور کہتا دل کے کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر انے لگا طہام جلدی سے اٹھ کر پردے کے پیچھے جا کر چھپ گیا اور دل کو اشارہ کیا کہ وہ کسی کو نہ بتائے کہ وہ اس کے کمرے میں ہے وہ سمجھدار تھا اگر تانیہ ہوئی تو پھر سے وہ کیف کو بتائے گی کہ دونوں ایک دوسرے کے کمرے میں تھے اس لیے وہ کم ہی دل کے پاس ایا کرتا تھا اسے پتہ تھا ایک دفعہ اس تانیہ

چڑیل نے اس کے بھائی کے دل میں شک پیدا کر دیا تو اس کا بھائی اس کے خلاف بھی ہو جائے گا اور دل کے خلاف بھی ہو جائے گا۔۔۔۔"""

کمرے میں تانیہ کو دیکھ کر دل نے منہ بنایا اور غصے سے اس کی جانب دیکھنے لگی اور ایک نظر اس نے پردے کے پیچھے چھپے طہام پر ڈالی اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کے نفی میں سر ہلایا کہ وہ اسے کچھ بھی نہ کہے نہ ہی اسے کچھ بتائیں۔۔۔۔"""

تانیہ اپی اپ یہاں دل اپنے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ لاتے ہوئے تانیہ سے بولی۔۔۔۔۔

ہاں میں یہاں مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے دل تانیہ دل کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

جی بولیں کیونکہ مجھے پڑھنا بھی ہے میرے پیپر شروع ہونے والے ہیں اور رات کو میرے ہی جان ائیں گے تو پھر انہوں نے میرا ٹیسٹ بھی لینا ہے اس لئے جلدی بات کریں دل بڑے لوگوں کی طرح تانیہ سے بات کر رہی تھی اور دل کی ایسی چلتی زبان دیکھ کر تانیہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کہ اس کی اتنی زبان کیسے چل رہی ہے اس کے سامنے۔۔۔۔۔

ویسے تمہیں تمہارے ہی جان پہ کتنا یقین ہے دل۔۔۔

کیا مطلب تانیہ آپی وہ میرے ہی جان ہیں مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اور یقین کی بات بیچ میں کہاں سے اگئی وہ مجھے گھماتے ہیں میرے سے بہت پیار کرتے ہیں میرا بہت خیال بھی رکھتے ہیں۔۔۔

اچھا لیکن یہ سب تو وہ میرے ساتھ بھی کرتا ہے کہ میرے سے پیار بھی کرتا ہے میرا خیال بھی رکھتا ہے مجھے گھمانے بھی لے کے جاتا ہے تانیہ نے اپنے لبوں پر شیطانی بھری مسکراہٹ لاتے ہوئے دل کے دماغ میں حناس بھرنے لگے جبکہ اس کی باتیں سن کر طہام پردے کے پیچھے سنتا غصے سے پردے کو مٹھیوں میں بھینچ رہا تھا۔۔۔

کیا مطلب تانیہ اپی اپ کا وہ صرف میرے ہی جان ہیں وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں اپ سے پیار نہیں کرتے اپ ہی ان کے ساتھ صرف چپکتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے دل وہ کیا ہے نا تم ابھی چھوٹی بچی ہو تمہیں پیار کا مطلب نہیں پتہ اس لئے تم کہتی ہو کہ وہ صرف تم سے ہی پیار کرتے ہیں تمہارے ہی جان پہلے مجھ سے پیار کرتے تھے وہ میرے سے شادی کرنے والے تھے لیکن تم ہمارے بیچ اگئی ہو اس لیے وہ تمہارا صرف خیال رکھتے ہیں جب تم بڑی ہو جاؤ گی تو تمہیں چھوڑ دیں گے اور مجھ سے شادی کر لیں گے وہ صرف تمہاری ماما کی وجہ سے تمہیں اپنے پاس رکھتے ہیں۔۔۔۔۔

نہیں تانیہ اپی اپ جھوٹ بول رہی ہیں میرے ہبی جان مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں انہوں نے مجھے خود کہا تھا انہوں نے مجھے یہاں پر کس بھی کیا تھا اور یہاں پر بھی کس کیا تھا اپنے ماتھے پر اپنے گال پر اور اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے وہ تانیہ کو بتانے لگی اور اس کی بات سنتے ہی تانیہ کا قہقہ کمرے میں گونجا۔۔۔۔

ہاہا تم بہت معصوم ہو دل اگر تمہیں نہیں یقین اتا تو خود دیکھ لینا کہ تمہارا ہبی جان مجھے بھی یہاں پہ کس کرے گا یہاں پہ کس کرے گا وہ اپنے ماتھے پر انگلی رکھتے ہوئے دل کو کہنے لگی اور ویسے بھی انہوں نے صرف تمہاری ماما کی وجہ سے تم سے شادی کی تھی اور ان سے وعدہ بھی کیا تھا کہ جب تم بڑی ہو جاؤ گی تو وہ تمہیں چھوڑ دیں گے ائی سمجھ کیف صرف میرا ہے صرف میرا تانیہ غصہ ضبط کرتے ہوئے دل کو کہنے لگی اور تانیہ کی باتیں سنتے دل کی انکھیں نم ہوئیں۔۔۔۔

اپ جھوٹ بول رہی ہیں میرے ہبی جان اپ کو کبھی بھی کس نہیں کریں گے وہ صرف میرے شوہر ہیں اور شوہر بیویوں کو ہی کس کرتے ہیں یہ میری ہبی جان نے ہی کہا تھا وہ اپ کو ٹچ بھی نہیں کریں گے دل نے یقین سے کہا اور دل کے دل میں کیف کے لیے اتنا یقین دیکھ کر تانیہ اندر ہی اندر کلس کر رہ گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے دل یہ تم اج رات دیکھ لینا کہ تمہارا ہبی جان مجھے ٹچ بھی کرے گا اور کس بھی کرے گا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر میرے ہبی جان نے اپ کو ٹچ بھی کیا یا کس کی تو میں ہبی سے ناراض ہو جاؤں گی اور اس سے دور چلی جاؤں گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے جو پھر اج رات تمہیں پتہ چل جائے گا کہ تمہارے ہبی جان مجھ سے پیار کرتے ہیں تم سے نہیں جسٹ ویٹ اینڈ واچ تانیہ یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی جب کہ دل نے روتے ہوئے طہام کو دیکھا جو پردے کے پیچھے سے نکل کر دل کے پاس ا رہا تھا۔۔۔۔

دل۔۔۔۔۔۔طہاام نے دل کو کچھ کہنا چاہا دل نے روتے ہوئے طہام کو دیکھا مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے تم جاؤ یہاں سے وہ طہام کو دھکہ دیتے ہوئے لیٹ گئی اور اپنے اوپر کمبر تان لیا۔۔۔

دل میری بات تو سنو وہ جھوٹ بول رہی ہیں لیکن دل کوئی بھی طہام سے بات نہیں کی اس نے کمبل ہٹا کر ایک نظر طہام کو دیکھا اور طہام نے دل کو دیکھا۔۔۔۔

اور پھر طہام اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا اسے تانیہ سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی اب تو طہام کے دل کے اندر بھی تانیہ سے بدل لینے کی اور شدت بڑھتی جا رہی تھی اور یہ شدت اگے جا کے کتنا نقصان کروائے گی یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi Shah

Episode 44 ❤□❤□

ضمار جیسے ہی یتیم خانے میں امید کو لیے داخل ہوا کے جھونکے کی طرح تمنا اس کے پاس سے گزری تھی جبکہ ضمار کا دھیان امید کی جانب تھا اسے لیے وہ تمنا کو دیکھ نہیں سکا اور نہ ہی تمنا اپنے بھائی کو دیکھ سکی۔۔۔۔

ضمار سیدھا یتیم خانے کے افس میں گیا تاکہ وہ امید کو یہاں پر چھوڑ کر جا سکیں افس میں داخل ہوا اور امید کو بازو میں لیے جا کر سی پر بیٹھ گیا سامنے ہی یتیم خانے کی میڈم بیٹھی تھی جس کا نام کوثر تھا سب اسے میڈم کہتے تھے یہاں کی اونر تھی اور بچوں کو یہاں پر داخل کرتی تھی۔۔۔

جی سر کہیے ہم اپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں میڈم ضمار سے پوچھنے لگی۔۔۔

مجھے اس بچی کو یہاں پر داخل کروانا ہے اس کا اگے پیچھے کوئی بھی نہیں ہے یہ کہتے ہوئے ضمار کے دل میں ایک چبن سی ہوئی جبکہ امید ابھی بھی ضمار کا ہاتھ پکڑے کھیل رہی تھی۔۔۔

تو اپ کو یہ کہاں سے ملی اور اپ اسے یہاں پہ کیوں چھوڑنے ائے ہیں اس میڈم نے اس خوبصورت بچی کو دیکھا تو اس کی انکھیں چمکی تھی امید نے اپنے باپ کی پسند کا ریڈ کلر کا فراک ہی پہنا تھا جس میں وہ نیلی والی گڑیا نے حر خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے مجھے کہاں سے ملی ہے اور کہاں نہیں اپ اسے یہاں پر رکھ سکتی ہیں تو رکھے ورنہ میں اسے کہیں اور چھوڑ آؤ گا کیونکہ میں ایک غریب ادمی ہوں اور یہ مجھے سڑک سے ملی ہے نہ ہی اس کے ماں باپ کا پتہ ہے اور نہ ہی کچھ اور تو اس لیے میں اسے یہاں پر چھوڑنے اگیا ہوں اگر اپ نہیں رکھ سکتی تو کوئی بات نہیں میں چلا جاتا ہوں ضمار ایک تو اتنی مشکل سے فیصلہ کرتے ہوئے یہاں پر ایا تھا اور اوپر سے یہ الٹے سیدھے سوال کر کے ضمار کا دماغ خراب کر رہی تھی۔۔۔

نہیں نہیں سر ایسے کیسے اپ اسے کہیں اور چھوڑ سکتے ہیں یہ یتیم خانہ ان بچوں کے لیے ہے یہاں پر مجبور بے بس اور یتیم بچے یہاں پر اکے رہتے ہیں تو اپ اسے یہاں پر چھوڑ دیں اور یہاں پہ اپ سائن کر دیں۔۔۔۔

میں جب چاہوں اس سے ملنے کے لیے اسکتا ہوں اپ مجھے اس سے ملنے سے روک نہیں سکتی ضمار نے ایک شرط رکھی۔۔۔

جی سر اپ اس سے ملنے اجایا کریے گا کوئی بات نہیں اگر کسی اور نے اسے اڈاپٹ کرنے کا کہا تو ہم اسے اس کے کسٹڈی دے سکتے ہیں یہ سب کچھ پیپر میں لکھا ہوا تھا جس پر ضمار نے ایک نظر امید کو دیکھا اور پھر اس پر اپنے کانپتے ہاتھوں سے سائن کر دیا۔۔۔۔

یہ بچی اج سے اپ کی ہوئی اس میڈم نے ایک ادمی کو اشارہ کیا کہ وہ ضمار سے اس بچی کو لے لے جیسے ہی اس ادمی نے ضمار کے ہاتھوں سے امید کو لیا امید مچل مچل کر ضمار کے پاس جانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اس ادمی نے امید کو سخت ہاتھوں سے پکڑا تو امید مزید رونے لگی ضمار کا دل بار بار کر رہا تھا وہ امید کو یہاں پر چھوڑ کر نہ جائے لیکن وہ اپنے فیصلے پر اٹل رہا اس نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے جب امید زور زور سے چیخ چیخ کر رونے لگی اس سے پہلے کہ ضمار پلٹ کر امید کی جانب آتا اس عورت نے ضمار کو پکارا۔۔۔۔

سر اپ جائیں جب تک اپ یہاں پہ رہیں گے یہ ایسے ہی روتی رہے گی اپ جائیں اسے ہم سنبھال لیں گے اکثر ایسے بچے اتے رہتے ہیں اس عورت کی بات سنتے ضمار نے ایک اخری نظر امید پر ڈالی اور جلدی جلدی سے اپنے قدم بڑھاتا ہوا باہر کی جانب چل دیا اسے دور تک امید کے رونے کی اواز اتی رہی جیسے ہی ضمار نے یتیم خانے کے باہر قدم رکھا ضمار کے قدم باہر تھے اور کچھ لوگوں کے قدم یتیم خانے کے اندر داخل ہوئے وہ پانچ سے چھ لوگ تھے یتیم خان کے گیٹ پر کھڑا گارڈ بھی انہیں سلام کرنے لگا۔۔۔۔

جیسے ہی وہ لوگ کمرے میں داخل ہوئے جو ان لوگوں کا بوس تھا اس کی نظر اس ادمی کی بازو میں روتی ہوئی بچی پر پڑی وہ تو پھٹی پھٹی انکھوں سے اس خوبصورت بچی کو دیکھنے لگا۔۔۔

دوسری جانب ضمار اپنا سینہ مسلتے ہوئے گاڑی پر بیٹھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت کچھ غلط ہونے والا ہے گہرے گہرے سانس لیتا اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

یہ بچی کون ہے اس ادمیوں کا بوس امید کے پاس جاتا ہوا اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔

ارے سر ابھی ابھی ایک ادمی اسے چھوڑ کر گیا ہے اگے پیچھے کوئی بھی نہیں ہے اس کا نیا نیا مال ایا ہے اپ کو پسند ہے تو لے جائیں اپ میڈم اس لڑکے کو دیکھ کر کہنے لگی جس کی نظر امید کے خوبصورت چہرے پر تھیں۔۔۔

بچی تو بہت پیاری ہے اور ہمیں ایسا ہی تو مال چاہیے ہی ہوتا ہے باقی لڑکیاں بھی دکھاؤ جو ہمیں پسند ائے اس کو ڈیل میں ڈن کر کے ہم لے جائیں گے۔۔۔۔

ٹھیک ہے سر اپ بیٹھیں میں ابھی بچیاں لے کر اتی ہوں جب کہ باہر کھڑی تمنا جو کب سے ایک بچے کی رونے کی اواز کمرے سے سن رہی تھی وہ دیکھ رہی تھی کہ ادھر کون بچا رو رہا ہے وہ اس سے پہلے کمرے میں جاتی اندر کے لوگوں کی اواز سن کر وہ باہر کھڑی ہو گئی اور جو باتیں اس نے سنی اس نے ڈر سے اس بچی کو دیکھا جو ابھی بھی رو رہی تھی شاید وہ ضمار کو یاد کر کے رو رہی تھی اسے تو ضمار عرشیہ اور داید کے علاوہ کسی کے گود میں جانے کے عادت ہی نہیں تھی۔۔۔۔

میڈم باہر نکلی تو تمنا جلدی سے ایک سائیڈ پر ہو کر چھپ گی تا کہ اسے کوئی دیکھ نہ لیں تمنا کو یہ بیچ نہیں سکتے تھے کیونکہ جس عورت کی کسٹڈی میں تمنا تھی وہ بھی کوئی چھوٹی موٹی عورت نہیں تھی اس لیے کوئی بھی تمنا کی طرف نہیں دیکھتا تھا باقی یتیم خانے میں یہی کام چلتا رہا تھا کہ یہاں سے بچیاں لے جاتے تھے اور اگے جا کے بیچ دیا کرتے تھے۔۔۔۔

نہیں میں اس بچی کو کچھ بھی نہیں ہونے دو گی کتنی چھوٹی ہے نہ جانے یہ لوگ اس چھوٹی سی بچی کے ساتھ کیا کریں۔۔۔

جاؤ اس بچی کو چپ کروا کے لے کر اؤ اور اس کے منہ میں کچھ دودھ وغیرہ ڈالو کہ یہ چپ ہو جائے پھر میرے پاس لے کر اؤ اس ادمی نے امید کے رونے کی وجہ سے تنگ اتے ہوئے اس ادمی کو بولا تو وہ ادمی بھی سر لاتا ہوا امید کو لے کے باہر چلا گیا۔۔۔۔

تمنا بھی اس ادمی کے پیچھے پیچھے چلی گئی تا کہ وہ جان سکے کہ یہ امید کو کہاں پہ لے کے جا رہے ہیں اس نے کسی بھی طریقے سے امید کو بچانا تھا۔۔۔

وہ ادمی امید کو ایک کمرے میں لے گیا اور ایک عورت کے حوالے کر دیا چپ کراؤ اسے بوس ائے ہیں ان کو اس کے حوالے کرنا ہے وہ عورت بھی اس ادمی سے امید کو لے کر اسے دودھ پلانے لگی اور وہ ادمی بھی چلا گیا تھا کہ تھوڑی دیر بعد وہ اکے اسے لے کر جا سکے۔۔۔۔

دوسری جانب میڈم نے ان لڑکوں کے سامنے 10 سے 12 بچیاں کی جن میں سے انہوں نے پانچ بچیاں سلیکٹ کی اور چھٹی امید تھی۔۔۔۔

ضمار کافی اگے جا چکا تھا لیکن اس کا دل بار بار امید کے رونے پر اٹکا ہوا تھا کیا وہ چپ کر گئی ہو گی۔۔۔۔ کہیں اسے بھوک نہ لگی ہو ۔۔۔۔۔اگر اسے بھوک لگی تو وہ اسے کیا کھلائیں گے۔۔۔۔۔اور میں عرشیہ کو کیا جواب دوں گا اگر امید روتے روتے اسے کچھ ہو

گیا تو وہ تو جب تک میری باہوں میں نہیں آتی وہ تو چپ ہی نہیں کرتی ضمار اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اپنا سینہ مسلتے ہوئے سوچنے لگا اسے مزید گھبراہٹ ہو رہی تھی اس نے ایک جگہ گاڑی روکی اور اپنا موبائل نکالتے اپنی اور امید کی تصویریں دیکھنے لگا۔۔۔

جہاں پر کہیں امید اس کے سینے سے لگی تھی کہیں اس کے کندھے پر سوئی ہوئی تھی جو ایک دفعہ دا ید نے بنائی تھی اور کسی تصویر میں وہ اس کے سر پر سر ٹکائے بیٹھی تھی اور ایک ویڈیو میں تو وہ اس کے داڑھی کو چھیڑ رہی تھی اور کھلکھلا کر ہنس رہی تھی کافی دیر وہ ویڈیو دیکھتا رہا۔۔۔۔

نہیں نہیں نہیں وہ میری شہزادی نہیں میں اس سے کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا میں اسے واپس لے اؤں گا میں نے اسے چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں مجھے واپس جانا ہو گا۔۔۔

لیکن لبابہ دماغ نے پھر سے ور غلایا۔۔۔

بھاڑ میں گئی لبابہ اگر اس نے میری امید کو کچھ بھی کرنے کی کوشش کی تو میں اسے زندہ گھاڑ دوں گا گہرے گہرے سانس بھرتا ضمار سٹیر نگ پر غصے سے مٹھیاں مارتے ہوئے اس نے گاڑی واپس سے یتیم خانے کی طرف موڑی اسے پتہ چل چکا تھا کہ وہ اب امید کے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔""

جیسے ہی وہ عورت امید کو دودھ پلاتے ہوئے فارغ ہوئی اس نے امید کو دیکھا جو کہ سو گئی تھی اس نے امید کو صوفے پر لٹایا اور خود اٹھ کر واش روم چلی گئی تمنا کو یہی موقع بہتر لگا اس نے امید کو اٹھایا اور کمرے سے باہر بھاگ گئی لیکن وہ عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کمرے سے لوہے کی سلاخ اٹھانا نہیں بھولی تھی جو کہ تمنا کے لیے اٹھانا بہت مشکل تھا اس نے ایک ہاتھ سے امید کو اٹھایا ہوا تھا اور ایک ہاتھ سے اس نے لوہے کی سلاخ اپنی اور امید کی حفاظت کے لیے اٹھائے ہوئے تھی وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ امید کو کہاں لے کر جائے کہ وہ کیسے بچائے گی اسے کہاں رکھے گی بس اسے اس بچی کو بچانا ہے۔۔۔۔

دوسری جانب جیسے ہی عورت واش روم سے نکلی امید کو کمرے میں نہ پا کر اس نے ادھر ادھر امید کو دیکھنا شروع کیا لیکن امید ہوتی تو اسے ملتی نا۔۔۔۔۔

میڈم اب وہ بچی ہمیں لا دے ہمیں نکلنا ہے ہمیں ان کا سودا بھی کرنا ہے جبکہ ان کے پاس کھڑی پانچ لڑکیاں روتے ہوئے ان کو دیکھ رہی تھی لیکن ابھی انہوں نے یہ نہیں پتہ تھا ان کی زندگی کی جہنم بننے والی ہے۔۔۔۔

میڈم نے اس ادمی کو کہا کہ وہ امید کو لے ائے وہ ادمی سر ہلاتا ہوا واپس سے اسی کمرے میں ایا جہاں اس نے امید کو چھوڑا تھا لیکن وہاں وہ عورت ہی تھی لیکن امید نہیں تھی۔۔

وہ بچی کہاں ہے اس ادمی نے اس عورت سے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں میں تو سوئی ہوئی بچی کو یہاں پر سلا کے گئی تھی اور واش روم میں گی تھی لیکن وہ بچی یہاں سے غائب ہو گئی ہے اس عورت نے ڈرتے ہوئے اس ادمی کو کہا کیونکہ اگر وہ بچی نہ ملتی تو وہ تو اسے مار ہی دیتے۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہوں کہ وہ بچی یہاں سے کیسے غائب ہو سکتی ہے یہاں کہیں ہو گی ڈھونڈو اسے اگر کوئی اسے اٹھا کے لے بھی گیا ہے تو وہ اس یتیم خانے سے باہر نہیں جا سکتا ڈھونڈو اسے۔۔۔

دوسری جانب امید تمنا کے ہاتھوں میں اتے ہوئے پھر سے اٹھ کر رونے لگی تھی امید نے اسے چپ کروانے کی کوشش کی لیکن وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی جب گارڈ نے تمنا کے ہاتھوں میں امید کو دیکھا تو وہ اس کے پاس ایا سے لڑکی تم اسے کہاں پہ لے کے جا رہی ہو اس گارڈ نے بھی ہوس بھری نظروں سے امید کو دیکھا۔۔۔

انکل ہماری مدد کرے وہ ادمی اسے اٹھا کر لے کے جا رہے تھے میں نے اسے بچایا ہے وہ گارڈ کے سامنے روتے ہوئے کہنے لگی جب گارڈ نے تمنا کا ہاتھ پکڑا تم اسے کہیں نہیں لے کے جا سکتی لگتا ہے اسے بیچا گیا ہے تو یہ ہمارے بوس کی ہے تم اسے کہاں پر لے کے جا رہی ہوں اس گارڈ نے تمنا کے ہاتھوں سے امید کو چھڑوانا چاہا یہاں یتیم خانے میں سب لوگ ہی اپس میں ملے ہوئے تھے۔۔۔

تمنا کو جلد ہی احساس ہوا کہ وہ گارڈ بھی ان لوگوں سے ملا ہوا ہے اس نے وہ لوہے کی سلاخ اس گارڈ کے ٹانگ پر ماری کہ وہ گارڈ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور نیچے گر گیا امید کو نیچے زمین پر بٹھاتے وہ لوہے کی سلاخ اٹھاتے اس گارڈ کے کمر پر مارا نہ جانے تمنا کے ہاتھوں میں اتنی طاقت کہاں سے اگئی تھی شاید وہ اس کے بھائی کی امانت تھی اسی لیے تو تمنا میں اتنی طاقت اگئی تھی کہ وہ اپنے بھائی کی امانت کی خود حفاظت کر رہی تھی۔۔۔۔

لوہے کی سلاخ پڑنے کی وجہ سے وہ گارڈ نیچے زمین پر گرا اور اس کی انکھیں بھی ہلکی ہلکی بند ہونے لگی تمنا نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے پھولے سانس کے ساتھ اس نے دوبارہ سے امید کو اٹھایا جو ابھی بھی رو رہی تھی لیکن امید کو جیسے ہی اٹھایا اس گارڈ نے تمنا کی ٹانگ پکڑی جس کی وجہ سے امید تمنا کے ہاتھوں سے چھوٹ کر ٹھاہ کر کے زمین پر گری لیکن تمنا نے جلدی سے امید کو

پکڑتے ہوئے اسے گرنے سے بچایا لیکن امید کا سر زمین سے لگ چکا تھا اور تمنا کے کہنی پر بھی شدید زخم آیا تھا امید کی ایک چیخ گونجی اور پھر وہ روتی ہوئی آواز چپ کر گئی۔۔۔۔

تمنا نے پیچھے مڑ کر دوبارہ سے وہ لوہے کی سلاخ اٹھا کر اس ادمی کے سر پر ماری جس سے وہ ادمی پھر سے بے ہوش ہو گیا۔۔۔۔

اس ادمی نے ان لوگوں کو جا کر بتایا کہ امید نہیں مل رہی ان ادمیوں نے اس میڈم پر اور اس ادمی پر بے حد غصہ کیا اگر ہمیں وہ لڑکی نہ ملی تو اس یتیم خانے کو ہم بند کروا دیں گے سمجھ ائی ہمیں وہ بچی چاہیے اس کی ہمیں بہت بڑی قیمت مل سکتی ہے کیونکہ اس جیسی خوبصورت بچی ہم نے کبھی نہیں دیکھی وہ ادمی امید کا چہرہ یاد کرتے ہوئے ہوس بھری نظروں سے سوچنے لگے وہ تو کب سے سوچ چکے تھے کہ امید کو کہاں بیچنا ہے جس کی انہوں نے بھاری قیمت ملنے والی تھی۔۔۔۔

ڈھونڈو اسے وہ ادمی بھی اپنے ادمیوں کو ساتھ لے جاتے ہوئے وہاں یتیم خانے میں ڈھونڈنے لگا باقی سب بھی امید کو ڈھونڈنے لگے۔۔۔۔

میڈم بھی کرسی پر بیٹھی اسے تو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ پہلی دفعہ کوئی بچی ان کے ہاتھوں سے غائب ہوئی ہے لیکن وہ کہاں جا سکتی یتیم خانے سے باہر تو وہ جا نہیں سکتی۔۔۔۔

تمنا وہاں سے امید کو اٹھاتے ہوئے ایک کمرے میں چلی گئی جہاں پر اسے چھپنے کی کوئی جگہ مل سکے اس نے کافی کمرے دیکھ کے لیکن چھپنے کی کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی لیکن ایک کمرے میں وہ گئی جہاں پر ایک بڑی سی لکڑی کی الماری پڑی ہوئی تھی وہاں پر جالے ہی جالے لٹکے تھے شاید وہ کوئی سٹور روم تھا۔۔۔۔

وہ ادمی اور اور اس کے چیلے مسلسل امید کو ڈھونڈ رہے تھے دوسری جانب ضمار بھی یتیم خانے میں داخل ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ اسی میڈم کے کمرے میں داخل ہوا اور وہ میڈم واپس سے ضمار کو دیکھ کر ڈر کے مارے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

سر اپ یہاں وہ میڈم اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے ضمار سے کہنے لگی۔۔۔

یہاں پر تھوڑی دیر پہلے بچی چھوڑ کے گیا تھا مجھے وہ واپس چاہیے کہاں ہے وہ مجھے جلدی سے مجھے میری واپس دو۔۔۔

سر وہ بچی آپ ہمارے حوالے کر چکے ہیں اب وہ بچی اپ کو نہیں مل سکتی اس عورت نے ہمت کرتے ہوئے ضمار کو کہا اور اس عورت کی بات سنتے ضمار کا چہرہ لال سرخ ہوا تھا کہ وہ اس کو اس کی امید اس کی شہزادی دینے سے منع کر رہے تھے۔۔۔۔

تم عورت ہو اسی وجہ سے میں تمہیں اس بات کے لیے معاف کر رہا ہوں اگر تم عورت نہ ہوتی اور اس کی جگہ کوئی مرد مجھے یہ بات کہتا نا کہ وہ مجھے میری امید نہیں دے گا تو ابھی تک وہ زمین کے اندر ہوتا سمجھی میں نے تمہیں کیا کہا مجھے میری امید واپس چاہیے سمجھ ارہی ہے پانچ منٹ کے اندر اندر مجھے میری امید میرے سامنے چاہیے ورنہ اس یتیم خانے کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا ضمار وہاں سے کرسی اٹھا کر نیچے پھینکتے ہوئے کہنے لگا وہ عورت ڈر کے مارے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔

لیکن سر۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ میں نے کہا میری مجھے میری امید دو ضمار پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ کہہ رہا تھا اس کا دل پہلے ہی گھبرا رہا تھا اور اوپر سے یہ عورت ڈرامے بازی کر رہی تھی۔۔۔۔

سر وہ بچی نہ جانے کہاں غائب ہو گئی ہے۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔غائب ہو گئی ہے تمہارا دماغ تو خراب ہے میں ابھی ادھا گھنٹہ پہلے اسے یہاں پر چھوڑ کے گیا ہوں اور تم بکواس کر رہی ہو کہ وہ غائب ہو گئی ہے اس یتیم خانے سے وہ کہاں پہ جا سکتی ہیں۔۔۔۔

بھائی ہم بتاتے ہیں انہوں نے ہمیں بھی ان ادمیوں کے حوالے کر دیا اور اس چھوٹی سی بچی کو بھی ان لوگوں کو بھیج دیا وہاں پر کھڑی ایک 16 سالہ لڑکی جس لڑکی کو ان لڑکوں نے بیچنے کے لیے خریدا تھا وہ لڑکی ضمار کو بتانے لگی جبکہ اس لڑکی کی بات سنتے ضمار کا چہرہ ایک حد تک سرخ ہوا تھا اس کی انکھوں سے وحشت ٹپکنے لگی تھی کہ وہ ان کی اتنی ہمت کے ہو اس کی امید کو بیچ رہے تھے۔۔۔""

اگر مجھے میری امید نہ ملی مجھے میری بیٹی نہ ملی تو تم عورت ہو اس بات کا لحاظ بھی میں نہیں کروں گا۔۔۔

میٹم وہ ادمی اس بچی کو ڈھونڈ رہے ہیں لیکن وہ بچی مل نہیں رہی ہے پورا یتیم خانے پر لوگ پھیلے ہوئے ہیں وہ دوبارہ ادمی اندر اتے ہوئے بنا ضمار کو دیکھتے میڈم سے کہنے لگا جب کہ میڈم اسے چپ رہنے کا اشارہ بھی کر رہی تھی لیکن وہ ادمی سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

کون لوگ میرے بچی کو ڈھونڈ رہے ہیں بتاؤ مجھے ضمار پیچھے مرتا اس ادمی کا گریبان پکڑتا ہوا جنجوڑتے ہوئے پوچھا جب کہ وہ ادمی ضمار کو تیش میں اتا ہوا دیکھ گھبراتے ہوئے اپنے اپ کو چھڑوانے لگا۔۔۔۔

میں نے پوچھا کون لوگ میری امید کو ڈھونڈ رہے ہیں کن لوگوں کو اپ نے میری امید کو ان کے حوالے کیا ہے ضمار نے اس ادمی کے منہ پر مکہ مارا اسے اس یتیم خانے پر کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔

بولو مجھے ورنہ تمہارا قتل کر دوں گا اپنی جیب سے پسٹل نکالتے ہوئے اس نے اس ادمی کے ماتھے پر رکھیں اور اپنے ماتھے پر رکھی پسٹل دیکھ کر اس ادمی کی سانس اوپر کو اوپر نیچے کی نیچے رہ گی۔۔۔۔

وہ وہ اوپر والے پورشن پر وہ لوگ ڈھونڈ رہے ہیں ابھی اس ادمی نے اتنا ہی کہا تھا کہ ضمار نے گولی چلائی تھی ٹھاہ کی اواز اس کمرے میں گونجی تھی اور وہ گولی اس ادمی کی دماغ کے ار پار ہو گئی تھی کمرے میں جو بچیاں کھڑی تھی ان کے چیخیں بھی کمرے میں گونجنے لگی اور میڈم کے تو خطرناک حد تک انکھیں پھیلی تھی۔۔۔

کسی نے میری امید کو ہاتھ لگانے کی بھی کوشش کی نا اس سے بھی برا حال کروں گا اور تم عورت ہو تمہارا حساب تو میں بعد میں کروں گا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری امید کو بیچنے کی جس کو میں نے پھولوں جیسا رکھا ہوا تم نے اسے بیچ کر۔۔۔ ضمار کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ عورت کی چمڑی ادھیر دے لیکن ابھی اسے اپنی امید کو ڈھونڈنا تھا وہ جلدی سے اوپر والے پورشن پر چلا گیا۔۔۔۔

سر یہ دیکھیں گارڈ یہاں پر بے ہوش پڑا ہے وہ ادمی اس گارڈ تک پہنچ گئے تھے جس کو تمنا نے بے ہوش کیا تھا۔۔۔

اس کا مطلب کوئی اس بچی کو لے کر بھاگا ہے اور اس گارڈ نے اسے روکنے کی کوشش کی ہے اور اس نے اسے مارا ہے بے ہوش کر دیا ہے ہوش میں لاؤ اسے پتہ چلے کون اس بچی کو لے کر بھاگا ہے۔۔۔۔

ادمی نے پاس بڑا پانی اس گارڈ کے اوپر پھینکا جس سے وہ گارڈ تھوڑا تھوڑا ہوش میں ایا تھا کون لے کر بھاگا ہے اس بچی کو جلدی بتاؤ تمہیں کس نے بے ہوش کیا ہے ان لڑکوں کا بوس جس کو شدت سے امید کے مل جانے کی چاہ تھی اس نے گارڈ کا گریبان پکڑ کر اسے جنجوڑتے ہوئے پوچھا تب جا کر ہوش میں ایا۔۔۔

ایک ایک لڑکی ہے وہ اس چھوٹی سے بچے کو لے کر بھاگ رہی تھی میں نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے وہ لوہے کی سلاح ماری اور میں بے ہوش ہو گیا مجھے نہیں پتہ وہ کہاں پہ گئی ہے۔۔۔۔

وہ ادمی اب گارڈ کو دھکہ دیتے ہوئے اسے چھوڑتے اسے ڈھونڈنے لگے مجھے وہ بچی اج چاہیے جبکہ دوسری جانب ضمار بھی اہستہ اہستہ سارے پورشن دیکھتے ہوئے اسی پورشن پہ اگیا جہاں وہ لوگ امید کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔۔

Kaiff E DIL

WRITER Mahi shah

EPISODE 45 ❤□❤□

ضمار جیسے ہی اوپر والے پورشن میں گیا اور ہر کمرے میں وہ امید کو دیکھنے لگا دیکھتے دیکھتے وہ اس گارڈ کی جانب ایا جو کرسی پر بیٹھا پانی پی رہا تھا اور ضمار کو دیکھتے وہ حیران ہوا کہ اب یہ کون ہے۔۔۔

چھوٹی بچی جس کو کچھ لوگ ڈھونڈ رہے تھے وہ لوگ کہاں گئے ہیں مجھے جلدی سے بتاؤ ضمار جلد بازی میں اس گارڈ سے پوچھنے لگا۔۔۔

اچھا تو اپ بھی اس بچی کا پوچھنے ائے ہیں وہ اس طرف گئے ہیں اسے ڈھونڈنے کے لیے گارڈ کو لگا یہ بھی ان لوگوں کے ادمی میں سے ہی ایک ہے۔۔۔

جہاں اس گارڈ نے اشارہ کیا ضمار اس کی جانب چلا گیا۔۔۔

تمنا امید کو لیے اسٹور روم میں داخل ہوئی جب اسے چھپنے کے لیے کوئی بھی جگہ نہیں مل رہی تھی اور ایک اسے الماری نظر ائی اس نے ایک نظر امید کو دیکھا جس کو تمنا نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا تمنا کا سانس پوری طرح پھلا ہوا تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ امید کو کہاں چھپائے کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ لوگ اسے ڈھونڈ لیں گے اور امید کو لے جائیں گے اسے بھی مار دیں گے جانے اس کا ذہن کیسے کام کیا کہ وہ امید کو الگ جگہ چھپائے اور خود الگ جگہ چھپ جائے تاکہ اگر وہ مل بھی جائے تو انہیں امید کہیں نہ ملے تمنا نے امید کو اپنے سینے سے الگ کیا جو ابھی تک شاید بے ہوش ہی تھی تمنا کو امید بے حد پیاری لگ رہی تھی تمنا کی انکھوں سے انسو نکل رہے تھے تمنا نے امید کو زمین پر لٹایا تم بہت پیاری ہو لڑکی جانے تم میں ایسی کیا کشش ہے کہ میں تمہیں بچانے کے لیے اتنا کچھ کر رہی ہوں اگر میں تمہیں نہ بچا پائی تو مجھے معاف کر دینا تمنا نے ایک نظر امید کو دیکھا اور پھر ایک نظر اپنے بازو پر پہنے بریسلٹ کو تمنا نے مسکراتے ہوئے وہ بریسلٹ اتارا یہ وہ برسلیٹ تھا جو ضمار نے کسی زمانے میں تمنا کو بنا کر دیا تھا لیکن تمنا جب سے یتیم خانے میں ائی تھی اس نے یہ بریسلیٹ پہنا ہوا تھا جو کے بریسلٹ بہت پیارے موتیوں سے بنا ہوا تھا نہ ہی کبھی کسی نے تمنا کے

ہاتھوں سے وہ اتارا نہ ہی تمنا نے اتارا ابھی تک تمنا نے ضمار کا بنایا ہوا بریسلٹ پہنا ہوا تھا لیکن وہ کافی بڑا تھا اسی لیے تمنا نے جلدی سے اس کے بازو میں ڈبل کر کے لپیٹ دیا اور تمنا کے گالوں پر لب رکھتے ہوئے روتے ہوئے اس نے امید کو الماری میں بند کر دیا اور الماری کا دروازہ تھوڑا سا کھلا چھوڑ دیا تا کہ ہوا اس تک جاتی رہی تمنا کی کہنی اپنی بھی زخمی ہو رہی تھی اور اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا۔۔۔۔

الماری بند کرتے تمنا نے پھر سے ایک نظر امید کو دیکھا اور پھر بڑی سی لکڑی کی الماری کے پیچھے جا کر چھپ گئی وہاں پر عجیب و قریب قسم کے جالے لگے ہوئے تھے کیڑے گھوم رہے تھے لیکن اسے اپنی جان بچانی تھی اسے اس کمرے کی جانب کچھ ادمیوں کے قدموں کی اور بولنے کی اوازیں ائی تو وہ جلدی سے چھپ گئی اسے یہ ڈر تھا کہیں امید کو ہوش نہ اجائے اور وہ رونے نہ لگ جائے۔۔۔۔

وہ ادمی چار سے پانچ اسی سٹور روم میں داخل ہوئے اور کچھ ادمی دوسری جانب چلے گئے تا کے دوسرے کمرے میں دیکھ سکیں جیسے ہی وہ ادمی اسٹور روم میں داخل ہوئے تمنا اپنے منہ پر ہاتھ رکھے سانس روک کے بیٹھ گئی۔۔۔

کہاں جا سکتی ہے وہ لڑکی ڈھونڈو اسے مجھے وہ بچی چاہیے اسے بیچ کر میں لاکھوں کما سکتا ہوں اس سے خوبصورت بچی میں نے زندگی میں نہیں دیکھی مجھے وہ بچی چاہیے اگر وہ لڑکی مجھے مل گئی تو اس کی لڑکی کو بھی میں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا وہ اسے تو ایسی سزا دوں گا کہ وہ یاد رکھے گی تمنا کو ان ادمیوں کی اوازیں انے لگی تمنا کی انکھوں سے انسو نکل کر زمین پر گر رہے تھے اوپر سے اس کا سر بھی بے حد چکرا رہا تھا۔۔۔

بوس اس کمرے میں تو کوئی بھی نہیں ہے کہیں اس الماری میں تو نہیں چھپی ایک ادمی نے اپنے بوس سے کہا تو بوس نے اپنے قدم الماری کی جانب بڑھائے تمنا انکھیں پھاڑے اپنے منہ پر ہاتھ رکھیں یہی اپنے اللہ سے دعا کر رہی تھی کہ وہ الماری کو نہ ہی کھولیں اس سے پہلے کہ وہ باس الماری کا دروازہ کھولتے اسے اپنے ادمیوں کی اوازائی وہ الماری کا دروازہ چھوڑے جلدی سے باہر کے جانب بھاگے جہاں ضمار اس ادمی کو مار رہا تھا۔۔۔۔

اے کون ہو تم اور میرے لوگوں کو کیوں مار رہے ہو ان ادمیوں کا بوس ضمار کی جانب گیا جب ضمار نے وحشت ناک انکھوں سے اس ادمی کو دیکھا۔۔۔

تم۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری امید کو یہاں سے لے جانے کی ضمار در پر در مکے اس ادمی کے چہرے پر مارنے لگا۔۔۔

تم کون ہوتے ہو ہمیں یہ بتانے والے کہ ہم یہاں کس کو لے کر جائیں کس کو نہ لے کے جائیں وہ ادمی اگے بڑھتے ہوئے ضمار کا گریبان پکڑتے ہوئے بولا جب ضمار نے سخت نظروں سے اپنے گریبان کی طرف دیکھا پھر اس ادمی کو اور زوردار مکہ اس کے بوس کے جبڑے پر مارا تو اس کے جبڑا ہی ہل گیا میں اس کا باپ ہوں باپ سمجھے ہ تمہاری ہمت کیسے ہی میری شہزادی کو ہاتھ بھی لگانے کی اگر میری شہزادی کو کچھ ہوا تو ایسی عبرت ناک سزا دوں گا نا کہ تمہاری روح کانپ جائے گی۔۔۔

ہم اس بچی کی قیمت دے چکے ہیں وہ بچی ہماری ہے وہ ادمی بھی کہاں بازانے والا تھا اور یہ سنتے ہی ضمار نے اپنی پاکٹ سے پسٹل نکالی اور اپنے پیچھے کھڑے ادمی کے دماغ کے بیچوبیچ مار دی اور اپنے ہی ادمی کی موت ہوتے دیکھ ان کے بوس نے حیرانگی سے ضمار کو دیکھا جو یتیم خانے میں کھلم کھلا گولیاں چلا رہا تھا سب بچے نکل نکل ان کا تماشہ دیکھ رہے تھے وہ میڈم بھی ڈرتے ڈرتے ان کے پیچھے یہاں اسی پورشن میں اگئی تھی۔۔۔۔۔

تمنا نے جب باہر نکلنا چاہا لیکن زیادہ دیر بھاگنے کی وجہ سے اس چکرایا اور وہ الماری کے پیچھے ہی بے ہوش ہو کر گر گئی۔۔۔۔

اور تم۔۔۔۔ تم نے میری امید کو ہاتھ لگانا چاہا جب ضمار نے وہاں گولیاں برساتے سب کو ایک ایک گولی ان کے دماغ کے بیچوبیچ ماری تھی اور اخری گولی اس نے ان کی بوس کے دماغ کے بیچ میں ماری تھی وہاں پورے یتیم خانے میں خون ہی خون بکھر چکا تھا وہاں باقی بچوں کے چیخیں پورے یتیم خانے میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

اب ضمار کو بھی امید کو ڈھونڈنا تھا وہ ان لاشوں کو ایک ایک ٹھوکر مارتے ہوئے اسی سٹور روم کی جانب گیا اس نے پورا سٹور روم دیکھا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا لیکن اس کا دل بار بار اسی کمرے میں دیکھنے کا کر رہا تھا۔۔۔۔""

ضمار نے سارا کمرہ دیکھا لیکن اسے کہیں بھی کچھ نظر ایا جیسے ہی اس نے اپنے قدم کمرے سے باہر نکالیں اس کا دل بے چین ہونے لگا اسے لگا جیسے وہ پھر سے امید سے دور جا رہا ہے اس نے دوبارہ سے کمرے کے اندر جھانکا اور کمرے کے اندر اگیا اور الماری پر ہاتھ رکھ رکھا۔۔۔

ضمار پورے کا پورا بے بس ہو چکا تھا وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا اور زور زور سے رونے لگا امید پلیز میری شہزادی میرے پاس واپس اجاؤ میں تمہیں کبھی اپنے اپ سے الگ نہیں کروں گا مجھے معاف کر دو پلیز وہ بے بسی اور اذیت سے رونے لگا جب کے تمنا تو الماری کے پیچھے بے ہوش ہو چکی تھی اور اسی الماری میں اس کی امید تھی وہ بس اپنی دونوں خوشیوں کے بے حد قریب تھا لیکن اسے سمجھ میں نہیں ارہا تھا وہ اپنی خوشیاں کیسے ڈھونڈے۔۔۔۔

اللہ جی پلیز میری امید مجھے مل جائے میں اب شکرانے کے نفل ادا کروں گا پلیز اللہ جی مجھے میری شہزادی سے ملادے پہلے تمنا مجھ سے تو دور ہو گئی ہے لیکن مجھ سے میری امید دور مت کریں میرے اللہ مجھے میری امید دے دیں روتے روتے اچانک سے زمار سجدے کی حالت میں چلا گیا اور زور زور سے اپنے اللہ سے دعائیں مانگنے لگا ضمار کی انکھیں انسوؤں سے تر پورا چہرہ رونے کی وجہ سے لال ہو رہا تھا وہ شاید تمنا کے دور ہونے سے بھی اتنا نہیں رویا جتنا وہ امید کے دور ہونے سے رو رہا تھا ضمار نے اٹھ کر اپنے ہاتھوں کو دیکھا ان ہاتھوں سے اس نے امید کو اس ادمی کے ہاتھ میں دیا تھا ضمار کو اپنے انہی ہاتھوں پر غصہ انے لگا اس نے زور زور سے الماری پر اپنے ہاتھ مارے تاکہ وہ اپنے ہاتھوں کو سزا دے سکے۔۔۔۔""" جیسے ہی اس نے الماری کے دروازے پر زور سے اپنے ہاتھ مارے دروازہ ایک دم سے بند ہوتا ہوا کھل گیا اور امید کا فراک جو ٹوٹی ہوئی الماری کے ساتھ اٹکا ہوا تھا وہ الماری کے ہلنے کی وجہ سے وہ فراک پھٹا اور امید جو بے ہوش تھی وہ لڑک کر زمار کے بازو میں اگری ضمار نے پھٹی پھٹی انکھوں سے ایک نظر امید کو دیکھو اور نظر الماری کو دیکھا اس کا مطلب اس کی شہزادی اسی الماری میں تھی اسی لئے تو اس کا یہاں سے جانے کا دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔"""

امید۔۔۔۔امید۔۔۔۔امید کو ہوش میں نہ اتے ہوئے دیکھ کر ضمار نے اسے پکارا نہیں نہیں میری امید کو کچھ نہیں ہو سکتا ضمار اسے لیتا ہوا اٹھتا باہر کی جانب جانے لگا جب پھر سے اس کا دل ایک بار پھر سے دھڑکا جیسے وہ پھر سے کسی کو پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہے لیکن اس نے اس بات کو اگنور کیا کیونکہ اس کی امید اس کے ہاتھوں میں تھی اسے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ جس سے وہ اتنے سالوں سے ڈھونڈ رہا ہے وہ اج پھر سے کھونے والا ہے اور الماری کے پیچھے تمنا ایسے ہی بے ہوش پڑی رہ گئی۔۔۔۔

جیسے ہی ضمار امید کو لیے باہر نکلا وہیں میڈم سامنے کھڑی تھی اور ضمار کو خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی تم عورت ہو نہیں تم تو عورت کے نام پر دھبہ ہو ضمار نے اسے تھپڑ مارتے مارتے رکا اس عورت نے پہلی مرتبہ کوئی ادمی کسی بچی کے لیے ایسے روتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

سر پلیز مجھے معاف کر دیں میں آئندہ ایسی کوئی بھی حرکت اس یتیم خانے میں نہیں کروں گی پلیز سر مجھے معاف کر دے مجھے پچھتاوا ہو رہا ہے کہ میں نے اس بچی کے ساتھ اور باقی بچوں کے ساتھ بہت غلط کیا ہے وہ میڈم بھی ضمار سے روتے ہوئے معافی مانگنے لگی۔۔۔۔

اگر میری امید کو کچھ ہوا نا تو میں تمہارے یتیم خانے کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا اور تمہیں تو۔۔۔ تمہاری روح میں نے نا نکال لی تو میرا نام بھی ضمار راجپوت نہیں یہ کہتے ہوئے ضمار جلدی سے امید کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے باہر کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔۔

ضمار امید کو لیے گاڑی کی جانب بڑھا اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھا اپنی گود میں وہ امید کو لے ہاسپٹل کی جانب چل پڑا امید ایسے ہی بے ہوش اس کے گود میں پڑی ہوئی تھے انسو ٹپ ٹپ ضمار کی انکھوں سے نکل کر اور امید کے گالوں پر گر رہے تھے میری جان میری شہزادی پلیز اٹھ جاؤ نا میں تمہیں کبھی اپنے سے دور نہیں کروں گا اپنے پاپا کو معاف کر دو پلیز اٹھ جاؤ تھوڑی ہی دیر میں ضمار امید کو لیے ہاسپٹل پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی عرشیہ گھر آئی اس نے پورا گھر دیکھا لیکن اسے نہ ہی ضمار نظر ایا نہ ہی اور امید نظر آئی ایک پل کو اس کا دل بری طرح سے دھڑکا کیونکہ اس کا صبح سے دل نہ جانے کیوں دھڑک رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے اسی پل داید بھی گھر میں داخل ہوا۔۔۔

کیا ہوا محترمہ اتنی پریشان کیوں ہو تم داید عرشیہ کو پریشانی سے چکر لگاتے ہوئے دیکھنے لگا وہ کب سے ضمار کو کال کر رہی تھی لیکن ضمار کال ہی نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے جیسے جیسے بہت برا ہونے والا ہے جیسے مجھ سے میری کوئی قیمتی چیز چھینی جانے والی ہے امید بھی گھر پہ نہیں ہے ضمار بھی گھر پہ نہیں ہے اور ضمار صبح امید کو کہہ رہا تھا کہ اسے کہیں چھوڑ آئے گا تم۔۔۔ تم ضمار کو کال کرو نا کہ وہ کہیں میری امید کو لے تو نہیں گیا عرشیہ کی انکھوں سے انسو بہنے لگے تھے۔۔۔

ریلیکس عرشیہ کچھ نہیں ہوتا ضمار پاگل نہیں ہے کہ وہ ہماری امید کو کہیں بھی چھوڑ آئے تم پریشان مت ہو میں کال کرتا ہوں داید نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا اور قمار کو کال کی ضمار جو ہاسپٹل کے کوریڈور میں بیٹھا تھا اپنے موبائل پر کال اتے دیکھ جلدی سے کال اٹھائی کیونکہ وہ مزید عرشیہ اور داید سے کچھ چھپانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔""

ضمار تم کہاں ہو نہ ہی تم گھر میں ہو نہ ہی امید گھر میں ہے سب ٹھیک تو ہے نا تم کہاں گئے ہو داید کے بولنے سے پہلے ہی عرشیہ نے جلدی سے دائد کے ہاتھوں سے موبائل لیا اور ضمار سے بولی۔۔۔

مجھے معاف کر دو عرشیہ۔۔۔ ضمار کا روتا ہوا لہجہ محسوس کرتے عرشیہ کا دل مزید گھبرانے لگا۔۔۔

کچھ بولو گے ضمار کیا ہوا ہے میری میری امید کہا ہے تم ٹھیک تو ہو نا میری امید تو ٹھیک ہے نا۔۔۔

بس ہاسپٹل میں ہو تم دونوں یہاں اجاؤ عرشیہ تمہیں یہاں اوگی تو سمجھادوں گا میں ضمار نے ہاسپٹل کا نام بتایااور کال بند کر دی

""""____

جلدی کرو داید مجھے ہاسپٹل جانا ہے مجھے لگ رہا ہے جیسے کچھ برا ہوا ہے جلدی کرو۔۔۔

عرشیہ مجھے تو کچھ بتائے نا کیا ہوا ہے۔۔۔

داید تمہیں راستے میں بتاتی ہوں تم جلدی سے گاڑی نکالو داید بھی سر ہاں میں ہلاتے ہوئے جلدی سے باہر بھاگا اور عرشیہ بھی باہر کی جانب بھاگی اور دونوں ہی ہاسپٹل کی جانب روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں عرشیہ اور داید ہاسپٹل میں پہنچ چکے تھے سامنے ہی کوریڈور میں ضمار اپنے ہاتھوں میں سر تھامے بیٹھا ہوا تھا کیونکہ ڈاکٹر ابھی تک امید کو لے کے اندر گئے تھے اور باہر نہیں ائے تھے۔۔۔

ضمار۔۔۔ضمار کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نا میری امید کہاں ہے اور تمہارے ساتھ کیوں نہیں ہے بتاؤ مجھے عرشیہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے اتنا پریشان دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

عرشیا میں یقین کرو میں نے کچھ بھی نہیں کیا میں اس کی حفاظت کر رہا تھا میں۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ سمجھا کہ وہ۔۔وہ۔۔۔لبابہ اسے مار دے گی جیسے میری تمنا کو مارا تھا مجھے۔۔۔معاف۔۔کر دو میں نے جان۔۔۔۔بوجھ کے کچھ بھی نہیں کیا عرشیہ۔۔۔ضمار اپنی انکھوں سے انسو بہاتے ہوئے عرشیہ سے معافی مانگنے لگا عرشیہ کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔

تم پلیز مجھے بتاؤ گے ضمار کے ہوا کیا ہے تم ایسا مجھ سے معافی کیوں مانگ رہے ہو میری امید کہاں ہے عرشیہ اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے زور سے چیخی۔۔۔۔

وہ اندر ہے ضمار نے اپنے ہاتھوں سے اندر کی جانب اشارہ کہ جب عرشیہ نے پھٹی پھٹی انکھوں سے ہاسپٹل کے کمرے کی جانب دیکھا۔۔۔

میری امید اندر کیا کر رہی ہے اسے کچھ ہوا ہے کیا بتاؤ مجھے اسے کچھ ہوا ہے کیا تم کچھ بول کیوں نہیں رہے ہو عرشیہ بے حد غصے سے بولی کہ اس کا سانس پھول گیا تھا داید نے عرشیہ کے کندھوں سے تھام کر اسے ریلیکس کرنا چاہا جب عرشیہ نے داید کو بھی دھکہ دیا۔۔۔

تم۔۔تم۔۔۔۔مجھے بتاؤ تم نے میری امید کے ساتھ کیا کیا ہے تم صبح کہہ رہے تھے تم اس کے ساتھ کچھ غلط کرو گے کہیں تم اسے مار تو نہیں دیا یا پھر امید کو کچھ کیا تو نہیں ہے پلیز مجھے بتادو ایسے چپ مت بیٹھو میرا دل بہت گھبرا رہا ہے مجھے بتادو پلیز عرشیہ ضمار کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھے ہوئے ضمار سے پوچھنے لگی جب ضمار نے عرشیہ کی جانب دیکھا ضمار کی انکھوں میں بے بسی کچھ کھو دینے کا خوف اور اس کے بکھری حالت دیکھ کر عرشیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

نہیں ضمار نہیں میری امید کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ضمار کچھ کہتا اندر سے ڈاکٹر باہر ائی اور ضمار لوگوں کے پاس اکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیسی ہے میری بیٹی ضمار ڈاکٹر سے پوچھنے لگا۔۔۔

اپ کی بچی کے سر پر چوٹ ائی ہے جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی اور اس کے تھوڑی سی گہری چوٹ ائی ہے اسے نرسری میں رکھا جائے گا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی ابھی تک تو اسے ہوش میں نہیں ایا ہم نے ڈرپ وغیرہ لگائی ہے دعا کریں کہ اسے رات تک ہوش اجائے کیونکہ ابھی وہ بہت چھوٹی ہے اور سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے کافی ڈیمج ہوا ہے تو اب دعا کریں کہ رات تک اسے ہوش اجائے اور رات تک اس کی رپورٹ بھی اجائیں گی پھر ہم اپ کو کنفرم بتائیں گے کہ اس کے ساتھ کوئی سیریس معاملہ تو نہیں ہوا اور آپ لوگ ابھی اسے دیکھ سکتے ہے یہ کہتے ڈاکٹر چلی گی۔۔۔۔

امید کے بارے میں یہ سب سن کر عرشیہ کے قدم لڑکھڑائے تھے اس سے پہلے کہ وہ گرتی داید نے اسے تھاما تھا اس کی امید کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا اور اسے کچھ پتہ بھی نہیں اس نے غصے بھری نظروں سے ضمار کی جانب دیکھا جواب عرشیہ کی جانب ہی دیکھ رہا تھا عرشیہ اگے گئی اور ضمار کا گریبان پکڑا مجھے بتاؤ تم نے میری امید کے ساتھ کیا کیا ہے مجھے بتاؤ کہ میری امید کی ایسی حالت کیوں ہوئی ہے۔۔۔۔

وہ۔۔وہ۔۔۔۔میں۔۔۔پھر ضمار اسے بتاتا چلا گیا کیسے وہ امید کو یتیم خانے چھوڑ کے گیا کیسے پھر لینے گیا اور کیسے یہ سب ہو گیا جب کہ ام عرشیہ ضمار کی زبان سے یہ سب سنتی بے یقین نظروں سے ضمار کو دیکھ رہی تھی کہ اس نے امید کے ساتھ یہ سب کر دیا اس کے ہوتے ہوئے وہ اسے یتیم خانہ چھوڑنے چلا گیا۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی امید کی ماں ہونے کے باوجود تم اسے یتیم خانے چھوڑنے کی تم ہوتے کون ہو ایسا کرنے والے ہاں بتاؤ مجھے تم ہوتے کون ہو اسے یتیم خانے چھوڑ کے جانے والے۔۔۔۔۔

تم نے۔۔۔اگر اسے بدلنے کے لیے اغواہ کیا تھا نا تو میں نے اسے ماں بنا کر پالا ہے ضمار تم نے میرے سے کیسے امیر کو دور کر دیا ضمار میں تمہیں اس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی اس کا گریبان چھوڑیں اپنے بالوں کو نوچے ضمار سے کہنے لگی ضمار نے عرشیہ سے معافی مانگنی چاہیے جب عرشیہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔۔۔

تم کچھ مت بولو ضمار تم کچھ مت بولو ابھی میری بیٹی سے دور رہنا خبردار میری بیٹی کے قریب بھی ائے تم یہ کہتے ہوئے عرشیہ جلدی سے امید کے کمرے کی جانب گئی پیچھے داید نے بھی غصے سے ضمار کی جانب دیکھا ضمار نے کبھی اپنے اپ کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا جتنا وہ ابھی محسوس کر رہا تھا اس نے تو اس کی حفاظت کے لیے اسے چھوڑا تھا اسے کیا پتہ تھا کہ اس کی امید کہ یہ حالت ہو جائے گی اس کی شہزادی کی وہ اپنے انسو صاف کرتا ہوا جلدی سے امید کے کمرے کی جانب گیا کوئی بھی نہیں تھا جو اسے امید سے ملنے سے روک سکتا ہے عرشیہ بھی نہیں۔۔۔۔

جیسے ہی عرشیہ نے کمرے میں اپنے قدم رکھے اس نے امید کو دیکھا اس کی جو نیلی انکھیں کھلی ہوا کرتی تھی وہ اج بند ھ تھی جن نیلی انکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا کرتی تھی اج عرشیہ ان نیلی انکھوں کو دیکھنے کے لیے ترس رہی تھی۔۔۔۔۔

امید پلیز اٹھ جاؤ اپنی ماما کی بات تو مان لو نا پاپا گندے ہیں نا وہ ہمیشہ تمہیں کہا کرتے تھے نا کہ چپ کر جاؤ لیکن ماما تو نہیں کہا کرتی تھی نا میری بچی پلیز اپنی ماما کی بات مان لو عرشیہ اس کے پاس جاتے ہوئے اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ تھام گئی لیکن امید کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی جبکہ داید کی انکھوں سے بھی مسلسل انسو بہہ رہے تھے یہ لڑکی ائی تو بدلے کے لیے تھی لیکن ان سب کے جینے کی وجہ بن گئی تھی ان کے چہروں پر مسکراہٹ کی وجہ بن گئی تھی ضمار نے بھی کمرے کے اندر قدم رکھے اور اپنے شکستہ قدم اٹھاتے ہوئے وہ امید کے جانب لے گیا۔۔۔۔۔

شہزادی۔۔۔۔۔ضمار نے جیسے ہی امید کو ہاتھ لگانا چاہا عرشیہ نے ضمار کا ہاتھ پکڑ لیا میں نے تمہیں کہا تھا ضمار میری بیٹی سے دور رہنا اس کا ہاتھ پکڑنے کی غلطی مت کرو اب کچھ نہیں لگتی تمہاری اب سمجھے کچھ نہیں لگتی تمہاری یہ۔۔۔۔

عرشیا اسے بولونا ایک دفعہ رولے اس کا باجا کیوں نہیں بج رہا ہے پلیز اسے بولونا رولے میں اسے کبھی منع نہیں کروں گا رونے سے میں اس کی اواز سننے کے لیے ترس گیا ہوں اسے بولونا اس کا پاپا اس کی اواز سننا چاہتا ہے اپنے پاپا کے ساتھ ایسا مذاق مت کرنا میں میں کبھی اس سے دور نہیں کروں گا میں اسے ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھو ایک دفعہ یہ رولے میں اس کے رونے کی اواز سننے کے لیے ترس گیا ہوں اب ضمار عرشیہ کی بات کو اگنور کرتے ہوئے امید کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے زور و شور سے روتے

ہوئے کہنے لگا ضمار کی حالت دیکھتے عرشیہ کا دل بھی عجیب سا ہو لیکن وہ ضمار کو اتنی جلدی معاف کرنے والی نہیں تھی اس کی وجہ سے ہی اس کی بیٹی اس حالت میں پہنچی تھی۔۔۔۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی ضمار کبھی معاف نہیں کرو گی تمہاری وجہ سے میری بیٹی اس حالت میں پہنچی ہے میری امید اس حالت میں پہنچی ہے میں تمہیں اس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔۔می۔۔۔۔ں۔۔۔۔۔میری وجہ سے نہیں میں نے کچھ نہیں کیا میں نے نہیں مارا اسے عرشہ یقین کرو میں تو اس کی حفاظت کر رہا تھا امید کو میں نے کچھ بھی نہیں کیا میں تو لبابہ سے بچانے کے لیے اسے یتیم خانے چھوڑنے گیا تھا کہ وہاں پہ یہ محفوظ رہے گی لیکن مجھے کیا پتہ تھا وہاں اس کے ساتھ یہ سب۔۔۔۔ضمار کہتے کہتے رک گیا۔۔۔

داید نے ضمار کی بری حالت ہوتے ہوئے دیکھی تو اسے پیچھے کیا ضمار صبر کرو انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا ہماری امید ٹھیک ہو جائے گی اور پھر سے ہمارے درمیان ہنستی کھیلتی ہوئی ملے گی انشاءاللہ داید نے ضمار کو سنبھالنا چاہا جب کہ عرشیہ امید کے ہاتھوں کو کبھی چومتی کبھی اس کا گالوں کو چومتے ہوئے کبھی اس کے ماتھے کو چومتی جب عرشیہ کی نظر اس کے ہاتھوں کی برسلیٹ پر گئی اس نے حیرانگی سے اسے برسلیٹ کو دیکھا کیونکہ یہ بریسلیٹ تو اس نے کبھی نہیں پہنایا تھا امید کو نہ ہی ضمار نے پہنایا تھا کیونکہ جب وہ صبح گئی تھی تو امید کے ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں تھا عرشیہ نے جب دیکھا کہ وہ برسلیٹ اس کے ہاتھوں میں بل کھاتا ہوا پہنایا گیا ہے اور جس کے وجہ سے اس کی جلد سرخ ہو رہی ہے تو عرشیہ نے جلدی سے برسلیٹ اتار کر اپنے پرس میں رکھ لیا اور پھر سے امید کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ضمار کچھ اور کہتا ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئی جی اب بچی کو زیادہ باتیں نہ کریں اگر بیٹھنا ہے تو خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ کر دعا کریں کہ وہ ٹھیک ہو جائیں تھوڑی دیر میں اس کی رپورٹس بھی اجائیں گی پھر ہم اپ کو بتا دیں گے زیادہ سیریس معاملہ تو نہیں ہے اگر سیریس معاملہ ہوا تو اس کو ہم نرسری میں رکھیں گے کچھ دنوں کے لیے پھر ہی یہ ٹھیک ہو گی تو اپ کو دے دیں گے۔۔۔۔

جی ڈاکٹر۔۔۔۔داید نے ڈاکٹر سے کہا تھا ڈاکٹر بھی سر ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی جبکہ ضمار ایک اخری نظر امید کو دیکھتے ہوئے باہر چلا گیا عرشیہ نے ضمار کی پشت کو دیکھا اور پھر اسے اپنی نظریں امید کی جانب کر دی۔۔۔۔۔

دوسری جانب تمنا کو بھی ہوش آگیا تھا اس نے جلدی سے الماری کے پیچھے سے نکل کر الماری میں دیکھا لیکن امید وہاں نہیں تھی وہ یکدم پریشان ہوئی کہ امید کو کون لے گیا ہے اپنے چکراتے سر کو اس نے پکڑا اور باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔۔۔

باہر جا کر دیکھا تو بالکل خاموشی تھی نہ ہی وہ ادمی تھے نہ ہی کوئی اور تمنا نے اس گارڈ کو دیکھا جو ابھی بھی وہاں ہی کرسی پر بیٹھا تھا اس نے بھی تمنا کو غصے سے دیکھا تمنا اسے دیکھتے ہوئے نیچے والے پورشن پر چلی گئی جا کے پتہ کریں کہ یہاں پر کیا ہوا ہے جب راستے میں اسے ایک لڑکی ملی تو وہ اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

یہاں پر ایک بچی کو کچھ لوگ ڈھونڈ رہے تھے وہ پتہ ہے بچی کدھر گئی ہے تمنا نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاں وہ اس کے پاپا اسے لے گئے ہیں اس کے پاپا نے ان لوگ سارے لوگوں کو گندے لوگوں کو گولیاں مار دی تھیں اور وہ اپنے بچی کو لے گئے۔۔۔۔۔""".

سچ میں اس کے پاپا ہی تھے نا تمنا کو نہ جانے کیوں اتنی خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔

ہاں ہاں اس کے پاپا ہی تھے اور میڈم نے بھی ہم سب کو واپس بھیج دیا اور ہمیں بچا بھی نہیں اور اس انکل سے معافی بھی مانگ لی کہ وہ ائندہ کبھی بھی یہاں پر کسی بچے کو باہر نہیں بھیجیں گی۔۔۔۔

یہ تو اچھی بات ہے تمنا ہلکا سا مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی تا کہ وہ اپنے کہنی پر کچھ لگا سکیں۔۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار اپنے قدم ہاسپٹل کے قریب ہی مسجد کی جانب لے گیا تا کہ جا کر اپنے اللہ سے امید کے لیے زندگی مانگ سکے تمنا تو اس کی انکھوں کے سامنے اس کے ہاتھوں سے نکل گی تھی لیکن وہ امید کو نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

ضمار نے جیسے ہی مسجد میں قدم رکھا اس کے دل میں ایک سکون سا اٹھا تھا اپنے شکستہ قدم اٹھاتے ہوئے وہ اس نے وضو کیا اور ایک جگہ جا کر بیٹھ گیا اور سجدے میں گر گیا۔۔۔۔

اللہ جب سے تمنا مجھ سے دور ہوئی ہے میں اپ سے دور ہو گیا تھا نا میرے اللہ میں نے اپ سے پھر کبھی کچھ نہیں مانگا لیکن اج میں اپ کے در پہ ایا ہوں میرے اللہ مجھے خالی ہاتھ مت لوٹائے گا مجھے میری امید واپس دے دے میرے اللہ میں ساری زندگی اپ کا شکر ادا کرتا رہوں گا مجھے میری امید واپس دے دے میں اس کے بغیر نہیں رہ پاؤں گا میں نے بہت بڑی غلطی کر دی اسے تیم

خانے بھیج کر لیکن میں اس کے بغیر نہیں رہ پاؤں گا میرے اللہ مجھے دے دے میری بچی مجھے واپس کر دے میرے اللہ مجھے دے دے میری بچی مجھے واپس کر دیں۔۔۔۔

ضمار کے ٹپ ٹپ انسو زمین پر گرتے جا رہے تھے اور اللہ پاک تو ایک انسو سے مان جایا کرتے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ضمار سچے دل سے انسو بہا کر اپنی بچی کے لیے دعا مانگ رہا ہوں اللہ پاک اس کی دعا قبول نہ کریں۔۔۔۔

دوسری جانب رپورٹس بھی اچھی تھی عرشیہ اور دا ید اس ٹائم ڈاکٹر کے سامنے بیٹھے تھے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ امید کو زیادہ چوٹ نہیں ائی تو بس چوٹ لگنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گے لیکن اندرونی کوئی چوٹ اسے نہیں ائی اور ہمیں اسے نرسری میں رکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے ائی ہوپ کہ اسے تھوڑی دیر تک ہوش اجائے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ڈاکٹر کچھ اور کہتی ہوں ایک نرس ڈاکٹر کے کیبن میں ائی ڈاکٹر ڈاکٹر اس بچی کو ہوش اگیا ہے اور وہ رو رہی ہے عرشیہ نے نرس کی بات سنتے ہوئے گہرا سانس بھرا اللہ کا شکر تھا کہ اور بھاگ کر امید کے کمرے کی جانب گئی ڈاکٹر اور دا ید بے پیچھے اس کے پیچھے پیچھے گئے۔۔۔۔۔

یا اللہ میں تب تک سجدے سے سر نہیں اٹھاؤں گا جب تک میری امید کو ہوش نہیں اجاتا میرے اللہ اپ تو اپنے بندوں کی ہر بات سنتے ہو نا میرے اللہ میں بھی اپ کا گنہگار بندہ ہوں جن ہاتھوں سے میں لوگوں کا خون کرتا ہوں اور ان ہاتھوں سے میں اپ سے اپنی امید کی زندگی مانگتا ہوں۔۔۔۔

ڈاکٹر امید کو چیک اپ کر رہی تھی امید مسلسل روتی ہوئی جا رہی تھی عرشیہ نے اسے اٹھانا چاہا جب ڈاکٹر نے اسے منع کیا کہ ابھی مجھے چیک اپ کرنے دے ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کیا۔۔۔

شکر ہے اللہ کا امید اپ بالکل ٹھیک ہیں صدمے سے بے ہوش ہو گئی تھی اور اپ اسے ابھی گھر لے جا سکتے ہیں لیکن خیال رکھیے گا اس کا اپ لوگوں نے بہت خیال رکھنا ہے اسے اکیلا نہیں چھوڑنا ہے۔۔۔۔

تھینک یو تھینک یو سو مچ ڈاکٹر یا اللہ تیرا شکر ہے اپ نے میری بچی کو نئی زندگی عطا کی ہیں دا ید نے جلدی سے موبائل نکالا اور ضمار کو کال کرنے لگا تا کہ اسے بھی یہ خوشخبری دیں۔۔۔۔

ضمار ابھی تک سجدے کی حالت میں سر رکھے اللہ سے دعا مانگ رہا تھا جب اس کی موبائل کی ٹیون بجی اس نے جلدی سے موبائل نکالا داید کی کال تھی اس نے انکھیں میچی کے حیر کی خبر اس طرح نے کال اٹھائی اور داید کی بات سنی اور جو اس نے بات سنی ضمار نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔۔

جلدی سے کال بند کر کے پھر سے سجدے میں گر گیا اللہ تیرا شکر ہے جتنا تیرا شکر ادا کروں کہ اپ نے میری امید کو مجھے واپس دے دیا اس نے باہر جلدی سے وہ جانے لگا جب ایک بزرگ اس کے سامنے ایا اور ضمار کو دیکھنے لگا جو جلدی جلدی جا رہا تھا لگتا ہے کہ اللہ کے گھر اکر جو تم نے مانگا ہے وہ تمہیں مل گیا ہے بچے بزرگ کی اواز سن کر ضمار نے پلٹ کر بزرگ کی جانب دیکھا تو ضمار نے جلدی سے سر ہاں ملایا ہاں بابا مجھے میری بیٹی واپس مل گئی ہے۔۔۔۔

تو بچے تمہیں نہیں لگتا تمیں اس بچی کا صدقہ دینا چاہیے اس بچی کے لیے تمہیں کچھ کرنا چاہیے بابا کی بات سنتے ضمار نے اپنی جیب سے جلدی سے پیسے نکالے اور بزرگ کی جانب بڑھائیں۔۔۔۔

نہیں بچا یہ پیسے مجھے نہیں چاہیے ادھر پاس ہی ایک گاؤں ہے وہاں پر بہت بے اسرا غریب بچے رہتے ہیں اگر تم یہ پیسے ان بچوں کو دے اؤ تو شاید ان کو دو وقت کی روٹی مل سکے۔۔۔۔۔

بابا وہ گاؤں کہاں ہے کیا مجھے بتا سکتے ہیں ضمار کی بات سنتے بزرگ کے خوبصورت لبوں پر مسکراہٹ آئی ان کا چہرہ بہت پر نور تھا ضمار تو انہیں دیکھتا ہی رہ گیا کتنے خوبصورت بھی کوئی ہوتا ہے۔۔۔۔

کچھ میل کے فاصلے پر وہ گاؤں ہے اگر تم جا سکتے ہو تو ضرور چلے جانا۔۔۔۔

جی بابا میں ضرور جاؤں گا ضمار جو جلدی سے کہتے ہوئے پھر سے واپس چلا گیا لیکن اسے پھر سے کوئی بات یاد ائی تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا ضمار ایک پل کو حیران رہ گا کہ ابھی تو بزرگ یہاں پر کھڑے تھے کہاں چلے گئے اس نے ادھر ادھر دیکھنے لیکن بزرگ دور دور تک نہیں تھے پھر ضمار انہیں اگنور کرتا ہوا ہاسپٹل کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

ضمار جیسے ہی ہاسپٹل پہنچا اور کمرے میں گیا اس نے امید کو دیکھا جو ابھی بھی رو رہی تھی عرشیہ کی گود میں ہوتے ہوئے بھی رو رہی تھی ضمار نے اس کا رونا سن کر پھر سے اللہ کا شکر ادا کیا اسی رونے کی وجہ سے چڑتا تھا لیکن اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ ایک دن وہ اسی رونے کو سننے کے لیے تڑپے گا اس نے عرشیہ کے بازو سے جلدی سے امید کو لیا اور اسے چومنے لگا کبھی ماتھے پر کبھی گالوں پر کبھی ہاتھ پکڑ کے چومتا امید بھی اپنے باپ کی گود میں اتے ہوئے ایک دم سے چپ ہوئی تھی عرشیہ اور داید نے حیران ہوتے ہوئے

دیکھا جو کب سے اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی لیکن ضمار کی گود میں اتے ہی وہ چپ ہو گئی تھی اور ٹکڑا ٹکڑا اپنے باپ کی جانب دیکھنے لگی ضمار نے جب اسے اپنی گود میں اتے چپ ہوتے ہوئے دیکھا تو زور سے اپنے سینے سے لگا لیا مجھے معاف کر دو میری گڑیا میری شہزادی میں تمہیں کبھی اپنے اپ سے نہیں کروں گا ضمار نے عرشیہ کی جانب دیکھا جو اپنا چہرہ موڑ کر بیٹھ گئی تھی وہ ابھی تک ضمار سے ناراض تھی تھوڑی دیر بعد پھر ڈاکٹر سے اجازت لیتے ہوئے وہ امید کو لیے گھر چلے گئے۔۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 46 ❤□❤□.

دل کیف کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی اسے تانیہ پر بے انتہا غصہ تھا کہ وہ ہوتی کون ہے اس کے شوہر کے بارے میں ایسی باتیں کرنے والی۔۔کافی دیر اس کا انتظار کرتے وہ کمرے میں چکر کاٹتی رہی کھڑکی کے پاس جا کر دیکھا جہاں کیف کی کار گھر کے اندر داخل ہوئی تھی خوشی سے اچھلتے بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھایا۔۔سر پر لیتے وہ باہر کی جانب نکلی تھی۔۔

تانیہ جو منصوبہ بنائے کیف کا انتظار کر رہی تھی جیسے ہی اسے کار گھر کے اندر داخل ہونے کی اواز آئی پہلے وہ گارڈن میں بیٹھی تھی فوراً پورچ کی جانب چل پڑی کیف کار سے باہر نکلا تو وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

کوئی کام تھا تانیہ اسے اچانک اپنے سامنے دیکھ کر کیف کو حیرت تو ہوئی لیکن وہ اپنی حیرت کو چھپائے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

ہاں وہ دراصل میں نے اپنی دوست کے گھر جانا تھا اور کوئی ڈرائیور ہی نہیں آج تانیہ نے دوست کے گھر جانے کا بہانہ بنایا۔کیف نے اج اپنے ڈرائیور کو چھٹی دی تھی کیونکہ انہیں اپنے گھر کچھ ضروری کام تھا جس کی وجہ سے انہوں نے کیف سے ایمرجنسی چھٹی لی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاں وہ ڈرائیور کو کچھ زیادہ ضروری کام تھا گھریلو معاملات تھے جس کی وجہ سے انہوں نے اج چھٹی لی تھی۔۔۔۔"""

کیف بول رہا تھا جب تانیہ کی نظر کار کے شیشے پر گئی جہاں پر دل کا عکس نظر آرہا تھا جو بے تابی سے پورچ کی جانب اپنا دوپٹہ سنبھالتے ہوئے آرہی تھی اس نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا وہ لڑکھڑا کر گرنے لگی تھی جب کیف نے اسے تھاما تھا اسے بچانے کے چکر میں کیف کا ہاتھ اس کی کمر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے شانے پر رکھا گیا تھا اس اچانک حملے کی وجہ سے وہ دونوں ایک دوسرے کے بے انتہا قریب کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

دل پورچ سے تھوڑا دور تھی جب اس کی انکھوں نے وہ منظر دیکھا ہلکی سی روشنی میں وہ دونوں ایک دوسرے کے بے انتہا قریب کھڑے تھے اسے تانیہ کی باتیں سچ لگنے لگی انکھوں میں موٹے موٹے انسو جمع ہو کر رخسار پر پھسلنے لگے دوپٹہ سر سے ڈھلک کر شانوں پر گرا اور پھر بازوں تک آ گیا۔۔۔۔

اپنا دوپٹہ سنبھالتے لمبے لمبے قدم لیتی وہ واپس اپنے کمرے میں چلی گئی انسو زار و قطار انکھوں سے بہہ رہے تھے یعنی کے تانیہ سچ کہ رہی تھی اس کے ہبی جان اس سے بھی پیار کرتے ہے اسی لیے اتنے قریب تھے۔۔۔"""

دھیان سے تانیہ کیف کو عجیب لگا تھا اس کا اس قدر قریب ہونا اسے پیچھے کرتے ہی اس نے اپنے ہاتھ اپنی پینٹ کے ساتھ سہلائے تھے جیسے وہ اپنے ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔تانیہ نے اس کی یہ حرکت بخوبی دیکھی تھی اور بے انتہا غصہ بھی ایا تھا کیف بھی لمبے لمبے دھک بڑھتا اپنے کمرے کی طرف چل پڑا وہ اپنی دل کے پاس جانا چاہتا تھا۔۔۔

جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا دل دوسری جانب رخ کیے رو رہی تھی کمرے میں بھاری قدموں کی اواز سن کر اسے علم ہو گیا کہ اس کا ہبی ایا ہے۔۔فورا سختی سے ہاتھ کی پشت سے اپنے انسو صاف کر لیے۔۔۔

میں نے اپنے دل کو بہت مس کیا وہ اس کے سامنے جا کر کھڑا ہوا اسے شانوں سے پکڑ کر کھڑا کر کے اپنے سینے سے لگائے دل نے اسے خود سے دور دھکا دیا اور دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

دل! اس نے پہلی مرتبہ اس قدر ناراضگی دکھائی تھی اور کیف کو دھکہ دیا تھا کیف نے اسے حیرت سے پکارا تھا کے یہ اس نے کیا حرکت کی ہے کیف کے پکارنے پر یک دم ہچکیاں بھرتے اور رونے لگی۔۔۔۔

دل کیا ہوا ہے؟ اسے یوں روتے دیکھ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا اور آنسو صاف کرنے لگا تو دل نے اس کے ہاتھ جھٹک دیے۔۔۔

کیوں میری جان سکھا رہی ہو مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟ اسے ہنوز روتے دیکھ کیف کے دل کی دھڑکن مدھم ہوئی تھی۔۔۔

میری چار فٹی بیوی اپنے ہبی کو نہیں بتائے گی اسے کیا ہوا ہے وہ کیوں رو رہی ہے؟۔۔۔۔

کیف نے پھر سے اس کے انسو صاف کرنے کی کوشش کی تو دل نے اس کے ہاتھ چھٹک دیے 15 منٹ وہ اس سے پوچھتا رہا اور جب بھی اس کی انسو صاف کرنے کی کوشش کرتا تو اس کے ہاتھ جھٹک دیتی۔۔ کیف کے چہرے کا رنگ سرد ہو گیا تھا اسے یوں روتے ہوئے اور نہ کچھ بتاتے دیکھ کر تم مجھے بتاو گی کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کہی پھر سے تو نہیں گر گی کیف نے اس بات ذرہ سختی سے پوچھا وہ بتا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔""

اپ جائے جا کر اس تانیہ کو اپنے قریب کریں اس سے پیار کرے۔۔ اپنے انسو صاف کر کے روتے ہوئے ہچکیاں بڑھ کر کہا تھا انسو صاف کرتے تو وہ پھر سے بہنا شروع ہو جاتے۔۔۔۔

میری دل۔۔۔، میری وائفی میں کسی اور کے کیوں قریب کروں گا میرے پاس میری حق حلال کی بیوی ہے یار کیف نے اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا تھا دل اس کے سینے پر مکے مار کر خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

جبکے کیف دل کے جیلس ہونے پر وہ تانیہ کو بچانے کے ناراض ہو رہی تھی اس بات سے کیف کو ہنسی بھی ائی تھی لیکن وہ ابھی ہنس کر مزید دل کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔""

جا کر اسے پکڑے مجھے چھوڑیں معصومیت سے بھرپور چہرہ بنا کر وہ ابھی بھی اس کے سینے پر مکے مار رہی تھی اس کا بچوں والا انداز دیکھ کر کیف مسکرایا تھا لیکن اسے بار بار انسو بہاتے دیکھ کیف کو پریشانی نے ان گرا۔۔ کیف کو لگ رہا تھا کہ وہ پورچ والی بات پر خفا ہے جبکہ وہ صرف ایک ایکسیڈنٹ تھا جبکہ حقیقت میں دل تانیہ کی باتوں کو لے کر زیادہ پریشان تھی اور اس کی باتوں کو سچ ہوتے دیکھ رو رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے کسی کے پاس نہیں جانا میرے پاس میری بیوی ہے کیف نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر شدت سے پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔۔ دل کہ رونے میں مزید اضافہ ہوا۔۔

تمہیں لگتا ہے تمہارا کیف تمہارا ہی تمہارا علاوہ کسی اور کو پیار کر سکتا ہے کسی اور کو اپنے قریب کر سکتا ہے؟ کیف نے اس کی انکھوں میں جھانکتے اس سے سوال کیا دل کی دھڑکنوں نے اس کے دل نے گواہی دی تھی کہ اس کا ہی جان کبھی بھی اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا اسے دھوکہ نہیں دے سکتا وہ شخص جو اس کے ناراض ہونے پر ہمیشہ اسے مناتا ہے کیا وہ اسے زندگی بھر کے لیے رلا سکتا ہے؟۔۔۔

اپ کو نا اپنی باتوں میں الجھانا اچھے طریقے سے آتا ہے اس کی گردن میں چہرہ چھپاتے ہوئے اس کے سینے پر چٹکیاں کاٹ رہی تھی کیف نے اس کے ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی تو دل نے زور سے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا اور دوبارہ اس کے سینے پر چٹکیاں کاٹنے لگی۔۔۔

اوہو تو یہ میری بیوی مجھے سزا دے رہی ہے۔۔دل نے زور سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

تمہارے ہی جان کو یہ پیاری سی سزا دل و جان سے قبول ہے کیف نے اس کے گرد سختی سے حصار بناتے بالوں پر بوسہ دیا۔۔۔

اج کے بعد اگر اس میک اپ والی باجی کو چڑیل کو اپنے قریب کیا تو سب سے پہلے تو اس کی جان لوں گی اور پھر اپ کی۔۔۔

اوہو میری چار فٹی بیوی اتنی خطرناک ہے اج پہلی مرتبہ مجھے پتہ چلا ہے کیف کے لہجے میں شرارت تھی دل نے غصے سے اس کی جانب دیکھا اور اس کی گردن پر دانت گاڑھے تھے کیف نے درد کو برداشت کرتے سختی سے انکھیں بند کی۔۔۔۔

بس کرو دل اور کتنی سزا دو گی اگر کوئی میری گردن پر یہ نشان دیکھے گا تو کیا سوچے گا میری بیوی مجھ پر اس قدر ظلم کرتی ہے۔۔۔کیف کی بات سن کر دل کھلکھلا کر ہنسنے لگی تھی کیف نے اس کی نظر اتاری اور دعا کی کہ وہ یوہی مسکراتی رہے۔۔۔

چلو اب کافی دیر ہو گی ہے میں فریش ہو کر آتا ہو پھر ساتھ میں کھانا کھاتے ہے آج کھانا میں کمرے میں ہی منگوالیتا ہو۔۔۔

ٹھیک ہے ہی۔۔۔کیف بھی اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا پیچھے دل کو تانیہ ہے بے حد غصہ آیا صبح بتاؤ گی اس چڑیل کو میرے ہی کے ساتھ چپکتی ہے زیادہ اپنا موڈ ٹھیک کرتے وہ بھی نیچے چلی گی تا کے کھانا لا سکے۔۔۔""""

"""---------------

عرشیہ ضمار اور دایدامید کو لیے گھر اگئے تھے امید تو دوائیوں کے زیر اثر پھر سے سو گئی تھی عرشیہ نے اسے اپنی گود میں ہی رکھا وہ ضمار سے ناراض تھی اور اسے نہیں دینا چاہتی تھی ضمار نے بھی زیادہ بحث نہ کی اور خاموشی سے اسے عرشیہ کے پاس ہی رہنے دیا وہ جانتا تھا عرشیہ اس سے ناراض ہے اگر وہ مزید بولے گا تو بات بڑھے گی اس لیے وہ خاموش ہی رہا۔۔۔۔""""

گھر اتے ہی عرشیہ اور دایدکمرے میں چلے گئے جب ضمار بھی ان کے پیچھے پیچھے کمرے میں چلا گیا تم ہمارے پیچھے کیوں ارہے ہو کمرے میں عرشیہ نے دروازے پر رک کر اسے اندر انے سے روکا۔۔۔

میرا دل کر رہا ہے امید کے ساتھ کچھ باتیں کرنے کو تو کیا میں اسے دیکھ نہیں سکتا وہ میری بھی بیٹی ہے۔۔۔

اوواؤ ضمار یہ تو مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ تمہاری بیٹی ہے تم نے اسے یتیم خانے میں بھیجنے کا فیصلہ کیسے کر لیا اگر تم اسے اپنی بیٹی مانتے تو تم اسے کبھی اپنے سے الگ کرنے کی کوشش نہ کرتے ایک باپ کے ہوتے ایک ماں کے ہوتے تم نے اسے یتیم خانے بھیجنے کا فیصلہ کیا اور اپنے فیصلے کا انجام دیکھ لیا کیا ہوا ہے اگر اج امید تو کچھ اور جاتا تو کیا تم ساری زندگی اپنے اپ کو معاف کر سکتے نہیں ضمار تم تو ابھی تمنا کی موت سے باہر نہیں نکلے تو تم امید کو اگر کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔

اللہ نہ کرے عرشیہ کہ میری امید کا کچھ ہوتا تم کیسی باتیں کر رہے ہو جب تک اس کا باپ اس کا ساتھ ہے نا اس کا کچھ نہیں ہونے دے سکتا ضمار کا لہجہ پھر سے نم ہوا تھا۔۔۔۔

سوری ضمار لیکن اب بھی فی الحال تم امید سے دور ہی رہو تو اچھا ہو گا نہ ہی میں تمہیں اتنی جلدی معاف کرنے والی ہوں تمہارا کیا بھروسہ ہے تم پھر سے غصے میں اکر اسے اٹھا کر کسی سے ڈر کر خوفزدہ ہو کر تو مجھ سے کسی کو دے اؤ گے تو مجھے اب تم پر یقین نہیں رہا ہے عرشیہ نے اپنا چہرہ موڑتے ہوئے ایک نظر امید کو دیکھا جو ہنوز سوئی ہوئی تھی۔۔۔

عرشیہ۔۔۔۔۔ضمار نے حیرانگی سے عرشیہ کا لہجہ دیکھا اج کافی بدلہ بدلا تھا پہلی دفعہ وہ اس سے اس طریقے سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

ضمار کے لہجے میں حیرانگی محسوس کرتے عرشیہ نے دوبارہ سے ضمار کی جانب دیکھا سوری ضمار لیکن ابھی تمہیں بھی ارام کرنا چاہیے اور ہمیں بھی کافی تھک گئے ہیں یہ کہتے ہوئے عرشیہ نے ٹھک سے ضمار کے چہرے پر دروازہ بند کر دیا جبکہ ضمار کتنی ہی دیر دروازے کی جانب دیکھتا رہا اور پھر اپنے قدم اپنے کمرے کی جانب لے گیا۔۔۔۔

عرشیہ تمہیں ضمار سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی جتنا پیار وہ کرتا ہے شاید ہم بھی اس اتنا پیار نہیں کرتے لیکن تم نے اس سے اس طریقے سے اس لہجے سے بات کی ہے اسے دکھ ہوا ہو گا۔۔۔۔

ڈایدا اگر تمہیں بھی ضمار سے اتنی ہمدردی ہو رہی ہے تو تم بھی ضمار کے ساتھ اس کے کمرے میں جا کے سو سکتے ہو ابھی میرا بحث کرنے کا بالکل بھی موڈ نہیں ہے یہ کہتے ہوئے عرشیہ بھی چینجنگ روم میں چلی گئی اور چینج کر کے اس نے داید کو دیکھا جو ابھی تک وہاں کھڑے عرشیہ کے لہجے کو محسوس کر رہا تھا عرشیہ اسے اگنور کرتے امید کے ساتھ سو گئی داید بھی گہرا سانس بڑھتے ہوئے چینج کیا اور اسی کے ساتھ اکر لیٹ گیا۔۔۔۔"

دوسری جانب ضمار کو عرشیہ پر بھی غصہ ارہا تھا جس نے اسے امید سے ملنے نہیں دیا تھا اور لبابہ پر بھی جس کی وجہ سے اس نے امید کو بھیجنے کا فیصلہ کیا اب تم کچھ بھی نہیں کر سکتی میری امید کے ساتھ تمھارے ساتھ بھی پرانا بدلہ رہتا ہے چلو ملاقات کرتے ہے تم سے بھی اپنے آپ کو پھر سے نارمل کرتے وہ لبابہ کو سوچتے ہوئے لیٹ گیا اور لبابہ کو کال کی۔۔۔""""

زہے نصیب آج تو راج صاحب کی کال اگی کہاں گم تھے میں صبح سے کال کر رہی تھی ابھی ٹائم ملا ہے تم کو لبابہ ناراضگی سے بولی

""""۔۔۔۔

لبابہ کی بات سنتے ضمار کو غصہ بھی آیا کے وہ کیسے خوش ہے انہیں مصیبت میں ڈال کر۔۔۔۔

کیا ہوا ہے راج تم کچھ بول کیوں نہیں رہے ہو دوسری طرف خاموشی دیکھ کر لبابا نے رات سے پوچھا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں میڈم وہ بس میں آپ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کل تیار رہنا اپ اپ کو شاپنگ پر لے کر جائے گا ہماری شادی بھی تو نزدیک ہے نا دو دن تو رہ گئے ہیں ہماری شادی میں۔۔۔۔

ہاں راج وہ بابا بھی کہہ رہے تھے کہ وہ تمہیں کچھ پیسے دینا چاہتے ہیں تاکہ تم اپنے لیے شاپنگ کر سکو لبابہ کہ لہجے میں شرم وحیا محسوس کرتے ضمار نے مٹھیاں بھیچی ہاں ہاں ضرور کیوں نہیں کل اجایے گا ہم اکٹھے شاپنگ کریں گے۔۔۔

ٹھیک ہے راج۔۔۔

اپن کو بہت سخت نیندائی ہے اپن بہت تھکا ہوا ہے تو ہم صبح ملتے ہیں ٹھیک ہے میڈم یہ سنتے ہی لبابہ کا موڈ تھوڑا خراب ہو گیا کہ وہ سارا دن کے بعد اس نے ابھی کال کی تھی وہ ابھی بھی سونے کی بات کر رہا ہے لیکن راج کی تھکاوٹ کی وجہ سے مان گئی ٹھیک ہے راج تم سو جاؤ صبح ملتے ہیں یہ سنتے ہی راج نے کال بند کی اور انکھیں موند کیا ہوں اسے جلد سے جلد اپنا کام ختم کرنا تھا۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راج کی گاڑی ایک بڑے سے مال کے باہر اکر رکی تھی اور راج اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے باہر ایا تھا اور لبابہ کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اسے باہر نکلنے کو کہا تھا جب دونوں ایک ساتھ مال میں انٹر ہوئیں تھے۔۔۔

مجھے کچھ کھانا ہے مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔لبابہ فاسٹ فوڈ دیکھتے راج سے بولی تھی۔۔۔

لیکن ہم تو شاپینگ پر ائیں تھے نا میڈم راج نے لبابہ کی جانب دیکھتے ہوے کہا جو مال میں اینٹر ہوتے ہی انہیں بھوک لگ گی تھی

""""۔۔۔

ہاں نا لیکن مجھے اب بھوک لگ رہی ہے نا اگر میں نے کچھ کھایا نہیں تو مجھ سے شاپینگ نہیں ہو گی مجھ سے چلا بھی نہیں جائے گا ۔۔۔لبابہ منہ بناتے بولی تھی کہ راج مسکرادیا تھا راج نے اسے دیکھا جس نے وائٹ شلوار قمیض پہنی تھی اور ریڈ کلر کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے لبابہ بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن راج کے دل کو نہیں راج لبابہ کی بات سنتے جبر آ مسکرایا۔۔۔""

اچھا چلے پھر میری میڈم ائین اپکے پیٹ کے چوہو کا علاج کرے۔۔۔راج مسکرا کر کہتے لبابہ کو لیتے ایک ریسٹورنٹ ایا تھا جو مال میں ہی بنا تھا اور اسکی کرسی پر بیٹھتے لبابہ نے جلدی سے تین چار ڈش اور ساتھ ایک جوس منگایا تھا جب راج لبابہ کو حیران ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہ اتنا سارا کھانا کس لیے منگایا ہے اپ نے۔۔۔!؟

اپنے لیے۔۔۔لبابہ مسکرا کر بولی۔۔۔

تو اپ یہ سارا کھانا کھالے گی!؟راج انکھیں پھاڑے بولا۔۔۔ہاں کھالو نگی تم نظر کیوں لگا رہے ہو میرے کھانے پر۔۔۔لبابہ منہ بناتے بولی تھی۔۔۔""

نہیں۔۔نہیں اپن بھلا اپ کو نظر کیوں لگائے گا اپ کھائیں لیکن میں کچھ سوچ رہا ہو۔۔۔راج مسکرا کر بولا۔۔۔

وہ کیا!؟اتنے میں ویٹر نے کھانا لا کر ان دونوں کے سامنے رکھا تو لبابا نے چمکتی انکھوں سے کھانے کو دیکھا جیسے نہ جانے وہ کتنے دنوں سے بھوکی تھی۔۔۔""

وہ یہ کہ اگر اپ ماشااللہ اللہ کے فضل سے اتنا کھاتی پیتی تو موٹی کیوں نہیں ہوتی اپ کی اس خوبصورتی کا راز!؟

ہاہاہاہا۔۔۔تم فلرٹ کر رہے ہیں میرے ساتھ!؟

اگر کر بھی رہا ہو تو اپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے میڈم جی کیوں کہ اخر اپ میری ہونے والی بیگم ہے۔۔۔

ہونے والی بیگم مسٹر ابھی ہوئی نہیں ہو اس لیے یہ فلرٹ میرے ساتھ نہین چلے گا لبابہ نے بھی شرارتی انداز میں کہا۔۔۔""

اتنا ظلم تو نا کرے میڈم مجھ پر معصوم ہے اپن تو اپنی میڈم کے ساتھ فلرٹ کئے بغیر زندگی کیسے رہے گا۔۔""

فلرٹ کیے بغیر زندہ رہ سکتا ہے میڈم کا اپن لبابہ ہنستے ہوئے کہنے لگے چلو اب ہم نے کھانا کھالیا ہے تم بل دے دینا پھر شاپینگ پر چلیں گے۔۔۔

اوکے جی جو حکم اپ کا۔۔۔راج سر خم کرتے مسکرا کر بولا تھا۔۔۔

ویسے ایک سوال پوچھو تم سے۔۔۔لبابہ کنفیوز ہوتی بولی۔۔۔

جی جی پوچھیں ایک نہیں ہزار پوچھیں میڈم اپن تو آپ کے سارے سوالوں کے جواب دینے بیٹھا ہے۔۔۔راج کے گہرا مسکرا کر بولا۔۔۔

اپ کو کیسے لڑکیاں پسند ہے۔۔۔لبابہ نے سوال کیا تھا کہ راج کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔۔

تم ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔!؟لبابہ خود میں سیمٹی تھی۔۔۔

میری میڈم اپن کو بس اپنی میڈم اچھی لگتی ہے جیسی ہے مجھے بہت پسند ہے۔۔۔چلین شاپینگ کرے۔۔۔راج بولا تھا کہ لبابہ کہ گال لال ہوے تھے شاید وہ بلش کر رہی تھی۔۔۔شاید نہیں یقیناوہ بلش کر رہی تھی۔۔۔

یہ والی میکسی کیسی ہے!؟لبابہ ایک شاپ پر کھڑی راج سے بولی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ میں ایک مہرون اور ایک وائٹ اینڈ ریڈ میکسی تھی جو اپنے اپ میں ہی ایک خوبصورتی کا شہکار تھی۔۔۔

مہرون اچھی ہے لیکن یہ والی زیادہ پیاری ہے اپ پر یہ زیادہ کھلے گی۔۔۔راج وائٹ اینڈ ریڈ میکسی لبابہ کے ساتھ لگاتے مسکرا کر بولا تھا۔۔۔

اوکے ڈن پھر یہی لیں گے ہم۔۔۔بھائی یہ والی پیک کر دے۔۔۔لبابہ مسکرا کر بولی رھی۔۔۔

لیکن میڈم اپ کی پسند زیادہ میٹر کرتی ہے۔۔۔اگر اپ کو کوئی اور پسند ہے تو اپ وہ لے سکتی ہے۔۔۔راج لبابہ کا مسکراتا چہرہ دیکھ بولا تھا۔۔۔

میرے لیے میرے ہونے والے پتی دیو کی پسند زیادہ اہم ہے تم میرے لیے جو پسند کرو گے مجھے وہ دل سے قبول ہو گا۔۔۔اپکی پسند مجھ سے بہت زیادہ اچھی ہے۔۔۔لبابہ خوشی سے راج کا دایاہاتھ تھامتے بولی تھی کہ راج کا دل یک بارگی سے ڈھڑکا تھا وہ کیا کرنا چاہتا تھا اور یہ لڑکی اس سے کیا کروا رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔""

میں شریف بندہ ہو میڈم جی میں شرماتا بھی ہو بیچ بازار میں ایسے رومینس نہ کیا کرے میرے ساتھ۔۔۔راج مسکراہٹ ضبط کرتے بولا تھا کہ لبابہ فورن سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

یہ رو مینس نہیں تھا اوکے میں نے جسٹ ہاتھ پکڑا ہے۔۔۔لبابہ نہ روٹھے پن سے بولی تھی کہ راج ہنسا تھا۔۔۔

کوئی نہین میڈم جی ہم اکو سب سیکھادے گے فکر نا کرے۔۔۔راج ایک انکھ ونگ کرتے بولا تھا۔۔۔

چھی تم بہت گندے ہو۔۔۔لبابہ محظوظ ہوئی تھی۔۔۔اور ایک شاپ سے نکل کر دوسری شاپ پر کپڑے پسند کرنے چلی گئی تھی

"""۔۔۔۔۔

دوسری شاپ پر راج کو اپنی پسند کا ریڈ کلر کا ایک بہت ہی پیارا فراک نظر ایا ایک نظر اس نے فراک کو دیکھا اور ایک نظر لبابہ کو وہ یقینا سوچ رہا تھا کہ یہ فراک لبابہ کو بہت پیارا لگے گا۔۔۔۔

اس نے وہ پیروں تک اتی میکسی اتروا کر اس نے لبابہ کے ساتھ لگائی لبابہ نے خود کو ائینے میں دیکھا تو وہ بہت زیادہ پیارا لگ رہا تھا راج لبابہ کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا میڈم جی اگر اپ نے اپنے کندھوں تک اتے جو بال ہیں نا وہ لمبے کر لے نا تو اپ بہت پیاری لگیں گی لبابہ کے کندھوں تک اتے براؤن بال دیکھتے ہوئے انجانے میں ہی راج نے اس کے بالوں کو پکڑتے ہوئے کہا جب لبابہ نے حیرت سے راج کی جانب دیکھا جس نے پہلی دفعہ اس کے بالوں کے بارے میں بات کی تھی۔۔۔۔

تمہیں لمبے بال پسند ہیں گیر اج لبابا پلٹتے ہوئے بولی تو راج نے جلدی سے سر ہاں ملایا ہاں اپ پر لمبے بال بہت زیادہ سوٹ کریں گے۔۔۔۔

اپ کو پتہ ہے یہ ریڈ کلر مجھے بہت پسند ہے میرا فیورٹ کلر ہے ریڈ اور بلیک اپ جب بہ مجھے کبھی یاد کریں گی نا تو بلیک اور ریڈ کپڑے پہنیں گا میں فورا سے اپ کے پاس اج جاؤں گا۔۔۔

ہاں ویسے میں نے دیکھا ہے تم زیادہ تر بلیک کپڑے ہی پہنتے ہو تمہیں کوئی اور رنگ نہیں ملتا ہے کیا پہننے کو دیکھو اج بھی بلیک شرٹ پہن کر ائے ہو۔۔۔۔

وہ کیا ہے نا میڈم جی مجھے بلیک کلر بہت پسند ہے اسی لیے کہ اس میں کچھ بھی مکس کر لو وہ رہتا بلیک ہی ہے ایک بلیک رنگ کے پیچھے کتنے ہی رنگ ہو سکتے ہیں لیکن نظر تو بلیک ہی اتا ہے جیسے ایک انسان کے پیچھے کتنے چہرے چھپے ہوتے ہیں لیکن نظر وہیں اتا ہے جو وہ ظاہر کروانا چاہتا ہے میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا۔۔۔۔

ویسے بھی میں بلیک شیڈو کا بہت بڑا فین ہوں نا اس لیے میں بلیک کپڑے پہنتا ہوں اور اگر میری کوئی بیوی ہوتی یا بیٹی ہوتی تو میں اسے ریڈ کپڑے پہنا تھا اس نے مجھے یہ شوق ہے کہ اپ ریڈ کلر کے کپڑے پہنیں۔۔۔

راج نے گہرے لفظوں میں لبابہ کو باتیں سنائی راج کا گہرا لہجہ دیکھ کر لبابہ نے راج کو دیکھا لیکن راج کی نظروں کو دیکھتے ہوئے لبابہ نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری لبابہ کو عجیب لگا تھا راج کا اس طرح بات کرنا لیکن وہ اس بات کو اگنور کر گی ہاں ٹھیک ہے میں اپنے بال بھی بڑے کر لوں گی اور ریڈ اور بلیک کپڑے زیادہ تر پہنا کروں گی ٹھیک ہے اب تم مجھ سے پیار کرتے ہو تو میں بھی تو کرتی ہوں نا دل و جان سے پیار کرتی ہوں جو تمہیں پسند ہو میں تمہیں ہی پہنوں گی لبابہ نے وہ فراک پیک کرواتے ہوئے کہا اور راج مسکرایا۔۔۔۔

کیوں نہیں میں تو اپ سے بہت پیار کرتا ہوں بہت جلد پتہ چل جائے گا اپ کو کتنا پیار کرتا ہوں زبردستی کی مسکراہٹ اپن ہونٹوں پر لاتے ہوئے راج نے کہا۔۔۔""

لبابہ پہلے ہی باہر نکل گی تھی۔۔۔

جب راج نے اس شاپ پر بل دیتے وہ لبابہ کے پیچھے گیا تھا لیکن وہی اسے کچھ لڑکے دکان سے باہر کھڑے لبابہ کو بہت گندی نظر سے دیکھ رہے تھے جب راج تن فن کرتے ان لڑکوں کے پاس پہنا تھا اور بنا ادھر اودھر دیکھیں ان لڑکوں کو مارنا شروع کیا تھا۔۔۔

جب شور کی اواز سن لبابہ شاپ سے باہر ائی تھی اور راج کو لڑتا دیکھ فورا اسکے پاس اتی اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

راج یہ کیا کر رہے ہو چھوڑے انکو۔۔۔

میڈم جی اپ پیچھے ہو جائے اپ نہیں جانتی انہوں نے کیا کیا ہے۔۔۔راج غصہ سے اپنا بازو چھڑاتے ان لڑکوں کو مارتا بولا تھا تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی میری میڈم کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرنے کی اور ان کو ان گندی نظروں سے دیکھنے کی میں تم لوگوں کی انکھیں نکال لوں گا اگر ائندہ میری میڈم کو گندی نظروں سے دیکھا۔۔۔کچھ ہی دیر مین وہاں پورے مال کے لوگ جمع ہو چکے تھے۔۔۔

جبکہ راج کی بات سنتے لبابہ نے حیرت سے دیکھا کہ راج اسی لیے ان کو مار رہا ہے کہ وہ لبابہ کو گندی نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن وہ لوگوں کو مرتا ہوا بھی نہیں دیکھ سکتے تھے اگر ان لڑکوں کو کچھ ہو جاتا تو راج پھنس بھی سکتا تھا اور ابھی وہ شادی ہونے والی تھی اور وہ بھی کوئی پھڈا نہیں چاہتی تھی اسی لیے یہ وہ راج کو چھوڑنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

راج سٹاپ اٹ پاگل ہو گئے ہو گیا چھوڑ وانکو سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔راج پلیز۔۔۔۔۔۔لبابہ راج سے سخت لہجے میں بولی کہ اسکا مکہ بنا تھا جو ابھی وہ ایک لڑکے کے منہ پر جڑنے والا تھا وہ ہاتھ تھاما تھا اور کچھ سوچتے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

لبابہ ان لڑکوں کو دیکھ رہی تھی جب کی حالت مار کھانے کے بعد مرنے والی ہو گئی تھی کیسی کے ناک سے خون بہہ رہا تھا تو کیسی کی انکھوں پر پرپل کلر کا نیل پڑ گیا تھا اور ایک تو جیسے پیٹ پکڑ بیٹھا تھا۔۔۔

دفعہ ہو جاو یہاں سے اس سے پہلے میں واپس شروع ہو جاو۔۔۔راج حلق کے بل چیخا تھا کہ وہ لڑکے فورا سے پہلے رفو چکر ہوئیں تھے۔۔۔

اپ سب کیا تماشہ دیکھ رہے جائیں اپنا کام کرے۔۔۔راج نے ان سب لوگوں کو کہا تھا جو کھڑے وہاں تماشائی بنے ان لڑکوں کو مارنے کے بجاے بس دیکھ رہے تھے کہ۔۔۔""

تم پاگل ہو گئے ہو راج یہ کیا حرکت کی ہے تم نے اگر ان لڑکوں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔

میڈم جی ہاں ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں میرا دل کر رہا تھا ان کی انکھیں نوچ لوں میں جن نظروں سے وہ اپ کو دیکھ رہے تھے اپ صرف میری ہیں صرف اس اپن کی ہیں اور اپن کو یہ برداشت بالکل بھی نہیں کر سکتا کہ اس کی میڈم کو کوئی اور دیکھیں کسی بھی مصیبت کو کسی بھی گندی نظر کو اپ تک پہنچنا پہلے اپن سے گزرنا ہو گا اور اپن اتنا طاقتور ہے کہ وہ اپ کو کسی بھی مصیبت سے بچا سکتا ہے یہ ہمیشہ یاد رکھیے گا کہ اپن اپ کے ساتھ ہے اپن کبھی اپ کو اکیلا نہیں چھوڑے گا راج تو مزید لبابہ کو اپنے پیار میں قید کرنے کے لیے یہ وعدہ کر رہا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ لبابہ کے دل میں اس کے لیے مزید پیار پیدا ہو رہا ہے اور یہ پیار محبت سے عشق بنتا جا رہا ہے جو بعد میں لبابہ کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہو گا مگر لبابہ کے ساتھ ساتھ راج عرف ضمار کے لیے بھی۔۔۔

پاگل ہو تم بھی راج کیا کرتے ہو تم لبابہ نے ایک تھپڑ اس کے کندھے پر مارا۔۔۔

ہاں میں اپ کے پیار میں پاگل ہوں میڈم جی راج نے ایک انکھ ونک کی لبابہ نے اسے گھورا۔۔۔""

پھر لبابہ راج کو لیتی اپنے ساتھ اس جگہ سے لے کر نکل گئی تھی۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 47 ❤□ ❤□

یہ تم مجھے کہاں لے ائے ہو ارقم بھلا پارکوں میں گھومنے کی جگہ ہے جو تم مجھے یہاں پہ لے ائے ہو مسرت بیگم گھر میں بور ہو رہی تھی انہوں نے کہہ دیا کہ مجھے کہیں باہر جانا ہے اور ارقم انہیں پارک میں لے ایا تھا۔۔۔

ارے دادی دیکھے نا کتنے پیارے پھول ہیں یہاں پر کتنے کتنے جھولے ہیں بچے ہیں تو اپ ان بچوں کو دیکھیں ان پھولوں کو دیکھیں اپ کی طبیعت فریش ہو جائے گی۔۔۔

یہاں اور کچھ تو دیکھنے کے لائق نہیں ہے چلو پھول ہی دیکھ لیتے ہیں تم بھی میرے پاس بیٹھو مسرت بیگم نے ارقم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اپنے پاس بٹھایا جب ارقم نے نظریں اٹھائیں اور سامنے ہی اسے اپنی سنہری اتی ہوئی نظر ائی جس نے اپنی باہوں میں امید کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔۔

عرشیہ امید سے ہی باتیں کرتے ہوئے پارک کے اندر ارہی تھی وہ بھی کافی بور ہو رہی تھی اور یہ پارک عرشیہ کے گھر کے قریب ہی پڑتا تھا لیکن ارقم کو زرہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ اج وہ اپنی سنہری کو دیکھے گا ارقم کا دھیان سامنے اتے ہوئے لڑکی کی طرف دیکھ کر مسرت بیگم نے اس لڑکی کی جانب دیکھا جس نے پرنٹڈ سوٹ پہنا تھا اور گلے میں دوپٹہ لیے اپنے بازو میں ایک چھوٹی سی بچی کو پکڑے ہوئے وہ ہنستے مسکراتے ہوئے ارہی تھی۔۔۔۔

اہم اہم لگتا ہے کچھ گڑ بڑ ہے مسرت بیگم نے اپنا گلا کھنگارتے ہوئے ارقم کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا جب ارقم نے جلدی سے ہڑ بڑا کر اپنی دادی کی طرف دیکھا دادی نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

کوئی تو بات ہے اس لیے تو سامنے اتی ہوئی لڑکی کو تم دیکھ رہے ہو بتاؤ کون ہے وہ کہیں وہیں تمہاری سنہری تو نہیں۔۔۔

ہاں یہ وہی ہے میری سنہری اچھی ہے نا اپنی سنہری کا نام لیتے ہوئے ارقم کے لبوں پر اسی کی طرح خوبصورت سی مسکراہٹ تھی جو کہ مسرت بیگم نے دیکھی تھی اور ہمیشہ یہ مسکراہٹ قائم رہنے کی دعا کی تھی کیونکہ جب سے ارقم کے ماں باپ گئے تھے ارقم بہت کم ہی مسکراتا تھا شاید جب سے اس کی زندگی میں سنہری ائی تھی تب سے وہ مسکرانا سیکھ گیا تھا۔۔۔

بہت پیاری ہے وہ چلو اس سے بات کرتے ہیں مسرت بیگم نے اٹھنا چاہا جب ارقم نے اپنی دادی کا ہاتھ پکڑ لیا نہیں دادی وہ کیا سوچے گی ویسے بھی ہم صرف دو سے تین دفعہ ہی ملے ہیں۔۔۔

تم دو سے تین دفعہ ملے ہو لیکن میں تو پہلی دفعہ ملنے لگی ہوں نا مجھے رو کو مت مسرت بیگم نے عرشیہ کو دیکھا جواب ایک بینچ پر بیٹھے اپنے ساتھ امید کو بھی بٹھائے اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

مسرت بیگم ارقم کی بات کو اگنور کرتے ہوئے عرشیہ کی جانب چلی گئی عرشیہ جو امید سے باتیں کرنے میں مصروف تھی اپنے سامنے ایک بزرگ عورت کو کھڑے دیکھا تو حیرانگی سے ان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

تم عرشیہ ہو کیا۔۔۔

جی انٹی میں عرشیہ ہوں لیکن اپ کون شاید ہم پہلی دفعہ مل رہے ہیں عرشیہ حیران ہوئی کہ وہ اس کا نام کیسے جانتی ہیں۔۔۔۔

ہاں ہم تو پہلی دفعہ ملے ہیں لیکن مجھے تمہارے بارے میں بہت کچھ پتہ ہے مسرت بیگم بھی مسکراتے ہوئے عرشیہ کے پاس بیٹھ گئی عرشیہ نے امید کو جلدی سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھایا۔۔۔

لیکن میں اپ سے کبھی ملی نہیں ہوں تو پھر اپ میرے بارے میں کیسے جانتی ہیں۔۔۔

وہ میرا پوتا ہے نا اس نے تمہارے بارے میں مجھے بتایا ہے مسرت بیگم نے ارقم کی جانب اشارہ کیا جو ان کی جانب ہی ارہا تھا عرشیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ارقم چلتا ہوا اب ان کے پاس اکر کھڑا ہو گیا تھا عرشیہ ارقم کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔۔

ارقم اپ عرشیہ نے ارقم کی جانب دیکھا اور ارقم نے نزدیکی سے عرشیہ کی انکھوں میں دیکھا اس کی سنہری انکھیں سورج کی روشنی کی وجہ سے جلتے بجتے دیو کی طرح لگ رہی تھی اور یہ روشنی ارقم کی انکھوں کی روشنی کو کم کرتی جا رہی تھی۔۔۔

عرشیہ ابھی بھی ارقم کی جانب ہی دیکھ رہی تھی ارقم کو یہ اج احساس ہو گیا تھا کہ اس کی سنہری کی انکھیں اس دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت انکھیں ہیں۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ارقم اپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں عرشیہ اسے ہنوز اپنے آپ کو ٹکٹکی باندھتے دیکھ اس سے پوچھنے لگی جب اس کے پوچھنے سے ارقم نے جلدی سے اپنی نظر ہٹا کر اپنی دادی کی طرف دیکھا جو اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

نہیں نہیں عرشیہ وہ بس ایسے ہی میں اپ کو دیکھ رہا تھا یہ میری دادی ہیں اور اج میں ان کو اس پارک میں لے کر ایا تھا مجھے امید نہیں تھی کہ اپ مجھے یہاں مل جائیں گی ارقم بھی مسکراتے ہوئے اپنی دادی کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ہاں مجھے بھی امید نہیں تھی کہ اپ مجھے یہاں پر مل جائیں گے۔۔۔

بہت پیاری ہو تم عرشیہ۔۔۔ مسرت بیگم نے عرشیہ کے چہرے پر ہاتھ لگاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تو عرشیہ تھوڑے پل کے لیے حیران ہوئی لیکن پھر وہ امید کی طرف دیکھنے لگ گئی تھینک یو انٹی۔۔۔۔۔۔

ابھی تک عرشیہ کی سنہری انکھوں پر سورج کے کرنیں پڑ رہی تھی سورج کی کرنیں پڑھنے کی وجہ سے اس کی سنہری انکھیں مزید سنہری ہو گئی تھی جیسے وہ کوہ نور کی طرح چمک رہی ہوں۔۔۔۔

ارقم کو اپنی سنہری کی انکھیں اس ٹائم بے حد دلکش لگ رہی تھی جیسے کوہ نور کا پتھر چمک رہا ہو ان انکھوں کا جلتا بجھتا دیوار قم کے دل پر گر رہا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی عرشیہ پیچھے کی جانب مڑنے لگی۔۔۔

پلیز ان کو روشنی میں رہنے دیں اپ کی انکھیں روشنی میں بہت پیاری لگتی ہیں ارقم کھوئے کھوئے لہجے میں عرشیہ سے بولا جب مسرت بیگم نے اسے اپنی کہنی مار کر اسے ہوش میں دلانا چاہا۔۔۔۔

ارقم کی بات سن کر عرشیہ نے حیرانگی سے ارقم کی جانب دیکھا۔۔۔

جی کیا کہا اپ نے۔۔۔۔

ک۔۔ چچ۔۔ کچھ نہیں عرشیہ وہ بس میں ایسے ہی کہہ رہا تھا اپ کی انکھیں روشنی میں زیادہ پیاری لگتی ہیں ویسے یہ اپ کی بیٹی اس دن اپ نے کہا تھا کہ اپ مجھے بتائیں گے کہ یہ کس کی بیٹی ہے۔۔۔۔

جی یہ میری ہی بیٹی ہے امید۔۔۔ عرشیہ نے امید کے ماتھے پر ایک بوسہ دیا اور مسکراتے ہوئے دونوں کی جانب دیکھا اس سے پہلے کہ مسرت بیگم کچھ کہتی عرشیہ کو ان دونوں کے پاس بیٹھنا کچھ عجیب سا لگ رہا تھا اور ویسے بھی عرشیہ کو مسلسل ارقم کی نظریں اپنے اوپر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

اچھا انٹی میں چلتی ہوں اپ سے مل کر اچھا لگا عرشیہ بھی اٹھ کر چلنے لگی جب امید نے ارقم کی جانب دیکھا اور ارقم نے بھی مسکرا کر امید کی جانب دیکھا۔۔۔۔

ارقم یہ عرشیہ کیا کہہ رہی ہے کہ اس کی بیٹی ہے کیا وہ شادی شدہ ہے مسرت بیگم نے حیرانگی سے ارقم کی جانب دیکھ کر سوال کیا۔۔۔۔

نہیں دادو یہ شادی شدہ نہیں ہے مجھے لگتا ہے یہ اس کے بھائی کی بیٹی ہو گی کیونکہ اس دن مال میں بھی انہوں نے کہا تھا کہ یہ اس کی بیٹی ہے بھی اور نہیں بھی شاید اپنے بھائی کی بیٹی پال رہی ہوں اس نے اسے اپنی بیٹی کا لیکن میں نے پتہ کروایا ہے ان کی شادی نہیں ہوئی ویسے بھی دادو ان کی شادی ہوئی بھی ہوتی نا تو یقین کریں ان کی شادی تڑواتے ہوئے میرے ضمیر بالکل ملامت نہ کرتا کیونکہ سنہری سے میں پیار کرتا ہوں اور میں ان سے ہمیشہ کے لیے ہی پیار کرتا رہوں گا اور یہ صرف میری ہے۔۔۔""

لیکن پیار میں زبردستی نہیں ہوتی ارقم۔۔۔"

میں نے کب کہا دادو میں زبردستی کرو گا دیکھنا ایک دن یہ بھی پیار کرے گی مجھ سے اس دن مجھے سکون آئے گا۔۔۔""

شرم کرو تم دادو کے سامنے کیسی باتیں کر رہے ہو چلو اب گھر چلتے ہیں میں بھی یہاں بیٹھ بیٹھ کے تھک گئی ہوں چلو یہاں پرانے کا ایک فائدہ تو ہوا کہ میں نے تمہاری سنہری سے مل لیا وہ واقعی ہی بہت پیاری ہے اللہ تم دونوں کو ایسا ہی رکھے اور میں جلدی ہی ان کے گھر جاؤں گی تمہارا اشتہ مانگنے کے لیے۔۔۔۔

تھینک یو تھینک یو سو مچ دادو ارقم دادو کے گلے لگا اور پھر دونوں اپنے گھر چلے گئے۔۔۔۔""

""""----------

دل کے پیپر سٹارٹ ہونے والے تھے اسی لئے اسے سکول سے چھٹیاں تھی تبھی وہ کمرے میں بیٹھی کتابیں ہی پڑھ رہی تھی جب تانیہ پھر سے اس کے کمرے میں داخل ہوئی تانیہ کو دیکھ کر دل نے گھور کر تانیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

پھر اگی آپ تانیہ آپی دل نے اپنے دانت کچکچاتے ہوئے تانیہ کو کہا۔۔۔

کیوں کیا ہوا ہے دل تم ایسا مجھے کیوں کہہ رہی ہو بس تم نے کل دیکھ لیا نا کہ تمہارا ہی جان مجھ سے بھی پیار کرتا ہے وہ میرے کتنا قریب تھا۔۔۔۔

نہیں تانیہ اپی وہ صرف آپ گرنے لگی تھی تو میرے ہی جان نے اپ کو گرنے سے بچایا تھا اگر اپ گر جاتی نا تو اپ کی جو ہڈی پیسلی تھی وہ ٹوٹ جاتی ویسے اچھا ہی تھا اپ کو گرنے سے نہ بچاتے دل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دل کی بات سنتے تانیہ نے غصے سے دل کی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ مجھے بچا نہیں رہا تھا تمہارے وہاں سے جانے کے بعد کیف نے مجھے یہاں پر کس بھی کی تھی اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تانیہ نے جھوٹ بولا جب دل نے انکھیں نکالتے ہوئے تانیہ کو دیکھا۔۔۔۔

نہیں وہ کس نہیں کر سکتے اور خبر دار میرے ہبی جان کے بارے میں اپ نہ کچھ کہا تو وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں انہوں نے مجھے کل رات کہا ہے کہ مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے اور انہوں نے میری ماں کی وجہ سے شادی کی تھی لیکن وہ ہمیشہ میرے پاس ہی رہیں گے دل کے دل میں پھر سے ایک ڈر بیٹھ گیا جو اس کے چہرے پر صاف نظر ارہا تھا لیکن وہ عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تانیہ کے سامنے اپنے ڈر کو ظاہر نہیں کر رہی تھی لیکن تانیہ کی گہری نظریں دل کا ڈر بھانپ گئی تھیں۔۔۔۔

اچھا تمہیں اگر اپنے ہبی جان پر اتنا ہی بھروسہ تو پھر ڈر کیوں رہی ہو تانیہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

میں میں تو نہیں ڈر رہی اور ویسے تانیہ آپی میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ میں اپنے ہبی جان کے بارے میں ایسی باتیں سنوں تو اپ یہاں سے جائیں مجھے پیپر کی تیاری کرنی ہے رات کو اکر ہبی جان نے مجھ سے ٹیسٹ بھی لینا ہے اور پھر ہم نے باہر بھی گھومنے پھرنے بھی جانا ہے دل جان بوجھ کر تانیہ کو جلانے کے لیے ایسا کہا۔۔۔۔

اچھا باہر گھومنے پھرنے جانا ہے چلو ٹھیک ہے پھر میں چلتی ہوں لیکن یاد رکھنا تمہارا ہبی جہاں تمہیں بہت جلد چھوڑ دے گا تانیہ جاتے جاتے اس کے دماغ اور دل میں یہ بات بٹھا گئی تھی اور ایک پل کو مڑی دیکھتے ہوں تم لوگ کیسے رات کو گھومنے پھرنے جاتے ہو یہ کہتے ہیں تانیہ چلی گئی جب کہ دل نے غصے سے تانیہ کی جانب دیکھا اجاتی ہے مجھے بھڑکانے کے لیے اچھی طرح جانتی ہوں میک اپ والی باجی کو سکون تو لینے دیتی نہیں ہے میرے ہبی جان کے ساتھ چپکتی رہتی ہیں اپنا سر جھٹکتے ہوئے دل پھر سے کتاب کی جانب دھیان دینے لگی لیکن اس کا بار بار دھیان تانیہ کی باتوں کی طرف جا رہا تھا کہ اگر اس کے ہبی جان نے سے چھوڑ دیا تو۔۔۔

نہیں ہبی جان نے کہا ہے وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے میں تو ان کی چھوٹی سے چار فٹی بیوی ہوں نا تو وہ مجھے کیسے چھوڑ سکتے ہیں لیکن اگر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا تو اور اگر یہ میک والی باجی انہیں مجھ سے دور لے گئی تو نہیں نہیں میں اللہ جی میرے ہبی جان کو کبھی مجھ سے دور مت کریے گا یہ سوچتے ہی دل کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے دل نے اپنی انکھوں سے انسو صاف کیے اور کتاب کی طرف دھیان لگا دیا۔۔۔۔۔

"""""----------

دل ابھی تانیہ کے جانے کے بعد پڑھنے لگی تھی جب طہام کمرے میں داخل ہوا دل دیکھو نہ ساحل کب سے رو رہا ہے چپ ہی نہیں کر رہا ایک تو ماما ساحل کو میرے حوالے کر گئی کہ میں اسے سنبھالوں اور خود باہر چلی گئی ہیں طہام ساحل کو اپنے کندھوں سے لگائے کمرے میں داخل ہوا اور دل سے کہنے لگا۔۔۔

ارے میرا بھائی رو کیوں رہے ہو دل بھی اپنی کتابیں سمیٹتی ہوئی طہام کے ہاتھوں سے ساحل کو لیا اور اسے دیکھ کر کہنے لگے ساحل تو اپنی بہن کو دیکھ کر اور زور زور سے رونے لگا کیونکہ اسے اپنی ماں کی عادت تھی جب جو کہ امنہ تھی وہ تو کم ہی دل اور کیف کے پاس اتا تھا۔۔۔

دیکھو نا بہن کو دیکھ کر رونے لگ گیا ہے کیا حال ہے اس کا دل نے گھور کر ساحل کو دیکھا۔۔۔

ارے دل اسے ڈانٹو تو مت اسے چپ نہیں ہو گا مجھے لگتا ہے اسے بھوک لگی ہوئی ہے اور میں اسے تانیہ چڑیل کو بھی نہیں کہہ سکتا اب ہم اس کو کیا کھلائیں تاکہ چپ کر جائیں اور ماما اپنا موبائل بھی گھر چھوڑ گئی ہیں پتہ نہیں کہاں چلی گئی اور کب تک گھر میں ائیں گے۔۔۔۔

اچھا اچھا تم پریشان مت ہو طہام ہم چلتے ہیں کچن میں اس کے لیے دودھ بناتے ہیں اس کو پلاتے ہیں کیا پتہ یہ دودھ پی کر سو جائے اور ہمیں بھی تھوڑا سکون اجائے چلو اٹھاؤ اسے مجھ سے تو اٹھایا نہیں جائے گا دل نے دوبارہ سے ساحل کو طہام کے گود میں رکھا اور اگے کا چلنے لگی طہام نے بھی ساحل کو اٹھایا اور چلنے لگا۔۔۔۔

اب طہام اور دل کچن میں کھڑے تھے ان دونوں کو دودھ بنانا ہی نہیں اتا تھا اور پتہ بھی نہیں تھا کہ اس کو دودھ کیسے بنا کر دیتے ہیں۔۔۔

طہام اب کیا کریں مجھے دودھ بنانا نہیں اتا تم ہی کچھ کرو نا اسے تو کرسی پر بٹھاؤ اس کے اگے یہ کھلونا رکھو طہام نے دل کی بات سنتے ساحل کو کرسی پر بٹھایا اور خود پین لا کر اس میں ڈودھ ڈالا اور چولہے پر رکھ دیا۔۔۔۔۔

ویسے طہام کیوں نہ ہم رات کو ہبی جان کے ساتھ باہر گھومنے چلیں کیا خیال ہے دل طہام کو باتوں میں لگانے لگی جبکہ دونوں اب ساحل کے پاس کھڑے تھے اور ساحل ارام سکون سے ٹکر ٹکر دونوں کو باتیں کرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ہاں دل تو میرا ابھی کر رہا ہے گھومنے کو تو رات کو بھائی اے گا تو پھر ان سے بات کروں گا۔۔۔۔

اوشٹ میں تو اپنی مینا کو کچھ کھیلانا ہی بھول گئی اسے بھی تو بھوک لگی ہو گی نا۔۔۔۔

ایک تمہاری مینا اس سے میں بڑا تنگ ہوں جب بھی میں کمرے میں جاتا ہوں مجھے کہتی ہے موٹو پانڈا موٹو پانڈا تم نے سکھایا نہ اسے موٹو پانڈا موٹو پانڈا کہنا طہام نے دل کے سر پر ایک چپ لگائی جب دل نے اپنے کمر پر ہاتھ رکھے طہام کو دیکھا ہاں تو کم کھایا کرو نا تم ہو موٹو پانڈا تب میری مینا کہہ جاتی ہو تو پھر کیا گناہ ہو جاتا ہے۔۔۔

دونوں ہی باتیں کرتے کرتے یہ بھول گئے تھے کہ انہوں نے دودھ چولہے پہ رکھا ہوا ہے۔۔۔

تم کہتی ہو تو بس بہت ہے نا اس طوطے کو سکھانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ دل کچھ اور کہتی طہام کی نظر دودھ پہ گئی جو اب ابل ابل کے باہر گر رہا تھا اوشٹ یہ کیا ہو گیا طہام نے جلدی سے وہ پین پکڑا اور سائیڈ پر رکھ دیا سارا دودھ چولہے پر گر گیا تھا۔۔۔۔

اوشٹ یہ کیا ہو گیا دل نے جلدی بازی میں چولہے کو ہاتھ لگا لیا چولہا گرم تھا اس وجہ سے دل کی انگلیاں لال سرخ ہو گئی تھی اور ایک چیخ دل کے منہ سے نکلی تھی۔۔۔۔

افف دل تمہیں کس نے کہا تھا گرم گرم چولہے پہ ہاتھ رکھو ایک تو تم بھی نہ اور اب یہ دودھ بھی سارا ابل گیا ہے اب ساحل کو کیا دو اب وہ ہمارے طرف دیکھ رہا ہے کہ ہم اسے کچھ دیں۔۔۔۔

تمیں ساحل کی پڑی ہے طہام دیکھو نا میرا ہاتھ جل گیا ہے میں ہی جان کو بتاؤں گی طہام نے میرا ہاتھ جلایا ہے دل شوشوں کرتے ہوئے معصومیت سے بولی۔۔۔۔

ارے دل مجھ معصوم پر رحم کرو میرے پہ کیوں الزام لگا رہی ہو کیوں بھائی سے میری جان نکلوانی ہے میں نے تمہارا ہاتھ نہیں جلایا ہے تمیں کس نے کہا تھا گرم چولے پہ ہاتھ رکھو۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میری ہی غلطی ہے لیکن اب ساحل کو کیا دے اتنا سا دودھ پڑا ہوا تھا وہ بھی ختم ہو گیا ہے اب ایسا کرتے ہیں اسے روٹی بنا کے دیتی ہوں۔۔۔

پہلے تم نے کبھی روٹی بنائی ہے جو ابھی روٹی بناؤ گی۔۔۔۔

نہیں تو ایسا کرتے تم اپنا موبائل لے کے اؤنیٹ سے دیکھتے ہیں روٹی کیسے بنتی ہے۔۔

ہاں ائیڈیا تو اچھا ہے رکو میں موبائل لے کے اتا ہوں یہ کہتے ہوئے طہام اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ دل اب ساحل کے پاس اگئی تھی تم روٹی کھاؤ گے نا!!!!!!اکرو دیکھو تمہارے دانت ہیں کہ نہیں دل ساحل کا منہ پکڑتے ہوئے اس کا کھولنے کی کوشش کرنے لگے جب ساحل نے اپنا باجا بجانا شروع کیا تھا۔۔۔۔

اوئے چپ کرو میں تو تمہارا منہ دیکھ رہی تھی تمہارے دانت ہے کہ نہیں لیکن تم نے تو رونا شروع کر دیا ہے اچھا رکو تمہارے لیے روٹی بناتی ہوں وہ تم کھانا۔۔۔۔

اتنے میں طہام بھی کمرے سے اپنا موبائل لے کر کچن کی جانب ایا اور روٹی بنانے سیکھنے لگا یوٹیوب سے اس نے جیسے جیسے روٹی بنانا دکھا رہے تھے ویسے ویسے دل اور طہام دونوں روٹی بنانے لگے۔۔۔۔

جب اچانک سے طہام نے شرارت کرتے ہوئے تھوڑا سا اٹا لے کر دل کے منہ پر لگایا دل نے منہ کھول کر طہام کی جانب دیکھا اور پھر اسی شرارت کرتے ہوئے مٹھی بھر سوکھا اٹا لے کر اسے طہام کے اوپر پھینکا اور طہام کے پورے چہرے اور بالوں پر سارا اٹا پھیل گیا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا دیکھا میرے ساتھ شرارت کرنے کا انجام اب اپنے شیشے میں دیکھو کیا حال ہے طہام نے اپنا موبائل کا کیمرہ کھول کے دیکھا تو پورا سر اور چہرہ اٹے سے بڑھا پڑا تھا۔۔۔

یہ کیا کیا ہے تم نے سارا مجھے گندا کر دیا اب مجھے نہانا پڑے گا۔۔۔۔۔

تو پہلے تم نے لگایا ہے نا اس کے بعد میں نے لگایا ہے۔۔۔۔۔

لیکن میں نے تو تھوڑا سا لگایا تم نے تو اتنا زیادہ لگا دیا یہ لو تمہیں بھی لگاتا ہوں پورے کا پورا سوکھے آٹے کا ڈبہ پکڑ کر اس نے دل کے اوپر پھینک دیا اور دل کے پورے لمبے بال اور کپڑے سارے اٹے سے بھر گئے تھے دل انکھیں پھاڑے منہ کھولے اب طہام کو دیکھ رہی تھی جو ہنستا ہوا ساحل کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ تم نے کیا کر دیا طہام سارا اٹا میرے اوپر گرا دیا ہے اب مجھے نہانا پڑے گا۔۔۔۔

ساحل بیچارہ اپنا رونا چھوڑ کر ان دونوں نمونوں کو دیکھ رہا تھا جو اپس میں ہی لڑتے جا رہے تھے ساحل کو بھول گئے تھے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ دل کچھ اور کہتی کیف اور امنہ ایک ساتھ ہی گھر میں داخل ہوئے تھے ماما اپ کہاں گئی تھی۔۔۔

وہ بس ایک دوست بیمار تھی میں اس کے گھر گئی تھی۔۔۔۔

امنہ اور کیف باتیں کرتے ہوئے جب کچن کے پاس گزرنے لگے تو دونوں کو ہی کچن میں کچھ گڑبڑ محسوس دونوں نہیں ایک ساتھ کچن میں دیکھا اور دونوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گی جہاں دل اور طہام ایک ساتھ کھڑے اٹے میں لتھڑے ہوئے تھے اور ساحل بیچارا کرسی پر بیٹھا دونوں کو بیچارگی سے دیکھ رہا تھا بھوک تو جیسے اس کی کہی بھاگ ہی گئی تھی۔۔۔۔

دل طہام۔۔۔ساحل۔۔۔۔کیف نے دل اور طہام کو پکارا اور امنہ تو جلدی سے ساحل کے قریب گئی اور اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے ساحل زور زور سے رونے لگا جیسے وہ شکایت کر رہا ہو کہ انہوں نے اپنا ڈرامہ شروع کر دیا تھا اور مجھے کچھ کھلایا ہی نہیں جبکہ کیف اور امنہ کو دیکھتے دل اور طہام نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر کیف کی جانب۔۔۔

تم دونوں نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے پاگل ہو گئے ہو تم دونوں کیف نے دونوں کو ڈانٹنے والے انداز میں کہا۔۔۔

اس نے کیا ہے دونوں نے ایک دوسرے کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

تم دونوں مجھے شرافت سے بتاؤ گے یہ تم دونوں کیا کر رہے تھے اور یہ سارے کپڑے کیوں گندے کیے ہوئے ہیں اٹے کی وجہ سے بچے ہو کیا تم دونوں کیف کو تو دل کی حالت دیکھ کے ساتھ غصہ ارہا تھا جو پوری کی پوری اٹے سے بھری پڑی تھی۔۔۔۔

ہی جان میں تو ساحل کے لیے روٹی بنا رہی تھی پہلے طہام نے میرے منہ پر اٹا لگایا پھر میں نے اس کے بالوں اور منہ پر لگا دی اور اس نے پورے کا پورے کا پورا اٹا میرے اوپر گرا دیا میں نے کچھ نہیں کیا دل معصومیت سے کیف کے پاس جاتے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی جیسے وہ بہت ہی معصوم ہو۔۔۔۔

دل مجھے تمہارا ابھی پتہ ہے تم کتنی معصوم ہو اسی لیے چپ ہو جاو اور طہاں تم نے کیا شرارت کی تھی۔۔۔

بھیا میں نے تو ویسے ہی شرارت کی تو مجھے کیا پتہ تھا میرے اوپر اٹا گرا دے گی اور پھر میں نے بھی اس کے پر گرا دیا۔۔۔۔

تم دونوں کے چکر میں نا ساحل بھوکا رہ گیا ہے اگر یہی ڈرامے کرنے تھے تو تانیہ کو بلا لیتے وہ روٹی پکا دیتی ساحل مزید روتا ہوا جا رہا تھا جب کیف نے دونوں اور غصے سے دیکھا چلو طہام دفعہ ہو جاؤ اپنے کمرے میں اور تم بھی دل اپنے کمرے میں جلدی سے فریش ہو جاؤ جب میں کمرے میں اؤں تو مجھے تم صاف ستھری نظر اؤ سمجھی کیف نے کچھ زیادہ ہی ڈانٹ دیا تھا جب دل کی گرے انکھیوں میں ہلکی ہلکی نمی ائی۔۔۔۔

دل جلدی سے کیف کے پاس سے گزرنے لگی جب وہ امنہ کے پاس رکی انٹی اپ بہت اچھی ہیں اپ میرے بھائی کا بہت زیادہ خیال رکھتی ہیں مجھے روٹی بنانا نہیں اتی تھی نا اس لیے بس یہ سب ہو گیا اب اسے کچھ کھلا دیجیے گا رو رہا ہے یہ کہتے ہوئے بنا کیف کو دیکھیں جلدی سے بھاگ گئی اب وہ پکا کیف سے ناراض ہونے والی تھی۔۔۔۔

جب کہ دل کے اس طرح کہنے سے امنہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ائی۔۔۔۔

ماماپ ساحل کو چپ کروائیں اسے کچھ کھانے کے لیے دیے میں کمرے میں جارہاہوں کیف یہ کہتے ہوئے کمرے میں گیا دیکھا دل واقعی کپڑے لیے باتھ روم میں گھسی ہوئی تھی۔۔۔۔"""

"""،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار عرشیہ کے روم میں امید کو گود میں لیے بیٹھا ہوا تھا اور امید بھی ٹکر ٹکر اسے دیکھ رہی تھی اور کبھی وہ اس داڑھی کو ہاتھ لگاتی کبھی اس کے بٹنوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتی ہوں اور اس کی یہ حرکتیں دیکھ ضمار کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ضمار کو پھر سے وہ بات یاد آئی کے اگر وہ ٹائم سے نا پہنچا نتا تو امید کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔

اس سے پہلے کے ضمار کچھ کہتا عرشیہ کمرے میں داخل ہوئی اور امید کو پھر سے ضمار کے ہاتھوں میں دیکھ کر جلدی سے اسے پکڑا تم یہاں پہ کیا کر رہے ہو ضمار تمہیں میں نے ابھی تک معاف نہیں کیا جو تم میری امید کو اپنے ہاتھوں میں لے کر بیٹھ گئے کیوں اسے پھر کہیں پر دینے جارہے تھے عرشیہ نے تلخ لہجے میں کہا اور عرشیہ کا تلخ لہجہ ضمار کے دل کو لگا۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو عرشیہ میں اب امید کو کبھی اپنے سے دور نہیں کر سکتا اور تم مجھ سے کس لہجے میں بات کرتی ہوں یہ میری بھی بیٹی ہے اور اسے پکڑنے کا حق میرا بھی ہے تم کون ہوتی ہو مجھے میری امید سے دور کرنے والی ضمار بھی عرشیہ کی بات سن کر غصے میں آگیا تھا وہ دو دن ہو گئے تھے اس کی یہی طعنے سن رہا تھا لیکن اب تو اسے غصہ آگیا تو اس نے عرشیہ کو بھی سنا دیا۔۔۔۔

میں اس کی ماں ہوتی ہوں تم شاید بھول رہے ہو تم بھی شاید اسے یتیم خانے۔۔۔

بس بھی کرو عرشیہ وہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی اور میں اس غلطی کو مانتا ہوں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم امید کو مجھ سے دور کر سکتی ہو یا مجھے امید سے دور کر سکتی ہو یہ میری شہزادی تھی شہزادی ہے شہزادی ہی رہے گی ضمار نے امید کو اپنے سینے سے لگایا اور ایک بوسہ اس کے ماتھے پڑھ دیا۔۔۔۔

اس کی نیلی انکھیں مجھے تمنا کی یاد دلاتی ہیں اس کی شرارتیں مجھے میری تمنا کی یاد دلاتی ہیں میں نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی تھی امید تمہیں خود سے دور کر کے لیکن تم میری شہزادی ہو میرا بچہ کبھی اپنے باپ سے بدگمان مت ہونا میں تمہارے بغیر اب نہیں رہ سکتا ہوں تمہیں لایا تو میں اغواہ کر کے تھا ایک بدلہ لینے کے لیے لیکن میں نہیں جانتا تھا تم ہماری زندگیوں میں ایک اہم حصہ بن جاؤ گی میں تمہارے لیے اپنی جان بھی دے سکتا ہوں امید ہمیشہ اپنے باپ کے ساتھ رہنا نہ جانے کیسا یہ رشتہ ہے ایسا لگ

رہا ہے جیسے ہمارے درمیان ایک روح کا رشتہ ہے جو کبھی بھی الگ نہیں ہو گا یہ کہتے ہوئے ضمار کی انکھوں سے انسو نکل کر امید کے گال پر گرا تھا۔۔۔

ضمار کی باتیں سن کر عرشیہ کی انکھوں میں بھی انسوائے ریلیکس ہو ضمار سوری مجھے تم سے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیے تھہ لیکن مجھے غصہ تھا اس وجہ سے لیکن یہ ہماری بیٹی ہے ہماری تینوں کی شہزادی اور ہم اسے کبھی اپنے اپ سے دور نہیں ہونے دیں گے۔۔۔۔

اگر کسی نے دور کرنے کی کوشش بھی کی نہ عرشیہ تو اس کو ایسی عبرتناک موت دوں گا کہ وہ ساری زندگی نہیں بھول پائے گا۔۔۔۔

ضمار اگر کیف اور دل نے اکر امید۔۔۔۔

بس عرشیہ اس کے اگے کچھ مت کہنا کیف اور دل کو کبھی پتہ ہی نہیں چلے گا کہ امید انہی کی بیٹی ہے دل کی بہن ہے۔۔۔۔

اب مجھے میری بیٹی کے ساتھ کچھ ٹائم گزارنا ہے ضمار نے امید کو اپنے بازو میں لے کر اوپر کو اچھالا تو ایک کھلکھلاہٹ امید کی کمرے میں گونجی تھی۔۔۔۔۔

میری بے رنگ دنیا میں۔۔۔۔

میرے ساتھ تیرا ہونا۔۔۔۔۔

زمار امید کو لیے اپنی گود میں گول گول گھومنے لگا اور امید ہنستے ہوئے جا رہی تھی عرشیہ ان دونوں کا رشتہ دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے راحت کیوں دے جاتا ہے۔۔۔۔۔

ضمار نے جیسے ہی امید کے ناک سے اپنی ناک رگڑتے ہوئے اپنے سینے سے لگایا تبھی امید نے ضمار کے کان کو اپنے دانتوں تلے لے کر جو ابھی نکلے بھی نہیں تھے اس سے کاٹنا شروع کیا کہ ضمار کا اپنے کان میں گدگدی کمرے میں گونجا بہت شرارتی ہو گئی ہے عرشیہ یہ دانت ابھی نکلے نہیں ہے اور کاٹنے کو دوڑتی ہے یہ پتہ نہیں جب اس کے دانت نکلیں گے تو یہ کیا کرے گی کہاں کہاں کاٹے گی۔۔۔۔

ہاں شرارتی تو بہت ہو گئی اب اس نے ہلکا ہلکا چلنا شروع کر دیا ہے نا کہیں بھی گھس جاتی ہے اور مجھے اسے ڈھونڈنا پڑتا ہے اس کا بہت سارا خیال رکھنا پڑے گا یہ نہ ہو کہیں پر چلی جاے اور ہمیں پھر سے پتہ نہ چلے۔۔۔""

داید بھی کمرے میں داخل ہوا تو دونوں کو باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر وہ بھی پاس اکھڑا ہو گیا اگر تم دونوں کی باتیں ختم ہو گئی ہوں گی تو بھئی ہمیں بھی ساتھ ملالو کہ ہم سے کیا دشمنی ہے عرشیہ داید کو دیکھتے ہوئے تھوڑا دور ہو کر کھڑی ہو گئی داید نے یہ حرکت عرشیہ کی دیکھی تھی لیکن اس کے دل میں درد ہوا ضمار کے سامنے وہ اگنور کر گیا اور شاید یہی سوچ رہا تھا کہ عرشیہ ابھی تک اسی بات سے ناراض ہیں لیکن عرشیہ اسی لیے دور ہوئی تھی کیونکہ ضمار سامنے تھا اور شادی کے بعد اسے شرم و حیا ار ہی تھی اس لیے وہ ضمار کے لیے ذرا داید سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

ہاں ہاں تم بھی پیار کرو امید سے تمہاری بھی بیٹی ہے ضمار نے جیسے ہی امید کو داید کی گود میں دیا داید نے بھی ایک پیار بھرا بوسہ امید کے گال پر دیا اور داید کے داڑھی کی چبن امید کو اپنے گالوں پر محسوس ہوئی تو وہ رونے لگی۔۔۔

کیا کرتے ہو داید میری بیٹی کو تمہاری داڑھی چھب رہی ہے جب بھی ایندہ میری بیٹی کے پاس آؤ اپنی داڑھی اتروا کے انا امید کو روتے ہوئے دیکھ کر ضمار نے داید کو ڈانٹا۔۔

واہ واہ کیا بات ہے تمہاری داڑھی نہیں چبھتی امید کو میری ڈار ھی زیادہ چبھتی ہے یہ تو اچھی بات نہیں ہے اور امید داید نے ایک پیارا سا کیوٹ سا منہ بنایا تو اس کا منہ دیکھتے ہوئے امید جو رو رہی تھی ڈرامے بازی کر رہی تھی وہ داید کا چہرہ دیکھتے ہوئے ہنسنے لگی۔۔۔۔

ہاہا ہماری شہزادی داید درمیان میں کھڑا ہو گیا امید کو بازو میں لیے کھڑا ہو گیا اور ایک سائیڈ پہ عرشیہ تھی اور ایک سائیڈ پہ ضمار تھا ضمار نے موبائل نکال کر تینوں کی سیلفی لی۔۔۔

پھر داید نے اپنی ہی گود میں کھڑے ہوتے ہی امید کو بٹھایا بازوں میں اور پھر سے تینوں نے ایک سیلفی لی ضمار یہ تصویر بڑی کر کے تم اپنے کمرے میں بھی لگانا اور ہمارے کمرے بھی لگا دینا کتنی پیاری تصویر ائی ہے یہاں پہ ہماری امید کتنی پیاری لگ رہی ہے نا عرشیہ امید کے گولو مولوں سے گال کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اب وہ تینوں ہی کبھی امید تو کوئی کھینچتا تو کبھی کوئی کھینچتا تینوں ہی امید کے ساتھ بزی ہو گئے تھے اور امید بیچاری کبھی اس کے بازو میں کبھی اس کے بازو میں جاتے جاتے سو گی۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 48 ❤□❤□

کیف کمرے میں ایا تو دل ابھی تک واش روم میں ہی فریش ہو رہی تھی جیسے ہی وہ فریش ہو کر باہر نکلی اس نے کیف کو اگنور کر کے بستر میں گھس گئی کیف کو پتہ تھا کہ اس نے اسے ڈانٹا ہے اس لیے وہ ناراض ہو گئی ہے۔۔۔

دل میرے دل کیا ہوا ہے تم ناراض ہو گئی ہو کیا کیف اس کے پاس جا کر بیٹھا تو دل نے دوسری طرف منہ موڑ لیا آپ مجھ سے بات مت کریں اپ نے مجھے ڈانٹا ہے مجھے اپ سے بات نہیں کرنی ہے۔۔۔

اچھا ناسوری مجھے معاف کر دو وہ تم تو اتنی گندی ہوئی تھی اس لیے مجھے غصہ اگیا تھا اسی لیے ڈانٹ دیا سوری نا کیف اپنے کان سے پکڑ کر سوری کہنے لگا جب دل نے اپنے ہبی جان کو دیکھا اچھا ٹھیک ہے ہبی جان اب سوری مت کہا کرے مجھے اچھا نہیں لگتا ہے اور میں ناراض بھی نہیں ہوں میں تو جان بوجھ کر آپ کو تنگ کر رہی تھی مجھے پتہ تھا میری غلطی ہے اسی لیے میں ناراض نہیں ہو رہی ہوں۔۔۔

اچھا میری دل تو بہت سمجھدار ہو گئی ہے اچھی اچھی باتیں کرنے لگی اچھا ہوا تم اپنے ہبی جان سے ناراض نہیں ہوں اور تمہارے پیپر کی تیاری کیسی ہے۔۔

ہبی جان صبح سے میں پڑھ رہی تھی اور تھک گئی ہوں کہیں باہر گھومنے چلیں۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے دل کہیں پہ گھومنے جانے کی تھک گئی ہو نا تمہیں سونا بھی چاہیے اب ویسے بھی میں بھی بہت تھک گیا ہوں مجھے بھی نیند ارہی ہے۔۔۔۔

ہبی جان پتہ نہیں میرے پیٹ میں بہت درد ہو رہی ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے دل تم ٹھیک تو ہو نا کیا ہوا تمہارے پیٹ کو۔۔۔ کیا کھایا ہے تم نے جو تمہارے پیٹ میں درد ہو رہی ہیں کیف تو پریشانی سے دل کے پیٹ پر ہاتھ لگا کر پوچھنے لگا۔۔۔

پتہ نہیں ہبی جان جب اپ ائے تھے نا تو تب سے میرے پیٹ میں درد ہو رہی تھی اور مجھے واش روم میں نہا رہی تب بھی مجھے بہت درد ہو رہی تھی اور ابھی بھی بہت زیادہ ہو رہی ہے۔۔۔۔

دل میرا بچہ تم ٹھیک تو ہو نا تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلوں۔۔۔

پتہ نہیں ہبی جان مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں ارہا ہے۔۔۔۔

چلو اٹھو دل تمہیں میں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں یہ پیٹ کے درد بہت خراب ہوتی ہے جیسے ہی کیف نے دل کو اٹھایا جہاں دل بیٹھی تھی وہاں خون کا داغ تھا ایک پل کو تو وہ خون دیکھ کر کیف پریشان ہوا دل یہ کیا ہوا ہے دل کو کھڑا کیا اور دل کے پیٹ میں بے انتہا درد ہو رہے تھے پتہ نہیں ہبی جان یہ خون کدھر سے اگیا۔۔

کیف کو تھوڑا عجیب لگا اس نے ایک نظر دل کی جانب دیکھا اور پھر اسے دوبارہ سے بیڈ پر بٹھایا دل تم یہاں پر بیٹھو میں ابھی ماما کو بلا کے لے کر اتا ہوں کیف جلدی سے امنہ کے کمرے میں گیا۔۔۔۔

امنہ جو ساحل کو سلا کے اب خود بھی لیٹ رہی تھی کیف کے بلانے سے اس کی جانب متوجہ ہوئی ہاں کیف کیا ہوا۔۔۔

اپ ذرا میرے کمرے میں چلیں وہ دل کے پیٹ میں درد ہو رہی ہے اور خون بھی ہے۔۔۔

کیف نے کہا تو امنہ سمجھ گئی تھی تم چلو میں اتی ہوں کیف سر ہلا کا کمرے میں چلا گیا امنہ نے اپنے کمرے سے کچھ سامان لیا اور کیف کے کمرے کی جانب چلی گئی۔۔۔

دل اپنا پیٹ پکڑے وہاں ہی بیڈ پر بیٹھی کراہ رہی تھی۔۔۔

ہبی جان مجھے بہت درد ہو رہا ہے کچھ کرے نہ اتنے میں کیف کچھ کہتا امنہ بھی کمرے میں داخل ہوئی تھی کیف تم کچن میں جاؤ کچھ پانی گرم کر کے بوتل میں ڈال کے لے کر اؤ اس کی طبیعت خراب ہے اسے کچھ ہیٹ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

او کے ماما میں ابھی جاتا ہوں یہ ٹھیک تو ہے نا کیف کو پریشانی ہوئی۔۔۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے وہ تم جاؤ کیف سر ہلاتا ہوا کمرے میں چلا گیا جب دل نے ڈرتے ہوئے امنہ کی طرف دیکھا۔۔۔

تمہیں درد کب سے ہو رہی ہے دل امنہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کا بال سہلاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگ۔۔۔

آنٹی مجھے صبح سے درد ہو رہی تھی لیکن ابھی بھی میں نہا کے نکلی ہوں نا تو مجھے بہت زیادہ درد ہونے لگ گئی تھی مجھے کیا ہوا ہے کیا مجھے کوئی بیماری ہو گئی ہے کہ انٹی میں مر جاؤں گی کیا دل شوشوں کرتے ہوئے معصومت سے بولی کہ امنہ کو اس کے معصومیت پر جی بھر کے پیار ایا۔۔۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے دل تم نہیں مرو گی تم میرے ساتھ آؤ امنہ دل کو دیکھ کر چینجنگ روم میں چلی گئی۔۔۔۔

جیسے ہی وہ چینجنگ روم سے باہر آئی امنہ نے دل کو پکڑا اور صوفے پر بٹھایا اور جلدی سے بیڈ شیٹ چینج کر کے کیف کی آنے سے پہلے پہلے دل کو وہاں پر لٹا دیا۔۔۔

دل تم یہاں ہی لیٹی رہو ٹھیک ہے جب تک تمہیں درد کم نہیں ہو جاتا تم یہاں ہی لیٹی رہنا تمہیں کھانا وغیرہ یہاں ہی دے دیا جائے گا اتنے میں کیف بھی کمرے میں داخل ہوا مایہ میں پانی لے آیا ہوں اسے کیا ہوا ہے ماما دل ٹھیک تو ہے نا کوئی بیماری تو نہیں ہو گئی اسے۔۔۔

کیف میری بات سنو کیف کے ہاتھوں سے بوتل لے کے اسے دل کے پیٹ پر رکھا اور کیف کو لے کر الگ چلی گئی اور پھر امنہ نے اسے سمجھایا جب امنہ کی بات سن کر کیف کا چہرہ لال سرخ ہوا تھا اس نے دل کے جانب دیکھا جو کبھی ادھر پلٹ رہی تو کبھی ادھر پلٹ رہی تھی۔۔۔

کیف وہ ابھی بچی ہے اور ابھی اس کا پہلی دفعہ تمہیں اس کا اچھے سے خیال رکھنا ہو گا کیا پتہ وہ تم پر چیخے بھی چلائے بھی تم پر غصہ بھی کریں ناراض ہو جائے کچھ کھانے کو دل کرے تمہیں اسے دینا ہو گا ٹھیک ہے۔۔۔

جی ماما تھینک یو سو مچ میں اس کا اچھے سے خیال رکھوں گا۔۔۔

ابھی اسے ہیٹ دو اور اگر کچھ کھانے کا دل کرے تب بھی اسے دے دینا اسے ارام کرنے دو۔۔۔

جی ماما کیف کی بات سنتے ہی امنہ اپنے کمرے میں چلی گئی جب کیف دوبارہ سے دل کے پاس گیا۔۔۔

کہ اب دل کا یہ حال تھا کہ وہ کیف سے منہ چھپاتی پھر رہی تھی جو کچھ امنہ نے اسے بتایا تھا وہ اتنی بھی بچی نہیں تھی کہ اسے کچھ سمجھ نہ آتی اسے کیف کے سامنے بے حد شرم ارہی لیکن پہلی ب دفعہ کیف نے اسے اپنے سامنے شرماتے ہوئے دیکھا تو کیف کو ہنسی ا رہی تھی۔۔۔۔

میرے دل تمہیں مجھ سے شرمانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارا شوہر ہی ہوں اور شوہر کے سامنے بیویاں ان دنوں میں شرماتی نہیں ہیں میں تمہارا بہت سارا خیال رکھوں گا تمہیں تھوڑی سی بھی درد ہوں تم نے مجھے بتانی ہے تمہیں کچھ بھی کھانے کسی بھی وقت دل کر تمہیں مجھے بتانا ہے ٹھیک ہے۔۔۔

ٹھیک ہے ہی جان لیکن ابھی تو مجھے درد ہو رہا ہے مجھے سونا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم ابھی سو جاؤ پھر تم صبح اٹھو گی تو مجھے بتانا ٹھیک ہے۔۔۔

جی ٹھیک ہے ہبی جان کیف نے دل کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کی کمر سہلانے لگا تا کہ اسے سکون کی نیند اجائے دلی بھی درد کی وجہ سے جلدی ہی نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح جیسے ہی دل کو ہوش ایا کیف پہلے ہی اٹھا ہوا تھا شکر ہے تم اٹھ گئی دل تمہیں ناشتہ وغیرہ کروا کر ہی میں نے افس میں جانا تھا۔۔۔

ہبی جان اج اپ نہ جائیں نا مجھے اپ کے ساتھ رہنا مجھے ابھی بھی بہت پین ہو رہا ہے دل کی انکھوں سے درد کی وجہ سے انسو نکلنے لگے تھے۔۔۔

کیف نے الماری میں سے ایک پیڈ نکال کر دل کو پکڑایا جاؤ دل چینج کرو تمہیں ماما نے بتایا ہے نا کیا کرنا ہے۔۔۔

پیڈ پکڑانے سے دل پھر سے شرم سے لال ہوئی تھی وہ جلدی سے سر ہلاتی پیڈ پکڑ کے باتھ روم میں بھاگ گئی ہے اس کے بھاگنے کی سپیڈ دیکھ کر مسکرانے لگا دل باہر ائی اسے ارام سکون سے کندھوں سے پکڑ کر بٹھایا اور اس کے سامنے ناشتہ رکھا تم ناشتہ کرو میری آج ایک امپورٹنٹ میٹنگ ہے میں جلدی ہی واپس اجاؤں گا ٹھیک ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہبی جان جلدی واپس ایئے گا ایسے ہی کیف سے ناشتہ کروا کر افس میں چلا گیا اور دل پھر سے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔"""

اب جو کیف نے اسے موبائل لا کر دیا تھا وہ اس کے ساتھ بزی ہو گئی تھی اپنی اور کیف کی پرانی ویڈیوز دیکھنے لگی تھی کچھ وہ ٹک ٹاک سے ویڈیو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار امید کے لیے کچھ میڈیسن اور پیمپرز لینے گیا تھا وہ کسی نوکر کو نہیں بھیجتا تھا وہ خود ہی امید کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے تھا لیکن ضمار کی خود بھی صبح سے طبیعت خراب تھی ابھی بھی وہ پیمپر اور میڈیسن لے کے روڈ کراس کر ہی رہا تھا اس سے پہلے کہ گاڑی اکر ضمار کو ہٹ کرتی بالکل ضمار کے قریب اکر گاڑی رکی تھی لیکن پھر بھی ضمار سے تھوڑی سی ٹکرائی اور ضمار کا سر گاڑی کی بونٹ پر لگا جس کی وجہ سے وہ نیچے گر گیا۔۔۔۔۔

ارقم نے جب دیکھا کہ سامنے اس کے گاڑی سے کوئی ٹکرا گیا ہے اور جلدی سے باہر نکلا اور دیکھا تو وہ ضمار تھا وہ جلدی ہی پہچان گیا تھا کہ اس کی پہلی ملاقات ہاسپٹل میں ہوئی تھی۔۔۔۔

سر اپ ٹھیک ہیں ار قم نے ضمار کو اٹھاتے ہوئے کہا جب ضمار نے بھی ار قم کو دیکھا ضمار کا سر چکرا رہا تھا اس کے ہاتھوں سے میڈ سن اور پیمپرز گر گئے گے ہاں میں ٹھیک ہوں ضمار نے ار قم کو سائیڈ پر کر کے اگے جانا چاہا جب پھر سے ضمار کو چکرایا ار قم نے ضمار کو گرنے سے بچایا سر ائے میں اپ کو گھر پر چھوڑاتا ہوں ار قم کو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ ضمار عرشیہ کا کچھ لگتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں تھینکس بر و میں چلا جاؤں گا ضمار نے منع کرنا چاہا جب ار قم نے زبردستی ضمار کو اپنی گاڑی میں بٹھایا جبکہ ضمار جو اپنی گاڑی میں ایا تھا وہ وہاں کی ہی کھڑی رہ گئی ار قم ضمار کو لے کر چلا گیا ضمار نے جب اپنے گھر کا ڈریس بتایا پہ تو ار قم حیران ہوا کہ اس کے اس پاس ہی عرشیہ کا گھر ہے۔۔۔۔

تھینک یو بر و مجھے سیفلی گھر پہنچانے کے لیے بس میری طبیعت کچھ صبح سے خراب تھی اسی لیے چکرا گئے۔۔۔

کوئی بات نہیں یہ تو میرا فرض تھا کہ اپ کو ٹھیک سے گھر پہنچانا اچھا چلو میں اب چلتا ہوں۔۔۔

نہیں نہیں تم اندر اؤ ایسے کیسے چائے پیے بغیر تو تمہیں نہیں جانے دوں گا ضمار نے ار قم کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

بائی داوے اپ کا نام ار قم نے ضمار سے نام پوچھا ضمار نے اپنا نام بتایا میرا نام ضمار اور تمھارا۔۔۔۔

میرا نام ار قم جبیل حمدانی۔۔۔۔۔۔

ار قم چلو اؤ اندر تمہیں اج چائے پلاتا ہوں ضمار ار قم کی بنا سنے اسے اندر لے گیا اور اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا۔۔۔

تم یہاں بیٹھو میں چائے کا کہہ کر اتا ہوں ضمار اپنے چکراتے سر کو پکڑتا ہوا اٹھ کے باہر چلا گیا اور ار قم پورے گھر کو دیکھنے لگا یہ بہت ہی خوبصورت گھر تھا بلیک ہاؤس ار قم نے اس گھر کے بارے میں سنا تو بہت تھا کہ یہ بہت خوبصورت ہے لیکن اندر دیکھنے کا اج شرف حاصل ہوا تھا ضمار بھی عرشیہ کو چائے کا کہہ کر اگیا اور ار قم کے پاس اکر بیٹھ گیا۔۔۔

اچھا ار قم تم بتاؤ تم کیا کرتے ہو گھر میں کون کون ہوتا ہے۔۔۔۔

میرا اپنا بزنس ہے اور میں میرے گھر میں اور صرف میری دادو ہوتی ہیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ ضمار کچھ اور کہتا عرشیہ امید کو پکڑے ساتھ میں نوکرانی کو لیے نوکرانی نے ہاتھوں میں چائے پکڑے کمرے میں داخل ہوئی جیسے ہی ار قم نے اپنا چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھا اور سامنے اپنی سنہری کو دیکھ کر اس کی سانسیں تھمی تھی۔۔۔۔

عرشیہ بھی ایک پل کو ار قم کو دیکھ کر حیران ہوئی کہ یہ یہاں پہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

ارے عرشیہ اپ یہاں ار قم نے حیران ہوتے ہوئے عرشیہ سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

کیااپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو ضمار نے پہلے عرشیہ کو دیکھااور پھر ارقم کو۔۔۔

ہاں جی میں عرشیہ سے تین سے چار دفعہ ملا ہوں بس ایسے ہی ایک دفعہ شادی پہ ملاقات ہو گئی تھی اور کل ہی ہماری پارک میں ملاقات ہوئی تھی عرشیہ بھی صوفے پر اکر بیٹھ گئی اس نے گود میں ابھی بھی امید تھی۔۔۔۔

اواچھا اچھا ٹھیک نوکرانی نے ارقم کے سامنے چائے رکھ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

لیکن عرشیہ اپ ضمار کی کیا لگتی ہیں ارقم نے دھڑکتے دل کے ساتھ عرشیہ سے پوچھا۔۔۔

یہ میرے بھائیوں جیسا ہے بھائیوں جیسا نہیں ہے اب سمجھ لیں میرا بھائی ہی ہے عرشیہ نے مسکرا کر ضمار کی جانب دیکھا تو ارقم کو سکھ کا سانس ایا عرشیہ کی زبان سے ضمار کے لیے بھائی لفظ سن کر۔۔۔۔

اچھا عرشیہ اپ نے مجھے بتایا نہیں تھا کہ یہ بچی کون ہے ارقم نے پھر سے امید کو دیکھتے ہوئے عرشیہ سے سوال کیا ساتھ اس نے چائے کا کپ اٹھا کر چائے پینے لگا۔۔۔

یہ میری بیٹی ہے اس سے پہلے کہ عرشیہ بولتی ضمار بولا تھا۔۔۔۔

نہیں یہ میری بیٹی ہے عرشیہ نے گھور کر ضمار کی جانب دیکھا تو ضمار نے بھی عرشیہ کی جانب دیکھا نہیں یہ میری بیٹی ہے۔۔۔۔

نہیں یہ میری بیٹی ہے ضمار نے عرشیہ کے ہاتھوں سے امید کو لے کر اپنے ہاتھوں میں لیا جبکہ ارقم ان دونوں کو دیکھ کر حیران ہو رہا تھا کہ یہ کہتے ایک دوسرے کو بہن بھائی رہے ہیں لیکن یہ ان کی بیٹی ہے یہ اس کی بھی بیٹی ہے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی ضمار یہ تمہاری بیٹی بھی ہے اس کی بیٹی بھی ہے لیکن بہن بھائی ارقم اپنے دماغ کو مزید پریشان کرنے کے بجائے اخر کار سوال کر ہی بیٹھا۔۔۔

اور اس کے سوال کرنے سے ضمار اور عرشیہ کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا یہ تم نہیں سمجھو گے پھر کبھی ملاقات ہوئی تو سمجھ جائیں گے۔۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے ویسے ضمار تم سے مل کر اچھا لگا اب مجھے چلنا چاہیے ارقم چائے کے کپ رکھتا وہاں سے اٹھا اور ضمار کے اگے ہاتھ کیا ضمار نے بھی مسکرا کر ارقم کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

بہت شکریہ ارقم میری جان بچانے کے لیے مجھے گھر تک سیولی پہنچانے کے لیے یہ تمہارا احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔

نہیں ضمار اس میں احسان والی کیا بات ہے اب تو مجھے لگتا ہے میں نے بہت اچھا کیا ہے تمہیں بچا کر۔۔

کیا مطلب ارقم عرشیہ کی جانب دیکھ رہا تھا جبکہ عرشیہ اپنے اوپر ارقم کی نظریں محسوس کر رہی تھی اسے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا کہ ارقم اسے کچھ زیادہ ہی دیکھتا ہے لیکن وہ اگنور کر جاتی تھی ضمار کی بات سنتے ارقم نے ضمار کی جانب دیکھا یہیں کے میں تمہاری بہن سے بھی مل سکا اور تمہاری بیٹی سے بھی مل کر اچھا لگا۔۔۔

او اچھا چلو انشاءاللہ دوبارہ ملاقات ہوتی ہے ویسے ہم کیا دوست بن سکتے ہیں ضمار نے پہلی مرتبہ ارقم کے آگے دوست بننے کا کے لیے ہاتھ بڑھایا ویسے ضمار کسی کے لیے دوستی کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاتا تھا لیکن ضمار کو ارقم اچھا انسان لگا اس لیے اسے دوستی کرنے کا۔۔۔

جی جی کیوں نہیں اپ بھی ہمارے گھر کبھی آئے گا نا میں اپنی دادوں سے تم لوگوں کو ملواؤں گا۔۔

کیوں نہیں ضرور ائیں گے یہ سنتے ہوئے ارقم ایک نظر اپنی سنہری کو دیکھتے ہوئے چلا گیا۔۔۔

تم کہاں پر ملی تھی عرشیہ اسے تم کیسے جانتی ہو ارقم کے جانے کے بعد ضمار نے عرشیہ سے پوچھا جو امید کے ساتھ ہی بیزی تھی۔۔۔

میں شادی پہ گئی تھی اپنی دوست کے تمہیں یاد ہے تو اس رات ہی شادی میں ملاقات ہوئی تھی پھر ایک دو دفعہ باہر ملاقات ہوئی ہے بس۔۔۔

او اچھا ذرا احتیاط سے لڑکا تو اچھا ہے لیکن تمہیں بہت غور سے دیکھ رہا تھا کوئی ایسی ویسی بات تو نہیں ہے ضمار نے شرارت بڑے لہجے میں کہا۔۔۔

شرم کرو ضمار میں شادی شدہ لڑکی ہوں اب اور میں تمہیں پتہ ہے میں داید سے ہی محبت کرتی ہوں اس سے ہی محبت کرتی رہوں گی۔۔۔

اچھی بات ہے ڈاید سے شادی کرنے کے لیے بہت کچھ کرنا پڑا ہے مجھے مجھے کبھی بھی ناامید مت کرنا اگر مجھے کچھ ہو بھی جاتا ہے تو تم امید اور داید کے ساتھ ہمیشہ رہنا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو ضمار تمہیں کچھ کیوں ہو گا ہو تو ہمارے دشمنوں کو اچھا تم چاہے تو پیو نا چائے پڑی پڑی ٹھنڈی ہو گئی ہیں۔۔۔

تم بس نا مجھے ساتھ میں کچھ کھانے کے لیے لادو پھر میں میڈیسن کھا کر تھوڑی دیر ریسٹ کرنا چاہوں گا عرشیہ ضمار کی بات سنتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور ساتھ میں تھوڑے دیر میں بسکٹ لا ہر ضمار کے اگر رکھ دیا۔۔۔

ارقم ابھی گھر سے باہر نکلتا کہ داید گھر کے اندر داخل ہوا داید کسی انجان کو اپنے گھر میں دیکھ کر حیران ہوا کیونکہ پہلے کبھی کوئی انجان اس بلیک محل میں نہیں ایا تھا۔۔۔

جی اپ کون۔۔۔داید حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

میں ارقم ہوں ضمار کا دوست اور اپ۔۔۔۔

ضمار کا بھائی ہوں اور اس سے پہلے کہ داید کچھ بولتا ارقم بول پڑا۔۔۔

اوکے اپ ضمار کے بھائی ہیں تو پھر عرشیہ کے بھی بھائی ہوئے نا اپ سے مل کر خوشی ہوئی ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے پھر ملیں گے اس سے پہلے کہ داید کچھ کہتا وہ اسے عرشیہ کا بھائی بناتا ہوا گھر سے باہر چلا گیا جبکہ اس کے کمر کے پشت کو گھورتے ہوئے داید نے دیکھا میں عرشیہ کا بھائی نہیں ہوں شوہر ہوں اپنے ہی منہ میں منمناتے ہوئے داید اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف اور لبابہ ایک دوسرے کے امنے سامنے بیٹھے تھے کیف گھور کر لبابہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو کیف اب اتنی بھی بڑی بات میں نے نہیں کہہ دی کہ تم اتنا گھور کر مجھے دیکھ رہے ہو۔۔۔

تمہیں شرم انی چاہیے لبابہ تم کیسی کزن ہو میری اور پکی دوست ہو تم میری تم نے اپنی شادی کی بات مجھ سے چھپائی کل شادی ہے اور تم نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی اور اب تم مجھے کہہ رہی ہو کہ میں تمہاری شادی پہ شامل ہوں میں تمہاری شادی بھی شامل نہیں ہوں گا تمہیں تمہاری شادی مبارک ہو کیف نے ناراضگی سے کہا لبابہ نے بھی آنکھیں نکال کر کیف کو دیکھا زیادہ ڈرامے بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں میری شادی میں انا ہے تو انا ہے ساتھ میں تم نے دل بھی لے کر طہام کو بھی لے کر انا ہے۔۔۔۔

لیکن میں تمہاری شادی بھی نہیں اؤں گا تم نے مجھے بتایا ہی نہیں انکل نے تمہاری شادی راج کے ساتھ بھی طے کر دی اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔۔

اچھا سوری نہ کیف بس وہ ٹائم نہیں ملا اسی لیے میں تمہیں بتا نہیں پائی ویسے بھی تمہاری کزن کی شادی ہے دوست کی شادی ہے تم کیوں نہیں اؤ گے اگر تم نا آئے تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔۔

میں تمہاری ناراضگی کی وجہ سے نہیں اؤں میں صرف اور صرف انکل کی وجہ سے اؤں گا سمجھی کیف نے نرروٹھے پن سے بولا تو اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے لبابہ کو ہنسی ائی وہ بالکل بچوں کی طرح لگ رہا تھا تم بالکل اپنی بیوی دل کی طرح لگ رہے ہو معصوم سے ناراض ناراض چھوٹے سے بچے۔۔۔

ہاں بس بس زیادہ مسکے نالگاؤ کیف نے پھر دونوں کے لیے چائے منگوائی اب وہ دونوں چائے پیتے پیتے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی کیف اور لبابہ وہاں ہی بیٹھے تھے جب دوادمی کیف کے پاس ہے سر اپ نے تیمور شہباز سکندر کی رپورٹ لانے کے لیے کہا تھا ہم وہ لے ائے ہیں خولدار کیف کے اگے وہ رپورٹ رکھتے ہوئے ایک طرف ہو کے کھڑے ہوں گے۔۔۔

تم نے کیوں منگوائی ہے تیمور سکندر کی فائل سب ٹھیک ہے نا کیف۔۔۔

بتاتا ہوں تمہیں یہ کہتے ہوئے کیف تیمور کی فائل دیکھنے لگا اس نے اپنے ادمیوں کو بولا تھا کہ وہ تیمور پر نظر رکھے کہ وہ کہاں کہاں جاتا ہے اور وہ کیا کرتا ہے کیونکہ جو کیس اس پہ تھا وہ اس سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا کیف اور لبابہ بالکل بھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ پھانسی کے پھندے سے بچے۔۔۔۔

کیف وہ فائل پڑھتا جا رہا تھا ساتھ ساتھ اس کی حیرانگی بڑھتی جا رہی تھی یہ ہاسپٹل میں کیا کرنے گیا تھا کیف نے خیرانگی سے اپنے ادمی کی جانب دیکھا۔۔۔

سر پتہ نہیں میں اتنا تو نہیں جانتا لیکن یہ اس دن ائی تھنک کچھ دوستوں کے ساتھ اس ہاسپٹل میں گئے تھے اگر اپ کہتے ہیں تو ہم ہاسپٹل سے پوچھ اتے ہیں۔۔۔۔

نہیں تم لوگ جاؤ میں خود دیکھ لوں گا وہ لوگ کیف کی بات سنتے ہوئے چلے گئے جبکہ کیف اب لبابہ کی طرف متوجہ ہو گا مجھے کچھ نہ کچھ تو گڑ بڑ لگ رہی ہے لبابہ۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے کیف کیسی گڑ بڑ۔۔۔

میں نے اپنے ادمی کو اس کا پیچھا کرنے کے لیے کہا تھا ایک دفعہ تو وہ شاپنگ مال پہ گیا ہے اور ایک دفعہ اپنے باپ کے ساتھ کسی دوست کے گھر گیا ہے اور یہ ہاسپٹل کیا کرنے گیا تھا مجھے یہ چیک کرنا ہے کیونکہ اس فائل کے مطابق اس کا کوئی رشتہ دار کوئی بھی دوست اس ہاسپٹل میں ایڈمٹ نہیں ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم پتہ کرو کیا پتہ ہمیں کوئی ایسا سراغ مل جائے جس کی بنا پر ہم اسے جیل میں بند کر سکیں کیونکہ میں اس سے مزید باہر برداشت نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔۔

تم پریشان مت ہو کچھ نہ کچھ کرتے ہیں تم اپنی شادی کی تیاریاں کرو اس کیس کو تم مجھ پر چھوڑ دو کیف نے دوبارہ کہا تو راج کو سوچتے ہوئے لبابہ کے چہرے پر پھر سے شرم وحیا کے رنگ پھیل گئے جسے دیکھتے ہو کیف نے مسکرا کر لبابہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

ارے ارے لبابہ میڈم میں راج نہیں ہوں میں کیف ہوں میرے سامنے شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

بے شرم انسان چپ کرو تنگ ہی کرتے رہتے ہو مجھے یہ کہتے ہوئے لبابہ مزید اپنا شرماتا ہوا چہرہ کیف کو دکھاتی اسی لئے وہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔۔۔۔

پتہ نہیں میری دل کی طبیعت کیسی ہو گی کال کر کے پوچھتا ہوں اچھا ہوا میں نے اسے موبائل لے دیا ہم جب مرضی سے بات کر سکتا ہوں یہ کہتے ہوئے کیف نے دل کو کال کی دل جو اپنے پیٹ کو پکڑے بیڈ پر ہی بیٹھی ہوئی تھی اپنے موبائل پر بجتی گھنٹی کو سنتے جلدی سے کال اٹھائیں۔۔۔۔

السلام علیکم ہبی جان مجھے بہت درد ہو رہا ہے اپ کہاں ہیں اپ کب ائیں گے اپ نے کہا تھا اب جلدی اجائیں گے بنا کیف کی سنیں دل اپنی ہی بولنے لگے ہیں۔۔۔۔

ارے ارے میرا بچہ میرے دل تھوڑا صبر کر لو میں تھوڑی دیر میں اجاؤں گا تمہیں درد ہو رہی ہے تو ایسا کروں ماما کے پاس جاؤ اور انہیں بولو تمہیں کچھ اچھا سا کھانے کے لیے دے دیں اور تم تھوڑی سی میڈیسن کھا لینا جس کے تمہیں درد کا ارام اجائے۔۔۔۔

مجھے نا اپ کی ماما کے پاس نہیں جانا مجھے بڑا ڈر لگتا ہے وہ ڈانٹتی ہی رہتی ہیں دل منہ بناتے ہوئے کیف سے بولی۔۔۔

ایسے نہیں کہتے دل وہ تمہاری بھی ماما ہے اور وہ بالکل بھی نہیں ڈانٹتی تم جاؤ اور بولو ٹھیک ہے۔۔۔

ٹھیک ہے ہبی جان میں کہتی ہوں یہ کہتے ہوئے دل نے کال بند کی اس سے پہلے کہ دل کمرے سے باہر جاتی امنہ دل کے کمرے میں ائی۔۔۔

امنہ کے ذہن میں یہیں تھا کہ دل کے پہلی بار طبیعت خراب ہوئی ہے تو اور کیف بھی گھر پہ نہیں ہے تو وہ اس سے پوچھے اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے جبکہ اپنے کمرے میں امنہ کو دیکھ کر دل کی انکھوں میں تھوڑی دیر کے لیے ڈر ایا۔۔۔

تمہیں کچھ چاہیے دل امنہ نے دل کے پاس کھڑے ہو کر اس سے پوچھا۔۔

جی جی انٹی مجھے بس درد ہو رہی ہے تو کچھ ایسا دے دیں کہ مجھے درد سے ارام بھی اجائے اور ہبی جان کہہ رہے تھے کہ ماما کو بولنا کہ دوائی بھی دے دیے دل نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے ڈرتے ہوئے امنہ سے کہاں۔۔۔

ٹھیک ہے میں سکینہ کے ہاتھوں کچھ بجواتی ہوں وہ کھالینا میڈیسن بھی دیتی ہوں امنہ یہ کہ کر چلی گی جب دل نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے گہرا سانس برھا شکر ہے انٹی خود اگی ورنہ مجھ سے تو اٹھا ہی نہیں جا رہا تھا دل وہاں ہی لیٹ کر اب موبائل یوز کرنے لگی تھی تھوڑی ہی دیر میں اس کے سامنے چائے اور انڈا شامل تھے اور ساتھ میں ایک پیناڈول کی گولی بھی جو اس میں درد کے لیے ارام دہ ہوتی۔۔

"""----------

لبابہ اور اکرم صاحب اپس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

بابا اب کیوں اداس ہو رہے ہیں میں کون سا شادی کر کے دوسرے گھر جا رہی ہوں اپ کے پاس ہی رہوں گی نا اکرم صاحب کی انکھوں سے انسو نکلنے دیکھت تو لبابہ نے ان کے انسو صاف کیا۔۔۔

ہاں راج بیٹا بہت اچھا ہے وہ اتنی اسانی سے تمہیں میرے پاس ہی رکھنے کے لیے مان گیا میں اس کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا مجھے پتہ ہے تم میرے پاس ہی رہو کہ تمہاری شادی بھی تو ہو جائے گی نا اور تم کسی اور کی ہو جاؤ گی۔۔۔

بابا اپ کہتے ہیں تو اپ کی بھی شادی کروا دوں اپ اپنی بیگم کے ساتھ بزی رہیے گا اور میں اپنے شوہر کے ساتھ لبابہ نے شرارت سے کہا تو اکرم صاحب نے اس کے سر پر چٹ لگائی ہٹ بد تمیز اپنے باپ سے ایسے بات کرتی ہوں شرم نہیں اتی کیا۔۔۔

وہ کیا ہے نا بابا اپ کے دماد میں بالکل بھی شرم نہیں اس نے اسے مجھے بھی بے شرم بنا دیا ہے لبابہ پھر ستے ہوئے کہنے لگے تو اکرم صاحب نے اپنی بیٹی کو ہنستے دیکھ اسے ہمیشہ مسکرانے اور ہنستے رہنے کی دعا دی جو شاید ان کے قبول نہیں ہونے تھی۔۔۔

ابھی لبابہ کچھ اور کہتی کہ اس کے موبائل پر کال ائی۔۔۔

بابا راج کی کال ہے میں سن کر اتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ یہ سنتے لبابہ اٹھ کر چلی گئی اور کال اٹھائیں۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم اپن کی میڈم کا کیا حال ہے مجھے لگتا ہے اپن کی میڈم اپن کو یاد کر رہی تھی اسی لیے خوش ہے۔۔۔

تمیں کیسے پتہ کہ میں خوش ہوں میں نے تم سے بات ہی نہیں کی لبابہ حیران ہوئی کہ راج کو کیسے پتہ کہ وہ مسکرا رہی ہے۔۔۔۔

کیونکہ اپن میڈم کی زندگی میں ایا ہے تو اپن کی میڈم مسکراتی ہی رہے گی مجھے پتہ ہے۔۔۔۔

ہاں راج تم ہمیشہ میرے ساتھ رہنا تو میں مسکراتی رہوں گی کیونکہ تم نے اکر مجھے بتایا ہے کہ میری لائف میں بھی کوئی ایسا ہے جو مجھ سے پیار کر سکتا ہے میرے لیے اپنی جان بھی دے سکتا ہے

تم کبھی مجھے چھوڑ کے مت جانا۔۔۔

جب کہ دوسرے جانب لبابہ کی بات سنتے ضمار نے اپنے لب بھینچے اس کا دل ایک پل کو دھڑکا جب لبابہ نے اسے اپنی خوشی قرار دیا لیکن وہ اپنا مقصد سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔۔۔

میڈم اب کل شادی ہے کل ملتے ہیں ابھی مجھے کسی کام سے جانا ہے ضمار نے البابہ کی بات سنتے ایک دم سے اس کا لہجہ بدلا تھا اس نے لبابا کی بات سنے بغیر ہی کال بند کر دی لبابہ حیران ہوئی لیکن کسی کام کا سوچ کر اس کے پھر سے کال نہیں کی اور وہ بھی لیٹ گئی۔۔۔۔""

Kaiff E Dil

Writer mahi shah

Episode 49

دل بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی تھی ہاتھ پیٹ پر تھا۔۔اسے عجیب سا چڑچڑا پن محسوس ہو رہا تھا درد الگ تھی۔۔طہام اس کے کمرے میں ایا اسے اکتائے ہوئے بیٹھے دیکھ اس سے کچھ دوری پر بیڈ پر بیٹھا۔۔

تم یہاں بیٹھی ہو میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں۔۔

کیوں مجھے کیوں ڈھونڈ رہے ہو۔۔دل سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔

یار ہمیں اس تانیہ چیڑیل کو سبق نہیں سکھانا کیا؟ وہ بہت زیادہ اچھل رہی ہے۔۔طہام کو وہ زہر لگتی تھی اس کی حرکتیں یاد کر کے اس نے جھڑ جھڑی لی غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔۔

طہام ہم اس کے ساتھ کیا کریں گے ؟۔۔معصومیت سے سوال پوچھا گیا تھا۔۔

تم چلو میں تمہیں بتاتا ہوں۔۔طہام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا دل نے اپنا دوپٹہ درست کر کے لیا اور اس کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی۔۔

طہام مجھے بتاؤ تو صحیح کیا کرنا ہے؟دل کو بے چینی ہونے لگی وہ جاننا چاہتی تھی اخر وہ کیا کارنامہ سرانجام دینے والے ہیں۔۔۔۔۔

طہام اس کا ہاتھ پکڑے ارد گرد دیکھتے اسے تانیہ کے کمرے میں لے گیا اور اپنی جیب سے پٹاخے نکال کر اسے دکھائے۔۔

ہم یہ پٹاخے بیڈ شیٹ اٹھا کر نیچے رکھ کر دوبارہ صفائی سے بیڈ شیٹ بچھا دیں گے اور جب وہ اوپر بیٹھے گی تو۔۔۔طہام نے بات ادھوری چھوڑ دی وہ دونوں پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگے فوراہی دونوں نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔

خاموشی سے کام کرنا ہے نہیں تو کام خراب ہو جائے گا۔۔دونوں ایک ساتھ یک زبان اہستہ اواز میں بولے تھے۔۔۔

دل نے ایک سائیڈ سے بیڈ شیٹ اٹھائی انہوں نے وہاں پٹاخے رکھ دیے اور بعد میں صفائی سے بیڈ شیٹ ڈال دی دوسری سائیڈ پر جاتی بیڈ شیٹ اٹھا کر وہاں بھی پٹاخے رکھتے اس طریقے سے بیڈ شیٹ بچھائی تھی کہ جیسے کسی نے ہلائی ہی نہ ہو۔۔

دیکھا لڑکی کو ساتھ لانے کا یہ فائدہ ہوتا ہے دل نے اپنا دوپٹہ درست کر کے اتراتے ہوئے کہا تھا طہام نے نفی میں سر ہلایا لڑکیوں کا کچھ نہیں ہو سکتا ہے چھوٹا سا کام کر لیں تو اترانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

طہام کتنا مزہ ائے گا جب ٹھاٹھا کی اواز ائے گی۔۔۔دل کے کہنے کی دیر تھی وہ دونوں پھر سے ہنسنے لگے کچھ لمحے ہنس کر انہوں نے دوبارہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

ہماری ہنسی ہمیں مروائے گی چلو جلدی طہام اسے کہتے باہر کی طرف جانے لگا سامنے سے تانیہ ارہی تھی وہ دل کا ہاتھ پکڑ کر پردے کے پیچھے چلا گیا دونوں نے سختی سے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے دل بولتی طہام نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔""

تانیہ کمرے میں ائی وہ بے چینی سے چکر لگانے لگی وہ اپنے ذہن میں نئے نئے منصوبے تیار کر رہی تھی طہام اور دل نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور انکھوں سے مسکرانے لگی انہیں انتظار تھا کہ وہ جلد از جلد بیڈ پر بیٹھے۔۔۔

عجیب نمونے ہیں۔۔۔انکھیں گھماتے ہوئے وہ بیڈ کی جانب گئی ان دونوں نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی پر قابو کیا ہوا تھا۔۔۔

تانیہ نے اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھتے وزن ڈالتے وہ جیسے ہی بیڈ پر بیٹھی تھی دو سے تین مرتبہ ٹھا۔ ٹھاہ کی اوازائی وہ گھبراتے جھٹکے سے اٹھ گئی۔۔ عجیب سی جلن اسے اپنے ہاتھوں میں محسوس ہونے لگی کچھ جگہ سے ہاتھ سرخ ہو گئے تھے بیڈ کی چادر میں چھید ہو گئے۔۔اس نے جھٹکے سے بیڈ شیٹ اتار کر سائیڈ پر پھینک کے دیکھا پورے بیڈ پر پٹاخے تھے۔۔

اسے ہر بڑاتے دیکھ ان دونوں کا بے ساختہ بلند قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔۔

طہام اور دل نے بہت کوشش کی تھی کہ وہ نہ ہنسے لیکن جبکہ اس کی حالت دیکھ کر ان کے لیے ہنسی روکنا بے انتہا مشکل ہو گیا۔۔۔ قہقوں کی اواز سن کر وہ ارد گرد دیکھنے لگی اسے پردے کے پیچھے پر چھائی نظر ائی پردے کی جانب تلملاتے ہوئے جاتے اس نے پردہ پیچھے کیا سامنے ان دونوں کو ہنستے دیکھ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔۔۔

نہایت ہی کوئی گھٹیا حرکت کی ہے تم دونوں نے۔۔

وہ غصے سے بول رہی تھی جبکہ طہام اور دل خاموشی سے چہرے پر سنجیدگی سے کھڑے ہو گئے۔۔۔

تواپ کون سا اچھی حرکتیں کرتی ہے طہام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔""

ایک تو بتمیزی کرتے ہو اوپر سے باتیں کرتے ہو اور تم سب سے زیادہ تم بد تمیز لڑکی ہو تانیہ کو پہلے ہی دل پر غصہ تھا کیف کی وجہ سے اور اب یہ حرکت تانیہ نے اس کے چہرے پر زوردار تماچہ مارا تھا اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑنے لگی دل اپنے چہرے پر پڑتے تھپڑ کو پڑتے خیرانگی سے تانیہ کو دیکھنے لگی اسے اس گھر میں داری بار تھپڑ پڑا تھا ایک بار آمنہ سے دوسری بار اب تانیہ سے اور یہ تانیہ کی حرکت طہام نہیں دیکھ سکا جب اس نے تانیہ کے ہاتھ پکڑے اسے پیچھے کی جانب جھٹکا۔۔۔

اپنے ہاتھ قابو میں رکھو۔۔طہام نے دل کی جانب دیکھا جس کی انکھوں میں موٹے موٹے انسو جمع ہوئے تھے۔۔۔

تمہیں بڑا اس کا احساس ہو رہا ہے لگتا ہے اپنے بھائی کی جگہ اس پر تمہارا ارادہ ہے قبضہ جمانے کا تانیہ نے ایک اور وار کرنے کی کوشش کی اس کی بات سنتے طہام کا چہرہ بھی لال ہوا تھا وہ کوئی چھوٹا بچہ تو نہیں تھا کے تانیہ کی کئی بات وہ سمجھ نا سکتا پہلے ہی وہ اسی بات کی وجہ سے اپنے بھائی کے سامنے مشکوک بنا تھا اب پھر سے وہ یہی بات کر رہی تھی۔۔۔""

اپنی زبان سنبھال کر بات کرو۔۔میرے بھائی کی بیوی ہے۔۔طہام کا لہجہ سخت ہوا تھا نا چاہتے ہوئے بھی اس کی اواز بلند ہوئی وہ غصے سے آپ سے تم پر اگیا تھا۔۔۔

بھائی کی بیوی ہے اس لیے ہاتھ پکڑ کر گھوم رہے تھے۔۔

تمہارے دماغ میں گند بھرا ہوا ہے اور تم چاہتی ہو دوسرے بھی اسی گند پر عمل کریں۔وہ میری بھابھی ہے اگر میں نے اس کا ہاتھ پکڑا تو چھوٹی بہن سمجھ کر پکڑا تمہاری طرح میرے دماغ میں گند نہیں ہے اور نا ہی دوسروں کی چیزوں پر قبضہ کرنا میرا کام ہے وہ تمہارا ہی کام ہے طہام دل کا ہاتھ پکڑے اسے باہر لے گیا سامنے سے کیف ارہا تھا دل کی انکھیں انسو سے بھری تھی اسے وقت پیچھے سے تانیہ باہر نکلی اور کیف کے پاس گئی طہام نے اپنے بھائی کو دیکھتے دل کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔

یہاں کیا ہو رہا ہے کیف نے دل کو دیکھا جو رو رہی تھی وہ طہام کو بھی دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور تانیہ کو دیکھا جو کیف کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو کیف اپنی اس چھوٹی سی بیوی سے پوچھو اپنے اس بھائی سے پوچھو اج انہوں نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔۔۔۔

کیا کیا ہے اب تم دونوں نے۔۔۔کیف نے سختی سے پوچھا۔۔۔""

کچھ نہیں ہبی جان تانیہ آپی نے مجھے تھپڑ بھی مارا ہے اپنے چہرے پر ہاتھ ارکھتے دل کیف کو کہنے لگی جب کیف نے دل کی بات سنتے غصے سے تانیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

تم نے دل پر ہاتھ اٹھایا ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی کیف نے ضبط سے مٹھیاں بھیچی ظا اگر کوئی اور اس کی جگہ ہوتا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا۔۔۔۔۔

ہاں میں نے تھپڑ مارا ہے لیکن تم اس سے پوچھو نا اس نے کیا حرکت کی ہے اور طہام نے مل کر جس کی وجہ سے میں نے تھپڑ مارا ہے تم مجھ پر غصہ کرنے سے پہلے ان دونوں سے پوچھو۔۔۔۔۔

ہبی جان میں نے اور طہام نے بس تانیہ آپی سے مذاق کیا تھا ہم تو انہیں آپی کہتے ہیں تو ہم ان سے مذاق نہیں کر سکتے کیا دل معصومیت سے شوشو کرتے ہوئے بولی جب کہ دل کی باسنتے طہام اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی ضبط کرنے لگا۔۔۔۔

کیا مطلب کیسا مذاق تانیہ تم مجھے کچھ بتاؤ گی کے جس کی وجہ سے تم نے میری دل پر ہاتھ اٹھایا ہے امنہ بھی ان سب کا شور سنتے ہوئے کمرے سے باہر نکل ائی۔۔۔۔""

میں بیڈ پر جا کر بیٹھی ہوں تو ان دونوں نے میری بیڈ کی چادر کے نیچے پٹاخے رکھ دیے تھے جیسے ہی میں ان پر بیٹھی ہوں پٹاخے پھوٹ گئے ہیں یہ دیکھو میرے ہاتھ بھی زخمی ہو گئے ہیں اللہ کا شکر ہے کچھ اور نہیں ہوا ورنہ بہت بڑا نقصان ہو جاتا تانیہ غصے سے

کہنے لگے جب کیف نے تانیہ کی صورتحال سوچ کر اپنے منہ پر بھی ہاتھ رکھ کے اپنی ہنسی ضبط کی وہ تانیہ کے سامنے ہنستا تو ان دونوں کو شے مل جانی تھی جلدی سے اپنا گلا کھنگارتے ہوئے کیف سیریس ہوا اور غصے سے دل اور کیف کی جانب دیکھا تم دونوں کو شرم نہیں اتی ہاں وہ اپی ہے تم دونوں کی شرارت کر سکتے ہو لیکن یہ کیا بات ہوئی تم دونوں نے نے پٹاخے ہی رکھ دیے ہیں وہ بھی اس کے بیڈ کے نیچے اگر انہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔

ہبی جان وہ چھوٹے چھوٹے پٹاخے تھے اتنی بڑی اپی کو وہ کیا کہہ سکتے تھے معصوم سے پٹاخے تھے وہ دل اپنی بتیسی نکالتے ہوئے کیف سے بولی۔۔۔۔

ہاں وہ پٹاخے بھی تمہاری طرح معصوم تھے دل اسی لئے اتنی بڑی تانیہ کو کچھ نہیں کہہ سکے ویسے بھی تانیہ تمیں دل کو تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا ٹھیک ہے تم اسے پیار سے سمجھاتی لیکن یہ کیا تم نے تھپڑ ہی مار دیا ہے۔۔۔۔

ائندہ دل نے کوئی بھی غلطی کی تم نے مجھے بتانا ہے لیکن اسے ہاتھ مت لگانا تانیہ کیف تھوڑا سنجیدگی سے بولتے ہوئے دل کا ہاتھ پکڑتے اپنے کمرے میں لے گیا جب کہ تانیہ کیف کی بات سنتے غصے میں اگ بگولا ہو گی وہ دل کو سمجھانے کے بجائے الٹا اسی پہ غصہ کر رہا تھا جب تانیہ نے طہام کی جانب دیکھا تو وہ بھی تنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا ویسے مجھے نہیں لگتا کیف بھائی اپ کی چال میں کبھی ائیں گے نہ ہی اپ سے شادی کریں گے میرا چیلنج ہے اپ سے۔۔۔۔۔""

مجھے چیلنج مت کرو طہام کیف میرا تھا میرا ہے اور میرا ہی رہے گا کچھ دنوں کے اندر اندر اگر کیف کو میں نے اپنا نہ بنایا تو میرا نام بھی تانیہ نہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر اپ اپنا نام بدلنے کے لیے تیار رہیے گا تانیہ اپہیمیبی۔۔۔۔ کیونکہ اپ کا نام پھر میں رکھوں گا وہ بھی پیارا سا طہام یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گا جب تانیہ نے امنہ کو دیکھا خالہ اپ نے اپنے دونوں بیٹوں کی بات سنی وہ دل کو سمجھانے کی بجائے مجھے سمجھا کر گیا ہے اور طہام۔۔۔۔

ریلیکس ہو جاؤ تانیہ دل کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی وجہ سے کیف نے اسے کچھ نہیں بولا مجھے یقین ہے کہ اپ کمرے میں جا کر سمجھا دے گا ائندہ وہ ایسے غلطی نہیں کریں گے۔۔۔

خالہ اپ دل کا ساتھ کیسے دے سکتی ہے اپ میرے ساتھ کیوں نہیں اپ کچھ کرتی کیوں نہیں ہیں کہ کیف اس پدی سی لڑکی کو چھوڑ کر مجھ سے شادی کر لے اپ نہیں چاہتی کہ میں اپ کے ساتھ ہمیشہ رہوں۔۔۔۔

تانیہ ایسی بات نہیں ہے میں چاہتی ہوں کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو لیکن اب کیف نہیں اسے چھوڑنا چاہتا میں کیسے چھڑواؤں۔۔۔۔

خالہ یہ مجھے نہیں پتہ اپ کچھ بھی کر کے کچھ بھی کریں لیکن کیف کو اس سے الگ کریں مجھے کیف چاہیے اور میں اس گھر میں رہنا چاہتی ہوں کیونکہ میں کیف کے لیے لندن چھوڑ کے ائی ہوں اور میں وہاں واپس نہیں جاسکتی ہوں خالہ اگر میں یہاں پر نہیں رہی تو میں کہاں پر جاؤں گی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تانیہ تم پریشان مت ہو میں کچھ کرتی ہوں جاو اپنے کمرے میں جاؤ تانیہ اپنی خالہ کی بات سنتی اپنے پیر پٹکتے اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ امنہ نے پر سوچ نظروں سے کیف اور دل کے کمرے کی جانب دیکھا اور پھر کمرے میں چلی گی۔۔۔""

دل یہ کیسی حرکت کی ہے تم نے تانیہ سے ایسے بھی کوئی کرتا ہے کیا۔۔۔۔

ہبی جان وہ مجھے بہت تنگ کرتی ہیں اسی لیے میں نے بھی بدلہ لے لیا ہے اب اپ مجھے ڈانٹیے گا مت میری طبیعت پہلے ہی بہت خراب ہے اپ ڈانٹیں گے تو میں رونے لگ جاؤں گی دل اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اچھا جی جیسا اپ کا حکم میں نہیں ڈانٹتا اچھا ویسے تمہاری طبیعت کیسی ہے اب درد تو نہیں ہو رہا نا کیف نے دل کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں ہبی مجھے اب درد نہیں ہو رہا ہے اپ کچھ کھائیں گے کیا اپ کے لیے پانی لے کر اؤں دل پیار بھرے لہجے میں کیف سے بولی جب کہ دل کی بات سنتا ہے کیف نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا ائے ہائے دل میری جان لو گی کیا اج میرے دل کو کیسا خیال اگیا کہ اپنے ہبی جان کو کھانے کا پوچھنا ہے یا پانی کا پوچھنا ہے۔۔۔۔

وہ ہبی جان اپ بھی نہ کیا کرتے ہیں وہ اپ نے تانیہ اپ کے سامنے مجھے ڈانٹا نہیں ہے نا اسی لیے میں اپ کے لیے پانی لے کر اتی ہوں۔۔۔۔

اچھا تو یہ رشوت دی جا رہی ہے کہ ائندہ بھی میں تمہیں نہ ڈانٹوں اور تم میرا ایسے خیال رکھو گی۔۔۔

ہاہا ہبی جان اپ بہت سمجھدار ہو گئے ہیں دل اپنے دانت نکالتی ہوئی کمرے سے باہر گئی تب تک کیف بھی فریش ہونے کے لیے چلا گیا کیف باہر ایا تو دل بھی پانی لے کر اچکی تھی اور بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔""

یہ بھی جان میں اپ کے لیے پانی لے کر ائی ہوں دل نے کیف کو گلاس پڑایااور کہہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی اج میری چھوٹی سی بیوی بہت خدمت گزار بنی ہوئی ہے تھینک یو سو مچ میرا بچہ کیف نے پانی پیتے ہوئے دل کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

اچھا دل مجھے تم سے کچھ کہنا ہے مجھے تمہاری لبابہ اپی ہیں نا اس سے کل شادی ہے اور تمہیں اور طہام ہ کو میرے ساتھ جانا ہے۔۔۔۔

کیا لبابہ اپی کی شادی سچ میں لبابہ آپی کی بھی شادی ہو جائے گی جیسے میری شادی ہوئی ہے پھر ان کا بھی ایک ہبی جان ہوں گے۔۔۔۔

ہاہاہاں اس کی بھی شادی ہو جائے گی اس کا بھی ہبی جان ہو گا اور تم نے کل جلدی اٹھنا ہے ٹھیک ہے ساری تیاری کرنی ہے کپڑے میں تمہارے سلیکٹ کروں گا تم نے کون سے پہننے ہیں۔۔

ٹھیک ہے ہبی جان ابھی تو مجھے نیند ائی ابھی سوتے ہیں۔۔

ہاں چلو اجاؤ میرے حصار میں اؤ کیف نے اپنے بازو کھولیں تو دل جلدی سے کیف کی بازو میں سما گئی اسے تو اب کیف کی بازو کے بغیر نیند بھی نہیں اتی تھی جب تک وہ اسے اپنے حسار میں نہیں لے کر سوتا تھا کیف کے حسار میں جاتے ہی دل جلدی نیند کی وادی میں چلی گئی۔۔۔۔

"""""----------

اب اگلی صبح دل صاحبہ بیڈ پر بیٹھی تھی اور کیف پوری الماری دیکھ رہا تھا کہ بھئی دل کون سے کپڑے پہنے۔۔۔

ہبی جان جلدی کریں نا میں نے تیار بھی ہونا ہے ابھی کیف کو کوئی بھی سوٹ پسند نہیں ارہا تو جو دل اکتاتے ہوئے کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔

اچھا دل یہ والا پہن لو کیف نے ایک بلیک کلر کا فراک دل کو پکڑایا جو چار سے پانچ مہینے پہلے کیف لے کر ایا تھا لیکن دل نے ابھی ایک دفعہ بھی نہیں پہنا تھا۔۔

اؤ واؤ کتنا پیارا ہے دل نے جلدی سے اس فراک کو پکڑا اور چینجگ روم میں چلی گئی تب تک طہام بھی تیار ہوتا ہوا کمرے میں اگیا بھائی میں تیار ہوں کب جانا ہے لبابہ آپی کے گھر۔۔۔۔

دل تیار ہونے گئی ہے تو چلتے ہیں تم نے ماما کو بتا دیا ہے۔۔۔

نہیں بھائی مجھے تو ڈر لگتا ہے اپ ہی ماما کو بتایئے گا کہ ہم ماموں کے گھر جا رہے ہیں میں بتاؤں گا تو غصہ کریں گی۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے میں بتا دوں گا تم یہاں پر رکو میں ماما سے بات کر کے اتا ہوں طہام کو کمرے میں روک کر کیف باہر چلا گیا۔۔۔

ماما مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے کیف امنہ کے پاس گیا۔۔۔۔۔۔

ہاں بولو کیا بات ہے۔۔۔۔

ماما اج لبابہ کا نکاح ہے تو انہوں نے ہم سب کو انوائٹ کیا ہے تو اپ کو بھی چلنا ہے۔۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی میرا دل نہیں کر رہا ویسے میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔

لیکن ماما اپ کو ماموں سے اتنے نفرت کیوں ہیں اپ اتنی بری تو نہیں ہیں کہ ماموں کے غریب ہونے کی وجہ سے ان سے اتنی نفرت کی جائے۔۔۔۔۔

جب کہ کیف کی بات سنتے امنہ نے اپنے لب بھینچے تمہارے ماموں غریب ہیں اس لیے مجھے اس سے نفرت ہے اب تم جاؤ یہاں سے مزید مجھ سے سوال مت پوچھو امنہ نے کیف کو ڈانٹا تو کیف گہرا سانس بھرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا جیسے ہی کیف کمرے سے باہر نکلا امنہ نے بیڈ کی ٹیک سے اپنا سر لگایا اور اپنی انکھیں موند لی۔۔۔۔

نہیں بھائی نہیں ایسا مت کریں ہمارے ساتھ بھائی میں تو اپ کی بہن ہوں نا یہ میری دوست ہیں ایسا مت کریں اپ تو ہمیں اپنی بہنیں سمجھتے تھے نا ایک ماضی کی یاد امنہ کے دماغ میں گھومنے لگی اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتی ساحل کے رونے کی اواز سے امنہ ماضی کی یادوں سے باہر ائیں۔۔۔۔۔

اپ نے اچھا نہیں کیا تھا بھائی جان پتا نہیں نازلی کہاں ہو گی زندہ بھی ہے یا۔۔۔امنہ نے پہلی مرتبہ سسکتے ہوئے اکرم کو بھائی جان کہہ کر پکارا تھا ورنہ وہ تو کب کے بھول چکی تھی کہ اس کا کوئی بھی بھائی ہے۔۔۔۔

کیف جیسے ہی باہر نکلا تھا دل تیار ہوتے باہر نکل ائی تھی جبکہ دل کو طہام انکھیں پھاڑے دیکھنے لگا جو بلیک فراک میں بہت پیاری لگ رہی تھی اور اپنے کالے لمبے بال اس نے کھلے چھوڑے تھے ایسے کیا دیکھ رہے ہو مجھے ماشاءاللہ کہو نظر نہ لگانا مجھے دل اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کے لڑاکا عورتوں کی طرح طہام سے بولی تو طہام نے بھی انکھیں چھوٹی کر کے دل کی جانب دیکھا میں تمہیں کب نظر لگا رہا ہوں میں تو دیکھ رہا ہوں تم پہلی دفعہ اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔

ہاہاویری فنی۔۔۔طہام پتا نہیں ہبی جان کہاں رہ گئے میرے بال بنانے ہے انہوں نے ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی کہ کیف کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

ہں ہی جان میں کیسے لگ رہی ہوں دل اپنا فراک پکڑتے گھومتے ہوئے کیف سے پوچھنے لگے جب کیف دل کے پاس گیا بہت اچھے لگ رہی ہے میری چار فٹی بیوی چلو تمہارے بال بناتا ہوں ایسا کرو تم آج بال کھول ہی دو تو اچھے لگیں گے۔۔۔۔

ہاں ہبی میں بھی سوچ رہی ہوں اپنے بال کھول لوں پھر کیف دل کی کنگی کرنے لگا جب کہ طہام صوفے پر بیٹھا کب سے انتظار کر رہا تھا کہ وہ دونوں تیار ہوں اور وہ لبابہ کے گھر کے لیے نکلیں۔۔۔۔۔

جب دل اور طہام تیار ہوئے تو کیف دونوں کو لے کر نکل چکا تھا۔۔۔۔

باباامنہ پھوپھو اج بھی نہیں ارہی کیا وہ ہم سے اتنی نفرت کرتی ہیں کہ وہ میری شادی والے دن بھی ہمارے پاس نہیں ائیں گی لبابہ بالکل ہلکا سا میک اپ کیے اور وائٹ اور ریڈ کلر کا میکسی پہنے جو راج نے ہی لے کر دی تھی اور ہلکا سا میک اپ کی وہ بہت پیاری لگ رہے تھی اس نے کیف کو کال کی تھی کہ وہ اس کی پھپھو کو ضرور لے کر آئیں لیکن کیف نے بتایا کہ اس کی ماما نہیں ارہی یہ سنتے لبابہ اداس ہو گئی تھی اور اب اپنے باپ کے سامنے بیٹھے سوال کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا شاید تمہاری پھوپھو مجھ سے بہت نفرت کرتی ہیں اسی لیے وہ نہیں ائی اکرم صاحب کے دل کو کچھ ہوا لیکن پھر وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے اپنی بیٹی سے کہنے لگا۔۔۔۔

لیکن امنہ پھوپھو اتنی بری تو نہیں لگتی کہ وہ ہماری غریبی کی وجہ سے۔۔۔۔

بیٹا اس بات کو چھوڑو تمہاری شادی ہے تم اس کو انجوائے کرو تمہاری پھوپھو ایک نا ایک دن تمہیں بھی اپنا لے کر مجھے بھی معاف کر دیں گے اکرم صاحب کی انکھوں میں نمی ائی جو کہ لبابہ کے دیکھنے سے پہلے اکرم صاحب نے دوسری طرف چہرہ کرتے ہوئے صاف کر لی۔۔۔۔

باباپ رو رہے ہیں لبابہ نے جلدی سے اکرم کے ہاتھ پکڑے اور ان کی انکھوں میں انسو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں اب میری بیٹی کی شادی ہو رہی ہے تو یہ سوچتے ہی میری انکھوں میں انسو اگئے ورنہ میں بہت خوش ہوں میرا بیٹا کہ تمہیں راج جیسا شوہر ملا ہے۔۔۔۔

جی بابا راج بہت اچھا ہے میں چاہتی ہوں کہ جیسے انسان اپ ہیں ناویسے ہی راج۔۔۔۔

نہیں بیٹا ایسا مت بولو ہر انسان میں کچھ نہ کچھ خامیاں ہوتی ہیں ہر انسان نے ماضی میں کچھ نہ کچھ برا کیا ہوتا ہے میں نہیں چاہتا میرے برے کرموں کی سزا تمہیں ملے۔۔۔

کیا مطلب بابا اپ کہنا کیا چاہتے ہیں لبابہ حیرانگی سے اپنے باپ سے پوچھنے لگی۔۔۔

کچھ نہیں بیٹا ماضی ایک ایسا کھیل ہوتا ہے کہ جس میں اپ غداری کر کے ماضی میں جیتے ہوں تو کبھی ہوں نا تو کبھی نہ کبھی مستقبل وہ ہرا دیتا ہے اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ راج تم سے بے انتہا محبت کریں۔۔۔

جی بابا ضرور اتنے میں کیف دل اور طہام بھی اگئے السلام علیکم انکل السلام علیکم لبابہ اپی۔۔۔

ہائے اللہ لبابہ آپی اپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں دل اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے منہ کھولے لبابہ کو دیکھتے ہوئے اس کے گلے جا کر لگ گئی ہاہا میری معصوم سی بھابھی جان تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو لبابہ نے دل کے دونوں گال کھینچے تو دل کھلا کر ہنس پڑی طہام بھی اکرم صاحب کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ضمار تم ٹھیک نہیں کر رہے ہو کسی لڑکی کی جذباتوں کے ساتھ کھیل کر تم گناہ کر رہے ہو جس کی سزا تمہیں بعد میں نہ بھگتنی پڑے عرشیہ ضمار کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگے جب کہ داید جو اسے سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا کہ جو وہ کر رہا ہے وہ غلط ہے۔۔۔۔

عرشیہ تمہاری بہن نہیں مری تمہاری انکھوں کے سامنے اس لئے تم میرا درد کو نہیں سمجھو گی اس لبابہ اور کیف نے میری انکھوں کے سامنے تمنا کو مارا تھا اور میں اس کی لاش کو دیکھ بھی نہیں پایا اگر لبابہ اس ٹائم۔۔۔

ضمار وہ ماضی تھا تم ماضی کو بھول کیوں نہیں جاتے ہو لبابہ ایک میچور ایک اچھی انسان ہے اس نے اس ٹائم اپنا فرض نبھایا تھا۔۔۔۔

فرض نبھاتے تو مجھے مارتے کیونکہ میں غلط تھا نا کے میری بہن کو۔۔۔۔

لیکن ضمار۔۔۔

بس کرو داید میں جو کرنے جا رہا ہوں مجھے کرنے دو اگر میں اس کے جذباتوں کے ساتھ کھیلوں گا تو اس نے بھی میرے خاندان کے ساتھ کھیلا ہے اور میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا اور تم کیسے بھول سکتے ہو اسے تمہارے بھی پیار کو اس نے مارا تھا ضمار نے

غصے میں اتے کہا جب عرشیہ نے جھٹ سے ضمار کا ہاتھ چھوڑا اور داید کی جانب دیکھا داید نے بھی عرشیہ کی جانب دیکھا جس کی انکھوں میں ایک انجانہ سا درد تھا جو داید نے بھی دیکھا لیکن وہ اگنور کرتے ضمار کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

ہاں ضمار میں تمنا سے پیار کرتا تھا اور ابھی بھی کرتا ہوں وہ اسے کبھی بھول نہیں پاؤں گا لیکن ایک مرے ہوئے انسان کے لیے تم ایک جیتی جاگتی انسان کے جزباتوں کے ساتھ کھیل کر اسے مردہ بنانے کی کوشش کرنے والے ہو ضمار ابھی بھی ٹائم ہے سوچ لو یہ نہ ہو جس دن تم اس کے جذباتوں کے ساتھ کھیل کر خالی ہاتھ لوٹ رہے ہو نا تو تم اپنا دل بھی ہار بیٹھے ہو لیکن تمہیں بعد میں پچھتاوا ہو گا۔۔۔۔۔

ہاہاہا بہت اچھا مذاق کرتے ہو داید میں اور اس لبابہ سے پیار کبھی نہیں میں اس سے پیار کبھی نہیں کر سکتا میں بس اسے استعمال کر رہا تھا یہ کہتے ہوئے ضمار کے دل نے اسے خبر دار کیا کہ وہ ایسا نہ بولے اسے یہ الفاظ اسی پر بھاری پڑ سکتے ہیں لیکن اپنے دل کو اپنے ضمیر کو پھر سے سلاتے ہوئے وہ اخر کار صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

تم لوگ دونوں اپنا خیال رکھنا کچھ دنوں بعد ہی میں اپنا کام ختم کر کے تم دونوں کے پاس واپس اؤں گا۔۔۔۔۔

لیکن ہم دونوں تمہارے بغیر کیسے رہیں گے چکر لگاتے رہنا کر نا ہمارے پاس بھی عرشیہ نے بنا داید کو دیکھے ضمار کو کہا وہ ابھی بھی تمنا کے لیے پیار کا اظہار سن کر عرشیہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں چکر لگاتا رہوں گا لیکن زیادہ تر رات کو اب میں لبابہ کے پاس ہی رکوں گا اور بہت جلد میں تم لوگوں کے پاس اؤں گا ضمار اپنا حلیہ پہلے ہی چینج کر چکا تھا اب وہ پھر اسے راج کے خلیے میں تھا۔۔۔

ضمار ان دونوں کو ایک اخری نظر دیکھ کر گھر سے باہر چلا گیا جب داید نے عرشیہ کی جانب دیکھا عرشیہ میری بات سنو۔۔۔

پلیز داید مجھے ابھی تم سے کوئی بات نہیں کرنی تم ابھی بھی تمنا کے خیالوں میں رہنا چاہتے ہو تو رہو مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا سمجھے میں تھک گئی ہوں تمہارے پیچھے بھاگتے بھاگتے کتنا تمہارے پیچھے بھاگو تمہارے دل میں جگہ بنانے کے لیے میں کیا کروں عرشیہ کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے جب دائد کو بھی عرشیہ کے انسو دیکھ کر تکلیف ہوئی اچھا عرشیہ سوری میں میرا مطلب وہ نہیں تھا۔۔۔ تمہارا مطلب وہ نہیں تھا یا ہے مجھے اب اس سے کوئی سروکار نہیں ہے یہ کہتے ہوئے عرشیہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

ضمار اپنے چند دوستوں کو لے کر لبابہ کے گھر میں داخل ہوا راج کا اچھے سے استقبال کیا گیا اور اسے کمرے میں بٹھا دیا گیا۔۔۔

کیف بھی راج کے پاس اکر بیٹھا کیف کو دیکھتے ضمار کے دل میں پھر سے بدلے گیا چنگاری جلنے لگی جبکہ اس کے پاس دل کو دیکھ کر اسے تمنا کی یاد ائی اگر اس کی تمنا زندہ ہوتی تو وہ بھی دل کی جتنی ہی ہوتی اتنی ہی پیاری ضمار نے گہرا سانس بھرتے ہوئے اپنے اپ کو ریلیکس کیا اور شادی کے لیے خود کو تیار کرنے لگا۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 50 ❤□❤□

قاضی صاحب راج کے پاس بیٹھ گئے تھے اور نکاح پڑھانے لگے تھے کیف بھی راج کے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔

مجھے اپنا مکمل نام بتائیں اپ قاضی صاحب نے راج سے پوچھا تو راج نے گہرا سانس بڑھا۔۔۔

ضمار عاطف راجپوت اپنے باپ کا نام لیتے ہوئے ضمار کی انکھیں نم ہوئیں کیا کچھ نہیں یاد ایا تھا اسے اپنے باپ کے نام پہ لیکن جلدی سے اپنی انکھیں پونچھ کر اس نے نکاح کے لئے خود کو تیار کیا۔۔۔

ضمار کا اصل نام سن کر کیف تھوڑا حیران ہوا کہ وہ شروع سے ہی سے راج سمجھتا رہا ہے اس نے یہ بات بعد میں پوچھنے کا سوچ کر چپ رہا۔۔۔

اب کیف اور مولوی پہلے لبابہ کے پاس گئے کہ اس کا نکاح پہلے کروا سکیں۔۔۔

کیا اپ کو ضمار عاطف راجپوت حق مہر پانچ لاکھ اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔

ضمار کا نام سن کر لبابہ نے حیرت سے کیف کی جانب دیکھا یہ کون ہے۔۔۔

ایسے حیرت سے نہ دیکھو راج کا اصل نام ضمار راجپوت ہے اووووو لبابہ نے او کی شیپ میں اپنے ہونٹ کئے اور قبول ہے کہہ دیا۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔میں بہت خوش قسمت ہوں راج کہ تم میری زندگی میں ائے ہو۔۔۔

کیا اپ کو ضمار عاطف راجپوت حق مہر پانچ لاکھ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔میں تمہاری بہترین بیوی بننے کی ضرور کوشش کروں گی۔۔۔۔

کیاآپ کو ضمار عاطف راجپوت حق مہر پانچ لاکھ کے میں قبول ہے۔۔

قبول ہے۔۔۔تمہارااور میرا یہ رشتہ کبھی نہ ٹوٹے امین لبابہ دل ہی دل میں سوچتے ہوئے خوش ہو رہی۔۔۔

لبابہ کا نکاح ہوتے ہی اکرم صاحب کی انکھوں میں بھی انسوائے۔۔۔۔۔

اب کیف اور مولوی صاحب اٹھ کر ضمار کے جانب چلے گئے۔۔۔

کیاآپ کو لبابہ اکرم ملک اپنے نکاح میں حق مہر پانچ لاکھ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔

کیاآپ کو لبابہ اکرم ملک اپنے نکاح میں حق مہر پانچ لاکھ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

کیاآپ کو لبابہ اکرم اپنا نکاح میں پانچ لاکھ حق مہر قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

مبارک ہو کیف نے راج کو کہا تو راج نے بھی ہلکا سا مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا اور اب مہمان جو تھوڑے بہت مہمان تھے ان کو کھانا وغیرہ کھلایا جا رہا تھا چھوٹا سا گھر میں ہی فنکشن تھا اب گھر میں لاونج میں ہی صوفے پر لبابہ اور راج کو ایک ساتھ لا کر بٹھادیا گیا تھا جبکہ راج نے جب لبابہ کو دیکھا تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا وہ اس کے پسندیدہ ڈریس جس کا کلر وائٹ اور ریڈ کلر میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ہو راج کیا میں پیاری نہیں لگ رہی ہوں لبابہ نے جان بوجھ کر راج سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں میڈم اپ بہت پیاری لگ رہی ہو اتنی پیاری کہ میرے دل کے تار چھیڑ رہی ہو میرا دل کر رہا ہے میں آپ کو اپنے اپ میں سما لوں راج کھوئے کھوئے لہجے میں گھمبیر لہجے میں بولا اور اس کی بات سنتے لبابہ کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ ائی۔۔۔۔

اہم اہم راج بھائی۔۔۔۔اپ نے میری لبابہ آپی سے بعد میں بات کریے گا پہلے میرے پیسے نکال لیں دل اور طہام اب دونوں راج اور لبابہ کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

کون سے پیسے نکالوں میں نے کون سا اپ سے پیسے ادھار لیے ہیں راج نے بھی جان بوجھ کر مذاق میں کہا۔۔۔۔

ہبی جان دیکھے نا یہ مجھے تنگ کر رہے ہیں اپ نے تو کہا تھا نا یہ میرا حق بنتا ہے میں لبابہ اپی کی بہن ہوں تو ان سے پیسے لینے کا میرا حق بنتا ہے۔۔۔

ہاں حق تو بنتا ہے لیکن تم نے مجھے دودھ تو پلایا ہی نہیں ہے راج بھی ہنستے ہوئے کہنے لگا تو دل نے منہ بنا کر پھر سے اپنے ہبی کی جانب دیکھا ہبی جان دودھ تو لے کے ائے نا ان کو بھوک لگ رہی ہے مجھے لگتا ہے دل بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کے کھی کھی کر کے ہنسنے لگی جب راج نے گھور کر دل کو دیکھا بہت شرارتی ہو تم۔۔۔۔

ہاں میرے ہبی جان بھی کہتے ہیں میں بہت شرارتی ہوں۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے دودھ لانے کی ضرورت نہیں ہے یہ لو پیسے بیس ہزار نکال کر راج نے دل کے ہاتھ میں رکھا تو دل نے اپنے ہبی جان کی طرف دیکھا تو کیف نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

اپنا اور میری لبابہ آپی کا بہت خیال رکھیے گا یہ بہت اچھی ہیں۔۔۔۔۔

ہاں اچھی تو بہت ہیں ان کا بہت اچھے تیار رکھوں گا راج نے اپنے لبوں پر مسکراہٹ لاتے گھمبیر لہجے میں کہا تو لبابہ بھی مسکرائی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں سب مہمان بھی چلیں گے اور کیف دل اور طہاں بھی ان لوگوں سے ملتے ہوئے چلے گئے اب گھر میں صرف لبابہ راج اور اکرم صاحب ہی موجود تھے۔۔۔۔۔

اکرم صاحب نے مسکرا کر راج کی جانب دیکھا میں نے اپنی زندگی کی جمع پونجی تمہارے حوالے کی ہے راج اس کی حفاظت کرنا تمہارا فرض ہے۔۔۔۔

آپ بے فکر رہیں انکل میں ان کو ہمیشہ خوش رکھوں گا ان کی حفاظت کرنا واقعی ہی میرا فرض ہے اگر مجھے کچھ ہو بھی جاتا ہے تو یقین کریں ان کی حفاظت بھی کروں گا۔۔۔۔

جیتے رہو اتنے میں لبابہ تو کب کی اپنے کمرے میں جا کر بیٹھ گئی تھی اور کیف نے سارا کمرے کا ڈیکوریشن وغیرہ کیا تھا جب راج کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی بیڈ پر لبابہ بیٹھی تھی۔۔۔۔

میڈم اپ کو پہلی دفعہ سے گھونگٹ میں دیکھا ہے تو بہت عجیب لگ رہا ہے اپن کو۔۔۔۔

کیوں عجیب کیوں لگ رہا ہے راج کی بات سنتے لبابہ نے اپنا گھونگٹ خود ہی اٹھا کر گھور کر راج کی جانب دیکھا جب راج مسکرایا اب لگ رہی ہے نا میری میڈم ایسے شرمیلی شرمیلی سے میڈم اچھی نہیں لگتی مجھے سخت والی میڈم اچھی لگتی ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا باتیں مت کرو ادھر اؤ میرے پاس بیٹھو لبابہ نے راج کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور اپنا ہاتھ اگے کیا لاؤ اب میرا چہرہ تو دیکھ لیا ہے اور میں اب میری منہ دکھائی۔۔۔

لو یہ کیا بات ہوئی میڈم اپن نے کون سا پہلی دفعہ اپ کا چہرہ دیکھا ہے میڈم اپن تو اپ کے لیے کوئی چیز نہیں لے کے ایا اپن کو تو پتہ ہی نہیں تھا کہ چہرہ دیکھنے کی بھی کوئی چیز دیتے ہیں۔۔۔

تم۔۔۔ تم نے مجھ سے مار کھانی ہے راج جاؤ میں تم سے بات ہی نہیں کروں گی اور ویسے بھی تم نے مجھ سے اپنا اصلی نام چھپایا ہے تمہارا نام ضمار تھا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔

ہاں بس مجھے سب راج کہ کر بلاتے ہے اسی ہے اور آپ میڈم اپن سے ناراض مت ہو ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ اپن نے اپنی میڈم کے لیے نا لی ہو میں جیسے کوئی چیز لانا بھول سکتا ہے راج نے اپنی پاکٹ سے ایک رنگ نکالی جو بہت ہی خاص قسم کے پتھر کی بنی ہوئی تھی اور گولڈ میں وہ پتھر جڑا ہوا تھا وہ انگوٹھی بے حد خوبصورت تھی جس کو دیکھ کر لبابہ کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔۔

یہ یہ کون سی رنگ ہے اتنی مہنگی رنگ تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے راج تم تو کوئی کام بھی نہیں کرتے ہو۔۔۔۔

میں کام کرتا ہوں یا نہیں کرتا میڈم یہ میٹر نہیں کرتا ہے اپ کی خوشی کے لیے میں کہیں سے بھی کچھ بھی لا سکتا ہے ہاتھ اگے کریں راج نے پیار بھرے لہجے میں کہا تو لبابہ نے اپنا ہاتھ اگے کیا اور راج نے پیار سے اس کے انگلی پر انگوٹھی پہنا دی۔۔۔۔

اپنے ہاتھ میں لبابہ کے مہندی بھرے ہاتھ دیکھ کر کر راج کا دل الگ ہی تار میں دھڑکنے لگا تھا اسے ایک دم سے کچھ الگ سا محسوس ہوا تھا اس نے لبابہ کی جانب دیکھا جو اس شادی سے بے انتہا خوش تھی۔۔۔۔۔

میڈم اگر اپن سے کوئی غلطی ہو جائے تو کیا اپ اسے معاف کر دیں گی نا۔۔۔

کیا مطلب راج کون سی غلطی لبابہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

پھر بھی اگر میں نے کبھی اپ کو دھوکہ دیا یا اپ کو تنگ کیا تو کیا مجھے معاف کر دیں گے۔۔۔۔

خبردار راج تم مجھے چھوڑ کے گئے اگر تم نے دھوکہ دینے کی کوشش بھی کی تم نے پہلے بھی کہا تھا نا کہ اگر تم نے مجھے دھوکہ دیا تو میں تمہارے دل پہ ناگولی ماروں گی یاد رکھنا اور اج بھی میں یہیں کہوں گا کہ تم نے مجھے دھوکہ دیا یا مجھے چھوڑ کے گئے تمہارے دل پہ گولی ماروں گی کہ میرے اگلے پچھلے سارے حساب برابر ہو جائیں۔۔۔۔

ہائے میڈم اپن پہ یہ ظلم تو نہ کریں نا اپن تو اپ کے ہاتھوں سے گولی بھی کھالے گا۔۔۔۔

اچھا اچھا مذاق نہ کرو میں بھی مذاق کر رہی ہوں کچھ نہیں کرتی میں تمہیں ویسے بھی تم مجھے دھوکہ کیوں دو گے اب تم میرے شوہر ہو نا تم نے ہمیشہ میرا ساتھ دینا نا ائندہ بھی ہمیشہ میرا ساتھ دینا۔۔۔

راج کو کچھ برا محسوس ہو رہا تھا وہ ابھی لبابہ کے قریب نہیں جانا چاہتا تھا لیکن لبابہ کا یہ خوبصورت روپ دیکھ کر وہ اپنے جزباتوں کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا اس نے اپنے اپ کو بہت روکنے کی کوشش کی لیکن کچھ لبابہ کی باتیں اور اس کا مزید قریب ہونا راج کو اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل لگنے لگا اس نے لبابہ کے گرد اپنا حصار تنگ کیا تو لبابہ نے بھی پیار سے راج کی جانب دیکھا۔۔۔

اجازت ہے کیا میڈم راج نے لبابہ کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے تو لبابہ نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا کر سر جھکا لیا یہ سنتے ہی راج نے لبابہ کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔۔

اتنی شدت سے لبابہ کو اپنے ہونٹوں پر راج کا لمس محسوس ہو رہا تھا جبکہ راج اپنی انکھیں بند کیے بس لبابہ کو محسوس کر رہا تھا وہ اس ٹائم بھول گیا تھا کہ وہ کسی بدلے کے تحت شادی کر رہا تھا اسے بس اتنا پتہ تھا کہ لبابہ اس کی محرم ہے اور وہ اس سے اپنا حق لے رہا ہے۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد راج پیچھے ہوا ایک پل کو تو اس کا دل کیا وہ یہاں سے چلا جائے یا کوئی بہانہ کر کے وہ لبابہ سے دور ہو جائے لیکن لبابہ نے راج کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

اتنا شرما کیوں رہے ہو راج میں تمہاری بیوی ہوں تم میرے شوہر ہو۔۔

نہیں نہیں میڈم اپن شرما نہیں رہا وہ بس ایسے ہی راج کا دل بھی زوروں سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

اب جب اس کی میڈم ہی اس کی جانب متوجہ ہو رہی ہیں تو راج کیسے اپنے اپ کو روک سکتا تھا اس لیے راج نے بھی اپنی شیروانی اتار کر ایک سائیڈ پر رکھیں اور لبابہ کے سر پر دوپٹہ ہٹا کر سائڈ پر رکھا اور لبابہ کو بیڈ پر ہٹایا اور خود اس کے اوپر جھک گیا بعد میں مجھے مت کہیے گا میڈم کے اپن نے اپ کے ساتھ غلط کیا ہے۔۔

کیا مطلب غلط کیا ہے تم کیا غلط کرنے والے ہو۔۔۔

یہ جو میں بھی کروں گا نا وہ بہت غلط ہو جائے گا میڈم یہ نہ ہو بعد میں اپ کو پچھتانا پڑے راج نے گمبھیر لہجے میں بولا جب لبابہ اس کی بات کا کچھ اور ہی مطلب لے گئی تھی۔۔۔۔

جب تم مجھے جی بھر کے پیار کرو گے میں بالکل بھی نہیں پچھتاؤں گی اس کی گردن میں باہیں ڈالتے ہوئے اس سے مزید اپنے قریب کر گئی اور بس یہیں حد تھی راج کی بھی اور وہ اپنے بدلے کی اگ میں ایک معصوم کو کچلتا چلا گیا جبکہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کے دل میں لبابہ گھر کر چکی ہے مگر وہ اسے تکلیف پہنچائے گا تو سکون سے خود بھی نہیں رہے گا اب تو نکاح کا رشتہ تھا اور نکاح کا رشتہ تو ہوتا ہی ایسا ہے کہ کتنے ہی دشمن ہوں ان میں پیار محبت تو ہو ہی جاتی ہے اور اب تو ان میں پاک رشتہ بھی بن چکا تھا یہ دیکھنا تھا کہ لبابہ پچھتائے گی یا پھر راج پچھتائے گا۔۔۔۔

""""----------

جب سے ارقم عرشیہ کے گھر سے ہو کر ایا تھا عرشیہ تو اس کی انکھوں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی اس نے شکر کیا تھا کہ عرشیہ کے گھر کا اسے پتہ چل گیا اور اس کے گھر میں جو رہتے ہیں وہ اس کے بھائی ہی ہیں۔۔۔۔

ارقم اپنے ٹیبل پر بیٹھا اور ایک ڈائری لے کر ہاتھوں میں قلم لیے دائری کو دیکھنے لگا اور اپنے ذہن میں اپنے سنہری کو لانے لگا۔۔۔۔

سب سے پہلے اس نے پہلے اپنی ڈائری پر نام لکھا سنہری۔۔۔ارقم کی سنہری۔۔۔۔

ارقم ہمدانی کے عشق کے نام یعنی کہ میری سنہری کے نام۔۔۔۔۔

میں زندگی میں پہلی مرتبہ ڈائری لکھنے لگا ہوں اور اس کی حقدار صرف اپ ہیں سنہری اور یہ ڈائری یہ الفاظ صرف اور صرف اپ کے نام۔۔۔۔۔۔

میری اس زندگی میں خوش آمدید سنہری۔۔۔۔۔❤□

نہ جانے میں یہ ڈائری کیوں لکھ رہا ہوں لیکن میں لکھنا چاہتا ہوں میرے دل میں یہ خواہش جاگی ہے کہ میں یہ ڈائری لکھوں اور کاش اپ یہ ڈائری کبھی پڑھ سکیں اور اپ کو محسوس ہو کہ یہ ارقم جبیل ہمدانی اپ کے لیے کیا فیلنگز رکھتا ہے اپ کے لئے کیا محسوس کرتا ہے اپ کو لے کے سنہری کیا کچھ سوچتا ہے۔۔۔۔

مجھے پہلی نظر کی محبت تب ہوئی تھی جب اپ کو شادی میں دیکھا تھا اپ کی اس سنہری انکھیں اس ارقم ہمدانی کا دل لے گئے تھے۔۔
اپ کی سنہری انکھوں میں مجھے اپنے سنہرے خواب دکھنے لگے تھے سنہری اور اس لیے میں نے اپ کا نام رکھا تھا سنہری۔۔۔۔
اور جب ان لڑکوں نے اپ کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی تب میرا دل کیا تھا میں ان لڑکوں کو جہنم واصل کر دوں جنہوں نے میری پہلی محبت میری سنہرے کو ہاتھ لگانے کی غلطی کی تھی ارقم کے ہاتھ تیزی سے ڈائری پر چلتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

میں نے ان لڑکوں کو مارا ابھی تھا اور اپ کو ایک سائیڈ پہ رکھ دیا تھا اور پھر جب میں ان لڑکوں کو مار کر اپ کے پاس گیا تو ایک لڑکا اپ کو لینے اچکا تھا میں نہیں جانتا تھا وہ کون ہے لیکن وہ اپ کو لے کے جا چکا تھا اور اپ کا کالے رنگ کا دوپٹہ میرے پاس ہی رہ گیا ہے اور وہ دوپٹہ ابھی تک میرے پاس ہے اس میں اپ کی خوشبو اتی ہے مجھے سنہری جب بھی اپ میرے پاس نہیں ہوتی نا میں دوپٹہ لے کے اپ کو محسوس کرتا ہوں۔۔۔۔۔

میں کیسے بتاؤں اپ کہ اپ کے خوشبو ہے نا وہ میرے بدن میں گھستی جا رہی ہے نہ جانے یہ خوشبو میرے بدن سے نکلے گی بھی یا نہیں اب میں چاہتا بھی نہیں ہوں یہ نکلے میں چاہتا ہوں جب میں اپ کے پاس ہوں تو اپ کو میرے پاس اپنی خوشبو ائے لیکن اپ نے کبھی مجھے دیکھا تک نہیں۔۔۔۔

اور جب اس دن مال میں اپ کا ہاتھ میرے سینے پر گیا تھا تو میرے دل ایسا تھا جیسے دھڑک دھڑک کے باہر اجائے گا اس دن مجھے محسوس ہوا کہ میرے دل میں اپنی سنہری کے لیے عشق جنم لے چکا ہے اور اس عشق کی اواز اسمان تک گئی تھی اور جس کی اواز اسمان تک جاتی ہے اس کی کوئی نہ کوئی منزل تو ضرور ہوتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرے عشق کی منزل بھی اپ ہوں گی۔۔۔
اور پتہ ہے پھر میں نے اپ کے قریب ہونے کے لیے اپ کی یونیورسٹی کا ایڈریس لیا پھر میں اپ کو پھول بھیجا کرتا تھا کیونکہ میں چاہتا تھا میں اپنی سنہری کو گلاب کے پھول بھیجا کروں کیونکہ اپ کو گلاب کے پھول بہت پسند ہے نا اور جو چیز میری سنہری کو پسند ہے وہی چیز اس کے ارقم کو پسند ہے۔۔۔۔

میں نے اس دنیا میں کسی کو اتنا نہیں چاہا سنہری اپ ارقم جبیل ہمدانی کی پوری دنیا ہے میں اپ کے لیے پوری دنیا کو ٹھکرا سکتا ہوں۔۔۔۔۔

اچانک سے ارقم کو گلاب کے نام سے ارقم کو خیال ایا کہ کیوں نہ وہ اپنی سنہری ظکو پھول بھیجی جلدی سے اس نے اپنی ڈائری بند کی اور اپنے الماری میں رکھی اور کال کی ایک گلاب کا پھولوں کا بکے لے کر اس نے ایڈریس بتایا کہ اس گھر میں پہنچا دیا جائے بنا نام کے اور بس پکڑا کر واپس اجائے کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کس نے بھیجا ہے۔۔۔۔۔"""

ارڈر دے کے ارقم واپس سے بیڈ پر بیٹھا اور موبائل پر اپنی سنہری کی تصویریں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

دوسری جانب تھوڑی ہی دیر میں پھولوں کا بکے لیے ایک ادمی بلیک محل کے دروازے کے باہر کھڑا تھا جیسے ہی گھنٹی بجی گارڈ نے اس ادمی سے کو دیکھا اور پھول دیے یہ پھول عرشیہ میم کے لیے گارڈ نے وہ پھول پکڑا ہے اس سے پہلے وہ کچھ اور پوچھتا وہ آدمی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس گارڈ نے وہ پھول لے جا کر عرشیہ کو دے دیے عرشیہ نے اس گارڈ سے پوچھا کہ یہ کون دے کے گیا ہے تو اس گارڈز نے لاعلمی کا اظہار کیا۔۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے تم جاؤ عرشیہ نے اس گارڈ کو بھیجا اور ان پھولوں کے خوشبو کو محسوس کرنے لگ گی اور اس کا لب مسکرائے تھے اسے لگا وہ داید سے ناراض ہے تو داید نے اس کے لیے پھول بھیجے ہے کہ تاکہ وہ مان جائیں وہ دل ہی دل میں خوش ہونے لگی کے داید نے اس کی پرواہ کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔

ویسے اندر ہی اندر مجھے پتہ ہے تم بھی مجھے پسند کرتے ہو اس لیے تو میری ناراضگی کی فکر ہے تمہیں اور میرے لیے پھول بھیج دیئے پھر سے پھولوں کی خوشبو سونگتے ہوئے گہرا سانس بھرتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر پھول رکھ دیے اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔"""

اتنے میں داید بھی کمرے میں داخل ہوا عرشیہ نے داید کو دیکھا تو شرما کر چہرہ جھکا دیا داید نے بھی حیران ہو کر عرشیہ کی جانب دیکھا تھوڑی دیر پہلے تو یہ ناراض دی اور اب یہ مجھے دیکھ کر شرما کیوں رہی ہیں جب داید کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے پھولوں کے بکے پر پڑی۔۔۔۔۔

یہ پھول کہاں سے ائے ہیں داید نے عرشیہ سے حیرانگی سے پوچھا وہ تو چہرہ جھکا کر بیٹھی تھی جھٹ سے چہرہ اوپر کر کے اس نے داید کو دیکھا کیا مطلب کہاں سے ائے ہیں تم نے بھیجے ہیں نا عرشیہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

نہیں میں نے تو نہیں بھیجے میں نے کہا بیچے۔۔۔

کیا مطلب تمہارا داید میں سمجھی میں ناراض ہوں تو تم نے مجھے منانے کے لیے مجھے پھول بھیجے ہیں اسی لیے میں اتنی خوش ہو رہی تھی۔۔۔

اگر مجھے تمہیں پھول دینے ہی ہوتے تو میں تمہیں خود اپنے ہاتھوں سے دیتا عرشیہ لیکن میں نے نہیں بھیجے۔۔۔""

تو یہ پھول پھر وہ جو اس ادمی کو بھولے بیٹھی تھی نہ یونیورسٹی میں اپنے ادمیوں کے ہاتھ میں پھول بھیجے تھے یکدم اس کے ذہن میں وہ پھول ائے تھے اس کا مطلب وہ اجنبی ادمی عرشیہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے عرشیہ کس نے بھیجے ہیں یہ پھول تمہیں۔۔۔

پتہ نہیں شاید غلطی سے ہمارے گھر اگیا ہے اور میں نے لے مجھے لگا تم نے شاید۔۔۔۔۔ عرشیہ اندر ہی اندر ڈر رہی تھی کہ وہ ادمی اب اس کے گھر تک اگیا ہے اگر کسی کو پتہ چل گیا تو وہ کیا کرے گی ابھی ابھی تو داید نے اسے صحیح طریقے سے بات کرنے شروع کی ہے یہ نا ہو وہ داید کو اس شخص کے بارے میں بتائے تو داید اسے شک کرنے لگ جائیں۔۔۔۔

اگر تم نے نہیں بھیجے تو یہ پھول بھی میرے کسی کام کے نہیں ہے داید عرشیہ نے وہ پھول پکڑ کر نیچے پھینکیں اور اسے اپنے پیروں تلے کچل دیا اگر یہ تم نے نہیں بھیجے تو ان کی جگہ یہاں ہی بنتی ہے کیونکہ میں کسی اور کے ہاتھ سے پھول لینے سے تو رہی عرشیہ نے اپنے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے داید کو کہا۔۔۔

نہیں یہ پھول ہیں تمیں ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا ہاں تم ایک جگہ رکھ دیتی لیکن انہیں کچلنے کا کیا مقصد تھا داید کو عرشیہ کی یہ حرکت تھوڑی عجیب سی لگی۔۔۔

عرشیہ کے ذہن میں تو وہ اجنبی ادمی تھا اس نے تو اسی اجنبی ادمی کو سوچتے ہوئے ان پھولوں کو کچلا تھا وہ اب گھر تک اگیا تھا لیکن وہ اسے اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے داید اور عرشیہ کی لائف میں کوئی مسئلہ ہوتا۔۔۔

تمیں اس کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے اور تمہیں میری ٹینشن لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے یہ نہیں ہوا بیوی ناراض ہے کچھ لے آؤ منانے کے لیے ہوں پھول کچلنے کی تکلیف ہو رہی ہے کبھی بیوی کے دل کی بھی فکر کیا کرو جب اپنی باتوں سے میرا دل کچلتے ہو عرشیہ بی منہ میں جو یا بولتی ہوئی باہر چلی گئی جبکہ داید اس کا منہ ہی دیکھتا رہ گیا۔۔

اچھا تو اس کا مطلب یہ میرے سے ناراض تھی اور مجھے اسے منانا بھی تھا کیا خیر مجھے تو منانا نہیں اتا اس کو بھی دیکھ لیں گے داید بھی فریش ہونے کے لیے چلا گیا تاکے وہ لیٹ سکیں۔۔۔

عرشیہ بھی بعد میں فریش ہوتے لیٹ گی۔۔۔۔۔

عرشیہ ننگے پاؤں چلتی جارہی تھی دوپٹہ اس کا ادھا کندھوں پہ تھا اور ادھا زمین پر گھسیٹا جارہا تھا چہرہ اس کا بہت رونے کی وجہ سے اس کے گالوں پر انسو کے نشان تھے جب وہ چلتے چلتے ایک قبرستان کے باہر جا کر رکے۔۔۔۔۔

جب وہ ایک قبر کے پاس جا کر بیٹھی ہلکی ہلکی سی روشنی اس قبر پر پڑ رہی تھی عرشیہ نے اس قبر کو ہاتھ لگانا چاہا جب اس کے ہاتھوں نے گلاب کے پھولوں کو چھوا اس نے حیرانگی سے ان گلاب کے پھولوں کو دیکھا اور پھر ایک نظر قبر کو وہ ٹھیک سے اس قبر کے نام کو پڑھ نہیں پا رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی قبر کس کی ہے۔۔۔

یہ خواب دیکھتے ایک دم سے عرشیہ کی انکھ کھلی اس نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا اس نے یقین کرنا چاہا کہ وہ اپنے گھر پر ہی موجود ہے شکر ہے یہ خواب تھا لیکن ایسا خواب مجھے پہلے کبھی نہیں ایا یہ کس کی قبر ہو سکتی ہے۔۔۔۔

عرشیہ نے ایک نظر داید کو دیکھا جو اس کے پاس ہی سویا ہوا تھا پھر عرشیہ نے ایک گلاس پانی پیا اور پھر سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔

""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 51 ❤□❤□

صبح لبابہ کی انکھ کھلی تو اس اپنے اپ کو راج کے حسار میں پایا ایک شرمیلی سے مسکراہٹ لبابہ کے لبوں پر ائی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ راج اس سے اتنا پیار کرتا ہے رات کو راج نے اسے اپنی پیار کی شدت میں پور پور بھگویا تھا اور راج کو اپنے چہرے پر لبابہ کی نظر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

میڈم اپن کو ایسے دیکھیں گی تو اپن کو شرم اجائے گا نا ایسا نہ دیکھیں اپن کو ایک دم سے راج نے انکھیں کھول کر لبابہ سے کہا تو لبابہ اس کے اچانک سے انکھیں کھولنے سے ہر بڑا گئی۔۔۔

نہیں نہیں میں تو تمہیں نہیں دیکھ رہی میں تو بس ادھر ادھر دیکھ رہی ہوں اور تم بے شرم انسان تمہیں شرم نہیں اتی تم مجھے ایسے دیکھ رہے ہو۔۔۔۔

اچھا اپ کو شرم کیوں ارہی ہے اتنی ایسا کیا ہو گیا ہے ایک رات میں کہ اپ مجھ سے شرمائے۔۔۔

چپ کر وبد تمیز انسان ایک تو رات کو چھوڑ بھی نہیں رہے تھے اوپر سے اب مجھے تنگ کر رہے ہو اس سے پہلے کہ لبابہ راج سے الگ ہو کر اٹھتی راج نے لبابہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا اس کے سینے سے لگ گئی لبابہ کی ہیزل انکھیں راج کی کالی انکھوں سے ٹکرائی راج کو ان ہیزل انکھوں میں اپنے لیے بے حد محبت اپنے لیے شدت محبت نظر ائی اور ان انکھوں میں دیکھ کر راج نے جلدی سے اپنی انکھیں جھکا لیں وہ مزید انکھوں میں دیکھتا تو شاید وہ اپنے بدلے کو بھول جاتا اپنی بہن کی موت کو بھول جاتا جس مقصد کے لیے اس نے لبابہ سے شادی کی تھی اس مقصد کو بھول جاتا۔۔۔۔

کیا ہوا نظر کیوں جھکا لی میڈم کے اپن تو میڈم سے زیادہ شرماتا ہے رے لبابہ بھی راج کی بولی میں بولی تو راج قہقہ لگا کر ہنس پڑا اگر میں نے ابھی اس وقت اپ کو شرمانے پہ مجبور کر دیا نا تو پھر انکل نے ہمیں عجیب نظروں سے دیکھیں گے پہلے ہی صبح کے دس بج چکے ہیں اور ہمیں لیٹ ہو رہا ہے ہمیں نیچے بھی جانا ہے انکل ہمارا ویٹ کر رہے ہوں گے۔۔۔۔

اووو شٹ اتنا ٹائم ہو گیا ٹائم کا تو پتہ ہی نہیں چلا لبابہ نے گھڑی کی جانب دیکھا جو 10 بجا رہی تھی لبابہ جلدی سے راج سے الگ ہوتی ہوئی واش روم میں گھس گئی جبکہ راج نے گہری نظروں سے واش روم کے دروازے کی جانب دیکھا ائی ایم سوری میڈم بٹ اپن کا کام ہے اپن کو کرنا ہے گہرا سانس بڑھتے ہوئے وہ لبابہ کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا تا کہ وہ بھی فریش ہو سکے۔۔۔۔۔"""

"""----------

ہبی جان میرا اج بالکل بھی دل نہیں کر رہا ہے سکول جانے کو ٹیچر نے کہاں ہے پیپر ہونے والے ہیں تو ہم چھٹیاں کر سکتے ہیں نادل معصوم سا منہ بناتے ہوئے کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔

دل تمہاری ٹیچر نے ہی کال کی ہے کہ دل کو سکول لے کر ائی ہوں اسے سلیبس دینا ہے پیپرز کا۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھلا اپ چلے جائیں اپ لے ائیں میرا سلیبس میرے ہبی جان میرے لیے اتنا نہیں کر سکتے۔۔۔

تمہارا ابھی جان تمہارے لیے بہت کچھ کر سکتا ہوں لیکن تمہیں ابھی خود جانا ہو گا خود سلیبس لے کے انا ہو گا۔۔۔

ایک شرط پر پھر اپ میرے ساتھ اندر جائیں گے اور ہم جلدی سے ٹیچر سے مل کر واپس اجائیں گے۔۔۔

ٹھیک ہے میں افس میں بیٹھوں گا تم اپنی کلاس میں جانا ٹیچر سے اچھے سے پوچھ کے انا تمہارے پیپرز میں کوئی بھی غلطی نہیں ہونی چاہیے دل۔۔۔۔۔"""

اوکے ہبی جان میں پھر گھر والے کپڑے پہن کے جاؤں گی سکول یونیفارم نہیں پہن کے جانا میں نے۔۔۔۔۔"""

ٹھیک ہے ٹھیک ہے دل کیف کی بات سنتے جلدی سے سمپل سے کپڑے لیتی ہوں چینجنگ وہ میں گئی تھوڑی دیر میں وہ کپڑے پہن کے باہر ائی کیف سے پہلے ہی تیار تھا اب وہ دونوں سکول کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔۔۔"""

کیف دل کے ساتھ سکول میں داخل ہوا تو کئی لڑکیوں نے کیف کو دیکھا جو پولیس وردی میں بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اور سکول کی ٹیچریں بھی کیف کو دیکھ رہی تھی کیف تھا ہی اتنا خوبصورت کہ کوئی بھی لڑکی اس پر مر مٹتی اور وہ تھا بھی دل کا ہبی جان۔۔۔

دل کی نظر ایک دو ٹیچروں پر پڑی جو ایک ساتھ کھڑی ہو کر کیف کے بارے میں ہی بات کر رہی تھی بار بار وہ ان کی طرف دیکھ رہی تھی دل نے چھوٹی آنکھیں کر کے ان ٹیچروں کو دیکھا۔۔۔"""

ہبی جان وہ دو ٹیچریں ہے مجھے لگتا ہے ہمارے بارے میں بات کر رہی ہیں بار بار اپ کو دیکھ رہی ہیں اور پھر باتیں کرنے لگ جاتی ہیں۔۔۔۔۔

دل اپنی تھوڑی سی جیلسی کو اپنے کنٹرول میں رکھو تم یہاں پر سلیبس لینے ائی ہو یہاں پر لڑنے نہیں کسی سے۔۔۔

لیکن وہ ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ دل کچھ اور کہتی کیف افس میں چلا گیا دل تم اپنی کلاس میں جاؤ میں ذرا سر سے مل لوں دل بھی منہ بناتے ہوئے اپنی کلاس میں چلی گئی جبکہ کیف افس میں چلا گیا۔۔۔

السلام علیکم کیسے ہو تم کیف سے سر سے ہاتھ ملایا۔۔۔۔

الحمدللہ کیف تم سناؤ تم کیسے ہو کافی دنوں بعد ائے ہو سکول میں لگتا ہے اپنی چھوٹی سی بیوی کو چھوڑنے ائے ہو۔۔۔۔۔

ہاں جی میری چھوٹی سی بیوی کا دل نہیں کر رہا تھا سکول انے کا اس کا کہنا تھا کہ میں خود سلیبس اس کا لے اؤں لیکن میں اسے بڑی مشکل سے لے کر ایا ہوں اور اسے واپس لے کر جانا ہے ورنہ وہ رونے لگ جائے گی۔۔۔

ویسے تمہاری جو چھوٹی سی بیوی ہے وہ بہت پیاری ہے اور اچھی بچی ہے ذرا بھی تنگ نہیں کرتی اور کلاس میں بھی اس کی کافی اچھی پرفارمنس ہے۔۔۔۔۔

سر کی بات سنتے ہیں کیف کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اسے اپنی چھوٹی سی چار فٹی بیوی پر پراؤڈ فیل ہوا۔۔۔

دوسری جانب دل کلاس میں داخل ہوئی تو تمنا دل کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔۔

دل تم آگئی اتنے دنوں بعد تم آئی ہو تمہیں پتہ ہے میں نے تمہیں بہت یاد کیا لیکن تم آتی ہی نہیں ہو۔۔۔

ہاں تمنا میرا دل نہیں کرتا سکول آنے کو اب تو پیپرز ہونے والے ہیں نا اور پھر تم نے اور میں نے ساتویں کلاس میں ہو جانا ہے کیسی تیاری ہے ویسے تمہاری پیپرز کی۔۔۔

بس ٹھیک ہی ہے اتنی اچھی تیاری نہیں ہے لیکن میں اچھی تیاری کر لوں گی مجھے پتہ ہے تمنا بھی مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تمنا تم ہمیشہ میری دوست رہو گی نا۔۔۔۔

ہاں دل میں ہمیشہ تمہاری دوست رہوں گی اور ہم ایک ہی کالج میں جائیں گی ٹھیک ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے ڈن ہو گیا اس سے پہلے کہ دل کچھ اور کہتی ٹیچر کلاس میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

ٹیچر نے سب کو ان کا سلیبس دیا تو دل بھی تمنا سے ملتے ہوئے افس میں چلی گئی جہاں پر افس کے باہر بھی وہیں دو ٹیچریں کھڑے کیف کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اپ کو شرم نہیں اتی کسی جوان مرد کو دیکھتے ہوئے دل اپنے ہی جان کہتے کہتے رک گئی اسے کیف کی بات یاد ہے کہ وہ کسی کو نہ بتائیں کہ وہ اس کا شوہر ہے جبکہ دل کی بات سنتے وہ دونوں ٹیچریں حیرانگی سے دل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں شرم نہیں اتی اپ کے گھر میں باپ بھائی نہیں ہے جو اپ ان کو دیکھ رہی ہیں دل نے اندر بیٹھے کیف کو اشارہ کیا جبکہ کیف اور سر دونوں دل کی اواز سنتے باہر کی جانب۔۔۔۔

کیا ہوا ہے دل ایسے ان کو کیا باتیں سنا رہی ہو سب ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔۔

یہ کب سے اپ کو دیکھ کے باتیں کر رہی ہیں اپ کے بارے میں باتیں کر رہی ہیں جبکہ سر بھی دل کی باتیں سن کر ہنسنے لگے کیونکہ اسے پتہ تھا وہ کیف کی بیوی ہے اور وہ جیلس ہو رہی ہے۔۔۔

دل ایسی بات نہیں کرتے وہ تمہارے ٹیچریں ہیں چلو سوری کرو۔۔۔

توٹھیک کہ رہی ہو نا یہ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں اپ کے بارے میں ادھر بھی اپ کو دیکھ رہی تھی ادھر بھی کھڑے ہو کر اپ کو دیکھ رہی ہیں۔۔۔

تو کیا ہوا ہم ان کو دیکھ رہی تھی اچھے خاصے ہینڈسم ہیں تو ہم ان کو دیکھیں بھی نہ اب سر اپ ان کے بھائی ہیں تو کیا اپ مجھ سے شادی کریں گے وہ ٹیچر تو کھڑے کھڑے کیف کو پروپوز کر گئی تھی اس نے تو سر کا بھی خیال نہیں کیا تھا جبکہ کیف انکھیں پھاڑے اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔

یہ میرے بھائی نہیں ہے اس سے پہلے کہ دل کچھ اور کہتی کیف نے دل کے منہ پر ہاتھ رکھا سوری میری شادی ہو چکی ہے یہ کہتے ہوئے وہ دل کو پکڑ کے باہر لے گیا لیکن ٹیچروں نے حیرانگی نے کیف کی پشت کی جانب دیکھا اور پھر سر کی جانب تم دونوں کو میں نے اس لئے یہاں پہ نہیں رکھا ہوا ہے کہ تم دونوں اتے جاتے لوگوں کو تارتے رہو شرم نہیں ہے تم دونوں کو جاو کلاس میں جاؤ سر نے دونوں کو ڈانٹا تو وہ بھی سر کو سوری کرتے ہوئے اپنی اپنی کلاس میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔""

یہ کیا حرکت ہے دل ایسے بھی کوئی ٹیچروں سے بات کرتا ہے کیف نے تھوڑا غصے سے دل سے کہا۔۔۔۔۔۔""

ہاں تو ہی جانو اپ کو ایسے کیوں دیکھ رہی تھی میرا دل کر رہا تھا میں ان کی انکھیں نکال لوں اپ صرف میرے ہی جان ہے کوئی اپ کو کیوں دیکھیں۔۔۔

اف میری چھوٹی سی چار فٹی بیوی مجھے کوئی نہیں دیکھتا نا ہی مجھے تم سے کوئی چھین کے لے کے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا تو ہی جان اگر مجھ سے کوئی پیاری سی لڑکی اپ کو مل گئی تو پھر۔۔۔۔۔۔

پھر ہو سکتا ہے بھئی میں اس پیاری سی لڑکی سے شادی کر لوں کیف نے مذاق میں کہا جب دل کے دل میں ڈر پیدا ہو گیا ایک دم سے اس کے ذہن میں تانیہ کا خیال ایا۔۔۔

سچ میں ہی جان دل اپنا نچلا ہونٹ باہر نکالتے ہوئے کیف سے پوچھنے لگے جب کیف کو دل کو تنگ کرنے میں مزہ آنے لگا ہاں اگر پیاری سی معصوم سی مجھے مل گئی تو۔۔۔۔۔۔

کیف کی بات سنتے دل نے مزید کچھ نہ کہا اور چپ کر کے بیٹھ گئی چلو اب گھر جاؤ مجھے جاب پر جانا ہے رات کو بھی واپس اؤں گا تو پھر ساتھ میں بیٹھ کے گپے ماریں گے۔۔۔

ٹھیک ہے دل منہ بنا کے گاڑی سے اتری اور گھر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔۔""

"""----------

عرشیہ کچن میں کھڑی اٹا گوندر ہی تھی جبکہ اس کے گیلے بال کمر پر بکھرے اس کی پیچھے قمیض کو بھی گلا کر گئے تھے شاید وہ ابھی نہا کر ہی کچن میں ائی تھی اور اپنے لیے کھانا بنانے کی تیاری کرنے لگی امید ابھی بھی سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جب داید باہر سے اتا ہوا اس کی نظر کچن میں پڑی جہاں عرشیہ کھڑی تھی داید بھی اس کے پاس گیا اور اسے کھڑے ہو کر دیکھنے لگا۔۔۔

عرشیہ نے ایک نظر داید کو دیکھا لیکن پھر اسے اگنور کرتے اٹا گوندھنے لگی وہ اس سے ناراض تھی وہ اس سے کیوں بات کرتی جبکہ داید اپنے اپ کو اگنور ہوتا دیکھ اس کے لبوں پر مسکراہٹ ائی یہ نہیں کہ اب محترمہ اسی اگنور کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔۔۔داید نے گلا کھنگاتے ہوئے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا جب عرشیہ نے پھر سے اگنور کیا۔۔۔

اب تو کوئی مجھے اگنور بھی کرنے لگا ہے اتنے برے دن اگئے ہیں میرے داید نے وہاں سے سیب پکڑتے ہوئے اسے کھاتے ہوئے زور سے کہا جس کی اواز عرشیہ کے کانوں تک باسانی پہنچ گئی۔۔۔

پلیز مجھے ڈسٹرب مت کیا جائے اگر کسی کو میرے سے بات کرنی ہے تو پہلے مجھے منائیں پھر بات کریں ورنہ مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے کسی کو عرشیہ بھی اٹا گوندھتے ہوئے اسے کہنے لگی۔۔۔

محترمہ اپ مجھ سے ناراض ہیں کیا داید مزید اسے تنگ کرتے ہوئے کہا جب عرشیہ نے اسے گھورا تمہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے داید تم تو ابھی بھی تمنا سے پیار کرتے ہو تمہارے دل میں تمنا ہے میرے لیے زرہ بھی محبت نہیں ہے کہ تمہیں احساس ہو کہ میں تم سے ناراض ہوں یا میں تم سے کیا چاہتی ہوں داید کے پوچھنے پر تو عرشیہ پھٹ ہی پڑی۔۔۔۔۔۔

دیکھو عرشیہ مجھے اس ٹائم میں مانتا ہوں اس ٹائم مجھے یہ نہیں کہنا چاہیے تھا لیکن ضمار کے کہنے سے بس میرے منہ سے پھسل گئے وہ الفاظ ورنہ میں کہنا نہیں چاہتا تھا اپ اب میری بیوی ہیں اور میں اپ کی حق تلفی بالکل بھی نہیں کرنا چاہتا ہماری شادی جیسی بھی ہوئی ہے جن حالات میں ہوئی ہے میں اس کے لیے سوری کرتا ہوں میں اج بھی وہ رات نہیں بھولا جب اپ کی عزت کے ساتھ ۔۔۔۔۔۔یہ کہتے کہتے داید رک گیا جب اپنی انکھوں میں درد بسائے عرشیہ نے داید کی جانب دیکھا۔۔۔۔

پلیز جاؤ مجھے تم سے بات نہیں کرنی عرشیہ بار بار اپنے گیلے بال جو اس کے چہرے پر ا رہے تھے وہ پیچھے کرتے ہوئے داید سے بولی جب داید نے اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے پر اتی لٹوں کو اس کے کان کے پیچھے کیا داید کی اس حرکت سے عرشیہ کے دل کی دھڑکنے تیز ہوئی تھیں۔۔۔۔

محترمہ ناراض ہے نا مجھ سے بہت زیادہ تو مجھے بتائیں میں کیسے بناؤں اپ کو۔۔۔۔

یہ بھی اب میں بتاؤں کہ تم مجھے کیسے مناؤ تم مجھے مناؤ ہی مت یہاں سے چلے جاؤ اٹے کو ایک برتن میں ڈالتے ہوئے وہ اپنے ہاتھ دھونے لگی جب داید کی نظریں عرشیہ کی گیلی کمر پر گئی جہاں سے اس کے کپڑے پانی کے وجہ سے چپکے ہوئے تھے۔۔۔۔

ویسے محترمہ اپ کو خیال کرنا چاہیے یہاں پر چھوٹے دل کی بھی افراد رہتے ہیں جن کو اپ کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے ان کے دل میں کچھ ہو سکتا ہے داید شرارت بھرے لہجے میں کہا جب عرشیہ نے انکھیں چھوٹی کر کے گھور کر داید کو دیکھا کیا مطلب کس حالت میں۔۔۔

ائی تھنک اپ نہا کر ائی ہیں تو اپ کے گیلے بالوں کی وجہ سے اپ کی ساری کمر گیلی ہونے کی وجہ سے کپڑے ساتھ چپکے ہوئے ہیں تو اہم اہم۔۔۔۔۔داید پھر گلا کھنگاڑتے ہوئے اشاروں میں عرشیہ کو بتایا جب عرشیہ نے انکھیں پھاڑے داید کو دیکھا۔۔۔۔۔""

ت۔۔۔۔تم۔۔۔۔تمیں شرم نہیں اتی ہے تم کیسے دیکھ رہے تھے۔۔ عرشیہ نے جلدی سے اپنی کمر کو دیوار کا ساتھ لگایا جب داید عرشیہ کے قریب ہوا عرشیہ مزید دیوار کے قریب گھسنے لگی۔۔۔۔""

میں مانتا ہوں اس رات میں نے غلطی کی تھی اس رات میں نشے میں تھا لیکن ابھی میں فل ہوش میں ہوں اس لیے ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گا جس سے اپ کو کبھی تکلیف ہو میں اتنا برا نہیں جتنا اپ مجھے سمجھتی ہیں یہ کہتے ہوئے داید وہاں سے چلا گیا جبکہ اس کی باتیں سن کر عرشیہ کے دل میں درد ہوا میں نے کبھی تمہیں غلط نہیں سمجھا ہے داید لیکن تم نے کبھی مجھے سمجھنے کی غلطی نہیں کی تم کل بھی میری محبت تھے محبت ہو اور ہمیشہ میری محبت رہو گے۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راج اور لبابہ دوپہر کا کھانا کھاتے اکرم صاحب کے پاس بیٹھے باتیں کر رہا تھا اور لبابہ اپنے کمرے میں تھی راج اکرم سے اجازت لیتا اپنے کمرے میں گیا تو لبابہ کو دیکھا جو ائینے کے سامنے کھڑے ہو کر چھوٹے چھوٹے جمکے پہن رہی تھی لبابہ کو دیکھ کر راج کی دل

کی دھڑکنے تیز ہوئیں وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ راج کو اپنے دل میں گھستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ اپنی آنکھیں لبابہ پر ہی ٹکائیں اپنے قدم لبابہ کی جانب لے گیا۔۔۔""

اہا اپن کی میڈم تو بہت خوبصورت لگ رہی ہے راج لبابہ کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا اس کے پیٹ کے گرد اپنے حسار بنا کر اپنا سر لبابہ کے کندھے پر رکھا اور ائینے میں لبابہ کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر شرم وحیا کے الگ ہی رنگ تھے۔۔۔۔""

میڈم اب اپ ایسے شرمائیں گے تو اپن کے لیے مشکل ہو جائے گا نا اور میں نہیں چاہتا کہ مزید اپ کے لیے مشکل ہو اور نہ ہی میرے لیے تو میرے سامنے ایسے شرمانہ بند کریں نا اپ تو مجھے وہی دبنگ والی میڈم پسند ہے یہ شرمانہ کب سے سیکھ لیا ہے اپ نے راج لبابہ کے جھٹکے چھیڑتے ہوئے خمار بھرے لہجے سے کہنے لگا جب کہ اپنے کان کے پاس اس کے انگلیوں کے لمس کو محسوس کرتی لبابہ کے جسم میں جھرجھری سی آئی۔۔۔

تم۔۔۔تم راج پیچھے ہو کر کھڑے ہو نا یہاں رے اتنے پاس کیوں اگئے ہو لبابہ اٹکتے ہوئے راج سے کہنے لگی اور راج کا دل گیا وہ قہقہ لگا کر لبابہ کی حالت پر ہنسے جو اس سے اتنا شرمائی جا رہی تھی کیونکہ اس سے بولنے بھی نہیں ہو رہا۔۔۔

میڈم میں نے تو کچھ نہیں کیا ابھی جو اب اتنا شرما رہی ہیں اور اپ سے صحیح بولنے بھی نہیں ہو رہا ویسے اپ اس بلیک ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔

ہاں کیونکہ تمہیں ریڈ اور بلیک کلر پسند ہے نا اسی لیے میں نے تمہاری پسند کا کلر پہنا ہے۔۔۔

ہاں تو ریڈ پہن لیتی نا بلیک پہننے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

ایسے ہی میرا دل کر رہا ہے کیا تمہارا دل ریڈ کا کر رہا ہے تو مین وہ پہن لیتی ہوا بھی میں چینج کر کے اتی ہوں لبابہ راج کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہنے لگی جب راج نے لبابہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں سے مضبوطی سے تھاما۔۔۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے اپ مجھے ہر کلر میں اچھی لگتی ہیں ہر کلر اپ پہ سوٹ کرتا ہے اپ ہیں ہی اتنی پیاری میں راج مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا چلو اب چلتے ہیں باہر پاپا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔

ہاں چلو چلتے ہیں راج نے لبابہ کا ہاتھ پکڑا اور باہر چلے گئے۔۔۔۔۔""

۔۔۔۔۔۔۔۔""

امنہ کی صبح سے طبیعت خراب تھی اسے بخار سا محسوس ہو رہا تھا لیکن اس نے کسی کو بتایا نہیں تھا تانیہ بھی اپنے کمرے میں تھی اور دل بھی سکول سے اتی ہے اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔۔۔۔

ابھی بھی امنہ کی طبیعت کافی زیادہ خراب ہو رہی تھی جب اسے بھوک لگ رہی تھی اور اس کے پاس کچھ کھانے کو بھی نہیں رکھا تھا کام والی سکینہ باجی بھی اج چھٹی پر تھی امنہ نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اور ابھی تو اتنا ٹائم ہو گیا تھا اسے شدید بھوک لگ رہی تھی امنہ نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بخار کی وجہ سے چکرانے لگیں اور وہ بیڈ پر دوبارہ سے گر گئی جب امنہ نے سامنے دیکھا اسے تانیہ نظر ائی امنہ نے تانیہ کو پکارا۔۔۔۔۔"""

تانیہ اپنی خالہ کی اواز سنتے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

جی خالہ کیا ہوا ہے اپ کو طبیعت تو ٹھیک ہے نا تانیہ امنہ کے پاس اتی بولی۔۔۔۔

نہیں تانیہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے اگر تم میرے لیے کچھ بنا دو ہلکا پھلکا سا تو میں کھا کر میڈیسن کھالوں امنہ اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی بخار کی وجہ سے امنہ سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

خالہ کیا کھائیں گی اپ تانیہ نے منہ کے ڈیزائن بناتے ہوئے امنہ سے کہا۔۔۔۔۔

بیٹا میرے لیے اگر تم کھچڑی بنا دو تو اچھا رہے گا ہلکی غذا کھانے کا دل کر رہا ہے اپنے چکراتے سر کو پکڑتے ہوئے تانیہ سے کہنے لگی """"۔۔۔۔۔

خالہ ابھی تو میرے پاس ٹائم نہیں ہے کھچڑی بنانے کا تو میں اکر اپ کو بنا دوں ابھی میں تھوڑی دیر شاپنگ پہ جا رہی ہوں میرا موڈ ویسے ہی دل اور کیف کی وجہ سے خراب ہے تو میں شاپنگ پہ جا رہی ہوں تو اگر اپ تھوڑا دیر انتظار کر سکتی ہیں تو پھر میں اکے اپ کو بنا دوں گی ویسے بھی خالہ مجھے کھچڑی تو بنانی اتی نہیں اپ کو پتہ ہے کہ میں لندن میں رہی ہوں اور وہاں پہ میں کوئی کام نہیں کرتی تھی تو میں یہاں پر کیسے بنا سکتی ہوں۔۔۔۔۔"""""

بیٹا مجھے ابھی بھوک لگی ہے امنہ تو تانیہ کو پھٹی انکھوں سے دیکھ رہی تھی کہ یہ اس کی بھانجی ہے جس کے لیے وہ اتنا کچھ کر رہی ہے۔۔۔۔

ابھی میرا موڈ نہیں ہے نا میں اکے اپ کو بنا دوں گی ابھی اپ سو جائیں یہ کہتے ہوتانیہ بغیر آمنہ کی سنے کمرے سے چلی گئی کمرے سے کیا گھر سے ہی باہر چلی گئی جبکہ امنہ تانیہ کا منہ ہی دیکھتی رہ گئی امنہ نے پھر سے اٹھنا چاہا لیکن اس سے اٹھا ہی نہیں جا رہا تھا امنہ گہرا سانس بڑھتے ہوئے تکیے کے ساتھ ساتھ سر ٹکائے لیٹ گئی۔۔۔۔۔"""

دل جو نیچے کچن میں پانی پینے اگئی تھی واپسی پر اس نے امنہ کو دیکھا جو ایسے ہی لیٹی ہوئی تھی ہبی جان نے کہا تھا انٹی بہت اچھی ہیں تو کیا میں تھوڑی دیر ان سے بات کر لوں ویسے بھی میں بور ہو رہی ہوں تو انٹی سے بات کر کے نا انہیں بتاؤں گی کہ میں اتنی بری نہیں ہوں اور میں ان کی اچھی والی بیٹی بنوں گی جیسے میں اپنی امی کی اچھی والی بیٹی بنا کرتی تھی دل دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی اور امنہ کے پاس جا کر کھڑی ہو۔۔۔۔۔۔"""""

انٹی۔۔۔۔۔دل نے امنہ کو پکارا تو امنہ نے ہلکی سی انکھیں کھول کر دل کو دیکھا۔۔۔

انٹی اپ کو برا تو نہیں لگا میں اپ کے پاس ائی ہوں۔۔۔

ایسے ہی دل نے امنہ کا ہاتھ پکڑا دل کو لگا جیسے کسی شدید جلتی ہوئی چیز کو ہاتھ لگا بیٹھی انٹی اپ کو تو بخار ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔"""

دل بیٹا ایک کام کرو گی امنہ نے پہلی مرتبہ دل کو بیٹا کہہ کر پکارا تھا۔۔۔۔

جی جی انٹی اپ بتائیں کیا کام ہے اپ کو کچھ چاہیے پانی پینا ہے اپ نے دل تو امنہ کو بیمار ہوتے تھے پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

مجھے پلیز پانی لا دو۔۔۔۔۔"""

جی جی انٹی میں لے کر اتی ہوں وہ امنہ کا ہاتھ چھوڑے جلدی سے باہر بھاگی اور ایک گلاس پانی کو لے کر ائی اور امنہ کو پلانے لگی امنہ نے تھوڑا سا پانی پی کر وہ گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

اپ نے کچھ کھایا ہے کیا وہ میں ہبی جان کو بتاتی ہوں میں کہ ان کی امی کو بہت تیز بخار ہے۔۔۔

ہاں بیٹا تم کیف کو کال کر کے بتا دو میری طبیعت بہت زیادہ خراب ہو رہی ہے اور اگر تمہیں کچھ بنانا اتا ہے تو بنا لو مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

مجھے کچھ بنانا تو نہیں اتا کیونکہ میں نے کبھی بنایا ہی نہیں لیکن میں اپ کے لیے کچھ لے کر اتی ہوں پھر اپ کھائیے گا تو ہبی اپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کے جائیں گے۔۔۔۔

دل جلدی سے کہتی ہوں پہلے اپنے کمرے میں گئی اور کیف کو کال کی ہیلو ہبی جان۔۔۔۔"""

کیا ہوا ہے دل سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔

وہ ہبی جان وہ نا انٹی کی طبیعت نہیں ٹھیک ان کو بہت تیز بخار ہو رہا ہے تو اپ جلدی سے اجائیں نا۔۔۔

اوہو مما کو کیا ہو گیا اچھا دل تم ماما کا خیال رکھنا ماما کے پاس ہی رہنا ان کچھ کھانے پینے کے لیے دے دو۔۔۔۔"""""

لیکن مجھے تو کچھ بنانا ہی نہیں اتا ہبی میں کیا انہیں بنا کے دوں انہیں بھوک لگی ہوئی ہے وہ کہہ رہی ہے مجھے کچھ کھانے کو دو۔۔۔۔

دل تمہیں چاہے تو بنانی اتی ہو گی نا۔۔۔

ہاں ہبی مجھے چائے بنانی اتی ہے میں امی کے پاس تھی تو چائے بنایا کرتی تھی اب تو کافی دیر ہو گی بھول گئی ہوں لیکن پھر بھی بنانی اتی ہے۔۔۔

تم ایسا کرو پھر ایک کپ چائے بنا دو اور تو بریڈ پڑا ہو گا وہ ماما کو دے تو وہ کچھ کھا لیں۔۔۔

اوکے ہبی اپ بھی جلدی انے کی کوشش کریں نا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے انٹی کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔

نہیں نہیں دل ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ماما کو کچھ نہیں ہو گا میں جلدی ہی گھر میں اتا ہوں دل نے کال بند کیے جلدی سے کچن میں گئی وہاں سے پین اٹھا کر اس نے دودھ ڈالا اور چائے بنانے لگی تھوڑی ہی دیر میں وہ چائے ریڈی کر کے ساتھ میں بریڈ رکھے وہ امنہ کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔۔"""

انٹی میں اپ کے لیے چائے بنا کر لائی ہوں مجھے ٹھیک سے چائے بنانی تو نہیں اتی لیکن میں بنا کے لے ائی ہوں دل ڈرتے ہوئے امنہ سے بولی اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

امنہ کو بے حد بھوک لگی تھی اس نے جلدی سے وہ ٹرے پکڑا اور اپنے سامنے رکھا جیسے ہی اس نے چائے کے اندر بریڈ ڈبو کر کھایا امنہ کا دل کیا ہے وہ باہر پھینک دے اتنا تیز میٹھا اور اتنی تیز پتی والی چائے افففف امنہ کو لگا جیسے کچھ اور ہی ہو جائے گا۔۔۔

امنہ کا چہرہ دیکھ کر دل نے معصوم سا منہ بنایا انٹی کیا چائے ٹھیک نہیں بنی میں دوسری بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

نہیں نہیں دل یہیں ٹھیک ہے میں بریڈ کے ساتھ کھا لوں گی امنہ نے تو شکر کیا ہے تو اسے کسی نے کوئی چیز بنا کر دی ہے تھوڑی ہی دیر میں امنہ نے وہ چائے اور بریڈ ختم کر لی اور اس کا دل کو تھوڑا سکون ایا امنہ نے شکر گزار نظروں سے دل کو دیکھا یہ وہیں بچی تھی جس کو شروع شروع میں امنہ نے نفرت کا نشانہ بنایا تھا اور اسے تھپڑ بھی مارا تھا اور وہ ایک تانیہ جس کے لیے امنہ اتنا کچھ کرنے کا سوچ رہی تھی کچھ کر بھی رہی تھی لیکن اس نے امنہ کی پرواہ نہیں کی۔۔۔۔۔۔"""

دل وہ میڈیسن پڑی ہے مجھے پانی کے ساتھ دے دو سامنے ٹیبل پر پڑی میڈیسن دیکھ کر امنہ نے دل سے کہا اور دل نے بھی وہ میڈیسن اٹھا کر امنہ کو دی اور امنہ کو میڈیسن کھالی۔۔۔۔

انٹی اب اپ ٹھیک ہو جائیں گی نا۔۔۔۔

ہاں دل میں ٹھیک ہو جاؤں گی بس تم جاؤ یہاں سے میں اب تھوڑا سونا چاہتی ہوں امنہ نے کہا تو دل بھی سر ہاں میں ہلاتے ہی برتن اٹھا کے کچن میں چلی گئی ساحل تو وہاں ہی سویا ہوا تھا اور امنہ نے شکر کیا تھا وہ ارام سے سویا ہوا ہے۔۔۔۔

"""----------

کیف گھر میں ایا تو سب سے پہلے اپنی ماں کے کمرے میں گیا لیکن امنہ بیگم سوئی ہوئی تھی وہ ایک نظر دیکھتے ہوئے اپنے کمرے میں گیا جہاں دل بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ اگئے ہبی دل کیف کو دیکھ کر کہنے لگ۔۔۔

ہاں جی میرے دل میں اگیا اور ماما کو کیا ہوا ہے اور ماما کو تو ہاسپٹل لے کے جانا تھا لیکن وہ سوئی ہوئی ہیں کیف اپنا موبائل واچ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے دل سے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

جی ہبی جان وہ نا میں نے انٹی کو دوائی دے دی تھی اور انہیں سلاد یا تھا چائے بھی بنا کے دے دی تھی اپ کو پتہ ہے چائے میں چینی اور پتی بہت زیادہ تھی لیکن آنٹی نے پی لی اور پھر وہ سو گئی مجھے لگتا وہ ٹھیک ہو جائیں گی اگر نہ ٹھیک ہوئی تو اپ انہیں لے جایئے گا دل سمجھداری کی باتیں کرنے لگی جب کہ کیف حیرانگی سے دل کو دیکھنے لگا میری چھوٹی سی چار فٹی میری چھوٹی سی چار فٹی کی باتیں کرنے لگی جب کہ کیف حیرانگی سے دل کو دیکھنے لگا میری چھوٹی سی چار فٹی ہوئی تو بڑی سمجھدار سی ہو گئی ہے اچھی اچھی سمجھدار باتیں کرنے لگی ہے۔۔۔۔"""

ہاں تو ہبی جان میں سمجھدار ہوں نا میں کہاں سے اپ کو سمجھدار نہیں لگتی جائے میں اپ سے نہیں بولتی۔۔۔۔

اچھا اچھا میرے دل تم ناراض مت ہو۔۔۔

ہبی جان اپ چینج کر لیں میں ایک نظر انٹی کو دیکھ کے اتی ہوں اور پھر میں ساحل کو بھی تو کمرے میں لے اؤں نا یہ نہ ہو وہ رات کو اٹھ جائے اور پھر انٹی کو وہ تنگ کرے گا یہ کہتے ہوئے دل کمرے سے باہر چلی گئی جب یہ کیف ابھی بھی حیرانگی سے دل کو دیکھ رہا تھا جو کافی ذمہ دار ہونے لگی تھی۔۔۔۔

دل جیسے ہی امنہ کے کمرے میں گئی امنہ انکھیں کھولے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی شاید اسے کسی چیز کی ضرورت تھی۔۔۔""

کیا ہوا انٹی کچھ چیز چاہیے اپ کو وہ ہبی جان ائے تھے اپ کو دیکھنے کے لیے لیکن اپ سوئی ہوئی تھی۔۔۔

نہیں دل میں ٹھیک ہوں بس جسم میں بہت درد ہو رہا ہے آمنہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی لیکن امنہ کے دل میں درد ہو رہا تھا اپنے دل ہر ہاتھ رکھتے وہ اٹھی۔۔۔۔""

میرے ہاتھ میں نہ جادو ہے جادو لائیں ادھر میں اپ کے ٹانگیں بھی دبا دیتی ہوں اور سر بھی دبا دوں گی پتہ ہے میری امی کہا کرتی تھی میں بہت اچھا دباتی ہوں اور کبھی کبھی تو میں ابا کو بھی دبایا کرتی تھی لیکن ابا مجھے مارا کرتے تھے ناوہ اچھے نہیں تھے امنہ نے دل کو منع کرنا چاہا لیکن دل باتیں ہی کرتے کرتے امنہ کے پاس بیٹھتے اس کے ٹانگیں دبانے لگی۔۔۔۔

کیا تمہیں تمہارے ابا مارتے تھے امنہ نے دل کے معصوم سے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں نا انٹی میرے ابا میری اماں کو بھی مارا کرتے تھے اور مجھے بھی مارا کرتے تھے میں جب بھی ان کے پاس جاتی تو وہ کہتے تھے مجھے بیٹا چاہیے مجھے بیٹی نہیں چاہیے کہ بیٹیاں اچھی نہیں ہوتی کیا انٹی۔۔۔

نہیں دل ایسی بات نہیں ہے بیٹیاں تو بہت اچھی ہوتی ہیں اور تم بھی بہت اچھی ہو امنہ کے لبوں پر دل کو دیکھتے مسکراہٹ رہی تھی۔۔۔

اچھا انٹی جب بھی اپ کا درد ٹھیک ہو مجھے بتایئے گا تب تک میں اپ کو دباتی رہوں گی جب کہ کیف جو دل کو دیکھنے ایا تھا وہ دل کو ٹانگیں دباتے دیکھ اس کے پاس ایا۔۔۔

ماما اپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا اگر نہیں تھی تو میں ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہوں اپ کو۔۔۔

نہیں کیف میں کچھ بہتر ہے میری طبیعت دل نے اچھے سے میری خاطر داری کی ہے۔۔۔

اتنے میں تانیہ بھی کمرے میں داخل ہوئی اور کیف اور دل کو امنہ کے پاس دیکھتے ہوئے منہ بناتے ہوئے ان کے پاس ائی دل کو کیف کے سامنے ٹانگیں دباتے دیکھ تانیہ نے غصے سے دل کو دیکھا۔۔۔

خالہ اپ کی طبیعت کیسی ہے اب اپ کو پتہ ہے نا میں شاپنگ پر گئی تھی لیکن اپ نے مجھے بتایا ہی نہیں کے اتنی زیادہ طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔

دل میں اپنی خالہ کی ٹانگیں خود دباتی ہوں تمہارے چھوٹے چھوٹے ہاتھ خالہ کو دبا نہیں سکیں گے تانیہ نے دل کو وہاں سے اٹھانا چاہا۔۔۔

تانیہ آپی یہ میرے چھوٹے چھوٹے ہاتھ نا بڑے کام کے ہیں دیکھنا منٹوں میں انٹی کا درد ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے تم جاؤ کمرے میں تانیہ نے تھوڑا غصے سے کہا جب کہ امنہ نے بھی غصے سے تانیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے تانیہ دل دبا رہی ہے نا۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں وہ چھوٹی سی بچی ہے اور کیف تم بھی دل کو سمجھاؤ نا میں بھی تو ان کی بھانجی ہوں نا میرا بھی تو حق بنتا ہے نہ ان کی خدمت کرنے کا ان کی خدمت نہیں کروں گی تو کس کی خدمت کروں گی یہ میری ماں جیسی ہیں تانیہ دل کا بازو پکڑتے ہوئے زبردستی اٹھاتے ہوئے کھڑا کیا اور خود امنہ کے پاس بیٹھ کر اس کی ٹانگیں دبانے لگی تانیہ کا دل تو نہیں کر رہا تھا لیکن وہ کیف کے سامنے اچھا بننے کا ناٹک کرتے ہوئے دبانے لگی۔۔۔

اپ کو واقعی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر کی اگر ضرورت ہے تو۔۔۔۔

نہیں کیف میں بالکل ٹھیک ہوں تم جاؤ اچھا انٹی میں نا ساحل کو لے کے کمرے میں جا رہی ہوں اپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا تو پھر سیاحل کو میں سنبھال لوں گی۔۔۔۔

پکا نہ دل تم سنبھال لو گی نہ ساحل کو امنہ کو تو اج دل حیران پر حیران کی جا رہی تھی جو سمجھداری کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کی بھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔""

جی جی انٹی بس سنبھال لوں گی ہی جان ساحل کو اٹھائے نا مجھ سے تو اٹھایا ہی نہیں جائے گا نا دل معصومیت سے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی تو کیف اور امنہ کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تم اسے سنبھالنے کی بات کر رہی ہے لیکن تم سے اٹھایا ہی نہیں جا رہا۔۔۔

ہاں بس میں اٹھا نہیں سکتی لیکن سنبھال تو سکتی ہو نا اٹھائے ہی جان مجھے بھی بہت نیند ا رہی ہے کیف نے دل کی بات سنتے ہوئے ساحل کے اٹھایا اور کمرے میں چلی گئی۔۔

خالہ اپ اس دل سے ایسے کیوں باتیں کر رہی تھی اپ کو نہیں پتہ وہ کتنی بری ہے آپ کے بیٹے کو اپ کے خلاف بھڑکاتی ہے لیکن پھر بھی اپ اس کے ساتھ باتیں کر رہی تھی تانیہ امنہ کے ٹانگیں چھوڑ کر شکوے کرنے لگی۔۔

وہ میری خدمت ہی کر رہی تھی جو کہ تم نے نہیں کی میری۔۔۔۔۔

خالہ کیا ہو گیا ہے میں نے اپ کو کہا تو تھا میرا خود موڈ خراب ہے اس لیے میں چلی گئی تھی اب اگئی ہو نا اپ کی ساری خدمت میں کروں گی اور اپ کا خیال بھی میں رکھوں گی تانیہ اگے جا کر امنہ کے گل پر لب رکھے جس کی وجہ سے امنہ کا لبوں پر ہلکے سے مسکراہٹ آئی جیتی رہو تم تو میری بہن کی بیٹی ہو نا تمہاری جگہ کوئی بھی نہیں لے سکتا نہیں تم ہمیشہ میرے پاس ہی رہو گی۔۔۔

امنہ کے ایسا کہنے سے تانیہ نے گہرا سانس بھرا شکر ادا کیا کہ اس کی خالہ کا دماغ نہیں گھوما۔۔

خالہ اب اپ بھی ریسٹ کریں میں بھی اپنے کمرے میں جاتی ہوں امنہ نے تانیہ کے بات سنتے سر ہلایا اور یہ کہہ کر تانیہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ امنہ بھی سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 52 ❤□❤□

کیف اور دل ساحل کو لے کر کمرے میں داخل ہو چکے تھے اور کیف نے ساحل کو بیڈ پر لٹایا دل تم اس کا دھیان رکھو میں چینج کر کے اتا ہوں کیف دل کو کہہ کر چینجنگ روم میں چلا جبکے دل ساحل کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ارے میرا بھائی تو کتنا بڑا ہو گیا ہے میرے پاس ہی نہیں اتا اسے اٹھا کر بٹھاتے ہوئے دل اس کے نرم نرم گال چھونے لگی جب ساحل نے بھی گھور کر اپنی بہن کو دیکھا اسے تو پتہ بھی نہیں تھا یہ اس کی بہن ہے وہ تو صرف اپنی ماں سے ہی اٹیچ تھا۔۔۔

ایسے کیا گھور رہے ہو میں تمہاری بہن ہی ہوں ایسے مت گھورو مجھے اور تم میرے پاس اتے کیوں نہیں ہے میرے پاس اتے ہی تم رونے لگ جاتے ہو دل نے اسے ڈانٹنے والے انداز میں کہا جب ساحل نے اپنے دونوں ہونٹ باہر نکالتے ہوئے رونے کی تیاری پکڑنے لگا۔۔۔

ارے ارے رونا نہیں تم رو گئے تو پھر انٹی کے پاس چھوڑ کرانا پڑے گا انٹی کی طبیعت پہلے ہی نہیں تھی اچھار کو تمہیں میں کھلونے دیتی ہوں دل جلدی سے اٹھی اور سائیڈ ڈرار سے چھوٹا سا کھلونا لا کر ساحل کے سامنے رکھا تو ساحل اس کھلونے کو دیکھ کر پکڑ کر کھیلنے لگا کیف بھی باہر اکر دل اور ساحل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جب اسے مینا کی اوازائی ہبی جان ہبی جان کیف نے گھور کر مینا کی جانب دیکھا دل تمیں کتنی دفعہ کہا ہے یہ مجھے کچھ جان مت کہا کرے میں اس کا شوہر کہاں سے لگتا ہوں بھئی کیف اکتاتے ہوئے بولا جب دل کی ہنسی نکلی۔۔۔۔"""

سوری سوری ہبی جان وہ کیا ہے نا میں اپ کو سارا دن ہبی جان ہبی جان کہتی رہتی ہوں تو اس نے مجھے سیکھ لیا ہے مینا یہ تمہارے ہبی جان نہیں ہے میرے ہبی جان ہے خبر دار تم اینده ہبی جان کہا۔۔۔

دل کے ڈانٹنے والے انداز سے مینا بھی چپ کر کے بیٹھ گئی ساحل ساحل ساحل اب مینا نے اس کمرے میں ساحل نام کی مالا جپنے لگے۔۔۔

دل اپنی اس مینا کو چپ کروالو ورنہ یہ میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گی اس کمرے سے باہر نکل جائے گی کیف جو سونے کے لیے لیٹا تھا وہ پھر سے مینا کے بولنے سے ڈسٹرب ہونے لگا۔۔۔

نہیں ہبی جان کیوں اپ نے اسے کیوں باہر نکالنا ہے یہ اسی کمرے میں رہے گی اور میرے پاس ہی رہے گی یہ میرا بچہ ہے میں نے اپ کو بتایا تھا نا میں اپنے بچے کو باہر نہیں جانے دوں گی ساحل بھی کیف کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا۔۔۔

دل یہ تمہارا بچہ نہیں ہے کب سے پرندے انسانوں کے بچے ہونے لگ گئے کیف تو روز روز کی ایک ہی رٹ گئی ہے میرا بچہ ہے یہ میرا بچہ سن کر تھک گیا تھا۔۔۔

کوئی نہیں رکھتا نہ رکھے لیکن دل کا بچہ ہے مینا دل اٹھ کر مینا کے پاس گئی اور اسے اپنے کندھے پر بٹھا کر دوبارہ بیڈ پر اگئے اب تو اسے اتنی عادت ہو گئی تھی کہ وہ دل کے کندھے پر بیٹھی رہتی ہوں اور دل اس سے باتیں کرتی رہتی تھی۔۔۔۔"""

تم اسے بیڈ پر کیوں لے کر اگی ہو ہو اب سونا نہیں ہے کیا تم نے۔۔۔۔

بس اپ کو دکھانے کے لیے لے لائی ہو یہ دیکھیں مجھ سے کتنا پیار کرتی ہے میرے پاس اتے ہی اٹھتی بھی نہیں ہے وہ میرے پاس ہی بیٹھی رہتی ہے اور ایک اپ ہیں کہ میری معصوم مینا کو ڈانٹتے رہتے ہیں۔۔۔

اچھا بھئی مجھ سے غلطی ہو گی اب تمہاری مینا کو نہیں ڈانٹتا جاوا سے رکھ کر آؤ اس نے بھی سونا ہو گا تم بھی اکر سو جاؤں دل کیف کی بات سنتے مینا کو دوبارہ سے پنجرے میں رکھ کے اکر لیٹ گئی اب دونوں باتیں کرتے کب سو گئے لتا بھی نہیں چلا جب اچانک سے ساحل کے رونے کی اواز سے دل اور کیف دونوں کی انکھ کھلی۔۔۔۔۔۔""

ہبی جان میرے بھائی کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔

تمہارے بھائی کو کیا ہوا ہے یہ تو نہیں پتہ لیکن یہ عجیب سی سمیل کہاں سے ارہی ہے کیف نے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی چیز تو نہیں جل رہی جب کوئی چیز مر گئی ہو جیسے۔۔۔

ہبی جان مجھے بھی کوئی عجیب سی سمیل ارہی ہے پتہ نہیں کون سی سمیل جب اچانک سے دل نے ساحل کو دیکھا جو روتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔

عجیب سی سمیل تمہارے بھائی سے ہی ارہی ہے ضرور اس نے پوٹی کی ہو گی۔۔۔

یک گندے ہبی جان اس نے پوٹی کر دی اب اسے صاف کون کرے گا۔۔۔

ہبی جان میں تو نہیں کر سکتی میں تو اچھی بچی ہوں نا اور مجھے صاف کرنی بھی نہیں اتی یہ تو پھر اپ کو صاف کرنی پڑے گی۔۔۔۔

ایک تو پتہ نہیں میں دوسروں کے بچوں کہ یہ پوٹیاں صاف کرتا ہوں پتہ ہی میں اپنے بچوں کی پوٹی کب صاف کروں گا کب تم بڑی ہو گئی دل کیف منہ ہی منہ میں ہر بڑاتے ہوئے گہرا سانس بڑھتے ہوئے ساحل کو دیکھا جو روتے جا رہا تھا اچھا تم تو چپ کرو تمہاری پوٹی صاف کرتا ہوں ساحل کو اٹھا کر وہ واش روم میں چلا گیا اس کا پیمپر اتار کے اس نے رکھا اس کی پوٹی صاف کرنے لگا اپنی سانس بند کر کے اس نے ساحل کی پوٹی صاف کی تھی دوبارہ سے اس کمرے میں لا کر اس نے پیمپر پہنایا اور شلوار پہنا دی۔۔۔۔

شکر ہے اب سکون کا سانس ایا اب سمیل نہیں ارہی دل بتیسی نکالتے ہوئے کیف سے بولی تو کیف نے گھور کر دیکھا ہاں صاف تو مجھے کرنی پڑی ہے اتنی بدبو دے تمہارے بھائی کی پوٹی میں توبہ توبہ کیف بھی ہنستے کہنے لگا دل بھی ہنسنے لگی آپ بھی نا ہبی جان۔۔۔۔۔

ساحل کے چپ ہونے کی وجہ سے وہ دونوں بھی لیٹ گئے ساحل بھی لیٹتے ہی سکون سے سو گیا وہ دونوں بھی نہیں لیٹتے لیٹتے تینوں ہی سو گئے۔۔۔۔۔""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کیف اور دل کی انکھ ایک ساتھ کھلی تھی دونوں نے ساحل کو دیکھا جواب انکھیں کھولے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا نہ جانے وہ کب سے اٹھا تھا لیکن رو نہیں رہا تھا لگتا ہے ہبی جان اسے بھوک لگی ہو گی پہلے انٹی کو جا کے دیکھتے ہیں تو پھر ساحل کو انٹی کو دے دیں گے۔۔۔۔

پہلے میں اس کا پیمپر چینج کر لوں پھر ماما کے پاس چلتے تم بھی تب تک اٹھ کے فریش ہو جاؤ دل کیف کی بات سنتے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی جب کیف نے ساحل کے پیمپر دیکھے تو وہ پیمپر تھے ہی نہیں اوشٹ اس کے تو پمپر ہی نہیں اب اس کا کیا کریں مجھے لگتا ہے ماما کو یاد نہیں رہا اس کے پیمپر منگوانا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ہبی جان۔۔۔

لگتا ہے اس کا پیمپر ختم ہو گیا اور ماما کو یاد نہیں رہا چلو ماما کمرے میں لے کے چلتے ہیں کیف بھی فریش ہوتا ہوا ساحل کو اٹھائے امنہ کمرے میں چلا گیا جب کیف نے امنہ کو دیکھا جو ابھی تک سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ماما ابھی تک سوئی ہوئی ہیں اتنی دیر تو ماما نہیں سوتی کیف امنہ کے پاس گیا جب کیف نے امنہ کو ہاتھ لگایا تو وہ سخت بخار میں تھی شاید وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

ماما ماما کیف نے امنہ کو ہلا اٹھانا چاہا تب بھی امنہ نہیں اٹھی۔۔۔۔

ہبی انٹی کو کیا ہو گیا ہے ٹھیک تو ہے نا دل روتے ہوئے کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔

دل تم چپ کر جاؤ کچھ بھی نہیں ہوا ماما کو کیف نے جلدی سے امنہ کو اٹھایا دل تم ساحل کا دھیان رکھنا میں ماما کو لے کر ہاسپٹل جا رہا ہوں امنہ ابھی تک بے ہوش ہی تھی۔۔۔

ہبی جان میں اکیلے کیسے سنبھالوں گی۔۔۔۔

تانیہ اور طہام تمہارے پاس ہیں نا اور تم ایسا کرنا تانیہ کے ساتھ چلی جانا تھوڑی سی شاپنگ کر اس کے کپڑے اور تھوڑا دودھ بھی اس کے لیے خرید نانا۔۔۔

تانیہ بھی کیف کی اواز سنتے ہیں اپنے کمرے سے باہر اگئی تھی اور تانیہ کو دیکھتے ہوئے کیف نے دل کو کہا کہ وہ تانیہ کے ساتھ چلی جائیں۔۔۔

لیکن مجھے تانیہ آپی۔۔۔۔

پلیز دل تانیہ کے ساتھ چلی جانا بحث مت کرو کیف نے تھوڑا غصے سے کہا اور امنہ کو لے کر وہ نکل گیا جب دل نے بھی ساحل کو زمین پر بٹھایا جس سے ساحل بھی رونے لگا شاید اس نے پھر سے پوٹی کر دی تھی اور اسے عجیب سی خارش بھی ہونے لگی تھی جس کی وجہ سے وہ رو رہا تھا۔۔۔

اب میں اس کا پیمپر کیسے اتاروں مجھے تو نہیں پہنانا آتا اور پیمپر بھی ختم ہو گئے ہیں۔۔۔۔

جبکہ تانیہ کیف کی بات سنتے غصے سے دل کی جانب لیکن وہ کیف کی بات کو ٹال بھی نہیں سکتی تھی اس کی نظروں میں بری نہیں بن سکتی تھی اس لیے اس نے غصے سے دل کی طرف دیکھا میں ریڈی ہونے جا رہی ہوں تم بھی جلدی سے تیار ہو جاؤ ڈرامے بازی مت کرنا کہ تمہیں میرے ساتھ نہیں جانا تمہارے ہیبیبی جان نے کہا ہے تو تمہیں چلنا ہی ہو گا تانیہ اسے کہتی ہے اپنے پیر پٹکتے اپنے کمرے میں جو لیگائی۔۔۔

جب کہ دل نے پیچھے تانیہ کے بات سنتے منہ کے ڈیزائن بنائی اور ساحل کو اٹھا کر طہام کے کمرے میں چلی گئی طہام بھی بیٹھا پڑھ رہا تھا جب دل کو دیکھا کیا ہوا دل۔۔۔۔

طہام تم اسے ذرا سنبھال لو گے اس نے پوٹی کر دی اس کی پوٹی صاف کر دینا میں تانیہ اپی کے ساتھ بازار جا رہی ہوں اس کی کچھ چیزیں پیمپر دودھ لینے کے لیے۔۔۔

لیکن مجھے اس کی پوٹی صاف نہیں کرنی اتی میں کیسے کروں گا اور ماما کدھر گئی ہیں۔۔۔

انٹی کی طبیعت نہیں ٹھیک تو ہی جان انہیں ہاسپٹل لے گئے کے۔۔۔

کیا ہوا ہے ماما کو ٹھیک تو ہے نا طہام بھی پریشان ہوتا ہوا۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے تھوڑا سا بخار ہو گیا تھا۔۔۔

اچھا تم یہاں پر رکھو میں بھائی کو خود کال کر کے پوچھ لوں گا اور تم ساحل کو یہاں پہ رکھ دو میں اس کا پیمپر چینج کر دیتا ہوں جبکہ طہام کی بات سنتے وہ ساحل کو یہاں پر رکھ کر چلی گئی جہاں تانیہ باہر ہی کھڑی تھی دل بھی دوپٹہ لیتی تانیہ کے ساتھ چلی گئی پیچھے طہام نے مشکل سے ساحل کا پیمپر چینج کیا اور پھینکا اور اس کی پوٹی صاف کی اور اسے ایسے ہی شلوار پہنا دی پیمپر تو تھے نہیں اور وہ اسے کھیلنے کے لیے کچھ کھلونے رکھے جسے ساحل کھیلنے لگا اور وہ خود پڑھنے لگا۔۔۔۔۔۔"""

"""----------

اپ کی مدر کی طبیعت کافی خراب ہو گئی تھی آپ انہیں رات کو ہی لے اتے ہیں تو اچھا ہوتا لیکن ابھی بھی اپ کافی ٹائم سے لے ائے ہیں پھر بھی ٹھیک ہے ان کے دل میں بھی تھوڑی بہت تکلیف انہیں محسوس ہوئی تھی ہم اب کچھ رپورٹس کرتے ہیں تو اس کے بعد اپ کو بتا دیا جائے تب تک تھوڑا ویٹ کریں ابھی اپ کی مدر کو ہوش نہیں ایا ڈاکٹر یہ کہہ کر چلا گیا جبکہ کیف پریشانی سے وہاں بیٹھ گیا جب اچانک اسے خیال ایا کہ تیمور بھی اسی ہاسپٹل میں ایا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے اپنے ادمی سے وہ رپورٹ اپنے موبائل پر منگوائی اور اس وارڈ میں چلا گیا جہاں تیمور گیا تھا۔۔۔۔

کیف اس کمرے میں گیا جہاں اس نے دل کو رکھا ہوا تھا جب ایک نرس کیف کو دیکھ کر گھبرا سی گئی کیف نے اسے حیرانگی سے دیکھا کہ وہ اسے دیکھ کر کیوں گھبرائی ہے وہ نرس کیف کے پاس سے گزرتی جب کیف نے اسے روکا۔۔۔۔

میری بات سنے نرس کیف کی اواز سنتے نرس رکی اور مڑ کر کیف کو دیکھا۔۔۔۔۔

جی بولیں اس نرس نے اپنے لہجے کو نارمل کیا کیونکہ وہ اسے پہچان گئی تھی کہ وہ اسی دل کا شوہر ہے جس کے ساتھ وہ ادمی کچھ غلط کرنے والا تھا۔۔۔۔۔۔

اپ مجھے دیکھ کر اتنا گھبرا کیوں گئی ہیں۔۔۔۔

جی میں اپ کو دیکھ کر کیوں گھبراؤ گی ایسی کوئی بات نہیں ہے نرس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور وہاں سے جانے لگی جب کیف کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔۔

اس نے فیصلہ کیا کہ وہ دل کے کمرے کی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھے گا وہ ڈیپارٹمنٹ کی جانب گیا اور اس دن کی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنے لگا۔۔۔۔

جب ایک ادمی کمرے میں داخل ہوا کیونکہ اس دن آمنہ نے بھی کہا تھا کہ کوئی ادمی دل سے باتیں کر رہا تھا اور اسے یہ بھی پتہ لگوانا تھا کہ وہ ادمی کون تھا جیسے ہی اس نے اس شخص کو دیکھا کیف نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں کیونکہ وہ کوئی اور نہیں تیمور شہباز سکندر تھا جو اس کے دل کے پیچھے تھا۔۔۔۔۔۔

اب اس نے دیکھا کہ تیمور دل کے پاس جھکا ہوا اس سے باتیں کر رہا ہے اور دل اس سے ڈر رہی ہے اور اس نے امنہ کے سر پر بھی کچھ مارا ہے اور وہی نرس جو اس سے ڈر رہی تھی وہ اس کے پاس کھڑی خوفزدہ نظروں سے تیمور کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تواس کا مطلب تم ہی تھے تیمور جس نے میری دل کو حراسہ کیااسے ڈرایا تمہیں تواب میں نہیں چھوڑوں گا یہ رپورٹ لیتے ہوئے کیف دوبارہ سے اپنی ماں کے پاس گیا جہاں اب ان کی رپورٹس بھی اچکی تھی اور اب آمنہ کو ہوش بھی اچکا تھا۔۔۔

اپ کی مدر کی طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے ہم نے انہیں ڈرپ بھی لگادی ہے اپ تھوڑی دیر بعد انہیں گھر لے جا سکتے ہیں اور کچھ یہ میڈیسن ہے اپ انہیں کھلا دیجیے گا جلدی ہی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

تھینک یو ڈاکٹر صاحب کیف نے سنجیدگی سے کہا جبکہ ذہن میں تیمور اور تیمور کی باتیں اور حرکتیں گھوم رہی تھیں۔۔۔۔

"""----------

دوسری جانب تانیہ اور دل مال میں جا رہی تھی اور مسلسل کوئی گاڑی ان کا پیچھا کر رہے تھے جب تانیہ اور دل نے شاپنگ کر لی تو اس سے پہلے کہ وہ لوگ گاڑی میں بیٹھتے کچھ لوگ ان کے سامنے ائے تانیہ اور دل تو ان نقاب پوشوں کو دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔۔

کلک کون۔۔۔ ہو تم لوگ تانیہ نے ڈرتے ہوئے ان لوگوں کو کہا جب کہ ان لوگوں کی نظر دل پڑی ایک لڑکے نے اگے بڑھتے دل کا ہاتھ پکڑنا چاہا جب تانیہ نے اس ادمی کو دھکا دیا کہا لے کے جا رہے ہو دل کو چھوڑو اسے تانیہ بھی ڈر گئی تھی تو دل کو کہاں لے کے جا رہی ہے اور وہ کیف کو کیا جواب دے گی۔۔۔۔

چھوڑو اس لڑکی کو تیمور نے تانیہ کو بھی دھکا دیا جب دل کو کھینچ کر اپنے پاس کیا دل تو ڈر کے مارے کبھی تانیہ کو دیکھ رہی تھی اور کبھی اس نقاب پوش انسان کو۔۔۔۔"""

ہم اسے لے کر جا رہے ہیں جسے بتانا ہے تمہیں بتا دینا جبکہ تانیہ دل ہی دل میں خوش ہونے لگی کہ دل اس کی اور کیف کے درمیان سے نکلنے لگی ہے۔۔۔

وہ ناٹک کرتے ہوئے دوبارہ سے ان لوگوں سے بحث کرنے لگی دیکھو تم لوگ دل کو چھوڑ دو اسے کچھ مت کرو اسے مت لے کر جاؤ اگر تم لوگوں کو پیسے چاہیے تو میں تم لوگوں کے پیسے دینے کے لیے تیار ہو لیکن دل کو مت لے کے جاؤ تانیہ اوپر سے ناٹک کرتے ہوئے ان نقاب پوشوں کو کہنے لگی۔۔۔۔"""

تانیہ آپی پلیز مجھے بچائے مجھے بچائے نا یہ مجھے کہاں لے کے جا رہے ہیں دل رونے لگ گئی اور روتے وہ تانیہ کو کہنے لگی۔۔۔۔۔"""

میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ لے کر جا رہے تمہیں لے جائیں دل ہی دل میں تانیہ کہتے ہوئے اپنے چہرے پر پریشانی کے تاثرات لاتے ہوئے دوبارہ سے ان لوگوں کو دیکھنے لگے۔۔۔

جب تیمور نے غور سے تانیہ کو دیکھا تم بھی بہت خوبصورت ہو تمہیں بھی اپنی خدمت کرنے کا موقع جلدی دیا جائے گا یہ کہتے ہوئے تیمور نے دل کو کھینچتے ہوئے لے کر گاڑی میں دھکا دیا جس کی وجہ سے دل وہاں روتے روتے بے ہوش ہو چکی تھی اور وہ دل کو کیف کی دل کو لے کے جا چکے تھے۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد تانیہ کے لبوں پر خطرناک قسم کی مسکراہٹ ائی چلو جان چھوٹی اللہ جانے کون تھے جو لے گئے اسے اچھا ہوا لے گئے لیکن اب میں کیف کو کیا بتاؤں گی تانیہ نے ادھر ادھر دیکھا جہاں پر ساحل کے پمپروں کا شاپر تانیہ کے ہاتھوں سے گرا ہوا تھا تانیہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ لگایا اور پھر گاڑی کو دیکھا پھر گہرا سانس بھرا تو اس نے ہمت کی اور اپنا سر گاڑی سے ٹکرا دیا گاڑی سے ٹکرانے کے بعد اس کے ماتھے سے خون نکلنے لگا اب بتاؤں گی کہ وہ زبردستی دل کو لے کے گئے ہیں میں نے تو بہت بچانے کی کوشش کی دیکھو نا مجھے بھی چوٹ لگ گئی کیف۔۔۔۔اپنے چہرے پر حد سے زیادہ معصومیت بیچارگی لاتے ہوئے تانیہ نے موبائل نکالا اور کیف کو کال کی کیف جو امنہ کو لے کر ابھی گھر ایا تھا ابھی وہ تانیہ کو کال کرنے ہی والا تھا جب تانیہ کی کال اتے ہوئے اس نے پر اٹھائی۔۔۔۔۔"""

ہیلو ہیلو ہیلو کیف تم کہاں پہ ہو تانیہ ہر بڑاتے ہوئے کیف کو بلانے لگی جب کیف کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا کیا ہوا ہے تانیہ تم ٹھیک ہو نا دل ٹھیک تو ہے نا۔۔۔

پتہ نہیں کیف ک۔۔۔چچ۔۔۔کچھ لوگ ائے تھے وہ مجھ سے دل کو چھین کر لیں گے پتہ نہیں کون تھے وہ لوگ میں نہیں جانتی کیف تم پلیز یہاں پر اجاو نا مجھے باہر ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"""

کیف جو کمرے میں بیٹھا ہوا تھا دل کے گڈنیپ ہونے کا سن کر وہ جھٹ سے اٹھا کیا بکواس کر رہی ہو تانیہ دل کو کون لے کے جا سکتا تم ہوش میں تو ہو دل کو۔۔۔۔افففف دل تمہاری ذمہ داری تھی یہ کیسے ہو سکتا ہے کیف کا دل کر رہا تو وہ ہر چیز تہس نہس کر دے تم وہاں ہی رکو میں اتا ہو مجھے جلدی سے لوکیشن سینڈ کرو یہ کہتے ہوئے کیف نے جلدی سے کال بند کی تانیہ نے اسے سینڈ کی ادھے گھنٹے کی ڈرائیو اس نے 10 منٹ میں طے کرتے ہوئے تانیہ کے پاس پہنچا۔۔۔۔"""

کہاں ہے میری دل تانیہ وہ تمہارے ساتھ تھی تمہارا فرض بنتا تھا اس کا خیال رکھنا کیف پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا اس نے غصے سے تانیہ کہ کندھوں کو جھنجھوڑ کر کہا۔۔۔

مم میں۔۔۔۔میرا کوئی قصور نہیں ہے کیف میں نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی لیکن دیکھو انہوں نے مجھ پر بھی حملہ کیا اور مجھے زخمی کر دیا اور وہ دل کو لے کے میں نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی تانیہ مگر مچھ کے آنسو بہاتے ہوئے کیف کا ہاتھ پکڑتے ہوئے شدت سے روتے ہوئے کہنے لگی جبکہ کیف کا دل زوروں سے دھڑکا تھا وہ سب کیسے پتا لگوائے اس کے دل کو کون لے گیا ہے اپنے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ گہرے گہرے سانس لینے لگا جب اس کی نظر زمین پر گرے ایک بریسلٹ پر پڑی اس نے جلدی سے وہ بریسلیٹ اٹھایا۔۔۔

یہ یہ برسلیٹ لگتا ہے انہی لوگوں میں سے کسی ایک کا ہے یہ بریسلٹ۔۔۔۔۔۔"""

جبکے اس بریسیلٹ کو دیکھ کر تانیہ نے غصے سے بریسلٹ کی جانب دیکھا جیسے وہ تیمور کی جانب دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔

بریسلیٹ میں نے کہیں تو دیکھا ہے لیکن کہاں دیکھا ہے مجھے یاد نہیں ارہا کیف انکھیں میچے جلدی سے اس بریسلیٹ کو سوچنے لگا لگا جب اچانک اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا ابھی ابھی تو وہ سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ کر اس میں تیمور نے اپنے بازو میں یہ بریسلٹ پہنا ہوا تھا اس کا مطلب تیمور میری دل کو گڈنیپ۔۔۔۔۔۔"""

تم نے میرے دل پر ہاتھ ڈال کر میری عزت پہ ہاتھ ڈال کر اچھا نہیں کیا تیمور شہباز سکندر تمہیں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی اور بہت سخت بھگتنی پڑے گی۔۔۔۔۔"""""

تم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ تمہیں پتہ چل گیا ہے کہ دل کو کون لوگ لے کے گئے ہیں تانیہ نے ڈرتے ہوئے کہا اس نے تو شکر ادا کیا تھا دل چلی گئی لیکن اب کیف کا پتہ چل گیا کہ وہ کون لوگ تھے وہ تو مایوس ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔

تانیہ تم ٹھیک ہو تم گھر جاؤ میں اب دل کو واپس لے کر ہی اؤں گا یہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھا اور چلا گیا۔۔۔۔۔"""

تانیہ غصے سے اپنے پیر پٹختے ہوئے گاڑی میں جا بیٹھی اچھا بھلا اس پڑی سے جان چھوٹ گئی تھی اور اس پاگل انسان ضرور اپنا بریسلٹ نیچے گرا کے جانا تھا نکمے کہیں کے تانیہ غصے سے کہتی گاڑی چلاتی گھر کی جانب۔۔۔۔۔۔"""""

ایک تو کیف کا دل کیا وہ لبابہ کو کال کر کے تیمور کے بارے میں بتائے لیکن پھر اس کی شادی کا خیال کرتے ہیں اس نے لبابہ کو کال نہیں کی اس نے اپنی ٹیم کو کال کی اور جلدی سے تیمور کے گاؤں پہنچنے کا حکم دیا سارے راستے وہ دل سے دعا کرتا تھا کہ اس کی دل کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو غصے سے مٹھیاں میچیں وہ گاڑی چلا رہا تھا غصے سے اس کا چہرہ شدت سے لال ہو رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا تیمور اس کے سامنے ہوا تو اس کا کیا حشر کرے گا۔۔۔۔۔۔۔"""""

"""""----------

دوسری جانب دل کو تو گاڑی میں ہی ہوش اچکا تھا وہ تو ہوش میں اتے ہی چیخنے چلانے لگی تھی گھر پہنچ کر تیمور نے دل کو گاڑی سے کھینچ کر باہر نکالا اور ایک کمرے میں لے گیا اور اسے دھکہ دے کر بیڈ پر گرایا۔۔۔

دیکھیں انکل مجھے جانے دو مجھے ہبی جان کے پاس جانا ہے اپ گندے انکل ہیں مجھے جانے دیں پلیز دل روتے ہوئے تیمور سے کہنے لگی جب دل کی بات سنتے تیمور کا ایک ایک قہقہ کمرے میں گونجا۔۔۔۔۔"""""

تم بہت خوبصورت ہو گڑیا تمہیں پتہ ہے تمہارے یہ انکھیں تمہارے یہ ہونٹ مجھے بہت پسند ہے وہ دل کے قریب ہوتے ہوئے اس کی انکھوں پر کبھی ہاتھ لگاتا ہے اور کبھی اس کے ہونٹوں کا جب دل نے تیمور کو دھکہ دیا پیچھے ہو جائے گندے انکل مجھے مجھے اپ سے بات نہیں کرنی مجھے ہبی جان کے پاس جانا ہے دیکھنا وہ آئے گے نا تو اپ کو ماریں گے اور مجھے یہاں سے لے جائیں گے جب تیمور نے ایک تھپڑ دل کے چہرے پر مارا خبردار ائندہ تم نے اس کیف کا نام بھی لیا تم اب سے میرے پاس رہو گی اور جب تم بڑی ہو جاؤ نا میں تمہیں اپنی رکھیل بناؤں گا تم جیسی خوبصورت لڑکی میں نے زندگی میں نہیں دیکھی اور تمہیں اپنی زندگی میں لا کر تمہارے خوبصورت جسم سے کھیل کر مجھے بہت مزہ ائے گا حوس بھری نظروں سے دل کو دیکھ کر کہنے لگا جب دل اپنے چہرے پر تھپڑ پڑنے کی وجہ سے زور زور سے رونے لگی وہ دل اپنے ہبی جان کو پکارنے لگی۔۔۔۔۔"""""

دوسری جانب کیف کے دل کو بھی کچھ وجہ سے اس کے دل کے ساتھ کچھ غلط ہو رہا ہے پلیز پلیز میرے دل کے ساتھ کچھ بھی غلط مت ہونے دیجیے گا اپ اسے اپنے حفظ وامان میں رکھیے گا۔۔۔۔۔۔"""""

اور اگر تمہارا وہ شوہر ابھی گیا نا تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اس کی لاش ہی یہاں سے جائے گی۔۔۔

جب دل نے تیمور کے پیچھے کھلا ہوا دروازہ دیکھا تو وہ تیمور کو دھکہ دے کر وہاں سے بھاگنے لگی دل کو وہاں سے بھاگتے ہوئے دیکھ کر تیمور نے دوبارہ سے دل کا ہاتھ پکڑا پھر سے تھپڑ اس کے چہرے پر مارا جس سے دل نیچے زمین پر گری اس کے ماتھا بیڈ کی نوک سے لگا اور خون کی ایک لکیر اس کے ماتھے سے نکل کر اس کے چہرے پر بہنے لگی وہ تو چوٹ لگنے کی وجہ سے وہاں ہی بے ہوش ہوتے زمین پر گر گئی تھی۔۔۔۔

حرام زادی میں کہ رہا ہوں تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی اور تم یہاں سے بھاگنے کی کوشش کر رہی ہے تمہیں تو میں دیکھ لوں گا تیمور یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا جب شہباز سکندر نے تیمور کو دیکھا تم نے کیف ملک کی بیوی کو یہاں لا کہ غلطی کرتی ہے وہ اب یہاں پر اتا ہی ہو گا۔۔۔۔

ہاہاہاہا باباپ بھی کیسی باتیں کرتے ہیں اسے کیسے پتہ چلے گا کہ میں اس کی بیوی کو لے کر ایا ہوں نہ ہی میں نے اپنا چہرہ کسی کو دکھایا نہ ہی میں نے کوئی نشانی چھوڑی ہے اسے پتہ چلے کہ میں اس کی بیوی کو لے کر آیا اس کی بیوی میرے پاس ہے اسے کبھی پتہ نہیں چل پڑے گا۔۔۔۔۔۔""""

یہ تو تم نے بہت اچھا کیا کہ تم نے کوئی نشان نہیں چھوڑا ویسے کافی خوبصورت ہے وہ لڑکی۔۔۔

باباوہ میری رکھیل ہے اپ کی نہیں اپ کوئی اور لے لیں ویسے جو اس لڑکی کے ساتھ تھی نا وہ لڑکی بھی کیا پٹاخا تھی ایک دفعہ اس گڑیا کو استعمال کرنا پھر اس سے بھی اپنے پاس لے کر اؤں گا اس سے بھی اپنے بیڈ کی زینت بناؤں گا اور وہ ایس ایس پی لبابہ ملک ابھی تک اپ نے اس کا کچھ نہیں کیا جب تک اسے میں اپنے قدموں میں نہیں گراؤں گا نا اور اپنے بیڈ تک نہیں لے کر ان کو مجھے سکون نہیں ائے گا۔۔۔۔۔""

اس سے پہلے کہ شہباز سکندر کچھ اور کہتا باہر سے گولیوں کی اوازوں سے دونوں خیران ہوتے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے کیف اپنے افسروں کے ساتھ حویلی میں داخل ہو رہا تھا شہباز نے حیرانگی سے تیمور کی جانب دیکھا جو کہہ رہا تھا وہ کبھی نہیں جان پائے گا۔۔۔۔

تیمور نے اور شہباز دونوں نے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کیے اپنے لبوں پر مسکراہٹ لائی۔۔۔۔""

اؤاؤاے ایس پی کیف ملک اج کیسے ہمارے غریب ہونے پر انا ہوا شہباز نے طنز بھرے لہجے میں کہا جب کیف نے اگے اتے ہوئے شہباز کو دھکہ دیا اور تیمور کا گریبان پکڑتے ہوئے اپنی لال ہوتی انکھوں سے اسے دیکھا اس کا دل کر رہا تھا وہ ابھی تیمور کو زمین میں زندہ گاڑ دے۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے اے ایس پی کیف ملک تم پولیس میں اس کا مطلب یہ نہیں تم کسی کے گھر میں بھی اکر اس طرح کے حرکتیں کرتے پھرو اور ہم تمہیں معاف کر دیں گے شہباز نے غصے میں کہا جب کیف نے اپنی شعلہ برستی انکھوں سے شہباز کو دیکھا اور اس کی انکھیں دیکھ کر شہباز کی زبان بند ہو گئی۔۔۔۔""

میری بیوی کہاں ہے شہباز سے نظر ہٹا کر اس نے تیمور کی جانب دیکھا۔۔۔

مجھے کیا پتہ تمہاری بیوی کہاں ہے نہ ہی مجھے تمہاری بیوی سے کوئی لینا دینا ہے تیمور نے اپنا گریبان چھڑواتے ہوئے کیف کو کہا اور تیمور کی بات سنتے کیف نے ایک مکا تیمور کے چہرے پر مارا تھا میں نے کہا مجھے بتاؤ میری بیوی کہاں ہے ورنہ تمہیں ادھر ہی زمین میں زندہ گاڑ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

WRITER Mahi shah

Episode 53

تیمور ابھی بھی غصے سے کیف کی جانب ہی دیکھ رہا تھا جس نے اس کا گریبان پکڑنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

تمہیں کہہ رہا ہوں تیمور سکندر میری بیوی کہاں ہے مجھے بتا دو ورنہ تمہارے جسم میں اتنے چھید کروں گا نا کہ تمہیں سمجھ میں نہیں ائے گی تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔۔۔۔"""

میں کہہ رہا ہوں کہ اے ایس پی کیف ملک تمہاری بیوی میرے پاس نہیں ہے اور تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تمہاری دللللل۔۔۔۔میرے پاس ہے تمور نے کیف کو جھٹکتے ہوئے کہا اور دل کا لمبا کر کے کہا جیسے سنتے کیف کو مزید غصہ ایا۔۔۔"""

جب کیف نے اپنی پاکٹ سے تیمور کا بریسلٹ اٹھا کر اسے دکھایا اس کی انکھوں کے سامنے لہرایا اور اپنے بریسلیٹ کو دیکھتے تیمور کا رنگ اڑا تھا جبکہ شہباز نے غصے سے اپنے بیٹے تیمور کی جانب دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ وہ کوئی نشانی وہاں چھوڑ کر نہیں ایا۔۔۔"""

یہ تمہارا ہی ہے نا کیف نے غصے سے تیمور کی جانب دیکھ کر کہا جب تمور نے ایک نظر اپنے بازو پر دیکھا جہاں اس کا بریسلٹ موجود نہیں تھا اور ایک نظر بریسلٹ کو نہیں یہ میرا نہیں ہے یہ سنتے ہی کیف کو شدید غصہ ایا اور ایک اور مکہ اس نے تیمور کے چہرے پر مارا کے اس کا جبڑا ہی ہل گیا تھا۔۔۔۔"""

یہ بریسلٹ ہر تیمور نام تمہارے باپ کا نہیں لکھا ہے۔۔۔"""

سارے کمرے چیک کرو مجھے میری بیوی ابھی کے ابھی چاہیے کیف نے اپنے ادمیوں کو کہا سارے ادمی کمرے چیک لگے جب کہ تیمور اور شہباز کچھ کہہ بھی نہیں سکے کیونکہ وہ اب بھی اس سے نہیں بھرنا چاہتے تھے۔۔۔

ابھی اس سے پہلے کے کیف کچھ اور کہتا اسے ایک ادمی کی اواز ائی۔۔۔ سر ایک لڑکی یہاں پر بے ہوش پڑی ہوئی ہے شاید وہ اپ کی بیوی ہی ہے اس ادمی کی اواز سنتے کیف دھڑکتے دل کے ساتھ بھاگتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اس کے دل اس کا جگر زمین پر بے ہوش پڑا تھا۔۔۔

دل دل میرے دل کیف جلدی سے اس کے پاس جاتا ہوا اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا کیا حالت ہو گئی تھی اس کی بیوی کی اس کے دل کی۔۔۔۔۔"""

یہ یہ کیا ہوا ماتھے پر اومائی گاڈ اس نے جلدی سے دل کو اپنی گود میں اٹھایا اور باہر کی جانب بھاگا تم نے میری بیوی پر ہاتھ ڈال کر اچھا نہیں کیا تیمور شہباز سکندر اس کی سزا کے لیے تیار رہنا ابھی تو میں اپنی بیوی کو لے کے جا رہا ہوں جلدی ہی ملاقات ہو گی وہ بھی پولیس اسٹیشن میں یہ کہتے ہوئے کیف دل کو لے گیا۔۔۔

تمہیں کہاں بھی تھا کہ ابھی اس معاملے میں مت پڑو لیکن تم میری بات کہاں مانتے ہو کہا تم نے بھی کہا تھا کوئی نشانی چھوڑ کر نہیں ائے ایک تو یہ بریسلٹ۔۔۔

بابا غلطی ہو گئی یہ بریسلیٹ وہاں گر گیا مجھے نہیں پتہ چلا اور اس کو تو میں نہیں چھوڑوں گا اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے مجھ پر تیمور سکندر پر اب اس کی بیوی پر کیا اس کے پورے خاندان پر ہاتھ نہ ڈالا تو میرا نام بھی تیمور شہباز سکندر نہیں یہ کہتے ہوئے تمور اپنے کمرے میں چلا گیا جب شہباز بھی نفی میں سر ہلا گیا اس کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔"""""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف دل کو لے کر جلدی ہی ہاسپٹل پہنچ گیا تھا اور دل کو بھی ڈاکٹر اندر لے گئے تھے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر ایا۔۔۔

ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے کیف نے ڈاکٹر سے پوچھا۔۔۔"""

مسٹر کیف اپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بس چھوٹی سی چوٹ لگی ہے ہم نے بینڈج کر دی ہے اور وہ تھوڑا ڈر خوف کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں تھوڑی دیر میں انہیں ہوش اجائے گا بس اپ انہیں خوش رکھے گا ان کی دماغ میں کوئی ڈر خوف نہ ہو ابھی تو

اپ انہیں گھر لے جا سکتے ہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر چلا گیا جب کیف گہرا سانس بڑھتے ہوئے وہاں ہی بینچ پر بیٹھا۔۔۔۔۔۔"""

نہیں تیمور سکندر نہیں تم اب میری بیوی پر ہاتھ ڈالنے پر اگئے ہو یہ تم نے اچھا نہیں کیا ہے غصے کی شدت کی وجہ سے اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ تمور سکندر کو زمین میں زندہ گھاڑ دے جس نے اس کی بیوی کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی تھی وہ تو شکر تھا اس نے دل کے ساتھ کچھ غلط کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔"""""

تھوڑی ہی دیر میں دل کو ہوش اگ رہا تھا وہ اٹھ کر چیخنے چلانے لگی جب کیف نے دل کے چیخے چلانے کی اواز سنی تو وہ جلدی سے اندر گیا دل دل میرے دل کیا ہوا ہے کچھ نہیں ہوا میں تمہارے پاس ہوں۔۔۔"""

نہیں۔۔۔۔ نہیں ہبی۔۔۔۔ جان نہیں وہ۔۔۔۔۔ گندے انکل۔۔۔۔۔۔۔ تھے وہ۔۔۔۔۔ گندے انکل ۔۔۔۔۔۔۔ تھے انہوں نے۔۔۔۔۔ مجھے مارا یہ۔۔۔۔۔ پی۔۔۔۔ دیکھیں نا۔۔۔۔۔ مجھے مارا ہے وہ انہوں نے مجھے یہاں پر ہاتھ لگایا ہے وہ وہ مجھے ماریں گے مجھے پھر سے لے جائیں گے وہ مجھے۔۔۔۔۔۔ نہیں ان کے نہیں پاس جانا۔۔۔ ہبی جان مجھے بچا لے دل جلدی سے کیف کے سینے سے لگتی اس کے گرد اپنے بازو سمیٹتے ہوئے اس کے سینے میں چھپنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

جب دل کی حالت دیکھتے ہوئے کیف کی انکھوں سے انسو ٹوٹ کر اس کے بالوں میں جذب ہوا نہیں میری جان میں تمہیں اب کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا تمیں کبھی اس کے حوالے نہیں کروں گا تم صرف میری ہو صرف میری اپنی ہبی جان لی تمہاری طرف اب کوئی انکھ اٹھا کے بھی نہیں دیکھے گا یہ تمہارے ہبی جان کا وعدہ ہے میں تمہارے پاس ہوں نا۔۔۔۔۔۔۔"""""

کیف کی باتیں سنتے دل نے اس کے سینے سے چہرہ نکال کر اس کی جانب دیکھا پکا نہ ہبی جان اب مجھے کبھی چھوڑ کے نہیں جائیں گے نا وہ گندے انکل تھے وہ کہتے تھے تم میرے پاس ہی رہو گئی م۔۔۔۔ مجھے اس کے پاس نہیں جانا وہ مجھے مارتے ہیں کیف نے دل کے گالوں پر تیمور سکندر کے ہاتھ کا چھاپا دیکھا تو ایک اور انسو کیف کی انکھوں سے نکل کر زمین بوس ہوا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا جس کو اس نے ابھی تک کوئی کانٹا تک نہیں چبنے دیا کوئی تھپڑ کیسے مار سکتا ہے کیف نے اپنے ہاتھوں سے دل کے گال پر ہاتھ لگایا اور اس کے نشان پر اپنے ہاتھ پھیرنے لگا سوری میرے دل میں تمہارا دھیان نہیں رکھ پایا پہلی دفعہ تمیں کہیں اکیلے ہی بھیجا تھا اور تم مجھ سے دور ہونے والی تھی میں تمہیں آیندہ کبھی بھی اکیلے نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔"""""

ہبی جان مجھے بہت درد ہوا تھا جب انہوں نے مجھے مارا تھا اپ ہاتھ لگاتے ہیں تو مجھے درد نہیں ہوتا ہے اپ مجھے پیار سے ہاتھ لگاتے ہے نا انہوں نے غصے سے ہاتھ لگایا تھا دل بھی روتے ہوئے پھر سے کیف کے سینے سے لگی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب کیف نے دل کے گرد اپنا مضبوط سے حسار بنالیا ائی ایم سوری میری جان سوری چلو گھر چلتے ہیں پتہ ہے ناماما کی طبیعت بھی نہیں ٹھیک۔۔۔۔۔"""

ہاں انٹی کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی نا انٹی کیسی ہیں دل اپنا ناک کیف کی شرٹ کے ساتھ صاف کرتے شوشو کرتے ہوئے اس سے کہنے لگے۔۔۔

ہاں وہ ٹھیک ہے لیکن تمہیں ایسی حالت میں دیکھیں گی تو وہ پھر اور بیمار ہو جائیں گی نا تو تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ رونا نہیں ان کے سامنے پھر وہ پریشان ہو گی پھر وہ بیمار ہو جائیں گی۔۔۔۔

وہ وہ تانیہ آپی کیسی ہوا نہوں نے بھی مجھے بچانے کی کوشش کی تو انہوں نے بھی تانیہ آپی کو مارا تھا۔۔۔

ہاں وہ بھی ٹھیک ہے دل کو اٹھاتے ہوئے اسے ڈسچارج پیپر تیار کرتے ہوئے وہ اسے گاڑی میں بٹھاتے ہوئے باتیں کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی کیف نے دل کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور اندر کو لے جانے لگا جبکہ امنہ اور تانیہ اور طہام حال میں ہی بیٹھے کیف کا انتظار کر رہے تھے جب کہ تانیہ پھر سے دل کو کیف کے ساتھ دیکھتے ہوئے اندر ہی اندر کلس کا رہ گئی کلموہی پھر سے اگئی اچھا بھلا جان چھوٹ گئی تھی اس سے تانیہ دل ہی دل میں سوچتے ہوئے دل کے لیے نفرت بھرے الفاظ بولنے لگی۔۔۔۔"""

کیف نے دل کو نیچے اتارا اور دل جلدی سے امنہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی انٹی اپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔۔""".ہاں میری بچی میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ تم کیسی مجھے تانیہ نے بتایا تھا ہم کب سے کیف کو نمبر ٹرائے کر رہے تھے لیکن وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا ہمیں فکر ہو رہی تھی تم ٹھیک تو ہو نا تمہیں کچھ ہوا تو نہیں نا اس کمبخت کلموہے نے تمہیں کچھ کیا تو نہیں نا امنہ نے پریشانی سے اس کے بال سہلاتے ہوئے دل سے پوچھنے لگی جب کہ کیف امنہ کا رویہ دل کے ساتھ دیکھتے ہوئے خوش ہوا کہ چلو ان ساس بہو میں تو رشتہ کچھ ٹھیک ہوا۔۔۔۔"""

انٹی وہ بہت گندا ادمی تھا اس نے مجھے یہاں پر تھپڑ بھی مارا اور یہاں پہ ہاتھ بھی لگایا اور میں ہبی جان کو پکار رہی تھی لیکن اس نے پھر مجھے تھپڑ مار دیا میں روئی بھی بہت تھی لیکن پھر ہبی جان نے مجھے اکر بچا لیا مجھے پتہ تھا میرے ہبی جان مجھے اکے بچا لیں گے۔۔۔۔۔۔"""""

اچھا جاؤ تم ریسٹ کرو اب تھوڑی دیر سو جاؤ ان لوگوں نے زیادہ دل کو محسوس نہ ہونے دیا کہ اس کے ساتھ کچھ برا ہونے والا تھا ڈاکٹر نے بھی کہا تھا اسے اس صدمے سے باہر نکالنے کے لیے اس کا دھیان اس طرف نہیں جانا چاہیے کیف بھی دل کو لے کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔"""

ویسے تالیاں آپی دل تو اپ کے ساتھ گئی تھی اپ کو اپنی جان پہ کھیل کے دل کی جان بچانی چاہیے تھی ایسے کسی کے ساتھ نہیں بھیجنا چاہیے تھا طہام نے بھی منہ بناتے ہوئے تانیہ سے کہا جب تانیہ نے گھور کر طہام کو دیکھا ہاں وہ مجھے گولی مار جاتے اس سے اچھا اور دل کو لے جاتے ہیں اور مجھے دیکھو دھکہ بھی مارا تھا مجھے چوٹ بھی لگ گئی ہے اور تم ہو کہ تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو کہ میں نے جان بوجھ کر دل کو ان کے ساتھ بھیجا ہے۔۔۔۔۔"""

ارے ارے تانیہ اپی کیسی باتیں کر رہی ہیں میں اپ پر کیسے الزام لگا سکتا ہوں میں تو بس اپ سے بات کر رہا ہوں اب چور کے داڑھی میں تنکا ہو سکتا ہے اپ اپنے اپ کو ملزم سمجھ رہی ہیں تو کیا کر سکتا ہو۔۔۔۔۔"""

دیکھ رہی ہے خالہ طہام مجھ سے کس طرح بات کر رہا ہے اسے بالکل بھی تمیز نہیں ہے مجھ سے بات کرنے کی ہمیشہ یہ مجھ سے ایسے ہی بات کرتا ہے تانیہ مگر مچھ کے انسو بہاتے ہوئے امنہ سے کہنے لگے جب امنہ نے طہام کی طرف دیکھا طہام کیوں اپنی تانیہ آپی کو تنگ کرتے ہو جاؤ اپنے کمرے میں میری بھانجی ایسی نہیں ہے کہ وہ کسی کو جان بوجھ کر نقصان پہنچائے جاؤ۔۔۔۔۔"""

خالہ اپنے ان بیٹوں کو سمجھا لیں کہ مجھ پر ہی غصہ مت کیا کریں کیف نے بھی مجھ پر غصہ کیا اور اب طہام بھی مجھ پر الزام لگا کر چلا گیا ہے میری غلطی تو نہیں تھی وہ دل کو لے کے پتہ نہیں کون لوگ تھے اب میں تو نہیں جانتی تھی میں تو یہاں رہتی بھی نہیں ہو بس کچھ دوست ہے جو میری بنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"""

اچھا اچھا ٹھیک ہے تانیہ تم پریشان مت ہو میں سمجھا لو گی تم بھی جاؤ کمرے میں ریسٹ کرو میں بھی جاتی ہوں یہ کہہ کر امنہ بھی اپنے کمرے میں کی جب کہ تانیہ بھی ایک نظر دل اور کیف کے کمرے کو دیکھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راج اور لبابہ ابھی ابھی کہیں باہر سے گھوم پھر کر آئے تھے ابھی ابھی راج اور لبابہ گھر آئے جب حال میں اکرم صاحب ان کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

کہاں رہ گئے تھے تم دونوں میں کب سے تم دونوں کا انتظار کر رہا تھا کھانا ریڈی ہے لیکن تم لوگ ابھی نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔"""

سوری بابا وہ بس راج اور میں ایک ریسٹورنٹ چلے گئے تھے تو وہاں سے کھانا کھا لیا تھا لیکن کوئی بات نہیں ہم اپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اس سے پہلے کہ لبابہ کچھ اور کہتی راج نے لبابہ کی بات کاٹ کر اکرم صاحب سے کہا۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں میں نے اپنے لبابہ بیٹی کی پسند کا قیمہ مٹر بنایا ہے چل میڈم ہم فریش ہو کر آتے ہیں پھر ہم کھاتے ہیں یہ کہہ کر راج اور لبابہ کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر نیچے آئے اور کھانا کھانے لگے ویسے راج تم نے بتایا نہیں تمہارے ماں باپ کی ڈیتھ کیسے ہوئی تھی اور وہ کون لوگ تھے تم کیا کام کرتے ہو اکرم نے کھانا کھاتے ہوئے راج سے پوچھا۔۔۔"""""

میری ماما کی ڈیتھ کینسر سے ہوئی تھی انہیں کینسر تھا یہ کہتے ہوئے راج نے لب میچے اس کی ماں کن کن حلاتوں سے گزری تھی وہ اچھے سے جانتا تھا اور میرے باپ ایک ایکسیڈنٹ میں مارا گیا تھا اپنے سوتیلے باپ سے اسے بے حد محبت تھی اور اپنے باپ سے بے حد نفرت اور میں کیا کام کرتا ہوں بس ایسے ہی ٹرانسپورٹ کا کام کرتا ہوں کوئی چیز مل جاتی تھی ادھر ادھر بس بھیج دیتا ہوں اور کبھی کبھی تو لوگوں کو مارتا بھی ہوں کہ وہ غلط کام نہ کریں راج مسکراتے ہوئے کہنے لگا جب لبابہ نے حیرت سے دیکھا کیوں تم لوگوں کو مارتے ہو کیا قتل کرتے ہو۔۔۔۔۔"""

ہاں نا میڈم می ایک سیریل کلر ہوں جیسے کہ اپ کو اپنے پیار میں مار دیا ہو میں نے راج نے انکھ مارتے ہوئے لبابہ کو کہا اور لبابہ بھی اس کی بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے ہنسنے لگی تم بھی نا راج کیا کرتے ہو۔۔۔۔۔

ہاں نا میں ٹھیک کہہ رہا اچھا اچھا تم لوگ دونوں بحث بند کرو اور کھانا کھاؤں تھوڑی دیر بعد وہ کھانا کھا کر اکرم صاحب بھی اپنے کمرے میں چلے گئے اور راج لبابہ بھی اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی راج نے لبابہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کی انکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے راج ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔"""""میں دیکھ رہا ہوں ان انکھوں میں جو مجھے اپنے لیے اج محبت نظر اتی ہے یہ نہ ہو کبھی مجھ سے اپنے لیے نفرت نظر آنے لگے جایے۔۔۔۔۔"""""

تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو راج میں تم سے نفرت کیوں کروں گی میں تم سے محبت کرتی ہوں اور ہمیشہ محبت کرتی رہوں گی لبابہ نے پیار سے راج کے چہرے پر ہاتھ رکھے اس کے گال پر اپنے لب رکھیں جب راج کے لب مسکرائے اور اس کے مسکراہٹ سے راج کے ڈمپل نظر آیا۔۔۔۔

مجھے تمہارے اس ڈمپل سے بھی بے حد پیار ہے جب تم مسکراتے ہو نا یہ بے حد پیارا لگتا ہے راج لبابہ نے راج کے ڈمپل پر ہاتھ لگانا چاہا جب راج نہ جلدی سے لبابہ کا ہاتھ پکڑ لیا مجھے بھی اپ کے یہ ہاتھ بہت خوبصورت لگتے ہیں راج کو ڈر تھا کہیں اس کی داڑھی ہی نہ اتر جائے۔۔۔""""

اچھا تو تمہیں یہ ہاتھ پیارے لگتے ہے تو تم ان ہاتھوں کا کیا کرو گے لبابہ نے بھی ائیبرو اچکاتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا جب راج نے ان ہاتھوں کی پشت پر اپنے لب رکھیں اور اپنے لبوں پر سلگتے لبوں لمس محسوس کرتے لبابہ کے دل کی دھڑکنے تیز ہوئی اس نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے راج کی جانب دیکھا تم بہت برے ہو راج تم مجھے اہستہ اہستہ اپنے عشق محبت میں قید کرتے جا رہے ہو کیوں ہو تم اتنے اچھے ہو۔۔۔۔""""

میں اچھا نہیں ہوں میڈم میں بس اپ کو لگتا ہوں ورنہ میں بہت برا ہوں بہت برا جس دن پتہ چلے گا نا میں بہت برا ہو تم آپ مجھ سے نفرت کریں گی لبابہ کہ ہونٹوں پر ہونٹ رکھے راج نے لبابہ کے ہونٹوں کو اپنے قید میں کیا تھا مزید لبابہ کی زبان سے اپنے لیے اظہار محبت نہیں سننا چاہتا تھا ورنہ وہ سب کچھ بھول کر لبابہ کے ساتھ نئی زندگی شروع کر دیتا لیکن وہ تو ایک اپنی زندگی برباد بات کرنا چاہتا تھا اور ایک لبابہ کی اور یہ بات اسے بعد میں احساس ہونا تھا کہ وہ کیا کر بیٹھا ہے۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد لبابہ کا سانس اکھڑنے لگا تو راج اس سے الگ ہوا اور لبابہ کو دیکھنے لگا جس کا چہرہ شرم وحیا سے سرخ ہو گیا تھا اور راج کو دیکھنے لگی۔۔۔

تم بہت بتمیز ہو۔۔۔۔

وہ تو ہو میڈم اپن بتمیز ہے میڈم کا اپن۔۔۔۔

پھر راج نے لبابہ کو اپنے سینے سے لگایا جیسے اسے زور سے اپنے اندر میچ لینا چاہتا ہو۔۔۔

کیا ہو گیا ہے راج اتنی زور سے کیوں پکڑا ہوا ہے راج سے الگ ہوتے ہوئے لبابہ نے راج کو کہا۔۔۔۔""

بس ایسے ہی میرا دل کر رہا تھا اس سے پہلے لبابہ کچھ اور کہتی راج کے موبائل پر کسی کی کال ائی تھی راج نے اسکیوز کرتے ہوئے کال اٹھاتے ہوئے باہر چلا گیا جبکہ لبابہ بھی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ہاں بولو عرشیہ کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔

ضمار تم کدھر غائب ہو گئے ہو امید تمہیں دو تین سے مسلسل یاد کر کے رو رہی ہو تم ہو کے گھر میں تم نے داخل ہو کر نہیں دیکھا میں امید کر بڑی مشکل سے سنبھال رہی ہوں۔۔۔۔۔"""

میں ابھی اتا ہوں امید کو چپ کرواجیسے بھی کر کے میری امید کو چپ کرواؤ یہ کہتے ہوئے بنا لبابہ کو بتاتے ہوئے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔"""

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوا امید جو حال میں بیٹھی رو رہی تھی دروازے سے اندر اتے ہوئے ضمار کو دیکھتے ہی وہ جلدی جلدی سے اپنے چار پاؤں سے چلتے ہوئے ضمار کے پاس گئی اور اس کے پاؤں کے ساتھ چمٹ گئی جیسے وہ کتنے ہی عرصے سے اپنے باپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

میرا بچہ میری شہزادی ضمار نے جلدی سے امید کو نیچے سے اٹھایا اپنے سینے سے لگا لیا اتنا سکون تو اسے لبابہ کو اپنے سینے سے لگانے سے نہیں ائے جتنا اس امید کا سینے سے لگانے سے ایا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا میرے بچے کو میری یاد ارہی تھی ضمار نے اپنے لب امید کے گال پر رکھے تو امید نے جلدی سے اپنے بازو ضمار کے گلے میں ڈال دی اور اس کے سینے سے جا لگی ان کا رشتہ ایسا ہی تھا۔۔۔۔"""""

لگتا ہے امید تمہیں کچھ زیادہ ہی یاد کیا تم سے الگ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی عرشیہ اس کے پاس اتے ہوئے کہنے لگے جب ضمار نے امید کو دیکھا جس کی انکھوں سے ابھی بھی انسو نکل رہے تھے میرا بچہ میری شہزادی پاپا کو معاف کر دو نا پاپا اب کبھی بھی تم سے دور نہیں جائیں گے میں روزانہ تمہارے پاس ایا کروں گا۔۔۔۔

اپنے اپ سے امید کو الگ کرتے ہوئے اس کے انسو صاف کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

ضمار تم بتاؤ تم کیسے ہو اور لبابہ عرشیہ امید کو پکڑتے ہوئے ضمار سے پوچھنے لگے اب داید بھی کمرے سے باہر اکر ضمار کو دیکھنے لگا۔۔۔

سب کچھ فٹ چل رہا ہے کیوں کچھ ہونا تھا کیا ضمار لاپرواہی سے صوفے پر بیٹھا عرشیہ اور داید کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔

نہیں کچھ ہونا تو نہیں تھا بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی اگر تم چھوڑنا چاہتے ہو تو اسے جلدی چھوڑ دو اس کے دل میں مزید اپنے لیے۔۔۔۔۔۔"""""

بس بھی کر جاؤ جو کرنا ہوا بھی مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی مجھے امید کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا ہے وہ امید کے ساتھ کھلونوں سے کھیلتے ہوئے اس سے باتیں کرنے لگا جب عرشیہ نے داید کو منع کیا کہ وہ اب مزید ضمار سے کوئی بات نہ کریں تو داید بھی خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔۔

ضمار تو داید اور عرشیہ کو ایسے اگنور کا جیسے وہ موجود ہی نہیں ہے اور وہ امید کے ساتھ بس کھیلتا جا رہا تھا اور امید بھی ان دونوں کو اگنور کی اپنے باپ کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ضمار کو لبابہ کی کال ائی تو وہ دوبارہ سے لبابہ کے پاس چلا گیا عرشیہ نے داید کو امید کے لیے کچھ چیزیں لانے کے لیے بھیجا اب عرشیہ اپنے کمرے میں بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جب اسے اسی سٹرینجر کی کال ائی پہلے تو اس کا بالکل بھی دل نہیں کیا اٹھانے کو لیکن وہ کال پہ کال کیا جا رہا تھا عرشیہ کا دل کیا ہے وہ موبائل کو توڑ دے اخر کار گہرا سانس بڑھتے غصے سے اس نے اس کے کال اٹھائی۔۔۔۔۔"""

کیا مسئلہ ہے اپ کو آپ کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑ دیتے میں اپ کو پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ مجھے آپ میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے پھر بھی اپ مجھے کال پہ کال کرتے ہیں مجھ سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں عرشیہ سامنے کی بات سنے بنا ہی اس سے بولنے لگی جب دوسرے سائڈ پر عرشیہ کی اواز سنتے ارقم کے دل کو ٹھنڈک محسوس ہوئی ایک سکون ارقم کے جسم میں اترا تھا۔۔۔

سنہری۔۔۔۔ارقم نے جس شدت سے عرشیہ کا نام لیا تھا عرشیہ کی بولتی بولتی وہاں زبان کنگ ہو گئی تھی اس سے اگے بولنے ہی نہیں ہوا تھا عرشیہ نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور دوسری جانب اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

سنہری میں نہیں جانتا جب سے اپ کو دیکھا ہے اپ میرے دل اور سوچوں پر قابض ہوتی جا رہی ہیں اپ مجھے کچھ ایسا طریقہ بتائیں نا کہ اپ مجھ سے پیار کرنے لگ جائیں اگر اپ مجھ سے پیار نہیں کر سکتی تو پھر میرے دل و دماغ سے اپنا خیال نکال دیں جو کہ شاید اب میرے بس میں نہیں ہے اور نا کبھی بھی نہیں نکل سکتا ہے۔۔۔"""

دیکھیں مسٹر سٹرینجر میں نہ ہی اپ کا نام جانتی ہوں اور نہ ہی جانتی ہوں کہ اپ کون ہیں کہاں سے ہیں میں نے اپ کو کبھی دیکھا تک نہیں۔۔۔۔۔"""

ویسے بھی یہ اپ کی غلطی ہے انسان کو اپنے سوچوں پر اتنا تو قابو ہونا چاہیے کہ کوئی بھی کسی غیر کو اپنے دل اور دماغ پر قابض نہ کروا سکے لیکن یہ اپ کی غلطی ہے میری اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"""

میں مانتا ہوں سنہری یہ میری غلطی ہے لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں ناواجب المحبت کہ انہیں دیکھتے ہی ان سے محبت نہیں عشق ہو جاتا ہے میرے لیے شاید اپ ایسی ہی ہیں تو مجھے اپ کو دکھتے ہی اپ کی سنہری انکھیں میرے دل پہ وار کر گئی ہیں میں نہیں جانتا کیسے کب یہ ہوا لیکن اب اپ کے بغیر میرا گزارا نہیں ہے میں جلدی ہی اپ سے ملنے اؤں گا اور اپ کو بتاؤں گا کہ میں کون ہوں۔۔۔۔۔"""

دیکھیں مسٹر سٹرینجر اپ کو مجھ سے لاکھ بہتر لڑکیاں مل سکتی ہیں اپ میرے پیچھے ہی کیوں ہیں میں ویسی لڑکی نہیں ہوں جیسے اپ سوچ رہے ہیں نہ ہی میں کسی انجان لوگوں پر اتنی جلدی بھروسہ کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں مجھے اپ سے بہتر لڑکیاں مل سکتی ہیں اور شاید اس دنیا میں ہوں گی بھی لیکن جو اپ کا مقام ہے نا وہ اس دنیا میں میرے دل میں کوئی بھی لڑکی وہ مقام نہیں لے سکتی میرے دل میں اپ کا ایک خاص مقام ہے جہاں کوئی اور نہیں بس سکتا۔۔۔۔

مسٹر سٹرینجر اپ مجھ سے چاہتے کیا ہیں مجھے یہ سمجھ نہیں ارہی دیکھیں میں اپ کو بار بار کہہ رہی ہوں کہ میرا شوہر بھی ہے اور میری ایک بیٹی بھی ہے اس لیے میں اپ سے کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔۔

جب کے دوسری جانب عرشہ کے بعد سن کے ارقم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی اور غصہ بھی ایا کہ وہ اپنے بھائیوں کو ایک کو اپنا شوہر کہہ رہی ہے اور جو بیٹی نہیں اسے اپنی بیٹی بھی کہہ رہی ہیں لیکن ارقم کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔۔

میں اپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں سنہری یہ سن کر عرشیہ کے سر پر دھماکہ ہوا۔۔۔

اپ ہوش میں تو ہیں میں کہہ رہی ہوں کہ میرا شوہر ہے میں اپ سے شادی کیسے کر سکتی ہوں۔۔۔

دیکھیں اگر اپ کا شوہر ہے بھی ہے نا تو اپ اس سے طلاق لے لیں میں اپ سے بے حد محبت کرتا ہوں سنہری اور میں اپ کے ساتھ اس زندگی کو جینا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں میں اس زندگی کو اپنی سنہری کے ساتھ جیوں اس زندگی کے سنہرے پل کو اپنے سنہری کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اسے دیکھوں انہیں محسوس کروں میں اپ کے بغیر جی نہیں پاؤں گا سنہری۔۔۔۔۔

مسٹر سٹرینجر اپ نا ایک دم پاگل ہو گئے ہیں ائندہ مجھے کال کی نا تو میں بلاک کر دوں گی۔۔۔۔۔""

سنہری ایسی دھمکیاں مت دیا کریں مجھے اپ پر اور بھی زیادہ پیار اتا ہے اب ایک نمبر بلاک کریں گی میں پھر کال کر لوں گا ہو سکے تو پھر میں اپ کے جو گھر میں دو دو بھائی رہتے ہیں نا میں انہیں بھی کال کر کے اپ کے بارے میں بتاؤں گا اور اپ کا رشتہ مانگ لوں گا۔۔۔

شٹ اپ مسٹر رینجر شٹ اپ ایک تو پتہ نہیں کہاں کہاں سے اٹھ کے اجاتے ہیں عرشیہ نے غصے سے کال بند کر دی جب کہ ارقم نے موبائل کو گھورا جیسے وہ عرشیہ کو گھور رہا ہو کہ اس کے پوچھے بغیر اس نے کال بند کر دی کوئی بات نہیں سنہری ابھی تو اپ مجھ سے دور بھاگ رہی ہیں لیکن جلدی یا میرے پاس اجاؤ گی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کہاں کہاں سے اٹھ کے اجاتا ہے پاگل انسان کہہ بھی رہی ہوں کہ میرا شوہر ہے میری بیٹی لیکن نہیں شادی کرنی ہے شادی کرنی ہے شادی کرنی ہے عرشیہ غصے سے منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی جب داید کمرے میں ایا اور عرشیہ کو دیکھنے لگا جو کچھ نہ کچھ بول رہی تھی کیا ہوا محترمہ آپ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔""

تم بھی میرا دماغ مت کھانے لگ جاؤ جو سامان لائے ہو وہاں پہ رکھو ایک تو پتہ نہیں ایک جان چھوڑتا ہے دوسرا اجاتا ہے عرشیہ نے غصے سے داید کو کہا جب اسے ہوش آیا کہ وہ داید کو کیا کہہ رہی اس نے انکھیں پھاڑے داید کو دیکھا جو اسے دیکھ رہا تھا اووو سوری سوری داید وہ بس ایک رونگ نمبر اگیا تھا اور مجھے تنگ پہ تنگ کیا جا رہا تھا میں نے اس کا غصے میں تم پہ اتار دیا سوری سوری عرشیہ اس کے ہاتھوں سے سامان لیتے ہوئے اپنی بتیسی نکالتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

کون سا رونگ نمبر تھا مجھے دکھاؤ۔۔۔

نہیں نہیں ایسے ہی کوئی تنگ کر دیا تھا اب ایسی ایسی سنائی ہے اس کی ایسی کی تیسی کر دی ہے اب امید ہے اس کی کال کبھی نہیں ائے گی تم پریشان مت ہو اور تم امید کے پاس بیٹھو میں تمہارے لیے کھانا لے کر اتی ہوں امید کا سامان اس نے کیبن میں رکھا اور دائد کے لیے کاور دائد کے لیے کھانا لینے چلی گئی۔۔۔۔""""

داید نے ایک نظر عرشیہ کا موبائل دیکھا ایک بار تو اس کا دل کیا تھا کے عرشیہ کا موبائل چیک کریں لیکن اس نے اپنے دل کو ڈپٹا اسے اپنے رشتے کو مضبوط بنانا تھا اور ایک رشتے کو سب سے زیادہ مضبوط بناتا ہے یقین اور داید کو اپنی محترمہ پہ یقین تھا اب وہ امید کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔

Kaiff E DIL

Write mahi shah

Episode 54 ,❤□❤□

رات کا وقت تھا جب دل اور کیف کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کمرے میں امنہ اور طہام داخل ہوئے ماما اپ یہاں کیف امنہ کو کمرے میں دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔۔"""

کیوں میں تم لوگوں کے کمرے میں نہیں اسکتی ہوں کیا امنہ کیف اور دل کے پاس اکر کھڑی ہوئی تو کیف بیڈ سے اٹھائے مما یہاں پر بیٹھے تو امنہ بھی مسکراتے ہوئے کیف کی جگہ بیٹھ گئی اور کیف تھوڑی دور ہو کے بیٹھ گیا طہام بھی بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔"""

دل کی طبیعت کیسی ہے امنہ نے کیف سے پوچھا۔۔۔

انٹی میں بالکل ٹھیک ہوں اپ کیسی ہیں اپ کی طبیعت ٹھیک ہو گی دل پیار سے بولی تو امنہ نے مسکراتے ہوئے دل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے چھوا ہاں بیٹا میں بالکل ٹھیک ہوں تم ٹھیک ہو نا تمہیں ڈر تو نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔

نہیں انٹی وہ اب ہی جان ہے نا تو اب مجھے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔۔

پہلی بات تو تم مجھے نا انٹی کہنا بند کرو تم اپنی امی کو امی کہتی ہو سے نا تو میں بھی تمہاری امی کی طرح تم مجھے امی ہی کہا کرو۔۔۔۔۔۔

سچی انٹی میں اپ کو امی کہہ لیا کروں مجھے نا کبھی کبھی امی بہت یاد اتی ہے میرا بہت دل کرتا ہے میں کسی کو امی کہا کروں کیونکہ میری امی ہے نہیں نا تو میں اپ کو اب امی کہہ کے بلایا کروں گی۔۔۔۔۔"""

ہاں ہاں ضرور کیوں نہیں تم مجھے امی کہہ کے بلا لیا کرو۔۔۔

طہام تم کیوں چپ چپ کر کے بیٹھے ہو تم بھی بولو نا۔۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں اج ہم سب اکٹھے ہوئے ہیں تو کیوں نہ ہم سب کچھ کھیل کھیلیں۔۔۔۔

اے ہائے میری کوئی عمر ہے کھیل کھیلنے کی ویسے ہی میں تو تھکی ہوئی میں تو کوئی کھیل نہیں کھیلوں گی امنہ نے تو صاف منع کر دیا۔۔۔۔۔۔"""

امی وہ ساحل کہاں ہے دل نے امنہ سے پوچھا۔۔۔

وہ سو گیا ہے اس لیے تو تم سے ملنے کے لیے ائی ورنہ جب اٹھا ہوتا ہے میری جان ہی نہیں چھوڑتا۔۔۔

ہاں یہ بھی ہے ویسے تو میرے پاس تو اتا ہی نہیں ہے۔۔۔""

اپ لوگوں نے اگر کھیل نہیں کھیلنا چلو ہم ٹک ٹاک ویڈیوز بناتے ہے طہام نے اپنا موبائل نکالا وہاں سے ایک فیملی ٹک ٹاک سانگ نکالا اور اپنی کیف کی دل کی اور امنہ کی ویڈیو بنانے لگا جس میں کبھی دل کیف کے گلے لگتی کبھی امنہ کے گلے لگتی وہ ان کی گالوں پہ اپنے لب رکھتی اور کبھی کیف دل کے بال چھیڑتا ایسے ہی سے خوشی یہ رات یہ فیملی اکٹھی ہوئی تھی اور باہر کھڑی تانیہ اس پوری فیملی کو خوش ہوتا دیکھ کر اندر ہی اندر جل بن گئی تھی اور اس کی جلن کیسے اس فیملی کی خوشیاں تباہ کرنے والی تھی یہ اگے جا کے یہ پتہ چلنے والا تھا۔۔۔

نہیں خالہ اپ اندر ہی اندر اس دل سے پیار کرنے لگی اور اوپر سے آپ میرا ساتھ جتاتی ہیں کہ اپ میرا ساتھ دیں گی اپ غلط کر رہی ہیں اپ دھوکے باز ہیں اور اس کی سزا اپ کو اور اپ کی پوری فیملی کو ملے گی یہ کہتے ہوتانیہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔""

"""----------

دیکھنا اکرم ایک دن تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا ملے گی تم نے ایک لڑکی کی زندگی برباد کی نہ تمہاری بیٹی کی بھی زندگی برباد ہو گی مکافات عمل کے لیے تیار رہنا تم اکرم۔۔۔۔۔

نہیں نہیں نازلی میری بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا میری بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا تم سن رہی ہو میں نے کچھ غلط نہیں کیا میں میری بیٹی کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہو گا اکرم نیند میں ہی بڑبڑاتے ہوئے اٹھ کر ایک دم سے بیٹھ گیا اس خواب میں اپنے ماضی کے گناہ یاد ارہے تھے۔۔۔۔

ایک دم سے اکرم اٹھ بیٹھا بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے انکھیں بند کیے سوچ رہا تھا جب اس کے ذہن میں ماضی کی کچھ جلکیاں دکھائی دیں۔۔۔۔

نہیں نہیں اکرم بھائی ایسے مت کریں میں تو اپ کو بھائی مانتی تھی نا اپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔

ہاہا۔۔۔ تم بھائی مانتی ہو نا لیکن میں تو تمہیں اپنی بہن نہیں مانتا تھا تم میری بہن وہ بھی سوتیلی بہن امنہ کی دوست ہو اور میں تمہارا کوئی بھائی وائی نہیں ہوں ائی سمجھ۔۔۔

نہیں بھائی یہاں پر چھوڑ کے مت جائیں اپ کو اپنی بہن کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ کے مر جائیں۔۔۔

بھائی بھائی میرے دوست کو کہاں چھوڑائے ہیں اپ اب کتنے برے ہیں پیسوں کے لیے اپ نے میری دوست کو بیچ دیا بہت برے

یہاں امنہ نے اکرم کو غصے سے دھکا دیا جب اکرم نے امنہ کو تھپڑ مارا کہ اس بند کرو اپنی چپ چاپ کر کے کمرے میں بند ہو جاؤ

خبر دار تمہارے زبان سے کچھ بھی نکلا تو۔۔

میں اپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی اپ میری دوست کو کہاں پہ چھوڑ آئے ہے میں سب کو بتاؤں گی۔۔۔۔

اچانک سے اکرم صاحب ماضی سے باہر ائے اور انکھوں سے انسو نکلنے لگے پتہ نہیں میں اپنی بہن سے کبھی معافی مانگ سکوں گا کہ

نہیں اللہ میں میرے مرنے سے پہلے مجھے میری بہن معاف کر دے کاش نازلی تم زندہ ہوتی تو میں تم سے بھی معافی مانگ لیتا لیکن

اللہ نے تم سے معافی مانگنے کی مجھے مہلت نہیں دی کاش تمہارا بیٹا میرے سامنے اجاتا تو میں اس سے معافی مانگ لیتا کہ میں تمہاری

ماں کے کے ساتھ غلط کیا ہے۔۔۔۔۔اتنے سالوں بعد میں امنہ سے ملنے اس دن گھر گیا تھا لیکن اج بھی اس کا رویہ ویسے کا ویسا ہی

ہے اور مجھے احساس ہوا ہے کہ وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی اللہ میری گناہوں کی سزا میری بیٹی کو مت دینا اتنے سالوں بعد

اپنی بیٹی کو کسی اور مرد کے حوالے کرتے ہوئے نا جانے کیوں اکرم کا دل گھبرا رہا تھا۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا جب اس کے موبائل پر کال ائی وہ کوئی رونگ نمبر ہی تھا اس نے جیسے ہی کال اٹھائی دوسری جانب

شخص کی اواز سنتے ضمار نے حیرت سے ایک دفعہ موبائل کو دیکھا اور پھر کان سے لگایا۔۔۔

کیسے ہو میرے شیر دوسری جانب کسی ادمی کی بھاری اواز ضمار کو اپنے کانوں میں محسوس ہوئی۔۔۔

جہانگیر دادا اپ ضمار نے حیرت سے کہا جب دوسری جانب جہانگیر کا قہقہ گونجا ارے میرے شیر کو تو میرا نام بھی یاد ہے میں نے تو

سوچا تھا اتنے سالوں بعد تجھے کال کروں گا تو تو مجھے پہچانے گا بھی نہیں۔۔۔۔"""

نہیں نہیں جہانگیر دادا کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ اپ کو کیسے بھول سکتا ہوں اپ تو ہمارے مائی باپ تھے ضمار اپنی گاڑی میں بیٹھے

ہوئے بولنے لگا وہ کسی کام سے ایا تھا جب جہانگیر کی کال ائی۔۔۔"""

اچھا اس کا مطلب تمہیں میری کال انے پر خوشی محسوس ہوئی ہے۔۔۔

جی جہانگیر دادا اپ نے اج مجھے کیسے یاد کر لیا کوئی خاص کام ہے کیا۔۔۔

تمہیں پتہ تو ہے ضمار کہ تمہارے ہوتے ہوئے مجھے کسی چیز کی پریشانی نہیں ہوتی تھی تم میرے شیر تھے میرا بائیاں ہاتھ لیکن جب سے تم گئے ہو نا میرا سارا گینگ فضول ہو گیا ہے دو سال تم نے میرے ساتھ کام کیا ہے اور اس کے بعد تم احمد خان کے پاس چلے گئے تھے اور اس کے بعد تم نے مڑ کے مجھے دیکھا تھا تک نہیں۔۔۔۔

ہاں بس جہانگیر دادا ہمارا باس تھے ہی اتنے اچھے اور کسی کے پاس جانے کا دل ہی نہیں کیا اپ بتائیں اپ نے اج مجھے کیسے یاد کر لیا۔۔۔۔۔۔""

میں چاہتا ہوں ضمار تم واپس میرے پاس اجاؤ ہم اپنا ایک گینگ بنا کے اس دنیا پہ راج کریں گے کیا کہتے ہو۔۔۔

نہیں نہیں جہانگیر دادا میں جہاں بھی ہوں میں خوش ہوں اور میں جو بھی کام کرتا ہوں اس میں میری مرضی ہوتی ہے اور میں اب برے کام میں نے چھوڑ دیے ہیں میں کوئی عام لوگوں کو قتل نہیں کر سکتا جن کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔۔۔۔""

دیکھو میں نے تمہیں اپنے گینگ سے جانے دیا کیونکہ احمد میرا بہت اچھا دوست تھا اس کی نظر تم پر پڑ گئی تھی اور وہ تمہیں مجھ سے لے گیا تھا لیکن اب مجھے تمہاری ضرورت ہے اور تم مجھے منع کر رہے ہو جب تمہیں سہارے کی ضرورت ہی میں نے تمہیں سہارا دیا تھا۔۔۔۔

جی میں مانتا ہوں جہانگیر دادا اپ نے مجھے سہارا دیا تھا تو میں نے اپ کے ساتھ مل کر بہت سارے کام بھی کیا تھا تو اب اپ حکم کریں اپ کو کیا چاہیے۔۔۔۔

مجھے ایک ادمی کو قتل کروانا ہے میں اس ٹائم پاکستان سے باہر ہوں اس لیے میں اس کو اپنی پرسنل طور پر کسی اور پر بھروسہ کر کے قتل نہیں کروا سکتا مجھے تم پر بھروسہ ہے اور میں نے تمہارا نمبر بہت مشکل سے لیا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ تم اس ادمی کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرو۔۔۔۔

کس کو قتل کروانا ہے دادا ضمار نے پوچھا۔۔۔۔

یہاں سے ایک ارمی افیسر ہمارے خلاف ثبوت لے کر پاکستان چلا گیا ہے تمہیں اس کو قتل کرنا ہے۔۔۔۔

نہیں دادا اپ کو پتہ ہے نا میں کسی بے قصور کو قتل نہیں کر سکتا اور ویسے بھی میں یہ کام چھوڑ چکا ہوں ضمار نے جھوٹ بولنا چاہا کیونکہ وہ پاکستان کے حفاظت کرنے والے ادمیوں کی قتل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

تم یہ کام چھوڑ چکے ہو مجھ سے جھوٹ مت بولو ضمار راجپوت پتہ ہے جب تم میرے پاس ائے تھے تو مجھے تمہاری کیا بات اچھی لگی تو تمہاری بے خوفی تمہاری انکھوں میں مجھے بے خوفی نظراتی تھی اس لیے میں نے تمہیں اپنے گینگ کا ایک اہم حصہ بنالیا تھا تم پر میرے بہت احسانات ہے مجھے یقین ہے کہ تم مجھے اس کام سے منع نہیں کروگے۔۔۔۔۔

لیکن جہانگیر دادا میں مانتا ہوں اپ کی مجھ پر بہت احسانات ہیں مگر۔۔۔

اگر مگر کچھ نہیں اگر تم میرا یہ حسانات نہیں چکا سکتے تو بے شک تم مجھے منع کر سکتے ہو جہانگیر دادا نے اسے ایموشنل بلیک میل کرنے کی کوشش کی جب ضمار نے گہرا سانس بھرا ٹھیک ہے جہانگیر دادا میں اخری بار یہ اپ کے لیے کام کر رہا ہوں اس کے بعد اپ مجھے کچھ بھی نہیں کہیں گے کہ جن کا کوئی قصور نہیں میں کبھی نہیں مار سکتا ہوں مگر اپ کے احسانات کے لیے میں یہ کام کرنے کے لیے تیار ہوں مجھے اس کی ڈیٹیل بتادیں کہ وہ کون ہے اور کہاں سے ایا ہے۔۔۔۔۔

پاکستانی ایجنٹ ہے یہاں دبئی سے میرے خلاف بہت سارے ثبوت اکٹھے کر کے پاکستان چلا گیا ہے اگر اس نے وہ ثبوت پاکستان ارمی میں پہنچا دیا تو میرے لیے بہت مشکل ہو جائے گا اور میں بہت جلد پاکستان ارہا ہوں پاکستان اکر میں اپنا کام شروع کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

لیکن جہانگیر دادا اب تو دبئی چلے گئے تو وہاں پر اپ کا کام اچھا بھلا چل رہا تھا پھر۔۔۔۔

ہاں بہت اچھا بھلا چل رہا تھا لیکن یہاں پر مجھے کچھ کروڑوں کا نقصان ہو گیا ہے مجھے پاکستان واپس انا ہے اور جب تک اس ارمی افسرز کو مار و گے نہیں اس گھر ہاتھوں سے وہ ثبوت تمہارے ہاتھ میں نہیں اجاتے میں پاکستان نہیں اسکتا تم سمجھ رہے ہو نا۔۔۔۔

جی جی دادا میں سمجھ گیا اپ مجھے وہ اس کی تصویر اس کی ڈیٹیل مجھے بھیج دیں کل تک اس کی لاش کی خبر اپ کو مل جائے گی۔۔۔۔

جیتے رہو میرے شیر مجھے پتہ تھا تم مجھے کبھی منع نہیں کروگے میں بہت جلد تمہارے امنے سامنے اکر تمہارا شکریہ ادا کروں گا۔۔۔

نہیں جہانگیر دادا کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ میرا شکریہ کیوں ادا کریں گے میں یہ کام اپ کے لیے کر رہا ہوں اپ کے جو احسانات مجھ پہ رہنا میں وہ حسانات اتارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔""

ضرور میرے شیر مجھے پتہ تھا تم میرا ضرور کام کرو کہ میں کسی اور کو بھی یہ کام کیا سکتا تھا لیکن مجھے تم پہ یقین ہے تم بس اس ارمی افیسر کے ساتھ ساتھ اس ثبوت کو بھی ختم کرنہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔۔۔

جی دادا جیسے اپ کا حکم یہ کہتے ہوئے ضمار نے کال بند کر دی تھوڑی ہی دیر میں سے ضمار کے واٹس ایپ پر اس کی ارمی کی تصویر اور ڈیٹیل اچکی تھی گہرا سانس بڑھتے ہوئے ضمار نے اس نوجوان کو دیکھا جو شکل سے ہی خوش شکل اور ایماندار لگ رہا تھا سوری برو لیکن تمہیں میرے ہاتھوں مرنا ہی ہو گا یہ کہتے ہوئے ضمار گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔

"""----------

اج دل کافی لیٹ اٹھی تھی اس لیے کیف بھی دل کا ناشتہ وغیرہ کروا کر نیچے جانے لگا جب دل بھی کیف کے پیچھے پیچھے جانے لگی ابھی وہ سیڑھیوں سے نیچے ہی اترتی آگے کا منظر دیکھ کر دل نے انکھیں چھوٹی ظ کر کے دیکھا۔۔۔

جہاں تانیہ کیف سے باتیں کر رہی تھی تانیہ نے ایک نظر دل کو دیکھا ویسے کیف میں تمہیں کیسی لگتی ہوں خوبصورت ہوں نا میں تانیہ جان بوجھ کر کیف سے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں تانیہ تم بہت خوبصورت ہو کیوں کیا ہوا ایسے کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔

تو کیا میں محبت کے لیے نہیں بنی کیا کوئی مجھ سے محبت نہیں کر سکتا ہے کیف تانیہ معصومیت سے بھرا منہ بناتے ہوئے کیف سے بولی۔۔

کیوں نہیں کر سکتا تم سے کوئی محبت خالہ تم سے محبت کرتی ہیں میں تم سے محبت کرتا ہوں باقی سب جو تم سے محبت کرتے ہیں کون تم سے محبت نہیں کرتا اگر تم۔۔۔۔۔

واقعی تم مجھ سے محبت کرتے ہو تانیہ مسکراتے ہوئے بولے جب کہ دل اپنے ہی جان کی باتیں سن کر شاک میں چلی گئی تھی اسے اچانک سے کیف کی بات یاد ائی کہ اگر اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی اسے مل گئی تو وہ اسے چھوڑ کر اسے شادی کر لے گا اور تھی تو بچی ایک دم اس کے دل میں ڈر بیٹھا تھا وہ کیف کی اگلی بات سنے بغیر ہی کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔

میں وہ محبت کی بات نہیں کر رہا ہوں تانیہ مطلب کہ کزن کے طور پر تم سے پیار کرتا ہوں اچھی لڑکی ہو تم اور میں چاہتا ہوں کہ تمہاری شادی اچھی جگہ پر کروا دوں اگر تم راضی ہو تو میں تمہارے لیے کوئی لڑکا دیکھوں۔۔۔

ہاں ہاں کیف ویسے بھی میں تم سے محبت کرتی تھی لیکن اب تم دل سے شادی کر چکے ہو تو تم کوئی اچھا سا اپنے جیسا کوئی لڑکا دیکھ لو نا جو مجھ سے بے انتہا محبت کرے میری عزت کرے میری قدر کرے تانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں تمہارے لیے کوئی لڑکا ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہوں کوئی پڑھا لکھا ہو جو تمہارا بہت خیال رکھ سکے اچھا تم اپنا خیال رکھنا پھر اکر بات کرتے ہیں کیف یہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔۔۔

دل کمرے میں جا کر رونے لگی اپ ٹھیک کہتے ہو ہبی جان تانیہ آپی بہت خوبصورت ہیں نا وہ میک اپ کرتی ہیں نا اس لیے وہ خوبصورت ہے میں میک اپ نہیں کرتی نا اسی لیے میں اپ کو خوبصورت نہیں لگتی ہوں نہیں نہیں اگر اپ نے کہا تھا اگر مجھ سے زیادہ خوبصورت ملی تو اپ اس سے شادی کر لیں گے نہیں نہیں ہبی جان اپ کسی اور سے شادی نہیں کریں گے میں اپ کی بیوی ہوں نا چھوٹی سی بیوی ہوں میں اپ کی اب اس تانیہ میک والی باجی سے کیسے شادی کر سکتے ہیں۔۔۔۔

تھوری دیر دل اپنے انسو صاف کرتے ہوئے اپنے قدم اہستہ اہستہ نیچے لاتے تانیہ کے کمرے میں گئی تانیہ بھی بیڈ پر بیٹھی کہیں جانے کی تیاری کر رہے تھے جب اس نے اپنے سامنے دل کو دیکھا اپنے کمرے میں دل کو دیکھ کر وہ خیران ہوئی۔۔۔

اور دل تانیہ کو دیکھتی جا رہی تھی جس کا لمبا قد اور شرٹ تو نیچے پینٹ پہنے چہرے پر بہت سارا میک اپ لگائے شولڈر تک اتے ہیں بال وہ واقعی میں بہت خوبصورت تھی تانیہ آپی آپ بہت خوبصورت ہے دل کھوئے کھوئے لہجے میں بولی جب تانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اس کا مطلب اس کا تیر نشانے پر لگا تھا۔۔۔

اچھا تمہیں میں پیاری لگتی ہوں کیا۔۔۔

پیاری لگتی ہے لیکن اچھی نہیں لگتی آپ بہت بری ہیں دل پیر پٹکتے ہوئے اپ اپنے کمرے میں چلی گی جب تانیہ نے حیرانگی سے دل کی طرف دیکھا یہ کیا کہہ گئی ہے پیاری ہوں پر اچھی نہیں ہوں بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے تانیہ نے کسی دوست گھر جانا تھا اس لیے وہ تیار ہوتے اپنے دوست کے گھر کی جانب چلی گئی۔۔۔۔"""""

دل نے اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے تانیہ کو باہر جاتے ہوئے دیکھا جب دل دوبارہ سے اپنے کمرے میں چلی گئی اور بیڈ پر بیٹھ کر کچھ سوچنے لگی اگر ہبی جان کو تانیہ میک اپ والی باجی اچھی لگنے لگ گئی تو وہ زیادہ میک اپ کرتی ہے نا اس لئے زیادہ اچھی لگتی ہیں تو اگر میں میک اپ کروں تو کیا میں بھی ہبی جان کو اچھی لگوں گی۔۔۔۔

نہیں نہیں اگر مجھے تو میک اپ کرنا ہی نہیں اتا پھر میں میک اپ کیسے کروں گی دل کمرے میں آندھرا افگت چکر لگاتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔۔"""

ہاں تو میں میک اپ کروں گی تو مجھے میک اپ کرنا اے گا نا۔۔۔

جب دل مینا کے پاس جا کر بیٹھی تم بتاؤ مینا مجھے کیا کرنا چاہیے کیا میں میک اپ کروں کہ میں بھی تانیہ اپی کی طرح ہی جان کو اچھی لگو وہ بھی مجھ سے محبت کرے لیکن وہ تو کہتے ہیں مجھ سے محبت کرتے ہیں لیکن تانیہ آپی کو کیوں کہا کہ وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔۔۔

ہی جان ہی جان مینا زور زور سے ہی جان کہنے لگی جب دل نے گھور کر مینا کو دیکھا کتنی دفعہ بولا ہے میرے ہی جان کو ہی جان نہ بولا کرو وہ صرف میرے ہی جان ہیں دل نے ڈانٹنے والے انداز میں مینا کو کہا تو مینا بھی چپ کر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔

چلو ایسا کرتے ہیں ہم بھی نا میک اپ کر کے دیکھتے ہیں کہ میں ہی کو پیاری لگتی ہوں یا نہیں لگتی۔۔۔

لیکن میرے پاس تو میک اپ ہی نہیں ہے دل اپنی انگلی اپنے گال پر رکھتے ہوئے سوچنے والے انداز میں بولی جب اس کے دماغ میں دھماکہ ہوا اس تانیہ میک اپ والی باجی کا تو میک اپ ہے نا ابھی تو وہ باہر گئی ہے کیوں نہ میک اپ کیا جائے ان کا لے کر لیکن اگر وہ آگئی تو غصہ کیا تو۔۔۔۔

انہیں کیسے پتہ چلے کہ مین نے ان کا میک اپ استعمال کیا ہے ابھی تھوڑی دیر بعد میک اپ کرتی ہوں۔۔۔۔

کافی دیر دل سوچتی رہی جب اخر کار اس نے میک اپ کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تو کافی دیر ہو چکی تھی لیکن تانیہ واپس نہیں ائی تھی دل کا اخر کار صبر ٹوٹ ہی گیا وہ اپنے کمرے سے نکلی اور تانیہ کے کمرے میں چپکے چپکے چلی گئی اور دروازہ بند کر دیا اس نے پہلے جا کر پوری ڈریسنگ ٹیبل پر دیکھا وہاں پر الگ الگ قسم کا میک اپ پڑا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ سارا میک اپ ہاتھوں میں لے کر دیکھتی رہی اسے تو کچھ سمجھ میں نہیں ارہا تھا کہ اسے یہ میک اپ کیسے کرنا ہے وہاں پر فاؤنڈیشن لپسٹک بلیشن بھی سارا پڑا ہوا تھا۔۔۔۔

نہیں وہ میک اپ والی باجی اتنا سارا میک اپ کیسے یوز کرتی ہیں مجھے تو سمجھ ہی نہیں ارہا میں جیسے میک اپ کروں۔۔۔۔۔۔

سب سے پہلے اس نے بیس اٹھائی اور اتنے زیادہ ہاتھوں میں ڈال کر اس نے کریم کی طرح اپنے چہرے پر لگا لی ہائے ہائے یہ تو کچھ زیادہ ہی لگ گئی ہے تھوڑی سی اس نے اپنا کپڑے سے صاف کی اور ہلکی ہلکی سی بیس اس کے چہرے پر رہ گئی اچھے سے کریم کی طرح اس نے بیس بھی اپنے چہرے پر لگا لی۔۔۔۔

اب کیا لگاؤں پھر اس نے بلشن اٹھا کر برش سے بلشن لگانا شروع کر دیا اور بہت بھر کر لگانا شروع کر دیا تھا یہ باجی کا میک اپ تو ایسا نہیں ہوتا اس نے وہ برش نہ ہلکا ہلکا سا پھر کپڑے سے صاف کیا اور ہلکا ہلکا سا بلشن کر لیا۔۔۔

وہاں سے کاجل اٹھا کے اس نے اپنی انکھوں میں لگایا اور لپسٹک اٹھا کر اس نے اپنے ہونٹوں پر لگالی۔۔۔۔۔

اپنے ہونٹوں پر لپسٹک لگا کر اس نے اپنے اپ کو اب ٹھیک سے ائینے میں دیکھا اور ایک دفعہ تو وہ اپنے اپ کو دیکھتے ہوئے ڈر ہی گئی۔۔۔۔

لپ اسٹک جو اس نے نیچے تک لگائی تھی وہ پورے ہونٹوں کہ ارد گرد بھی لگالی تھی اس سے پہلے کہ دل اپنا جا کے منہ دھوتی ایک دم سے تانیہ نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور سامنے دل کو دیکھ کر پہلے حیرت ہوئی پھر جب دل کے چہرے کو دیکھا تو ایک دم سے تانیہ کا قہقہ کمرے میں گونج جاتا۔۔۔۔۔

ہاہاہایا۔۔دل۔۔۔۔۔ہس ہاہاہا۔۔۔۔اومائی گاڈ اومائی گاڈ دل یہ تم نے اپنا کیا حال کیا ہوا ہے خالہ خالہ طہام طہام تانیہ تو امنہ کو اور طہام دونوں کو اوازیں دینے کی طرح کہ وہ دل کی حالت سب کو دکھا کر اس کا مذاق بنوا سکے۔۔۔۔۔۔

یہ یہ اپ کیا کر رہی ہیں تانیہ آپی سب کو کیوں بلا رہی ہے میں تو بس ایسے ہی دل تو بس رونے والی ہو گئی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ زور زور سے روئے۔۔۔

تانیہ کی اواز دینے سے امنہ اور طہام بھی تانیہ کے کمرے میں ائے جب طہام اور امنہ نے سامنے دل کو دیکھا ایک دفعہ تو ان کی بھی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی اور پھر طہام بھی ہنستا ہی چلا گیا اور امنہ بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کے ہنسنے لگی۔۔۔۔

یہ یہ کیا حال کیا ہوا دل تم نے امنہ ہنستے ہوئے دل کے پاس گئی تو دل نے انسو بھری انکھوں سے امنہ کو دیکھا میں میں تو بس ایسے ہی دل شو شو کرتے ہوئے بولنے لگی تب کیف بھی گھر میں داخل ہوا سب کو تانیہ کے کمرے کے باہر جمع دیکھ کر وہ تانیہ کے کمرے کی جانب چلا گیا کیا ہو رہا ہے یہاں اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا اس کی نظر بھی سامنے دل پر پڑی پورے چہرے پر بیس اور گالوں پر بھر بھر کر بلیشن لگایا اور ہونٹوں پر الپسٹک لگائے وہ کوئی اور ہی مخلوق لگ رہی تھی۔۔۔

کیف دل کے پاس گیا اور حیرت سے اس کو دیکھا یہ تم نے کیا اپنی خالت بنائی ہوئی ہے کیا کیا ہوا ہے تم نے جبکے طہام ابھی بھی پیٹ پکڑے ہنس رہا تھا۔۔۔۔۔"""

سٹاپ اٹ طہام کیوں ہنس رہے ہو تم اس کو دیکھ کر کیف دل کو روتے ہوئے دیکھ کر طہام کو ڈانٹا جب طہام بھی چپ ہوا سوری بھائی وہ بس دل کا چہرہ۔۔۔۔۔

مجھے کسی سے بات نہیں کسی سے بات نہیں کرنی ہے مجھے دل کیف کو بھی دھکا دیتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔"""

ویسے کیف تمہاری چھوٹی سی بیوی میک اپ تو بہت اچھا کر لیتی ہے اسے بولو نا مجھے بھی کلاسز دے دے تانیہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے کیف سے بولی تو کیف نے غصے سے تانیہ کی جانب دیکھا شٹ اپ تانیہ وہ چھوٹی بچی ہے اور اسے میک اپ کرنا نہیں آتا تو اس کا مذاق بنانے کی ضرورت نہیں تو تمہیں تمہیں پیار سے سمجھانا چاہیے تھا اور ماما اپ بھی اور طہام تم بھی خبردار طہام اب تم نے اسے اپنا دوست کہا ہا تم اس کے آس پاس نظر ایا پتہ ہے نا وہ کتنا رو رہے تھے۔۔۔۔

بھائی وہ۔۔۔۔

اس سے پہلے طہام کچھ کہتا کیف کمرے سے باہر چلا گیا اسے پتہ تھا دل جی بھر کر کمرے میں رو رہی ہو گی۔۔۔۔۔

کیف کمرے میں گیا تو دل واقعی میں ہی رو رہی تھی اور رو رو کر اس نے اپنا سارا کاجل انکھوں کے نیچے پھیلا لیا تھا دل کیا ہوا ہے میری جان تم کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔"""

جائے ہبی جان اپ جہاں سے جائیں مجھے اپ سے بات نہیں کرنی اپ بھی ان سب کے ساتھ مل کے ہنس رہے تھے نا میرا مذاق بنا رہے تھے مم۔۔۔مجھے اپ سے بات نہیں کرنی ہے جائیں یہاں سے۔۔۔۔

میری جان ایسے کیسے میں چلا جاؤں میری چھوٹی سی چار فٹی بیوی رو رہی ہے اور اس کا ہسبینڈ چلا جایئے کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔"""""

ہاں تو اپ جائے نہ اپ کو میں پسند نہیں ہوں نا اپ مجھ سے محبت نہیں کرتے اپ اس تانیہ میک اپ والی باجی سے محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہے نا وہ میک اپ کرتی ہے اسی لیے میں نے سوچا میں بھی میک اپ کروں گی تو میں بھی اپ کو پیاری لگوں گی اور اپ مجھ سے محبت کریں گے لیکن اپ میرا مذاق بنا رہے تھے مجھے اپ سے بات نہیں کرنی ہے جائے سب ہنس رہے تھے جب کیف نے دل کی بات سنتے ہوئے حیرت اسے دیکھا اسے کب لگا کہ اسے تانیہ سے محبت ہے یا وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔

کیا کہہ رہی ہو دل تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا میں نے کب بولا ہے کہ مجھے تانیہ پسند ہے یا میں اس سے محبت کرتا ہوں یا وہ زیادہ خوبصورت ہے کیف نے دل کا بازو پکڑتے ہوئے اس کا دھیان اپنی طرف کیا اور اس کا چہرہ دیکھنے لگا جو پورا میک اپ سے بھرا پڑا تھا رونے کی وجہ سے اور ہی برا ہو گیا تھا۔۔۔

اپ اپ نے اس دن بھی کہا تھا کہ مجھ سے زیادہ کوئی پیاری لڑکی اپ کو مل جائے گی تو اپ مجھے چھوڑ کر اس سے شادی کر لیں گے اور صبح اپ تانیہ میک اپ والی باجی چڑیل سے کہہ رہے تھے ٹھیک ہے وہ زیادہ پیاری ہے اور اپ اسے محبت کرتے ہیں تو میں نے سوچا میں بھی میک اپ کروں گی۔۔۔

دل تم پاگل ہو گئی ہو کیا وہ میری کزن ہے میری بہنوں جیسی ہے تم میری بیوی ہو میری چھوٹی سی چار فٹی بیوی ہو میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تمہیں یہ میک اپ کی ضرورت نہیں ہے میری جان تم سادگی میں ہی اپنے ہبی جان کے دل میں بستی ہو یہ ہبی جان تم سے بے حد محبت کرتا ہے تم کیوں نہیں سمجھتی ہو۔۔۔

پکا نہ ہبی جان اب اپ میرے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھیں گے نا اب میرے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کریں گے نا میں اپ کو اتنا سارا پیار دوں گی اور میں پیاری بھی بن جاؤں گی اور لیکن اپ میرے سے پیار کریے گا نا اپ کسی اور سے پیار مت کریے گا نہ ہی شادی کریے گا پلیز ہبی جان دل میک اپ بھرے چہرے سے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے اتنی معصومیت سے بولیں کیا کیف کا پھر سے ہنسنے کا دل کرنے لگا لیکن وہ ہنس کر دل کو مزید ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

میری جان میرے دل میری بات غور سے سنو پہلے جاو منہ دھو کے اؤ پھر میں تمہیں بتاتا ہوں ٹھیک ہے او پہلے ایک پیکچر لیتے ہے پیاری سی کیف نے کہا تو دل نے آنکھیں نکال کر کیف کو دیکھا۔۔۔

وہ تو اسی لیے کہہ رہا ہو تمہیں دیکھا سکو کے میک اپ میں بری لگتی ہو اور سادگی میں اچھی کیف کی باتیں دل نے سر ہاں میں ہلا یا اور تصویر بنوانے لگی اسے اپنے ہبی جان کا پیار مل گیا تھا وہ اسی میں خوش تھی۔۔۔""

اب ہبی جان میں جاتی ہوں دل کیف کی بات سنتے جلدی سے واش روم گئی اور اچھے سے اپا ور اچھے سے اپنے چہرہ دھو کر ائی جیسے ہی وہ چہرہ دھو کر ائی وہ پہلے جیسی پیاری سی گرے انکھوں والی گڑیا بن گئی تھی جو کیف کے دل میں بستی تھی۔۔۔۔

دل میری بات سنو تم ایسے ہی سادگی میں پیاری لگتی ہوں پتہ ہے تمہارا جو ہبی جان بہت پیار کرتا ہے تم سے تم ائندہ کبھی بھی ایسی حماقت مت کرنا کسی کو دیکھ کر خود پر کبھی بھی کچھ چیز مت لگانا اگر میں تمیں کچھ بولوں پھر تم لگایا کرو ٹھیک ہے اور جب تم بڑی ہو

جاؤ گے نا پھر تم میک اپ کرنا سیکھ جاؤ گی پھر تم میک اپ کرنا لیکن ابھی نہیں ٹھیک ہے ابھی تم ایسے ہی رہو گے اگر ایسے ہی گندا گندا میک اپ کرو گی تو تمہاری سکن بھی خراب ہو جائے گی جو اچھی بات نہیں ہے نا۔۔۔

ہاں ہبی جان میری سکن بھی خراب ہو جائے ان نہیں کرو گی میں پکی بات ہے دل جلدی سے کیف کے گلے لگی جب کیف نے بھی اپنے بازوؤں کا حصار دل کے گرد بنایا ہے دل ایک بات بولوں میں اج اپنے جذباتوں کو تمہارے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں پتہ نہیں تم سمجھو گی کہ نہیں لیکن پتہ نہیں میرا دل کر رہا ہے جیسے میں تمہیں اپنے دل کی بات بتا دوں۔۔۔

کیا ہوا ہے ہبی جان اب ٹھیک تو ہے نا اپ کہیں جا رہے ہیں کیا۔۔۔

نہیں نہیں میری جان میں کہیں نہیں جا رہا بس ایسے ہی جو تم نے اج حرکت کی ہے نا اس کی وجہ سے میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

سونئے جے تیرے نال دغا میں کماوا۔۔۔۔۔

رب کرے مین مر جاواں۔۔۔۔

رب کرے مین مر جاواں۔۔۔

کیف نے دل کا چہرہ اپنے انگوٹھے سے اٹھا کر اس کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر یہ الفاظ بولے تھے جبکہ کیف کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے دل نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

سونئے جے تیرے نال۔۔۔

دغا مین کماوا۔۔۔

رب کرے مین مر جاواں۔۔۔۔

کیف دل کا ہاتھ تھامے اس کے ہاتھ کی پشت پر اپنے انگوٹھے سے رب کرتے ہوئے اپنے پیار کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

جے کدی تیرے تو پلا میں چھوڑواا۔۔۔

تے رب کرے مین مر جاواں۔۔۔

کیف دل کو اٹھائیں گول گول گھمانے لگا جب دل نے کیف کے کندھوں کو مضبوطی سے پکڑا بس بس کریں میرا سر چکرا رہا ہے نیچے اتار دیے نا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ کیف کچھ اور کہتا امنہ اور طہام بھی کمرے میں داخل ہوئے دل نے امنہ اور طہام کو دیکھا تو منہ بنا کر کیف کو دیکھا ہی جان انہیں کہہ دے میں نے ان سے بات نہیں کرنی انہوں نے بھی میرا مذاق بنایا میں ان سے ناراض ہوں میں نے نہیں بات کرنی ہے دل اپنے سینے پر ہاتھ بندھے جا کر بیٹھ پہ دوسرے سائیڈ پر منہ کر کے بیٹھ گئی جبکہ امنہ نے اشارہ کیا کہ دل کو منانے میں مدد کرو نا طہام بھی بھائی سے کان پکڑ کر سوری کرنے لگا کے ائندہ وہ نہیں کرے گا دل مان جائے نا۔۔۔

جب کیف نے کندھے اچکا دیے اب امنہ نے طہام کی جانب دیکھا جب طہام کے دماغ میں دھماکہ سوا میرے پاس ایک ائیڈیا ہے۔۔۔

میری بات سنو اچھا بتاؤ تم کیسے مانو گی مجھے بتاؤ طہام دل کے کندھا پکڑ کر اسے اپنی جانب کیا اور اسے پوچھنے لگا جب دل نے انکھیں چھوٹی کر کے طہام کو دیکھا اور پھر سوچنے والے انداز میں اپنے گال پر انگلی رکھے ہوئے سوچنے لگی میں تب بھی مانوں گی جب اپ تینوں مجھے ڈانس کر کے دکھائیں گے۔۔۔

طہام منہ کھولے دل کو دیکھنے لگا اور کیف بھی ایک ائیبرو اچکاتے ہوئے دل کو دیکھنے کا جو ابھی تو ڈانس کر رہا تھا اور امنہ بھی دیکھنے لگی لیکن بیٹا مجھے تو ڈانس نہیں اتا امنہ بیچارگی سے بولی اس کے بھی تو غلطی تھی وہ بھی ہنسی تھی بھئی وہ پیار سے سمجھا بھی تو سکتی تھی نا۔۔۔۔

امی اپ نے بھی میرا مذاق اڑایا تھا اپ بھی ڈانس کریں گے ان کے ساتھ پھر ہی میں مانوں گی دل ضدی بچوں کی طرح کہنے لگی جب امنہ نے طہام کو اشارہ کیا طہام نے اشارہ سمجھتے اپنا موبائل نکالا اور سونگ نکال دیا۔۔۔۔

فیملی گانا لگا دیا جس میں امنہ نے دل کو گلے سے لگایا اور طہام نے بھی اپنے کان پکڑ کر دل سے سوری کیا اور کیف نے بھی پیار سے منایا دل بھی جلدی سے مان گی طہام بھی ٹی ٹاک ویڈیو بنا کر اب خوش ہو رہا تھا دل کے مانتے ہی سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

""""۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 55 ❤□❤□

عرشیہ اس ٹائم باتھ روم میں امید کو لیے اسے نہلا رہی تھی جب امید شرارتیں کرتے ہوئے نہاتے نہاتے ساتھ میں عرشیہ کو بھی گیلا کر رہی تھی۔۔۔

تم بہت تیز ہو گئی ہو امید مجھے کیوں نہلا رہی ہو ساتھ میں عرشیہ نے امید کو صابن لگاتے ہوئے اسے ڈانٹنے والے انداز میں کہا جب امید نے عرشیہ کی بات سنتے ہوئے منہ بنایا۔۔۔

امید کا معصوم سا منہ بنتے دیکھ عرشیہ نے مسکراتے ہوئے امید کو دیکھا بہت بڑی ڈرامے باز ہو گئی اور منہ بنا کر بیٹھ گئی ہوں چلو تم نے نہالیا ساتھ میں مجھے بھی گیلا کر دیا اسے تولیے میں لپیٹ کر عرشیہ باتھ سے باہر آئی اور اسے بیڈ پر بٹھا کر کپڑے پہنانے لگی عرشیہ نے خود بھی وائٹ کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جو کہ گیلی ہونے کی وجہ سے جسم کے ساتھ چپک چکی تھی اور اس کے خدوخال واضح نظر آرہے تھے۔۔۔"""

عرشیہ نے کا شکر ادا کیا تھا کے داید کمرے میں نہیں تھا۔۔۔

امید کو کپڑے پہنا کر اس نے امید کو بیڈ پر بٹھایا اور کھلونے رکھ دیا تا کے کے آرام سے کھیل سکے اور خود جا کر وہ باتھ روم سے اس کے کپڑے وغیرہ اٹھائیں امید تو کھلونوں کے ساتھ کھیلنے لگ گئی تھی تو عرشیہ بھی باتھ روم میں چلی گئی اور آہستہ آہستہ ساری چیزیں اٹھانے لگی ڈاید بھی کمرے میں داخل ہوا اور امید کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

عرشیہ کو پتہ ہی نہیں چلا کہ داید کمرے میں آگیا وہ ایسے ہی چیزیں سنبھال کر جیسے ہی واش روم سے باہر نکلی سامنے ہی داید کو بیٹھے دیکھ وہ ایک دم سے وہاں سٹل ہوئی اور داید بھی سامنے عرشیہ کو دیکھ کر انکھیں پھاڑے عرشیہ کو دیکھنے لگا۔۔۔"""

عرشیہ بنا دوپٹے کے داید کے سامنے کھڑی تھی اور داید اسے بنا دوپٹے کے اور گیلے کپڑوں سمیت اسے دیکھنے لگا عرشیہ داید کو دیکھ رہی تھی اسے تو کوئی ہوش ہی نہیں تھا کہ وہ بنا دوپٹے کے ہیں۔۔۔

داید امید کو چھوڑیں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے عرشیہ کے پاس گیا وہ اسے خمار الود انکھوں سے دیکھ رہا تھا عرشیہ کو داید کی انکھوں میں بے انتہا جذبوں کا سمندر نظر آیا۔۔۔"""

محترمہ کیوں اس معصوم سے بچے کی جان لینے کا ارادہ ہے کیا اس حالت میں میرے سامنے آگئی ہے اپ داید کھوئے کھوئے لہجے میں عرشیہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس سے بولا جب عرشیہ نے اپنی حالت پر غور کیا تو شرم کے مارے اس کا چہرہ لال ہوا تھا اور اس نے سختی سے اپنی انکھیں میچ تھی اسے بے حد شرم ارہی تھی وہ بنا دوپٹے کے داید کے سامنے کھڑی ہے وہ بھی اتنے گیلے کپڑوں میں تو اس کے سارے خدوخال نظر ارہے تھے۔۔۔۔

ویسے میرے سامنے اس حالت میں اکر اتنی بری بھی نہیں لگ رہی داید عرشیہ کو دیکھ کر بہکتے لہجے میں بولا جب اپنی انگلی کو عرشیہ کی پیشانی سے لے کر اس کے لبوں تک ٹریس کی عرشیہ تو حیرانگی سے دائد کو دیکھ رہی تھی جو اج اس طرح کا رویہ کا رہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ی۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔۔داید ایسے کیوں دیکھ رہے ہو عرشیہ کبھی داید کو دیکھتی تو کبھی امید کے پاس پڑے ہوئے دوپٹے کو اس سے پہلے کہ عرشیہ کچھ اور کہتی داید اس کے لبوں پر جھکا تھا اور عرشیہ پھٹی پھٹی انکھوں سے داید کو دیکھنے لگی جس نے پہلی دفعہ شادی کے بعد یہ والی حرکت کی تھی عرشیہ نے سختی سے اپنی سانسیں داید کی سانسوں میں شامل ہوتے دیکھا اس کی شرٹ کو مضبوطی سے تھاما جب عرشیہ کے ہاتھ اپنی شرط پر مضبوط ہوتے دیکھا اس نے مزید شدت دیکھاتے ہوئے اس کی کمر پکڑ کر اپنے قریب کیا اپنی کمر پر داید کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے عرشیہ کی جان ہوا ہوئی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد داید پیچھے ہوا تو اس کی انکھیں لال ہو گی تھی اس نے عرشیہ کو دیکھا جو گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

داید کیا کیا ہو گیا ہے تمہیں عرشیہ اٹکتے ہوئے داید کو بولا جب داید ایک دم سے ہوش میں اتے ہوئے عرشیہ سے چند قدم دور ہوا اور جلدی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا اور انکھیں پھاڑے عرشیہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

سس۔۔س۔۔سوری۔۔۔۔سوری سوری عرشیہ وہ میری غلطی نہیں تھی میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا میں تمہاری مرضی کے بغیر تمہارے قریب نہیں انا چاہتا تھا سوری اپنے بال جکڑتے ہوئے وہ عرشیہ سے سوری کرنے لگا اور داید کی اس حرکت کو دیکھ کر عرشیہ نے حیرانگی سے داید کو دیکھا کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہا ہے وہ اس کے نکاح میں ہے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا قریب اکر۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو تم سوری کیوں کہہ رہے ہو میں تمہاری بیوی۔۔۔

ہاں عرشیہ اپ میری بیوی ہیں لیکن اب میں اپ کی مرضی کے بغیر اپ کے قریب نہیں انا چاہتا تھا سوری وہ میں اپ کو اس حالت میں دیکھ کر بہک گیا تھا یہ کہتے ہوئے داید نے جلدی سے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑا اور امید کے پاس سے دوپٹہ اٹھا کر عرشیہ کی

جانب پھینکا پلیز جا کر اپ چینج کر لیں داید کا پھر سے ایسا رویہ دیکھ کر عرشیہ کے دل میں درد ہوا کہ وہ اس کے قریب اکر پھر سے دور کیوں ہو رہا ہے۔۔۔۔"""

داید تم نے کچھ بھی غلط نہیں کیا ہے تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو۔۔۔۔

پلیز عرشیہ یہ اپ جائے یہاں سے داید امید کے پاس بیٹھا مکمل عرشیہ کو اگنور کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے داید جا رہی ہوں یہ کہتے ہوئے عرشیہ بھی جلدی سے اپنے کپڑے لیتی ہوں چینجنگ روم میں چلی گئی جب داید نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے عرشیہ کی پشت کو جاتے ہوئے دیکھا سوری عرشیہ لیکن میں اس رات سے باہر نہیں ارہا ہوں جس رات میں نے اپ کے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی تھی ابھی بھی اپ یہی سمجھ رہی ہوں گی نا کہ میں ایک ہوس پرست تو میں اپ کی مرضی کے بغیر اپ کے قریب اگیا ہوں ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔"""

داید تم اگر میرے قریب اگئے تھے جس میں کوئی برائی نہیں تھی تم میرے شوہر ہو لیکن تم میرے قریب اکر بھی مجھ سے دور جا رہے ہیں کہ تم ابھی بھی مجھے بیوی ہونے کا حق ادا نہیں کرو گے یا ابھی بھی تمہارے دل میں تمنا کے لیے کچھ ہے عرشیہ اندر کپڑے چینج کرتے ہوئے مسلسل داید کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب کچھ سوچتے ہوئے وہ چینجنگ روم سے باہر نکلی تو دیکھا داید چینج کرتے ہوئے وہاں ہی لیٹ گیا ہے اور امید بھی سو گئی تھی عرشیہ بھی دونوں کو ایک نظر دیکھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس دن کے بعد تیمور نے کیف کا سامنا نہیں کیا تھا اج تانیہ شاپنگ کرنے مال گی تھی جب اسے کسی نے اس کے چہرے پر رومال رکھ کے اسے بے ہوش کیا تھا اس نے اپنے اپ کو چھڑوانے کی بہت کوشش کی لیکن اخر کار وہ بے ہوش ہو ہی گئی۔۔۔۔۔

جب اسے ہوش ایا تو وہ ایک انجان کمرے میں تھی پہلے تو وہ ڈر گئی کہ اس کا یہاں پر کون دشمن ہو سکتا ہے جو اسے اغواہ کر سکتا ہے ابھی وہ ٹھیک سے ہوش بھی نہیں ائی تھی کہ تیمور کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

ایک لڑکے کو اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ تانیہ کی سٹی پٹی گم ہوئی تھی کون کون ہو تم اور مجھے یہاں پر کیوں لے کر ائے ہو تانیہ ڈرتے ہوئے تیمور سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تم نے مجھے پہچانا نہیں ہے کہ میں کون ہوں تیمور اپنے قدم تانیہ کے قریب کرتے ہوئے اس پر جھکتے ہوئے بولا جب تانیہ نے ڈرتے ہوئے پیچھے ہونے کی کوشش کی۔۔۔۔"""

نہیں نہیں میں نے میں نے تمہیں نہیں پہچانا تو تم کون ہو اور مجھے یہاں پر کیوں لے کر آئے ہو تو تمہارے مجھ سے کیا دشمنی ہے تانیہ اپنا گلا تر کرتے ہوئے تیمور سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن میرے دشمنی ہے تمہارے اس کزن کیف ملک کے ساتھ اور اس کی بیوی کے ساتھ چلو میں تمہیں اپنا انٹروڈکشن کروا دیتا ہوں میں وہ ہوں جس نے اس دن مال کے سامنے دل کو اغواہ کیا تھا تیمور کا یہ کہنا تھا کہ تانیہ پھٹی پھٹی انکھوں سے تیمور کو دیکھنے لگی۔۔۔۔"""

ت۔۔۔تو۔۔۔۔تم وہ تھے جس نے دل کو اغواہ کیا تھا اور پھر کیف کے ہاتھوں پٹ بھی گئے اور کیف اپنی بیوی کو لے کر گھر بھی ا گیا تانیہ نے تیمور کو کہا تو تانیہ کی بات سنتے تمیور کو اپنی بے عزتی فیل ہوئی اور اپنی عرشے افضائی ہوتے دیکھ اس کا چہرہ لال ہوا تھا تیمور نے تانیہ کے بالوں سے جھکڑ کر اس کا چہرہ اپنے قریب کیا۔۔۔۔۔۔۔

اگر دل سے میں اپنی ہوس پوری نہیں کر سکا تو تم بھی تو بہت پیاری ہو تمہارے جسم کے ساتھ کھیل کر بھی مجھے بہت مزہ ائے گا تو کیسا خیال ہے تمہارا تمہیں بھی فل مزے دوں گا تیمور خباست سے ہنستے ہوئے تانیہ سے کہنے لگا جب تانیہ نے اسے اپنے ہاتھوں سے دور دھکیلا۔۔۔۔۔

دیکھو میرے ساتھ یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں تانیہ اپنے ڈر کو کنڑول کرتے ہوئے تیمور سے کہنے لگی۔۔۔۔۔"""

ہاہاہا تانیہ کی بات سن کے تیمور کا قہقہ کمرے میں گونجا اس وقت تم میرے رحم و کرم ہو پر ہو یہ کمرہ میرا ہے یہ گھر بھی میرا ہے میری اجازت کے بغیر تم ادھر پر بھی نہیں مار سکتی اور تم کہہ رہی ہو کہ تم مجھے برا بھلا کہو گی یا میرے ساتھ برا کرو گی تمہاری اتنی ہمت تیمور نے غصے سے میں اتے تانیہ کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارا کہ تانیہ پھر سے بیڈ پر گری تھی تانیہ کے دل میں ایک دم ڈر پیدا ہوا اس نے خوف زدہ نظروں سے تیمور کی جانب دیکھا۔۔۔۔

تم تم چاہتے کیا ہو تیمور مجھے سیدھی سیدھی طرح بتا دو میں تمہاری مدد کروں گی اس میں لیکن مجھے جانے دو۔۔۔۔۔۔"""

تانیہ کی بات سنتے تیمور نے حیرانگی سے تانیہ کی جانب دیکھا کیا مطلب تم میری مدد کرو گی کہنا کیا چاہتی ہو تم کھل کے کہو تیمور کو کچھ کچھ تو سمجھ ارہا تھا لیکن وہ تانیہ کے زبان سے سننا چاہتا تھا۔۔۔

تیمور کا تھوڑا لہجہ ٹھیک دیکھ کر تانیہ دوبارہ سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھی اور تیمور کی جانب دیکھنے لگی تمہیں دل چاہیے میں تمہیں دل لانے میں مدد کروں گی اگر تم مجھے یہاں سے صحیح سلامت جانے دو تو۔۔۔

دل کیف ملک کی بیوی کو تم مجھ تک پہنچانے میں مدد کرو گی تمہاری اس دل سے کیا دشمنی۔۔۔۔۔""

تانیہ اپنے بال درست کرتے ہوئے تیمور کی جانب دیکھا میں کیف ملک کو پسند کرتی ہوں تو اس نے دل سے شادی کر لی تو اب اگر تم دل کو چاہتے ہو تو میں تمہیں دل لا دوں گی اور کیف میرا ہو جائے گا شرط یہ ہے کہ تم دل کو لے کر یہاں سے بہت دور چلے جاؤ گے دوبارہ سے کیف کے ہاتھوں میں نہیں اؤ گے اور میرا نام بیچ میں نہیں انا چاہیے۔۔۔۔

اوئے ہوئے واہ واہ واہ واہ کیا ٹویسٹ ایا ہے کہانی میں کہ جس کو میں چاہتا ہوں اس کے شوہر کو بھی کوئی اور چاہتا ہے جس کو میں اغواہ کر کے لے کے ایا ہوں وہ اس کی دشمن نکلی واؤ کہانی تو بہت اچھی چلی ہے لیکن میں کیسے یقین کر لوں کہ تم سچ بول رہی ہو تیمور ایک ائبرو اچکاتے ہوئے تانیہ سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اب یقین کرنا اور نہ کرنا یہ تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے تیمور اگر تمہیں دل چاہیے تو تمہیں مجھ پر یقین کرنا ہو گا میرا ساتھ دینا ہو گا اور مجھے تمہارا ساتھ دینا ہو گا اگر مجھے کیف ملک چاہیے تو کیا کہتے ہو۔۔۔۔

تانیہ اب بناڈرے تیمور سے باتیں کرنے لگی کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ تیمور سکندر کو کیا چاہیے۔۔۔

لیکن تم جیسی خوبصورت لڑکی کو بھی میں اپنے ہاتھوں سے کیوں جانے دوں کیا خیال ہے اج کی رات اگر تم میرے ساتھ۔۔۔۔

نہیں تیمور سکندر میرے ساتھ کچھ بھی غلط کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دل کو کھو دو گے اگر تمہیں کبھی نہیں ملے گی۔۔۔۔

زیادہ ہواؤں میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے تانیہ میڈم اگر میں چاہوں نا تو دل کو ابھی بھی اپنے پاس لے کر اسکتا ہوں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تم لوگوں سے دور کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

اچھا تو اس دن تو دور کر نہیں سکے اور کیف تم تک پہنچ گیا اگر میں تمہیں مشورہ دے رہی ہوں کہ اگر تم میرا ساتھ دو تو بہت جلد دل تمہارے پاس اسکتی ہے۔۔۔۔

بہت چالاک ہو تم مجھے تو کیف ملک کی قسمت پر دکھ ہو رہا ہے کہ اس کی ایک کزن ہے جو اس کی بیوی کو اس سے دور کرنا چاہتی ہے اور وہ اپنی بیوی کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا اور میں ہوں جو اس کی بیوی کو اپنے پاس لے کر انا چاہتا ہوں ویسے مال تو بہت خوبصورت ہے اس کی بیوی اسے تو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھیل بنا کے رکھوں گا تیمور اپنے نظروں میں ہوس بھری اور خیالوں میں دل کا خیال لاتے ہوئے تانیہ سے کہنے لگا تانیہ کو ایک بار پھر سے دل سے بے حد جلن محسوس ہوئی تھی اس میں ایسا کیا ہے جو سب لوگ اس پر مرتے ہیں۔۔۔۔۔"""""

تیمور اٹھ کر تانیہ کے پاس گیا اور اس کے چہرے پر جھکا اور اپنی انگلی سے اس کے چہرے پر ٹریس کرنے لگا تم پر یقین کر کے میں تمہیں یہاں سے جانے دے رہا ہوں اگر تم نے مجھے دھوکہ دیا یا تم نے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش بھی کی تو یہ تمہارا جو خوبصورت چہرہ ہے نا تیزاب ڈال کے اتنا بدصورت بنا دوں گا کہ تم کسی کو شکل دکھانے کے لائق نہیں رہو گی سمجھی ہو نا تم تیمور نے تانیہ کی انکھوں میں اپنی انکھیں گھاڑتے ہوئے کہا کہ تانیہ نے جلدی سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔"""

تم اس کی فکر مت کرو میں تمہیں دھوکہ نہیں دوں گی جیسے ہی مجھے موقع ملا میں تمہیں کال کروں گی تم گھر سے اکے اس دل کو لے کے جانا۔۔۔"""

ٹھیک ہے ڈن ہو گیا تیمور نے اپنا ہاتھ اگے کیا تو تانیہ نے تیمور کے ساتھ ہاتھ ملا لیا تمہیں میرے ادمی جہاں سے لے کر ایا تھا وہاں چھوڑ ائیں گے تیمور یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ تانیہ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹیں اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا دل کیف میرا تھا اور میرا ہی رہے گا تھوڑی ہی دیر میں تانیہ اسی مال کے اگے کھڑی تھی جہاں پر اس جہاں سے اس کو لے کر جایا گیا تھا۔۔۔۔"""""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار اپنے جہانگیر دادا کا حکم مانتے ہوئے اس ارمی افیسر مکمل پیچھا کر رہا تھا اور اج اس نے دیکھا کہ وہ ارمی افیسر ایک ہاسپٹل میں گیا ہے ضمار کو خود ہی یہ کام کرنا تھا کیونکہ جہانگیر دادا نے خاص طور پر اس کے ہاتھوں میں یہ کام دیا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی اس ارمی افیسر کے پیچھے پیچھے اس کمرے میں گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنی بیوی اور ایک بچے کے ساتھ جو شاید ابھی ابھی پیدا ہوا تھا اس کے ساتھ خوشی خوشی اپنی خوشی منا رہا تھا۔۔۔۔

ضمار کب سے ان کو دیکھ رہا تھا اور اس ارمی افیسر کو دیکھ رہا تھا جو اپنی بیوی اور ابھی ابھی پیدا ہونے والے بچے کے ساتھ بھی خوش تھا ضمار کا تھوڑا سا بھی دل نہیں کر رہا تھا اس کو مارنے کا لیکن اپنے جہانگیر دادا کا حکم نہیں ٹال سکتا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی وہ ارمی افیسر باہر ایا ضمار ایک طرف ہو گیا۔۔۔

ڈاکٹر صاحب میری بیوی کو کب تک چھٹی مل جائے گی۔۔۔

جی اپ کی بیوی اور اپ کا بیٹا اب بالکل ٹھیک ہے اپ نے تھوڑی سی دیر میں گھر لے کے جا سکتے ہیں ڈاکٹر صاحب آرمی افیسر کو کہہ کر چلے گئے جب وہ دوبارہ سے کمرے میں چلا گیا ضمار نے پھر سے شیشے میں اندر دیکھا۔۔۔۔۔

ضمار کافی دیر انتظار کرتا رہا تھوڑی ہی دیر بعد اس نے دیکھا کہ عاشر اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کو لے کر باہر نکل رہا ہے ضمار نے اپنے ادمیوں کو کال کی اور انہیں گھیرنے کا کہا جیسے ہی عاشر اور اس کی بیوی اور بیٹا باہر نکلے ضمار کے آدمیوں نے ان کو گھیر لیا لیکن عاشر ضمار کے آدمیوں سے اپنی بیوی اور بچے کی وجہ سے وہ زیادہ دیر لڑ نہیں سکا اور تھوڑی ہی دیر میں وہ ضمار کی قید میں تھے۔۔۔۔"""

ضمار نے چہرے پر ماسک لگایا ہوا تھا جب وہ گاڑی میں ان کے پاس جا کر بیٹھا ضمار نے عاشر کو دیکھا جو اس کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر بے خوفی سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ ضمار نے اس کی بیوی کو دیکھا جو ڈر کر اپنے بچے کو سینے سے لگائے ڈرتے ہوئے ضمار کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کون ہو تم اور تم نے ہمیں کیوں پکڑا ہے کیا دشمنی ہے تمہاری مجھ سے عاشر غصے سے ضمار کی طرف دیکھ کر بولا وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا کیونکہ ہر طرف ضمار کے ادمی پھیلے ہوئے تھے۔۔۔"""

کیا چاہتے ہو مجھ سے عاشر نے ضمار سے پوچھا۔۔۔

ابھی چلو میرے ساتھ گھر جا کر بتاتا ہوں کہ میں تم سے کیا چاہتا ہوں ضمار نے ڈرائیور کو کہا تو ڈرائیور گاڑی گھر کی جانب لے کر چلا گیا عاشر کی بیوی جس کا نام علیشے تھا اس نے ڈرتے ڈرتے عاشر کے جانب دیکھا تو عاشر نے انکھوں ہی انکھوں میں اشارہ کیا کہ کچھ نہیں ہوتا ڈرو نہیں میں ہوں نا۔۔۔۔۔"""

کچھ دیر بعد ضمار انہیں لے کر اپنے ٹارچر روم میں چلا گیا جب کہ عاشر نے اپنے اپ کو چھڑوانے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ اپنی بیوی اور بچے کی وجہ سے چپ چاپ ضمار کے ساتھ چلا جا رہا تھا کیونکہ ضمار کے ادمیوں نے اس کے بیوی اور بچے پر گن تانی ہوئی تھی۔۔۔۔

ٹارچر روم میں جا کر ضمار نے عاشر کو کرسی کے ساتھ باندھا جب کہ علیشے نے ضمار کی جانب دیکھا۔۔۔""""

دیکھیں بھائی اپ کو جو بھی ہم سے دشمنی ہے ہمیں معاف کر دیں ہماری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے اور ہمارا پہلا بچہ ہے ہم سے یہ خوشی مت چھینے علیشے روتے ہوئے ضمار سے بولی جب ضمار نے اپنے قدم علیشے کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔۔""""

میری بیوی سے دور رہو گنڈے تمہیں سمجھ نہیں ارہا میری بیوی سے دور ہو میں تمہیں جان سے مار دوں گا عاشر نے اپنے اپ کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن وہ مضبوطی سے کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا جبکہ علیشے نے ضمار کو اپنی جانب آتا دیکھ پیچھے قدم بڑھانے لگی اور اپنے بیٹے کو زور سے اپنے سینے سے بھینچ لیا۔۔۔

دیکھے بھائی مجھ سے دور رہے میرے بچے کو کچھ مت کیجیے گا میں اپ کے اگے ہاتھ چھوڑتی ہوں میرے بچے کا کچھ مت کیجیے گا علیشے زور زور سے رونے لگی ضمار علیشیے کے پاس پہنچ کر اس نے اس کے بچے کو دیکھا۔۔۔

وہ بچہ بے حد خوبصورت تھا اتنا خوبصورت کہ ضمار کی ماسک سے نظر اتی انکھیں اس بچے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔""""

میرے بچے سے دور رہو میرے بچے کی طرف نے دیکھو تمہیں جو کچھ چاہیے میں تمہیں دوں گا لیکن پلیز میرے بچے سے دور رہو عاشر جب اپنے اپ کو چھڑواتے ہوئے تھک گیا تو اس نے تھک ہار کر ضمار سے کہا ضمار نے ایک نظر بچے کو دیکھا اور پھر اس کی ماں کو جو ڈرتے ہوئے ضمار کو دیکھ رہی تھی پھر اس نے عاشر کی جانب دیکھا اور ضمار نے اپنے قدم عاشر کی جانب بڑھائے۔۔۔""""

مجھے تم سے وہ ثبوت چاہیے جو تم دبئی سے جہانگیر دادا کے خلاف لے کر ائے ہو ضمار نے عاشر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا تو تم اس گنڈے کے پالتو ہو اور تم مجھ سے وہ ثبوت حاصل کرنے کے لیے تم نے مجھے اور میری فیملی کو نشانے پر رکھا ہے لیکن میں تمہیں وہ ثبوت کبھی نہیں دوں گا وہ ثبوت اس کے خلاف ارمی والوں کو دیکھا کر میں اس کا نام نشان مٹا دوں گا عاشر کو دوبارہ سے جہانگیر دادا کا نام سنتے ہوئے غصہ ایا تو اس نے غصے سے ضمار سے کہا جب ضمار نے ایک مکہ عاشر کے چہرے پر مارا تم یہاں سے زندہ بچ کے جاؤ گے تو وہ ثبوت تم ارمی والوں کو دو گے نا۔۔۔۔۔

نہیں بھائی پلیز انہیں کچھ مت کیجیے گا ابھی ابھی تو ہمیں ہماری اولاد کی خوشیاں ملی ہم سے ہماری خوشیاں نے چھینیں علیشے کی اواز سنتے ضمار نے پھر سے علیشے کی جانب دیکھا تو تم اپنے شوہر کو سمجھاؤ نا کہ مجھے وہ ثبوت دے دے ورنہ ثبوت تو میں ویسے بھی حاصل کر لوں گا مرنا تو اسے میرے ہاتھوں ہے۔۔۔۔

تمہاری یہ بھول ہے کہ تم وہ ثبوت مجھ سے لے لوگے عاشر بھی ارمی والا تھا وہ کہاں ضمار سے ہار مارنے والا تھا جب کہ عاشر کی بات سنتے ضمار کے ماسک کے پیچھے چھپے لب مسکرائے تھے تم نے بلیک شیڈو کا نام تو سنا ہو گا نا ضمار نے اپنی ایک ٹانگ عاشر کی کرسی پر رکھی ہوں اور اس کی انکھوں میں انکھیں گھاڑتے ہوئے گنبھیر لہجے میں بولا۔۔۔

تو تم ہو وہ بلیک شیڈ ہو جس کو پولیس افسران اور ارمی والے ڈھونڈ رہے ہیں تم ہو وہ قاتل جو دل گردے نکال کر لاش کو پولیس اسٹیشن کے سامنے پھینک دیتا ہے بہت سنا ہے تمہارے بارے میں عشر بھی ضمار کی انکھوں میں انکھیں ڈالتے ہوئے برابر لہجے میں بولا۔۔۔

اچھی بات ہے کہ تم جانتے ہو بلیک شیڈو کے بارے میں اور تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ بلیک شیڈو کسی کو مارتے وقت اس کے ہاتھ نہیں کانپتے اور یقینا تمہیں مارتے وقت بھی میرے ہاتھ بالکل بھی نہیں کانپیں گے نہ ہی تمہارے بیوی کو نہ ہی تمہارے بچے کو مارتے ہوئے میرے ہاتھ کانپے گیے۔۔۔۔"""

دیکھو یہ ہمارا پرسنل مسئلہ ہے کہ تم میری بیوی اور میرے بچے کو بیچ میں مت لے کر اؤ آخر کار ارمی والا ایک افسر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شوہر اور ایک باپ بھی تھا اور ایک اس کا باپ جو ابھی ابھی ہی اس دنیا میں ایا تھا عاشر اسے کیسے اپنے سامنے مرتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

تو تم مجھے وہ ثبوت میں رہنے والے کر دو۔۔۔۔

نہیں میں وہ ثبوت تمہیں بالکل بھی نہیں دوں گا۔۔۔

یہ اخر کار بحث کرتے کرتے ضمار کو غصہ ایا وہ علیشے کے پاس گیا اور اس کو پکڑ کر وہ عاشر کے سامنے لے ایا۔۔۔

اگر تم نے مجھے وہ ثبوت نہ دیے تو تم اپنی بیوی اور بچے کو کھو دو گے۔۔۔

پلیز میرے بیٹے کو کچھ مت کرنا میں میں تمہیں وہ ثبوت بہت دے دوں گا عاشر اپنے بیٹے اور بیوی کی بری حالت دیکھتے ہوئے اخر کار ہار مان ہی گیا۔۔۔

لاؤ وہ ثبوت تم مجھے دو۔۔۔

لیکن ابھی وہ ثبوت میرے پاس نہیں ہے۔۔۔۔

جب تک تم مجھے وہ ثبوت نہیں دو گے تم یہاں پر ہی رہو گے اور تمہاری بیوی اور تمہارا بچہ بھی یہاں پر ہی رہیں گے رات سے پہلے پہلے تم مجھے بتادو وہ ثبوت کہاں پر ہے میں خود جا کر وہ لے کر اؤں گا۔۔۔۔

لیکن ابھی میرے بچے کو بھوک لگی ہو گی بھائی مجھے اسے دودھ پلانا ہے اس لیے وہ رو رہا ہے علیشے نے شرم کے مارے پہلے تو بولی نہیں لیکن کتنی دیر وہ بچہ رو رہا تھا جب علیشے نے اپنے بچے کو مزید روتا ہوا نہ دیکھا گیا تو ضمار کو کہا۔۔۔

کچھ بھی کرنے کی کوشش مت کرنا تمہارا شوہر ہمارے قبضے میں ہی ہے تمہیں میں ایک کمرے میں لے کے جاتا ہوں وہاں پر اپ پلا سکتی ہیں ضمار نے ایک نظر عاشر کو دیکھا اور پھر وہ اپنے ادمی کو اشارہ کر کے گیا کے اس کا دھیان رکھنا اور وہ علیشے کو لے کر باہر چلا گیا۔۔۔۔

ابھی وہ علیشے کو لے کر باہر نکلا جب سامنے سے عرشیہ کمرے سے نکلی اس نے ضمار کے ساتھ ایک عورت ایک بچے کو دیکھا تو حیرانگی سے ان کی جانب دیکھا ضمار یہ کون ہے۔۔۔

عرشیہ اسے کمرے میں لے کے جاؤ اسے کچھ کام ہے باقی بات تمہیں بعد میں بتاؤں گا داید بھی باہر سے ایا تو اس نے ضمار کو یہ کہتے ہوئے سنا۔۔۔

عرشیہ نے مزید کوئی سوال نہ کیا وہ علیشے کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی جب داید زمار کے پاس ایا۔۔

ضمار یہ کون ہے۔۔۔

داید کے پوچھنے پر ضمار نے سب کچھ داید کو بتایا تو داید نے حیرانگی سے ضمار کی طرف دیکھا ضمار تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ جہانگیر دادا بھی تمہیں کال ائی اس نے تمہیں یہ کام کرنے کا ہے تم میرے انہیں صاف صاف منع کرنا چاہیے تھا کہ تم ارمی افیسر کو نہیں مار سکتے ہو لیکن تم نے ان کے احسانات کو چکانے کے لیے اسے مارنے کا فیصلہ کر لیا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔۔

داید جو میں کر رہا ہوں مجھے کرنے دو جب تک وہ ثبوت مجھے نہیں دے گا وہ یہاں سے نہیں جائے گا اور رہی بات ارمی افسر کے مارنے کی تو اس کی لاش مجھے جہانگیر دادا کو دکھانی ہے انہوں نے مجھ پر یقین کیا ہے اور میں ان کا یقین نہیں توڑ سکتا ضمار نے داید کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور داید کے کہنے سے پہلے ہی وہ دوبارہ سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

عرشیہ علیشے کو اپنے کمرے میں لے جا کر اسے بیڈ پر بٹھایا اپ ٹھیک سے بیٹھ جائیں میں یہ تو نہیں جانتی کہ اپ کون ہے لیکن اپ ضمار کے گھر میں ہے اس کا مطلب کے آپ حفاظت میں ہیں عرشیہ نے علیشیہ کو کہا تو علیشے نے اپنے نم انکھوں سے عرشیہ کی

جانب دیکھا انہوں نے میرے شوہر کو اپنے قبضے میں کیا ہوا ہے اور وہ انہیں جان سے مارنے کی دھمکی دے رہی ہیں اور اپ کہہ رہی ہیں کہ ہم ان کی حفاظت میں ہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے یہ تو میں اپنے بچے کو دودھ پلانے کے لیے کہا ہے تو انہوں نے اس کمرے میں انے کے لیے کہا ہے اپ پلیز میری مدد کریں نا مجھے اور میرا شوہر کو یہاں سے جانے کے لیے۔۔۔۔

دیکھیں اپ جو بھی ہیں میں اپ کی مدد نہیں کر سکتی ہوں میں ضمار کے خلاف نہیں جا سکتی وہ میرا بھائی ہے اور مجھے اس پر یقین ہے وہ کبھی کوئی غلط قدم نہیں اٹھائے گا اپ ارام سے دودھ پلا لیں اور کوئی بھی کچھ بھی کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچ لیجئے گا کہ اپ کا شوہر ضمار کے قبضے میں ہے کوئی بھی چلاکی مت کیجئے گا۔۔۔۔۔

جب عرشیہ نے ایک نظر امید کو دیکھا جو سوئی ہوئی تھی اور اب ہلکی ہلکی انکھیں کھول رہی تھی اپ اپنے بچے کو دودھ پلا لیں میں اپنی بیٹی کے لیے کچھ کھانے کے لیے لے کر اتی ہوں یہ کہہ کر عرشیہ اپنے کمرے سے باہر چلی گئی جب علیشے نے ایک نظر امید کو دیکھا جو اپیہ کہہ کر عرشیہ اپنے کمرے سے باہر چلی گئی جب علیشے نے ایک نظر امید کو دیکھا جو اپعلیشے نے ایک نظر امید کو دیکھا جو اپنی انکھیں مسلتے ہوئے اب کر ٹکر ٹکر علیشے کو دیکھ رہی تھی اور پھر علیشے کو دیکھتے ہی اس کا باجا بجنا شروع ہوا تھا۔۔۔

علیشے رو اس کو روتے دیکھ ایک دم سے حیران پریشان ہو گئی تھی لیکن وہ اسے غلطی سے بھی ہاتھ نہیں لگا سکتی تھی وہ اپنے بچے کو دودھ پلانے لگی۔۔۔۔

علیشیے کی نظر بار بار بھٹک کر امید کی جانب جا رہی تھی جو بے حد خوبصورت تھی اس کی نیلی انکھوں سے انسو نکل نکل کر اس کی انکھیں مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔۔۔۔۔

کتنی پیاری بچی ہے یہ علیشے نے امید کو ہاتھ لگانا چاہا جب عرشیہ کمرے میں داخل ہوئی جلدی سے اپنے ہاتھ پیچھے کر کے اپنے بچے کو پکڑ لیا۔۔۔۔""

ارے ارے میرا بیٹا کیا ہو گیا ہے کیوں رو رہی ہوں میری جان عرشیہ جلدی سے امید کی جانب ہاتھ بڑھایا تو امید جلدی سے عرشیہ کی باہوں میں اکر سما گی اور جلدی ہی چپ کر گئی وہ میری بیٹی ہے نا کسی کے پاس اتنی جلدی نہیں جاتی اس لیے اپ کو دیکھ کر رونے لگ گئی شاید انجان ہے نا اس لیے۔۔۔

جی سمجھ سکتی ہوں یہ کہتے ہوئے علیشے نے اپنے بیٹے کو دیکھا جو اب دودھ پیتے پیتے ہی سو گیا تھا کیا میں اسے تھوڑی دیر بیڈ پر لٹا سکتی ہوں۔۔۔۔

جی جی ضرور اپ لٹادے کوئی بات نہیں میں امید کو لے کر صوفے پر چلی جاتی ہوں عرشیہ نے یہ کہا تو امید کو لے کر صوفے چلی گئی اور علیشے نے اپنے بیٹے کو بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔۔۔"""

"""""----------

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 56 ❤□❤□

طہام اور دل کیف کے کمرے میں بیٹھے پڑ رہے تھے۔۔دل کا دل نہیں کر رہا تھا پڑھنے کو اس نے بک بند کر کے بیڈ پر اچھالی۔۔۔۔

بک تو تم نے ایسے ہی اچھالی جیسے کوئی ٹیڈی بیئر کو اچھالتا ہے طہام نے اسے ایسے کرتے دیکھ بولا۔۔۔"""

میں اپنے ٹیڈی بیئر کو کبھی ایسے نہ اچھالوں وہ تو میری جان ہے۔۔۔دل آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔۔۔"""

طہام نے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور وہ بھی انکھیں پٹپٹاتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جسے نہ جانے ٹیڈی بیئر سے اتنا پیار کیوں تھا۔۔۔

طہام مجھ سے پڑھا نہیں جا رہا میں بور ہو رہی ہوں۔۔۔دل نے اپنے بالوں کو پکڑ کر ایک ادا سے پیچھے کیا تھا اس کے بال اب اتنے لمبے ہو گئے تھے لیکن مجال تھی اس کی کیف کی اجازت کے بغیر وہ اسے کاٹنے کا سوچتی بھی ویسے بھی کیف کو دل کے بال بہت پسند تھے۔۔۔"""

تو کیا میں تمہیں ڈانس کر کے دکھاؤں؟ تنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجا کر ائی برو چکاتے پوچھا۔۔

بیسٹ ائیڈیا ہے یار چلو ڈانس کرو۔۔میں دیکھنا چاہتی ہوں تم ڈانس کرتے ہوئے کیسے لگتے ہو۔۔دل تالیاں بجاتے ہوئے بولی طہام نے بک پکڑ کر اس کے سر پر ماری اس کا دماغ ہل گیا تھا۔۔۔۔"""

مجھے بک کیوں ماری تم نے طہام کے بچے۔۔۔۔

اودل بھابھی جی ابھی میری شادی نہیں ہوئی تو بچے کہاں سے آئیں گے۔۔۔طہام ہر لفظ کو لمبا کرتے بولا تھادل کو اس کے انداز پر ہنسی ائی وہ پیٹ پکڑ کر ہنسنا شروع ہو گی۔۔۔۔۔۔"""

اف یار بہت بوریت ہو رہی ہے۔۔دل پینسل پکڑ کر رجسٹر پر فضول کی لائنیں مارنے لگی۔۔۔۔"""

اس تانیہ کو تنگ کریں۔۔طہام کی بات سنتے ہی دل کے چہرے سے جیسے یک دم بوریت دور ہوئی تھی۔۔

لیکن کرے کیا؟دل اس کے پاس ہو کر رازداری سے پوچھنے لگی۔۔

سوچتے ہیں!۔۔۔

میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔

کیا؟طہام نے ابرو اچکائی۔۔۔۔۔

میرے ساتھ چلو بتاتی ہوں۔۔دل طہام کا ہاتھ پکڑ کر اسے امنہ کے کمرے میں لے کر گئی امنہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔۔

وہاں سے اس نے ساحل کا پاؤڈر اٹھایا۔۔۔۔"""

وہ دونوں اب تانیہ کے کمرے کی جانب جا رہے تھے کمرے میں داخل ہوئے تو کمرہ بالکل خالی تھا۔۔۔

شکر ہے کمرے میں۔۔۔دل بول رہی تھی جب طہام نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

واش روم سے تمہیں اوازیں سنائی نہیں دے رہی شاور لے رہی ہے وہ۔۔۔۔۔۔دل کی آنکھیں پھیلی تھی وہ جس طرح منہ پھٹ تھی اونچی اواز میں بول رہی تھی۔۔۔۔۔

تم نے پاوڈر کا کیا کرنا ہے طہام نے اہستہ اواز میں کہا تو دل ڈریسنگ ٹیبل پر نظر دوڑانے لگی۔۔۔

تہام ڈرائیر ڈھونڈو!۔۔۔۔

کپڑے ڈرائی کرنے والی مشین تو نیچے ہے اس میں تم نے پاؤڈر ڈال کے کیا کرنا ہے۔۔طہام کی بات سن کر دل نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا وہ ایک لڑکے سے کہہ رہی تھی لڑکی کی چیز ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔۔۔"""

بدو بال سکھانے والے ڈرائیر کی بات کر رہی ہوں۔۔دل نے ڈریسنگ ٹیبل کا ڈرار کھولا ڈرائیر دیکھ کر اس نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا اسے پکڑ کر ڈھیر سارا پاؤڈر اس کے اندر ڈال کے اس کی سپیڈ تیز کر کے واپس دراز میں رکھ کر تہام کو اشارہ کیا کہ بھاگو اس سے پہلے وہ واش روم سے باہر نکلے۔۔۔۔۔"""

وہ دونوں بھاگ کر واپس کے کمرے میں چلے گئے تانیہ شاور لے کر باہر نکلی سر سے ٹاول اتارتے بالوں کو ہلکا سا ٹاول سے رب کر کے بیڈ پر رکھا کنگی کر کے اس نے دراز سے ڈرائر نکالا۔۔۔"""

جلدی سے بال ڈرائی کر لو۔۔۔بہت تھک گی ہو اس تیمور کے بچے نے سارا موڈ خراب کر دیا تھا اب مجھے کچھ بھی کر کے اس تیمور کے لیے کچھ کرنا ہو گا۔۔۔"""

جیسے ہی اس نے سوچتے سوچتے بالوں کے پاس ڈرائر کرتے ہیں اسے ان کیا سارا پاؤڈر نکل کر اس کے بالوں پر گرا چہرے پر بھی پاؤڈر ہی پاؤڈر تھا۔۔۔"""

وہ ہالی وڈ مووی کی ڈراؤنی چڑیل لگ رہی تھی ایک پل کو تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا اس کے ساتھ ہوا کیا ہے ابھی ابھی تو نہا کے نکلی تھی اس نے ڈرائر ٹیبل پر رکھی اور خود کو شیشے میں دیکھا وہ بھی اپنے آپ کو دیکھ کر ڈر گی۔۔۔۔"""""

اااا۔۔۔۔۔دل طہام وہ بلند اواز میں چلائی تھی اسے یقین تھا یہ حرکت وہی دونوں کے سکتے ہے۔۔۔"""

تلملاتے ہوئے اس نے کیف کے کمرے کی جانب رخ کیا۔۔۔

دل وہاں رکنے تو دیتی کتنا مزہ انا تھا اس کا حلیہ دیکھنے میں۔۔۔۔"

ارے بدوا گر ہم وہاں رکتے تو پچھلی مرتبہ کی طرح پھر پکڑے جاتے اور پھر ہی جان ہم دونوں کو ڈانٹتے۔۔۔۔

طہام بات کو سوچتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہیں خاموش ہو گیا تانیہ کھٹاک سے دروازہ کھول کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

تہام اور دل نے دروازے کی جانب دیکھا پھر تانیہ کو دیکھ کر چیختے چیختے ان دونوں کا چھت پھاڑ قہقہ کمرے میں گونجا تھا اس کی حالت دیکھ کر۔۔

یہ ... ہاہاہاہا۔۔۔تمہارے بال۔۔۔ہاہاہاہاہاوہ دونوں چند لفظ بولتے ہنستے جا رہے تھے۔۔۔۔

تم دونوں کو چھوڑوں گی نہیں میں چلاتے ہوئے اگے بڑھنے لگی جب کیف کمرے میں داخل ہوا تھا تانیہ کی حالت دیکھ کر بے ساختہ اس کے لبوں سے نکلا۔۔۔

یہ تم میں کس چریل کی اتما گھس گئی ہے۔۔کیف کی اواز سن کر وہ پیچھے کی جانب مری جب کیف نے مشکل اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ کر خود کو قہقہ لگانے سے روکا تھا۔۔اس کی حالت دیکھ کر کوئی بھی پیٹ پکڑ کر ہنسنا شروع ہو جاتا ایسی حالت لگ رہی تھی تانیہ کی

"""۔۔۔۔

یہ اپنے بھائی اور بیوی سے پوچھو انہیں شرم نہیں ائی تھی میرے ڈرائر میں پاؤڈر ملاتے ہوئے۔۔تانیہ ائینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے بولی وہ واقع ہی ڈائن لگ رہی تھی۔۔

ہبی جان ہم نے کچھ نہیں کیا میں اور طہام تو دونوں توپڑھ رہے تھے ہم بلا کیوں تنگ کریں گے اسے۔۔

بالکل بھائی ہم تو اپنے ٹیسٹ کی تیاری کر رہے ہیں۔۔وہ دونوں معصوم بچوں کی طرح چہرہ بنا کر انکھیں پٹپٹاتے بلائی لب باہر نکالتے بولے تھے۔۔

یہ جو تمہارے سامنے معصوم بن رہے ہیں سارا کارنامہ ہی ان کا ہے۔۔خاص کر یہ جو ٹڈی بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔۔"""

تانیہ صاحبہ میری بھابھی کو کچھ مت بولو میری اتنی معصوم اور پیاری بھابی ہے وہ کوئی شرارت نہیں کرتی۔۔طہام نے دل کی سائیڈ لی تو اس نے بھی مزید معصومانہ چہرہ بناتے ہاں میں سر ہلایا کیف تو ان دونوں کے معصومیت دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔۔

کیا پتہ تانیہ انہوں نے ایسا کچھ نہ کیا ہو چاہے تمہارے ڈرائیر میں ہی کوئی ایشو ہوا ہو۔۔۔جاو جا کر اپنا حولیا درست کرو تمہیں دیکھ کر ہالی وڈ موووی کی ڈائن کی فیلنگ ارہی ہے اور ہنسی قابو کرنا مشکل ہو رہا ہے۔۔کیف اپنے مسکراہٹ پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا جو کے انتہا کا مشکل تھا۔۔۔۔

کیف تم بھی۔۔۔اس کے پکارنے پر اس کا قہقہ بے ساختہ تھا تانیہ تلملاتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

طہام اور دل بھی کھل کر ہنس رہے تھے۔۔

شرم تو نہیں ائی تھی تم دونوں کی حرکت کرتے ہوئے۔۔تانیہ کے جاتے ہی کیف نے دروازہ بند کرتے ان دونوں کی طرف رخ کیا۔۔۔

ہبی ڈانٹا نہیں میں اور میرا چھوٹا سا پیارا سا دیور ہم دونوں بور ہو رہے تھے۔۔دل معصومیت سے بولی تھی۔۔

خیریت ہی ہے دونوں کہ کچھ زیادہ ہی دوستی نہیں ہو گی۔۔ابرو اچکاتے دونوں سے پوچھنے لگا۔۔

کیف بھائی! بھائی کو اپنی بہن سے دوستی رکھنے چاہیے کیوں دل صحیح کہا نہ؟

ہاں بلکل میرے بھائی نے صحیح کہا ہے۔۔کیف تاسف سے سر ہلانے لگا ان دونوں کو دیکھ کر۔۔۔۔

تم دونوں کے پیپرز ہو رہے ہے طہام تمہارے کیسے ہو رہے تھے دل کے تو پتا ہے مین سارا پوچھتا رہتا ہو۔۔۔"""

بھائی بہت اچھے ہو رہے ہے دیکھنا ایک دن میں ڈاکٹر بنو گا۔۔۔"""

ہاں میرا بھائی جس دن ڈاکٹر بنے گا اس دن مجھے بے حد خوشی ہو گی دیکھنا اس دن میں پورے لاہور میں مٹھائی بانٹو گا کیف نے پیار سے طہام کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔""

اچھا بھائی اب میں چلتا ہو مجھے بھی نیند ارہی ہے صبح کالج بھی جانا ہے۔۔۔""

او کے تم جاؤ میں دل کو تیاری کروادو گا طہام بھی کمرے سے چلا گیا۔۔۔""

دل جلدی سے بکس اوپن کرو تیاری کرو۔۔""

جی ہبی جان۔۔۔دل منہ بناتے تیاری کرنے لگی۔۔۔""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔""

عاشر کے بتانے پر ضمار خود جا کر وہ ثبوت اس کے گھر سے لے کر ایا تھا کیونکہ عاشر خود ساتھ گیا تھا اور کسی نے بھی ضمار کو روکا نہیں تھا کیونکہ علیشے اور اس کا بیٹا ضمار کی قید میں تھے وہ اپنی بیوی اور اپنے بچے کی وجہ سے کچھ بھی نہیں کر پایا تھا۔۔۔""

ابھی پھر ضمار نے عاشر کو لا کر کرسی کے ساتھ باندھ دیا تھا دیکھو تم جو بھی کر رہے ہو وہ غلط کر رہے ہو جہانگیر دادا ایک غلط انسان ہے اور تم بھی غلط انسان کا ساتھ دے رہے ہو عاشر نے ضمار کو سمجھانا چاہا۔۔۔""

مجھے غلط اور صحیح کام میں فرق بتانے کی ضرورت نہیں ہے عاشر کیونکہ میں جانتا ہوں میں جو بھی کرتا ہوں وہ بالکل ٹھیک ہوتا ہے میں بلاوجہ کوئی کام نہیں کرتا ہوں اگر جہانگیر دادا کے مجھ پر احسانات نہ ہوتے تو شاید میں تمہیں یہ ثبوت لے کر زندہ چھوڑ دیتا لیکن انہوں نے تمہاری لاش دیکھنے کا کہا ہے تو سوری۔۔۔""

دوسری جانب امید کب سے علیشے کے پاس لیٹے اس کے بیٹے کو دیکھ رہی تھی علیشیے عرشیہ کے ساتھ باتیں کر رہی تھی دیکھیں اپ پلیز اپنے بھائی کو سمجھائیں ناوہ میرے ہسبینڈ کو چھوڑ دیں ہم یہاں سے دور چلے جائیں گے ہم کبھی کسی کو نہیں بتائیں گے علیشے عرشیہ سے منتیں کرنے لگی جب امید نے رکھ کر ایک تھپڑ اس بچے کے منہ پر مارا تھا کہ وہ بچہ زور زور سے رونے لگا اپنے بیٹے کے زور زور سے رونے کی وجہ سے اس نے اپنے بیٹے کی جانب دیکھا جس کا گال سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا ہے تم نے امید چھوٹا بچہ ہے وہ عرشیہ نے جلدی سے امید کو پکڑا اور اسے ڈانٹنے لگے۔۔۔۔۔

امید نے بھی انکھیں پٹپٹاتے ہوئے عرشیہ کی جانب دیکھا اور پھر اس بچے کی جانب دیکھا اور خود بھی اپنا باجا بجانے لگی جیسے کہ کارنامہ کر کے وہ معصوم بن گئی تھی۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں عرشیہ میرا بیٹا چپ کر جائے گا اپ امید کو مت ڈانٹیں علیشے نے عرشیہ کو بھی منع کیا عرشیہ نے جلدی سے روتی ہوئی امید کو اپنے گلے سے لگایا نانا میرا بچہ رونا نہیں سوری سوری ماما نے ڈانٹ دیا نا مما گندی ہے لیکن اپ کو بھی تو نہیں مارنا چاہیے تھا اسے گندی بات ہوتی ہے نا۔۔۔۔۔""

عرشیہ کے پیار سے سمجھانے سے امید تو چپ کر گئی تھی لیکن وہ بار بار اس بچے کی جانب اشارہ کر رہی تھی جب دائذ کمرے میں داخل ہوا عرشیہ وہ ارمی صاحب کی بیوی کو ضمار کمرے میں بلا رہا ہے دایدیہ کہہ کر دوبارہ سے ٹارچر روم میں چلا گیا جب علیشے نے ڈرتے ہوئے عرشیہ کی جانب دیکھا مجھے یقین ہے ضمار کچھ غلط نہیں کرے گا اپ جائیں علیشے نے اپنے بچے کو اٹھایا اور خود وہ کمرے سے باہر چلی گئی عرشیہ کو ٹاچر روم میں جانے کی اجازت بالکل بھی نہیں تھی نہ ہی وہ امید کو لے کر جا سکتی تھی۔۔۔۔۔""

جیسے ہی علیشے کمرے میں داخل ہوئی سامنے ہی عاشر کرسی سے بندھا ہوا تھا۔۔۔

ثبوت تو میں نے حاصل کر لیے ہیں لیکن اب ان کے مرنے کی باری ہے تمہاری کوئی اخری خواہش ہے تو وہ بتا دو اور اپنی بیوی اور بیٹے کو ایک اخری نظر دیکھ لو ضمار نے سفاکیت سے کہا جب علیشے نے نم ہوتی انکھوں سے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔

تم کیوں رو رہی ہو علیشے مت رو اگر میں مر بھی گیا تو میرے مرنے پر بالکل بھی نہیں رونا میں شہید ہوں گا اور میرا بیٹا میرے پاس لے کر اؤ عاشر نے بھی نم لہجے میں کہا اسے پتہ نہیں تھا وہ اپنے بچے کے ساتھ اتنی تھوڑی سی زندگی گزارے گا علیشے نے اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے عاشر کے پاس گئی اور اس کے ہاتھوں میں اس کے بیٹے کو رکھا۔۔۔

عاشر جی بھر کر اپنے بیٹے کو دیکھا اور اس کا بیٹا بھی اپنی سی گرین آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا عاشر نے پہلی مرتبہ اپنے بیٹے کو غور سے دیکھا تھا جو بے حد خوبصورت تھا سرخ و سفید رنگت سی گرین انکھیں جو کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑنے کی طاقت رکھتی تھی میرا بیٹا تمہارا باپ ایک ہمت والا باپ تھا لیکن صرف تمہاری زندگی کے لیے اس نے اپنی زندگی دی کبھی مت بھولنا تم اور علیشے میرے بیٹے کا نام رکھنا باسل تاکہ یہ بھی میری طرح دلیر ہو ہمت والا ہو کبھی ہمت نہ ہارے۔۔۔

اس کا نام ہو گا باسل عاشر شاہ۔۔۔عاشر نے اپنے پھڑ پھڑاتے لب اپنے بیٹے کی پیشانی پر رکھے اور اس کی انکھوں سے انسو ٹوٹ کر اس کے بیٹے کے گال پر گرا تھا علیشے عاشر کے قدموں میں بیٹھ کر زور زور سے رونے لگی جب ضمار نے اس فیملی کو اس قدر پیار سے دیکھا تو اسے اس بچے میں اپنی امید نظر ائی۔۔۔۔

کہ جیسے امید سے وہ دور ہو رہا ہے ایک پل کو ضمار کے دل کو کچھ ہوا لیکن دوسری جانب اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتا اس کے موبائل پر جہانگیر دادا کی کال ائی۔۔۔۔

اس نے جلدی سے کار اٹھائی جی جہانگیر دادا اپ کا کام ہو گیا ہے ثبوت مجھے مل گئے ہیں اور اس ارمی افیسر کی لاش اپ کو ابھی ہی تصویر سینڈ کر دوں گا۔۔۔۔

جیتے رہو میرے شیر جیتے رہو مجھے اس تصویر کا بے صبری سے انتظار ہے اور ان ثبوتوں کو ادھر ہی جلا دینا۔۔۔

جی جہانگیر دادا جیسے اپ کا حکم یہ کہتے ضمار نے کال بند کی اور اس نے اپنے بندوں کو اشارہ کیا کہ وہ علیشے اور اس کے بچے کو عاشر سے دور کریں دایہ نے بھی ضمار کے کندھے پر ہاتھ رکھا جب ضمار نے اپنی کالی انکھوں سے گھورتے ہوئے دائہ کو دیکھا تو دائہ خاموشی سے پیچھے ہو گیا۔۔۔۔

نہیں پلیز بھائی ایسے مت کریں میرے شوہر کو کچھ مت کریں میرے بچے کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جائے گا پلیز علیشے اپنے بچے کو پکڑتے ہوئے ضمار کے سامنے اکے گڑگڑانے لگی۔۔۔۔

زمار نے اپنا چاقو نکالا اور اپنے قدم عاشر کی جانب بڑھا دیے۔۔۔

تم غلط کر رہے ہو بلیک شیڈو۔۔۔۔۔

بلیک شیڈو کبھی کچھ غلط نہیں کرتا اس سے پہلے کہ علیشے ضمار کے پاس اکر اس کا چاقو والا ہاتھ پکڑتی زمار نے وہیں چاقو عاشر کے پیٹ میں کھبو دیا ایک خون کا فوارہ ضمار اور علیشے کے چہرے پر پڑا تھا علیشے وہاں ہی ہکا بکا انکھیں پھاڑے اپنے شوہر کو دیکھنے لگی جو نم انکھوں سے اپنے بیٹے اور بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ضمار نے ایک ایک بار پھر سے چاقو نکال کر پھر سے اس کے اس پر وار کیا عاشر نے اپنی بند ہوتے انکھوں سے اخری بار اپنی بیوی اور بچے کو دیکھا اور علیشے بھی اپنے شوہر کو مرتے دیکھو ہوش و حواسے بیگانہ ہوتی دایہ نے جلدی سے علیشے کو پکڑا اور اس کے بچے کو۔۔۔

کمرے میں لے کے جاؤ دایہ اسے ہوش میں ائے تو اسے گھر پہنچا دینا ضمار کے دل کو کچھ ہوا تھا علیشے اور اس کے بچے کی حالت کو دیکھ کر اور عرشیہ کو کہنا اس ان کا خاص خیال رکھیں۔۔۔

تم نے جو کرنا تھا کر لیا بلیک شیڈ واب زیادہ حکم دینے کی ضرورت نہیں ہے اب جو زندہ رہیں یا مریں تمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے داید بھی بے روحی سے کہتے ہوئے علیشے کو پکڑتا ہوا کمرے کی جانب لے گیا۔۔۔

میں نے کہا نا میں نے جو کیا وہ اچھا کیا تم لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں اتا ہے داید کی بے روحی کو سمجھتے ہوئے ضمار کو بے حد غصہ ایا اس نے عاشر کی جانب دیکھا جس کی انکھیں بند ہو چکی تھی ضمار نے عاشر کی تصویریں کھینچ کر جہانگیر دادا کو سینڈ کر دی اور ثبوت بھی جلاتے ہوئے ویڈیو بنا کر جہانگیر دادا کو سینڈ۔۔۔

بہت خوب میرے شیر بہت ہو جو میرے خلاف جائے گا اسے ایسی ہی موت دوں گا میں تم نے بہت اچھا کام کیا ہے میرے شیر تم بتاؤ تجھے کیا نام چاہیے جہانگیر دادا نے خوش ہوتے ہوئے زمار کو کہا۔۔۔

نہیں جہانگیر دادا اپ کی مجھ پر احسانات تھے جو میں نے اج اتار دیے اس کے بعد میں کسی بھی بے قصور کا قتل نہیں کروں گا ضمار کی انکھوں سے بھی عاشر کی لاش دیکھ کر ایک انسو ٹوٹ کر زمین پر گرا تھا اس نے اج ایک بچے کے سر سے اس کا باپ چھین لیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے کچھ بھی مت کرنا اب میں جلدی ہی پاکستان اؤں گا اور تم سے ملاقات ہو گی اپنا خیال رکھنا یہ کہہ کر جہانگیر دادا نے کل بند کر دی اور ضمار نے ایک نظر عاشر کو دیکھا اور پھر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔

کیا ہوا ہے داید اور یہ خون کہاں سے ان کے چہرے پر گر گیا عرشیہ تو علیشیے کی بری حالت دیکھتے ہوئے اس کی جانب بڑھی اس کو بیڈ پر بٹھایا۔۔۔""

ماردیا تمہارے بھائی نے ماردیا میرے میرے شوہر کو ماردیا تمہارے بھائی نے علیشے باسل کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے چیختے ہوئے کہنے لگی جب عرشیہ نے علیشے کو اپنے سینے سے لگایا نہیں یہ ضمار کیسے کر سکتا ہے وہ میں جانتی تھی وہ کبھی کوئی غلط نہیں کرے گا لیکن یہ کیسے کر گیا عرشیہ کو ابھی بھی ضمار پر بے حد غصہ ارہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ عرشیہ کچھ اور کہتی علیشے ہوش و ہواسے بگانا ہوتی بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

ضمار نے بہت غلط کیا عرشیہ اسے عاشر کو مارنا نہیں چاہیے تھا داید یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا جب عرشیہ نے باسل کو دیکھا جو روتا جا رہا تھا عرشیہ نے علیشے کو صحیح سے بیڈ پر لٹایا اور باسل کو اٹھا کر اس چپ کروانے لگی امید گھور کر باسل کو دیکھ رہی تھی جو اس کی ماں کی گود میں تھا۔۔۔۔

اپنے چار پاؤں سے چلتی ہوئی عرشیہ کے پاؤں سے اکے لپٹ گئی کہ اسے بھی اٹھایا جائے یعنی کہ وہ جیلس ہو رہی تھی کہ اس کی ماں کی گود میں کوئی اور کیوں تھا۔۔۔

امید اپنی نیلی انکھوں سے عرشیہ کو دیکھ رہی تھی اور عرشیہ کے گود میں باسل بھی چپ ہو رہا تھا وہ اپنی سی گرین انکھوں سے بھی عرشیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

عرشیہ امید کو ایک ہاتھ سے اٹھاتے صوفے پر بیٹھے اور ایک ہاتھ سے اس نے باسل کو اٹھایا ہوا تھا امید نے گھور کر باسل کو دیکھا جو اب اسے ٹکڑ ٹکڑ دیکھ رہا تھا۔۔۔

باسل کو دیکھتے ہوئے امید جلدی سے عرشیہ کے سینے سے لگ گئی یعنی کہ وہ جتانا چاہ رہی تھی کہ یہ اس کی ماں ہے تمہاری نہیں۔۔۔۔۔

عرشیہ نے گہرا سانس لے کر علیشیے کی جانب دیکھا اسے اس معصوم سی پیاری سی لڑکی جو تھوڑی سی وقت میں اس کی دوست بن گئی تھی اس پر ترس ارہا تھا اور اس بچے پر پر بھی جو اس کی گود میں تھا کہ وہ بھی پیدا ہوا تھا اور وہ باپ کے سائے سے محروم ہو گیا تھا تھوڑی دیر بعد علیشے کو ہوش ایا تو وہ گم سم تھی۔۔۔

اپ کو میرے ادمی گھر چھوڑائیں گے علیشے۔۔۔ عرشیہ نے جب علیشے کو کہا تو علیشے نے غصے سے عرشیہ کی جانب دیکھا اپ کی مہربانی اب ہم مرے یا جی اپ لوگوں کے سے کوئی بھی فرق نہیں پڑنا چاہیے یہ کہتے ہوئے علیشے نے عریشہ کے ہاتھوں سے باسل کو چھیننے والے انداز سے چھینا اور باہر چلی گئی داید باہر ہی کھڑا تھا علیشے اپی لائے میں چھوڑاتا ہوں اپ کو۔۔۔

میں نے کہا نا یہ اب ہمدردیاں دکھانے کی ضرورت نہیں تم لوگوں کو شرم انی چاہیے تم لوگوں کو میں چیخ چیخ کر بتاؤں گی کہ تم لوگوں نے میرے شوہر کا قتل کیا ہے۔۔۔۔

یہ غلطی کبھی مت کرنا علیشے ورنہ تمہارے شوہر کو تو مارا ہے تمہارے اس بچے کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا ائی سمجھ اس سے پہلے کہ داید کچھ اور کہتا ہے ضمار نے پیچھے اتے ہوئے علیشے کو دھمکایا جب علیشے نے غصے سے ضمار کی جانب دیکھا۔۔۔۔

ضمار ابھی بھی ماسک میں تھا وہ بالکل بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کا فیس کوئی بھی دیکھے۔۔۔۔

اتنا ظلم تو کر لیا ہے میرے شوہر کو مار دیا ہے اس کی لاش ہی میرے حوالے کر دے تاکہ میں دفنا سکوں۔۔۔

ابھی داید تمیں چھوڑاتاہےاور تمہارے شوہر کی لاش تمہارے پاس پہنچ جائے گی یہ کہہ کر ضمار نے داید کو اشارہ کیا تو داید علیشے کا بازو پکڑ کر لے گیا علیشہ روتے ہوئے داید کے ساتھ جارہی تھی اسے بالکل بھی یقین نہیں تھا کہ وہ یہاں تو اپنے شوہر کے ساتھ ائے گی لیکن جائے گی شوہر کے بغیر۔۔۔۔۔

ضمار بھی بنا کچھ کہے باہر چلا گیا کیونکہ اسے بار بار لبابا کی کال ارہی تھی اور اسے جانا تھا۔۔۔"""""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات ہو چکی تھی اور لبابہ کب سے ضمار کا انتظار کر رہی تھی اب وہ منہ بنائے بیڈ پر بیٹھی تھی جب ضمار کمرے میں داخل ہوا اج ضمار کا موڈ کچھ زیادہ ہی خراب تھا عاشر کی وجہ سے وہ ایک بے قصور کا قتل کر کے ایا تھا اس نے لبابہ کو دیکھا جو غصے سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مل گیا ٹائم تمہیں راج کہاں تھے تمہیں بالکل بھی میری یاد نہیں اتی جو تم اب سارا سارا دن گھر سے باہر رہتے ہو کیا کرتے ہو تم مجھے بتاؤ ذرا لبابہ تو بالکل بیویوں کی طرح راج پر غصہ جتانے لگی۔۔۔۔

ارے اپن کی میڈم اپن کہاں بزی ہو گا اپن کے دوست کی ڈیتھ ہو گئی تھی تو وہ اسی کے گھر تھا اب اس کا کفن دفن میں مجھے تھوڑا ہیلپ بھی تو کروانا تھا نا اپن کی میڈم تو مجھ پر شک ہی کرتی رہتی ہے ضمار لبابہ کے پاس جاتا ہوا اس کا مرجھایا ہوا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر کہنے لگا۔۔۔"""

زیادہ مسکے لگانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔۔۔

مجھے تم سے بات نہیں کرنی ہے پتہ ہے میں نے رات کا کھانا بھی نہیں کھایا اور دیکھو ٹائم 10 بج گئے ہیں مجھے اتنی سخت بھوک لگی ہوئی ہے اور میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی لیکن نہیں راج صاحب کو تو اپنی میڈم کا کوئی فکر ہی نہیں ہے۔۔۔"""

ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ اپن کو اپنی میڈم کی فکر نہیں ہے اچھا بتائیں اپ کیا کھائیں گی میں اپ کے لیے خود بنا کر لے کر اتا ہوں ضمار تو پہلے ہی ڈسٹرب تھا اوپر سے لبابہ کی ایسی باتیں کر کے اسے مزید غصہ دلا رہی تھی لیکن وہ ابھی لبابہ پر غصہ نہیں کر سکتا تھا وہ اپنا کیا کرایا پانی میں نہیں پھیر سکتا تھا اب بھی اسے چھوڑنے کا صحیح وقت نہیں ایا تھا صرف دو سے تین دن وہ اپنا کام ختم کرتے ہوئے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہاں سے چلے جانا تھا۔۔۔۔

جب لبابا نے پیار بھری نظروں سے راج کی کالی انکھوں میں دیکھا راج لبابہ نے اپنا ہاتھ راج کے دل والے سائیڈ پر رکھا تو رات نے بھی لبابہ کی ہیزل گرے انکھوں میں دیکھا۔۔۔

پتہ ہے تم میرے لیے وہ انسان ہو جو منٹوں میں میرا بگڑا ہوا موڈ ٹھیک کر سکتا ہے میں جتنا بھی دکھی ہوں جتنا بھی میرا موڈ خراب ہو تم پیار سے میرے سے بات کرتے ہو نا تمہیں میرا موڈ منٹو میں ٹھیک ہو جاتا ہے ایسا کیا ہے تم میں جو لبابہ تم سے اتنی محبت کرنے لگی ہے لبابہ نے خمار الود لہجے میں کہا اور اپنے ہونٹ راج کے دل پر رکھ دیا جب راج نے سختی سے اپنی انکھیں میچی۔۔۔

اب میڈم اپ اپن سے اتنا پیار کرنے لگی ہیں اپن کو اتنا اندازہ نہیں تھا اس کا چہرہ اٹھا کر ضمار نے لبابہ کے پیشانی پر اپنے لب رکھے لبابہ جب جب اس سے اپنا پیار کا اظہار کرتی تھی راج کو اپنا مقصد پیچھے ہوتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔۔۔۔۔

یہ تو مجھے نہیں پتا کہ مجھے تم سے اتنا پیار کیوں ہو گیا ہے لیکن مجھے اتنا پتہ ہے کہ مجھے اس ٹائم بہت بھوک لگ رہی ہے اگر تم میرے ساتھ کچھ پکانے میں مدد کرو تو اچھا ٹائم سپینڈ ہو سکتا ہے لبابہ نے راج کی جانب دیکھ کر کہا تو راج نے حکم ماننے والے انداز میں اپنا سر جھکایا جو حکم اپ ان کی میڈم کا اب کیا کھانا پسند کریں گے۔۔۔

مجھے اس ٹائم کچھ کھٹا کھانے کا دل کر رہا ہے تو کیوں نہ نوڈلز بنائے جائیں۔۔۔

یہ تو بہت اسان کام ہے اپ بیٹھے میں اپ کے لیے بنا کر لے کر اتا ہوں۔۔۔

نا مجھے بھی ساتھ جانا ہے مجھے بھی دیکھنا ہے تم کیسے بناتے ہو اچھا طرح ٹھیک ہے اجائیں راج نے کہا تو دونوں ہی کچن کی جانب چلے گئے۔۔۔""

اچھا میڈم اپ بتائیں کہ اپ اپنے ہاتھوں سے نوڈلز بنا کے مجھے کھلائیں گے جب میں اپ کو اپنے ہاتھوں سے نوڈلز بنا کے کھلاؤں

۔۔۔۔

لبابہ نے سوچنے والے انداز میں راج کو دیکھا نہیں اج تم مجھے نوڈلز بنا کے کھلاؤ میں بھی دیکھوں تمہارے ہاتھ میں کتنا ذائقہ ہے۔۔

جو حکم میرے میڈم یہ کہتے ہوئے راج نے لوڈرز بنانا شروع کی ہے۔۔

چلو تم ایسے کرو تم نوڈلز بناؤ میں ساتھ میں برگر بھی بناتی ہوں کباب پڑے ہوئے ہیں میں کباب بناتی ہوں یہ کہتے ہوئے لبابہ نے فرج میں ایسے کباب نکالے اور ان کو فرائی کرنے لگی۔۔۔

جب راج نے لبابہ کو کباب فرائی کرتے ہوئے دیکھا اور ساتھ میں برگر بھی تیار کرتے ہوئے دیکھا تو راج لبابہ کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا اور اپنے دونوں بازوں اس کے پیٹ کے گرد ڈال دیے لبابہ کے فرائی کرنے والے ہاتھ ایک پل کو تھمے تھے۔۔۔۔

ہم دونوں کے لیے کھانا بناتے ہوئے بہت اچھے لگ رہی ہے میڈم راج نے لبابہ کے کندھے سے بال ہٹاتے ہوئے اپنے سلگتے لب اس کی گردن کی بیک سائیڈ پر رکھے تو لبابہ نے گہرا سانس بھرا راج یہ یہ کچن ہے کہ کوئی کوئی اجائے گا لبابہ نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کوئی نہیں اے گا میڈم انکل تو سوئے ہوئے ہیں اور گھر میں تو کوئی اور ہے بھی نہیں راج لگاتار یہ کہتے ہوئے لبابہ کی گردن کی بیک سائیڈ پر اپنے لب رکھتے ہوئے لبابہ کو بار بار کانپنے پر مجبور کر دیتا۔۔۔۔""

وہ وہ راج تمہارے نوڈلز ہو گئے لبابہ نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے رو لبابہ نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے رو وہ وہ راج تمہارے نوڈلز ہو گئے لبابہ نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے راز کو کہا تو راج نے مسکراتے ہوئے جلدی سے لبابہ کو چھوڑا ہاں کیوں نہیں نوڈلز تو ہو گئے اور باقی کا کام ہم کھانا کھانے کے بعد راج نے انکھ ونک کرتے ہوئے لبابہ کو کہا تو لبابہ نے گھور کر راج کو دیکھا نہیں تمہاری سزا ہے تم لیٹ اے ہو لیٹ کھانا کھائیں گے اس نے مجھے بہت نیند ائی ہوئی ہے۔۔۔۔

دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے راج نے بھی نوڈلز برتن میں ڈالے اور تب تک لبابہ بھی برگر تیار کر چکی تھی دونوں اپنا اپنا کھانا تیار کرتے ہوئے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔۔

شکر ہے مجھے بہت بھوک لگی ہوئی تھی برگر اور نوڈلز کہاں کر لبابہ نے شکر ادا کیا اپ کی تو بھوک ختم ہو گئی لیکن جو میری بھوک ہے اسے کون ختم کرے گا راج نے لبابہ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے پیار بھرے نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

تمہاری بھوک بھی نوڈلز کھا کر ختم ہو چکی ہو گی اسی لیے چپ چاپ کر کے سو جاؤ۔۔۔۔

ایک تو میڈم اپن کو ڈانٹتی ہی رہتی ہے ہم میں نے نہیں بولنا اب آپ سے راج ناراض ہوتا ہوا بیڈ کے دوسرے سائڈ جا کر لیٹ گیا جب لبابہ نے راج کو دیکھا اور تھپڑ اس کے کندھے پر مارا خبر دار ائندہ تم اس سائیڈ پہ منہ کر کے سوئے مجھ سے کبھی ناراض مت ہونا اور خاص طور پر دوسرے سائیڈ پر چہرہ کر کبھی مت سونا تمہارا چہرہ ہمیشہ میری جانب ہی ہونا چاہیے۔۔۔۔

مارتے بھی ہو خود منع بھی خود کرتی ہیں اور ناراض بھی ہو جاتی ہے ڈانٹتی بھی خود ہیں۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے نہیں ڈانٹتی تم میرے سائیڈ پہ منہ کر کے سو جاؤں اس نے جلدی سے راج کی گال پر اپنے ہونٹ رکھے جلدی سے لیٹ گئی اج کے لئے اتنا ہی میں بہت تھک گئی ہوں صبح نوکری پر بھی جانا ہے مجھے۔۔۔۔

ہاں ایک ہفتہ تو ہو گیا ہے اپ کو راج نے گہرا سانس برا اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے دیکھتے سو گئے۔۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 57 ❤□❤□

تمہارے پیپر کیسے ہو رہے ہیں تمنا وہ عورت دوبارہ سے تمنا سے ملنے ائی جسے دیکھ کر تمنا بے حد خوش ہوئی تھی۔۔۔۔

بہت اچھے امی اپ کو پتہ ہے میرے بس تین پیپر زرہ گئے ہیں اور اس کے بعد پھر رزلٹ ائے گا اور اس کے بعد پھر میں ساتویں کلاس میں ہو جاؤں گی پتہ ہے امی مجھے نہ پڑھنے کا بہت زیادہ شوق تھا لیکن جب میری امی اور ابو کی ڈیتھ ہوئی تھی نہ تو میں اس دن بہت روئی تھی کیونکہ محلے والے کہتے تھے اب ہم غریب ہو جائیں گے تو اب ہم سکول بھی نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔

لیکن تمنا تمہیں یہ سب کیسے یاد تم تو کہہ رہی تھی تمہیں سب کچھ بھول گیا ہے۔۔۔۔

نہیں امی مجھے کچھ کچھ بچپن کی باتیں یاد ہیں لیکن مجھے یہ یاد نہیں ارہا ہے کہ مجھے چوٹ کیسے لگی تھی مجھے یہ بھی یاد ہے کہ میرا ایک بھائی بھی تھا پتہ نہیں وہ میرا بھائی کدھر چلا گیا۔۔۔۔

عورت تمنا کی زبان سے ایسی باتیں سن کر خوش ہوئی تھیں تمنا کچھ اور یاد کرو کہ تمہاری امی کیسی دکھتی تھی اور تمہارا بھائی کیسا دکھتا تھا اگر تم مجھے بتا دو تو میں تمہارے گھر والوں کے بارے میں پتہ کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔

نہیں امی جو میری امی تھی نا وہ تو مر گئی تھی اور ابو ابو بھی مر گئے تھے تو اس لیے اب بھائی بھی پتہ نہیں کدھر ہے تو اپ کدھر پتہ کریں گی مجھے نہیں واپس جانا مجھے اپ کے پاس جانا ہے اپ بہت اچھی ہیں امی اور اپ کو پتہ ہے اپ کی وجہ سے میں اتنا پڑھی ہوں مجھے سکول میں جانے کا بہت شوق تھا تھینک یو امی تمنا اس عورت کے گلے لگی تھی جب اس عورت کی انکھوں سے انسو نکل کر تمنا کی بالوں میں جذب ہوئے تھے۔۔۔۔۔

کیوں مجھے تم سے اتنی انسیت ہوتی جارہی ہے تمنا کون ہو تم کہیں جو میں سوچ رہی ہوں ویسا تو نہیں نہیں اگر تم اس کی بیٹی ہوئی تو میں تم سے کیسے نظریں ملا پاؤں گی مجھے جلدی ہی تمہارے بارے میں پتہ لگانا ہو گا لیکن کیسے لگاؤں تمہارے بھائی کا کچھ پتہ نہیں چل رہا وہ عورت تمنا کو سینے سے لگاتے ہوئے مسلسل سوچی جارہی تھی۔۔۔۔۔۔""

کیا ہوا امی آپ کیا سوچ رہی ہیں کہ اپ مجھے اپنے ساتھ نہیں لیں گے جانا چاہتی۔۔۔۔

میری جان بس میں جلدی ہی اپنے بیٹے سے بات کرتی ہوں اور تمہیں یہاں سے اڈاپٹ کر کے اپنی بیٹی بنا کر اپنے گھر لے جاؤں گی۔۔۔

پکا نا امی اپ مجھے یہاں پر چھوڑ کے تو نہیں جائیں گی نا میں اپ کے پاس ہی رہنا چاہتی ہوں۔۔۔

نہیں میری جان تم ہمیشہ میری بیٹی بن کے رہو گی تمہاری انکھیں۔۔۔تمہارے ہونٹ۔۔۔اس عورت کی ذہین میں ایک خوبصورت لڑکی کا چہرہ گھوما۔۔۔اہہہ۔۔۔۔میرا بچہ اس عورت نے دوبارہ سے تمنا کو اپنے سینے سے لگایا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی اگر تم اس کی بیٹی ہوئی تو میں تمہیں ہمیشہ سینے سے لگا کر رکھوں گی تمنا۔۔۔۔

اچھا امی اپ کو پتہ ہے میری ایک دوست ہے وہ بھی بہت اچھی ہے۔۔۔

اچھا تو دوستیں بھی بن گئی ہیں چلو اچھی بات ہے اچھا تو میری بیٹی کو بڑے ہو کر کیا بننا ہے تم مجھے پہلے ہی بتا دو کیونکہ میں تمہارے لئے اتنے سارے پیسے جمع کر لوں کہ میری بیٹی کو یہ بننا ہے تو میں تمہارے خوب سارے پورے کرو گی۔۔۔۔۔

امی اپ کا کیا خواب ہے کہ میں کیا بنوں ویسے جب میں چھوٹی تھی نا تو مجھے گندے لوگوں کو مارنا بہت پسند تھا اور اپ کو پتہ ہے کہ میرا نا بھائی کے ساتھ ساتھ ایک دوست بھی ہوا کرتا تھا اس کا نام مجھے صحیح سے یاد نہیں ارہا ہے امی لیکن وہ بھی بہت اچھا تھا میں چاہتی تھی وہ صرف میرا دوست بن کے رہے لیکن پتہ نہیں وہ بھی بھائی کے ساتھ کہیں گم ہو گیا ہے یہ کہتے ہوئے تو تمنا کی انکھوں سے انسو نکلے۔۔۔۔""

نہیں نہیں تمنا رو نا نہیں میری جان اگر تو وہ تمہارا دوست سچا ہوا تو ایک نہ ایک دن تمہیں ضرور ملے گا تم رو نہیں تو تم نے مجھے بتایا نہیں تم نے کیا بننا ہے بڑے ہو گئے۔۔۔

امی مجھے نا پولیس میں جانا ہے مجھے نہ گندے لوگوں کو مارنا پسند ہے گولی چلانا پسند ہے تو میں پولیس میں جاؤں گی۔۔۔

ہاہاہامیری جان انشاءاللہ تم ضرور جانا ٹھیک ہے میں تمہارا یہ خواب ضرور پورا کروں گی اس عورت نے تمنا کی ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

تمنا میں چلتی ہوں اب کافی دیر ہو گئی ہے تمہارے پاس اتے ہوئے تو پھر ملنے اؤں گی۔۔۔

ٹھیک ہے پکانا امی اپ مجھ سے ملنے ائیں گی نا میرا دل بہت گھبرا رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے اپ ابھی جائیں گے تو واپس ہی نہیں ائیں گی ایسے مت جائیں نا آپ میرے پاس رک جائیں نا امی۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو تمنا کچھ نہیں ہو گا مجھے نہ ہی تمہیں انشاءاللہ میں تم سے دوبارہ ضرور ملنے اؤں گی۔۔۔

وہ عورت اٹھی اور دوبارہ سے تمنا کے گال پر بوسہ دیا اور دروازے کی طرف جانے لگی جب تمنا کی انکھوں سے انسو نکلے تو اس عورت نے دوبارہ سے مڑ کر تمنا کی جانب دیکھا اپنا بہت سارا خیال رکھنا تمنا اور ہمیشہ ذہن میں رکھنا کہ تمہاری امی تم سے بہت پیار کرتی ہیں میں تمہیں جلدی ہی اپنے پاس لے اوں گی کہتے ہوئے وہ عورت یتیم خانے کا دروازہ پار کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

کاش امی آپ مجھے اپنے ساتھ لے جاتی تمنا بھی بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تانیہ نے جب دیکھا کہ طہام بھی گھر پر نہیں ہے دل بھی سکول گئی ہوئی ہے اور کہہ بھی گھر پہ نہیں ہے تو وہ امنہ کے کمرے میں گئی اور ان کے الماری کی چابی ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔

ایک تو پتہ نہیں کیا کیا کرنا پڑ رہا ہے کیا مصیبت پڑی تھی تانیہ تمہیں یہ سب کرنے کی اب وہ دھمکا رہا ہے میں اتنے زیادہ پیسے اسے کہاں سے دوں تم تانیہ غلط کاموں میں پڑ گئی تھی اور اب ایک لڑکا اسے وہ دھمکیاں دے رہا تھا اور 10 لاکھ روپیہ مانگ رہا تھا اگر تانیہ نے وہ دس لاکھ نہیں دے گی تو وہ اس کی تصویریں سوشل میڈیا پر پوسٹ کر دے گا۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں خالہ اپنی چابی کہاں پر رکھتی ہیں خالہ کے انے سے پہلے پہلے مجھے یہاں سے زیور لے کر جانا ہے اگر پیسے مل گئے تو پیسے لے جاؤں گی ورنہ وہ تو کچھ اور ہی کر دے گا کمینہ انسان دل کر رہا ہے اسے گولی مار دوں تانیہ چابی ڈھونڈتے ڈھونڈتے بڑبڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی جب ایک ڈرار میں سے اسے چابیاں مل گئی شکر ہے چابیاں مل گئی اس نے جلدی سے لاکر کھولا اور اندر دیکھا جہاں پر کافی زیادہ سونا پڑا ہوا تھا اور پیسوں کی دھتیاں پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

خالہ نے تو کافی زیادہ زیور اور پیسے جمع کر کے رکھے ہوئے ہیں بڑی اسامی ہیں خالہ بھی تانیہ دل ہی دل میں جل بھون گئی تھی میری ماں ساری زندگی لندن رہ کر اتنا پیسہ نہیں اپنے پاس رکھ سکی جتنا خالہ کے پاس ہے خیر اتنا سارے پیسوں میں آگر تھوڑا سا پیسے کم ہوں بھی گئے تو کون سا کسی کو پتہ چلیں گے اس نے تھوڑے سے پیسے اور تھوڑا سا زیور نکال کر جلدی سے پوٹلی میں ڈالیں اور واپس چابی رکھ دی۔۔۔۔۔"""

اس نے جلدی سے پوٹلی کو اپنے ہاتھوں میں دبایا اور کمرے سے باہر نکلنے لگی جب سامنے دیکھا تو امنہ بھی کمرے میں ارہی تھی۔۔۔۔۔۔

تانیہ تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو جبکہ اپنی خالہ کو دیکھ کر تانیہ کے سٹی پٹی گم ہوئی تھی اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا تانیہ نے اپنا پوٹلی والا ہاتھ جلدی سے کمر کے پیچھے کر لیا۔۔۔

امنہ تانیہ کے اڑے رنگ دیکھ کر حیران ہوئی تانیہ کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو اور تم پیچھے کچھ چھپا رہی ہو۔۔۔

ک۔۔ک۔۔کچھ نہیں خالہ کچھ نہیں۔۔۔۔خالہ اپ اپ اگئی آپ ظ کدھر گئی تھی تانیہ اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے امنہ سے پوچھنے لگی جب کہ امنہ کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا۔۔۔۔۔۔"""

ہاں میں نے تو انا تھا کیوں تمہیں میرا انا کچھ اچھا نہیں لگا کیا امنہ نے ایک نظر اس کے کمر کے پیچھے ہاتھ کو دیکھا اور پھر تانیہ کو دیکھا۔۔۔

نہیں خالہ اپ کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ کا گھر ہے اپ کا کمرہ ہے اپ ائے اچھا میں چلتی ہوں میں بس اپ کو دیکھنے ائی تھی کہ اب ابھی تک ائی کہ نہیں اس سے پہلے کہ تانیہ کمرے سے جاتی امنہ نے جلدی سے تانیہ کا ہاتھ پکڑ لیا جیسے ہی امنہ نے تانیہ کا ہاتھ پکڑ اس کی پوٹلی زمین پر گر گئی اور وہ زمین پر گرتے ہی کھل کر پیسے اور زیور باہر گر گیا۔۔۔"""

تانیہ تو زیور اور پیسوں کو نیچے گرتا دیکھ ہکا بکا ان کو دیکھ رہی اور امنہ کا بھی یہیں حال تھا اس نے حیرانگی سے پہلے زیور پیسوں کا دیکھا پھر تانیہ کو دیکھا جس کا چہرے کا رنگ ایک ارہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔۔۔ت۔۔۔تانیہ یہ تم چوری کر کے میرے کمرے سے جا رہی تھی امنہ کو بے حد غصہ ارہا تھا۔۔۔

نہیں خالہ ایسی بات نہیں ہے یہ یہ میرے پیسے اور میرے زیور ہیں تانیہ کا کچھ اور سمجھ نہ ائے تو وہ اس نے اور جھوٹ بول دیا۔۔۔

تم جھوٹ بول رہی ہو تانیہ یہ زیور میرا ہے امنہ نے نیچے ہو کر اپنا ہار اور اور انگوٹھیاں اٹھائیں تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو یہ تمہارا بلکہ یہ میرا ہے تمہیں بالکل بھی شرم نہیں ہے تانیہ یہ چوری کرتے ہوئے میرے کمرے سے۔۔۔۔

امنہ نے آگے بڑھتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ تانیہ کے چہرے پر مارا اور یہ پہلا تھپڑ تھا جو امنہ نے تانیہ کا چہرے پر مارا تھا تانیہ نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اپنے خالہ کی جانب دیکھا اسے بھی غصہ ایا اسے کسی بھی طریقے سے یہ پیسے اور زیور چاہیے تھا اس نے ایک نظر زیور اور پیسوں کو دیکھا تو اس نے امنہ کو دھکا دیا جسے امنہ دو قدم دور ہوئی اور اس کا اچانک سے پیر مڑا اور اپنے پیر مڑنے کی وجہ سے وہ نیچے گری۔۔۔۔۔۔

ایک کراہ امنہ کے منہ سے نکلی تھی تانیہ تو امنہ کے گرنے سے اور پکڑے جانے کی وجہ سے اتنی ڈر گئی تھی کہ اس سے کچھ اور سمجھ ہی نہیں ائی تھی جلدی سے پیسے اور زیور اٹھایا اور جلدی سے باہر نکل گئی اسے کسی طریقے سے اسے پیسہ دینے تھے اس نے اس نے اپنی خالہ کا بھی لحاظ نہ کیا اور چلی گئی۔۔۔۔۔"""""

تانیہ م۔۔امنہ تانیہ کو اوازیں دیتی رہ گے اس سے تو اٹھنے بھی نہیں ہو رہا تھا اپنے اپ کو مشکل سے سنبھالتے ہوئے وہ اٹھی اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی اور انکھوں سے انسو نکلنے لگے وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تانیہ اس کے کمرے سے چوری کر سکتی ہے اسی کیا مجبوری تھی کہ وہ چوری کر گئی الٹا اسے گرا بھی گئی اور بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔"""

"""----------

ضمار دوبارہ سے بلیک محل جانے کے لیے گھر سے نکلا تھا کیونکہ اسے کل ہی احساس ہو گیا تھا کہ عرشیہ اور دایہ اس سے کافی ناراض ہیں عاشر کو مارنے پر اسی لیے وہ دوبارہ سے اپنے گھر جا رہا تھا ویسے بھی اس کا امید سے کافی دل اداس ہو گیا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ راستے سے جا ہی رہا جب اس کی گاڑی سے ایک عورت کی ٹکر ہوئی اس سے پہلے کہ اس عورت کو زیادہ چوٹیں لگتی ضمار نے جلدی سے گاڑی روکی بس گاڑی اس عورت کو ہٹ ہی کی تھی لیکن شاید وہ کچھ زیادہ ہی مصیبت میں تھی وہ گرتے ہی بے ہوش ہو چکی تھی ضمار نے انہیں ہوش دلانے کی کوشش کی لیکن اسے ہوش نہیں ارہا تھا ضمار نے جلدی سے اس عورت کو گاڑی میں ڈالا اور ہاسپٹل کی جانب لے گیا۔۔۔۔۔

ہاسپٹل میں جاتے ہی ڈاکٹروں نے دیکھا تو اس کا بی پی لو ہوا تھا اپ کی پیشنٹ کا بی پی لو ہوا تھا انہیں کچھ بھی نہیں ہوا سب کچھ ٹھیک ہے انہیں ہوش اجایے گا تھوڑی دیر میں اپ ان سے مل سکتے ہیں ڈاکٹر یہ کہہ کر چلا گیا جب ضمار اس عورت کے ہوش میں انے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد اس عورت کو ہوش اچکا تھا ضمار کو جب پتہ چلا تو وہ اس عورت کے پاس اندر گیا جو اب اٹھ کر بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے انٹی اپ ٹھیک تو ہے نا آپ کیوں رو رہی ہیں اپ کہاں جا رہی تھی کچھ بتائیں گے مجھے اس عورت نے ضمار کو دیکھا نہ جانے کیوں اس عورت کو ضمار میں عجیب سی کشش محسوس ہوئی بیٹا کیا تم میری مدد کر سکتے ہو۔۔۔۔

جی انٹی مجھے بولیں اپ کو کیا مسئلہ ہے مجھ سے جو ہوا میں اپ کی مدد کروں گا اپ کو کچھ پیسے چاہیے کیا۔۔۔۔

نہیں نہیں بیٹا مجھے پیسے نہیں چاہیے مجھے انصاف چاہیے کیا تم مجھے انصاف دلاؤ گے۔۔۔۔

کیا مطلب انٹی کیسا انصاف کیا ہوا ہے مجھے بتایئے کھل کے بتایئے میں اپ کی مدد ضرور کروں گا ضمار کو کچھ برا ہونے کا احساس ہوا تو وہ مزید بے چینی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

بیٹا میری ایک 15 سالہ بیٹی تھی وہ بہت ہی زیادہ خوبصورت تھی اس کا نام عائشہ تھا وہ کالج جایا کرتی تھی اکثر جب وہ کالج سے ایا کرتی تھی تو اس کے چہرے پر ڈر خوف ہوا کرتا تھا میں نے اس سے کتنی مرتبہ پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے لیکن وہ مجھے بتاتی ہی نہیں تھی ایک دن میں جب اسے کالج میں چھوڑنے گئی تو ایک لڑکا اس کا پیچھا کیا کرتا تھا جب چھٹی ہوا کرتی تھی تو بھی اس کا پیچھا کیا کرتا تھا وہ اسی سے ڈرا کرتی تھی۔۔۔۔۔"""""

میں نے ایک دو دفعہ اس لڑکے کو منع بھی کیا لیکن وہ شاید کوئی بڑے رئیس زادے کا بیٹا تھا اس لیے اس نے مجھے بھی دھمکانا شروع کر دیا کہ وہ ایک دن میری بیٹی کو اٹھا کر لے جائے گا اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا میں نے ڈر کے مارے اپنی بیٹی کو کالج جانے سے روک دیا لیکن اس نے پھر بھی پیچھا نہیں چھوڑا اور میرے گھر اکر مزید تنگ کرنے لگا وہ کہتا تھا کہ اسے ہم غریبوں کو تنگ کرنے میں مزہ اتا ہے ورنہ وہ میری بیٹی جیسی کئی لڑکیاں منٹوں میں اغواہ کر کے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے میں اس ڈر سے وہ محلہ بھی چھوڑنے کے لیے راضی ہو گئی تھی میری بیٹی تو ڈر ڈر کے زندگی گزار رہی تھی وہ عورت روتے روتے ضمار کو ساری بات بتا رہی تھی۔۔۔۔"""

پھر کیا ہوا انٹی مجھے کھل کے بتائیں۔۔۔۔۔۔

ایک دن بیٹا میری بیٹی کے پیپر سٹارٹ ہو گئے تھے اور پھر وہ کالج گئی تو وہ واپس نہیں ائی میں اس رئیس ازادے کے گھر میں بھی گئی تھی اس گھر میں مجھے میری بیٹی کی چیخوں کی اوازیں بھی ارہی تھی لیکن اس نے صاف منع کر دیا کہ اس سے نہیں پتہ کہ میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔۔۔"""""

میں نے اسے بولا بھی تھا کے مجھے میری بیٹی کی چیخوں کی اوازیں ارہی ہے لیکن وہ ہنسنے لگا اور اس نے مجھے اٹھا کر اپنے اس محل سے باہر پھنکوا دیا۔۔۔۔"""

میں نے بہت کوشش کی کہ میں اپنی بیٹی کو ان درندوں سے بچا سکوں لیکن میں نہیں بچا سکی اور رات کو ہی انہوں نے میری بیٹی کو مار کر میرے دروازے کے باہر پھینک دیا میں بہت روئی چیخی چلائی لیکن کسی نے میری اواز نہیں سنی سب لوگ ان سے ڈرتے تھے اور کوئی بھی ان کے اگے بولنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔"""""

جوان بیٹی انہوں نے مار دی مجھے انصاف چاہیے تھا میں پولیس اسٹیشن گئی اور وہاں پر اس کے خلاف جیسے ہی رپورٹ درج کروانی چاہیے لیکن انہوں نے اس کا نام سنتے ہی مجھے جانے کے لیے کہہ دیا اور یہ کہہ کر مجھے بھیج دیا کہ وہ بڑے لوگ ہیں ہم ان کے اگے ہاتھ نہیں ڈالتے۔۔۔۔

اور میں ابھی وہاں پولیس اسٹیشن سے ہی ارہی تھی کہ بڑے لوگ کسی بھی لڑکی کو ایسے جان سے مار کر پھینک دیا کرتے ہیں ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہوتا وہ عورت اپنے انسو صاف کرتے ہوئے ضمار کو امید بھری نظروں سے دیکھنے لگی اور یہ سب سنتے ضمار کی رگیں پھولی تھیں غصے سے اس کی دماغ کی رگیں پھٹنے والی ہو گئی تھی اس کا چہرہ لال سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔"""

انٹی مجھے ذرا اس کا نام بتایئے گا اپ کو انصاف ضرور ملے گا جس دن اپ کو انصاف ملے گا اس دن اپ مجھے دعا ضرور دیجئے گا ضمار نے اپنے نم ہوتی انکھوں کے ساتھ اس عورت کو کہا کیونکہ کسی بھی لڑکی کے ساتھ کچھ ایسا ہوتا تھا تو اسے اپنی تمنا یاد اجاتی تھی اور اس کی انکھیں خود بخود نم ہو جایا کرتی تھی۔۔۔"""

بیٹا وہ ہمارے کمشنر صاحب جس کا نام الطاف حسین ہے اس کا بیٹا رضا اس نے ہی میری بیٹی کو مارا ہے۔۔۔۔

ضمار کو تو پہلے ہی پولیس والوں سے نفرت تھی اب تو یہ سن کر اور ہی نفرت ہونے لگ گئی تھی انٹی اپ بالکل بھی فکر مت کریں تین دن کے اندر اندر اپ کو اور اپ کی بیٹی کو انصاف مل جائے گا یہ میرا اپ سے وعدہ ہے۔۔۔۔۔

بیٹا کیا تم پولیس میں ہو کون ہو تم جو تم میری مدد کرو گے اگر انہوں نے تمہیں بھی مار دیا تو وہ عورت ڈرتے ہوئے زمار سے کہنے لگی۔۔۔۔۔"""

انٹی اپ میری فکر مت کریں مجھے کچھ بھی نہیں ہو گا ائیں میں اپ کو گھر تک چھوڑ اتا ہوں اچھا بیٹا اپنا خیال رکھنا اور میں اپنی بیٹی کے انصاف کا انتظار کروں گی یہ کہتے ہوئے وہ عورت بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور ضمار کے ساتھ چلی گئی ضمار نے اس عورت کو گھر میں اتارا اور واپس بلیک محل اگیا۔۔۔۔"""

"""----------

دوسری جانب دل گھر میں داخل ہوئی تو اس کا دل کیا کہ وہ امی سے ملے وہ امنہ کے کمرے میں گئی تو امنہ اپنا پاؤں پکڑ کر بیڈ پر بیٹھی تھی انٹی کیا ہوا ہے اپ کو یہ یہ اپ کو پاؤں پر کیا ہو گیا پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے دل جلدی سے امنہ کے پاس جا کر بیٹھی

"""-----

کچھ نہیں بیٹا وہ بس میں ابھی باہر سے ائی تھی تو گر گئی تھی اس لیے چوٹ لگ گی۔۔۔۔

امی اپ اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی ہیں دیکھیں لگتا ہے پاؤں سوجھ گیا ہے رکیں میں اپ کے لیے گرم گرم دودھ لے کر اتی ہوں اور اس میں ہلدی بھی ڈال کے لے کے اتی ہوں۔۔۔۔

ارے دل تو بڑی سمجھدار ہو گئی ہے تمہیں کس نے بتایا کہ دودھ میں ہلدی ڈال کر پیتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ امی میری امی دیا کرتے تھے ناجب بھی میں جس کو چوٹ لگا کرتی تھی اسی لیے اچھا بھی میں لے کر ائی تھی پھر ہم ڈھیر ساری بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں دل وہاں سے گئی تو امنہ کو دل بہت پیاری لگی اور پھر سے اس کا ذہن تانیہ کا خیال ایا تم نے اچھا نہیں کیا تانیہ ابھی تمہارا کیف کو نہیں بتاؤں گی لیکن مجھے تم سے پوچھنا ہے کہ کیا مجبوری تھی کہ تم نے زیور اور پیسے چڑائے اور مجھے بھی گرا کر چلی گئی امنہ اب یہیں سوچ رہی تھی جب دل کمرے میں اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا یہ لے امی پی کے امنہ نے دودھ کا گلاس پکڑا اور پی لیا۔۔۔۔۔

امی اپ کے پاؤں کی مالش کر دوں دل نے اہستہ سے امنہ کھاؤں پاؤں پکڑا جب امنہ نے دل کا ہاتھ پکڑ لیا نہیں دل اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے بس اب تھوڑی دیر ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جائے گا دل امنہ کی بات سنتے کمرے میں چلی گئی تو امنہ بھی لیٹ گئی اسے اب تانیہ کے انے کا انتظار تھا وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔۔"""

""""----------

جب سے اس عورت کی باتیں سنی تھی اس کا تو دماغ ہی گھما ہوا تھا اس نے بلیک محل اتے ہی سب سے پہلے اپنے ادمیوں کو رضا کے بارے میں انفارمیشن اکٹھی کرنے کے لیے کہا تو اس کے ادمی اپنے اپنے کام پر لگ گیا جب ضمار لاؤنج جو میں رکھے صوفے پر جا کر بیٹھا۔۔۔

داید عرشیہ کہاں تم لوگ ضمار نے دونوں کو اوازیں دی تو دونوں کمرے سے باہر نکلے ان کے ہاتھوں میں امید تھی ارے میرا بچہ میں نے اپنے بچے کو بہت یاد کیا ضمار نے امید کو پکڑا اور اس کے گال پر اپنے دانتوں سے کاٹی کی اور اس کے نرم و نازک گالوں پر ضمار کے دانتوں کے نشان بن گیا امید نے اپنی نیلی انکھیں کھول کر ضمار کو دیکھا میری بیٹی تو اتنی بڑی ہو گی ایک سال کی ہونے والی اس کی برتھ ڈے بھی انے والی ہے تو میں چاہ رہا تھا کہ اس کی پہلی سالگرہ ہے کیوں نہ دھوم دھام سے منائی جائے داید اور عرشیہ کو دیکھ کر کہنے لگا جب کہ وہ دونوں ضمار کو دیکھ کر چپ تھے۔۔۔۔

تم دونوں کو کیا ہو گے تم دونوں منہ پھلا کر کیوں بیٹھے ہوئے مجھ سے ناراض ہو گیا۔۔۔

ہم تم سے ناراض ہوں یا نہ ہو تم میں سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے ضمار عرشیہ نے بے روحی سے کہا تو ضمار نے اپنی انکھیں چھوٹی کر کے عرشیہ کو دیکھا تمہیں کیا لگتا تھا وہ عاشر جس کو قتل کرنے سے تم مجھ سے ناراض ہو رہی ہو اور تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کہ کیا میں نے جو کیا وہ ٹھیک کیا۔۔۔

تم نے جو کیا وہ ٹھیک کیا ہو گا لیکن ہمیں وہ ٹھیک نہیں لگا اس لیے ہم تم سے ذرا سا ناراض ہے خیر اس بات کو جانے دو ہم اس بارے میں بحث نہیں کرنا چاہتے پرسوں میری امید کی برتھ ڈے ہے ایک سال ہو گیا ہے اسے یہاں پر ائے ہوئے اور اسے میں اغواہ کر کے لے کرایا تھا لیکن مجھے نہیں پتہ تھا یہ میری زندگی کی سب سے قیمتی چیز بن جائے گی ضمار نے پھر سے امید کو دیکھ کر کہنے لگا امید تو ضمار کی کبھی داڑھی سے کھیلتی تو کبھی بالوں کو پکڑتی۔۔۔۔

ہاں ایک سال ہو گیا ہے امید کو ہمارے پاس ائے ہوئے وقت کے گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

ہاں بہت گزرنے کا واقعہ پتہ نہیں چلا اور تمنا کو ہم سے بچھڑے ہوئے چار سال ہو گئے ہے ضمار نے پھر سے کہا تو عریشی نے داید کو دیکھ کر جو تمنا کا یہ سنتے پھر سے سیڈ ہو گیا تھا۔۔۔"""

لیکن اس دفعہ دائید نے کوئی بھی ری ایکشن نہیں دیا اچھا تو پھر پارٹی میں کس کس کو بلانا ہے عرشیہ نے پھر ضمار سے پوچھا اتنے لوگوں کو نہیں اگر تمہاری عرشیہ کچھ دوستیں ہیں تو نے بلالو کچھ میرے دوست ہیں میں انہیں بلالیتا ہوں دائید بھی کچھ اپنے دوستوں کو بلالے گا میں چھوٹی سی پارٹی کریں گے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں بھی بلالوں گی تمہارے دوست بھی ہو تو بلالینا ٹھیک ہے کیونکہ ہماری بیٹی کی پہلی سالگرہ ہے تو ہم چاہتے ہیں دھوم دھام سے منایا جائے۔۔۔

ٹھیک ہے عرشیہ میں کرلوں گا اب وہ تینوں بیٹھے برتھ ڈے کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔۔۔

"""""----------

دائید اور عرشیہ امید کو لیے اپنے کمرے میں چلے گئے جب ضمار اپنے کمرے میں چلا گیا اور ایک الماری میں سے جا کر ایک فریم نکالا۔۔۔

اس فریم میں ایک عورت ایک ادمی اور ایک چھوٹی سی بچی کی تصویر تھی اور ساتھ میں ضمار کھڑا تھا امی ابو میں اپ کو بہت یاد کرتا ہوں اب کیوں اتنی جلدی مجھے چھوڑ کے چلے گئے امی بواپ کو پتہ تھا نا اپ کے بعد اپ کا بیٹا اکیلا ہو جائے گا لیکن اپ نے پھر بھی میری بات نہیں مانی اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔۔

اور اپ کے جانے کے بعد تمنا بھی مجھے چھوڑ کے چلی گئی اپ کو پتہ ہے امید میری بیٹی بن گئی ہے وہ بہت پیاری ہے اپ ہوتے نا تو اپ کو ابھی اس پر بہت پیار انا تھا اس تصویر میں ایک نیلی انکھوں والی لڑکی اور اس کے پاس اسے اپنے بازوؤں کے گرد حصار باندھے ایک خوبصورت نوجوان تھا اور ساتھ میں چھوٹی سی چھ سے سات سال کی لڑکی اور ساتھ میں ضمار کھڑا تھا اس تصویر کو دیکھ کر ضمار کی انکھوں سے انسو ٹوٹ کر باہر نکلے ایک وہیں تو تھی ان کی یاد اس کے ماں باپ اس کی تمنا کی یاد میں صرف وہ تصویر ائی لو یو امی ابو ضمار نے اپنے لب اس تصویر پر رکھے اور دوبارہ سے کمرے سے چلا گیا کیونکہ اسے لبابہ کے پاس بھی جانا تھا۔۔۔۔۔"""

"""----------

وہ ارہا تھا عرشیہ کے مقابل اتے اس نے اپنی آنکھیں عرشیہ کی سنہری آنکھوں میں ڈالی وہ نا چاہتے ہوئے بھی اسے اپنے قریب محسوس کر رہی تھی جیسے وہ اس کے قریب آئے گا تو وہ کچھ کر بیٹھے گی۔۔۔۔

سنہری۔۔۔۔""وہ آنکھیں بند کئے لیٹی تھی چہرے پر پسینے کی قطرے نمودار ہوئے لیکن وہ اپنی آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی

"""۔۔۔۔

سسسس۔۔ سسٹر ینجر۔۔۔۔ عرشیہ کی زبان سے نکلا۔۔۔"""

ہاں سنہری کا سٹر ینجر۔۔۔۔آپ کو میں یاد ہو نا بھول تو نہیں گیں نا مجھے۔۔۔"""

لیکن میں تمہیں دیکھ کیوں نہیں پا رہی ہو کون ہو تم۔۔"""

جس دن اپ کو مجھ سے محبت ہو گی اس دن میں آپ کے سامنے آؤ گا ایک سفید سی روشنی نے عرشیہ کے اوپر جھکاؤ کیا ان کے

درمیان ایک انچ کا فاصلہ نہیں تھا۔۔۔"""

نہیں مجھے تم سے کبھی محبت نہیں ہو گی عرشیہ نے اسے خیالوں میں ہی دور کرنا چاہا چہرے ہے پسینے کی قطرے اب حد سے زیادہ ہو

گیے تھے وہ بے چین ہو رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے سچ میں اس کے اوپر کوئی جھک رہا ہے اور وہ اسے دور نہیں کر پا رہی ہے

"""۔۔۔۔

سنہری۔۔۔۔"""اس کی آواز عرشیہ کو اپنے کانوں میں پڑتی ہوئی محسوس ہوئی آئی لو یو سنہری۔۔۔۔ایک پل کو اس کی آواز نم ہوئی

اور وہ پیچھے ہو گیا۔۔۔"""

ایک پل لگا تھا عرشیہ کو آنکھیں کھولنے میں اور وہ گہرے گہرے سانس لیتی اٹھ کے بیٹھ گی۔۔۔"""

افففف۔۔۔۔یہ کیا تھا وو۔۔ووہ۔۔۔سٹر ینجر اب کچھ زیادہ ہی میرے حواسوں پر چھا رہا ہے کون ہے وہ اس کا چہرہ بھی تمہیں نہیں

دیکھ پاتی اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے اس نے داید کی طرف دیکھا اور پھر امید کی طرف جو دونوں سو رہے تھے شکر

ہے یہ ہوا تھا گہرا سانس بھرتے ہوئے ارشیہ پھر سے لیٹ گئی۔۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 58 ❤□❤□

تانیہ ڈرتے ڈرتے گھر تو آگئی تھی اب اس کا حوصلہ امنہ بیگم کے سامنے جانے کا نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ ان کا پیسہ اور زیور لے گئی تھی اور انہیں گرا بھی گئی تھی لیکن تانیہ نے مڑ کے نہیں دیکھا تھا اب وہ کس منہ سے امنہ کے سامنے جاتی۔۔۔۔۔

ایک تو اس لڑکے سے جان چھڑوائی ہے اب خالہ سے کیا بولوں گی خالہ تو مجھ سے بہت غصہ ہوں گی نا لیکن کوئی بات نہیں تانیہ تم ہمت سے کام لینا ہو گا جلد ہی اس گھر میں مجھے راج کرنا ہو گا اس دل کو بھی اس گھر سے نکالتی ہوں اور خالہ کو بھی اپنے قبضے میں کرتی ہوں تانیہ گہرا سانس برتے ہوئے امنہ کے کمرے میں گئی۔۔۔

جہاں امنہ انکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

خالہ۔۔۔۔۔۔تانیہ نے امنہ کو پکارا تو امنہ نے جلدی سے انکھیں کھول کر تانیہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

اب تم یہاں پر کیا کرنے ائی ہو تانیہ جاؤ یہاں سے مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔

لیکن خالہ میری بات تو سنے نا تانیہ جلدی سے امنہ کے پیروں میں جا کر بیٹھ گئی ان کے پیروں کو ہاتھ لگانے لگی خالہ میں مجبور تھی اپ تو جانتی ہیں نا میں کبھی ایسا نہیں کرتی۔۔۔۔۔"""

کیا مطلب تانیہ تم مجبور تھی کیسی مجبوری کہ تم میری ہی کمرے سے میرا زیور اور پیسہ چوری کر کے لے کے جا رہی تھی اور جب میں نے پکڑ لیا تو تم نے مجھے دھکہ دے دیا اور مڑ کے مجھے دیکھا تک نہیں کہ میں زندہ ہوں یا مر گئی۔۔۔۔۔"""

نہیں نہیں خالہ کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ اللہ نہ کرے اپ کو کچھ ہو خالہ میں بڑی مجبور تھی میرا ایک دوست تھا اس نے جان بوجھ کر میری نقلی تصویریں بنالی تھی تو وہ مجھے بلیک میل کر رہا تھا کہ اگر میں نے اسے 10 لاکھ روپیہ نہ دیا تو وہ میرے تصویریں سوشل میڈیا پر وائرل کر دے گا تو اس لیے خالہ میں ڈر گئی تھی تانیہ مگر مچھ کے انسو بہاتے ہوئے امنہ سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

کیا مطلب تمہاری تصویریں کیسی تصویریں تھی وہ اور اگر تمیں اتنا ہے بڑا مسئلہ تھا تم مجھے بتاتی کیف کو بتاتی ہے وہ اسے پکڑتا تم نے زیور پیسہ 10 لاکھ روپیہ اسے دے دیا۔۔۔۔۔

نہیں خالہ وہ بہت بڑے گنڈے ہیں میں نے اس لیے کیف کو نہیں بتایا کہ انہوں نے کیف کو کچھ کر دیا تو پہلے ہی انہوں نے دو سے تین پولیس والوں کو مارا ہے اور میں نہیں چاہتی میری وجہ سے کیف کو کچھ ہو تانیہ اپنے انسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

لیکن تانیہ تم مجھے بتا کر بھی تم مجھ سے پیسے لے سکتی تھی نا کہ تم نے چوری کیوں کی۔۔۔۔۔

خالہ میں ڈر گئی تھی نا پلیز مجھے معاف کر دیں ائندہ ایسے کبھی نہیں کروں گی اب اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو میں اپ سے لے لوں گی پلیز خالہ معاف کر دینا مجھے اور سوری میں نے اپ کو گرا دیا اور اپ کے پاؤں میں چوٹ لگ گئی میں اپ کا پاؤں دبا دوں۔۔۔۔"""

تم پاگل ہو گئی میرا پہلے ہی پاؤں سوجا ہوا ہے کیسے دباؤ گی اور اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے اب رو نہیں میری بھانجی ہو تم میری بہن کی بیٹی ہو ایسے رو مت تم۔۔۔۔

لیکن خالہ اپ نے مجھے دل سے معاف کر دیا نا اپ کیف کو نہیں بتائیں گے نا پلیز خالہ۔۔۔۔"""

اچھا ٹھیک ہے ائندہ تم ایسی کوئی حرکت نہیں کرو گی تو میں کیف کو نہیں بتاؤں گی۔۔۔

اب قسم سے خالہ میں ائندہ ایسی کوئی بھی حرکت نہیں کروں گی بس اپ نا کیف کو مت بتایئے گا مجھ سے بدگمان ہو جائے گا اور اپ کو پتہ ہے نا میں کیف کو پسند کرتی ہوں۔۔۔۔

اب دل اس کی بیوی ہے تانیہ تم کیف کو چھوڑ دو اگر تم چاہتی ہو تو میں کوئی اچھا سا لڑکا دیکھ کے تمہاری ادھر شادی کر دیتی ہوں اور ویسے بھی تمہاری ماں کا کل فون ایا تھا وہ بھی پاکستان انا چاہ رہی ہے۔۔۔

کیا خالہ موم کا انہوں نے مجھے تو نہیں بتایا۔۔۔۔

ہاں تو نہیں بتایا لیکن مجھے کال کی تھی۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں بھی مام سے بات کر کے پوچھ لوں گی اچھا اب خالہ میں جاؤں۔۔۔۔۔"""

ٹھیک ہو نا اب تم لڑکا تمہیں تنگ نہیں کرے گا تصویروں سے اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتا دو ابھی سے تانیہ ہماری عزت پر کہ تمہاری وجہ سے کوئی داغ نہیں انا چاہیے۔۔

نہیں خالہ میں نے اس کا منہ بند کروا دیا وہ نہیں کرے گا چلو ٹھیک ہے تم پہ جا کر ریسٹ کرو میں بھی کرتی ہوں۔۔۔۔

یہ سنتے تانیہ اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ امنہ بھی پھر سے انکھیں موندے لیٹ گئی۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار لبابا کے گھر سے دوبارہ سے بلیک محل ارہا ہے کیونکہ اسے امید کی برتھ ڈے کی تیاریاں بھی کرنی تھی اس کے لوگوں نے رضا کا نمبر بھی لا کر دے دیا تھا ضمار گاڑی میں بیٹھا تو اس نے رضا کو کال کی۔۔۔

ہیلو کون دوسری جانب سے اواز سنتے ہوئے ضمار کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تمہاری موت۔۔۔۔۔""

ضمار نے بس اتنا کہا جب دوسری جانب رضا کی روح ایک پل کو پرواز کر گی۔۔۔۔ کیا مطلب ہے تمہاری موت کون ہو تم ایسا مذاق میں بالکل بھی برداشت نہیں کرتا تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں رضا بھی غصے میں اتا ہوا ضمار سے بولا۔۔۔۔۔

تم مجھے نہیں جانتے کہ میں کون ہوں تم جیسے لوگوں کو موت دینے کا ٹھیکا اٹھایا ہوا ہے میں نے۔۔۔

تو حرامی۔۔۔۔ تو ہے کون ایک دفعہ تو میرے سامنے اتجھے میں بتاتا ہوں۔۔۔۔

میں تمہارے سامنے اگیا نا کہ تمہاری یہ جو بولتی ہوئی زبان ہے نا یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گی اور ویسے بھی جو تم کام کرتے ہو نا تمیں موت دیتے مجھے بہت مزہ ائے گا ضمار نے گھمبیر لہجے میں کہا جب دوسری جانب ضمار کا لہجے یہ سن کے رضا کے سٹی پٹی گم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تو مجھے نہیں جانتا کہ میں کون ہوں میں منسٹر الطاف حسین کا بیٹا ہوں بیٹا۔۔۔۔

میں تم جیسے کتوں اور تم جیسے کتوں کے باپ کو اچھی طرح جانتا ہوں لیکن تم سب کتے مجھے اچھی طرح جانتے ہیں میں ہوں بلیک شیڈو نام تو سنا ہو گا اور نام سنتے ہی تمہاری شلوار بھی گیلی ہو گئی ہو گی ضمار کے لہجے میں صاف مسکراہٹ تھی تنز بھری مسکراہٹ۔۔۔

کے دوسری جانب بلیک شیڈو کا نام سنتے ہی رضا کے جسم میں ایک جھرجھری سی پیدا ہوئی تھی بلیک شیڈو کو کون نہیں جانتا تھا بلیک شیڈو کو روزانہ تو خبریں ائی ہوتی تھی بلیک شیڈو نے اسے مار دیا اسے مار دیا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے اب تم اچھے سے جان چکے ہو گے کہ میں کون ہوں اور تم سے کیا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔""

ک۔۔کی۔۔ا۔۔۔۔ کیا چاہتے ہو تم مجھ سے اور مجھے کال کیوں کر کے تم دھمکا رہے ہو۔۔۔۔

بلیک شیڈو صرف کسی کو دھمکاتا ہی نہیں ہے وہ دھمکیاں نہیں دیتا وہ میں جو چاہتا تو وہ تمہاری جان ہے تمہیں بڑا غرور ہے نا تمہارے باپ اور تمہارے باپ کی پاور پر ویسے تو میں کسی کو مارنے سے پہلے اس سے پوچھتا نہیں ہوں لیکن میں تمہیں مارنے سے پہلے تمیں بتا رہا ہوں کہ تمہاری دو دن کے اندر اندر تمہاری موت ہونے والی ہے اگر اپنے اپ کو بچا سکتے ہو تو بچا لو چاہے تم اپنے باپ کو اپنے باپ کی پاور بھی استعمال کر لینا تمہیں میرے ہاتھوں سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔۔۔

تم اپنی بکواس بند کرو بلیک شیڈو ہو تم ابھی مجھے میرے باپ کی پاور کو جانتے نہیں ہوں۔۔۔۔

جانتا ہوں بہت اچھے سے جانتا ہوں تم جیسے ح****۔۔۔کتوں کو جو لڑکیوں کی عزت کو اچھال کر انہیں موت کے منہ میں پہنچا کر کھلے عام گھوم رہے ہیں تو تم تم لوگ جیسے کتوں کو پٹاڈالنا مجھے اچھے سے اتا ہے دو دن ہیں تمہارے پاس دو دن میں جو بھی ہو سکے تم اپنے اپ کو بچانا چاہتے ہو تو بچالو یہ کہتے ہوئے ضمار نے کال بند کی۔۔۔۔

ضمار نے جیسے ہی کال بند کی رضا کو تو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں سنائی دینے لگی نہیں نہیں بلیک شیڈو کو میں اپنا تو کبھی نہیں پہنچنے دوں گا یہ کہتے ہوئے وہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا۔۔۔۔"""

"""""----------

ضمار جیسے ہی اپنے بلیک میل کی طرف جا رہا تھا اسے راستے میں ارقم کھڑا ہوا نظر ایا جس کی شاید گاڑی خراب ہو گئی تھی ضمار اس کے پاس رکا۔۔۔۔

ہیلو ارقم کیسے ہو اپنے پیچھے کسی کی اواز سنتے ارقم نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے ضمار تھا۔۔۔۔۔

اووو ضمار میں ٹھیک تم سناؤ تم کیسے ہو ارقم نے خوشی سے ہاتھ ملاتے ہوئے ضمار کو کہا۔۔۔۔۔

مین تو ایک دم فٹ ہوں کیا ہوا ہے یہاں تم کیوں کھڑے ہو۔۔۔۔

کچھ نہیں یار بس گاڑی خراب ہو گئی ہے مکینیک کو کال کی ہے وہ تھوڑی دیر تک اجائے گا۔۔۔

اسے تم چھوڑو ڈرائیور تمہاری گاڑی لے اۓ گا تم میرے ساتھ چلو مجھے تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ضمار سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے تم آؤ تو سہی ارقم اپنے ڈرائیور کو کہتا ہوا ضمار کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔"""

کچھ نہیں ہوا ہے ہونا کیا ہے جو میری بیٹی ہے نا امید اس کی برتھ ڈے ہے ٹھیک ہے پرسوں تو تمہیں انا ہی ہو گا۔۔۔

اووو تو امید کی برتھ ڈے ہے یہ تو بہت اچھی بات ہے بہت کیوٹ بچی ہے اور ویسے بھی میری ایک بہت ضروری میٹنگ ہے پتہ نہیں میں اپاؤں گا کہ نہیں۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتا ارقم تم میرے دوست ہو نا اب تم اپنے دوست کی بات نہیں مان سکتے ہو یہ کیسی بات ہوئی۔۔۔

ضمار دیکھو نا۔۔۔

اگر تم نہ ائے تو پھر ہماری دوستی میں ناراضگی اجائے گی جو میں بالکل بھی نہیں چاہتا ابھی ابھی تو ہماری دوستی ہوئی ہے اور تم چاہتے ہو کہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم ناراض مت ہو نا میں اجاؤں گا پکا اجاؤں گا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

تم بہت اچھے ہو ارقم۔۔۔۔۔۔۔"""

ہاں وہ تو میں ہوں اچھا کیوں تمہیں کوئی شک ہے کیا ارقم بھی ہنستے ہوئے کہنے لگا جب ارقم کا افس اگیا۔۔۔

اچھا بس یہاں ہی مجھے اتار دو وہ سامنے میرا افس ہے اور میں ضرور اجاؤں گا ٹھیک ہے۔۔۔۔

اوکے تھینک یو سو مچ اپنا خیال رکھنا ارقم ضمار کی بات سنتے مسکراتے ہوئے اتر گیا اور افس کی جانب چلا گیا تو ضمار بھی بلیک میل کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارقم تو پھر سے اپنی سنہری سے ملنے کا موقع دیکھ کر ہی ہوش ہو گیا تھا وہ جلدی سے اپنے افس میں گیا اور موبائل نکال کر اپنی سنہری کو کال کرنے لگا۔۔۔۔"""

عرشیہ کو پھر سے اس سٹرینجر کی کال اتے ہوئے دیکھ کر اسے رات کا خواب یاد ایا ابھی وہ امید کے ساتھ کمرے میں ہی بیٹھی تھی خواب یاد اتے ہی اس کے ماتھے پر پسینے کے چند بوندیں پھر سے نمودار ہوئی۔۔۔۔۔"""

لیکن بار بار اس کی کال انے پر عرشیہ نے کال اٹھا ہی لی۔۔۔۔

سنہری جلدی کال اٹھا لیا کریں نا یہ کیا بات ہوئی میں اپ سے بات کرنے کے لیے ترستا ہوں اور اپ میری کال ہی نہیں اٹھاتی ارقم تو ایسے بات کر رہا تھا جیسے عرشیہ اس کی بہت ہی اچھی دوست ہو۔۔۔۔"""

دیکھیں مسٹر سٹرینجر نہ تو میں اپ کو جانتی ہوں نہ ہی مجھے اپ سے بات کرنے میں کوئی انٹرسٹ ہے تو میں اپ کی کال کیوں اٹھاؤں اپ فالتو میں مجھے کال کرتے ہیں اور مجھے فالتو میں باتیں کرنے والے لوگ بالکل بھی پسند نہیں ہیں۔۔۔۔"""

اچھا چھوڑیں نہ سنہری میں نہ اپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں اپ جاننا چاہتے ہیں نا میں کون ہوں تو بہت جلد میں اپ کے سامنے انے والا ہوں اور اپ کو پتہ چل جائے گا کہ میں کون ہوں اور میں اس دن اپ کو بتاؤں گا کہ میں اپ سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔

جب کہ اس سٹرینجر کے لہجے میں اپنے لیے بے پناہ محبت اور شدت محسوس کرتے عرشیہ کا دل دھک سے بیٹھا کہ کوئی اس سے اس قدر بھی محبت کر سکتا ہے۔۔۔۔

اچھا واقعی تم مجھ سے ملنے اؤ گے چلو ٹھیک ہے اس دن بھی تمہارا سامنے میں راز کھولوں گی کہ تم مجھ سے محبت کا اظہار کرنے کے قابل ہی نہیں رہو گے عرشیہ نے دل ہی دل میں سوچا کہ وہ اس کے سامنے دا ید کا راز کھولے گی کہ اس کی شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔۔""

ٹھیک ہے سنہری ڈن ہو گیا مجھے اس دن کا بے صبری سے انتظار ہو گا جس دن میں اپ کو امنے سامنے دیکھوں گا یقین کریں اپ کو دیکھنے کے لیے میں صدیوں تک انتظار کر سکتا ہوں بس اپ میرے سامنے ہو تو میں صدیوں تک اپ کو دیکھ بھی سکتا ہوں اپ کی انکھوں میں اپنے لیے بے پناہ محبت دیکھنا چاہتا ہوں سنہری پلیز اپنی انکھوں میں میرے لیے جلدی سے محبت پیدا کر لینا مجھ سے اپ کی یہ بیگانگی نہیں برداشت ہوتی ارقم کے لہجے میں بے بسی محسوس کرتے ہوئے عرشیہ نے لب بھینچے۔۔۔۔۔۔

لیکن مجھے تو اپ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے سٹرینجر میں نے تو اپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ میں شادی کر چکی ہوں۔۔۔

اف ایک تو یہ اپ کا جھوٹ مجھ سے جان چھڑوانے والا لیکن انشاءاللہ جلد ہی اپ کے سامنے اؤں گا ملاقات ہوتی ہے پھر ارقم کی اس کی سنہری سے اور سنہری سے اس کی سٹرینجر سے اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا سنہری یہ کہتے ہیں ارقم نے کال بند کر دی تو عرشیہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا اف مین اس کا کیا کروں بس ایک دفعہ اس کو پتہ چل جائے کہ میری شادی ہو چکی ہے جان چھوڑ دے گا میری پھر عرشیہ امید کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔۔""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔""

رضا تو بلیک شیڈو کی دھمکیوں کی وجہ سے ڈر کر پولیس اسٹیشن چلا گیا تھا جہاں کیف اور لبابہ بیٹھے اپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

میڈم مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے رضا اپنے اپ کو معصوم ثابت کرتے ہوئے کیف اور لبابہ کے پاس جا کر کہنے لگا۔۔۔۔

دیکھیں اپ کو اگر کوئی رپورٹ درج کروانی ہے تو اپ باہر جا کر بیٹھیں اس طرح کیبن میں منہ اٹھا کے انے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ہے لبابہ نے اؤ دیکھا نا تو رضا کی بے عزتی کر دی۔۔۔۔۔۔۔

دیکھیں میڈم شاید اپ مجھے جانتی نہیں ہیں میں منسٹر الطاف حسین کا بیٹا ہوں رضا الطاف حسین۔۔۔۔

او تو اپ سر الطاف حسین کے بیٹے ہیں تو اب یہاں پہ کیا کر رہے ہیں اور کیا مسئلہ ہے اپ کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔

میرے بابا ابھی شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں ورنہ میں ان سے ہی بات کرتا جب وہ ائیں گے تو میں ان سے بھی بات کر لوں گا لیکن مجھے ابھی اپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

جی جی بولیں کیا بات ہے۔۔۔۔۔

مجھے اج بلیک شیڈو کی کال ائی تھی یہ کہتے ہوئے رضا نے ساری بات بتائی جو بلیک شیڈو نے رضا سے کی تھی۔۔۔۔

رضا کی بات سنتے وقت کیف اور لبابہ نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔۔۔

سچ کہہ رہے ہو تمہیں واقع ہی بلیک شیڈو کی کال ائی تھی اور وہ تمہیں کیوں مارنا چاہتا ہے لبابہ نے شک کی نگاہوں سے رضا کی جانب دیکھا ضرور اس نے کچھ کیا ہو گا ورنہ بلیک شیڈو کسی بے گناہ کو ماریں وہ سوچ رہی تھی۔۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا ہے بس اس کا کام میرے بابا نے نہیں کیا تھا تو وہ مجھے دھمکیاں دینے پر اگیا ہے کہ وہ مجھے مار دے گا رضا نے جھوٹ بولتے ہوئے کیف اور لبابہ کو شیشے میں اتارنا چاہا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے رضا اپ کو فل پولیس کی طرف سے حفاظت اقدامات کیے جائیں گے ابھی اپ جا سکتے ہیں دو دن ہیں اپ کے پاس اور دو دن میں اپ کو فل سیکیورٹی مل جائے گی۔۔۔۔۔

مجھے کچھ ہو گا تو نہیں نا رضا تو بلیک شیڈو کے باتیں سن کر ہی ڈر گیا تھا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں ہو گا اپ جائیں کیف کی بات سنتے ہوئے رضا اپنے گھر کی جانب چلا گیا جب کے پیچھے لبابہ اور کیف نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا کیا خیال ہے کیف اس دفعہ اگر بلیک شیڈو نے بتا ہی دیا ہے کہ وہ کس کو مارنا چاہتا ہے اور کب مارنا چاہتا ہے تو جال تو بچھانا بنتا ہے نا۔۔۔۔۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو لبابہ پہلے تو اس نے کبھی ہمیں نہیں بتایا کہ وہ کس کو مارے گا کس کو نہیں اگر رضا کو اس نے مارنے کا بتایا ہے تو ضرور اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی بڑی وجہ ہو گی اگر وہ رضا کے لیے جال بچھا رہا ہے تو جال ہم بھی بچھا سکتے ہیں اسے پکڑنے کے لیے۔۔۔۔

اور اسے پکڑنے کے لیے جو مچھلی ہو گی وہ رضا ہو گا رضا کو سیکیورٹی تو ہم دیں گے لیکن بلیک شیڈو کو بھی ہم پکڑ لیں گے پھر کیف اور لبابہ سارے مشن کی تیاری کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے کیف یہ ڈن ہو گیا جو ہم نے فیصلہ کیا ہے اسی پر ہم اتریں گے ویسے بھی بہت بے عزتی ہو گی افیسرز سے ہماری بلیک شیڈو کو پکڑنے کی اب باری ہے اس بلیک شیڈو کی بہت دماغ کھالیا ہے اس نے جتنا اس نے ہمارا دماغ کھایا ہے نا اتنا تو ہم کسی اور مجرم کو پکڑنے پر لگاتے ہو تو ہم ہماری کب تک پر موشن ہو چکی ہوتی لیکن وہ تو پکڑا ہی نہیں جاتا پتہ نہیں کسی ڈیٹھ مٹی کا بنا ہوا ہے وہ تو ایک کالا سایہ ہے نظر بھی نہیں اتا کہ وہ کدھر ہے کدھر نہیں لبابہ پھر سے پینسل پکڑتے ہوئے ٹیبل پر مارنے لگی جب بھی پریشان یا غصے میں ہوتی وہ ایسا ہی کرتی تھی۔۔۔۔۔

اپنا غصہ بیچارے اس ٹیبل پر تو نہ نکالو جب بلیک شیڈو ملے گا نا اپنا سارا غصہ اس پر نکال لینا ٹینشن مت لو میں بھی تین سالوں کا غصہ اس پر اتاروں گا۔۔۔

ٹھیک ہے اب تو بہت بے صبری سے انتظار ہے اسے اپنے ہاتھوں سے مارنے کا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے کیف ابھی میں چلتی ہوں مجھے تھوڑا کام ہے بعد میں بات ہوتی ہے کہتے ہوئے لبابہ اپنے کیبن میں چلی گی۔۔۔۔"""

"""""----------

رات کے وقت دل اپنے ٹیڈی بیر والے کمرے میں بیٹھی تھی جہاں ہر طرف ٹیڈی بیر ٹیڈی پیرز ہیں اور یہ ٹیڈی بیر اس کے ہبی جان نے اس لا کر دیے تھے کمرے کے ہر کونے میں دو دو تین تین ٹیڈی بیئر پڑے ہوئے تھے اور درمیان میں بھی کوئی اس کمرے میں 50 سے 60 ٹیڈی بیئر ہوں گے انہیں دیکھ کر دل کا ابھی بھی دل نہیں بھر رہا تو اس کا دل کر رہا تھا پورا اور کمرہ بھر جائے۔۔۔۔۔

اب ہبی جان ٹیڈی بیئر نہیں لا کر دیتے کتنے تھوڑے سے ٹیڈی بھی لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔

میری جان تمہیں اور کتنے ٹیڈی بیئر چاہیے اس سے پہلے کہ دل کچھ اور کہتی کیف جو جاب سے واپس ایا تھا اپنے کمرے میں دل کو نہ پا کر اسے پتہ چل گیا کہ دل اپنے ٹیڈی بیئرز کے پاس جا کر ہی باتیں کر رہی ہو گی۔۔۔۔

ہبی جان دیکھیں نا کتنے کم کم لگ رہے ہیں اپ میرے لیے ہم نہیں لے کے اتے نا۔۔۔۔

میرے دل میری جان تم خود ایک چھوٹا سا ٹیڈی بیئر ہو تم نے اتنا زیادہ ٹیڈی بیئر کیا کرنے پر مجھے یہ بتاؤ۔۔۔۔

اپ کو پتہ ہے جب اپ نہیں ہوتے نا تو پھر میں ان کو نا اپ سمجھ لیتی ہوں مطلب کہ میں اپنا ہی جان سمجھ لیتی ہوں پھر میں ان سے ڈھیر ساری باتیں کرتی ہوں اپ تو بزی ہوتے ہیں چلے جاتے ہیں تو پھر میں ان سے باتیں کرتی ہوں مجھے نا بہت مزہ اتا ہے ان سے باتیں کرنے کا مجھے لگتا ہے جیسے یہ سب مجھے سن رہے ہیں۔۔۔۔

ارے باپ رے تم نے مجھے ٹیڈی بیئر بنا دیا اور ان ٹیڈی بیئر کو اپنا شوہر بنا دیا گندی بات ہوتی ہے کبھی تم مینا کو اپنا بچہ بنا لیتی ہو اور کبھی ان ٹیڈی بیئر کو اپنا شوہر کیا کرتی ہو تم دل کیف بھی مسکراتے ہوئے دل کو بولا جب دل کیف کی بات سنتے ہیں منہ بناتے اس کی طرف دیکھنے لگی اپ تنگ کرتے رہتے ہیں ہمیشہ۔۔۔۔۔"""""

اچھا دل دیکھو میری بات سنو زمین پر ہی دل کے پاس بیٹھتے ہوئے کیف چونکڑی مار کر بیٹھ گیا اور اس کا چھوٹا سا ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ میں لیتے ہوئے دل کی جانب دیکھنے لگا تمہیں پتہ ہے تمہاری تین دن بعد برتھ دے آنے والی ہے۔۔۔۔۔"""

اوشٹ ہی جان میں اپنی سالگرہ کیسے بھول سکتی ہوں اوشٹ اپ کو یاد ہے میری سالگرہ کتنے اچھے ہیں یہی جان اور میں کتنی گندی اپنی ہی سالگرہ بھول گئی ہوں میں۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔میں اچھا ہوں تو پھر تم مجھے ایک ہگ تو دیتی نہیں ہو اور نہ ہی مجھے کس کرتی ہو۔۔۔

اچھا اپ کو ہگ چاہیے جیسے میں ٹیڈی بیئر کو زور سے ہگ کرتی ہوں ایسے میں اپ کو ہگ کرتی ہوں دل جلدی سے کیف کے گلے لگتے ہوئے زور سے ہگ کر کے جبکہ اپنی ہی چھوٹی سی چار فٹی بیوی کے نرم و نازک جسم اپنے ساتھ لگتے ہوئے دیکھ کر کیف نے سختی سے اپنے انکھیں میچی اف دل تم کب بڑی ہو گی جب جب تم میرے پاس اتی ہو نا ایسے ہی میرا دل دھڑکتا ہے۔۔۔۔"""

اور یہ لیں یہ اپ نے میری سالگرہ یاد رکھی یہ اس کے لیے اچھا سا گفٹ اس کے گال پر کس کرتے ہوئے پیچھے ہو کر بیٹھ گئی اور انکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومین سے کیف کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

تم نے تو مجھے کس کر دی اب میں بھی تمہیں کس کرنا چاہتا ہوں دل کو پکڑتے ہوئے اس نے ٹیڈی بیر کے اوپر ہی گرایا اور خود کیف دل کے اوپر لیٹ گیا جب کیف کو اپنے اوپر لیٹے دیکھ دل کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں اس نے اپنے خشک ہونٹوں کو اپنی زبان سے تر کیا۔۔۔۔"""

ایسے اپنے ہونٹوں کو ترمت کیا کرو دل۔۔دل کرتا ہے ان ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے کر ہی نرم کر دوں لیکن ابھی تم یہ برداشت نہیں کر پاؤں گی ناکیف گہرا سانس بڑھتے ہوئے دل کو کہنے لگا جب کہ دل کو کیف کی باتیں سنتے اس کا دل الگ ہی تار میں دھڑکنے لگا تھا وہ اتنی چھوٹی بچی نہیں تھی اب 14 سال کی ہونے والی تھی وہ کیف کی باتیں وہ اسانی سے سمجھ جایا کرتی تھی۔۔۔۔

ہی جان اپ بھی کتنے گندے ہیں ایسے باتیں مت کیا کرنا مطلب کچھ کچھ ہوتا ہے۔۔۔

کچھ کچھ ہوتا ہے کیا کچھ کچھ ہوتا ہے میرے دل کو کیف اپنے ہاتھ دل کے پیٹ پر پھیرتے ہوئے کہنے لگا جب دل نے گھور کر کیف کو دیکھا ہی جان یہ اپ کے ہاتھ کدھر حرکت کر رہے ہیں اچھی بات نہیں ہوتی جی۔۔۔۔

اچھی بات نہیں ہوتی میں تمہیں بتاتا ہوں اچھی بات نہیں ہوتی کیف نے دل کے پیٹ میں گدگدی کرتے ہوئے کہا جب اپنے پیٹ میں گدگدی محسوس کرتے ہوئے دل کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا اور اب اس کمرے میں کبھی کیف کے قہقے گونجتے اور کبھی دل کے ان ٹیڈی بیئرز کے درمیان یہ دو ٹیڈی بیئر کیف اور دل ہنسی خوشی اپنی زندگی گزار رہے تھے اور یہ جانے بنا کہ یہ ٹیڈی بیر والا کمرہ ایک دن سنسان کمرہ بننے والا تھا۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار بلیک محل ساری تیاری کروا کر اب گھر کی جانب اگیا تھا اب وہ بیٹھے لبابہ اکرم صاحب لڈو کھیل رہے تھے۔۔۔

نہیں نہیں میں جیت گئی جیت گئی۔۔۔۔

ایسے کیسے جیت گئی جیتنا تو میں نے تھا ضمار نے گھور کر لبابہ کی جانب دیکھا۔۔

ایسے میری بیٹی کی جانب مت دیکھو دیکھو نا میری بیٹی جیت گئی میری بیٹی چیٹنگ بھی نہیں کی۔۔۔

انکل میں نے کون سی چیٹنگ کی ہے۔۔۔

اس سے پہلے کے لبابہ کچھ اور کہتی دل اور کیف اور طہام گھر میں داخل ہوئے تھے السلام علیکم ماموکیف نے اندر اتے ہوئے سلام کیا تھا۔۔۔۔

اکرم تو اچانک سے کیف کے اتے ہوئے دیکھ کر حیران ہوا السلام علیکم لبابہ اپی دل جلدی سے جا کر لبابہ کے گلے لگی تھی السلام علیکم راج بھائی کیسے ہیں اپ دل نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے راج سے کہا تو راج کو اس چھوٹی سی لڑکی پر جی بھر کر پیار آیا چھوٹی سی بچی میں

بالکل ٹھیک ہوں تم سنا تم کیسی ہو راج کو دل کو دیکھ کر امید یاد آئی بالکل تمہاری طرح ہی شرارتی ہے امید بھی راج نے دل میں سوچا۔۔۔"""

میں بھی ٹھیک ہوں راج بھائی۔۔۔۔۔

طہام نے بھی اکرم کو سلام کیا تو اکرم نے طہام کو پیار کیا اج کیسے یاد آگئی ماموں کی۔۔۔

یہ دل کی نا تین دن بعد سالگرہ ہے اور اس نے شور ڈالا ہوا ہے کہ ابھی سے تیاریاں کرنی ہیں ابھی سے تیاریاں کرنی ہیں لبابہ کو اور راج بھائی کو جی اور اکرم انکل کو ضرور بلانا ہے تو اس لیے بھئی ہم نے سوچا کہ تین دن بعد سالگرہ کرنی ہے ہم کل چلے جائے گے لیکن اسے کہاں ارام انے والا تھا اسی لیے یہ اج ہی مجھے لے ائی ہے کہ اپ کو انوائٹ کرنا ہے کہ سالگرہ پہ انا ہے۔۔۔۔

او یہ تو بڑی اچھی بات ہے میری چھوٹی سی بیٹی کی سالگرہ ہے کتنے سال کی ہو جائے گی میری بیٹی اکرم نے دل کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں نا 14 سال کی ہو جاؤں گی انکل۔۔۔۔

چودہ سال کے ہو جاؤں گی پھر تو بڑی بڑی ہو جاؤں گی چلو جی اللہ پاک تمہارے نصیب اچھے کریں۔۔۔۔

ایسے ہی بیٹھ کر وہ سب باتیں کرنے لگے اور پھر دل کیف اور طہام کھانا کھاتے ہوئے گھر واپس چلے گئے جب راج اور لبابہ اپنے کمرے کی جانب چلے گئے۔۔۔۔

دل کی سالگرہ ہے نا اس کے لیے اچھا سا گفٹ لے کر جانا ہے ورنہ وہ ناراض ہو جائے گی۔۔۔۔

ہاں اچھا سا گفٹ لے کر جانا ہے لیکن لے کر کیا جانا ہے اپن کو تو کچھ سمجھ نہیں ارہا ہے۔۔۔

کل ہم شاپنگ پہ جائیں گے نا تو اچھا سا گفٹ لے ائیں گے۔۔

اس سے پہلے کہ لبابہ کچھ اور کہتی راج لبابہ کے ہونٹ پر جھکا تھا آپ بہت میٹھی ہیں میڈم اور مجھے اپ کو کس کرنے میں بڑا مزہ انا ہے۔۔۔

بہت گندے ہو پیچھے ہٹو سونے دو مجھے یہ کہتے ہوئے لبابہ بھی لیٹ گی اور اج بھی لیٹ گیا۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 59 ❤□❤□

اج امید کی سالگرہ تھی اور اس بلیک محل کو ضمار نے اتنا خوبصورت سجایا تھا کہ کوئی دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا پنک اور بلیک کلر کے غباروں سے اس نے پورا لاؤنج سجایا ہوا تھا وائٹ بلیک اور پنک کلر کے پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اور اس ٹائم بھی ضمار اکر خود ساری تیاری دیکھ رہا تھا اس نے کچھ اپنے دوستوں کو بلایا تھا کچھ عرشیہ نے اپنی دوستوں کو بلایا تھا اور دائد نے بھی اپنے دوستوں کو بلایا تھا ایسے ہی سارے مہمان اتے جا رہے تھے اور سجاوٹ کی تعریف کرتے جا رہے تھے ہر طرف بلیک محل میں امید کی چھوٹی چھوٹی تصویریں لگی ہوئی تھیں کبھی وہ کسی سے کھیل رہی ہے تو کبھی وہ چار پیروں سے چل رہی ہے کبھی وہ ضمار کے ہاتھوں میں تھی کبھی وہ دائد کے ہاتھوں میں تو کبھی وہ عرشیہ اور ضمار کے ہاتھ میں تھی اس طرح کے مختلف تصویریں پورے لاؤنج میں لگی ہوئی تھی ہر کوئی امید کی قسمت پر رشک کر رہا تھا اور یہ رشک کی ہی بات تھی امید ان تینوں کی زندگی جینے کی وجہ بن گی تھی۔۔۔۔۔۔۔"""

عرشیہ اپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی دائد کمرے میں ایا تو اس نے دیکھا کہ وہ دل کو تیار کر رہی ہے دائد کی نظر امید پر گئی جس نے اپنے ہی باپ ضمار کے پسندیدہ کلر بلیک اور ریڈ کلر کا چھوٹا سا فراک پہنا ہوا تھا اور نیچے ریڈ کلر کے ہی جوتی پہنے وہ بالکل چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی نیلی انکھوں والی گڑیا اور اوپر سے تیار بھی اتنا پیارا کیا تھا اس کے چھوٹے چھوٹے بالوں کو کنگھی کیے اس کو چھوٹی چھوٹی سوئیاں لگائی ہیں وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔"""

ہاں دائد بس میں امید کو تیار کر رہی تھی اس کے بعد میں تیار ہوتی ہوں تم تیار نہیں ہوئے تم بھی تیار ہو جاؤ نا عرشیا بنا دائد کو دیکھے اس سے کہنے لگی۔۔۔۔

عرشیہ وہ میں یہ کہہ رہا تھا کہ میں یہ اپ کے لیے لے کے ایا تھا اگر اپ اج یہ پہنے گی تو اچھی لگیں گی دائد نے عرشیہ کے اگے ایک پیکٹ کرتے ہوئے کہا جب عرشیہ نے حیرانگی سے دائد کے ہاتھوں میں وہ شاپر دیکھا۔۔۔۔۔"""

اس میں کیا ہے امید کو مکمل تیار کرتے اسے بٹھایا اور وہ پیکٹ پکڑتے ہوئے داید سے پوچھا۔۔۔۔"""

اپ محترمہ خود دیکھ لینا مجھے یقین ہے اپ کو پسند ائے گا جبکہ اپنے اپ کو داید کی زبان سے محترمہ سنتے نہ چاہتے ہوئے بھی عرشیہ شرما جاتی تھی۔۔۔

عرشیہ نے جیسے ہی اس پیکٹ سے کپڑے نکال کر دیکھے وہ ایک ریڈ کلر کی بے انتہا خوبصورت ساڑھی تھی کہ عرشیہ انکھیں پھاڑے اس ساڑھی کو دیکھ رہی تھی داید یہ تو ساڑی ہے اور میں اج کے دن۔۔۔۔"""

اگر اپ پہنیں گی تو مجھے اچھا لگے گا عرشیہ باقی اپ کی مرضی وہاں سے داید اپنے بلیک پینٹ کوٹ لیے چینجنگ روم میں چلا گیا جب عرشیہ کے لبوں پر مسکراہٹ ائی۔۔۔۔"""

بہت پیاری ہے داید تم پہلی مرتبہ میرے لیے کچھ چیز لے کر ائی اور میں نہ پہنوں ایسا ہو ہی نہیں سکتا اس نے اس ساڑھی کو اپنے لبوں سے چھوا اور مسکراتے ہوئے اس نے ایک نظر امید کو دیکھا داید بھی چینجنگ روم سے باہر نکلا تو عرشیہ بھی اپنی چیزیں لیتے اور کپڑے لیتے ہوئے چینجنگ روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

عرشیہ ساڑھی پہن کر باہر ائی تو داید کمرے سے باہر جا چکا تھا جبکہ امید بھی اب کمرے میں نہیں تھی شاید وہ ضمار کے کمرے میں پہنچ چکی ہو گی ضمار تو ایک منٹ بھی امید کے بغیر نہیں رہتا تھا۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری گڑیا کتنی پیاری لگ رہی ہیں ضمار نے جب داید کے ہاتھوں میں امید کو دیکھا تو چٹاچٹ اس کے گالو کو چوم دیا۔۔۔۔"""

اج کے دن تو اس کے گالوں پر نشان مت بناؤ تم جب بھی اسے چومتے ہو نا ساتھ میں کاٹی بھی کر دیتے ہو بیچاری کا نشان بن جاتا ہے کچھ تو بیچاری پر رحم کیا کرو۔۔۔۔۔

کیا کروں داید اتنی پیارے لگتی ہے دیکھو تو دل کر رہا ہے میں اسے کھا جاؤں میری چھوٹی سی گڑیا ہے یہ میری جان ہے یہ ضمار امید کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اسے کہ گالوں کو چھونے لگے جب امید نے اپنی نیلی انکھوں سے ٹکر ٹکر اپنے باپ کو دیکھا اور ہاتھوں سے اس کے داڑھی کو چھونے لگی وہ ہلکا ہلکا بولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس سے بولنے نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھو دیکھو داید یہ کچھ بولنے کی کوشش کر رہی ہے بولو بابا ضمار نے بابا کہلوانے کو شش کی لیکن اس کے صرف ہونٹ ہی ہلے تھے

"""۔۔۔۔۔۔۔

بابا کیوں بولے بولے دایدپاپا۔۔۔۔۔

نہیں جی پہلے مجھے بابا بولے گی۔۔۔

یہ پہلے مجھے پاپا بولے گی۔۔۔۔

تم باپ ہو یا میں اس کے باپ ہوں۔۔۔۔

میں اس کا باپ ہوں میں لے کر ایا تھا اسے ضمار نے آنکھیں چھوٹی کر کے دایدکو دیکھا۔۔۔۔۔

ہاں تم لے کے ائے تھے لیکن پیار تو میں نے بھی اس کو باپ کا دیا عرشیہ نے ماں کا۔۔۔۔۔

باپ تو میں ہوا اس کا یہ پہلے مجھے بابا بولے گی۔۔۔۔

دیکھنا جس دن مجھے بابا بولے گی تو اپنی جان بھی وار دو گا اس پر پورے شہر میں مٹھائیاں بانٹوں گا میں ضمار نے پیار بھرے لہجے میں کہا نا جانے کیوں اسے اتنا پیار اتا تھا امید ہر اور مجھے بھی آتا ہے افففف میں اپنی بات کر رہی ہو رائٹر اور کس کس کو امید پر پیار آتا ہے □ □؟؟؟۔۔۔۔۔۔"""

نہیں یہ پہلے مجھے بابا بولے گی اب دایداور ضمار میں دونوں میں لڑائی ہو رہی تھی اور امید کبھی دایدکو دیکھتی تو کبھی ضمار کو دیکھتی کبھی دایدکو دیکھتی پھر ضمار کو دیکھتی پھر دایدکو جو مسلسل بحث کر رہے تھے ان دونوں کا تو چلتا ہی رہنا تھا اب چلتے ہیں عرشیہ کی جانب۔۔۔۔۔۔"""""

عرشیہ نے ہلکے ہلکے ٹاپس کانوں میں پہنے اور لپسٹک لگائے اس نے اخری ٹچ میک اپ کو دیتے ہوئے ائینے میں خود کو دیکھا تو خود کو دیکھتے ہی رہ گئی وہ اس لال کلر کے ساڑھی میں بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

دایدامید کو ضمار کے کمرے میں چھوڑے اپنے کمرے میں ایا تا کہ وہ عرشیہ کو دیکھ سکیں۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا وہ ایک پل کو ٹھٹک گیا سامنے اس کو کوئی لال ساڑھی پہنے کوئی پری ہی دکھائی دی تھی دروازہ کھولنے کی اواز سے عرشیہ نے بھی دائر کی جانب دیکھا تو وہ بھی دایدکو دیکھتی رہ گئی جو بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں کوئی ہیرو ہی لگ رہا تھا اج عرشیہ کو صحیح لگا کہ اس کی پسند اتنی پیاری ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔"""""

محترمہ اج تو اس ساڑی میں کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہی ہیں دایداسے دیکھتے ہوئے اپنے قدم عرشیہ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

کی۔۔کیا۔۔۔۔ووو۔۔۔وہ۔۔۔داید کیسی لگ رہی ہوں میں عرشیا نے اٹکتے ہوئے کہااس نے جب داید کو اپنے جانب بڑھتے ہوئے دیکھا تو وہ پیچھے کی جانب جانے لگی۔۔۔۔۔۔

میں نے کہانا بہت پیاری لگ رہی ہیں یہ اپ محترمہ حد سے زیادہ مجھے نہیں پتہ تھا یہ لال ساڑھی آپ پہ اس قدر خوبصورت لگے گی داید عرشیہ کے بالکل قریب جا کر کھڑا ہو گیا اور اپنی انکھوں سے عرشیہ کی سنہری انکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔""

داید نے اپنے ہاتھوں سے عرشیہ کے سنہری بال جو اسے بے حد پسند تھے جو اج عرشیہ نے باندھنے کی زحمت نہیں کی تھی اسے ایسے ہی کھلا چھوڑا تھا اسے اپنے ہاتھوں سے اس کے کان کے پیچھے اڑستے ہوئے اس کا کان پر جھکا دل کر رہا ہے اج اپ کی کھل کے تعریف کروں اگر آپ برا نہ منائیں تو کر دوں داید نے گنبھیر لہجے میں ارشیہ سے کہا تو عرشیہ نے اپنے لپسٹک بھرے ہونٹوں سے پر زبان پھیری۔۔۔۔۔"""

کہ۔۔کیا۔۔۔مطلب داید پیچھے ہو کر کھڑے ہونا اتنے نزدیک کیوں کھڑے ہو گئے ہو اسے پیچھے کرتے کرتے عرشیہ کی ساڑھی کا پلو نیچے گرا تھا اور عرشیہ نے پھٹی پھٹی انکھوں سے داید کو دیکھا تو داید نے عرشیہ کو دیکھا اس طرف منہ کرو نا میری طرف کیوں دیکھ رہے ہوں عرشیہ نے ڈرتے ہوئے کہا تو اس کے اس طرح بولنے سے داید کے لبوں پر مسکراہٹ ائی۔۔۔۔""

میں بھی تو اپ کا شوہر ہوں کہ میں نہیں دیکھ سکتا ہوں داید نے نیچے جھکا اور عرشیہ کا پلو اٹھا کر دوبارہ سے اس کے کندھے پر رکھا۔۔۔۔

اور عرشیہ کو پکڑ کر دوبارہ سے ائینے کے سامنے کھڑا کیا اور خود اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔

اپ کی سنہری انکھیں اج بے حد خوبصورت لگ رہی ہیں اور یہ سنہری بال جو مجھے شروع سے ہی پسند ہے عرشیہ کے بلاؤز کی ڈوریاں پیچھے سے کھلی ہوئی تھیں جو کہ شاید عرشیہ کو بند کرنا یاد نہیں رہی تھی داید نے انہیں مضبوطی سے پکڑا تو عرشیہ کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔۔۔۔۔

اگر اپ بلاؤز بند کر دے تو زیادہ بہتر ہے گا محترمہ بلاؤز بند کرتے کرتے اس کے کان پر جھکا اور داید کی انگلیاں عرشیہ کو اپنی کمر پر محسوس ہوئی تو ایک جھرجھری سی عرشیہ کو اپنے جسم میں محسوس ہوئی۔۔۔۔

اوشٹ یہ تو میں بند کرنا ہی بھول گی سوری سوری اپنے بلاؤز کی ڈوری پکڑتے ہوئے عرشیہ نے جھجکتے ہوئے کہا اسے بھی شرم محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں اگر میں نے کر دی تو داید نے بہکتے بہکتے لہجے میں کہاں تو عرشیہ مزید شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔"""

ویسے یہ لال لپ اسٹک بھی بہت پیاری لگ رہی ہے اپ کے ہونٹوں پر اج تو اپ میرے دل پر بجلیاں گراتے ہوئے محسوس ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔"""

بس بھی کرو داید کتنی تعریف کرو گے پہلی دفعہ تم میری تعریف کر رہے ہو اور مجھے کچھ اچھا بھی لگ رہا ہے کچھ شرم بھی ارہی ہے بس بھی کرو نا اپنے بالوں میں کنگی کرتے ہوئے عرشیہ نے کہا تو داید ہنسا تھا۔۔۔۔۔

اومائی گاڈ محترمہ آپ شرما بھی رہی ہیں یہ تو میرے لیے نئی بات ہے اچھا چلیں کافی ٹائم ہوا ہے چلتے ہیں اور امید بھی ضمار کے پاس ہے جلدی سے تیار ہو جائے دونوں اکٹھے ساتھ جائیں گے اور امید بھی ضمار کی گود میں ہو گی۔۔۔۔۔۔"""

نہیں تم م جاؤ ضمار کے پاس میں اتی ہوں۔۔۔۔۔"""

عرشیہ کی بات داید بھی چلا گیا اور عرشیہ بھی اپنی اخری لک کو ٹچ دیتے ہوئے ہیل والی جوتی پہنتی ہوئے ضمار کے کمرے میں چلی گئی

۔۔۔۔

واؤ عرشیہ تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں وہ تو پتہ ہے پیاری لگ رہی ہو داید نے پہلے ہی بہت تعریف کر دی اب تم نہ میری تعریف کرنے بیٹھ جانا۔۔۔۔۔

اچھا تو چلو ٹھیک ہے چلتے ہیں جب تم لوگوں کو میں بولوں گا تب تم لوگ نیچے انا ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے تب تک تم ایک دفعہ پھر سے امید کا پمپر وغیرہ چینج کر لو تاکہ وہ نیچے کوئی مسئلہ نہ کھڑا کر دوں ضمار اور عرشیہ کو کہتے ہوئے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔"""""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""""

دوسری جانب دل کا اج اخری پیپر تھا اور وہ اور تمنا پیپر دے کے بہت ہی خوش تھے ویسے تمنا اج ہمارا اخری پیپر تھا وہ بھی اچھا ہو گیا تمہارا پیپر کیسا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں میرا پیپر بھی اچھا ہو گیا ہے اب ہم پتہ نہیں کتنی دیر بعد سکول میں ملیں گے دل نے اداس ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے دل تم اداس کیوں ہو رہی ہو ہم کون سا اتنے سالوں بعد ملیں گے ابھی کچھ دن بعد ہمارے سکول لگ جائیں گے اور پھر ہم ایک ساتھ ہوں گے تم پریشان مت ہو نا تمنا اور دل کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔"""

دل اور تمنا کھڑی ہو کر دونوں باتیں کر رہی تھی جب پیچھے سے کچھ لڑکیاں بھاگتی ہوں ائی اور تمنا سے ٹکرائی ایک لڑکی اس سے پہلے گرتی اس نے تمنا کی شرٹ کو زور سے پکڑا اور وہ نیچے گر گئی اور تمنا کی شرٹ پھٹتی چلی گئی جب تمنا نے انکھیں پھاڑے اس لڑکی کو دیکھا اور پھر اپنی قمیض کو دیکھا جو اس کی کمر سے پھٹ چکی تھی۔۔۔""

دل۔۔۔۔۔تمنا نے دل کو پکارا تو دل نے جلدی سے تمنا کو اپنے سینے سے لگا لیا اور شٹ تمنا تمہاری تو پیچھے سے قمیض پھٹ گی ہے

"""۔۔۔۔۔۔

اب اب کیا ہو گا دل میں گھر کیسے جاؤں گی۔۔۔۔۔

تم تم بد تمیز لڑکی تم نے میری تمنا کے ساتھ کیا اندھی ہو گئی ہو کیا تم دل تو اس لڑکی پر چڑھ دوڑی تھی۔۔۔۔۔

سوری سوری دل مجھے پتہ نہیں چلا وہ میں گرنے لگی تو میں۔۔۔۔

تمہاری سوری کا میں اچار ڈالوں تمنا اب کیسے گھر جائے گی تم مجھے بتاؤ بد تمیز کہیں گی اندھی ہو گیا دھیان سے نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔۔

دل اب اسے ڈانٹو مٹ اس کی بھی غلطی نہیں ہے خیر ہے اب میرا کچھ کرو نا میں گھر کیسے جاؤں گی تمنا تو رونے لگی تھی اور دل نے تمنا کی کمر والا حصہ اپنے سینے کی جانب کیا ہوا تھا تاکہ اس کی کمر چھپ جائے اور تمنا تو رونے لگی تھی جب دل کو دور سے طہام اتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔۔۔"""

دل۔۔۔وہ وہ تمہارا تو دوست بھی یہاں پر ا رہا ہے اسے کچھ مت بتانا مجھے بہت شرم ائے گی وہ کیا سوچے گا میرے بارے میں تمنا دل کو کہنے لگی تو دل نے اسے اشارہ کیا نہیں تمنا کیا ہو گیا میں اسے نہیں کچھ بتاو گی تم پریشان مت ہوا گر میں بتا بھی دو تو وہ کچھ نہ کچھ کر دے گا۔۔۔۔۔

ہیلو دل ہیلو تمنا طہام نے تمنا کو دیکھتے ہوئے اپنی چمکتی انکھوں سے تمنا کو کہا جب تمنا کی نیلی انکھیں اسے روئی روئی محسوس ہوئی کیا ہوا تمنا سب ٹھیک تو ہے نا اپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔۔۔

نہیں کچھ نہیں ہوا وہ ایک مسئلہ ہو گیا ہے تم نہ پوچھو دل نے طہام کو کہا تو طہام نے گھور کر دل کو دیکھا تمہارے مسلے کب سے الگ ہونا شروع ہو گے ہم دونوں تو ایک ساتھ ہیں نا بتاؤ کیا مسئلہ ہوا ہے میں تمہاری ہیلپ کروں گا۔۔۔۔۔

وہ کچھ لڑکیاں بھاگتی ہوئی یہاں ارہی تھی انہوں نے تمنا کی قمیض کو پکڑا اور تو وہ پھٹ گی اب کیا کریں وہ گھر کیسے جائے گی دل نے اٹکتے ہوئے کہا تو تمنا نے شرمندگی سے سر جھکا دیا جب کہ طہام تمنا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔"""

اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے تمنا میں ہوں نا اپ پریشان مت ہوں میرے پاس ایک ائیڈیا ہے رکے ایک منٹ ادھر ہی رکنا طہام جلدی سے باہر کی جانب گیا اور جب وہ ایا تو اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔۔۔۔

یہ لیں تمنا یہ ابھی میں شاپنگ کر کے ایا تھا تو میں اپنے لیے شرٹ لے کر ایا ہوں تو اپ یہ شرٹ پہن لیں جاو دل تمنا کو لے کے جاؤ کمرے میں اور یہ شرٹ پہنا کے لے کر اؤ تمنا نے اپنی نم ہوتی انکھوں سے طہام کو دیکھا اور طہام کو اپنا دل ان نیلی آنکھوں میں اپنا اپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا دل نے جلدی سے وہ شاپر پکڑا اور تمنا کو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے گئی اچھا تمنا یہ لو شرٹ پہن لو میں باہر ہی کھڑی ہوں۔۔۔۔

تمنا نے شکر ادا کرتے ہوئے گہرا سانس بڑھتے ہوئے جلدی سے شرٹ کو نکالا تو دیکھا وہ پنک کلر کی ایک بہت ہی پیاری شرٹ تھی تمنا نے وہ جلدی سے پہنی اور اپنی قمیض اسی پیکٹ میں رکھا اور دل کے ساتھ باہر اگئی اور اب طہام اور دل کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔۔"""

تھینک یو سو مچ طہام تمہاری وجہ سے اج میں بچ گئی ہوں تھینک یو سو مچ تمنا نے مسکراتے ہوئے کہا تو طہام اس کی مسکراہٹ میں کھو سا گیا تھا تمنا اپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے اپ ایسے ہی ہمیشہ ہنستی رہا کریں طہام نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو تمنا نے شرماتے ہوئے سر جھکا لیا اج اسے لڑکوں سے ڈر نہیں لگا تھا جو پہلی دفعہ ایک لڑکا اچھا لگا تھا اور وہ تھا طہام۔۔۔۔۔"""

اب گھر چلتے ہیں بھائی انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔

ہاں سچ چلتے ہیں دل اگے جانے لگی تو طہام نے دوبارہ سے تمنا کو مڑ کر دیکھا اور اس کے پاس ایا اور اس کے کان کے پاس جھکا اگر مجھے اپ ایک اچھا دوست سمجھتی ہیں تو اسی پیکٹ میں ایک اور چیز ہے وہ پہن لیجیے گا لے کے تو میں اپنے لیے ایا تھا لیکن شاید وہ اپ کی قسمت میں تھا یہ کہہ کر طہام نے جی بھر کر تمنا کو دیکھتے ہوئے دل کے پیچھے چلا گیا جب کہ اپنے اتنے نزدیک طہام کی باتیں سن کر تمنا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا اس نے تو پیکٹ کو زور سے اپنی مٹھیوں میں میچا اور پیکٹ میں دیکھنے کی غلطی نہیں کی اور جلدی جلدی سے گھر کی جانب چلی گئی۔۔۔۔"""""

ویسے تمنا ہے بہت اچھی طرح کاش اسے میں پکا پکا اپنے گھر لے اتی لیکن وہ اتی ہی نہیں میرے ساتھ دل اداسی سے بولی تو طہام نے دل کی جانب دیکھا۔۔۔

تمہیں وہ زیادہ اچھی لگتی ہے تو میں لے آتا ہوا سے اپنے گھر۔۔۔

تم کیسے لے کر اؤ گے نہ تو امی مانیں گی نہ ہی ہبی جان مانے گے تم کیا اسے ایسے ہی اٹھا کے لے اؤ گے دل نے اپنی انکھیں چھوٹی کر کے طہام کو گھور کر دیکھا۔۔۔۔"""

او ہو وو دیکھو جیسے تم میرے بھائی کی بیوی ہو نا تو ایسے تمنا میری بیوی ہو اور پھر اس گھر میں اجائے گی۔۔۔۔

ہاہاہا بیوی۔۔۔ کیا بیوی۔۔۔ اور طہام کیا بیوی تم پاگل ہو۔۔۔

دل کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں کہ رہی ہو بیوی کہا ہے کچھ اور تو نہیں میں نے کہہ دیا۔۔۔۔

تمہیں تمنا اچھی لگتی ہے کیا دل نے بھی اپنی گرے انکھوں سے طہام کو دیکھا طہام نے سر ہاں ہلا یا ہاں اچھی ہے پیاری ہے بہت اچھی ہے۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں جلدی سے پھر نا ہبی جان سے بات کروں گی پھر تمہاری بھی شادی ہو جائے گی پھر میں تمہاری شادی پہ ڈانس وغیرہ کروں گی کتنا مزہ ائے گا نا دل تو فیوچر باتیں سوچتے بھی خوش ہو رہی تھی اور طہام کی نظروں کے سامنے تمنا کا خوبصورت چہرہ ہی نہیں جا رہا تھا ائی ہوپ تمنا تم وہ پہن لو گی جو میں نے دیا ہے۔۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پارٹی شروع ہو چکی تھی مہمان ا رہے تھے ضمار سے مل رہے تھے جب ارقم نے پارٹی میں قدم رکھا ایک سکون تھا جو ارقم کو اپنے جسم میں آتا ہوا محسوس ہوا وہ بے حد خوش تھا کیونکہ اج وہ اپنی سنہری سے ملنے والا تھا وہ اپنی سنہری سے ملنے کے لیے بے قرار تھا ارقم نے نیلے کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا جو اس پہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا وہ کوئی شہزادہ ہی لگ رہا تھا کرسٹل انکھوں والا شہزادہ ہاتھوں میں اس نے وہی لال گلاب پکڑے تھے جو وہ ہمیشہ اپنی سنہرے کو بھیجا کرتا تھا اور اج وہ سٹرینجر سے سنہری کا ارقم بننے کے لیے ایا تھا اسی لیے وہ خوش تھا ضمار نے جب ارقم کو دیکھا تو خوش ہوتے ہوئے وہ ارقم کی جانب گیا۔۔۔

واؤار قم تم کتنے ہینڈ سم لگ رہے ہو ہینڈ سم میں ضمار نے اسے کندھے سے کندھا ملایا تو ار قم نے مسکرایا تم بھی کم نہیں لگ رہے ہو تم بھی بہت خوبصورت لگ رہے ہو ار قم نے ضمار کو دیکھا اس نے بھی داید کے جیسا بلیک ہی تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا جو کہ ضمار پہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور یہ لال گلاب کیوں لے کر آئے ہو میری امید کے لیے یا کسی اور کے لیے یا میرے لیے ضمار نے اسے تنگ کرنے کے لیے کہا تو ار قم نے گھور کر دیکھا یہ چھوٹی سی بچی کے لیے میں لے کر آیا ہوں اس کی سالگرہ ہے تمہارے لیے میں کیوں لے کر آؤں گا۔۔۔۔"""

او ہو تو اندر تو آؤ نا کرتے ہیں ضمار ار قم کو اندر لے گیا آہستہ آہستہ مہمانوں سے ملوانے لگا۔۔۔۔

وہ اپ کی بہن عرشیہ اور اپ کا بھائی داید نظر نہیں ار ہا چھوٹی بچی کدھر ہے جس کی برتھ ڈے ہے ار قم نے تینوں کا پوچھا تا کے ضمار کو شک نہ ہو۔۔۔۔

بس وہ آنے والے ہیں ابھی ضمار نے اتنا ہی کہنا تھا کہ لائٹ بند ہوئی اور وہاں سناٹا سا چھایا تھا سیڑھیوں پر سپورٹ لائٹ ان ہوئی تھی اور سب کی نظریں وہاں گئی تھیں جہاں عرشیہ سیڑھیوں پر کھڑی تھی۔۔۔۔

ار قم نے سامنے دیکھا۔۔اس کی آنکھیں پھیل گی جب اس نے سیڑھیوں سے لال رنگ کی ساڑھی پہنے عرشیہ کو اترتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔

عرشیہ مسکرا رہی تھی۔۔۔

ار قم اسے دیکھ کر سانس نہیں لے سکا۔۔۔

ار قم نے شاید ہی زندگی میں کبھی ساڑھی میں خوبصورت لڑکی دیکھی ہو یا اسے اپنی سنہری سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں لگی تھی وہ اپنی آنکھیں نہیں جھپکا سکا۔۔۔

وہ اپنی سنہری سے نظریں نہیں ہٹا سکا۔۔۔دل کو کسی نے مضبوطی سے جکڑ لیا تھا اس کی سنہری لال گلاب بنی اس کے سامنے تھی """۔۔۔۔

کرسٹل انکھیں ایک دم سے بھاری ہوئی تھی جب ایک پل کو ار قم کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا سیڑھیوں کی لائٹ ایک ساتھ ساتھ کھڑے انسان پر بھی پڑی تھی اور وہ تھا داید جس نے عرشیہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا عرشیہ کا ہاتھ کسی اور کے ہاتھ میں دے کر ار قم کا

دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔۔شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔۔۔شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔۔۔

عرشیہ کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے لیکن ابھی وہ کچھ برا نہیں سوچنا چاہتا تھا کیا پتہ شاید بھائی ہو بھائی تو بہنوں کے ہاتھ پکڑتے ہیں نا اس نے اپنے دل و دماغ کو ریلیکس کرنا ہے کے لیے خود سے ہی کہا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ارقم تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا ضمار نے جب ارقم کے چہرے پر پسینہ دیکھا تو اس کے پاس اتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں ضمار میری طبیعت ٹھیک ہے بس تھوڑی سی گرمی لگ رہی ہے اچھا رکو میں تمہارے لیے جوس منگواتا ہوں ضمار نے ویٹر کو کہا تو ویٹر جلدی سے ضمار ارقم کے سامنے جوس لے کر آگیا اس نے جوس پکڑا اور ایک ہی سانس میں پی لیا جب عرشیہ دا ید امید کو پکڑے ہوئے ضمار کے پاس ائے اور ارقم کے پاس۔۔۔۔۔۔"""

السلام علیکم کیسے ہیں اپ دا ید نے اگے ہاتھ بڑھایا تو ارقم نے بھی ہلکا سا مسکراتے ہوئے ہاتھ ملایا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں دا ید اپ سنائیں اپ کیسے ہیں۔۔۔۔

اللہ کا شکر ہے میں بھی بالکل ٹھیک ٹھاک اپ کیسی ہیں ارشیہ ارقم نے عرشیہ کو دیکھا وہ بالکل اس کے سامنے کھڑی تھی بالکل نزدیک اس کی سنہری انکھوں میں دیکھ سکتا تھا جو اج کچھ زیادہ ہی چمک رہی تھی اور لال ساڑھی میں وہ کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہی تھی جیسے یہ ساڑھی صرف اور صرف عرشیہ کے لیے اس کو سنہری کے لیے بنی ہو۔۔۔۔

ویسے عرشیہ اپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں ساڑھی میں ارقم بھی اس کی تعریف کرنے سے رہا نہیں گیا جب عرشیہ نے ارقم کی جانب دیکھا تھینک یو سو مچ یہ تو مجھے کسی نے لا کر دی تھی تو اسی لیے میں نے پہن لی عرشیہ نے دا ید کی جانب دیکھا اور ارقم جس کی نظریں عرشیہ پر تھی پھر سے دا ید کی جانب دیکھ کر مسکرانا ارقم کا مزید دل ڈوبا گیا۔۔۔۔"""

ارے یہ چھوٹی سی بچی کتنے کیوٹ لگ رہی ہے ارقم نے امید کو دیکھا جو ٹکر ٹکر سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

شہزادی ہے ہی بہت خوبصورت سب کو ہی پیاری لگتی ہے ضمار نے امید کو پکڑا تو امید جلدی سے ضمار کی باہوں میں سما گئی۔۔۔۔۔

لگتا ہے یہ اپ کے ساتھ زیادہ اٹیچ ہے اپ کے ساتھ آپ کے پاس زیادہ اکر خوش ہوتی ہے ارقم نے امید کو دیکھا جو اب ضمار کی گود میں اکر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں یہ میرے سے زیادہ اٹیچ باپ ہونا میں اس کا اسی لیے باقی سب تو اس پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں ضمار نے دا ید اور عرشیہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو دا ید اور عرشیہ نے ضمار کو گھورا ہم بھی اس کے کچھ لگتے ہیں تم ہی اس کے باپ نہیں میں بھی اس کی ماں ہوں اور یہ بھی

اس کا باپ ہے عرشیہ نے کہا تو ارقم نے پھر سر گھومتا ہوا محسوس ہوا یہ کیا مسئلہ ہے بھائی کبھی تم باپ بن جاتے ہو کبھی داید تو کبھی عرشیہ ماں یہ کیا ماجرہ کیا ہے ارقم کو ابھی تک سمجھ نہیں ایا تھا۔۔۔

ہاہاہا ارقم تمہیں اس کی سمجھ ائے گی بھی نہیں اور یہ لمبی بات ہے تمیں پھر کبھی بتائیں گے کبھی مل جل کے بیٹھیں گے نا تو پھر اس بات پہ بات کریں گے اج تو یہ میری امید کا دن ہے اج اس طرح کی کوئی بات نہیں ہو گی چلو کیک کاٹتے ہیں اس کے بعد تھوڑا بہت ہلا گلا کریں گے اور مزے کریں گے۔۔۔۔۔"""

ہاں چلو چلو چلتے ہیں کیک کاٹتے ہیں عرشیہ بھی چلی گئی جب کہ ارقم سوچتا رہ گیا کہ داید عرشیہ کے ساتھ اتنا کیوں گھوم پھر رہی ہے """"۔۔۔۔

سب مہمان اب کیک کاٹنے کے انتظار میں تھے اور اب امید کے ہاتھوں میں چھوٹی سی چھوڑی پکڑا کر داید نے کیک کاٹنا شروع کیا جبکہ ارقم کی نظریں صرف اور صرف اپنی سنہری پر تھی جو کبھی مسکرا رہی تھی کبھی کیک کھلا رہی تھی کبھی وہ امید کو کھلاتی کبھی ضمار کو کبھی داید کو ضمار کی دفعہ پتہ نہیں کیوں اسے عجیب نہیں لگتا تھا لیکن جب بھی عرشیہ داید کی جانب دیکھتی تھی اس سے بات کرتی تو ارقم کو بڑا عجیب سا لگتا تھا۔۔۔۔

جب کیک کٹ گیا تو اب تھی گفٹ دینے کی باری۔۔۔۔"""

سب نے امید کو بہت اچھے اچھے گفٹ دیے اور اب باری تھی داید اور عرشیہ کی۔۔۔۔

داید اور عرشیہ نے ایک سونے کا پیارا سا تاج تھا جو انہوں نے چھوٹی سی ہماری پیاری سی امید کو پہنایا تھا اور اس سونے کے تاج کو جب امید کے سر پر پہنایا گیا تو تاج کی چمک مزید بڑھ گئی تھی کیونکہ وہ امید کے سر پر بے تحاشہ جچ رہا تھا۔۔۔

ضمار نے جب اس تاج کو امید کے سر پر دیکھا تو ضمار کی انکھیں نم ہوئی تھی میری شہزادی میری گڑیا ضمار نے سب کے سامنے امید کی گالوں پر بوسہ دیا تو ضمار نے اپنی جیب سے ڈبی نکالی ڈبی کو کھولا تو اس میں پیارا سا لاکٹ تھا جس پر دل بنا ہوا تھا اس نے وہ امید کے گلے پر پہنا دیا یہ میری شہزادی کو اپنے بابا کی طرف سے پیارا سا گفٹ اس کو گلے پر پہنا کر اس نے وہ لاکٹ دیکھایا یہ لاکٹ ہمیشہ تمہارے پاس رہنا چاہیے امید اور عرشیہ تم بھی اس کا دھیان رکھنا یہ کبھی بھی اس سے الگ نہ ہو۔۔۔۔۔"""

عرشیہ نے جب وہ لاکٹ دیکھا تو وہ بھی اسے بہت پیارا سا لگا اسے وہ لاکٹ کھولا تو اس میں ایک طرف امید کی تصویر تھی اور ایک طرف امید کی تصویر تھی اور امید کی تصویر تھی اور ایک طرف ضمار کی تصویر تھی اور پھر عرشیہ نے وہ لاکٹ بند کر کے دوبارہ سے

امید کی جانب دیکھا جو بار بار لاکٹ کی جانب انکھیں پیٹاتے ہوئے دیکھ رہی تھیں شاہدا سے بابا کا دیا ہوا گفٹ بہت پسند ایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ارقم کیا تم میری امید کو گفٹ نہیں دو گے کیا ضمار نے ارتم کو کہا تو ارقم بھی اگے کی جانب ایا۔۔۔۔

اب مجھے تو نہیں پتہ چھوٹے بچوں کو کیا گفٹ ہے دیتے ہیں لیکن میں اسے پیسے ہی دوں گا ارقم نے اپنی جیب سے پانچ پانچ ہزار کی نوٹوں کی گھڈیاں نکال کر امید کو پکڑیں تو امید نے اپنے نیلی انکھوں سے ارقم کو دیکھا جیسے یہ گفٹ بالکل پسند ایا ہو اور منہ بنا لیا۔۔۔۔۔

لگتا ہے میری بیٹی کو تمہارا گفٹ پسند نہیں ایا۔۔۔۔۔

سوری ضمار مجھے پتہ نہیں تھا نا کہ بچوں کو کیا گفٹ دیتے ہیں اسی لیے۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا کوئی بات نہیں ائندہ اگر میں نے اس کی کوئی سالگرہ کی نا تو تم اچھا سا اس کے لیے گفٹ لے کر انا ٹھیک ہے نا ضمار نے وہ پیسے دوبارہ سے ارقم کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ میں امید کے لیے گفٹ لے کر ایا ہوں ضمار اور یہ میں اب واپس نہیں لوں گا۔۔۔۔

نہیں رقم یہ بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔۔

زیادہ نہیں ہے جسٹ ایک لاکھ روپیہ ہوں گے میرے لیے کوئی زیادہ نہیں ہے ارقم نے دوبارہ س پیسے ضمار کو پکرانا چاہے۔۔۔۔

کا مطلب تم میرے دوستی کو ایکسیپٹ نہیں کر رہے ہو اگر یہ میرا گفٹ ایکسیپٹ نہیں کر رہے ہو تو کیسی باتیں کر رہے ہو ارقم دوستی میں پیسے کہاں سے اگئے۔۔۔۔۔

تو پھر یہ رکھو نا تم اب۔۔۔۔۔۔

ارقم اتنا کہہ رہا ہے تو ضمار رکھ لو نا عرشیہ نے بیچ میں بولنا صحیح سمجھا تو ارقم نے مسکرا کر عرشیہ کی جانب دیکھا اچھا ٹھیک ہے عرشیہ اب تم کہہ رہی ہو تو رکھ لیتا ہو ضمار نے کہا تو وہ پیسے رکھ لیے۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 60 ❤□❤□

ارقم کب سے عرشیہ کو دیکھ رہا تھا جو خوشی خوشی کبھی ادھر جا رہی تھی کبھی ادھر جب ایک بار عرشیہ کا پاؤں مڑتے وہ گرنے والی تھی اس سے پہلے کے ارقم آگے بڑھ کر اسے پکڑتا داید نے عرشیہ کی کمر سے پکڑ کر اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔""

عرشیہ مسلسل داید کی انکھوں میں دیکھ رہی تھی اور داید عرشیہ کی آنکھوں میں ارقم نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے انہیں نم کیا جتنے وہ قریب تھے جیسے وہ کھڑے تھے وہ بہن بھائی نہیں ہو سکتے تھے پھر۔۔۔""

کیا ہوا ارقم تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ارقم کی پیشانی پر آتا پسینہ دیکھتے ہوئے ضمار نے کہا۔۔۔""

نہیں ضمار کچھ نہیں وہ عرشیہ داید کی کیا لگتی ہے ارقم نے پوچھ ہی لیا۔۔۔""

وہ داید کی بیوی ہے۔۔۔""ضمار نے مسکراتے ہوئے کہا اور امید کو دیکھنے لگا جب کے یہ سن کر ارقم کے سر پر جیسے پہاڑ ٹوٹ گیا تھا

۔۔۔۔""

ککک۔۔کیا۔۔۔بیوی۔۔۔۔""

ہاں کیا ہوا ہے ارقم۔۔۔""ارقم کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا اس نے اپنا سر پکڑا تو ضمار نے پوچھا۔۔۔""

کک۔۔کچھ نہیں ضمار وہ پتا ہے نا ہارٹ اٹیک کا مسئلہ ہوا تھا تو ابھی بھی تھوڑا پین۔۔"لیکن میں ٹھیک ہوا اس سے پہلے کے ضمار کچھ کہتا امید رونے لگی تھی تم وہاں بیٹھو میں کچھ بیجتا ہو تمہارے لئے یہ کہتے ضمار چلا گیا تا کے امید کو عرشیہ کو دے سکے۔۔۔""

ارقم نے یہ الفاظ سنتے ہی اپنے کانوں کی سننے اور عرشیہ کو کسی اور کے ساتھ دیکھتے اپنی آنکھوں کی بینائی کھو جانے کی دعا کی تھی اس کی محبت اس کی پسندیدہ عورت اس کی سنہری کسی اور کے پہلو میں کھڑی تھی اس کا دل لہولہان ہو رہا تھا ارقم کے قدم لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کو ہوئے تھے جس طرح وہ داید کے ساتھ خوش تھی وہ سمجھ چکا تھا عرشیہ بھی اس سے محبت کرتی ہے اسے وہ پھول ہر طرف بکھرتے ہوئے محسوس ہوئے تھے جو وہ اپنی سنہری کے لئے لے کر آیا تھا اپنی محبت کی طرح وہ بھی بکھر گئے تھے۔۔۔"

وہ فنا ہو رہا تھا ہاں وہ یہ سب دیکھ کر فنا ہو گیا تھا کسی اور کے ہاتھ میں اپنی سنہری کا ہاتھ دیکھ کر اسے اپنا دن گھٹتا ہوا محسوس ہوا کرسٹل آنکھوں کے خواب چکنا چور ہوئے تھے۔۔۔۔""

وہ جو شخص تمہارے پہلو میں کھڑا ہے۔۔۔۔

اسے بتاؤ نا وہ جس کی جگہ کھڑا ہے۔۔۔""

ار قم بنا کسی کو بتائے محل سے باہر نکلا تھا اس کا دم گھٹنے لگا تھا وہ مزید اپنی سنہری کو نہیں دیکھ سکتا تھا اسے لگا وہ مزید وہاں رہے گا تو مر جائے گا ار قم لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے باہر نکلا تھا گاڑی کے پاس آتا وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا آنکھوں سے آنسو رواں تھے اپنا چہرہ اس نے آسمان کی جانب کیا۔۔۔۔۔"""

اہہہہہہ۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔اگر وہ کسی اور کی تھی تو میری زندگی میں کیوں آئی اس کے ذہن میں الفاظ گونجنے لگے۔۔۔۔اسے صحیح معنوں میں پتا چلا تھا اپنے محبوب کو کسی اور کا ہوتے دیکھ جان کیسے نکلتی ہے ایسے ہی ار قم کی جان نکل رہی تھی۔۔۔"""

اللہ جیسی۔۔۔۔۔۔۔۔"""ار قم جبیل حمدانی درد و کرب سے چیخ رہا تھا محبت کی دہلیز پر ابھی قدم رکھا ہی تھا اس کی سنہری نے اسے خالی ہاتھ لٹا دیا تھا۔۔۔"""

کیوں اللہ جی کیوں اگر وہ کسی اور کی تھی تو میرے نصیب میں اس کی محبت کیوں لکھی کیوں اللہ اس عورت کی محبت میرے دل میں ڈالی جو کسی اور کی بیوی ہے۔۔۔"""

ار قم وہاں زمین پر بیٹھا اپنی محبت کا ماتم کر رہا تھا اللہ جی۔۔۔ مم۔ مم۔ مجھے میری سنہری سے دو یا مجھے موت دے یا انہیں میرے دل سے نکال دے مم۔۔مین م۔۔کک۔کسیے کسی۔۔۔۔۔۔ مم۔مین گہنگار ہو لیکن میرے ساتھ ہی ایسا کیوں۔۔۔۔ار قم نے اپنا چہرہ پھر سے اوپر اٹھایا اور اپنے اللہ کی جانب دیکھنے لگا جس دن ان کی محبت میرے دل سے ختم ہو جائے اس دن میرے سانسوں کی ڈوری ٹوٹ جائے ار قم یہ کہتے گہرے گہرے سانس لینے لگا پھر وہ وہاں زور زور سے چیخنے لگا کے ہر ذی روح جس نے اس کی چیخ سنی تھی وہ کانپ گی تھی۔۔۔"""

اس نے اپنی محبت میں شراکت داری دیکھ لی تھی وہ مرد۔۔۔ہاں وہ مرد پھر چیخ چیخ کر رونے لگا زور زور سے رونے لگا تھا۔۔۔"""

کسی کی پرواہ کئے بغیر وہ ار قم جبیل حمدانی سر ہاتھوں میں گرائے رو رہا تھا آتے جاتے لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ار قم نے اپنے آپ کو سنبھالا اسے یہاں سے جانا تھا سنہری سے دور جانا تھا وہ اٹھا اپنے لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا ہوا وہ گاڑی تک پہنچا۔۔۔"""

یہ میرے شوہر کے میں ان سے محبت کرتی ہوں ار قم کے گلے میں گلٹی بھر کے معدوم ہوئی۔۔۔ سنہری داید سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔ سنہری داید سے محبت کرتی ہے۔۔۔اس کے کانوں میں الفاظ گونجنے لگے ار قم کی سٹیرینگ ہر گرفت مظبوط ہوئی تھی کرسٹل آنکھوں مین انسو کی وجہ سے نمی پھیل رہی تھی جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھانے لگا۔۔۔"""

نن۔۔نہین۔۔۔۔نن۔۔نہین۔۔۔۔سنہری۔۔۔۔۔خاموش ہو جائے پلیز اا۔۔اپ داید سے محبت نہیں کرتی ار قم سے محبت کرتی ہے وہ زور زور سے سٹیر نگ پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں ار قم میں داید سے محبت کرتی ہو۔۔۔اس کے سامنے عرشیہ کا مسکراتا ہوا چہرہ ایا۔۔۔""""

نہیں خاموش۔۔۔۔۔ار قم پاگلوں کی طرح چلایا تھا اس نے چہرے پے پسینے کی قطرے بڑھ رہے تھے دل کے درد میں اضافہ ہو رہا تھا دھڑکنیں مدھم سے ہونے لگی تھی۔۔۔""""

نہیں سنہری ہنسے مت مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ار قم مزید چلایا اور گاڑی کی رفتار کو تیز کیا گھٹن میں مزید اضافہ ہونے لگا انکھوں کے سامنے داید عرشیہ کے ایک ساتھ مناظر چلنے لگے۔۔۔وہ مناظر کسی فلم کی طرح ار قم کی آنکھوں کے آگے چل رہے تھے

""""۔۔۔۔

وہ ہی تھی۔۔۔ہر سو۔۔۔ہر جا۔۔وہ ہی تھی ار قم کی سنہری۔۔۔۔۔اب ار قم کا ضبط جواب دے گیا تھا گاڑی کا بیلنس بگڑا تھا گاڑی کلا بازیاں کھاتے ہوئے الٹ گی تھی۔۔۔۔

گاڑی سے دھواں نکل رہا تھا۔۔۔۔

ار قم کی انکھوں کے سامنے سنہری ائی تھی جو مسکرا رہی تھی اور ار قم اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا جو مدھم ہوتی جا رہی تھی اس کے دل میں مزید درد پیدا ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

خاموشی۔۔۔۔سناٹا۔۔۔ہر سو اندھیرا تھا۔۔۔۔ٹھاہ۔۔۔۔۔۔۔

""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار یہ ار قم کہاں چلا گیا ضمار نے ہر طرف دیکھا لیکن ار قن نہیں تھا۔۔۔""""""

چلا گیا ہو گا وہ کہ تو رہا تھا اسے کوئی ضروری کام ہے پھر بھی وہ اگیا ہے شاید چلا گیا تم بعد میں پوچھ لینا داید نے کہا تو ضمار نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔""""

قمار نے امید کو پکڑا۔۔۔اور داید کو اشارہ کیا۔۔۔""""

داید نے ہاں میں سر ہلایا اور ایک سونگ پلے ہوا تھا۔۔۔""""

کوڑے کوڑے سپنے میرے برسوں سے تھے کتنے ادھورے۔۔۔۔۔

دھیرے دھیرے رنگ سجا کے تم نے کر دیئے ان کو پورے۔۔۔۔۔

ضمار امید کو لیے گھومنے لگا اور اس کی نیلی انکھوں مین دیکھ کر ضمار اپنی محبت سے اسے بتا رہا تھا کے اس نے اس کی زندگی میں اکر اسے خوشیاں دی ہے۔۔۔۔"""

وعدہ ہے وعدہ ہے۔۔۔۔چاہے گے تم کو۔۔۔

جیون سے زیادہ۔۔۔۔ہے وعدہ۔۔۔۔۔۔

ضمار نے امید کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"""

کوڑے کوڑے سپنے میرے برسوں سے تھے کتنے ادھورے۔۔۔۔۔

دھیرے دھیرے رنگ سجا کے تم نے کر دیئے ان کو پورے۔۔۔۔۔

اب عرشیہ نے امید کو پکڑ لیا تھا اور وہ اسے اپنے سینے سے لگائے گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

وعدہ ہے وعدہ چاہے گے تم کو جیون سے زیادہ ہے وعدہ۔۔۔۔۔

عرشیہ نے امید کو اپنے سینے سے الگ کرتے ہوئے اسے زمین پر کھڑا کیا تو امید اپنے ہاتھوں کو ہلا ہلا کر ڈانس کرنے کی کوشش کرنے لگی جسے دیکھ کر سب ہی مسکرائے تھے۔۔۔۔"""

تاروں کو ہم گھر مین لائے گے ہم۔۔۔۔۔

آشا کے دیپ جلائے گے ہم۔۔۔۔۔

ائی ہے بہاریں آئی ہے۔۔۔۔۔۔

خوشیوں کے نظارے لائی ہے۔۔۔۔۔۔

اب داید نے امید کو پکڑے اسے گھول گھول گھمایا تھا کے امید کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔۔۔۔۔

کوڑے کوڑے سپنے میرے برسوں سے تھے کتنے ادھورے۔۔۔۔

دھیرے دھیرے رنگ سجا کے تم نے کر دیئے ان کو پورے۔۔۔۔۔

عرشیہ درمیان میں امید کو کیے کھڑی تھی ایک سائڈ پر ضمار تھا ایک سائڈ پر داید امید کو لیے دانس کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اور امید ان سب کے ہاتھوں میں جاتے ہوئے کھلکھلا کر ہنس رہی تھی اور سب لوگ امید کی قسمت پر رشک کر رہے تھے کہ یہ لوگ اس بچی سے اتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔۔"""

گانا بند ہوا تھا اور تالیوں کی گونج برے حال میں گونجی تھی اور ہماری امید بھی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے تالیاں بجا رہی تھی جیسے اسے یہ ڈانس کرتے ہوئے بہت مزہ آرہا تھا۔۔۔۔۔"""

اب اہستہ اہستہ سا لگرہ جب ختم ہوئی تو لوگ جانے لگے تھے ضمار کو ایک دفعہ پھر سے ارقم کا خیال ایا تھا اس نے کال کرنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن ارقم کا موبائل بند جا رہا تھا اب ضمار کو لبابہ کے پاس بھی جانا تھا لیکن اج اس کا بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ اپنی امید کے ساتھ ٹائم سپینڈ کریں اسی لیے اس نے لبابہ کو کال کر کے منع کر دیا کہ اس کی دوست کی طبیعت خراب اس لئے وہ اپنے دوست کے پاس ہی رہے گا لبابہ نے بھی کچھ نہیں کہا اور اب ضمار یہاں بلیک محل میں ہی امید کے ساتھ تھا۔۔۔۔۔"""

اف اللہ کتنا تھک گئی ہوں نا میں عرشیہ فریش ہوتے ہوئے بیڈ پر بیٹھی امید تو کب یہ سو چکی تھی اور داید بھی عرشیہ کے پاس اتا ہوا بیٹھا۔۔۔۔

ہاں تھک تو کافی گئے ہیں اور ہماری بیٹی بھی کتنا تھک گئی ہے اور کپڑے چینج کرتے ہی بیچاری سو گئی۔۔۔۔۔

ہاں وہ تو بچی ہے اور کافی ہلا گلا بھی اس نے کیا ہے کتنی خوش لگ رہی تھی نا ہماری امید عرشیہ نے امید کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں اپنی انکھوں میں جیب بھر کر پیار سموتے ہوئے اسے کہا۔۔۔۔۔

ہاں پیاری بھی بہت لگ رہی تھی نا اب اس کی نظر اتار لینا نظر نہ لگ جائے میری بیٹی کو۔۔۔۔

میں نے تو کب سے نظر اتار لی ہوئی ہے اس کے صدقے کے پیسے وار کر غریبوں میں بانٹ دیے ہیں میں نے تم فکر مت کرو ویسے ضمار نے بہت اچھا انتظام کیا تھا کافی زیادہ پیار کرنے لگ گیا ہے وہ امید سے۔۔۔۔

پیار وہ تو کہتا ہے یہ میرا عشق ہے عشق اور واقعی ضمار امید سے عشق کرتا ہے اللہ اسے ہمیشہ امید کے پاس ہی رکھے۔۔۔۔۔""امین

۔۔۔۔۔۔۔

اٹھے ہوئے ہو یا سو گئے ہو میں اسکتا ہوں کیا اندر میرا دل کر رہا ہے اور امید سے باتیں کرنے کو لیکن وہ تو لگتا ہے سو گئی ہے ضمار نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اندر اتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں ضمار وہ تو کب کی سو چکی ہے اجاو تم اندر۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ سو چکی ہے تو میرا کیا فائدہ میں بھی سوتا ہوں صبح مجھے بھی اپنی بیگم کے پاس جانا ہے بیچاری بہت انتظار کر رہی ہیں مس کر رہی نہ مجھے اس نے مجھے صبح صبح اس کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔۔""

ضمار پلیز مزید اس کے دل کے ساتھ مت کھیلو۔۔۔۔۔

اب وقت اگیا ہے سچائی کھولنے کا عرشیہ تم فکر مت کرو کیونکہ میں تم لوگوں کو بتانا بھول گیا ہوں کہ مجھے ایک کام سے کچھ سالوں کے لیے باہر کے ملک جانا پڑے گا اس لیے میں نالبابہ کے پاس رہ سکوں گا نہ ہی تم لوگوں کے پاس رہ سکوں گا تو اس سے اچھا ہے میں لبابہ کو سچائی بتا کر اس سے دور چلا جاؤں تاکہ وہ میرا انتظار کبھی نہ کرے۔۔۔۔۔""

لیکن ضمار تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا تم کہاں جا رہے ہو تم اکیلے کیوں جا رہے ہو تم مجھے بنا بتائے جا رہے ہو داید نے غصے سے ضمار کو کہا۔۔۔۔۔

ہاں تمہیں ہر بات بتانا ضروری نہیں ہے بس مجھے کچھ کام ہے اس لیے میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

کیا کام ہے ضمار مجھے بھی تو پتہ چلے نا عرشیہ نے کہا تو ضمار نے عرشیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

میں تم لوگوں کو یہ بات بتانا ضروری نہیں سمجھتا جب جاؤں گا تو بتا کر جاؤں گا اور کب اؤں گا اس کا کوئی پتہ نہیں ہے اب تم لوگ ریسٹ کرو یہ کہتے ہوئے ضمار چلا گیا تو داید اور عرشیہ نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا یہ ضمار کیا کرتا پھر رہا ہے داید کچھ بھی سمجھ میں نہیں اتا کیا ہو گیا ہے اسے کوئی بھی کام ہم سے پوچھے بغیر نہیں کیا کرتا تھا۔۔۔۔۔

کہیں یہ لبابہ سے تو نہیں بھاگ رہا یا اپنے دل میں اس کی محبت پیدا ہونے سے بھاگ رہا ہے یہ۔۔۔

مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے دا ید کہ یہ لبابہ سے محبت کرنے لگا ہے اسی لیے یہ یہاں سے دور جانا چاہتا ہے تاکہ نہ وہ اس کے پاس رہے۔۔۔

تو پھر یہ کیوں اسے دھوکہ دے رہا ہے عرشیہ اسے سچ بتا کے اسے معافی مانگ لیں۔۔۔

تم جانتے ہو نا ضمار کو اس نے بدلہ لینے کے لیے شادی کی تھی معافی تو وہ کبھی نہیں مانگے گا چلو جو بھی کرے گا دیکھ لیں گے ابھی تو اسے جانے نہیں دیں گے مجھے یقین ہے میں اسے روک لوں گا دا ید نے عرشیہ کو کہا تو عرشیہ نے سر ہاں میں ہلایا تو دونوں ہی سونے کے لیے لیٹ گئے۔۔۔۔۔"""

"""""----------

دل بیڈ پر پھیل کے سوئی ہوئی تھی جب امنہ طہام اور کیف کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔

امنہ کے ہاتھ میں کیک تھا طہام نے بلونز پکڑے ہوئے تھے اور کیف نے پارٹی پاپ پکڑا ہوا تھا۔۔وہ سب بید کروان کے پاس جا کر دونوں سائیڈ پر کھڑے ہوئے طہام نے بلونز پھاڑے اور کیف نے پارٹی پاپ چلایا ایک دم سو شور کی اواز سن کر وہ انکھیں مسلتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی ان سب کا منہ کھل گیا ہے وہ جو بریڈ کراون کے پاس کھڑے تھے۔۔۔۔

ایسے دل کو سوئے دیکھ کر سب نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا۔۔۔"""

ہیپی برتھ ڈے۔۔۔۔۔سب نے اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے اسے وش کیا۔۔۔

دل دونوں رخسار پر ہاتھ رکھے حیرت سے ان تینوں کو دیکھنے لگی جو مسکراتے ہوئے دل کو دیکھ رہے تھے اور پھر بیڈ کرون والی سائیڈ پر جا کر بیٹھی کیف نے ایک اور پارٹی پاپ چلایا۔۔طہام نے بلون پھاڑا جس میں سے گلٹر نکل کر دل کے اوپر گرا تھا۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔ ہبی جان۔۔۔۔دل نے پہلی بار اپنی سالگرہ ایسے وش ہوتے دیکھا تھا ہبی جان مجھے تو شہزادی والی فیلنگ ا رہی ہے !دل بچوں کی طرح کھلکھلا کر بولی تھی۔۔۔۔

تانیہ بھی کمرے میں داخل ہوئی ان سب کو دل کے پاس دیکھ کر اس سائیڈ پر کھڑی ہو گئی اور منہ بنا کر دیکھنے لگی وہ آنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن امنہ کہ کرائی تھی اسی لئے اگی تھی۔۔۔۔"".

دل نے ان سب چیزوں کو دیکھا جو ان سب نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی تھی چھوٹا سا کیک جو انتہائی خوبصورت طریقے سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔۔بلونز جن کے اندر گلٹر بھرے گئے تھے کیف ہاتھ میں پارٹی پاپ پکڑے کھڑا تھا۔۔۔وہ چھوٹی سی تیاری بھی اسے خوش کر گئی تھی۔۔۔

دل کیک کٹ کرو۔۔کیف کے کہتے ہی امنہ نے کیک اس کی گود میں رکھا۔۔۔۔طہام بیڈ پر بیٹھ کے کیف اور امنہ اس کے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے۔۔دل نے نائف پکڑی تو کیف نے اس کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھا اور پھر امنہ نے اپنی بیٹے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا اور پھر سب سے اوپر طہام کا ہاتھ تھا ان سب نے کیک کے چند پیس کاٹے۔۔۔۔

سب سے پہلے کیف نے کیک کا پیس پکڑ کر دل کے لبوں کے پاس کیا۔۔تو اس نے مسکراتے ہوئے چھوٹی سی بائٹ لی تھی پھر آمنہ نے کیا۔۔۔۔تو اس نے چھوٹی سی بائٹ لے کر امنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کے لبوں کے پاس کیا تو انہوں نے بھی کیک اتنی چھوٹی سی بائٹ لی تھی امنہ بہت خوش نظر آرہی تھی ان کی چھوٹی سی بہو بہت اچھی تھی تانیہ جی سب دیکھتے دل ہی دل میں اپنا پلان بنانے لگی """"۔۔۔۔

طہام نے ایک کیک پیس پکڑ کر دل کے لبوں کے پاس گیا تو اس نے کیک کی سائیڈ سے بائٹ لے کر طہام کی انگلی پر دانت گاڑھا تھا۔۔۔

انسانوں کی طرح بھی کھانا تھا وہ اپنی انگلی انگوٹھے سے سہلانے لگا۔۔کیف اور امنہ دل کی حرکت پر مسکرائے تھے جبکہ تانیہ دور کھڑی بت بنی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

اللہ تمہیں ڈھیر ساری خوشیاں دے۔۔تمہاری ہر جائز خواہش پوری کرے اور مجھے جلدی سے دادی بنادے امنہ نے شرارت بھری نظروں سے ایک نظر دل کو دیکھا پھر کیف کو دل کا چہرہ سرخ ہو گیا وہ نظریں جھکا گئی وہ اب آمنہ کے پاس بیٹھتی تھی اسے ان باتوں کی سمجھ آنے لگی تھی امنہ اسے بتاتی رہتی تھی۔۔۔۔

طہام نے اپنی ماں کی بات پر ہاں میں سر ہلایا تھا جب کہ کیف حیرت سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔

ماما ابھی وہ چھوٹی ہے محض 14 سال کی ہے۔۔کیف نے بمشکل اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجائی۔۔

میں نے کب کہا ہے کہ میں نے ابھی دادی بننا ہے مطلب کہ جلدی جلدی یہ بڑی ہو پھر مجھے دادی بنائیں امنہ نے کیف کی گردن پر ہلکی سی چپک لگائی تو مسکرانے لگا۔۔۔

دل کیا گفٹ چاہیے تمہیں؟آمنہ بیگم نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے پیار سے اس کی رخسار کھینچ کر پوچھا۔۔

پیارا سا خوبصورت سا تحفہ چاہیے جو ایک امی اپنی بیٹی کو دیتی ہے۔۔دل کی انکھوں میں موٹے موٹے انسو جمع ہوئے تھے اس کی ماں اس موقع پر موجود ہی نہ تھی جو اسے تحفہ دیتی تھی۔۔۔۔۔

رو کیوں رہی ہو آمنہ بیگم جانتی تھی اسے اس کی ماں کی یاد ارہی ہے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا کیف اس کا کندھا سہلا رہا تھا۔۔۔۔۔

بھابھی جی رونا بند کریں اور اپنے اس دیور کو بتائیں تحفے میں کیا چاہیے۔۔۔؟؟طہام شرارت سے بولا تو وہ اپنے انسو صاف کرتے ہنس کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

تمہاری ساری ویڈیو گیمز تمہاری ساری چاکلیٹس چاہیے مجھے دل نے اپنی زبان دیکھاتے ہوئے طہام کو چھیڑا وہ جانتی تھی وہ اسے گمنز کبھی نہیں دے گا

یہ تو بہت بڑا تحفہ مانگ رہی ہوں بھابھی جی اسے تنگ کرنے کے لیے بار بار اسے بھابھی بلا رہا تھا۔۔۔

تم نے خود ہی تو پوچھا ہے مجھے کیا چاہیے تو پھر مجھے یہی چاہیے۔۔طہام نے ہاں میں سر ہلا دیا وہ بیڈ سے اٹھنے لگا پھر دوبارہ بیٹھتے دل کے تھوڑا سا پاس ہوا تھا جبکہ دونوں میں فاصلہ برقرار تھا۔۔۔۔۔"""

میں دعا دینا بھول گیا۔۔۔۔۔۔امنہ اور کیف نے حیرت سے اسے دیکھا حتی کہ تانیہ نے بھی اس نے کیا دعا دینی تھی۔۔

بھابھی جی جلدی سے ایک چھوٹا سا مہمان گھر لے کر ائے تاکہ میں اس کے ساتھ کھیل سکوں جو بالکل میرے جیسا ہو۔۔۔۔طہام نے بھی جان بوجھ کے تنگ کرنا چاہا جب کیف نے طہام کے سر پر چپٹ لگائی باز آؤ جاؤ کیوں تنگ کیے جا رہے ہو سب میری چھوٹی سی بیوی کو اور طہام نے بات سنتے دل نے گھور کر طہام کو دیکھا باز اجاؤ تم بھی تمہارا بھی سیگرٹ ہے میرے پاس ۔"""۔۔۔۔

جب تہام نے قہقہ لگایا تو اس نے گھور کر اسے دیکھا۔۔

پہلے نا مجھے زمین سے پوری طرح نکل لینے دو تو پھر تمہارا مہمان بھی اجائے گا۔۔کیف اپنے دائیں رخسار پر ہاتھ رکھیں حیرت سے منہ کھول کر سب سے چھوٹی انگلی نیچے دانتوں کے اوپر رکھ کر اسے دیکھنے لگا کہ کیا وہ ہر چیز سمجھتی تھی۔۔۔۔۔"""

اوکے اوکے بھابھی جی پہلے خود زمین سے باہر نکلنا ہے پھر مہمان بھی لے آیئے۔۔سب ان دونوں کی باتوں پر ہنسنے لگے کیف بھی ہنس رہا تھا جبکہ حیرت اپنی جگہ برقرار تھی۔۔۔۔"""

وہ سب کافی دیر اپس میں ہلہ گلا کرتے رہے باتیں کرتے رہے پھر جب امنہ بیگم کا وال کلاک کی طرف ٹائم گیا تو انہوں نے طہام کو اشارہ کیا کہ چلو تانیہ بھی خاموشی سے وہاں سے نکل گئی تھی وہ نہ تو کچھ بولی تھی اور نہ ہی دل کے پاس گئی تھی وہ تینوں کمرے سے چلے گئے کیف دروازہ بند کر کے اس کے پاس اکر بیٹھا۔۔۔۔۔"""

ہبی جان سب نے مجھ سے پوچھا ہے کہ مجھے گفٹ کیا چاہیے لیکن مجال ہے جو اپ نے مجھ سے پوچھا ہو۔۔دل ایک ادا سے اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ تو میں پوچھ لوں گا پہلے تو مجھے یہ بتائیں تم مکمل زمین سے کب تک باہر نکلو گی۔۔کیف ابھی تک حیرت میں مبتلا تھا اس کی بات سن کر۔۔

وہ تو میں نے مذاق کیا تھا شرم سے وہ بے انتہا سرخ ہو چکی تھی چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا۔۔

اب شرما کیوں رہی ہو بتاؤ۔۔دل کو شانوں ی سے تھام کر اس کا رخ اپنی طرف کیا وہ ابھی تک چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بیٹھی تھی اس سے قبل اس کے ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹاتا دل اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا کر اس کے پشت پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔۔۔"""

کیف نے کھل کر ہنستے ہوئے اس کے بالوں پر لب رکھے تھے بہت شرا شرتی ہوتی جا رہی ہو دل۔۔۔۔"""

جب شوہر کا پیار کرنے کا موڈ ہو تو یوں پاس نہیں آتے۔۔۔۔کیف نے مضبوطی سے اس کی کمر کے گرد بازو لپیٹا دل کی دھڑکن بے انتہا تیز ہوئی وہ دل کے مقام پر ایک ہاتھ رکھ کے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔۔

کیف نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر سائیڈ پر پڑے کیک سے تھوڑی سی کریم اتارتے اس کے رخسار پر لگاتے وہاں لب رکھے تھے۔۔۔۔۔۔

پھر دوسرے رخسار پر لگاتے وہاں بھی لب رکھیں دل آج اپنے ہبی جان کی حرکتیں دیکھ کر گہرے گہرے سانس لیتے کیف کو دیکھنے لگی۔۔۔۔"""

یہ۔ہبی جان۔۔۔۔اس سے پہلے دل کچھ کہتی کیف نے دوبارہ سے کیک سے تھوڑی سی کریم اتار کر اس کی ٹھوڑی پر لگاتے وہاں پر سے کریم آپنے ہونٹوں سے صاف کی تھی۔۔۔۔۔

دل سختی سے آنکھیں میچے بیٹھی تھی۔۔۔وہ سانس روکے ہوئے تھی جب کیف نے محسوس کیا کہ وہ سانس نہیں لے رہی تو اس اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما۔۔۔

دل سانس لو کیف کے کہتے ہی اس نے منہ کھول گہرا سانس لیا۔۔۔۔"""

سانس کیوں روکا تھا۔۔کیف پریشانی سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر پوچھ رہا تھا۔۔

اپ میرے ساتھ گندی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں کہتے ہوئے وہ لال انار بن چکی تھی کیف کے لیے اپنی مسکراہٹ پر قابو پانا اس وقت بے انتہا مشکل تھا۔۔۔۔

اس کی دل اسے یوں شرماتے ہوئے لال انار بنتے ہوئے بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔۔اس کی یہ ادا اس کا چہرہ کیف کو مزید اس کا دیوانہ بنا رہا تھا۔۔۔۔

میں نے تو کوئی گندی حرکتیں نہیں کی میں نے تو اپنی وائفی کو پیار کیا ہے۔۔کیف نے اس کی پیشانی پر لب رکھے اور اس کے گرد مضبوط حصار بناتے اس سے اپنے سینے میں بھینچا تھا۔۔۔

ایسے پیار کرتے ہے دل نے بھی شرماتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں ایسے ہی پیار کرتے ہے جو تم نے کبھی نہیں کیا۔۔۔

ہمم۔مین کرتی تو ہو پیار ابھی کل کس دی تھی دل نے کیف کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔"""

تو ابھی کون دے گا۔۔۔

مین دو گی مین تو ہی جان سے پیار کرتی ہو یہ کہتے دل کے کیف کے گال پر اپنے لب رکھے یہ لے اب خوش دل نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو کیف کو اپنی جان پر بے حد پیار ایا۔۔۔"""

ہاں خوش دل اب سو جاؤ یہ نا ہو میرے ہے مشکل ہو جایے اور تمہارے لئے بھی۔۔۔"""

او کے ہبی جان۔۔۔جلدی دے ایک اور کس دیتے وہ لیٹ گی

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن ضمار پھر سے رضا کو کال کی تھی اور اسے دھمکانے لگا تھا۔۔۔۔

دیکھ لوں گا میں تمہیں مجھے دھمکانے کی ضرورت نہیں ہے بلیک شیڈو میں تمہارے دھمکانے سے ڈر نہیں جاؤں گا تم ابھی میرے باپ کو جانتے نہیں ہو۔۔۔

بہت اچھی طرح جانتا ہوں میں تمہارے باپ کو اور اپنے باپ کی دھمکیاں مجھے مت دو میں چاہوں نا دو منٹ کے اندر تمہارے باپ کو بھی مار دوں اور تمہیں بھی مار دوں تم لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔

میں نے پولیس کو بھی جا کے بتایا کہ تم نے مجھے تو مکایا ہے۔۔۔۔

ارے بڑے فاسٹ نکلے ہو تم جب دوسرے لوگوں کو پولیس والے مجھ سے نہیں بچا سکے تو تمہیں کیسے بچائیں گے میرے قہر سے رضا صاحب بلیک شیڈو نے گمبھیر لہجے میں کہا تو رضا کی پھر سے سٹی پٹی گم ہوئی تھی جسٹ ویٹ اینڈ واچ تمہارے پاس دو دن ہیں دو دن یہ کہتے ہوئے ضمار نے کال بند کر دی اور اپنی انکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی۔۔۔۔"""

جیسے ہی اس نے انکھیں بند کی اس کے سامنے لبابہ کا چہرہ نظر ایا راج میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں تم کبھی مجھے چھوڑو گے تو نہیں نا لبابہ کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر ضمار کے لبوں پر خود بخود ہی مسکراہٹ آئی جب اچانک سے لبابہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے راج ایسے کیوں بیٹھے ہوئے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا اور تمہارے دوست کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔

میڈم اپن ٹھیک ہے اپن کے دوست کی طبیعت بھی بالکل ٹھیک ہے اپ بتائیں اپ کیسی ہیں۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں میں بابا کے پاس گئی تھی تم کب ائے ہو میں ابھی کمرے سے گی تھی تم تھے ہی نہیں۔۔۔

بس میڈم ابھی ابھی ایا ہوں اپ بتائیں اپن کو زیادہ مس کیا ضمار اٹھ کر لبابہ کے پاس جاتے ہوئے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے نزدیک کرتے ہوئے اس کی انکھوں میں اپنی کالی آنکھیں گھاڑتے ہوئے پوچھنے لگا تو لبابہ اس کے سینے پر مکہ مارا۔۔۔۔

جب تمہیں پتہ ہے کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی وہ مجھے تمہاری عادت ہو گئی ہے تو تم ایک دن کے لیے مجھے کیوں چھوڑ کر جاتے ہو خبردار ائندہ تم مجھے چھوڑ کر گئے تو۔۔۔۔"""

اگر میں آپ کو چھوڑ گیا تو ہمشہ ہمشہ کے لئے تو راج نے کہا تو لبابہ کی انکھوں سے انسو نکلے تھے کبھی مت جانا راج میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی لبابہ راج کے سینے سے لگی تھی۔۔۔"""

اچھا اچھا اب روئے نہیں مجھے کچھ کھانے کو بھی دیں گی مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔"""

رکو تمہارے لیے میں اج خود ناشتہ بنا کر لے کر اتی ہوں لبابہ اس کے سینے سے پیچھے ہوتے ہوئے راج کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

لبابہ اس کے سینے سے پیچھے ہوتے ہوئے راج کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔""

اچھا اپن کے لیے میڈم خود ناشتہ بنائیں گی لیکن میں نہیں چاہتا میڈم کے خوبصورت ہاتھ ہے ناشتہ بناتے ہوئے جل جائیں میں خود ناشتہ بناؤں گا اپنی میڈم کے لیے۔۔۔

افف راج میں کوئی بچی نہیں ہو کہ میں ناشتہ نہ بنا سکور کو تم یہاں پر میں بنا کے لے کر اتی ہوں وہ اسے بٹھا کر واپس کچن میں چلی گئی اور اپنی اور راج کے لیے ناشتہ بنانے لگی ناشتہ بنا کر وہ کمرے میں داخل ہوئی تو راج ابھی بھی بیڈ پر بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ لبابہ خود اپنے ہاتھوں سے کھانا کھاتی راج نے لبابہ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔کیا راج۔۔۔۔""

ششششش۔۔۔اج اپن میڈم کو خود ناشتہ کروائے گا

اس کی بات سن کر لبابہ مسکرائی اسے مسکراتے دیکھ راج نے اگے بڑھتے ہوئے لبابہ کی ناک سے اپنی ناگ رگڑتے ہوئے دوبارہ سے پیچھے ہوا۔۔۔۔۔""

راج اور لبابہ کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروانے میں مصروف تھا اور لبابہ معصوم بچوں کی طرح راج سے کھانا کھانے میں مصروف تھی۔۔۔

اج تو اس ناشتے میں کچھ الگ ہی مزہ ہے کیونکہ میں اپنے محبوب کے ہاتھوں سے ناشتہ کر رہی ہوں لبابہ نے ہنستے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کے ضمار کے ہونٹ پر بھی مسکراہے اچھا میں نے تو اپ کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروالیا لیکن اپ نے مجھے نہیں کھلایا۔۔۔۔

اگر تم مجھے کھلانا بند کرتے تو میں تمہیں کھلاتی نا اب لبابہ ایک ایک نوالہ کرتے ہوئے راج کو کھانا کھلا رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا اب کیوں منہ بنا رہے ہو اب بچوں کی طرح تمین ناشتہ کروا تو رہی ہوں اب کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں بچوں کی طرح گود میں بٹھا کے ناشتہ کرواؤں لبابہ نے ہنستے کہا تو راج نے جلدی سے ہاں مین سر ہلایا۔۔۔

میں بھی تو اپ کا بچہ ہوں نا مجھے نہیں بیٹھا سکتی کیا اپنی گود میں۔۔۔۔

بس بھی کرو بچے ہو لبابہ کے ڈانٹنے پر ضمار بھی چپ کر کے بیٹھ گیا اب ناشتہ تو دونوں کر چکے تھے اور اب لبابہ کبھی اس کے بالوں کو چھیڑتی کبھی گالوں کو چھیڑتے۔۔۔۔

کہی لانگ ڈرائیو پر چلے میڈم میرا بہت دل کر رہا ہے اپ کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کو۔۔۔۔

ہاں میرا دل کر رہا ہے کہیں دور ہم دونوں گھومنے پھرنے کے لیے جائے جہاں صرف تم ہو اور میں ہوں۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے رات کو اپن اور اپن کی میڈم لانگ ڈرائیو پہ چلیں گے ٹھیک ہے۔۔۔۔راج نے لبابہ کے ناک کو کھینچتے ہوئے کہا تو لبابہ نے گھورتے ہوئے راج کو دیکھا کیا تم میری ناک کے پیچھے پڑ گئے ہو۔۔۔۔۔

مجھے نا اپ کی ناک بہت پسند ہے میڈم چھوٹی سی پیاری سی ناک ہے۔۔۔۔

اور مجھے تمہارا یہ ڈمپل بہت پسند ہے۔۔۔

اپ مجھے اپنی ناک دے دیں اپ مجھ سے میرا ڈمپل لے لیں راج نے ہنستے ہوئے کہا تو لبابہ بھی ہنس پڑی۔۔۔۔۔

"""----------

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 61 ❤□❤□

اج کیف نے افس سے آف لیا تھا کیونکہ اس کے دل کی اج سالگرہ تھی ابھی سب لاونج میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔۔

ہبی جان۔۔۔۔ساحل کی بھی سالگرہ کب آتی ہے دل نے امنہ کی گود میں بیٹھے ایک سال کے ساحل کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔"""

اووواس کی بڑٹھ ڈے تو گزر گی کل تھی اس کی برٹھ سے کیف کو بھی اچانک سے یاد ایا تھا۔۔۔۔"""

تو آپ نے اس کی سالگرہ نہیں کی ہبی جان اور امی ایک نظر کیف اور ایک نظر امنہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔"""

ارے بیٹا بھول گی تھی چلو کوئی نہیں آج کر لیتے ہے تمہارے ساتھ ایک دن کا ہی فرق ہے نا امنہ نے ساحل کو چومتے ہوئے کہا جو اپنی کالی انکھوں سے سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔"""

ویسے ہبی جان۔۔۔۔ساحل کتنا پیارا ہے نا اس نے گولو مولو سے گال دیکھے اور اس کے گال پر یہ تل کتنا پیارا لگتا ہے میری بہن بھی میرے پاس ہوتی تو وہ بھی مجھ سے زیادہ پیاری ہوتی پتا نہیں میری بہن کو کون لے گیا ہبی جان۔۔۔۔دل روتے ہوے کیف سے کہنے لگی اج اسے سب یاد ارہے تھے۔۔۔۔"""

بیٹا ادھر آؤ۔۔۔امنہ نے دل کو کہا تو دل اٹھ کے آمنہ کے پاس گی دیکھو جو چیز ہمارے پاس ہوتی ہے نا اس پر دھیان دینا چاہیے اللہ نے تمہیں بہن دی تھی لیکن وہ چھین لی لیکن ایک بھائی بھی تو ہے نا تم اس کی طرف دھیان دو اس کا خیال رکھا کرو امنہ نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

جی امی یہ تو ہے۔۔۔۔میں اچھے سے خیال رکھو گی ساحل کا دل ساحل کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوے بولی جبکے ساحل دل کی گود میں اکر ٹکڑ ٹکڑا سے دیکھنے لگا اس نے گلے سے لگ گیا۔۔۔"""

ہاہاہا۔۔۔۔لگتا ہے پہنچان گیا ہے کے یہ میرے بہن ہے کیف نے کہا تو سب ہنسنے لگے۔۔۔"""

ہی جان۔۔۔۔مجھے تو کسی نے گفٹ ہی نہیں دیا دل معصوم سا منہ بناتے ہوئے بولی تو کیف ہنسنے لگا۔۔۔۔

اچھا تو میرے دل کو کیا گفٹ چاہیے۔۔۔۔

جو مرضی دے دیں لیکن مجھے پیارا سا گفٹ چاہیے نا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے دے دوں گا گفٹ کیف نے طہام کو اشارہ کیا تو طہام کیف کا اشارہ سمجھتے ہوئے دل کو اپنے کمرے میں لے گیا۔۔۔۔"""

کیا کرنا ہے تم نے بیٹا امنہ نے کیف کو دیکھتے ہوئے کہا تو کیف نے امنہ کو سب کچھ بتایا اپ نے بس دل کو اچھے سے تیار کرنا ہے ایک منٹ رکیں کیف اٹھ کر اپنے کمرے میں گیا اور ایک شاپر لے کر ایا یہ لیں اس میں دل کا ڈریس ہے اس اچھی طرح پہنا کر تیار کر دیجئے گا اچھا سا۔۔۔۔

امنہ نے وہ ڈریس نکال کر دیکھا کہ وہ بہت ہی پیارا بلیک کلر کا پیروں تک اتا فراک تھا جس کے گلے اور دامن پر موتیوں کا کام بنا بنا ہوا تھا جو کہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا واؤ یہ تو بہت پیارا ہے بیٹا امنہ کو بھی وہ فراک بے حد پسند ایا تھا اسی لیے تمہیں دل کے لیے لے کر ایا ہوں اس پر بہت خوبصورت لگے گا کیف نے کہا تو امنہ بھی کیف کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔۔"""

دوسری جانب تانیہ نے امنہ اور کیف کی باتیں سنی تو اسے بے حد غصہ ایا اسے اج ہی اپنے پلان پر کام کرنا تھا وہ اپنے کمرے میں گئی اور تیمور کو کال کرنے لگے۔۔۔۔

تیمور نے تانیہ کی کال اتے دیکھی تو جلدی سے اٹھائی کیا حال ہے تانیہ تم تو وہاں جا کر مجھے بھول ہی گئی ہو کہیں اپنا وعدہ بھول تو نہیں گئی۔۔۔

میں اپنا وعدہ بھولی نہیں ہوں نہ ہی میں بھولنے والوں میں سے ہوں تمہیں دل چاہیے تھی نا اج تمہیں دل کو لے کے جانا ہے یہاں سے کیونکہ میں مزید دل کو کیف کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی ہوں تانیہ شدید حسد کے مارے تیمور سے کہنے لگی۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا ہے اور اج کیسا موقع ہے اور اگر کیف نے کچھ کہہ دیا تو۔۔۔۔

برطانیہ نے سب کچھ بتا دیا جسے سنتے تیمور کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ٹھیک ہے تو اج میری گڑیا کی سالگرہ ہے تو چلو پھر اس سالگرہ پر ایک بہترین تحفہ دیتے ہیں اور وہ تحفہ ہوں گا میں کیونکہ وہ میرے پاس اجائے گی۔۔۔۔۔۔

زیادہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے دھیان سے انا اور کچھ بھی میرے بارے میں بتانے کی ضرورت نہیں ہے تانیہ نے کال بند کرنے سے پہلے تیمور کو دھمکی دینا نہ بھولی۔۔۔۔۔"

تیمور نے کال بند کی اور اپنے لوگوں کو تیار کرنے لگا تاکہ وہ کیف کے گھر پر حملہ کر سکے اور اپنی گڑیا کو اپنے پاس لے کر اسکے

"""۔۔۔۔۔

تیمور کو کال کر کے تانیہ تو بے حد تھی اب وہ اپنا کام کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

استہ اہستہ وقت گزر رہا تھا کیف اور طہام اپنا کام کر رہے تھے اور امنہ دل کو طہام کے کمرے سے اپنے کمرے میں لے گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا امی مجھے یہاں پہ کیوں لے ائی ہے مجھے تو اپنے کمرے میں جانا تھا وہ ہی جان میرا انتظار کر رہے ہو گے نا دل انکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

نہیں میری جان ابھی تمہیں یہاں ہی رہنا ہے میرے پاس اور تمہیں پتہ ہے تمہارے ہی تمہارے لئے سرپرائز پلان کر رہے ہیں تو تم ایسا کرو جلدی سے یہ فراک پہن کر اؤ پھر میں نے تمہیں تیار بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔۔

واؤ انٹی یہ کتنی پیاری فراک ہے یہ میرے لیے ہے اور کون لے کر آیا ہے دل اس فراک کو انکھیں پھاڑے دیکھتے ہوئے امنہ سے بولی۔۔۔۔

تمہیں پسند ایا ہے یہ فراک اور یہ تمہارے ہی لے کر ائے ہیں فراک اور جلدی سے پہن کر آؤ پھر میں نے تمہیں تیار کرنا ہے ورنہ ٹائم گزر جائے گا اور تمہارے ہی ناراض ہو جائیں گے امنہ نے جلدی سے دل کو کہا تو دل نے جلدی سے فراک پکڑا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں امی ہی جان کیوں ناراض ہوں گے میں ابھی تیار ہو کر اتی ہوں یہ کہہ کر دل جلدی سے چینجنگ روم میں چلی گئی اور امنہ ساحل کو تیار کرنے لگی کیونکہ بھائی ہمارے ساحل کی بھی ساتھ میں برتھ ڈے تھی۔۔۔۔۔

میرے بچے کی بھی اج سالگرہ ہے میں تو بھول ہی گئی تھی کہ تمہاری کل سالگرہ لیکن کوئی نہیں اج تمہاری بہن کے ساتھ تمہاری برتھ ڈے مانئ جائے گی امنہ ساحل کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔۔

ساحل بھی امنہ کا بازو پکڑ اور کبھی اوپر آتا کبھی نیچے جاتا رک بھی جاؤ ساحل بہت شرارتی ہو گئے ہو تم اب تم نے اہستہ اہستہ چلنا شروع کر دیا ہے اور تنگ ہی کرتے رہتے ہو مجھے۔۔۔۔۔

امنہ ساحل کو پکڑ کر پھر سے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے اسے تیار کرنے لگی اسے بھی براؤن کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا کر اس کے چھوٹے چھوٹے بال کنگھی کرتے ہوئے وہ امنہ کو بے حد پیارا لگا۔۔۔۔۔۔۔

لو جی میرا بیٹا ہو گا تیار دل باہر نکل اؤ ایک فراک کے پہننے کے لیے کہا ہے کوئی پورا تیار ہونے کے لیے نہیں کہا ہے۔۔۔

اگئی امی اگئی دل جلدی سے باہر نکلی اور امنہ کا سامنا کھڑی ہو کر دیکھنے لگی امنہ نے اشتیاق بھری نظروں سے دل کو دیکھا جو کالے فراک میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اس کی انکھیں مزید چمکنے لگی تھی۔۔۔۔۔

میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے امنہ نے دل کو سر پر پیار کیا اچھا اب جلدی سے اسامنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر بیٹھو میں تمہیں تیار کرتی ہوں ساحل کے اگے کھلونے رکھتے ہوئے اس نے دل کو کہا دل بھی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی امنہ دل کے پاس گئی تو اسے کرسی پر بٹھایا۔۔۔

اب مجھے یہ سمجھ نہیں ارہا ہے میں تمہیں تیار کیسے کروں ویسے تمہیں اتنا میک اپ اچھا لگے گا بھی نہیں تم اتنی سمپل سی پیاری سی گڑیا ہی اچھی لگتی ہو لیکن کیف کا کہنا ہے کہ اج تمہیں تھوڑا بہت تیار کیا جائے تو تمہیں تیار کرتی ہوں میں امنہ نے اسے تیار کرنا شروع کیا پہلے اس کے اچھا سا بالوں کا ہیئر سٹائل بنایا اور اس کے بعد ہلکا ہلکا سا میک اپ کرتے ہوئے اخر پر امنہ نے دل کے چھوٹے چھوٹے لبوں پر لپسٹک لگائی۔۔۔۔۔

دل تو اپنی انکھیں بند کر کے بیٹھی تھی کہ جو اس کی امی کریں گی وہیں ٹھیک ہو گا امنہ نے اپنا کیا ہوا میک اپ دیکھا تو بے حد خوش ہوئی اب انکھیں کھولو دل اور دیکھو اپنے اپ کو کیسے لگ رہی ہو۔۔۔۔۔

امنہ کے کہنے پر دل نے اپنی انکھیں کھولی تو دل ائینے میں اپنے اپ کو دیکھ کر حیران رہ گئی وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی اتنی پیاری کہ کوئی دیکھتا تو اپنا دل ہی ہار بیٹھتا دل تھی ہی اتنی خوبصورت۔۔۔۔

واؤامی میں تو بہت پیارے لگ رہی ہوں تھینک یو سو مچ امی اپ بہت اچھی ہیں اپ بالکل میری امی جیسی ہیں دل امنہ بیگم کے سینے سے لگی تو امنہ نے بھی اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

امی کیف بھائی کہہ رہے ہیں کہ دل کو باہر لے کر اجائیں طہام کمرے میں اتا ہوا امنہ سے بولا۔۔۔

اچھا تم چلو میں دل کو لے کر اتی ہوں طہام امنہ کی بات سنتے باہر چلا گیا۔۔۔

چلو دل امنہ دل کو لیے باہر چلی گئی لیکن پورے لاؤنج میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا دل کو تو کچھ نظر ہی نہیں ارہا تھا۔۔۔۔

امی یہ اتنا اندھیرا کیوں ہے کچھ نظر نہیں ارہا بھی امنہ کچھ اور کہتی کہ پورے لاؤنج کی لائٹ جلی تھی اور دل کے اوپر پھولوں کی پتیوں کی بارش کی گئی تھی دل نے حیرانگی سے اوپر کی جانب دیکھا جہاں پر سیڑھیوں پر کھڑا طہام اس پر پھول پھینک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دل اپنے اوپر پھول گرتے دیکھ کر گول گول گھومنے لگی ہائے اللہ یہ سب کتنا پیارا لگ رہا ہے جب پھول ختم ہوں گے تو دل نے خوش ہوتے ہوئے سامنے کیف کو دیکھا۔۔۔

ہبی جان۔۔۔۔دل جلدی سے کیف کے پاس جا کر گلے لگنے لگی جب کیف نے اسے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا ابھی سب کھڑے ہیں کیا ہو گیا ہے دل ایسے گلے نہیں لگتے سب کے سامنے کیف نے مضنوعی غصے والے انداز میں کہا تو دل نے منہ بنا لیا میں تو لگاؤں گی گلے یہ کہتے ہوئے دل نے جلدی سے کیف کے سینے سے لگی تو کیف مسکرا دیا اور اپنی باہیں اس کے گرد ڈال دیں۔۔۔۔۔""

ہیپی برتھ ڈے میرے دل ہیپی برتھ ڈے میری جان کیف جذبات کی شدت میں اتے ہوئے بولا اس کا دل کر رہا تھا وہ اپنے دل کو کھا جائے وہ اس فراک میں لائی ہوئی اتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔"""

چلو دل اب الگ ہو جاو نا کیک بھی تو کاٹنا ہے نا۔۔۔۔

ہاں سچ ہبی جان کیک بھی کاٹنا ہے اپنے سر پر ہلکا سا چپٹ لگاتے ہوئے دل جلدی سے دور جا کر کھڑی ہو گئی جہاں پر کیک ٹیبل پر پڑا ہوا تھا اور اس کے ارد گرد پورے پھولوں سے دل بنا ہوا تھا اور دل لکھا بھی ہوا تھا۔۔۔

ہبی جان یہ کیک کتنا پیارا ہے نا میرا دل ہی نہیں کر رہا کاٹنے کو دل ہنستے ہوئے بولی تو سب اس کی معصومیت پر کھل کے مسکرائے تھے جب کہ تانیہ ان سب کا ہنسی خوشی ہی دیکھ کر جل بن گئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اب کب سے تیمور کا انتظار کر رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ دل کی برتھ ڈے منائی جائیں۔۔۔۔

چلو دل کیک کاٹو کیف نے کہا تو ایک طرف امنہ اور ایک طرف کیف کھڑس ہو گیا امنہ نے ساحل کو بھی اٹھایا ہوا تھا ساحل کا ہاتھ بھی چھری پر رکھا اور پھر امنہ نے کیف دل نے ایک ساتھ کیک کاٹا۔۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو ہیپی برتھ ڈے ٹو یو دل طہام م کیف سب ہی دل کو برتھ ڈے گانا گا کر اسے خوش کرنے لگے۔۔۔۔۔

دل نے کیک کا ایک پیس اٹھا کر پہلے کیف کو کھلایا پھر امنہ کو اور پھر ساحل کو پھر طہام کو تانیہ اپ بھی آگے بھی اگے اجائیں اپ بھی کھالیں دل نے تانیہ کو دور کھڑے دیکھا تو تانیہ بھی اپنے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ لاتے ہوئے اگے ائی اور دل نے زور سے تانیہ کے منہ میں کیک ٹھوسا۔۔۔۔۔

بہت مزہ ایا اپ چلیں سب میرا گفٹ نکال لیں دل انکھیں پٹپٹاتے ہوئے سب سے گفٹ مانگنے لگی۔۔۔

جب طہام نے اپنی فیورٹ ویڈیو گیم دل کو دی دل کو گیم بہت پسند تھی واؤ طہام تم نے یہ مجھے دے دی دل خوش ہوتے تو ویڈیو گیم پکڑے تو طہام نے ہاں میں سر ہلایا تھینک یو طہام تم بہت اچھے ہو۔۔۔۔۔""""

امی میرا گفٹ اب دل کا رخ امنہ کی طرف تھا امنہ نے اپنے ہاتھ میں پہنا کنگن اتار کے دل کے ہاتھوں میں پہنانے لگی اور یہ دیکھ کر تانیہ کا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا یہ خاندانی کنگن تھا جو کیف کے باپ نے امنہ کو پہنایا تھا اور اب امنہ دل کو پہنا رہی تھی۔۔۔۔

دل یہ خاندانی کنگن ہے ہمارا اور تم نے اسے سنبھال کر رکھنا ہے اوکے نا۔۔۔۔۔۔

واؤ امی یہ کتنا پیارا ہے میں اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گی دل امنہ کے گلے لگتے ہوئے بولی ہبی جان میرا گفٹ اب اس کا رخ کیف کی جانب تھا۔۔۔۔۔

لیکن میں تو تمہارے لئے کوئی گفٹ نہیں لے کر ایا یہ جو اتنی ساری تیاری کی ہوئی ہے یہ تمہارا گفٹ ہی تو تھا۔۔۔۔

کیا اپ میرے گفٹ نہیں لے کر ائے ہو ہبی جان جائے میں اپ سے نہیں بولتی امی کہہ دیں اپنے بیٹے سے کہ میرے سے بات مت کریں میرے لیے گفٹ لے کر نہیں ائے۔۔۔۔

دل ایسے نہیں کہتے میرا بیٹا ایسا نہیں ہے وہ تمہارے لیے کوئی نہ کوئی گفٹ ضرور لے کر ایا ہو گا اور وہ اکیلے میں دینا چاہتا ہوں ہے نا بیٹا امنہ نے شرارتی نظروں سے کیف کو دیکھا تو کیف اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا وہ امی اپ بالکل صحیح سمجھی ہیں کیف ہنستے ہوئے کہنے لگا تو امنہ بھی مسکرا دی۔۔۔۔۔۔"""""

اچھا تو اج ساحل کی بھی سالگرہ ہے تو میں اس کے لیے گفٹ لے کر ایا ہوں کیف اگے بڑھتا ہوا اس نے ایک سونے کی انگوٹھی نکالی اور وہ ساحل کی انگلی میں پہنا دی یہ ساحل کے بابا کی طرف سے پہلا تحفہ کیف نے ساحل کے ماتھے پر بوسہ دیا تو سب ہی خوش ہوئے تانیہ سے گفٹ مانگنے کی جرت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔"""

کیف نے طہام کو اشارہ کیا تو طہام نے سپیکر چلا دیا۔۔۔۔"""

اووواوووو۔۔۔۔امنہ طہام کیف ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈال کر ایک ساتھ سٹیپ کرتے ہوے دل کے پاس ارہے تھے۔۔۔۔"""

اے دل لایا ہے بہار۔۔۔۔۔۔

اپنوں کا پیار۔۔۔۔۔کیا کہنا۔۔۔۔۔

ملے ہم۔۔۔۔۔چھلکے اٹھا ر۔۔۔۔۔۔

خوشی کا خمار۔۔۔کیا کہنا۔۔۔۔

امنہ نے دل کو چومتے ہوئے اس کے بال سہلاتے ہوئے پیار سے کہنے لگی۔۔۔۔۔"""

کھلی کھلی چہروں سے اااا۔۔گھر ہے میرا گل گلزار۔۔۔۔۔

طہام نے اگے بڑھتے ہوے وہاں سے کیک اٹھاتے دل کے چہرے پر لگایا تھا اور پھر خود ہی ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

اے دل لایا ہے بہار۔۔۔۔۔۔

اپنوں کا پیار۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہنا۔۔۔۔۔۔

دل نے بھی کیک اٹھا کے طہام کے چہرے ہے لگایا تو سب کھلکلا کر ہنسنے لگے۔۔۔۔"""

ملے ہم۔۔۔۔

چھلک اٹھا۔۔۔خوشی کا خمار۔۔۔۔کیا کہنا۔۔۔۔

کیف نے بھی اگے اتے دل کے ہاتھوں کو پکڑ کر اسے گھول گھول گھمانے لگا دل بھی اپنا فراک گھومتے دیکھ خوش ہوتے کیف کا ہاتھ پکڑ کر ہنستے ہوئے گھومنے لگی۔۔۔۔۔"""

طہام موبائل پر ویڈیو بنانے کا کام کر رہا تھا۔۔۔"""

ہم تم ہو ہی ملتے رہے۔۔۔۔۔

محفل یوں ہی سجتی رہے۔۔۔

امنہ نے پھر بھی ساحل کو اٹھا کر چلتے ہوئے گانے لگی اج اسے اپنا خاندان مکمل ہوتا ہوا دیکھائی دے رہا تھا جبکے تانیہ اب اگلتی نظروں سے اسی خوشی کو آگ لگانے کے چکروں میں تھی۔۔۔۔۔"""

گھر میں اسے ہی بہکتا رہے پیار کی باہوں کا ہار کیا کہنا۔۔۔۔

کھلی کھلی چہروں سے اااا۔۔۔اپنوں کا پیار کیا کہنا۔۔۔۔۔

اے دل لایا ہے بہار۔۔۔۔۔۔

اپنوں کا پیار کیا کہنا۔۔۔۔۔۔۔

سب کے درمیان میں دل تھی ایک سائڈ پر امنہ دوسری سایڈ پر کیف نے دل کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا کیف کا ہاتھ طہام نے پکڑا ہوا تھا سب ہنسی خوشی دانس کر رہے تھے۔۔۔۔"""

ہاہاہایایا۔۔۔۔۔کتنا مزہ ایا نا۔۔۔۔گانا ختم ہوتے ہی دل تالیاں بجاتے ہوئے کہنے لگی اسے واقع میں ہی سب کے ساتھ ڈانس کر کے مزہ ایا تھا اور اس کی پہلی ایسے سالگرہ تھی جو ایسے دھوم دھام سے منائی گئی تھی اسے کیوں نہ مزہ اتا۔۔۔۔۔۔

چلو شکر ہے میرے دل کو کچھ تو پسند ایا اب تو تم راضی ہو نا۔۔۔۔۔

تانیہ کب سے تیمور کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

چلواؤ دل ہم اپنے کمرے میں چلتے ہیں کیف نے دل کو کہا تو دل نے گھور کر کیف کو دیکھا نہیں مجھے نہیں جانا اپ کے ساتھ اپ میرا گفٹ نہیں لے کر ائے۔۔۔

اچھا اوو تو صحیح نا کمرے میں تمہیں میں تمہارا گفٹ دیتا ہوں مسکراتے ہوئے اس نے دل کا ہاتھ پکڑا اس سے پہلے کہ وہ دل کو وہاں سے لے کر جاتا گھر کے باہر گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی تھی۔۔۔۔

اتنی ساری ایک ساتھ گولیاں چلتے دیکھ سب نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور دل تو ڈر کر کیف کے ساتھ چپک گئی تھی یہ یہ کیا ہو گیا ہے یہ گولیاں کیسی۔۔۔۔

کیف بیٹا یہ گولیاں کیسی اس سے پہلے کہ کیف کو کچھ سمجھ جاتا تیمور گھر کا دروازہ کھولے گھر کے اندر داخل ہوا تھا اور اس کے پیچھے کتنے ہی ادمی ہاتھوں میں گنز پکڑے گھر میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔۔""

تیمور کو دیکھ کر کیف کو بے حد غصہ جب کہ دل نے جب تیمور کو دیکھا تو اس نے پھر سے ڈر کر کیف کے سینے میں چھپنا چاہا اسے پھر سے وہ گندا انکل یاد ا گیا تھا جس نے اسے مارا تھا۔۔۔۔۔

ارے ارے ایس پی صاحب کیف ملک بڑی پارٹی ہو رہی ہے یہاں پہ میں نے سوچا کیوں نہ میں بھی اس پارٹی کا حصہ بن جاؤں تیمور اپنی گن ان سب کے اگے لہراتے ہوئے بولا امنہ نے ساحل کو اپنے سینے سے لگا کر چھپانا چاہا اسے نہیں پتہ تھا یہ سامنے والا شخص کون ہے اور یہ کیا کرنے ایا ہے۔۔۔۔۔۔

تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی تیمور میرے گھر میں قدم رکھنے کی کیف غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔۔

شش۔۔۔ آواز نیچے رکھو ایس ایس پی کیف ملک تم اس پوزیشن میں نہیں ہو کے میرے سامنے یا میرے بندوں سے نپٹ سکو ایک سیکنڈ کے اندر اندر تم سب کی لاشیں گرا کر اپنی گڑیا کو لے جا سکتا ہو تیمور ہوس بھری نظروں سے دل کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

""""۔۔۔۔۔

دل ڈر کر کیف کے سینے میں اپنا اپ چھپانے لگی اور تھر تھر کانپنے لگی دل کو کانپتے دیکھ کیف نے اپنی غصے سے مٹھیاں بھینچی

""""۔۔۔۔۔

تیمور یہ تم اچھا نہیں کر رہے تمہیں میرے گھر نہیں انا چاہیے تھا کیف دل کو وہاں کھڑا کر کے جانے لگا جب دل نے ڈرتے ہوئے کیف کا ہاتھ پکڑا اور نفی میں سر ہلایا ہی جان نہیں جائے نہ مجھے ڈر لگ رہا ہے دل کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے یہاں تھوڑی دیر پہلے ہنسی خوشی کا گھر تھا اب وہاں خوف ہی خوف تھا جبکہ تانیہ تیمور کو دیکھ کر اندر ہی اندر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

دیکھو کیف میں کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا چپ چاپ کر کے میری گڑیا میرے حوالے کر دو میں کسی کو بھی بنا نقصان پہنچائے یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔"""""

تمہاری۔۔۔۔۔ تمہاری۔۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی میرے دل کے بارے میں ایسی بات کہنے کی کیف دل سے اپنا ہاتھ چھڑواتا ہوا غصے سے اگے بڑھا اور تیمور کے پاس جاتا اور ایک مکہ اسے مارا جب تیمور کے ادمی اگے بڑھتے ہوئے کیف کو پکڑنے لگے اور تیمور نے اپنا ہاتھ اوپر کر کے ادھر روک دیا نہیں نہیں اگے مت بڑھو اج اسے بھی مجھے مارنے کا شوق پورا کر لینے دو کیونکہ یہ اخری دفعہ ہے تمہاری بیوی کو تو میں اج یہاں سے لے کر ہی جاؤں گا اور میں بھی دیکھتا ہوں مجھے کون روکتا ہے تیمور نے ایک نظر دل کو دیکھ کر کہا جواب چلتے ہوئے امنہ کے پاس جا کر اس کے سینے میں چھپنے کی کوشش کر رہی تھی امنہ نے ایک ہاتھ سے ساحل کو پکڑا ہوا تھا اور ایک ہاتھ سے دل کو اپنے اندر چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔"""

طہام بنا کسی کی نظروں میں ائے کمرے کے اندر چلا گیا کسی کی بھی نظر طہام پر نہیں پڑی تھی۔۔۔۔۔

تم یہاں سے دفع ہو جاؤ اگر تم نے میری بیوی کو ہاتھ بھی لگایا نا تمہارے ہاتھ کاٹ کر میں کتوں کو کھلا دوں گا کیف تیمور کا گریبان پکڑتے ہوئے غصے سے بولا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ تیمور کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے باہر کتوں کو کھلا دیں لیکن ابھی اس کی فیملی ساتھ تھی وہ کسی بھی قسم کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔۔

نہ نہ کیف ملک مجھے نہیں لگتا کہ ابھی تم مجھے دھمکی دینے کی پوزیشن میں ہو دیکھ رہے ہو یہ میرے بندوں کی بندوق ہے تمہارے ہر گھر کے ایک ایک فرد پر تانی ہوئی ہے ارام سکون سے دل کو میرے حوالے کر دو میں چپ چاپ کر کے چلا جاؤں گا ورنہ یہاں پہ لاشیں بھی بچھ سکتی ہیں۔۔۔۔۔"""""

تمہیں اندازہ بھی ہے تیمور تم نے میرے گھر میں اکر کتنی بڑی غلطی کی ہے یقین کرو جس دن تم میرے ہاتھ اگئے نا اس دن تمہارا اتنا برا حشر کروں گا نا کہ تمہاری روح بھی کانپے گی اور تم اپنی موت اپ مانگو گے۔۔۔۔

بڑی کوئی جرے ہے ایس پی کیف ملک تم میں تیمور نے ایک نظر تانیہ کو دیکھا اور مسکرا دیا ویسے اج میں اپنے پلان میں کامیاب نہ ہوتا اگر تمہاری یہ کزن میرا ساتھ نہ دیتی تیمور نے تانیہ کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کیف کو کہا جبکہ تانیہ نے جب سے سنا تو اس نے پھٹے پھٹی انکھوں سے تیمور کو دیکھا جو سارا الزام اس پر لگا رہا تھا امنہ اور کیف نے حیرانگی سے تانیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

کیا خالہ اور کیف تم لوگ میری طرف ایسے کیوں دیکھ رہے ہو میں نے کچھ نہیں کیا یہ جھوٹ بول رہا ہے میں نے اسے نہیں بلایا یہاں پہ تانیہ اپنا گلا تر کرتے ہوئے کیف اور امنہ سے بولی اسے تو اندازہ بھی نہیں تھا تیمور اس کا راز کھول دے گا اسے کھا جانے والا نظروں سے تیمور کو دیکھا۔۔۔۔

نہیں نہیں کیف تانیہ ایسا نہیں کر سکتی وہ میری بھانجی ہے وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے۔۔۔۔

بوڑھی عورت جو تم نے دل کو ساتھ چپکایا ہوا ہے نا اسے میرے پاس لے کر اؤ اور رہی بات تمہاری بھانجی کی ویسے بڑی ہی کوئی سستی قسم کی بھانجی رکھی ہوئی ہے خود غرض سانپ ہے سانپ بھانجی ہے تمہاری جس نے کیف کو پانے کے لیے میرے ساتھ ہاتھ ملا لیا کہ وہ دل کو میرے حوالے کر دے گی اگر نہیں یقین اتا تو میرے پاس ثبوت ہے۔۔۔۔

تیمور کہاں باز انے والا تھا وہ تو اس گھرانے کو بکھیرنے والا تھا دل کو ساتھ لے کر جانے کے ساتھ ساتھ وہ اس گھر کو توڑ کر اس گھر میں ماتم کا ماحول چاہتا تھا اور اسے پہلا شکار تانیہ کا کیا تھا۔۔۔

تم اپنی بکواس بند رکھو تیمور میں تو تمہیں جانتی بھی نہیں ہوں اور تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو تانیہ نے ڈرتے ہوئے کیف کو دیکھا اور پھر تیمور کو کہنے لگی۔۔۔

ارے بھائی کوئی بڑی ہی کوئی ڈرامے باز قسم کی لڑکی ہو تم میرے پاس ثبوت ہیں تیمور نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور جو اس نے تانیہ کے ساتھ ہاتھ ملایا تھا اس کی ویڈیو بنالی تھی اور وہ کیف کو دکھانے لگا کیف وہ ویڈیو دیکھ کر حیران پہ حیران ہو رہا تھا اس کے سر پر تو جیسے اسمان گرا تھا اس نے غصے سے تانیہ کی جانب دیکھا کہ وہ اس قدر گر سکتی ہے دل کو اس کی زندگی سے نکالنے کے لیے۔۔۔۔۔

یہ یہ کیا کیا تم نے تانیہ کیف غصے سے تانیہ کی جانب بڑھتے اور اس کا گلا پکڑ کر غصے سے بولنے لگا جبکہ امنہ پھر غصے سے تانیہ کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"""

نہیں کیف یہ جھوٹ۔۔۔۔اس سے پہلے کے تانیہ کچھ اور کہتی ہیں ایک زوردار تھپڑ اسے کیف کی جانب سے ملا تھا کہ وہ نیچے گری تھی اپنی بکواس بند کرو میں ویڈیو دیکھ چکا ہوں تم ابھی بھی کہہ رہی ہو کہ یہ تیمور جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں میں نے دیا تیمور کا ساتھ تانیہ بھی اٹھ کر کھڑی کر غصے سے کیف کی جانب دیکھ کر بولی کیونکہ یہ دل میری جگہ پر یہاں ائی تھی میں تم سے پیار کرتی تھی کیف میں اور تم نے کیا اس دو ٹکے کی چھوٹی سی لڑکی کو اپنی بیوی بنالیا اس چھوٹی سے لڑکی کو میرے اوپر فوقیت دی ہے تم نے کیف۔۔۔۔۔۔۔

تانیہ کیف کا گریبان پکڑتے ہوئے غصے سے بولی جب ایک اور تھپڑ اسے پڑا تھا اور یہ تھپڑ اسے امنہ کی جانب سے پڑا تھا ساحل کو کرسی پر بٹھا کر امنہ تانیہ کے پاس اکر ایک زوردار تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔"""

تم اس قدر گر جاؤ گی تانیہ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ تم دل کو ہماری زندگی سے دور کرنے کے لیے اس گنڈے سے ہاتھ ملا لوں گی امنہ نے اپنے دل میں بڑھتا ہوا درد اگنور کرتے ہوئے تانیہ کو کہا جب تانیہ نے غصے سے امنہ کو دھکہ دیا۔۔۔

خالہ یہ سارا قصور اپ کا ہے اپ نے مجھے شروع سے کہا تھا کہ اپ میری کیف سے شادی کروائیں گی اور جب میری دل میں کیف کے لیے محبت بھر دی تو اپ بھی کیف کا ساتھ دیکھ کر اس دل کا ساتھ دینے لگی اس دل کو اس گھر میں رہنے کی جگہ بنادی اور اپ بھی دل سے پیار کرنے لگی میرا کیا میں بھی تو کیف سے پیار کرتی ہو۔۔۔۔

بس بس بس یہ ڈرامہ یہاں پر ختم کرو مجھے میری ظ دل دو میں یہاں سے جاؤں پھر تم لوگ جو اپس میں کرتے رہنا مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تیمور موبائل جیب میں ڈالتے ہوئے لاپرواہی سے بولا تو کیف نے غصے سے تیمور کی جانب دیکھا۔۔۔۔

تم اپنا یہ دو ٹکے گانا تھو برالے کے یہاں سے دفع ہو جاؤ تیمور یہ نہ ہو تمہارا قتل اج میرے ہاتھوں ہو جائے کیف کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سب کچھ تہس نہس کر دے اور دل ڈری سہمی وہاں پر کھڑی تھی جب تیمور اگے بڑھا اور کیف کو دھکہ دیتے ہوئے دل کی جانب جانے لگا۔۔

ہہہ۔۔ یہی۔۔۔ جان۔۔۔ ممم۔۔۔ مجھے بچائے ہبی جان یہ گندا انکل مجھے لے جائے گا مجھے بچائے ہبی جان دل اپنے قدم پیچھے کی جانب لینے لگی جب کہ کیف اگے بڑھتا تیمور کے ادمیوں نے کیف کو پکڑا تھا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے چھوڑو کیف اپنے اپ کو چھڑوانے لگا اے سخت پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس کے پاس اس ٹائم پسٹل کیوں نہیں تھی لیکن اسے اندازہ بھی تو نہیں تھا کہ یہ لوگ اس طرح اس گھر میں حملہ کریں گے جبکہ تانیہ روتے ہوئے کبھی کیف کو کبھی کیف کو کو دیکھ رہی تھی اور کبھی امنہ کو امنہ تو نفرت سے تانیہ کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اج جاؤ میری گڑیا تمہیں میں اپنے ساتھ ہی لے کر جاؤں گا۔۔۔۔

نہیں مجھے نہیں جانا گندے انکل ہیں اپنا ہاتھ تیمور کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے دل زور زور سے روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔""

میری دل کو چھوڑ دو تمہیں میں کہہ رہا ہوں چھوڑ دو کیف اپنے اپ کو زور شور سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا جب امنہ نے اگے اتے ہوئے تیمور کو دھکہ دیا اور دل کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

ہے اس بڑھیا کو اپنی زندگی عزیز نہیں ہے تیمور اپنی پسٹل امنہ کی جانب کرتے ہوئے بولا۔۔۔

مار دو مجھے لیکن میں تمہیں دل کو لے جانا نہیں دوں گی امنہ بھی روتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔اور ایک گولی کی اواز چلی تھی اور یہ گولی اپنے اپ کو چھڑوا کر کیف بھاگ کر امنہ کے سامنے ایا تھا اور یہ گولی اسے لگی اور کیف اپنے جسم سے نکلتا ہوا خون دیکھ کر نیچے کی جانب گرا تھا۔۔۔۔"""

ہبی جان۔۔۔۔۔۔دل چیخی تھی۔۔۔۔

کیف۔۔۔۔۔امنہ کہ بھی چیخ نکلی۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

WRITER MAHI SHAH

EPISODE 62 ❤□❤□

کیف۔۔۔۔۔دروازے سے اندر اتے لبابہ اور راج اندر ائے تھے اور کیف کو نیچے گرتے دیکھ لبابہ جلدی سے کیف کی جانب بڑھی جبکہ تیمور نے لبابہ کو دیکھا اور ایک نظر راج کو دیکھا اور اس کے پیچھے اتی ہوئی پولیس فورس کو دیکھا طہام نے لبابہ کو کال کر

دی تھی اور وہ توراج کے ساتھ لونگ ڈرائیو پر جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی لیکن اسے طہام نے بتایا تو وہ پولیس فورس کو جلدی سے لے کر کیف کے گھر پر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔۔""

اوہو تو تم بھی اگئی چلو لگتا ہے تمیں بھی میرے ہاتھوں مرنے کا شوق ہے تیمور نے لبابہ کی جانب پسٹل کی راج بھی مسکراتے ہوئے اگے ایا میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میڈم تک پہنچنے کے لیے اپن سے لڑنا پڑتا ہے اور تم جیسے چوہے میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ مجھ جیسے شیر سے لڑے راج نے اگے اتے تیمور کی پسٹل والا ہاتھ پکڑتے اسے مروڑا تھا کہ تیمور کی کراہ نکلی تھی۔۔۔۔۔۔"""

تیمور نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی جبکہ کیف کو گولی چھو کر ہی گزری تھی دل بھی جلدی سے کیف کے پاس بیٹھی اور امنہ نے ساحل کو پکڑا جو گولی چلنے سے رونے لگ گیا تھا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو کیف لبابہ نے پوچھا تو کیف نے ہاں میں سر لایا ہاں لبابہ میں ٹھیک ہوں اس کی تو میں اس کی ہمت کیسے ہوئی میری دل کو چھونے کی کیف اگے بڑھنے لگا جب راج نے کیف کو پکڑا۔۔۔۔۔۔

اپنا خون بہتا ہوا صاف کرو اس سے میں نے نبٹا ہوں راج نے ایک زوردار مکہ تیمور کے چہرے پر مارا کیونکہ تیمور کے لوگوں کے ارد گرد اب پولیس کھڑی تھی وہ چاہ کر بھی اپنے سردار کو بچا نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔""

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس چھوٹی سے بچی کے لیے اتنے گندے ہیں خیال رکھنے کی راج اسے مارتا جا رہا ہے تیمور بھی برابر کاروائی کرتا راج کو مار رہا تھا۔۔۔۔""

تانیہ اب اپنا ہی کھیل اپنے اوپر الٹا پڑتے دیکھ اہستہ اہستہ کمرے میں جاتی کہ امنہ نے تانیہ کا بازو پکڑا تھا اور غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا تم کہاں جا رہی ہو تانیہ یہاں ہی رکو ایک دفعہ اس گنڈے کا کھیل ختم ہو جائے پھر تمہاری بھی بات کرتے ہیں تانیہ نے روتے ہوئے امنہ کی جانب دیکھا لیکن تانیہ نے اس سے منہ ہی موڑ لیا تھا۔۔۔۔"""

راج نے تیمور کے ہاتھوں سے پسٹل لیتے ہوئے اسے مارنا چاہا جب لبابہ نے راج کا ہاتھ پکڑ لیا نہیں راج تم یہ کام مت کرو پولیس کو ہاتھ میں مت لو اس کا تو میں اب ایسا حشر کروں گی کہ یہ دیکھتا رہ جائے گا موت مانگے گا اسے موت نہیں اۓ گی۔۔۔۔"""

چھوڑو مجھے چھوڑو تیمور اپنے اپ کو چھڑوانے کی مکمل کوشش کرنے لگا لیکن اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگ چکی تھیں اور اس کے چہرے پر بھی کپڑا باندھ دیا تھا تاکہ وہ کوئی اور بھاگنے کی کوشش نہ کریں لبابہ اسے اب بالکل بھی بھاگنے نہیں دینا چاہتی تھی اسے سزا دلوانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔""

طہام بھی فرسٹ اینڈ باکس لے ایا تھااور لبابہ اب اس کی پٹی کر رہی تھی کیف تم ٹھیک ہو تمہیں درد تو نہیں ہو رہا لبابہ نے دوبارہ پوچھاتو کیف نفی میں سر لایااور دل کو دیکھا جو روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

دل میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں تم کیوں رو رہی ہو دیکھو۔۔۔۔

ہبی جان اپ کے بازو سے خون نکل رہا ہے نااس لیے میں رو رہی ہوں۔۔۔۔۔"""

لے جاؤاسے اوراسے سلاخوں کے پیچھے بند کر دواس کا تو ہم کل اکے علاج کرتے ہیں لبابہ نے غصے سے کہاتو پولیس والوں نے ایک ایک بندے کو پکڑ کر لے کر جانے لگے تیمور نے اپنے اپ کو چھڑوانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ چھڑوا نہیں پارہا تھا تم لوگ کیا سمجھتے ہو مجھے ایسے پکڑ کے جیل میں بند کر دو گے اور میں تم لوگوں کی زندگیوں سے نکل جاؤں گا ایسا بالکل بھی نہیں ہو گا میں کل ہی باہر نکلوں گااور تم لوگ کچھ کر بھی نہیں سکو گے۔۔۔۔۔"""

زیادہ بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ہے لبابہ نے پھر غصے سے کہاتو وہ لوگ تیمور کو لے کے جا چکے تھے۔۔۔۔۔

اور تم تانیہ کیف نے جب پٹی کروالی تو تانیہ کی جانب گیا تانیہ نے ڈرتے ہوئے کیف کی جانب دیکھا۔۔۔

س۔۔۔سوری۔۔۔مجھے معاف کر دو میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تم پلیز مجھے معاف کر دو تانیہ مگر مچھ کے انسو بہاتے ہوئے کیف سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگی۔۔۔۔۔

تانیہ تمہیں میں معاف کر ہی نہیں سکتا اگر تمہاری وجہ سے وہ میری دل کے ساتھ کچھ کر دیتا ہے تو وہ اسے لے جاتا تو تم نے یہ کھیل کھیل کے بہت ہی مایوس کیا ہے مجھے تانیہ تم میری کزن تھی اگر تم مجھے پسند کرتی تھی یہ تمہاری غلطی ہے میں نے تمہیں کبھی نہیں کہا کہ مجھے پسند کرو یا میں تم سے شادی کروں گا۔۔۔۔۔"""""

رہی بات میری تانیہ میں نے تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا کہ دل اب کیف کی بیوی ہے اور تم اس کی جان چھوڑ دو تمہارے لیے میں کہیں اور اچھا رشتہ دیکھ کر تمہاری شادی کروں گی لیکن تم نے اتنا گندا کھیل کھیلا مجھے تو تمہیں اپنی بھانجی کہتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے چلی جاؤ یہاں سے میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی امنہ نے اندر ساحل کو لٹا کر ائی جو کہ روتے روتے اب سو گیا تھااور باہر اکر وہ تانیہ سے غصے سے کہنے لگی۔۔۔۔"""""

خالہ میں میں کہاں جاؤں گی میں اس ٹائم کہاں جاؤں گی خالہ پلیز مجھے یہاں پر رہنے دیں میں اب ایسا کچھ بھی نہیں کروں گی پلیز خالہ تانیہ امنہ کے پاس جاتے ہوئے ہاتھ جوڑتے ہوئے رو رو کر کہنے لگی۔۔۔۔

تانیہ میں تمہیں معاف کر دیتی لیکن تمہیں معاف کرنے کے میرے پاس کوئی وجہ نہیں ہے ٹھیک ہے میں پہلے غلطی پر تھی میں دل کو پسند نہیں کرتی تھی لیکن وہ بہت اچھی بچی اور معصوم بچی ہے میں اس کے ساتھ کچھ بھی غلط کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی اور تم تم نے اتنا گندا کھیل کھیلا اگر وہ دل کے ساتھ کچھ کر دیتا تو میں اپنے اپ کو کبھی معاف نہ کرتی تم نے مجھے کہیں منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا چلی جاؤ یہاں سے امنہ نے تانیہ کو دھکہ دیا تو وہ دو قدم دور ہوئیں۔۔۔۔

اپ بہت گندی ہیں تانیہ آپی اپ کو تو میں نے اپنی آپی سمجھا تھا نا اور اپ نے اس گندے انکل کو بلا کے مجھے لے جانے کے لیے کہا میں اتنی بری لگتی ہوں کہ اپ کو دل بھی روتے ہوئے تانیہ سے کہنے لگی تو تانیہ کو مزید رونا یا دل مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔۔""

چلی جاؤ یہاں سے تانیہ ابھی چلی جاؤ میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا ابھی فی الحال تم اس گھر سے باہر چلی جاؤ بعد میں جب غصہ ٹھنڈا ہو گا تو میں میں خود لے اؤں گا پلیز۔۔۔۔۔۔""

لیکن کیف۔۔۔۔۔""

۔ایک دفعہ سمجھ نہیں ارہی کہ کیف کیا کہہ رہا ہے چلی جاؤ یہاں سے لبابہ کو سارا معاملہ سمجھ اگیا تھا اس نے بھی غصے سے تانیہ سے کہا تو تانیہ روتے روتے گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔

اچھا کیف تم ریلیکس ہو جاؤ غصہ کرنے کی ضرورت نہیں تم یہاں بیٹھو تمہارا پہلے ہی خون ضائع ہو گیا ہے وہ تو اچھا ہوا طہام نے ہمیں کال کر کے بتا دیا ورنہ تو ہم تو لانگ ڈرائیو پہ جا رہے تھے اور ہم ٹائم پہ نہ پہنچتے تو پتہ نہیں وہ تمور کیا کر دیتا۔۔۔۔""

طہام تم نے بہت اچھا کام کیا ہے ادھر اؤ میرے پاس کیف طہام کو بولا تو طہام بھی مسکراتے ہوئے کیف کے پاس گیا کیف نے طہام کو گلے لگایا شاباش میر ابھائی ایسے ہی تمہیں اس گھر کی حفاظت کرنی ہے دل کی حفاظت کرنی ہے جیسے تم نے اج دل کی حفاظت کی ہے اور اج کے دن کا ہیرو صرف اور صرف طہام ہے جس کی وجہ سے اس کی بھابھی بچی ہے۔۔۔۔

پکا بھائی میں وعدہ کرتا ہوں میں ایسے ہی دل کا خیال رکھوں گا اور ماما کا بھی رکھوں گا اور اپ کا بھی رکھوں گا طہام نے کیف کو زور سے گلے لگایا تو کیف نے طہام کے سر پر بوسہ دیا لو یو طہام تم بہت اچھے میرے بھائی۔۔۔

بھائی اپ بھی بہت اچھے ہیں طہام نے مسکراتے ہوئے کہا پھر دور ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

میں تو بہت تھک گیا ہوں اس تیمور کمینے کی وجہ سے اب مجھے پیاس لگ گئی کوئی پانی پلا دیں راج نے ماحول کو تھوڑا بہت ہلکا کرنا چاہا تو وہ مذاق مذاق میں بولا جب امنہ نے راج کو دیکھا تو اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

نازلی۔۔۔۔۔امنہ کی زبان سے یک دم اپنی دوست نازلی کا نام نکلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے اس کا اتنا چہرہ کیسے نازلی کے ساتھ۔۔۔۔

نہیں امنہ تمہیں غلط فہمی ہو سکتی ہے نازل ہی یہاں کیسے اسکتے ہو یہ اس کا بیٹا مجھے تو پتہ چلا تھا وہ مر گئی لیکن بیٹا۔۔۔۔۔

کیا ہوا انٹی اپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں پانی پلا دیں ضمار امنہ کو اپنے اپ کو ٹکٹکی باندھتے ہوئے دیکھ اسے کہنے لگا تو امنہ نے جلدی سے سر ہاں مین ہلایا۔۔۔۔۔۔"""

ہاں ہاں بیٹا میں لے کر اتی ہوں تم بیٹھو امنہ یہ کہتے ہوئے کچن میں چلی گئی جب کہ اب سب صوفے پر بیٹھ گئے تھے اور دل تو کیف کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

امنہ نے راج کو پانی لا کر دیا تو راج نے جلدی سے پانی پکڑ کر پی لیا لگتا ہے تیمور سے تم نے ہی سارا جھگڑا کیا ہے تمہیں زیادہ پیاس لگ رہی ہے لبابہ نے بھی راج کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا تو سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

اج تو دل کی سالگرہ تھی اور بہت بری گئی نا دل اس گندے انکل کی وجہ سے لبابہ نے دل کو پیار کرتے ہوئے کہا تو دل نے جلدی سر ہاں ہلایا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں لبابہ اپی وہ بہت گندا تھا اللہ کا شکر ہے اپ نے اکے ہمیں بچا لیا اور اپ میری سالگرہ پر بھی نہیں آئی تو میرا گفٹ بھی نہیں لے کے ائے اب تو اپ سے ناراض ہونا بنتا ہے نا مجھے۔۔۔۔۔"""""

نہیں نہیں میری جان ناراض نہیں ہونا اور گفٹ ہم نے تمہارا لا کر رکھا ہوا تھا وہ گھر میں ہم بھول گئے ہیں تو اب پکا کل تمہیں گفٹ دے دیں گے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ تیمور کے ساتھ اپ لوگوں کی دشمنی کیا تھی امنہ بھی صوفے پر سامنے بیٹھ گئے تھے وہ کب سے راج کو دیکھتی جا رہی تھی جو اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھے مسلسل ہلا رہا تھا اور اپنے دانتوں سے نچلے لب کو دباتے ہوئے ایک سائیڈ پر کر رہا تھا جس سے راج کا ڈمپل شو ہو رہا تھا اور یہ سب دیکھتے امنہ کو ڈھچکا پر دھچکا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔"""""""

یار نازلی جب تم ایسے ہونٹوں کو دباتی ہو اپنے دانتوں پر تمہارا یہ چھوٹو سا راڈمپل ہے نا یہ بہت پیارا سا لگتا ہے پتہ نہیں تم اتنی پیاری کیوں ہو اور ڈمپل تمہیں مزید پیارا بناتا ہے امنہ نازلی کے ڈمپل والا گال کھینچتے ہوئے اسے پیار سے بولی تو نازلی ہنسنے لگی۔۔۔

نہیں نہیں ایسا ایسا کیسے ہو سکتا ہے یہ راج اس کا بیٹا نہیں نہیں وہ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔

انٹی اپ ٹھیک تو ہے نا اپ کے ماتھے پر اتنا پسینہ کیوں ارہا ہے راج نے دوبارہ سے امنہ کو دیکھا اسے بھی یہ عورت کہیں دیکھی لگ رہی تھی لیکن اسے بالکل بھی یاد نہیں ارہا تھا کہ اس نے اسے کہاں دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔

کہیں نہیں بیٹا بس میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ارہی تھی نا کچھ ہو گیا ہے تو مجھے درد ہو رہا ہے تو بس اسی لیے۔۔۔۔۔

ماما تو اپ جائے اپ ریسٹ کریں نا میں اب ٹھیک ہوں اپ میری ٹینشن مت لیں تھینک یو ماما اپ نے میری دل کو بچایا اپ بہت اچھی ہیں کیف امنہ گلے لگا تو امنہ نے بھی مسکراتے ہوئے کیف کو گلے لگایا تم بھی بہت اچھے ہو میرے بیٹے اور مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ ہمیشہ غلط کیا ہے اور دل کے ساتھ لیکن ائندہ میں ہمیشہ تم لوگوں کے ساتھ رہوں گی اور کچھ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔

امنہ اٹھ کر اپنے کمرے میں جائیں لیکن جب اس نے دوبارہ سے راج کی جانب دیکھا راج تم سے ایک بات پوچھوں۔۔۔

جی انٹی پوچھیں۔۔۔

تمہاری کوئی بہن ہے امنہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔۔۔

بہن نہیں انٹی میری تو کوئی بہن نہیں ہے میں تو اکیلا ہی ہوں اور میری تو ماں باپ بھی نہیں ہیں۔۔۔

او اچھا ویسے ہی میں نے پوچھ لیا امنہ مسکراتے ہوئے کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی کرتی ہو تمنا وہ کوئی اور بھی تو ہو سکتی ہے نا امنہ پھر ساحل کا پاس بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور خود بھی لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔

اچھا کیف اب ہم چلتے ہیں تم پریشان مت ہو ٹھیک ہے اور تم دل کو سنبھالو وہ تھوڑا ڈر گئی تھی ابھی ہمیں بھی لیٹ ہو رہا ہے ہم بھی چلتے ہیں او کے کیف تم اپنا خیال رکھنا پھر ملتے ہیں راج نے کیف سے ہاتھ ملایا تو لبابہ اور راج اپنے گھر چلے گئے۔۔۔۔۔۔""

چلو طہام تم بھی اٹھ کر جا کے سو جاؤ میں دل کو کمرے میں لے کر جا رہا ہوں۔۔۔۔

ہاں ہاں بھائی جان جتنی ہم نے تیاری کی ہے وہ ویسٹ نہ چلی جائے طہام نے ہنستے ہوئے کہا تو کیف نے اسے غور کر دیکھا بہت شرارتی ہو گیا تم جاؤ تو طہام بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

اؤ دل کمرے میں چلتے ہیں کیف نے دل کا ہاتھ پکڑا تو اب کمرے کی جانب لے گیا۔۔۔۔۔۔

ہی جان اپ ٹھیک ہیں نا۔۔۔۔

جی جی میرا بچہ میں بالکل ٹھیک ہوں ابھی تم کمرے میں چلو سارا سرپرائز میرا خراب ہو گیا ہے میں تمہیں پتہ ہے تو میں نے گفٹ بھی لے کرایا تھا۔۔۔

اوہو ہبی جان کوئی بات نہیں ہے اپ ٹھیک ہیں تو مجھے سب کچھ مل جائے گا اپ ایسے پریشان مت ہوا کریں باتیں کرتے کرتے جیسے ہی کیف اور دل کمرے میں داخل ہوئے دل تو سامنے کمرے کو دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی اس کا منہ ہی کھل گیا تھا وہ ایک نظر کبھی کمرے کو دیکھتی اور کبھی منہ کھلے کیف کو۔۔۔۔۔۔"""

واوووو ہبی جان یہ کمرہ اتنا پیارا سجا ہوا ہے یہ کس نے سجایا دل نے پورے کمرے میں دیکھا جہاں بیڈ پر پورے پھول ہی پھول بکھرے ہوئے تھے اور ہر جگہ دل کی تصویریں لگی جس میں کبھی وہ کیف کے ساتھ تھی کبھی وہ کچھ کر رہی تھی کبھی اس نے گال پر کیک لگا تھا کبھی ناک پر کیک لگا تھا کبھی چاکلیٹ لگی تھی اور کسی تصویر میں وہ کیف کے کان پکڑ رہی تھی اور کسی تصویر میں کیف اسے گدگدی کر رہا تھا وہاں ہنس رہے تھے اتنی زیادہ تصویریں اس کا کمرے میں لگی تھیں۔۔۔۔۔۔

یہ میں نے اور طہام نے مل کر کمرہ سیٹ کیا ہے تمہیں پسند ایا نا۔۔۔۔۔

ہاں ہبی جان اتنا پیارا کمرہ مجھے کیسے پسند نہیں اسکتا دل اپنا فراک پکڑتے ہوئے بھاگ کر بیڈ پر جا کر بیٹھی ہوں اور پھولوں سے کھیلنے لگی واؤ ہبی جان یہ پھول بھی کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔"""

تمہارے لیے ایک اور اچھا سا گفٹ ائے گا وہ صبح ائے گا لیکن ابھی اج تمہارے لیے یہ گفٹ ہے کیا ہے اس سے دوبارہ سے بیڈ سے اٹھاتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے لا کر کھڑا کیا اور خود اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔

کیا ہبی جان کیا گفٹ ہے۔۔۔۔

کیف نے ڈرار سے ایک ڈبی نکالی اور اس میں سے لاکٹ نکالا جس پر k اور درمیان میں دل اور اس کے ساتھ D لکھا ہوا تھا یہ ہمارے پیار کی پہلی نشانی ہے دل اس ہمیشہ تم اپنے پاس رکھنا۔۔۔"""

ہبی جان یہ کتنا پیارا ہے کیا میں یہ پہنے رکھوں گی کہ گھومے گا تو نہیں نا۔۔۔

نہیں میری جان یہ نہیں گھومتا تم نے ہمیشہ پہن کر رکھنا ہے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔"""

ہبی جان بہت بہت اچھے ہیں پتہ ہے جب ہماری شادی ہونے والی تھی نا تو امی نے کہا تھا کہ میں اپ سے شادی کر لوں لیکن میں بہت روئی تھی کہ مجھے اپ سے شادی نہیں کرنی ہے لیکن امی نے کہا تھا اپ بہت اچھے ہیں اور امی کی بات سچی ثابت ہوئی آپ بہت اچھے ہیں اپ کبھی میرے سے دور مت جایئے گا ہبی جان۔۔۔۔""

ہائے اللہ میرے دل اب ایسی باتیں کرو گی تو اس دل کو کون سمجھائے گا کہ تم ابھی میری محبت سہنے کے لائق نہیں ہو اور اج تم جتنی پیاری لگ رہی ہو نا دل کر رہا ہے تمہں کھا جاؤں کیف اس کے گول مٹول سے گال کھینچتے ہوئے اس کے گرے انکھوں میں دیکھتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

نہیں ہبی جان اگر اپ کھائیں گے تو میں زندہ کیسے رہوں کہ مجھے تب بھی اپ کے ساتھ بہت ساری زندگی گزارنی ہے اپ کے ساتھ کھیلنا ہے اپ کے ساتھ گھومنے جانا ہے اپ ابھی مجھے کھا جائیں گے۔۔۔۔

اچھا اچھا میری جان میں نہیں کھاتا اب خوش اب تم بھی تھک گئی ہو گی نا تو تم ایسا کرو سو جاؤ ٹھیک ہے۔۔۔۔

ہاں میں بہت تھک گئی ہوں اس گندے انکل نے ہم دونوں کو تھکا دیا ہے اور اپ بھی سو جائیں اپ کو بھی درد نہیں ہو گی اگر اپ کو کچھ چاہیے نا تو پھر مجھے بتا دیجیے گا میں اپ کو دے دوں گی۔۔۔۔

میری دل تو بڑی سمجھدار ہو گئی ہے مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے تم چینج کر کے اجاؤں یہ سنتے دل بھی کمرے میں چلی گئی اور چینج کرنے لگی کیف بھی چینج کر کے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

دل بھی چینج کر کے تو وہ بھی اپنے ہبی جان کے پاس لیٹ گئی۔۔۔۔۔""

""""""----------

ویسے شکر ہے اج ہم ٹائم پر پہنچ گئے ورنہ وہ تیمور کیف کے ساتھ اور دل کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا راج لبابہ کے پاس لیٹتے ہوئے کہنے۔۔۔۔۔

ہاں کر تو وہ کچھ بھی سکتا تھا شکر ہے ہم ٹائم سے پہنچ گئے لبابہ بھی مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

ویسے میڈم اپ بہت بہادر ہیں ہر سچویشن کا اچھے سے مقابلہ کر لیتی ہیں۔۔۔

اگر تم ساتھ ہو تو میں اگے جا کر بھی ہر چیز کا مقابلہ کر لوں گی راج لیکن تم کبھی میرا ساتھ مت چھوڑنا۔۔۔۔

جی میڈم ابھی مجھے نیند ائی ہے سو جائیں۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے سو جاؤ لبابہ کو اج اس کا لہجہ کچھ اکھڑا اکھڑا سا لگا تھا اس لیے وہ بھی بنا کچھ کہے انکھیں بند کر گئیں۔۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راج لبابہ سپیشل سین۔۔۔۔۔۔۔

چلیں میڈم اج اپ کو لانگ ڈرائیو پر لے کر جائے گا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں پتہ ہے پتہ ہے اسی لیے تیار ہو رہی ہوں تم بتاؤ کون سا ڈریس پہنوں لبابہ نے ایک ریڈ کلر کا اور ایک پنک کلر کا ڈریس دکھایا تو راج سوچ میں پڑ گیا اپ پڑ تو کوئی بھی کلر سوٹ کرتا ہے میڈم لیکن آپ میری پسند کا ریڈ پہنیں تو زیادہ اچھا لگے گا۔۔۔۔۔"""

لبابہ نے ریڈ کلر کا ڈریس دیکھا جو کہ شلوار قمیض تھی اور وہ بہت ہی پیاری سمپل سی بنی ہوئی تھی ٹھیک ہے میں یہیں پہنتی ہوں لبابہ کپڑے لے کر چینجنگ روم میں چلی گئی راج تو کب سے ایسے ہی تیار کھڑا تھا لبابہ چینجنگ روم سے باہر ائے اور جلدی جلدی سے اپنے بال سنوارنے لگی۔۔۔۔۔۔

چلو چلیں میں تو ہو گئی ریڈی ہوں لبابہ نے راج کا ہاتھ پکڑا تو وہ دونوں باہر چلے گئے ارے راج اج موسم بھی بہت پیارا بنا ہوا ہے کہی بارش نہ ہو جائے۔۔۔۔

تو ہو جائے میڈم اس سے اچھی کیا بات ہے ہماری لانگ ڈرائیو رومینٹک ہو جائے گی راج نے لبابہ کو چھیڑتے ہوئے کہا تو لبابہ نے شرما کر چہرہ جھکا لیا وہ کیا ہے نا مجھے بارش اتنی خاص پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔

چلیں تو صحیح نا ابھی اپ سوچ رہے ہے کہ بارش ہو جائے گی کیا پتہ نہ ہو ویسے ہی اتنی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں راج اور لبابہ گاڑی میں بیٹھے اور اپنی منزل کی طرف جانے لگے۔۔۔۔۔

اسمان پر مزید کالے بادل چھانے لگے تھے ٹھنڈ ٹھنڈی ہوائیں مزید تیز ہوں اور ایک دن شاید اب بارش ہونے والی تھی۔۔۔۔

جہاں راج اور لبابہ گئے تھے وہاں اکا دکا ہی گاڑیاں تھیں راج ڈرائیو کر رہا تھا اور لبابہ کبھی اس کے کندھے پر سر رکھتی ہے اور کبھی اس کے گود میں پاؤں رکھتی ایسے ہی شرارتیں کرتے اسے بار بار تنگ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

گاڑی کے دونوں شیشے کھلے ہوئے تھے جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہمارے اندر ا رہی تھی اور لبابہ شیشے سے باہر اپنا چہرہ نکال ٹھنڈے ٹھنڈی ہواؤں کا مزہ لے رہی تھی اور اس کی یہ حرکتیں دیکھا راج کے چہرے پر مسکراہٹ ا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اج تو واقعی بہت رومینٹنگ موسم ہے راج۔۔۔۔

میڈم جتنی رومینٹک اپ لگ رہی ہے نا اتنا رومینٹک موسم بھی نہیں ہے اپ چاہیں تو میں اپ کو بتا سکتا ہوں کہ رومینٹک موسم کیسے انجوائے کرتے ہیں راج نے کہا تو لبابہ مزید بلش کرتے ہوئے نیچے سر جھکا لیا۔۔۔

چلو اتنے دیر سے ہم انجوائے کرنے نکلے ہیں لیکن سونگ تو لگایا ہی نہیں لبابہ نے جیسے ہی سونگ پلے کیا وہاں پر پرانے زمانے کا سونگ لگ گیا اوہو یہ اج کے دن کا سونگ نہیں اج کوئی رومیٹنگ سا سونگ ہونا چاہیے لبابہ نے پھر سے چینج کیا تو اس دفعہ سونگ سن کر اس کے گال مزید لال ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تڑپائے مجھے تیری سبھی باتیں۔۔۔۔

ایک بار اے دیوانے جھوٹا ہی سہی پیار تو کر۔۔۔۔

راج نے ساتھ ساتھ سونگ گانا شروع کیا تو لبابہ تو راج کی اواز بے حد پیاری لگی۔۔۔۔۔

میں بھولا نہیں ہو ساری ملاقاتیں۔۔۔۔

بے چین کر کے مجھے مجھ سے تو پھیر نا نظر۔۔۔۔

لبابہ نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے جلدی سے موبائل نکالا اور راج کی اواز ریکارڈنگ کرنے لگی اسے راج کی اواز بے حد پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

سردی کی راتوں میں ہم سوئے رہے ایک چادر میں۔۔۔۔

ہم دونوں تنہا ہونا کوئی بھی رہے اس گھر میں۔۔۔۔۔

لبابہ پیار بھری نظروں سے مسلسل راج کو دیکھ رہی تھی جو ڈرائیونگ کرنے کے ساتھ ساتھ اس ماحول کو مزید رومینٹک بنا رہا تھا۔۔۔۔

زرا زرا مہکتا ہے مہکتا ہے۔۔۔۔۔

اج تو میرا تن بدن۔۔۔۔۔۔

میں پیاسا ہو مجھ بھر لے اپنی باہوں میں۔۔۔۔

راج نے گاڑی روکی اور لبابہ کی جانب دیکھ کر گنگنا رہا تھا لبابہ کا دل کیا وہ ساری زندگی ایسے ہی راج کو بیٹھ کر دیکھتی رہے پتہ نہیں کب کیسے راج اس کے دل میں اتنا بس گیا تھا کہ اس کے بغیر رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

راج کون سے پرفیوم لگاتے ہے میں تو تمہاری خوشبو کی ایڈکٹ ہوتی جا رہی ہو لبابہ نے مزید راج کی شاخوں کو اپنے اندر اتارتے ہوئے بولی۔۔۔۔"""

میڈم اپ کے سامنے ہی ہے لگاتا ہو blue and canel کی آپ سے کون سا میک کچھ چھپاتا ہو۔۔۔۔۔۔"""

ہاں سچ۔۔۔۔میں بھی نا بھلکڑ ہو۔۔"""

اس سے پہلے کہ راج کچھ اور کہتا باہر بارش شروع ہوئی تھی زور و شور سے بارش برسنے لگی کہ لبابہ نے بارش کے ڈر سے جلدی سے راج کے ساتھ چپک گئی۔۔۔۔۔۔۔

اپنے ساتھ چپکی لبابہ کو راج حمار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر کے لبابہ کا پورا خون جیسے چہرے پر اگیا ہو۔۔۔۔۔

کیا آپ میرے ساتھ بارش میں انجوائے کرے گی میڈم راج نے اپنا ہاتھ لبابہ کے سامنے کیا تو لبابہ نے باہر برستی بارش کو دیکھا پھر راج کے بڑھے ہاتھ کو۔۔۔۔۔"""

ہاں۔۔۔۔کچھ بھی ہو جایے لیکن میں تمھارا بڑھا ہوا ہاتھ کبھی نہیں جھٹک سکتی راج۔۔۔۔۔اپنا ہاتھ راج کے ہاتھ میں رکھا تو راج نے لبابہ کی ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھے اور پھر اس کا ہاتھ چھوڑتا ہوا اپنی سائیڈ سے نکلا اور فل بارش میں بھیگ رہا تھا جہاں اس کے گاڑی کھڑی تھی وہاں کوئی اور زی روح کا نشان بھی نہیں تھا دوبارہ سے اس نے اپنا ہاتھ لبابہ کے سامنے کیا تو لبابہ نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر راج نے لبابہ کو باہر نکالا اب وہ دونوں برستی بارش میں بھیگ رہے تھے۔۔۔۔۔"""

کبھی جو بادل برسے۔۔۔۔۔۔

مین دیکھو تجھے آنکھیں بھر کے۔۔۔

تو لگے مجھے پہلی بارش کی دعا۔۔۔۔۔

راج نے لبابہ کی کمر پر ہاتھ رکھے بابا کا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا اور ڈانس سٹیپ کرنے لگا لبابہ بھیگتے ہوئے راج کو دیکھ رہی تھی جس کا بھیگتا ہوا چہرہ لبابہ کو مزید حسین لگ رہا تھا اور لبابہ کو بھیگتا ہوا دیکھ کر راج کا گلا خشک ہونے لگا تھا۔۔۔""

تیرے پہلو میں رہ لو۔۔۔۔

مین خود کو پاگل کہ لو۔۔۔۔۔

تو غم دے یا خوشیاں سہ کو ساتھیاں۔۔۔۔۔۔

راج نے لبابہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھمایا اور لبابہ کی پشت کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اس کے پیٹ پر مضبوطی سے اپنے ہاتھ باندھ دیے اور اس برستی بارش میں اوپر سے گلا بدن اپنے گیلے بدن پر راج کے گھومتے ہوئے ہاتھ لبابہ کا سانس اکھڑنے پر مجبور کر گیا وہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے اپنے ہاتھ راج کے ہاتھوں پر پھیرنے لگی۔۔۔۔۔

کوئی نہیں تیرے سوا میرا یہاں۔۔۔۔۔۔۔

منزلیں ہے تو میری سب یہاں۔۔۔۔۔۔

مٹا دے اجا سارے فاصلے۔۔۔۔۔

مین چاہوں تو مجھ سے بانٹ لے۔۔۔۔۔۔

زرہ سا مجھ مین تو جھانک لے مین ہو کیا۔۔۔۔۔

لبابہ کے گیلے بال اس کی گردن سے ہٹا کر اپنے ہونٹ اس کی گردن پر رکھتے ہوئے مہر ثبت کرنے لگا اور اپنی گردن پر اس کے ہونٹ محسوس کرتے ہوئے لبابہ نے الگ ہونا چاہا لیکن وہ راج کی باہوں میں قید تھی اتنی جلدی کہاں اسے چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔۔۔

رر۔۔راج۔۔۔۔۔لبابہ نے کچھ بولنا چاہا جب جلدی سے راج نے لبابا کو پلٹ کر اس کا چہرہ اپنی جانب کیا اور اس کے گیلے ہونٹ دیکھ کر وہ بہکتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

شش۔۔۔میڈم اج میرا دن ہے۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے راج نے لبابہ کے بھگتے ہونٹوں کو اپنے بیگھتے ہونٹوں میں دبالیااور لبابہ نے بھی راج کی گردن کے گرد باہیں ڈال کر اپنااپ اس کے سپرد کر دیا۔۔۔

مسلسل راج البابہ کے ہونٹوں سے شدت دکھاتے ہوئے اس کا سانس بند کرنے پر تلہ ہوا تھا لیکن لبابہ بھی اج اپنے راج کو جی بھر کر محسوس کر رہی تھی تھوڑی دیر بعد لبابہ کا اکھڑتا سانس محسوس کیا تو راج پیچھے ہوااور لبابہ کو دیکھنے لگا جو اپنی لال ہوتی انکھوں سے اور لال چہرے سے راج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ائی لو یو راج لبابہ نے جذبات میں اکر کہااور راج کے گلے لگ گئی۔۔۔

ائی لو یو ٹو اپن کی میڈم۔۔۔۔راج نے جیسے ہی لباں کو اپنے سینے سے لگایااور اپنی انکھیں موندلی جیسے

ائی لو یو ٹو اپن کی میڈم۔۔۔۔راج نے جیسے ہی لباں کو اپنے سینے سے لگایااور اپنی انکھیں موندلی جیسے جیسے ہی راج نے اپنی انکھیں کھولی سامنے ہی تمنا کھڑی تھی۔۔۔۔

جو مسکراتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بھیا انہوں نے ہی مجھے مارا تھا نا تو اب کیسے ان سے پیار کر سکتے ہیں اپ تو انہیں چھوڑنے والے تھے نا۔۔۔

راج نے سامنے تمنا کو دیکھا جو اپ اپنے قدم پیچھے لے رہی تھی اس نے جلدی سے لبابہ کو اپنے سے پیچھے کیااور لبابہ کے پیچھے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے راج کیا دیکھ رہے ہو لبابہ نے پیچھے دیکھا لیکن پیچھے کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

راج کیا دیکھ رہے ہیں کیا ہوا ہے لبابہ کو راج کی طبیعت یکدم خراب ہوتے ہوئے محسوس ہوئی۔۔۔

کچھ نہیں میڈم اپ گاڑی میں بیٹھیں مجھے گھر جانا ہے راج نے اپنے گیلے ہونٹوں پر زبان پھیری اور لبابہ کو دیکھ کر کہا جو راج کے اچانک سے بدلتے موڈ کو دیکھ کر پریشان ہوں گی تھی راج تمہارے طبیعت تو ٹھیک ہے نا سب ٹھیک ہے نا پیچھے کون ہے۔۔۔۔۔

کوئی بھی نہیں میڈم کوئی بھی نہیں اپ گاڑی میں بیٹھے لبابہ راج کے کہنے پر بیٹھی تو راج بھی جلدی سے بیٹھ گیااور گھر کی جانب چلا گیا سارے راستے لبابہ اس سے باتیں کرتے رہی لیکن راج خاموشی سے بیٹھا رہا۔۔۔۔

کیوں کیوں میں لبابہ سے دور جانے سے ڈرنے لگا ہوں کیوں میرا پیار میرے بدلے پر حاوی ہو رہا ہے نہیں نہیں اگر میں نے اپنا بدلہ چھوڑ دیا تو میری بہن کو انصاف نہیں مل پائے گا اور میں اپنی بہن کو انصاف دینا چاہتا ہوں اگر یہیں لبابہ اس دن مجھے گولی نہ مارتی تو میں اپنی بہن کو بچا سکتا تھا اس کی وجہ سے میری بہن مجھ سے دور ہوئی ہے اور میں کیسے اس کا اتنا قریب جا سکتا ہوں نہیں نہیں راج گاڑی میں مسلسل یہی سوچتے ہوئے گھر پہنچ چکا تھا جب کے لبابہ اب خاموش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی راج نے جلدی سے چینج کیا اور لیٹ گیا راج پلیز۔۔۔۔۔۔

میڈم ابھی مجھے نا نیند ارہی ہے میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے تو مجھے سونا ہے اور کافی ٹائم بھی ہو گیا ہے اپ بھی سو جائیں لبابہ تو اب کچھ بولنے کے لائق ہی نہیں رہی تھی وہ بھی خاموشی کے ساتھ لیٹ گئی۔۔۔

اج جتنا اچھا رومینٹنگ موسم تھا انہوں نے انجوائے کیا اتنا ہی راج کے موڈ کی وجہ سے لبابہ کا موڈ بھی خراب ہو گیا تھا۔۔۔

"""""""----------

اج کتنا اچھا موسم ہے نہ لاہور کا کیوں نہ باہر کہیں گھومنے چلیں عرشیہ امید کے ساتھ بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھی جب داید عرشیہ کے پاس اتا ہوا بولا۔۔۔۔

عرشیہ نے حیرانگی سے داید کی جانب دیکھا جو اس نے خود پہلی دفعہ اسے باہر گھومنے کے لیے کہا تھا لیکن باہر تو بہت تیز بارش ہو رہی ہے ہم باہر کہاں جائیں گے۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے امید کو ہم اکیلے گھر بھی نہیں چھوڑ سکتے ایسا کرتے ہیں گھر میں ہی بیٹھ کے انجوائے کرتے ہیں اپ ایسا کریں کہ دو کپ چائے اور پکوڑے بنا کر لے ائیں ہم ساتھ میں بیٹھ کر کھاتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ائیڈیا تو بہت اچھا ہے۔۔۔۔۔

چلو تم پھر امید کو سنبھالو میں تھوڑی ہی دیر میں تمہارے لیے کمرے میں چائے اور پکوڑے لے کر اتی ہوں امید کو داید کی جھولی میں بٹھاتے ہوئے عرشیہ کچن میں چلی گئی اور داید بھی امید کو لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا تاکہ ٹیرس کو اچھے سے سجا سکے اج انہیں کافی دیر بعد ٹائم ملا تھا ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سا ٹائم سپینڈ کرنے کے لیے۔۔۔"""

عرشیہ پکوڑے اور چائے بنا رہی تھی جبکہ امید اپنے ڈیڈی کے ساتھ اپنی ممی کا ٹیرس سجا رہی تھی۔۔۔۔

دیکھوامید کیسا سجایا ہے تمہاری ممی خوش ہو گی نا ایک نظر ٹیرس کو دیکھ کر دائد نے امید کو پوچھا تو امید انکھیں پٹپٹاتے کٹاتے ہوئے ادھر دیکھ رہی تھی جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو یہ ہو کیا رہا ہے اس کی ڈیڈی کیا کہہ رہا ہے امید نے ایسے ہنستے ہوئے دائد کی جانب دیکھا تو دائد کو اشارہ مل گیا اچھا ہے۔۔۔۔۔

یہ لو جی گرم گرم چائے اور پکوڑے عرشیہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دائد کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی اور ایک نظر اس کے ٹیرس پر گئی تھی اور وہ وہاں ہی جم گئی تھی ٹیرس جہاں پر پھولوں کی ریلیں لگی ہوئی تھی اور نیچے کلین بچھا کر دو کرسیاں اور درمیان میں ٹیبل رکھا ہوا تھا اس نے پھولوں سے دل بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور یہ برستی بارش میں یہ منظر بے حد خوبصورت لگ رہا تھا کہ عرشیہ کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا اس نے حیرانگی سے دائد کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے عرشیہ کی جانب دیکھ رہا تھا اچھا لگا کیا اپ کو محترمہ۔۔۔۔۔

بب۔۔۔ہی۔۔بہت اچھا دائد یہ سب کچھ تم نے میرے لئے کیا ہے عرشہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو دائد نے عرشیہ کو گھورا نہیں محترمہ یہاں پر کوئی اور جن بھوت بھی ہے جس کے لئے کیا کے ظاہر ہے ہم دونوں کے لیے کیا ہے۔۔۔۔""

یہ سننا تھا کہ امید نے ایک تھپڑ دائد کے چہرے پر مارا تھا جیسے کہہ رہی ہو کہ تم دونوں نہیں میں بھی بیچ میں ہوں میری بیٹی کہہ رہی ہے کہ میں بھی ہوں صرف تم ہی نہیں ہوں نے ہنستے ٹرے ٹیرس پر جا کر رکھا اور امید کو دائد کی گود سے لے لیا جب کہ دائد نے گھور کر امید کی طرف دیکھا جو ان دونوں کے درمیان ہڈی بنی رہتی تھی۔۔۔۔۔

ایسے مت دیکھو میری بیٹی کو دائد کیا ہو گیا ہے اگر وہ بھی وہاں بیٹھ کر بارش انجوائے کر لے گی تو۔۔۔۔

پتہ تھا یہ ہماری جان چھوڑنے والی نہیں ہے اس لئے اس کے لیے بھی میں نے جگہ بنائی ہوں وہ دیکھو دائد نیچے کی جانب اشارہ کیا جہاں پر چھوٹا سا جھولا لگا ہوا تھا اور اس میں کھلونے پڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

یہ بھی بہت اچھا ہے عرشیہ نے امید کو اس جھولے میں بٹھایا تو وہ جھولا جھولتے ہوئے بے حد ہوش ہوئی اور کھلونوں کے ساتھ کھیلنے لگی اب وہ بھول گئی تھی کون ممی اور کون ڈیڈی۔۔۔۔۔

چلو یہ تو ہو گئی بزی اب ہم چلتے ہیں دائد نے اپنا ہاتھ اگے کیا تو عرشیہ نے بھی اپنا ہاتھ مسکراتے ہوئے دائد کے ہاتھ میں رکھ دیا اور دائد نے کرسی پر بٹھایا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

کافی اچھا موسم ہے اج کا بہت دنوں بعد مجھے جو موسم انجوائے کرنے کو ملا ہے عرشیہ چائے کا کپ دائد کے سامنے رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔

ہمیں بھی حق ہے ہم بھی اپنی خوشیاں جییں تو اج اچھا موسم تھا تو کیوں نہ میں نے سوچا رومینٹک موسم کو مزید رومینٹک بنایا جائے۔۔۔۔

دائد نے عرشیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو عرشیہ کا چہرہ لال ہوا تھا محترمہ اب ایسے ہی شرمائیں گی تو میرے لیے مشکل ہو جائے گی نا۔۔۔۔

نہیں تو میں شرما نہیں رہی میں کیوں تمہارا سامنے شرماؤں گی۔۔۔

تو اسے چہرہ لال کیوں ہو رہا ہے اپ کا۔۔۔

وہ تو ویسے ہی موسم کی وجہ سے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔

ٹھنڈ لگ رہی ہے تو اندر چلیں دائد نے جان بوجھ کر کہا تو عرشیہ نے نفی میں سر لایا نہیں نہیں ابھی تو موسم انجوائے کرنے والا ہے۔۔۔

محترمہ اپ سے ایک بات بولوں۔۔۔

دائد جب تم مجھے محترمہ بولتے ہو نا مجھے بہت اچھا لگتا ہے تم بہت اچھے ہو دائد ایک عورت کو کیسے عزت دی جاتی ہے یہ تم سے سیکھنی چاہیے میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے تم جیسا شوہر ملا ہے میں جانتی ہو تم مجھ سے محبت نہیں کرتے تھے لیکن نکاح میں تو طاقت ہوتی ہے کہ مجھے یقین ہے میں تمہارے دل میں اپنے لیے بے پناہ محبت پیدا کر سکوں گی کر سکوں گی نہ دائد۔۔۔؟؟

عرشیہ نے امید سے دائد سے سوال کیا۔۔۔۔

دائد نے عرشیہ کے ہاتھ پر مزید زور دیا محترمہ جیسے اپ کی خوشی میں اپ کو محترمہ ہی کہہ کر پکارا کروں گا اور رہی بات محبت کی تو میں مانتا ہوں کہ میرے دل میں ابھی بھی تمنا ہے کسی کونے میں ابھی بھی وہ ہے اور وہ میرا دل سے کبھی نہیں نکل سکتی پہلی محبت مرد کے دل سے کبھی نہیں نکل سکتی لیکن نکاح میں اتنا طاقت ہوتی ہے اپ نے صحیح کہا ہے کہ اپ کی محبت نے میرے دل میں جگہ بنانی شروع کر دی ہے اور میں اپ کا حق کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا عرشیہ جو اپ کا حق ہے نا میں وہ ہر خوشی اپ کو دوں گا بس اپ ہمیشہ میرا ساتھ دیجیے گا کبھی مجھے چھوڑ کر مت جایئے گا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو داید میں تمہیں کیسے چھوڑ کر جا سکتی ہوں میں تو خود تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی ہوں اب چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے پکوڑے کھالو عرشیہ نے ہنستے ہوئے کہا تو داید نے پکوڑا کھایا واؤاپ کے ہاتھوں سے جادو ہے محترمہ دل کر رہا ہے اپ کے ہاتھ بھی کھا جاؤں۔۔۔۔۔"""

شرم کرو ہاتھ کھاؤ جاؤ گے تو دوبارہ تمہارے لئے پکوڑے کیسے بناؤں گی عرشیہ نے ہنستے ہوئے کہا تب وہ ایک پیاری سی چھوٹی سی فیملی بارش کو انجوائے کرتے ہوئے پکوڑے کھا رہے تھے۔۔۔۔

Kiaff E DIL

Writer mahi Shah

Episode 63 ❤□❤□

میری بہن مجھے دے دو پلیز۔۔۔۔۔ضمار اپنے دوست کی لاش کو دیکھتے ہوئے سامنے کیف اور لبابہ سے کہنے لگا۔۔۔

تمہاری یہاں کوئی بہن نہیں ہے اور تم ایک کریمینل ہو اور کریمینل کی باتیں ہم نہیں سنتے۔۔۔

میں اپنی بہن کو خود ڈھونڈ لوں گا مجھے پتہ ہے وہ یہاں ہے دیکھو مجھے اس کا یہ لاکٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ضمار کہہ کر اس ٹرک کی جانب بھاگتا لبابہ نے ضمار کو گولی ماری تھی۔۔۔

ایہہ۔۔۔ضمار زمین پر گرا تھا۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔۔اور ٹرک میں دھماکہ ہوا تھا ضمار نے اپنی انکھیں بند کی تھی اور اپنی بہن کو اپنی انکھوں کے سامنے ٹرک میں جلتا ہوا وہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بھیا بھیا۔۔۔بچاؤ۔۔۔۔۔"""

تمنا تمنا ضمار گہرے گہرے سانس بڑھتے ہوئے اٹھا تمنا اس نے ادھر ادھر تمنا کو دیکھا وہ ابھی تک اس خادثے سے نہیں نکلا تھا اسے ابھی تک اپنی تمنا اس اگ میں جلتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔۔۔۔

ضمار کا تھوڑا سانس بحال ہوا تو اس نے اپنے دوسری سائیڈ پر دیکھا جہاں لبابہ لیٹی ہوئی تھی یک تک ضمار کی انکھیں لال ہوئی تھی بہت جی لیا تم نے لبابہ ملک اور بہت دکھالی میں نے بھی تمہیں محبت اب آتے ہیں اپنے کھیل کی اخری بازی کی طرف۔۔۔۔۔

تم نے مجھ سے میری بہن چھینی تھی نا میں تم سے تمہارا سب کچھ چھین لوں گا تم مجھ سے محبت کرتی ہو نا میں تم سے تمہاری محبت چھین لوں گا ضمار کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے۔۔۔۔۔

وہ پھر سے کچھ سوچ کر لیٹ کر انکھیں موند گیا اسے صبح بہت ہی بڑا کام کرنا تھا۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اٹھ جاؤ راج کب تک سوئے رہنا ہے تم نے صبح کے 10 بج گئے ہیں پہلے تم کے کبھی اتنا نہیں سوئے لبابہ پولیس اسٹیشن جانے کے لیے تیار بھی ہو گئی تھی اور وہ کب سے راج کو اٹھا رہی تھی لیکن وہ اٹھ ہی نہیں رہا تھا لبابہ نے جیسے ہی راج کو ہاتھ لگا کر اٹھانا چاہا لبابہ کو لگا جیسے اس کا جسم اگ میں تپ رہا ہو۔۔۔۔۔"""

راج۔۔۔راج تمہیں تو بہت تیز بخار ہے اس کے پیشانی پر ہاتھ لگاتے ہوئے لبابہ بے حد پریشان ہوئی۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں لبابہ چھوڑو مجھے۔۔۔۔راج نے اکھڑتے ہوئے لہجے سے لبابہ کا ہاتھ پہلی دفعہ جھٹکا تھا اور اس نے پہلے دفعہ میڈم کی جگہ لبابہ کہا تھا اور یہ بات لبابہ کے ی کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہیں تھی۔۔۔۔۔

ککککک۔۔۔یی۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔۔رر۔۔۔۔۔راج۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا لبابہ پلیز مجھے چھوڑ دیں میں ٹھیک ہوں راج نے مشکل سے اٹھ کر بیڈ کی کراؤن سے ٹیک لگایا اور لبابہ کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔۔"""

تمہیں لگ رہا ہے تم ٹھیک ہو لیکن تم ٹھیک نہیں ہو اپنی حالت دیکھو کتنی خراب کر لی ہے کیا ہوا ہے تمہیں لگتا ہے کل بارش میں بھیگنے کی وجہ سے تمہیں بخار ہو گیا ہے۔۔۔۔

اپ کو میرے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے لبابہ میں ٹھیک ہوں اور اپ جہاں جا رہی ہیں نا وہاں جائیں۔۔۔

نہیں میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی میں اج چھٹی کر لیتی ہوں لبابہ ابھی کچھ اور کہتی کہ اس کے موبائل پر کیف کی کال ائی تھی۔۔۔۔۔

ایک منٹ رکو میں اتی ہوں لبابہ نے ڈریسنگ ٹیبل پر ہی اپنا موبائل اٹھا کر کان کے ساتھ لگایا ہاں کیف بولو۔۔۔۔"""

لبابہ تم کہاں ہو تم اکیوں نہیں رہی ہو تمہیں پتہ ہے نا اج ہم نے اس بلیک شیڈو کے لیے پلان کرنا ہے تو تم اسکتی ہو۔۔۔۔

لبابہ نے ایک نظر راج کی جانب دیکھا جو انکھیں موندے ابھی بھی ٹیک لگا کر لیٹا ہوا تھا ٹھیک ہے کیف میں اتی ہوں یہ کہہ کر لبابہ نے کال بند کر دی۔۔۔۔

مجھے ابھی کسی کام ضروری کام سے پولیس اسٹیشن جانا ہو گا راج لیکن تمہارے لیے میں ناشتہ بنوا دیتی ہوں اور میڈیسن یہ لو ڈرار سے میڈیسن نکال کر اس کے سامنے رکھیں اور یہ تم دھیان سے کھا لینا مجھے شکایت کا موقع مت دینا لبابہ پیار سے راج کے بال سہلاتے ہوئے بولنے لگی جب راج نے پھر سے لبابہ کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔"""

میں نے کہاں نہ لبابہ پلیز آپ مجھے ہاتھ مت لگائیں جائیں اپ یہاں سے میں ٹھیک ہوں میں جب ٹھیک ہوں گا تو پتہ چل جائے گا ابھی میرے پاس نہ رہے پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں پہلی مرتبہ راج نے لبابہ سے اتنے غصے سے بات کی تھی۔۔۔۔

راج۔۔۔۔راج کہ اتنے روڈلی بیہیو یئر کی وجہ سے لبابہ کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے لیکن راج نے ان انسوں کو دیکھ کر بھی اگنور کیا اسے پتہ تھا لبابہ رو رہی ہے اس کا دل کیا ایک دفعہ وہ لبابہ کے انسو صاف کر کے اسے اپنے گلے سے لگا لیں لیکن وہ اپنا دل رات کو سخت کر کے لیٹا تھا اب وہ نرم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے راج ابھی میں جا رہی ہوں رات کو ملاقات ہوتی ہے ٹھیک ہے۔۔۔۔

ہاں لبابہ ضمار راجپوت رات کو ملاقات ہوتی ہے اور بہت اچھی سے ملاقات ہو گی امید ہے مجھے راج نے مسکراتے ہوئے کہا تو لبابہ نے شکر ادا کیا کہ وہ مسکرایا ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں امید کرتی ہوں کہ وہ اچھی ملاقات ہو گی جب لبابہ یہ کہتے ہوئے باہر نکل گئی جبکہ ضمار نے غصے سے لبابہ کے پشت کو دیکھا بہت پیار کرتی ہے نا میڈم اپنے اپن سے اب اسی راج نے آپ کا جینا حرام نہ کیا تو میرا نام ضمار راجپوت اف راج نہیں اس نے وہ دوائیاں پکڑ کر نیچے پھینکی اور اٹھ کر تیار ہونے لگا اسے ابھی بلیک محل جانا تھا۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں کیف بولو کہاں تک بات پہنچی ہے کیف اور رضا کو باتیں کرتا دیکھ لبابہ نے اکر پوچھا۔۔۔۔

اجاؤ تمہارا ہی انتظار ہو رہا تھا کیف نے کہا تو لبابہ بھی سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

مجھے کل پھر سے اس کی دھمکی بھری کال ائی تھی لبابہ میڈم اپ کچھ کریں وہ مجھے مار نہ دے رضا پریشانی سے کہنے لگا جب کہ اس کا باپ نے کیف اور لبابہ اور باقی پوری ٹیم کو اپنے بیٹے کے لیے رکھا تھا کہ اسے ایک خروچ بھی نہیں انی چاہیے۔۔۔۔۔۔"""""

اگر تم غلط کام نہ کرتے تو مجھے نہیں لگتا تمہیں ڈرنے کی ضرورت تھی لیکن تمہیں ابھی بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم ہیں نا تمہیں بچالیں گے بس تمہیں جیسے ہم کہتے جائیں تو میں ویسے ہی کرنا ہے۔۔۔۔۔

کیا کرنا ہو گا مجھے۔۔۔۔۔۔

پھر کیف اور لبابہ نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور رضا کو جو جو اس نے کرنا تھا وہ بتاتے گیا۔۔۔۔

اپ کو کیا لگتا ہے اس طرح وہ اپ کی جال میں پھنس جائے گا اور مجھے تو کچھ نہیں ہو گا نا رضا نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کیف اور لبابہ کو دیکھا۔۔۔۔

نہیں تمہیں کچھ نہیں ہو گا یقین رکھو۔۔۔۔

ٹھیک ہے میڈم پھر ہم کل کا انتظار کرتے ہیں اپ پر لوگوں پر یقین ہے کہ مجھے کچھ نہیں ہونے دیں گے یہ کہہ کر رضا اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔

کیف کیا خیال ہے ہمارا پلان کامیاب کرے گا نا اس بلیک شیڈو کو ہم پکڑ لیں گے نا بہت مشکل سے یہ موقع ہمارے ہاتھ ایا ہے اسے گوانا نہیں چاہتی میں۔۔۔۔

نہیں لبابہ کچھ نہیں ہو گا انشاءاللہ کل ہم اس کا پتہ صاف کر دیں گے۔۔۔۔۔۔

ڈن ہو گیا۔۔۔۔بتاؤ تمہارا زخم ٹھیک ہے نا اور چلو ذرا جا کر اس تیمور سے ملاقات کرتے ہیں یہ کہہ کر کیف لبابہ اٹھ کر تیمور کے پاس چلیں گے۔۔۔۔

تیمور جو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا کیف اور لبابہ کو اپنی جانب آتا دیکھ غصے سے ان کے پاس ایا۔۔۔۔۔

کیا ہوا تیمور شہباز تمہارا باپ ابھی تک تمہاری بیل نہیں کروانے ایا تو تم ابھی تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو چھی۔۔۔۔ چھی ۔۔۔۔۔۔بہت افسوس ہوا نا لبابہ نے فل ایکٹنگ کرتے ہوئے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

یہ تم لوگوں نے اچھا نہیں کیا مجھے ادھر بند کر تم لوگوں کو چھوڑوں گا نہیں میں۔۔۔۔

تم یہاں سے نکلو گے تو تم ہمیں چھوڑو گے نااور دوسری بات تم نے میری بیوی پر گندی نظر رکھ کر اسے اپنے اس ہاتھ سے میری بیوی کو لگانے کی کوشش کی ہے کہ تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں جلدی میں تمہیں چھوڑ دوں گا نہیں تیمور سکندر تم یہاں پر سڑ سڑ کے مڑو گے۔۔۔۔

کیف نے غصے سے سلاخوں کے بیچو بیچ ہی تیمور کا گریبان پکڑ کر غصے سے بھرے لہجے میں کہا لبابہ نے کیف کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا کیف حوصلہ رکھو اس کا باپ اسے کبھی بھی نہیں چھڑوا پائے گا۔۔۔۔۔۔

امید ہے نہیں یقین ہے لبابہ کہ یہ یہاں سے کبھی باہر نہیں نکلے گا۔۔۔۔۔۔""

اتنے میں شہباز سکندر پولیس سٹیشن میں داخل ہوا کہاں ہے میرا بیٹا کہاں ہے میرا بیٹا تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے کو جیل میں بند کرنے کی شہباز سکندر پولیس اسٹیشن میں ہی دھارا تھا کہ تیمور سکندر کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی دیکھ لو آگیا میرا باپ اور تم لوگ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔۔۔

کیف کو بے حد غصہ آیا اسے تیمور کو دیکھا میں بھی دیکھتا ہوں تمہارا باپ تمہیں یہاں سے کیسے لے کر جاتا ہے تیمور۔۔۔۔۔یہ کہہ کر کیف اور لبابہ دونوں ہی شہباز کے پاس چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تمہارا کوئی ڈیرا نہیں ہے کہ تمہارا جہاں پر حکم چلے گا تم یہاں پر اکے شور مچاؤ گے یہ پولیس اسٹیشن ہے یہاں پر اگر اونچی اواز میں بات کی نا تمہیں بھی تمہارے بیٹے کے ساتھ جیل میں بند کر دوں گا۔۔۔۔۔

سمجھتے کیا ہو اپنے اپ کو کیف ملک تم میرے سے میرے اگے زبان چلا رہے ہو چٹکیوں میں چٹکیوں میں تو میں اسے نوکروں سے نکلوا سکتا ہوں میں اور جس وردی کا تمہیں غرور ہے نا اس وردی کو تمہارے جسم سے الگ کر کے نا پھینک دوں گا شہباز غصے سے بولا وہ سامنے سے اپنے بیٹے کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے دیکھ کر تو بلبلہ اہی گیا تھا۔۔۔۔

جس وردی کو اتارنے کے تم بات کر رہے ہو نا اسی وردی نے تمہیں اور تمہارے بیٹے کی دھجیاں نہ اڑائی نا تو میرا نام بھی کیف ملک نہیں۔۔۔۔

اور تمہارے بیٹے کی تو اب بیل نہیں ہو گی وہ کیا ہے نا ہم نے اس کے خلاف کاروائی کی ہے اور مجھے لگتا ہے سات اٹھ سال کے قید تو اسے ضرور ہو گی۔۔۔۔

سات اٹھ سال کیا تم لوگ میرے سات اٹھ دن بھی میرے بیٹے کو جیل میں بند نہیں بند رکھ سکتے۔۔۔

دیکھ لیں گے تھوڑی ہی دیر میں اس کا بھی فیصلہ ہو جائے گا ابھی تم لوگ جا سکتے ہو یہاں پر تماشہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے یا کوئی تماش بینوں کا کوئی اڈا نہیں ہے۔۔۔۔

دیکھ لوں گا میں تمہیں کیف ملک دیکھ لوں گا۔۔۔۔

کب سے دیکھ ہی رہے ہو برداشت نہیں ہو رہا تو جا سکتے ہو یہاں سے کیف نے کہا تو لبابہ بھی ہنسی تھی۔۔۔

اور حد سے نکل رہی ہیں تم لوگوں کی دیکھنا تم لوگوں کا کیا حشر کرتا ہمیں یہ کہہ کر شہباز وہاں سے چلا گیا جب کہ تیمور پھر سے اپنے باپ کو یہاں سے جاتا دیکھا غصے سے بلبلا اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی پھر بھی اسے اس انٹی سے ملنے جانا تھا جس کی بیٹی کے ساتھ رضا نے غلط کیا تھا۔۔۔۔۔

اور ابھی وہ اس عورت کے سامنے ہی بیٹھا تھا۔۔۔

کیا بات ہے بیٹا تمہارا چہرہ اتنا لال کیوں ہو رہا ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا وہ عورت ضمار کے لیے پانی لے کر آئی تو اس کے سامنے بیٹھ کر اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

جی انٹی بس ہلکا سا بخار ہو گیا ہے میں ٹھیک ہوں اپ سنائیں اپ کیسی ہیں اپ کچھ چاہیے تو نہیں جو راشن اپ کو دیے کے گیا تھا وہ ختم تو نہیں ہوا نا۔۔۔

نہیں بیٹا کیسی باتیں کر رہے ہو اتنا زیادہ تم مجھے راشن دے کے تو اکیلی میں عورت ذات ہوں اتنا کہاں کھا لیتی ہوں جس طرح تم نے دیا ہے اتنا بہت ہے۔۔۔۔

انٹی کل میں اپ کی بیٹی کا بدلہ لینے کے لیے جا رہا ہوں تو اپ میرے لیے دعا کریے گا کہ میں کامیاب ہو جاؤں۔۔۔۔

اللہ پاک تمہیں کامیاب کرے بیٹا تم میرے لیے اتنا کر رہے ہو میں تمہیں کیسے دعائیں دوں مجھے سمجھ نہیں ارہا بس اللہ پاک تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔۔۔

اچھا انٹی یہ پیسے پکڑیں اپ کو کبھی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے اگر میں یہاں کبھی نہ اسکا تو اپ اپنے لئے اچھے سے کپڑے اور کھانا لے لیجیے گا۔۔۔۔

نہیں بیٹا اس کی کیا ضرورت ہے ویسے مجھے بہت زیادہ ہیں ہزار ہزار کے کہیں نوٹوں کی گڈیاں دیکھ کر عورت نے منع کرنا چاہا جب ضمار نے زبردستی اس عورت کے ہاتھ میں پیسے پکار ہی ہے انٹی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا ہے تو بس اب یہ پیسہ رکھیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں اس سے پیسے پکڑا کر وہ اس عورت سے دعائیں لیتا ہوا اپنے گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار مشکل سے چلا جا رہا تھا وہ کتنی مشکل سے ڈرائیونگ کر کے بلیک میں محل آیا تھا اور اتے ہی لانچ میں صوفے پر گر گیا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ضمار تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا اور یہ تمہارا چہرہ اتنا لال کے ہو رہا ہے عرشیہ امید کو اٹھائے ہوئے ہال میں ائی تو ضمار کو صوفے پر لیٹا ہوا دیکھا جیسے ہی اسے ضمار کی پیشانی پر ہاتھ لگایا عرشیہ کو اپنا ہاتھ جلتا ہوا محسوس ہوا ضمار تم پاگل ہو تم اتنا تیز بخار ہے اور تم یہاں پر اگئے ہو ہاسپٹل کیوں نہیں۔۔۔۔

عرشیہ میرا دماغ پلیز خراب مت کرو میرا پہلے ہی دماغ بہت حراب ہو رہا ہے اپنی انکھیں کھول کر اور اس نے عرشیہ کو غصے سے دیکھا لیکن جیسے ہی اس کی نظر امید پر پڑی جو اس کی جانب لپک لپک کے ا رہی تھی اسے دیکھتے ہی ضمار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی میرا سکون میری جان یہ دو مجھے ضمار نے امید کو پکڑا اور اپنے سینے سے لگایا میرا سکون ہو تم دیکھو اتنے بخار میں بھی اسے سینے سے لگا کر مجھے سکون اگیا ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن ضمار جب عرشہ کہہ رہی ہے کہ میڈیسن لے رہے تو میڈیسن کیوں نہیں لے رہے ہو داید بھی باہر سے اتے ہوئے عرشیہ کی بات سنتے ہوئے ضمار سے کہنے لگا۔۔۔۔"""

تم بیچ میں بول لیا کرو ہمیشہ بیچ میں بولتے رہتے ہو نہیں کھا رہی مجھے کوئی میڈیسن ایسے ہی ٹھیک ہو مر نہیں جاؤں گا میں۔۔۔۔

اللہ نہ کرے ضمار کیسی باتیں کر رہے ہو تم مرے تمہارے دشمن عرشیہ نے ڈرتے ہوئے ضمار سے کہا ضمار کی بات سنتے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔"""

لاو ادھر دو میری بیٹی تم میڈیسن کھاؤ اور جا کے اپنے کمرے میں ارام کر لوں داید نے ضمار سے امید کو لینا چاہا جب ضمار نے داید کو گھورا تمہاری بیٹی نہیں یہ میری بیٹی ہے کتنی دفعہ بولا ہے۔۔۔۔"""

چلو امید بولو ڈیڈی داید نے پیار سے امید سے کہا تو امید نے اسے گھور کر دیکھا جیسے اسے کہنا پسند نہ ایا ہو۔۔۔۔

پہلے تمہیں ڈیڈ نہیں پہلے مجھے بابا بولے گی میرا بیٹا میرا بابا کی شہزادی بولے بابا۔۔۔ ضمار نے اپنا دکھتے سر کو اگنور کرتے ہوئے اپنی امید کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا اس کی امید اس کے پاس رہے۔۔۔۔۔"""

ضمار کی بات سنتے امید کے لب بھر پھڑائے تھے لیکن اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا بب۔۔ا۔۔۔۔۔

دیکھو دیکھو دیکھو بابا کہہ رہی ہے لیکن اسے صحیح کہاں نہیں جا رہا ہے۔۔۔۔

نہیں یہ پہلے ڈیڈی بولے گی بولو ڈیڈی۔۔۔۔۔

نہیں پہلے یہ مما بولے گی بولو ماما۔۔؟۔۔

تم تو چپ کرو سب سے پہلے مجھے بابا بولے گی بولو بابا اب یہ تینوں اپنی اپنی باتیں بھول کر امید سے باتیں کر رہے تھے کہ بابا بولے ڈیڈی بولے اور پہلے ممی بولے۔۔۔۔۔

میرے ریڈرز بتائیں گے کہ امید سب سے پہلے کس کا نام لے گی ڈیڈی یعنی کہ داید۔۔۔۔۔کا ممی یعنی کہ عرشیہ کا۔۔۔۔۔بابا یعنی کہ ضمار کا۔۔۔۔۔جلدی جلدی سے کمنٹس میں بتاؤ کس کا نام لے گی۔۔۔۔۔۔□❤□

اچانک سے ضمار کا سر بے حد چکرایا تھا ضمار نے اپنا صوفے کی پشت سے لگا لیا تھا۔۔۔۔

ضمار میں تمہارے لیے کچھ لے کر آتی ہوں اور تمہاری طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی ہے یہ کہتے ہوئے عرشہ کچن مہنگی جلدی سے چائے بنا کر لے یا ساتھ میں بریڈ اس کے سامنے رکھا میڈیسن رکھی ضمار کو آج لبابہ سے اخری دفعہ ملاقات کرنی تھی اس لیے میں تھوڑی ہمت پیدا ہونے ضروری تھی اسے نے امید کو داید کو پکڑایا اور ناشتہ کرنے لگا اس نے صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا بریڈ اور چائے کھا کر اس میں میڈیسن لی اور تھوڑی دیر اپنے کمرے میں ارام کرنے کے لیے چلا گیا۔۔۔۔۔

داید یہ ضمار کو کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے لگ رہا ہے اس کی طبیعت کو زیادہ ہی حراب ہے تم نے اسے دیکھا کتنا کمزور ہو گیا ہے یہ ہم سے کچھ چھپا رہا ہے کیا کچھ پہلے تو یہ ایسا نہیں تھا دیکھوں آنکھوں کے نیچے کتنے ڈارک سرکل پر گئے ہے تم اسے سمجھاؤ نا ہاسپٹل چلا جائے۔۔۔۔"""

پتہ ہے نا عرشیہ وہ اپنی ضد کا پکا ہے وہ کبھی نہیں جائے گا پتہ نہیں مجھے کیوں لگ رہا ہے جیسے بہت کچھ برا ہونے والا ہے تمہیں پتہ ہے نا اس نے لبابہ سے بدلے کے لیے شادی کی مجھے لگتا ہے اب یہ اخری داو کھیلنے والا ہے۔۔۔۔"""

لبابہ کے لیے بہت برا لگ رہا ہے داید وہ بہت اچھی ہے میری ایک دفعہ ملاقات ہوئی تھی۔۔۔۔

اچھی تو ہے لیکن ہم اسے ضمار سے کچھ کہہ نہیں سکتے ہیں وہ ایک دفعہ سوچ لیتا ہے وہ کر کے ہی چھوڑتا ہے۔۔۔

اب اسے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے عرشیہ وہ جو کر رہا ہے اسے کرنے دو کیونکہ بعد میں وہ پچھتائے گا لیکن یہ ٹائم اس کے ہاتھ نہیں ائے گا۔۔۔۔۔۔""

کیا ہم اسے سمجھا نہیں سکتے ہیں داید عرشیہ غمگیں لہجے میں بولی۔۔۔۔

اتنی بار اسے سمجھایا ہے عرشیہ لیکن وہ سمجھتا ہی نہیں ہے اس لیے چپ رہنا ہی ہمارے لیے بہتر ہے داید کی بات سنتے بھی عرشیہ خاموش ہو گئی اور واقعی میں کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی ضمار نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا وہ جو آج کرنے جا رہا تھا اس کے لیے اسان کام نہیں تھا ہاں وہ بھی لبابہ سے محبت کرنے لگا تھا محبت نہیں عشق کرنے لگا تھا لیکن وہ لبابہ سے زیادہ محبت اپنی بہن سے کرتا تھا اور اپنی بہن کی موت اپنی انکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے جو دیکھی تھی وہ بھول نہیں ہو سکتا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا وہ اپنی غلط فہمی میں اپنا اور لبابہ کا کتنا بڑا نقصان کرنے جا رہا ہے جو شاید بعد میں اس کے نقصان کے بر پائی کبھی نہیں ہو پائے گی یا شاید وہ اس نقصان کے بھر پائی کرنے کے لیے زندہ نہیں بچے گا۔۔۔۔۔

کیسے میڈم کیسے یہ اپن اپ کو دھوکہ دے گا کیسے جو الفاظ میں بولنے جا رہا ہوں کیسے اپ برداشت کریں گے لیکن میں اچھا ادمی نہیں ہوں میڈم اچھا ادمی نہیں ہو لبابہ میڈم اپ میرے جیسا انسان ڈیزرو نہیں کرتی ہیں اگر میں اپ کو دھوکہ دوں گا تو اپ کی بہتری کے لیے دوں گا کیونکہ میں نے اپ سے بدلے کی بھی شادی کی تھی یہی سچ ہے یہ کہتے ہوئے ضمار نے انکھیں موند لی تھوڑی دیر ریسٹ کرنا چاہتا تھا اور پھر جا کر وہ لبابہ سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔""""""

""""""----------

رات کا وقت تھا لبابہ کب سے ضمار کو کالز پہ کال کیے جا رہے تھے لیکن وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا لبابہ کو راج پر بے حد غصہ بھی ا رہا تھا ایک تو اس کی طبیعت خراب تھی اور وہ بنا بتائے اسے کہیں چلا گیا تھا اور اب وہ کال کر رہی تھی وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔۔۔۔

لاؤنج میں ہی وہ ادھر سے ادھر چکر لگاتے ہوئے راج کا انتظار کر رہی تھی جب اکرم لاؤنج میں ائے۔۔۔۔

لبابہ بیٹا کیا ہو گیا ہے اجائے گا کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہو اکرم لبابہ کے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے اس سے کہنے لگے لبابہ کو خود بھی صبح سے چکرا رہے تھے۔۔۔۔

بابا اپ کو تو پتہ ہے نا اس کی طبیعت کتنی خراب تھی میں نے اسے کہا بھی تھا کہ وہ یہاں ہی رہے کہیں نہ جائے لیکن وہ مجھے بنا بتائے چلا گیا ہے اور اب کال بھی نہیں اٹھا رہا اب میں پریشان بھی نہ ہوں تو کیا کروں بابا۔۔۔۔

میر ابیٹا راج سے بہت پیار کرنے لگا ہے اکرم صاحب کو اپنی بیٹی کی پریشانی راج کے لیے دیکھ کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ ائی۔۔۔۔۔

جی بابا وہ میرا شوہر ہے اور میں اس سے بے انتہا محبت کرتی ہوں وہ بہت اچھا ہے بابا لیکن پتہ نہیں وہ مجھے کیوں تنگ کرتا ہے اور کل سے نا اس کا رویہ بھی میرے سے ٹھیک نہیں ہے اپ کو پتہ ہے نا مجھے اس کا رویہ سے کتنی تکلیف ہوتی ہے جب وہ ایسے برا بولتا ہے۔۔۔۔

لبابہ ایسا نہیں سوچتے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی نا اس لیے شاید اس نے ایسا بولا ہو لیکن تم پریشان مت ہو دیکھو وہ اگیا گھر میں داخل ہوتے ہوئے راج کو دیکھ کر اکرم نے اس کی طرف اشارہ کیا تو لبابہ نے بھی پیچھے مڑ کر راج کی جانب دیکھا اس کی حالت دیکھ کر تو لبابہ دم سادھ گئی۔۔۔۔۔

کھلی شرٹ گلے میں لٹکتی چینیں بال بکھرے ہوئے انکھیں سرخ اسے راج بالکل بھی ٹھیک نہیں لگا۔۔۔۔۔

لبابہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا لبابہ نے راج کی جانب قدم بڑھائے تم ٹھیک ہو نا راج لبابہ نے راج کی اجڑی حالت کو دیکھ کر اس سے سوال کیا لیکن راج چپ رہا تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے ہو راج وہ پریشان ہوئی تھی راج نے لبابہ کی جانب دیکھ کر ایک قاتلانہ مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجائی۔۔۔۔۔"""""

ضمار نے پھر اپنی پاکٹ سے کچھ پیپر نکالے اور لبابہ کے اگے پھینک دیے اس میں ہیں اپ کے سارے سوالوں کے جواب لبابہ ملک۔۔۔

راج کا رویہ دیکھ کر لبابہ کو پھر سے دھچکا لگا کیا ہے اس میں راج۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ اپ ان پڑھ ہیں اچھی خاصی پڑھی لکھی ہیں اٹھا کر پڑھ لیں پھر اپ کو پتہ چل جائے گا کہ اس میں کیا ہے۔۔۔۔۔"""

راج کا رویہ دیکھ کر اکرم بھی حیران تھا لیکن وہ اب بھی فی الحال خاموش تھے جیسے ہی لبابہ نے نیچے سے پیپر پکڑ کر اسے پڑھنا شروع کیا لبابہ کو لگا جیسے اس کا سانس رکنے لگا ہو اسمان کی ساری بجلیاں اس پر گر گئی ہوں۔۔۔۔

رر۔۔راج۔۔۔۔۔۔یہ کیا ہے لبابہ کو اپنی انکھوں پر یقین نہیں ایا۔۔۔۔۔""

جو تم دیکھ رہی ہو لبابہ یہ طلاق نامہ ہے ہمارا یہ کہتے ضمار کے لبوں پر پھر سے مسکراہٹ ائی لبابہ راج کی بات سن کر لڑکھڑائی تھی اور وہ دو قدم پیچھے کو ہوئی۔۔۔۔

کہہ دو راج یہ جھوٹ ہے مذاق کر رہی ہو نا تم دیکھو ایسا مذاق نہیں کرتے تمہیں پتہ ہے نا میں ایسا مذاق نہیں برداشت کر سکتی محبت کرتی ہوں تم سے پلیز اس مذاق مت کرو وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی یہ اس کا راج ہے اس کا راج۔۔۔۔۔۔

محبت تم کرتی ہو میں نہیں کرتا اسی محبت کا تو میں نے فائدہ اٹھایا ہے۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو بیٹا ایسا کیوں۔۔۔۔

اپ کو بیچ میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے سسر صاحب یہ ہمارا معاملہ ہے راج کا پھر سے یہ بات سنتے لبابہ کا سر بری طرح چکرایا تھا اور وہ نیچے کو گری تھی اسے نیچے گرتا دیکھ راج کا دل دھک سے بیٹھا لیکن اسے اپنے اپ کو مضبوط رکھنا تھا راج پنجوں کے بل نیچے بیٹھا اور لبابہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کی انکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

تم کہہ رہی ہو کہ تم نے کچھ نہیں کیا لبابہ ملک تم کہہ رہی ہو جب کہ سب کچھ تم نے ہی کیا ہے سب کچھ اور اسی کی سزا تمہیں مل رہی ہے۔۔۔۔

ککک۔۔کیا مطلب راج میں نے کیا کیا۔۔۔۔اپنی روتی ہوئی انکھوں سے اس نے راج کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

قتل ایک معصوم بچے کا قتل میری بہن کا قتل یہ سنتے ہی لبابا کے قدموں تلے سے زمین نکلی تھی اس نے تو اج تک کسی بے قصور بچے کا قتل نہیں کیا تھا تو یہ رات کس بارے میں بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تو یہ سب دھوکہ پیار محبت۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ہاں ہاں سب دھوکا تھا اور میں نے تو تم سے کبھی محبت کی ہی نہیں لبابہ ملک تم سے تو میں نے صرف بدلے کے لیے شادی کی تھی راج پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے کہنے لگا پھر میں نے سوچا کیوں نہ تمہارے زندگی میں شامل ہو کر تمہیں بھی اسی تکلیف سے دوچار کرو جس تکلیف سے میں گزر ہوں کہ جس سے محبت کرتے ہو نا اس سے دور کر دیا جائے تو کیسا لگا میرا دھماکہ راج انکھیں پھیلائے لبابہ کو پاگلوں کی طرح دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔۔۔

لبابا ابھی بھی بے یقینی سے راج کی جانب دیکھ رہی تھی لبابہ کو لگ رہا تھا جیسے وہ ایک خواب دیکھ رہی ہیں ابھی وہ انکھیں کھولے گی تو یہ خواب ٹوٹ جائے گا اور اس کا راج پہلے جیسا راج ہو جائے گا جو اس کے ساتھ تو کبھی ایسے بات نہیں کر سکتا نہ ہی وہ کبھی اس کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

دد۔۔۔۔دیکھو۔۔رر۔۔راج۔۔مم۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔جانتی ہ۔۔۔ہو۔۔۔۔تم مجھ۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔محبت۔۔۔۔۔کرتے ہے میرا راج ایسا نہیں ہے۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔کہ دو۔۔۔۔۔سب مزاق کے سب پہلے جیسا ہو جایے گا وہ دل کے ساتھ ساتھ تسلی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔""

آپنی بیٹی کا دل ٹوٹتے دیکھ اکرم صاحب کا دل خون کے آنسو رونے لگا تھا۔۔۔۔""

تکلیف ہو رہی ہے یہ اس تکلیف سے بہت کم ہے جو میں نے محسوس کی ہے لبابہ میڈم میری بہن کو مار دیا یہ کہتے ہوئے راج رونے لگا تھا نفرت ہے مجھے تم سے لبابہ نفرت شدید نفرت کرتا ہوں میں تم سے راج کا ایک ایک لفظ پگلے سیسے کی طرح لبابہ کے کانوں میں اتر رہا تھا۔۔۔۔۔

کون سا کھیل کھیلا ہے تم نے میرے ساتھ درد کے مارے لبابہ کی انکھوں سے انسو بہتے جا رہے تھے کیوں کیوں میرے جذبات کے ساتھ کھیلتے رہے کیوں راج لبابہ تو یہ بھی نا پوچھ سکی کہ وہ کس بہن کی بات کر رہا ہے تمہیں اندازہ بھی ہے کتنے درد سے گزر رہی ہوں میں اپنے پیٹ میں ہوتے درد کی وجہ سے دہری ہوتی لبابہ بولی لیکن راج کو اپنی میڈم کی تکلیف نظر نہیں ارہی تھی ابھی بھی لبابہ اس کا غریبان پکڑے چلا رہی تھی۔۔۔۔۔

درد۔۔۔۔۔

درد۔۔۔۔۔درد۔۔۔۔۔درد۔۔۔۔۔۔ہو رہا ہے مجھے بھی درد ہوا تھا لبابہ کے ہاتھ اپنے غریبان سے چھڑواتے ہوئے راج چیخا تھا کے لبابہ کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں طلاق۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔راج نہیں ایسا مت کرو خدا کا واسطہ ہے ایسا مت کرو لبابہ نے جلدی سے راج کے ہونٹ پر اپنے ہاتھ رکھے اکرم صاحب اپنا دل پکڑا تھا۔۔۔۔۔""

میں اب تمہاری زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جارہاہوں ائندہ مجھے کبھی بھی نہیں دیکھ پاؤ گی تم یہ کہتاہوا راج مڑ کر باہر جانے لگا۔۔۔۔

اپنے حالی ہاتھوں کو لبابہ دیکھتی رہی جب راج کو باہر جاتے دیکھا تو ہمت کرتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔

نہیں نہیں راج مجھے چھوڑ کر مت جاؤ تم مجھ سے محبت کرتے ہو نا میں تمہارے بغیر مر جاؤں گی راج وہ اس کے قدموں میں گرتے ہوئے اس کے پاؤں پکڑ گئی تھی۔۔۔

اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر اکرم صاحب تڑپ گئے تھے وہ اپنی بیٹی کی جانب ائے اور اسے پکڑنے لگے جب لبابہ نے اپنے بابا کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

نہیں بابا میں اس نہیں جانے دے سکتی اسیے بولے نا مجھے چھوڑ کے مت جائے۔۔۔۔

پیچھے ہٹو۔۔۔۔راج غصے سے بولا دل اس کا تڑپ رہا تھا لیکن۔۔۔۔۔۔

م۔۔ی۔۔میں۔۔۔مر جاؤ گی راج۔۔۔مین مر جاؤ گی نہیں جاؤ چھوڑ کر۔۔۔

تو مر جاؤ جیسے میری بہن مری تھی۔۔۔۔۔راج چلایا تھا۔۔۔۔

۔نن۔۔ہہ۔۔ نہیں نہیں راج مجھے تمہارے ساتھ جینا ہے پلیز مجھے چھوڑ کر مت جاؤ تم تو مجھ سے محبت کرتے تھے نا بولو اپنی میڈم سے محبت کرتے تھے نا پھر ایسے کیوں لبابہ سسکیوں سمیت چیختے ہوئے بولی۔۔۔

میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ وہ محبت نہیں صرف اور صرف بدلہ تھا میں نے صرف تم سے بدلے کے لیے شادی کی تھی۔۔۔۔۔

میں تمہارا انتظار کرو گی راج۔۔۔۔۔

مت کرنا میں اب کبھی واپس نہیں اوگا۔۔۔۔

یہ آخری جملہ کہتے ہوے اس نے زور سے لبابہ کو دھکا دیا کہ لبابہ پیچھے کی جانب کو گری تھی اور راج مڑ کر دروازے کے باہر چلا گیا ایک چیخ لبابہ کے منہ سے نکلی تھی لیکن راج اپنے دل کو مضبوط کرتے ہوئے اس کے چیخ کو اگنور کرتے ہوئے گھر کی دہلیز کو پار کر گیا۔۔۔۔۔

وہ شوہر جو اس کی رگ رگ میں سما چکا تھا اس کی دھڑکن بن چکا تھا اج وہ اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔۔۔

راج۔۔۔۔۔لبابہ کے منہ سے بس ہلکا سا راج کا نام نکلا اور کب وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔۔

یہ الفاظ اس رشتے کے لیے آخری الفاظ تھے۔۔۔اخری ملاقات۔۔۔۔اخری گفتگو۔۔۔۔۔اور یہاں اپن کی میڈم کو اپن سے نفرت شروع ہوئی تھی۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 64 ❤□❤□

ضمار نے جیسے ہی اپنے قدم اپنی میڈم سے دور کیے تھے اپنے لڑکھراتے قدموں سے وہ نکلا تھا اس نے بے احتیار اپنی شرٹ کے باقی بٹن بھی کھولے تھے وہ کسی تھکے ہارے جواری کی طرح جو سب کچھ ہار گیا تھا ہاں وہ سب کچھ ہار گیا تھا اسے طرح روڈ پر چلتا جا رہا تھا انکھوں سے انسو بہہ رہے تھے راج کی سانسیں مشکل سے انے لگی اس نے اپنے سینے پر ہاتھ مار کر اپنے سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

اہہہہہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔راج گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا میں۔۔۔۔میں۔۔۔۔اپنی میڈم کا دل سنبھالنے میں ناکام رہا میں ضمار راجپوت جو کبھی کسی سے نہیں ہارا اج ہار گیا ہوں۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔۔میں ہار گیا ہوں وہ بلند اواز میں چیخ رہا تھا۔۔۔۔۔۔سر اس کا مزید درد کرنے لگا تھا جیسے اس کی نسیں پھٹ جائیں گی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔میرے قدموں میں تھی میں نے اٹھایا کیوں نہیں اپنی میڈم کو میں عشق کرنے لگا ہوں اپنی میڈم سے۔۔۔للل۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔لیکن میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے میں ظالم ہوں میں ظالم میں ہو۔۔۔۔۔نہیں ہوں میں ظالم راج سجدے کی حالت میں زمین پر گرا تھا اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔کافی دیر بعد مشکل سے اس نے اپنے اپ کو سنبھالتے ہوئے اپنی گاڑی تک لے کر گیا اور محل کی جانب چل پڑا وہ اج اپنا سب کچھ ہار گیا تھا اپنا پیار اپنا عشق اور شاید اپنا اپ بھی۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اکرم نے کیف کو کال کر کے جلدی ہی گھرانے کو کہا تھا کیف بھی اس ٹائم اکرم کے کال کرنے سے پریشان ہوتا ہوا جلدی ایا لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا دل بیٹھا۔۔۔

لبابہ۔۔۔۔لبابہ کو پکارتا ہوا کیف اس کے پاس ہے جو صوفے پر ایک ہی نقطے کو گھوری جا رہی تھی۔۔۔۔۔

انکل کیا ہوا ہے اسے سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں ہے کیف بیٹا کچھ ٹھیک نہیں ہے اکرم بھی روتے ہوئے کہنے لگے ان سے اپنی بیٹی کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی وہ جو کچھ دیر پہلے ہنس کھیل رہی تھی ابھی وہ کسی مردہ کی طرح وہاں بیٹھے تھی۔۔۔۔۔""

انکل اپ مجھے کچھ بتائیں گے کیا ہوا ہے مجھے لبابہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔۔۔

بیٹا وہ راج۔۔۔۔پھر اکرم انہیں بتاتا چلا گیا اور کیف کو یقین ہی نہیں ارہا تھا کہ راج ایسی حرکت کر سکتا ہے کیف کا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا اس کی اتنی ہمت اتنی ہمت اس نے لبابہ کے ساتھ یہ سب کیا ایک بدلے کے لیے اس نے لبابہ سے شادی کی کس چیز کا بدلہ لیا ہے اس نے کیف دھاڑا تھا۔۔۔۔

بیٹا ہمیں نہیں پتہ اسے کس چیز کا بدلہ لیا ہے لیکن اس نے میری اس بیٹی کی زندگی برباد کر دی ہے نے لبابہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔""

میں ابھی بات کرتا ہوں راج سے۔۔۔۔وہ کیسے ایسے کر سکتا ہے لبابہ کے دل کے ساتھ کیسے کھیل سکتا ہے اسے ذرا شرم نہیں ائی کیف اٹھ کر باہر جانے لگا تو لبابہ نے کیف کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔

لبابہ نے اپنی رونے کی وجہ سے لال ہوتی انکھوں سے کیف کو دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔۔چلا گیا ہے کیف وہ۔۔۔وہ کہتا ہے اسے مجھ سے نفرت ہے مم۔۔۔میں نے تو اس سے محبت کی عشق کیا للل۔۔۔کک۔۔۔۔لیکن وہ۔۔۔۔کی۔۔۔ک۔۔۔ کیسے کہہ سکتا ہے کہ اس نے۔۔۔ مجھ۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔بدلے کی شادی کی ہے اس کی انکھوں میں مجھے پیار نظر اتا تھا کیف لیکن۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔کیوں اس نے مجھے چھوڑ دیا۔۔۔۔

میری جان لبابہ۔۔۔۔۔کیف کو لبابہ کی حالت دیکھتے ہوئے اذیت محسوس ہو رہی تھی اس نے ضبط سے اپنی انکھیں میچی اور گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے اپنی انکھیں کھو کر لبابہ کو دیکھا۔۔۔۔

لبابہ رونا بند کرو میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔۔۔

کک۔۔کیف م۔۔۔می۔۔۔میں۔۔۔۔اس کے بب۔۔بغ۔۔بغیر نہیں رہ سکتی ہوں کیف مجھے اس سے عشق ہے وہ اتنا سنگ دل بے رحم کیسے ہو سکتا ہے اسے میرے دل کا کیوں نہیں سوچا اور میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے وہ چلا گیا ہے وہ کیف کا بازو پکڑتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

کیف کی آنکھیں مزید سرخ ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

میں خود کو کنٹرول کیوں نہیں کر پا رہی ہوں کیف مجھے کچھ ہو جائے گا میرا دل میرا دل بند ہو جائے گا کیف مجھے وہ چاہیے۔۔۔۔۔

لبابہ پلیز خود کو سنبھالو میں خود اس کے پاس جاؤں گا اسے تمہارے قدموں میں لا کر گراؤں گا۔۔۔۔۔""

کیف وہ میرے قدموں میں گرا ہوا نہیں مجھے میرے سامنے چاہیے میں اس سے پوچھوں گی کہ اس نے میرے ساتھ اچھا کیوں کیا کہ میں نے تو اسے سچی محبت کی تھی نا لیکن ایک دن اے گا وہ اے گا میرے پاس تم نہیں جاؤ گے کیف تمہیں میری قسم لبابہ نے اپنے اندر ہمت پیدا کرتے ہوئے کیف کو کہا تو کیف نے اپنے لب بھینچیں۔۔۔۔۔"""

اپنی قسم مت دو لبابہ میں اسے جان سے مار دوں گا۔۔۔

تت۔۔مم۔۔۔تم اسے جان سے مار دو گے نہیں۔۔۔۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں مر جاؤں گی ہہ۔ہاں۔۔۔۔لبابہ مر۔۔جائے گی ۔۔۔۔کیف تم نہیں جانتے ہو میں اسے کتنا پیار کرنے لگی ہوں۔۔۔۔

اس دھوکے باز انسان سے اتنا پیار۔۔۔۔۔""کیف نے خیرانگی سے کہا۔۔۔۔۔"""""

لیکن جب مجھے اس سے عشق محبت ہوئی تھی مجھے تو نہیں پتہ تھا نا وہ دھوکے باز ہے۔۔۔۔

لیکن لبابہ۔۔۔۔۔

کیف میں ٹھیک ہوں تم پریشان مت ہو میں اتنی کمزور نہیں ہوں میں ٹھیک ہوں ابھی مجھے ارام کرنا ہے لبابہ کہتے ہوئے بنا کسی کوئی اور بات کرتے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔۔۔۔۔

بیٹا کیف کیا حالت کر گیا ہو میری بیٹی کی میں کیسے سنبھالوں گا اسے کیا کہوں گا میں اسے میں نے کیوں اس اجنبی انسان پر یقین کر لیا کیوں سب میری غلطی ہے اکرم صاحب بھی رونے لگے تو کیف اٹھ کر اکرم صاحب کے پاس جا کر بیٹھا۔۔۔۔۔

ماموآپ کیوں فکر کرتے ہیں میں ہوں نا بس سب سنبھال لوں گا اور لبابہ کمزور لڑکی نہیں ہے ایک ہمت والی لڑکی ہے انشاءاللہ وہ جلد ہی اپنے اپ کو سنبھال لے گی اور رہی راج کی بات تو جہاں کہیں بھی نظر ایا میں اس اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گا۔۔۔۔۔

دعا کرو کہ میری بیٹی سنبھل جائے۔۔۔۔۔

انشاءاللہ انکل وہ ٹھیک ہو جائے گی پھر کچھ دیر بیٹھے تو کیف بھی دل کی وجہ سے اپنے گھر چلا گیا اور اکرم بھی اپنے میں چلے گئے۔۔۔

لبابہ نے جیسے ہی اپنے کمرے میں قدم رکھا ایک خوشبو کا گولا اس کی نتھنوں سے ٹکرایا تھا اس نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے اپنی انکھیں بند کیں اسے اپنے اس پاس راج میں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

راج۔۔۔لبابہ نے مسکراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں تو کوئی نہیں تھا راج تم یہاں کہیں ہو نا پلیز واپس اجاؤ نا میرے پاس ایسے مت کرو راج لبابہ اپنے قدم بڑھاتے ہوئے بیڈ کی جانب گئی اور بیٹھ گئی لیکن اج اپنی میڈم کی بات سننے والا اپن نہیں تھا وہ جا چکا تھا اپنی میڈم کو چھوڑ کے لبابہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب اسے دوبارہ سے اس کا دل خراب ہوا اسے واشنگ ہوئی تو وہ جلدی سے بھاگ کر باتھ روم کی جانب گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باتھ روم سے باہر نکلی تو اسے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا اگر میں راج کے بچے کی ماں۔۔۔۔

اہہہہہہ۔۔۔۔ نہیں نہیں میں میں اس بچے کو کیا جواب دوں گی اس کا باپ لبابہ کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے وہ مشکل سے اپنے کانپتے پیروں کے ساتھ بیڈ پر اکر بیٹھیہ اس کی انکھوں سے انسو رک ہی نہیں رہے تھے۔۔۔

جب اچانک اس کا سر چکرایا اور وہ اپنا سر کو پکڑتے ہوئے لیٹ گئی۔۔۔۔۔

تم نہیں ہو تو کیا ہوا تمہاری نشانی تو میرے پاس ہے نا نفرت کبھی نہیں کر سکوں گی تم سے راج لیکن تم نے میرا دل توڑا ہے اب تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی یہ کہتے ہوئے میں لبابہ اپنی انکھیں موند گئیں۔۔۔۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زمار نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا وہ دھرام سے نیچے گرا لاونج میں عرشیہ جو امید کے لیے دودھ بنا کر لے کر جا رہی تھی ضمار کو نیچے گرتے دیکھا اس کے منہ سے چیخ نکلی۔۔۔۔

ضمار۔۔۔۔ عرشیہ چیختے ہوئے ضمار کی جانب گی جب عرشیہ کی چیخ سنتے داید بھی کمرے سے باہر نکلا اور ضمار کی جانب بھاگا۔۔۔

ضمار۔۔۔ ضمار۔۔۔۔ کیا ہوا اس کی اتنی اجڑی ہوئی حالت دیکھ کر عرشیہ اور داید کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔"""

چچ۔۔چوڑ۔۔۔۔چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں ضمار نے دوبارہ سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ لڑکھڑایا دایدنے ضمار کو سہارا دیا اس کی لال انکھیں بکھرے بال اور بخار سے تپتا جسم دایدکا دل اس کی حالت دیکھ کر کانپنے لگا تھا۔۔۔۔"""

ضمار کو سہارا دیتے ہوئے صوفے پر بٹھایا تو ضمار گہرے گہرے سانس لیتا ہوا صوفے کی پشت سے سر ٹکا دیا۔۔۔۔

دے اے ہو طلاق عرشیہ نے اپنے لب بھیجتے ہوئے ضمار سے کہا تو ضمار نے مزید اپنے انکھیں میچی۔۔۔۔

ہارا یا ہوں میں اج اپنا سب کچھ ارہا ہوں ضمار نے بس اتنا ہی کہا تو عرشیہ نے افسوس سے دائد کی جانب دیکھا۔۔۔۔

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ضمار۔۔۔۔"""

میں نے جو کیا وہ ٹھیک کیا تم لوگوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے کمرے میں جا رہا ہوں کوئی بھی ڈسٹرب نہ کریں یہ کہتے ہوئے ضمار دایدسے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چلا گیا جبکہ دایداور عرشیہ خاموشی سے اسے جاتا ہوا دیکھتے رہیں۔۔۔

ہو جائے گا ٹھیک جب اسے احساس ہو گا اس نے غلط کیا ہے خود جائے گا اپنی بیوی کے پاس۔۔۔۔

ضمار نے بھی جیسے اپنے کمرے میں قدم رکھا اس کا دل مزید گھبرانے لگا وہ بیڈ پر جا کر بیٹھا اور بیڈ کی کراؤن سے ٹیک لگا لی ائی ایم سوری میڈم مجھے معاف کر دیجئے گا یہ کہتے ہوئے وہ بھی سکون سے انکھیں موند گیا کیونکہ کل اس کے لیے بہت بڑا دن تھا وہ ایک مجرم کو موت کے گھاٹ اتارنے والا تھا کل سب کے لیے ہی بڑا دن تھا اب کس نے زندہ بچنا تھا کب کس نے موت کو گلے لگانا تھا یہ تو کل ہی پتہ چلنے والا تھا۔۔۔۔"""""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہبی جان مجھے پکڑ لے ہبی جان دل پارک میں بھاگتی ہوئی جا رہی تھی اور کیف ہنستا ہوا اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔۔

ارے رکو رکو دل کہاں بھاگی جا رہی ہو کیف نے مسکراتے ہوئے دل کا بازو پکڑ کر اس نے اپنی طرف کھینچا تو دل اپنی گرے انکھوں سے اپنے ہبی جان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے دل ایسے کیوں دیکھ رہی ہو کیف اپنے دل کی گرے انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

اپ بہت اچھے ہیں بی جان اور اپ کے لیے انکھیں بھی بہت پیاری ہیں دل کیف کے پاؤں پر اپنے پاؤں رکھتے ہوئے کیف کے چہرے کے برابر ہوتے ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کیف کو حیران کر گئی۔۔۔۔

ہاہاہا ہی جان ایسے حیران مت ہویئے نا اب اپ مجھے پکڑ کے دکھائیں کیف کو دھکا دیتے ہوئے وہ اگے کی جانب بھاگی تو ایک جھولے کے پاس جا کر رکی ہی جان مجھے جھولا دیے نا۔۔۔۔۔"""

اچھا چلو بیٹھو میں جھولا دیتا ہوں کیف نے کہا تو وہ بیٹھ گی اور کیف اسے جھولا ظ دینے لگا اس پارک میں دل کے کھلکھلاٹوں کی اوازیں تھیں جو کہ کیف کے دل میں بج رہی تھی۔۔۔۔۔"""

ہی جان ہم گھر چلتے ہیں دیر ہو گئی ہے دل نے کیف کا ہاتھ پکڑا تو چلنے لگی جب دل کی نظر اپنے ہاتھ پر پڑی جس سے کیف کا ہاتھ چھوٹ گیا تھا دل نے حیرانگی سے اپنے ہی جان کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس سے دور جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ک۔۔ہہ۔۔۔کیا ہوا ہے ہی جان اپ نے میرا ہاتھ کیوں چھوڑ دیا دور کیوں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

دل مجھے جانا ہو گا اپنا خیال رکھنا دل۔۔۔۔۔۔

نن۔۔ہ۔۔ نہیں ہی جان مجھے چھوڑ کے مت جائے مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔دل کیف کی جانب بھاگنے لگے جب کہ کیف دل کی نظروں سے دور ہوتا ہوا دھویں میں غائب ہو گیا جب دل زور زور سے اپنے ہی جان کو اوازیں کرنے لگی۔۔۔۔

ہی جان۔۔۔۔۔دل خواب سے جاگی اور زور زور سے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔

کیا کیا ہوا ہے دل تم ٹھیک تو ہو نا دل کی چیخ سنتے ہوئے کیف بھی اٹھا اور دل کو دیکھنے کا جو پوری پسینے سے بھیگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہی جان اپ اپ ٹھیک ہیں نا اپ میرے پاس ہے نا اپ مجھے کبھی چھوڑ کے تو نہیں جائیں گے نا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے دل میں تمہارے پاس ہی ہوں میں تمہیں کہا چھور کر جاؤ گا کیا ہوا ہے کوئی برا خواب دیکھ لیا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں ہی جان میں نے گندا خواب دیکھا ہے اپ مجھے چھوڑا کے جا رہے تھے آپ مجھے چھوڑ کر مت جایئے گا نا۔۔۔۔۔

نہیں میری جان میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا اجاو میرے سینے سے لگ جاؤ سو جاؤ دل اپنے پھڑ پھڑاتے لب کو میچتے ہوئے انسو بہاتی انکھوں سے کیف کو دیکھنے لگی اور پھر اس کے سینے سے لگ کر انکھیں موند گئیں کبھی۔۔ کبھی۔۔۔مجھے چھوڑ کے مت جایئے گا ہی جان کبھی نہیں وہ پھر سے اپنے ہی جان کے سینے سے لگتی ہوئی سکون سے انکھیں موند گی کیونکہ دل کا سکون صرف اس کے ہی جان کی پناہ تھی۔۔۔۔۔۔"""""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن ضمار کی طبیعت کچھ ٹھیک تھی اور اج کا دن سب کے لیے ہی خطرناک ہونے اوارہ تھا ضمار اٹھا اور خود کو ائینے میں دیکھا بکھرے بال چہرے پر تکلیف کے اثرات خشک ہونٹ ضمار نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی اور فریش ہو کر اس نے رضا کو کال کرنے لگا۔۔۔

دو سے تین دفعہ کال کرنے کے بعد اخر کار رضا نے کال اٹھا ہی لی۔۔۔۔

چھی۔۔ چھی۔۔۔۔۔ بہت ہی بزدل نکلے ہو تم رضا تم لاہور سے اسلام اباد جا کر چھپ گئے ہو تا کہ میں تمہیں مار نہ سکوں لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھتا ہے میں بلیک شیڈ ہوں ایک کالا سایہ کس ٹائم تمہارے پاس پہنچ جاؤں اور تمہیں موت دے دوں تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا ضمار نے جب رضا کی لوکیشن چیک کی اسے اسلام آباد میں دیکھ کر اسے بے انتہا غصہ ایا۔۔۔۔۔۔

تم نے کہا تھا میں اپنی جان بچانے کے لیے جہاں مرضی جاؤں اور تم مجھے مار دو گے لیکن تم میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ تم مجھے اسلام اباد میں اکر مار سکو۔۔۔

چیلنج کر رہا ہے مجھے رضا تم جانتے ہو نا مجھے کہ میں کون ہوں۔۔۔

اچھے سے جانتا ہوں تم کون ہو اگر اتنی ہمت ہے تو یہاں پر اکر مارو۔۔۔۔

ارہا ہوں اپنی موت کے لیے تیار رہنا ضمار نے غصے سے کہہ کر کال بند کی اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔""""

"""----------

دل اپنے کمرے میں جو اتنی زیادہ تصویریں کیف نے لگوائی تھی ان میں سے ایک تصویر اتار کر اسے دیکھ رہی تھی جس میں کیف دل کا ناک چھو کر اس کی انکھوں میں دیکھ رہا تھا اور دل بھی اس کی انکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اتنی پیاری تصویر ہے نا میرے اور میری ہی جان کی دل نے اس تصویر پر اپنے لب رکھے اور اسے لے کر گول گول گھومنے لگی اتنا پیار کرتے ہیں میرے ہی جان ابھی وہ گول گول گھوم رہی تھی جب دل کے ہاتھوں سے وہ تصویر چھوٹ کر نیچے گری اور اس تصویر کا شیشہ چکنا چور ہوا تھا۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔۔ تصویر نیچے گرنے کی وجہ سے دل کے منہ سے چیخ نکلی۔۔۔

یی۔۔یہ۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ دل جلدی سے اس تصویر کے پاس بیٹھ کر اس کے شیشے جوڑنے لگی جب ایک شیشہ دل کی انگلی پر چبا اور وہاں سے خون نکل کر کیف کی تصویر کے اوپر گرا۔۔۔۔۔

ہیییی جان۔۔۔۔دل نے چیخ کر کیف کو اواز ماری کیف جو دل کا ایک اچھا سا پیارا سا گفٹ لے کر کمرے کی جانب ہی ارہا تھا دل کی چیخ سنتے بھاگ کر کمرے میں گیا اور سامنے دل کے ہاتھوں سے خون نکل تو دیکھ وہ گفٹ بیڈ پر رکھا اور دل کی جانب گیا۔۔۔

دل یہ کیا کر رہی ہو تم یہ یہ خون کیسے۔۔۔

ہبی جان دیکھیں نا اپ کی اور میری تصویر کا شیشہ ٹوٹ گیا ہے اور دیکھیں اپ کی تصویر کے اوپر خون بھی گر گیا یہ یہ کیا ہو گیا میرے سے میں تو بس تصویر کو دیکھ رہی تھی یہ یہ مجھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی ہبی جان کتنی گندی ہوں نا میں دل روتے ہوئے کیف کو دیکھنے لگی جب کیف کو دل پر بے حد غصہ ایا۔۔۔۔"""

دل تم اس چھوٹی سے تصویر کے لیے تم رو رہی ہو میری جان تم نے اپنا ہاتھ زخمی کر لیا ہے کیا کرتی ہو تم ادھر اؤ میرے پاس بیٹھو اس نے دل کو اٹھا کر بیڈ پر بٹھایا اور اس کا خون صاف کرنے لگا۔۔۔

نہیں ہبی جان اپ نے اتنے پیار سے وہ تصویر لگائی تھی نا تو میرے سے ٹوٹ گئی۔۔۔

کوئی بات نہیں میری جان میرے دل کیا ہو گیا ہے ایک تصویر ہی تو تھی نا میں دوبارہ سے شیشہ لگوا دوں گا تم کیوں پریشان ہوتی ہو اور دیکھو تمہارے لیے پیارا سا گفٹ لے کر ایا ہوں۔۔۔

دل کی انگلی پر سنی پلاس لگا کر کیف نے کہا تو دل نے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے اپنے ہبی جان کی طرف دیکھا کیا ہبی جان کیا گفٹ لے کر ائے ہیں میرے لیے۔۔۔۔

یہ دیکھو کیف نے اس گفٹ کی جانب دیکھا تو دل نے بھی اسی گفٹ کی جانب دیکھا۔۔۔

واووو ہبی جان اس میں کیا ہے۔۔۔

رکو تمہیں دکھاتا ہوں یہ کہہ کر کیف نے اس گفٹ کا گفٹ پیپر پھاڑنا شروع کیا تو اس میں سے ایک بڑے سائز کی تصویر نکلی جو کہ دل اور کیف کے تھی رکو میں لگا کر دکھاتا ہوں کیف بیڈ کے اوپر چڑھا اور اسے بیڈ کی بیک سائیڈ پر لگا دیا۔۔۔

کیف نے دل کو پکڑ کر اس تصویر کے سامنے کھڑا کیا تو دل اس تصویر کو دیکھ کر حیران رہ گئی وہ اس کی سالگرہ کی تصویر تھی جس میں کیف اور دل ایک ساتھ کھڑے تھے اور کیف دل کی انکھوں میں دیکھ رہا تھا اور دل کیف کی انکھوں میں دیکھ رہی تھی کیف دل کی انکھوں میں دیکھنے کے لیے نیچے بیٹھا ہوا تھا اور اپنا سر اٹھا کر وہ دل کی انکھوں میں دیکھ رہا تھا دل کیف کی انکھوں میں اور ایک ہاتھ سے کیف دل کی ناک پر کیک رہا ہے اور یہ سپیشل کیف نے تصویر بنوائی تھی۔۔۔

واووو ہبی جان یہ کتنی پیاری ہے اس میں ہم کتنے پیارے لگ رہے ہیں نا دیکھیں نا اپ میری انکھوں میں دیکھ رہے ہیں اور میں اپ کی انکھوں میں اور یہ جو اپ میرے ناک پہ کیک لگا رہے ہیں نا کتنا اچھا لگ رہا ہے ہبی جان کتنا مزہ ایا تھا نا برتھ ڈے پر۔۔۔۔

میری جان وہ تو چھوٹی سی تصویر تھی میں ایسی لاکھوں تم پر وار کے پھینک سکتا ہوں اور یہ دیکھو تمہارے لیے میں نے سپیشل تصویر بڑی بنوائی ہے اور اسے ہمیشہ سنبھال کر رکھنا دل اسے کبھی ٹوٹنے مت دینا۔۔۔

نہیں ہبی جان میں اسے کبھی نہیں ٹوٹنے دوں گی تھینک یو ہبی جان دل جلدی سے کیف کے گلے لگی تو کیف نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے دل کو اپنے سینے سے لگایا اور پھر اسے بیڈ پر بٹھایا اور اپنے ہاتھوں میں دل کا ہاتھ لے کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

دل ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا تمہارا ہبی جان ہے نا تم سے بہت پیار کرتا ہے اتنا زیادہ کیف اپنی مکمل باہیں کھول کر دل کو کہا تو دل نے پیار بھری نظروں سے اپنے ہبی جان کو دیکھا پھر شرما کر اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

دل کو شرماتا دیکھ کیف کے لبوں پر مسکراہٹ ائی اس نے دل کے چہرہ اٹھا کر اس کی انکھوں میں دیکھا دل اج میرا دل کر رہا ہے تمہیں محسوس کروں کیا تم محسوس کرنے کی اجازت دیتی ہو مجھے کیف نے شدت بھرے لہجے میں کہا جبکہ کیف کی بات سنتے دل کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

ککک۔۔کیا۔۔۔مم۔مطلب۔۔۔ہبی جان میں میں کچھ سمجھی نہیں دل اپنی انکھیں ادھر ادھر گھماتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

دل اب تم اتنی چھوٹی بچی بھی نہیں ہوں تمہیں مماسب باتیں بتاتی ہیں نا تو تمہیں یہ بھی بات سمجھ اگئی ہو گی میں کیا کہہ رہا ہوں کیف نے دل کے پھولے پھولے نرم سفید گالوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے کہا تو دل کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔

وو۔۔وہ۔۔ہبی جان۔۔۔۔دل نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری تو کیف کا بھی گلا تر ہوا تھا کیف نے جھکتے ہوئے دل کے رخساروں پر مہر ثبت کی اور دل نے اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنی انکھیں میچی۔۔۔۔

دل نے کیف کی شرٹ کو مضبوطی سے اپنی مٹھیوں میں جکڑا تو کیف کے لبوں پر مسکراہٹ ائی۔۔۔

پھر کیف نے دل کے پیشانی پر اپنے لب رکھے اور پھر ناک پر اور پھر دوسرے رخسار پر میرا دل کر رہا ہے دل کہ اج تمہارا جو تل ہے نا جو ہمیشہ میری نیت حراب کرتا ہے اس کو اپنے ہونٹوں سے چھو لوں۔۔۔

نن۔۔نہیں۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ دل کچھ کہتی کیف نے ہلکا سا اس کے ہونٹوں کے کنارے پہ جو تل تھا اس کو اپنے لبوں سے چھوا تو دل کا دل ایسے تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر نکل ائے گا۔۔۔

دل گہرے گہرے سانس لے کر کیف کو دیکھنے لگی اور پھر جلدی سے اس سے اپنا سرخ چہرہ چھپاتے ہوئے اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی۔۔۔

ہبی جان۔۔۔۔ نہیں کرے نا ہبی جان میرا دل پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے باہر اجائے گا۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔ہاں ہاں میری جان میری زندگی ہو تم ہمیشہ یہ بات یاد رکھنا میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں دل اج پتہ نہیں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے تم ہمیشہ اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔

ہبی جان اپ ٹھیک تو ہیں نا اپنی طبیعت ٹھیک ہے نا۔۔۔۔

جی میری جان میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے ابھی مجھے کسی کام سے باہر جانا ہے تو جب میں رات کو اؤں گا نا تو پھر ہم ائس کریم کھانے چلیں گے کافی دیر ہو گئی ہے نا کہ ہم ائس کریم نہیں کھانے گے۔۔۔۔

ہاں ہبی جان کافی دیر ہو گئی ہے ہم باہر کہیں گھومنے نہیں گئے اپ ائیں گے نا تو ہم باہر جائیں گے دل نے جلدی سے کیف کے گالوں پر اپنے لب رکھے تو کیف بھی مسکرایا بہت شرارتی ہو گئی ہو دل اپنی بات منوانے کے لیے رشوت دہتی ہو پیار کر کے کیف دل کا ناک پھر سے دباتے ہوئے کیف نے کہا تو دل کھلا کر ہنس پڑی۔۔۔۔۔

اچھا اب مجھے اٹھ کر تیار ہونے دو پھر مجھے کہیں کام پر بھی جانا ہے رات کو ملتے ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے وہ ہبی جان اب تیار ہو جائیں میں اپ کا بیٹھ کر انتظار کرتی ہوں پھر ہمیں ایک ساتھ باہر جا کر کھانا کھائیں گے۔۔۔

میرا بچہ بڑا سمجھدار ہو گیا ہے اس کی پیشانی پر پھر سے لب رکھتے ہوئے کیف نے اپنی پولیس کی وردی اٹھائی اور چینج کرنے چلا گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ چینج کر کے باہر ایا تو تو تہام اور امنہ باہر ہی بیٹھے تھے جا رہے ہو بیٹا۔۔۔

کیف کرسی پر جا کر بیٹھا دل جو لاؤنج میں مینا بیٹھی ہوئی تھی اسے لے کر ا رہی تھی وہ اپنے ہی پیروں سے الجھی جب طہام بھی اس کے ساتھ ا رہا تھا اس نے جلدی سے دل کو تھاما۔۔۔

کیا ہو گیا ہے دل کیا ہو گیا ہے طہام نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا تو دل نے گھور کر طہام کو دیکھا۔۔۔

بس گرنے والی تھی تم نے بچالیا ہے باتیں مت کرو مجھے مینا کو لے کر جارہی تھی پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

کیف نے جب طہام کو دیکھا کہ وہ دل کا کتنا اچھا خیال رکھتا ہے تو اس سے اپنے بھائی پر جی بھر کے پیار آیا ہے طہام ادھر اؤ۔۔۔۔۔۔

جی بھائی کیا ہوا۔۔۔۔۔

تم بہت اچھے اور بہت سمجھدار ہو گئے ہو جیسے اب تم نے دل کو گرنے سے بچایا ہے نا ایسے ہی تم نے ہمیشہ دل کا خیال رکھنا ہے ٹھیک ہے نا اور مما کا بھی رکھنا ہے مما بالکل بھی اپنا خیال نہیں رکھتی ہے۔۔۔۔

کیا ہو گیا بھائی اپ کہیں جارہے ہیں اپ بھی تو ہے نا دل کا خیال رکھنے کے لیے میرا بھی اور مما کا بھی۔۔۔

ہاں میں تو ہوں لیکن پھر بھی ویسے کہہ رہا ہوں کہ کبھی میں گھر پہ نہ ہوں تو تم دل کا اچھے سے خیال رکھا کرو گے ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔۔۔

جی بھائی دل میری بھابھی ہے میری چھوٹی بہن ہے میری دوست ہیں تو میں اچھے سے خیال رکھوں گا دل کا اپ فکر مت کرو مما کا بھی اچھے سے خیال رکھوں گا۔۔۔۔

اچھا ماما ابھی مجھے ہے بہت ضروری کام سے جانا ہے تو رات کو اؤں گا کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے چلیں گے کافی دیر ہو گئی ہم نے فیملی کے ساتھ کہی گیا نہیں۔۔۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا ضرور کیف نے اگے جھک کر امنہ سے پیار لیا تو امنہ نے کیف کے ماتھے پر بوسہ دیا اور یہ کئی سالوں بعد ہوا تھا اور کیف کی انکھوں میں انسوائے تھے ائی لو یو ماما کیف امنہ کے گلے لگا تو امنہ نے بھی مسکراتے ہوئے کیف کو گلے لگایا ائی لو یو ٹو بیٹا۔۔۔۔۔

کیف بھی طہام کے پاس ایا اور اسے بھی گلے لگایا اپنا خیال رکھنا اور اپنی بھابھی کا بھی بہت شرارتی ہو گئی ہے۔۔۔۔

ہبی جان کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ رات کو تو اپ اہی جائیں گے نا اچھا اب سب کو گلے لگا رہے ہیں تو مجھے بھی گلے لگا لے دل جلدی سے کیف کے گلے لگی تو کیف بھی مسکرایا اس نے زور سے دل کے گرد اپنی باہیں ڈالیں اور اس اس کے بالوں پر اپنے لب رکھیں اپنا خیال رکھنا دل رات کو ائیں گے خوب مستی کریں گے ٹھیک ہے یہ کہتے ہوئے کیف باہر کی جانب جانے لگا جب اس کا دل بہت بھاری ہو رہا تھا اس نے پھر سے سب کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہے تھے کیف اپنے قدم باہر کی جانب لے گیا۔۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kaif E DIL

Writer mahi Shah

Episode 65 ❤□❤□

Leap episode part 2 ❤□

ضمار جیسے ہی اپنے کمرے سے باہر نکلا امید لاونج میں بیٹھی کھیل رہی تھی۔۔۔۔

ضمار کو دیکھتے ہی اس کی جانب لپک کر اس کی ٹانگوں کے ساتھ چپک گئی۔۔۔۔

میرا بیٹا میری شہزادی کیسی ہو ضمار نے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور اس کے رخسار پر لب رکھے تو امید نے بھی ہنستے ہوئے اپنے باپ کو دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے وہ ضمار کے چہرے کو چھونے لگی۔۔۔۔۔

اسے تمہاری بہت عادت ہو گئی ہے ضمار اور تم سے پیار میں بہت کرنے لگی ہے ہمارے پاس تو ایسے نہیں اتی نہ ہی ہمیں پیار کرتی ہیں عرشیہ نے جیلس ہوتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم کیوں جیلس ہو رہی ہو یہ باپ بیٹی کا پیار ہے تم نہیں سمجھو گی ضمار نے پھر سے امید کے گالوں پر اپنے دانت گاڑے تو امید نے زور زور سے رونا شروع کیا تھا۔۔۔۔

شروع ہو گیا اس کا باجا بجنا تم کہہ رہے تھے کہ باپ بیٹی کا رشتہ ہے یہ ابھی بھی ایسے ہی روتی ہے۔۔۔۔۔۔""

ہاں تو رونے دو نا لیکن مجھے اب اس کے رونے سے چڑچڑاہٹ نہیں ہوتی ہے بلکہ جب یہ روتی ہے تو مجھے اس پر پیار اتا ہے اور پھر میں اسے پیار سے چپ کرواتا ہوں ضمار اسے لے جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

تمہاری طبیعت کیسی ہے اب ضمار اور ناشتہ لگاؤ۔۔۔۔۔۔

میری طبیعت ٹھیک ہے ہاں تھوڑا ناشتہ کروا دو اس کے بعد مجھے جانا ہے ایک کام ہے ضروری۔۔۔۔۔۔

کہاں جانا ہے ہمیں بھی بتا دو اب تم ہمیں کچھ بتاتے ہی نہیں ہو ضمار۔۔داید بھی وہاں اتے ضمار کے سامنے پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

تمہیں بتایا تھا نا ایک مجرم ہے اسے مارنے جانا ہے ضمار نے داید کو اگنور کرنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔۔۔

لیکن پہلے تم مجرم کو ٹارچر روم میں لا کر مارتے ہو لیکن اب خود کیوں مارنا چاہتے ہو اور کہاں جا رہے ہو مجھے بتاؤ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں پہلے تم کبھی اکیلے نہیں گیے۔۔۔۔۔

اتنے میں عرشیہ نے ضمار اور داید کے سامنے ناشتہ لا کر رکھ دیا پہلے ارام سکون سے ناشتہ کر لیں پھر بات کریے گا تم لوگوں کو پتہ نہیں اج کل کیا ہو گیا بات کرتے کرتے لڑنے لگ جاتے ہو عرشیہ نے دونوں کو غصے سے بات کرتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہنے لگی۔۔۔۔۔"""

ہم تو کوئی لڑ نہیں رہے تمہیں ہی لگ رہا ہے کہ ہم لڑ رہے ہیں داید نے کندھے اچکاتے ہوئے ناشتہ کرنا شروع کیا تو ضمار نے بھی ناشتہ کرنا شروع کیا امید کو عرشیہ نے اپنی گود میں لے لیا تھا جو بار بار پھر سے ضمار کی گود میں جانے کے لیے لپک رہی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ضمار نے ناشتہ کر لیا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ضمار تم ہمیں بتا کیوں نہیں رہے ہو تم کہاں جا رہے ہو تم سن رہے ہو میں کیا کہہ رہا ہوں داید کو کچھ اج اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا اس سے اج ضمار کچھ بدلہ بدلہ سا لگ رہا تھا۔۔۔۔

داید میں نے کہا تو ہے میں ایک کام ہے کسی کو مارنے جا رہا ہوں اجاؤں گا کچھ دنوں تک تم پریشان مت ہو۔۔۔۔

کچھ دنوں تک کیا مطلب کچھ دن تھا کسی کو مارنا ہے تو وہ تو کچھ منٹوں کا کام ہے تمہارے لیے کچھ دنوں کا کام نہیں ہے۔۔۔۔ضنار سچ بتا دو کہاں جا رہے ہو تم ہمیں بتا کیوں نہیں رہے ہو داید ضمار کے پاس جاتے ہوئے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈاید پلیز سٹاپ اٹ۔۔۔۔۔۔میرے ساتھ بحث کر کے تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو کہ تمہیں میری زیادہ پرواہ ہے مجھے اپنی پرواہ نہیں ہے تو پلیز بس کر دو مجھے اپنی پرواہ ہے تم لوگ خود نہیں سمجھ رہے ہو کہ مجھے اکیلے رہنا ہے اکیلے اس لیے میں تم لوگوں کو چھوڑ کے جا رہا ہوں ائی سمجھ جب بات تم لوگوں کو۔۔۔۔ضمار نے غصے سے چیخ کر کہا تو داید ضمار سے دو قدم پیچھے ہوا اسے ضمار سے اس

قسم کے لہجے کی امید نہیں تھی ضمار نے پہلی مرتبہ دائد سے اس لہجے میں بات کی تھی وہ بھی جب دائد اس کی پرواہ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔""

اوا چھا تو اب تم ہم سے دوری چاہتے ہو چلو ہم تو اس سے دور رہ لے گے لیکن یہ امید کا کیا تمہارے بغیر ایک دن نہیں رہتی اور تم کچھ دن کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔

امید کو دیکھ کر ضمار کی انکھوں میں انسوائے۔۔۔۔۔

تم لوگ ہو نا اس کے پاس اس کا اچھے سے خیال رکھنا ہے میں کچھ دنوں تک اجاؤں گا میں کون سا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تم لوگوں سے دور جا رہا ہو۔۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے اور کیسی باتیں کر رہے ہو تمہاری طبیعت پہلے ہی نہیں ٹھیک ہے اور تم پھر سے جا رہے ہو کچھ دن رک جاتے۔۔۔۔۔

نہیں عرشیہ اس مجرم نے مجھے چیلنج کیا ہے تم لوگوں کو تو پتہ ہے نا مجھے چیلنج کتنے پسند ہیں اس نے مجھے یہ چیلنج کرنا ہے اس دو ٹکے کے لڑکے کو میں نے مارنا ہے کیونکہ جس لڑکی کے ساتھ اس نے زیادتی کی ہے اس لڑکی کی ماں سے میں نے وعدہ کیا ہے کہ اج اس کی بیٹی کو انصاف ملے گا تو اگر تم لوگ مجھے روکو گے اب انصاف دلانے کے لیے۔۔۔۔۔۔

ضمار ایسی بات نہیں ہے لیکن پھر بھی۔۔۔۔

پھر بھی کچھ بھی نہیں کچھ نہیں ہوتا کچھ دنوں کی بات ہے اس ماحول سے میں دور جانا چاہتا ہوں تو میں اجاؤں گا اپنا خیال رکھنا ۔۔۔۔۔۔دائد عرشیہ کو میں نے تمہارے حوالے کیا ہوا ہے اس کا ہمیشہ خیال رکھنا اور ہمیشہ اس کی ڈھال بن کے کھڑے رہنا اور رہی بات امید کی تو یہ میری شہزادی ہے۔۔۔۔۔

کبھی یہ پوچھے نا اس کا بابا کدھر ہے تو اسے بتانا اس کا بابا اسے بہت پیار کرتا ہے بس تھوڑے دنوں کے لیے دور گئے ہیں مجھے پتہ ہے یہ اہستہ اہستہ بولنا شروع کر دے گی اور میرے بارے میں پوچھے گی لیکن بتانا اس کے بابا اس سے بہت کتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔۔۔

اور سچ ایک سرپرائز دینا تو میں بھول ہی گیا۔۔۔۔

کیسا سرپرائز ضمار عرشیہ اور دائد نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

اؤ تم لوگوں کو دکھاتا ہوں تم لوگ کے گھر ہونے کے باوجود بھی میں نے وہ سرپرائز تیار کیا ہے تم لوگوں کو پتہ ہے نہیں چلتا ضمار امید کو اٹھاتے ہوئے ایک کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

اس کمرے کا جیسے ہی دروازہ کھولا دایداور عرشیہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو شاید ضمار نے امید کے لیے تیار کیا تھا۔۔۔۔

اس میں ایک چھوٹا سا سنگل بیڈ رکھا ہوا تھا اس میں پنک کلر کی چادر بچھائی گئی تھی اور اس پورے کمرے میں ضمار اور امید کی کچھ تصویریں جس میں دایداور عرشیہ بھی شامل تھے جس میں امید پہلی دفعہ چل رہی ہے۔۔۔۔جس میں امید پہلی دفعہ کھا رہی ہے۔۔۔۔۔۔اس کا پیمپر چینج کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ضمار اور امید کی تصویریں پورے کمرے میں دیواروں میں ان کی تصویریں چپکائی گئی تھیں۔۔۔۔

ضمار یہ سب کیا یہ سب تم نے کب کیا عرشیہ نے پھٹی پھٹی انکھوں سے پورے کمرے کو دیکھتے ہوئے ضمار سے پوچھا۔۔۔۔

تم لوگوں کیا پتہ یہ میں نے کب کرنا شروع کیا ویسے بھی یہ میری امید کا کمرہ ہے جب یہ تھوڑی بری ہو جائے گی نا تم لوگ اسی سے کمرے میں رکھنا اور یہ ضرور بتانا اس نے بابا نے کمرہ سجایا تھا اس کے لیے خاص طور پر۔۔۔۔۔

ضمار تم کسی دنوں کے لیے جا رہے ہو کچھ سالوں کے لیے نہیں جا رہے جب یہ بڑی ہو جائے گا نا خود اسے بتانا ہم اسے نہیں بتائیں گے۔۔۔۔۔

اور عرشیہ کے ہاتھوں میں امید بابا بولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کسی کا اس طرف دھیان نہیں تھا۔۔۔۔"""

اس سے پہلے کہ ضمار کچھ اور کرتا اس کے موبائل میں کال ائی تھی اس نے کار اٹھاتے جو کچھ سنا ضمار کا غصے سے چہرہ لال ہوا تھا اس نے کال بند کی اور دایداور عرشیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

مجھے اب جانا ہے اپنا تم لوگ خیال رکھنا دایہ سے گلے ملتے ہوئے ضمار نے گہرا سانس بھرا نہ جانے کیوں ضمار کی انکھوں میں انسوا رہے تھے۔۔۔۔

ضمار تم ٹھیک ہو نا اس کی انکھوں میں انسو دیکھ کر دایہ نے پوچھا تو ضمار نے سر۔ہاں میں ہلایا پھر اس نے عرشیہ کو بھی گلا لگایا میری امید تمہارے حوالے عرشیہ اس کا ہمیشہ خیال رکھنا۔۔۔

ضمار نے امید کو اٹھا کے زور سے اس نے اپنے سینے سے لگایا ائی لو یو میری شہزادی جلدی تمہارے بابا تم سے ملنے ائیں گے یہ کہتے ہوئے ضمار نے امید کو دوبارہ سے عرشیہ کو تھمایا اور کمرے سے باہر نکل گیا بلیک محل سے باہر نکلتے ایک دفعہ مڑ کر سب کو دیکھا اور پھر وہ چلا گیا۔۔۔۔۔۔"""""

"""----------

جب سے تمنا نے اس پیکٹ سے طہام کا دیا ہوا تحفہ نکال کر اپنے گلے میں پہنا تھا اسے عجیب سی خوشی محسوس ہو رہی تھی وہ ابھی بھی اپنے گلے میں پہنا لاکٹ جس پر ٹی (T) بنا ہوا تھا وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

طہام نے سکول میں ایک پیکٹ دیا تھا اس میں طہام نے اپنے لیے ہی ایک پیارا سا لاکٹ بنوایا تھا لیکن وہ لاکٹ وہ تمنا کو دے گیا تھا اور تمنا اسی لاکٹ کو دیکھ کر ابھی مسکرا ہی رہی تھی جب یتیم خانے میں کچھ لوگوں کا حملہ ہوا۔۔۔۔۔

ارے بھاگو بھاگو کچھ لوگ یتیم خانے میں داخل ہو گئے ہیں وہ بچیوں کو لے کر جا رہے ہیں ایک لڑکی وہاں پر تمنا کے پاس اتی ہوئی بولی اور خود بھاگ گی تمنا بھی ہڑبڑاتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی جہاں پر کچھ نقاب پوش چتیم خانے میں داخل ہوئے اور لڑکیوں کو پکڑ کے لے کر جا رہے تھے تمنا بھی ان سے چھپتے چھپاتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔۔

وہ دیکھیں کتنی پیاری لڑکی ہے وہ بھاگ گئی ہے ایک لڑکے کی نظر تمنا پر پڑی تو اس نے بوس سے کہا بوس نے بھی اسے دیکھا تو کچھ لڑکوں کو تمنا کے پیچھے لگایا مجھے وہ لڑکی چاہیے جلدی کرو بھاگو اس کے پیچھے یتیم خانے سے بھاگتے ہوئے تمنا روڈ پر آ گئی تھی اور وہ لوگ تمنا کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔۔۔۔

دوسری جانب ضمار گاڑی میں بیٹھے اسلام اباد کی جانب جا رہا تھا جب روڈ کے بیچوں بیچ ٹریفک رکی اور ضمار کی گاڑی بھی رکی تھی۔۔۔

ارے کہاں گئی وہ لڑکی وہ لوگ تمنا کو ڈھونڈتے ہوئے وہاں ہی آ گئے تھے جہاں ضمار تھا ضمار کی گاڑی سے تھوڑی ہی دور تمنا ایک شیلٹر کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔

جب یک دم ضمار کی نظر گاڑی کے باہر لگے شیشے سے پیچھے کی جانب پڑی اور وہ حیران رہ گیا وہ گولڈن بالوں والی لڑکی جس نے نیلے کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا اسے وہ بالکل تمنا ہی لگی تھی۔۔۔

تمنا۔۔۔۔ ضمار کے منہ سے نکلا۔۔۔۔

ضمار نے اپنی انکھیں بند کر کے دوبارہ سے کھولی وہ یقین کرنا چاہ رہا تھا اس کی بہن یہاں ہی ہے اس سے پہلے کہ وہ گاڑی سے باہر نکلتا ہے ٹریفک کھل گئی تھی پیچھے گاڑیوں کا شور ا رہا تھا جو ضمار گاڑی سے باہر نکلنے سے روک رہا تھا لیکن ضمار گاڑی سے باہر نکلا لیکن تمنا وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ وہ لڑکی بالکل تمنا جیسی ہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ تمنا کیسے ہو سکتی ہے شاید میرے ذہن میں تمنا زیادہ ہی سوار ہو گئی ہے ہر طرف تمنا ہی نظر آ رہی ہے۔۔۔۔

ضمار دوبارہ سے گاڑی میں بیٹھا اور اسلام اباد کی جانب چلا گیا وہ ایک بار پھر سے اپنی بہن سے دور ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ارے وہ دیکھو وہ رہی لڑکی وہ لوگ تمنا کو بھاگتے ہوئے پھر سے دیکھنے لگے جب تمنا نے لاکٹ کو اپنے ہاتھوں میں تھاما اور سڑک پار کرنے لگے جب ایک تیز رفتار گاڑی اتے ہوئے اسے ہٹ کر گئی اور وہ دور جا کر گری تھی۔۔۔۔

ارے یہ لڑکی تو مر گئی وہ لڑکے تمنا کے پاس اتے ہوئے کہنے لگے جس کے سر سے خون ہی خون بہ کر سڑک لال ہو رہی اس کا سر ایک بڑے پتھر سے لگا تھا اور وہ اس کی انکھیں بند ہو گئی۔۔۔۔

ارے نکل نکلو یہاں سے جو ہے نا لوگ ہمیں پکڑ لیں وہ لوگ بھی چوری چھپے نکل گئے جب تمنا کے ارد گرد لوگ ہی لوگ جمع ہو گئے اور یہاں پر تمنا کی کہانی بھی سٹاپ۔۔۔۔۔۔

"""""""----------

لبابہ بھی صبح اٹھ کر اکرم کے پاس ائی تو اکرم نے لبابہ کو دیکھا جو ساری رات شاید روتی رہی تھی اس کی انکھیں اتنی لال اور سوج چکی تھی۔۔۔۔

لبابہ بیٹا تم ٹھیک ہو باہر کیوں ائی تھوڑی دیر ریسٹ کر لینا تھا میں تمہارا کمرے میں ناشتہ پہنچا دیتا۔۔۔۔

بابا کہا اپ اپنی بیٹی کو اتنا کمزور سمجھتے ہیں میں اتنے کمزور نہیں ہوں ہاں میں ٹوٹی ضرور ہوں دل میرا ٹوٹا ضرور ہے لیکن میرا ایک آج اہم مشن ہے مجھے وہاں پر جانا ہے لبابہ ناشتہ کرتے ہوئے اکرم سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

کیا مطلب بیٹا مشن پر جانا ہے تم نے اپنی حالت دیکھی ہے جو تم مشن پہ جاتی پھر رہی تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا تم نے کبھی سوچا ہے۔۔۔۔۔

بابا اپ کو بلیک شیڈو کے بارے میں تو پتہ ہے نا کہ کتنے سالوں سے ہم اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ مشن مجھے اور کیف کو ہی ملا ہے تو اج اس سے پکڑنے کے لیے ہم نے جال بچھایا ہے تو اسے ہم نے ہی جانا ہے پکڑنے کے لیے میں اسے اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتی ہوں بابا۔۔۔۔۔

لیکن بیٹا۔۔۔۔۔

ماموا پ کیوں فکر کرتے ہیں اگر اپ کی بیٹی ہمت والی ہے اس فیز سے نکلنا چاہتی ہے اس دھوکے باز کے دھوکے سے نکلنا چاہتی ہیں تو اپ کو اس کا ساتھ دینا چاہیے اس سے پہلے کہ اکرم کچھ کہتا کیف اندر داخل ہوتے ہوئے اکرم سے کہنے لگا تو لبابہ کیف کو دیکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ سے مسکرائی۔۔۔۔۔

کیسی ہو کزن کیف نے لبابہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔

کیسی ہو سکتی ہوں میں کیف تمہارے سامنے ہی ہوں دیکھ لو۔۔۔۔۔

مجھے بالکل فٹ فاٹ لگ رہی ہو لیکن تمہاری انکھیں اتنے کیوں سوجی ہوئی ہیں۔۔۔

جب انسان روتا ہے تو انکھیں سوجتی ہی ہیں خیر تم بتاؤ سب کام۔ مکمل ہو گیا ہے نا رضا اسلام اباد پہنچ گیا رضا نے بتایا ہے کہ بلیک شیڈو نے اس سے کال کر کے پوچھا ہے اور وہ شاید اسلام اباد کر نکل چکا ہو گا بلیک شیڈو۔۔۔۔

تو دیر کس بات کی ہے ہمیں بھی جانا چاہیے لبابہ نے پولیس کی وردی پہلے ہی پہنی ہوئی تھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

لبابہ اپنا خیال رکھنا بیٹا میرا دل پتہ نہیں کیوں گھبرا رہا ہے لیکن تم ہو کے میری بات ہی نہیں سن رہی ہو۔۔۔۔۔

بابا اگر میں مر بھی گئی تو میری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہے لبابہ ابھی بچے کی بات ہے انہیں نہیں بتانا چاہتی تھی کیونکہ ابھی وہ کنفرم خود بھی نہیں تھی پر وہ کسی کو بھی شک میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو بیٹا اگر اس نے تمہیں دھوکہ دیا ہے تو تمہارا باپ تو ہے اپنے باپ کے ساتھ رہو گی تم۔۔۔

جی بابا بالکل ٹھیک کہتے ہیں لیکن کیف ہے نا میرے ساتھ یہ میرا خیال رکھے گا اور میں خود بھی اپنا خیال رکھوں گی اپ پریشان مت ہو چلیں کیف۔۔۔۔

کیف کو دیکھ کر کہا تو کیف نے سر ہاں مین ہلایا تو لبابہ بھی اپنے باپ کے گلے ملی بابا اپنا بہت خیال رکھیے گا جلدی ہی اپ سے ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ماموا پ اپنا خیال رکھیے گا جلدی ملاقات ہوتی ہے کیف اور لبابہ یہ کہتے ہوئے گھر سے باہر چلے گئے۔۔۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس ٹائم کیف لبابہ اور رضا ایک چوٹی پر کھڑے تھے جو کہ کافی اونچائی پر تھی وہاں پر ارد گرد پولیس والے سب پھیلے ہوئے تھے کیف لبابہ پوری ٹیم کے ساتھ انہوں نے یہاں پر جال بچھایا تھا۔۔۔۔

تم تیار ہو نا رضا ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں تمہیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔

ہاں اپ لوگوں پر یقین ہے اس لیے اپ لوگوں کی بات مان کر یہاں پر ایا ہوں اس بلیک شیڈو کو جال میں پھسانے کے لیے بہت کچھ کیا ہے ہم نے اور وہ یہاں پر اتا ہی ہو گا اس نے میری لوکیشن سب کچھ پتہ ہے رضا نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا ابھی وہ انے والا ہی ہو گا ہم چھپتے ہیں جا کے تم یہاں پر ہی کھڑے رہو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ کیف اور لبابہ کچھ اور کہتے انہیں دور سے ایک کالے رنگ کی کار اس پہاڑ کی چوٹی پر اتے ہوئے دکھائی دی کیف لبابہ ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے الگ الگ سے چھپ گئے۔۔۔۔۔

جب رضا وہاں کسی سے کال پر بات کرنے کا ناٹک کرنے لگا اور گاڑی سے ضمار نکل کر اپنے قدم بڑھاتے ہوئے رضا کے پیچھے اکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

تو تمہیں میں نے ڈھونڈ ہی لی ہے رضا لاہور سے اسلام اباد اگیے مجھ سے بچنے کے لیے تمہیں پتہ بھی ہے بلیک شیڈو کبھی بھی کسی کو نہیں چھوڑتا بلیک شیڈو کی بات سنتے رضا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کے چہرے پر خوف ایا اور فل بلیک ماسک پہنے اس کے کالی انکھیں کسی کو بھی خوف میں مبتلا کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ڈر گیا مجھے دیکھ کر بلیک شیڈو اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہنے لگا جب رضا نے بھاگنے کی کوشش کی تو بلیک شیڈو نے رضا کی گردن پکڑ کر اسے زمین پر گرایا۔۔۔

تمہیں میں نے صرف اور صرف تین دن کی مہلت دی تھی کہ تم اپنے اپ کو بچا لو لیکن اپنے اپ کو تم بچا نہیں پائے اور تمہاری موت قریب اچکی ہے۔۔۔۔

میں نے اپنے اپ کو بچانے کی بہت کوشش کی بلیک شیڈو ہو اور مجھے لگتا ہے میں اپنے اپ کو بچا بھی پایا ہوں کس کی موت ہوتی ہے کس کی نہیں ہے تو وقت ہی بتائے گا رضا نے بھی بلاک شیڈو سے جوابی کاروائی کرتے ہوئے اپنا اپ چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔

جب بلیک شیڈو نے ایک زوردار مکہ رضا کے چہرے پر مارا کے اس کے منہ سے خون نکلنے لگا۔۔۔

بلیک شیڈو نے اپنی پسٹل نکالتے ہوئے رضا پر تانی جب ایک جانی پہچانی اواز سے بلیک شیڈو نے سامنے دیکھا۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے اسے مارنے کی پہلے ہم سے تو نپٹ لو لبابہ یہ کہتے ہوئے دوسری پہاڑی کی چوٹی سے پیچھے سے نکلی تو بلیک شیڈو اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔

لبابہ کو دیکھتے ہوئے بلیک شیڈو کا دل دوبارہ سے دھڑکا تھا لیکن غور سے دیکھنے سے اس کی سوجی سوجی انکھیں دیکھ کر بلیک شیڈو کے دل کا کچھ ہوا اس کا دل کیا وہ اپنی میڈم کے پاس جا کر دوبارہ سے اپنے سینے سے لگا لیں اسے اپنے سینے میں چھپا لے۔۔۔۔۔۔

ایسا کیا دیکھ رہے ہو اپنی موت کو اپنے قریب دیکھ کر ڈر لگ رہا ہے کیا دوسرے طرف سے کیف بھی باہر نکلا اور مسلسل لبابہ کی جانب دیکھتے ہوئے بلیک شیڈو کو تنز کے تیر چلاتے ہوئے اس سے بولا۔۔۔۔۔۔

بلیک شیڈو سمجھ گیا تھا کہ انہوں نے یہ جال بچھایا ہے اس نے غصے سے رضا کو اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بٹھایا اور اس کے کنپٹی پر پسٹل رکھ دی خبردار کوئی بھی اگے بڑھا ورنہ اسے میں ابھی کے ابھی مار دوں گا بلیک شیڈو وہاں دھاڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بہت سالوں سے کوشش کر رہے تھے تمہیں پکڑنے کی اخر کار تم جال میں پھانس ہی گیے بلیک شیڈو۔۔۔۔۔ کیف مسکراتا ہوا دو قدم اگے ہوا جب بلیک شیڈو نے گن لوڈ کرتے ہوئے رضا کی کنپٹی پر دوبارہ سے رکھی۔۔۔۔

مین نے کہا ایس ایس پی کیف ملک اپنے قدم وہاں ہی روک لو ورنہ میں اسے مار دوں گا۔۔۔۔

تو مار دو اسے مارنے کے لیے تم یہاں آئے ہو نا تم مارو انتظار کس بات کا ضمار سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کے لیے یہ لوگ اتنا بڑا جال بچھائیں گے اور وہ کیسے ان لوگوں کی جال میں پھنس سکتا ہے۔۔۔۔۔

بلیک شیڈو نے اپنی کالی انکھوں سے لبابہ کو دیکھا اور لبابہ نے اس کی کالی انکھوں میں لبابہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا اسے لگا اس نے یہ کالی انکھیں کہیں دیکھی ہے ان کالی انکھوں میں اس کے لیے ہمدردی پیار لبابہ کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ اسے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

رضا نے حیرانگی سے کیف کی جانب دیکھا جو اسے مارنے کا بول رہا تھا میں بیچ میں سے مار دوں گا دور ہو میرے سے۔۔۔۔۔

چھوڑ دو اسے بلیک شیڈو۔۔۔ کیف غصے سے دھاڑا۔۔۔۔

کبھی نہیں مجھے موت قبول ہے۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے بلیک شیڈو نے غصے سے کیف اور بابا کی جانب دیکھا۔۔۔۔

یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو کیف ملک لبابہ تم لوگوں نے مجھے بچانے کا وعدہ کیا تھا اور اسے جال میں پھنسانے کا اور تم لوگ مجھے ہی مروانے کا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔

تم تم نے اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کی ہے نا اور اس کی ماں کے ساتھ بھی بدتمیزی کی ہے میں نے اس لڑکی کی ماں سے وعدہ کیا کہ میں اس کی بیٹی کو انصاف دلاؤں گا اور تمہیں کون بچائے گا یہ پولیس والے تو مجھے تین سالوں سے پکڑ رہے ہیں اور ابھی اکر تمہاری

وجہ سے میں جال میں پھنسا کرانہوں نے پکڑا ہے تم تو میرے ہاتھوں سے کبھی نہیں بچ پاؤ گے رضا تمہارا کھیل ختم۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے بلیک شیڈو نے گولی چلائی تھی اور رضا کے دماغ کے بیچوبیچ لگی تھی وہ دھرم سے نیچے گرا تھا۔۔۔۔۔"""

بیک شیڈو کے گولی چلاتے ہی اسی کے ساتھ ہی کیف نے گولی چلائی تھی بلیک شیڈو کراہ کر نیچے گرا تھا۔۔۔۔۔۔

بلیک شیڈو کے بازو پر گولی لگی تھی خون نکل نکل کر زمین پر بہنے لگا تھا بلیک شیڈو نے اپنی انکھوں میں تکلیف لائے لبابہ کو دیکھا جو اس کی طرف پسٹل تانے غصے بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔"""

بلیک شیڈو کے ماسک کے پیچھے چھپے لب ہلکے سے مسکرائے تھے اس کا مطلب وہ اج مرنے جا رہا تھا وہ بھی اپنی میڈم کے ہاتھوں ہاں اسے سزا ملنی چاہیے تھے اس کے عشق کی سزا ملنی چاہیے تھی جو دھوکہ اس نے لبابہ کے ساتھ کیا تھا اسے اس کی بھی سزا ملنی چاہیے تھی لیکن اتنی جلدی وہ ہار ماننے والا نہیں تھا۔۔۔۔"""

تمہیں اب ہمارے ہاتھوں سے کوئی نہیں بچا سکتا یہ کہتے کیف اگے کی جانب گیا اور بلیک شیڈو کو نیچے سے اٹھاتے ہوئے دو سے تین مکے اس کے چہرے پر ماریں جب خون بھرے ہاتھوں سے بلیک شیڈو نے کیف کا گریبان پکڑا تھا۔۔۔۔۔

تم لوگوں کی وجہ سے میں یہاں پہنچا ہو تم لوگوں کی وجہ سے میں اج مجرم بنا ہوں جانتے ہو کس وجہ سے نہیں تم لوگ جان ہی نہیں سکتے ہو تم لوگوں کے بس یہ تھا کہ میں ایک ولن ہوں اس کہانی کا ولن تو ولن بنانے والا بھی کون ہوتا ہے میں ولن پیدا نہیں ہوا تھا ضمار نے غصے سے دھاڑا کے اس پہاڑ کی چوٹی میں ضمار کی دھاڑ کی گونج تھی۔۔۔۔۔

نفرت ہے مجھے تم لوگوں سے نفرت مجھے پولیس والوں سے نفرت ہے اور تم لوگ بھی اج میرے ہاتھوں سے نہیں بچ پاؤ گے اگر میں مروں گا تو تم لوگ بھی مرو گے مجھے تم لوگوں سے انتقام چاہیئے انتقام۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ بلیک شیڈو کیف کو کچھ کہتا لبابہ نے ایک ساتھ گولیاں چلائی تھی۔۔۔

اور بلیک شیڈو کے ہاتھ میں پکڑی پسٹل جو اس نے کیف کو مارنے کے لئے کیا تھا اس سے گولی نکلتے لبابہ ملک کو بھی لگی تھی لبابہ ملک نے خیرانگی سے نیچے کی جانب دیکھا خون بل بل گرنے لگا تھا لبابہ ملک نیچے گری تھی اس نے سامنے کی جانب دیکھا جہاں بلیک شیڈو کو ایک پیٹ پر اور ایک کندھے پر گولی لگی تھی گولی لگنے کی وجہ سے بلیک شیڈو جو پہاڑی کے کنارے پر تھا اس کے قدم لڑکھڑائے تھے کیف کے گریبان پر ہاتھ ہونے کی وجہ سے کیف اور بلیک شیڈو ایک ساتھ ہی پہاڑی سے نیچے گرے تھے۔۔۔

ب۔۔۔۔بب۔۔۔ بابا۔۔۔۔۔۔۔۔دوسری جانب امید نے زور سے بابا پکارا تھا۔۔۔۔۔

دا ید دا ید دیکھو امید نے بابا بولا۔۔۔ عرشیہ امید کے پاس ہی بیٹھی تھی جب امید نے زور سے بابا بولا تھا دا ید نے بھی خوش ہوتے ہوئے امید کی جانب دیکھا یہاں ضمار ہوتا تو کتنا خوش ہوتا ہے نا دیکھو اس کی بیٹی نے اسے بابا بولا ہے دا ید نے چٹاچٹ امید کے گال چوم لیا۔۔۔۔۔""

بلیک شیڈو جیسے ہی پہاڑی سے نیچے گرتے امید کے ساتھ بتائے پل اس کی آنکھوں کی آگے گھومنے لگی اپنی میڈم کے ساتھ گزارے پل امید کے گلے لگنا۔۔۔۔ایک ایک پل ضمار کی انکھوں کے اگے کسی فلم کی منظر کی ہرے چک رہے تھے """"۔۔۔۔

ہبی جان۔۔۔۔۔۔۔دل کا دل زوروں سے دھڑکا اس نے بھی زور سے اپنے ہبی جان کو اواز دی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے دل تم ٹھیک تو ہو نا امنہ پاس ہی بیٹھی تھی جب اس نے دل کو کیف کو پکارتے ہوئے دیکھا۔۔۔

جی جی امی وہ ہبی جان ٹھیک تو ہے نا انہوں نے بولا تھا وہ ابھی ائیں گے وہ کب ائیں گے باہر گھومنے جانا ہے۔۔۔۔

دل نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا لیکن اس کا دل بہت دھڑک رہا تھا جیسے اس کے ساتھ بہت کچھ بورا ہو گیا۔۔۔۔۔

جیسے جیسے کیف پہاڑی سے نیچے گرتا جا رہا تھا اس کی انکھوں کے اگے اس کے دل کا چہرہ ایا تھا۔۔۔۔ ہبی جان اپ جلدی ایئے گانا ہم اج گھومنے جائیں گے۔۔۔۔۔۔ ہبی جان یہ کتنی اچھی تصویریں نا ہم ہمیشہ ایسے ہی ساتھ رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہبی جان اب بہت اچھے ہیں میں اپ سے بہت سارا پیار کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہبی جان اپ میرا ساتھ کبھی چھوڑیے گا۔۔۔۔۔۔اور ہبی جان اپ ہمیشہ میرے پاس رہیں گے نا دل کی باتیں اس کے دماغ میں گھومنے لگی اور دونوں ہی پہاڑی سے گرتے ہوئے کہانی کو یہاں نیا موڈ دے گئے تھے۔۔۔۔۔

لبابہ ملک دونوں کو نیچے گرتے دیکھ اپنا ہوش کھو بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔""

یہاں سے شروع ہوتی ہے نفرت سے عشق کی کہانی عشق سے نفرت کی کہانی اور دل کی ہبی جان کی کہانی اور نئے انے والے زندگیوں کی کہانی۔۔۔۔۔۔۔""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 66 ❤□❤□

پانچ سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رک جاؤ زرتاش کہا جا رہے ہو ایک تو تم نے بہت تنگ کیا ہوا ہے سکون سے نہیں بیٹھتے لبابہ اپنے چار سالہ بیٹے کو پکڑتے ہوئے بولی جس کو کب سے کھانا کھلانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ تھا کے شرارتوں پر شرارتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

زرتاش تم رک کیوں نہیں رہے ہو پتہ ہے نا میں تھک جاتی ہوں لبابہ نے اپنا سر پکڑتے ہوئے اپنے اس شرارتی چار سالہ بچے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جان۔۔۔اپ یہ روز روز ٹینڈے کیوں بنا لیتی ہیں اپ کو پتہ ہے نا مجھے پسند نہیں یہ ٹینڈے زرتاش منہ بناتے ہوئے لبابہ سے بولا تو لبابہ کو بے اختیار ہنسی ائی۔۔۔

راج بھی تو ایسے ہی کرتا تھا اسے بھی ٹینڈے بالکل پسند نہیں تھے بالکل اپنے باپ پر گیا ہے لبابہ نے گہرا سانس بھرا اور اسے دیکھا

"""۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے نہ کھاؤ لبابہ یہ کہتے ہوئے زرتاش کے پاس ائی اور اس کے بکھرے بال ٹھیک کرنے لگی اسے اس بچے سے بے انتہا پیار تھا وہ بچہ تھا وہ اتنا خوبصورت سلکی بال سرخ و سفید رنگت گہری کالی انکھیں چھوٹے چھوٹے ہونٹ لبابہ کو اس پر جی بھر کر پیار ایا اس نے اپنے دانت زرتاش کا گال پر گاڑے تو زرتاش کی سسکی نکلی۔۔۔

جان یہ ظلم مت کیا کریں نا مجھ پر جب میں اپ پر ظلم کرتا ہوں تو پھر اپ کہتی ہیں کہ میں اپ کو دھندیاں کاٹتا ہوں زرتاش اپنے گال کو اپنے ہتھیلی سے مسلتے ہوئے کہنے لگا تو لبابہ کا دل کیا قہقہ لگا ہنسے۔۔۔۔"""

میں کون سا زور سے کاٹتی ہوا اس سے تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا اور میں تمہارے سامنے کچھ بھی نہیں ہوں جان کے کچھ لگتے لبابہ نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اٹھ کر واپس کھانے والی ٹرے اٹھانے لگی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اب یہ کھانے والا نہیں ہے جیسے ہی وہ مڑی زرتاش نے اس کا دوپٹہ کے کونا پکڑ کر اسے روکا۔۔۔۔

لبابہ نے پیچھے کی جانب دیکھا تو زرتاش مسکرا رہا تھا جان کی میڈم اس لال رنگ میں بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔۔

زرتاش کے زبان سے میڈم سن کر لبابہ کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا پل بھر میں اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی اور انکھیں پانی سے لبالب ہوئی تھیں اس نے جلدی سے مڑ کر اپنی بیٹے کی جانب دیکھا۔۔۔

کالے بکھرے بال شرٹ کے اوپر ہی دو بٹن کھلے ہوئے وہ بالکل ہو بہو اپنے باپ کے جیسا تھا اور زرتاش دیوانہ تھا اپنی ماں کا وہ دیوانہ وار اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا جان کچھ یاد آگیا ہے کیا زرتاش مسکرایا تو لبابہ جلدی سے اس کے پاس بیٹھی اس کو اپنے گلے سے لگا لیا اس کا دل کر رہا تھا وہ زور زور سے روئے لیکن وہ اپنے بیٹے کے سامنے نہیں رونا چاہتی تھی۔۔۔

یہ غلط بات ہے نا مجھے ٹینڈے کھلانے کے لیے اپ مجھے گلے لگا کے رو رہی ہیں لیکن میں تو نہیں کھاؤں گا میں نانا ابو کے پاس جا رہا ہوں وہ جلدی سے لبابہ کو پیچھے کرتے ہوئے باہر کی جانب بھاگا جب کہ لبابا اپنے بیٹے کی شرارتیں پھر سے دیکھ کر اپنے انسو صاف کیے اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ میری زندگی میں صرف تم ہی ہو میرے شہزادے لبابہ یہ کہتے ہوئے ٹرے اٹھا کر کمرے سے باہر چلی گئی جب باہر جا کر دیکھا تو لاؤنج میں زرتاش اور اس کا نانا ابو اکرم صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

نانا ابو میری جان کو کہہ دیں کہ میں نے ٹینڈے نہیں کھانے میرے لیے کچھ اور بنا دیا کرے نا پتہ بھی ہے کہ زی کو ٹینڈے نہیں پسند لیکن پھر بھی سنتی نہیں ہے۔۔۔۔

ایک تو پتہ نہیں اس منی نے تمہیں کیا کھلا دیا ہے زرتاش تمہارا نام زرتاش ہے زی نہیں ہے لیکن تم ہو کے میری بات ہی نہیں سنتے ہو۔۔۔

جان میری منی کو کچھ مت کہا کریں اتنی اچھی ہے نا وہ پتہ نہیں اج ائی بھی نہیں میں نے اس کے ساتھ کھیلنے بھی جانا تھا۔۔۔

جب دیکھو منی تمہارے لیے یہ لے کے ارہی ہے وہ لے کے ارہی ہے بگاڑ دیا ہے اس نے تمہیں بابا اپ دیکھ رہے ہیں نا کتنا بگڑ گیا ہے اپ کا شہزادہ۔۔۔

کیا ہو گیا ہے لبابہ بیٹا ٹینڈے نہیں کھا رہا تو میرے بیٹے کے لیے پیزا بنا دو وہ کھا لے گا کیوں میرے شہزادے کو ڈانٹ رہی ہو اکرم نے لبابہ کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور زرتاش کو اپنے سینے سے لگایا تو زرتاش نے اپنے دونوں ائی بروچکا کر اپنی ماں کو دیکھا نانا ابو میرے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

بس ایک منی نے اور ایک اپ نے اپنے بیٹے کو بگاڑ دیا ہے بابا بناتی ہوں میں اس کے لیے پیزا ورنہ تو اس نے کچھ اور کھانا نہیں اگر اپ نے پزا کہہ دیا تو۔۔۔۔۔۔

جان ذرا منی کو کال تو کرنا پیزا کھانے سے پہلے میں باہر گھوم اؤں۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے زرتاش کہیں جانے کی بیٹھ کے ہوم ورک کرو سکول نہیں جانا کیا تم نے۔۔۔

جان اپ بھی نا کیا کرتی ہیں زرتاش نے اپنے ماتھے پر تھپڑ مارا اور نانا ابو کو دیکھا نانا ابو ماما کو کیوں نہیں سمجھاتے ہیں میں ایک لائک بچہ ہوں دس منٹ کے اندر سارا ہوم ورک کر لوں گا لیکن مجھے منی سے کھیلنے سے منع مت کیا کریں۔۔۔۔۔

الینے دو منی کو بتاتی ہو میں اسے بھی میں پتہ نہیں کیا جادو اس نے کر دیا اور اس کے بغیر رہا نہیں جاتا تم سے۔۔۔۔۔

ماما منی ہے بھی تو کتنی پیاری نا اتنا بھر بھر کے تو وہ میک اپ کرتی ہے لیکن اس کے چہرے پر میک اپ بھی بڑا پیارا لگتا ہے زرتاش نے اب ہنستے ہوئے کہا تو اکرم ہ صاحب بھی بولے۔۔۔۔۔۔۔

بات تو بیٹا ٹھیک ہے منی ہے تو بڑی اچھی میرے بیٹے کا شہزادے کا اتنا خیال رکھتی ہے اور ہم سب کا بھی۔۔۔۔

بابا جانی میں نے کب کہا منی اچھی نہیں ہے اگر وہ نہ ہوتی تو شاید میں اج زندہ نہ ہوتی اور ویسے بھی سب سے پہلے اپ کے شہزادے کو جھولی میں سب سے پہلے اٹھایا تھا نا وہ منی نے ہی ہ اٹھایا تھا اور اب میں منی اور اس کا رشتہ تو میں توڑنے کا بھی سوچ بھی نہیں سکتی مجھ سے زیادہ تو وہ اس کی ماں ہے اب تنگ مت کرو جا رہی ہے میں پیزا بنانے لبابہ یہ کہتے ہوئے کچن میں چلی گئی جبکہ زرتاش نے اپنے نانا ابو کو دیکھا۔۔۔

ویسے نانا ابو اپنی جان کو تنگ کرنے کا بڑا مزہ اتا ہے۔۔۔

بہت شرارتی ہو گے ہو تم زی۔۔۔۔۔۔

زی صرف مجھے منی بلاتی ہے اپ مجھے مت بلایا کریں اپ مجھے تاشو زرتاش کچھ بھی بلا لیا کریں۔۔۔۔

چار سال کے ہو تم باتیں تم ایسے ہی کرتے ہو کہ اگلے بندے کو بھی چپ کروا دیتے ہوں۔۔۔۔

تو یہ سب میں نے منی سے سیکھا ہے نانا ماتو سارا دن گھر میں ہوتی نہیں ہے اور یہ کام پر ہوتی ہے اور اپ کی بھی اتنی عمر نہیں ہے کہ بھئی مجھے کچھ سیکھا سکے ایک منی ہوتی ہے نا مجھے سکول چھوڑ کے بھی جاتی ہے سکول سے لے کے بھی اتی ہے اور راستے میں اتنی ساری باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔

میرے شہزادے منی ہم سے بڑھ کے نہیں ہے وہ ایک ہجڑا ہے ٹھیک ہے جتنا دور ہو گا نا ٹھیک رہے گا۔۔۔

بابا کیسی باتیں کر رہے ہیں میرا شہزادہ اس منی کی جان ہے اور اپ کہہ رہے ہیں کہ دور رہے اب ان کے درمیان ایسا رشتہ بن چکا ہیں کہ ان دونوں کو کبھی دور نہیں کر سکتے۔۔۔۔

کہ تو تم ٹھیک رہی ہو کیا کہا جا سکتا ہے اور زرتاش تمہارے لیے پیزا بن رہا ہے تو کھا لینا۔۔۔۔

جی جان اپ کے ہاتھ کا تو کچھ بھی کھا سکتا ہوں۔۔۔

بس ٹھرک پن کر والو بالکل اپنے باپ پر گیا ہے وہ بھی ایسے ہی کہا کرتا تھا جلدی جلدی سے لبابہ کی زبان سے ضمار کا ذکر ہوا تو ایک دم سے اس کا دل دکھا تھا اکرم نے اپنی بیٹی کو دیکھا جس کے چہرے پر تکلیف واضح صاف نظر ارہی تھی۔۔۔۔

اپ میرے بابا کی میڈم ہیں ایسے سیڈ مت ہوا کریں بابا نہیں ہے تو کیا ہوا میں تو اپ کے ساتھ ہوں نا۔۔۔

میرا بچہ لبابہ جلدی سے زرتاش کے پاس اتے اسے اپنے گلے سے لگا گئی اور رونے لگی۔۔۔۔۔

جان مت روئے نا۔۔۔

لبابہ زرتاش کے سامنے مت رویا کرو کتنی دفعہ کہا ہے۔۔۔

جی بابا وہ بس انسوا گئے تھے یہ کہتے ہوئے اپنے انسو ضبط کرتے ہوئے لبابہ اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی کیونکہ وہ ضمار کو یاد کر کے پھوٹ پھوٹ کے ہونا چاہتی تھی پانچ سال ہو گئے تھے ضمار کو لبابہ سے بچھڑے ہوئے میڈم کے اپن کو بچھڑے ہوئے اتنا عرصہ ہو گیا تھا اور یہ لبابہ ہی جانتی تھی کہ وہ راتوں کو چھپ چھپ کر کیسے روتی ہے۔۔۔۔۔

راج کاش تم اس رات ایسا نہ کرتے تو اج ہم اپنے بیٹے کے ساتھ دونوں ہی ایسے دن گزار رہے ہوتے تم نے کیوں کیا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کر چلے گئے اور تم راج لبابہ اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے رونے لگی۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک لڑکی جس کے بال کندھوں تک ہو گئے تھے شلوار قمیض پہنے وہ ایک تصویر کے سامنے کھڑی تھی ہاتھوں میں اس نے اپنے گلے میں پہنا لاکٹ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ہ۔۔۔ببب۔۔ ہبی جان۔۔۔۔۔۔۔اس تصویر کو دیکھتے دل سسکتے ہوئے اپنے ہبی جان کو پکارا تھا جو پچھلے پانچ سالوں سے نہ جانے دن میں کتنی دفعہ پکارتی تھی لیکن ایک پکار پر اس کا ہبی جان انے والا پچھلے پانچ سالوں سے اس کے پاس نہیں ایا تھا۔۔۔۔

ا۔۔۔اپن۔۔۔۔اپ نے کہا تھا اپ ائیں گے تو ہم باہر گھومنے جائیں گے میں پچھلے پانچ سالوں سے آپ کا انتظار کر رہی ہو کے آپ آئے گے میں باتیں بھولی نہیں ہوں ہبی جان دیکھیں نا اپ کی دل اب بڑی ہو گئی ہے اپ کہتے تھے نا دل کب بڑی ہو گی کب بڑی ہو گی میں بڑی ہو گئی ہوں ہبی جان اپ اجائیں نا دل کی انکھوں سے لگاتار انسو نکلنے لگے ان گرے انکھوں سے کبھی بھی کیف نے انسو نہیں نکلنے دیے تھے لیکن اب اس کے انسو صاف کرنے والا کیف نہیں تھا۔۔۔۔۔""

دل۔۔۔۔اس سے پہلے کہ دل کچھ اور کہتی ہے طہام کمرے میں داخل ہوا دل نے اپنے انسو جلدی سے صاف کیے اور طہام کو دیکھا۔۔۔۔

دل تم پھر سے رو رہی ہو نا کتنی دفعہ کہا ہے مت رویا کرو تمہاری یہ خوبصورت انکھیں نہ کسی دن خراب ہو جائیں گی رو رو کے۔۔۔۔۔دل کو روتے ہوئے دیکھ کر طہام کے دل کو کچھ ہوا لیکن اس نے اپنے بھائی سے وعدہ کیا تھا وہ دل کا خیال رکھے گا اور وہ شاید دل کا خیال رکھنے میں ناکام ہو رہا تھا کیونکہ وہ ہمیشہ روتی ہی رہتی تھی۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے طہام وہ میری انکھ میں کچھ چلا گیا تھا اس لیے انسو۔۔۔۔

اپنے دوست سے جھوٹ بول رہی ہو گندی بات ہوتی ہے یہ۔۔۔۔

دل نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے اپنے اپ کو ریلیکس کیا اور اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھیں اور طہام کو دیکھنے لگی یہ تم اج کل اتنا تیار ہو کر جاتے کہاں ہو تم مجھے پہلے تو مجھے بتاؤ نا یہ بالوں کا سٹائل یہ پیارا پیارا سا چہرہ مزید نکھر رہا ہے اب تو تم میرے پانڈا بھی نہیں رہے پتلے ہو گئے ہو اور تم جاتے کہاں ہو کوئی گرل فرینڈ وغیرہ کا چکر تو نہیں ہے دل نے ہنستے ہوئے کہا تو طہام بھی چہرہ جھکا کر ہنسا اور ائینے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

میں بھی تو دیکھوں دل کو کیا نظر ارہا ہے مجھ میں جو مجھ سے نظریں نہیں ہٹا رہی ہو لیکن طنز بھی کر رہی ہے طہام نے کہا تو دل نے طہام کو گھورا اتنے بھی تم کوئی پیارے نہیں لگ رہے ائے بڑے۔۔۔۔

طہام نے اپنے اپ کو ائینے میں دیکھا جیل سے سیٹ کیے ہوئے بال سرخ سفید رنگت اس کی کالی انکھیں جو اس کے چہرے پر بے حد خوبصورت لگتی تھی اب تو وہ اتنا پتلا ہو گیا تھا جم سٹارٹ کرنے لگا تو اس کی باڈی وغیرہ بن گئی تھی وہ 16 سال کے لڑکے سے 22 سالہ خوبصورت نوجوان بن گیا تھا۔۔۔۔

بس بھی کرو طہام کتنا دیکھنا ہے تم نے اپنے اپ کو سارا دن تو تم شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر دیکھتے رہتے ہو لیکن پھر وہ تمہارا جی نہیں بڑھتا ہے اتنے بھی تم پیارے نہیں ہو۔۔۔

پتہ نہیں لوگ کیوں جلس ہوتے ہیں میری خوبصورتی سے۔۔۔

میں تو نہیں جلس ہوتی ہے تمہاری کوئی گرل فرینڈ ہو گی اس لیے اتنا چمک دمک سے تیار ہو کر جا رہے ہو۔۔۔۔

کیسی باتیں کرتی ہو تم میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے جس کو گرل فرینڈ بنانا تھا جس کو اپنی بیوی بنانا تھا وہ تو کہیں چلی گئی مجھے چھوڑ کے طہام اذیت بھری مسکراہٹ سے دل کی جانب دیکھ کر کہنے لگا تو دل کے دل کو ٹھیس پہنچی۔۔۔۔

تمنا۔۔۔۔دل نے اپنی دوست کا نام پکارا جو پچھلے پانچ سالوں سے کہیں غائب ہو گئی تھی۔۔۔

ہاں تمنا میں جانتا ہوں تب میں 16 سال کا تھا لیکن وہ مجھے اچھی لگتی تھی لیکن جب سے وہ میرے سے دور گئی ہے نا میں اس کے بغیر نہیں رہ پا رہا ہوں دل نہ جانے وہ کہاں چلی گئی ہے۔۔۔۔

ہاں طہام میں بھی اپنی دوست کو بہت یاد کرتی ہوں مجھے اچھے سے یاد ہے ہماری دوست تو بہت اچھی ہوا کرتی تھی لیکن پانچ سال پہلے سب بکھر گیا ہے جہاں سب بکھر گیا ہے لبابہ اپی کا گھر بکھر گیا میں میرے ہی جان مجھ سے بچھڑ گئے تم سے تمہارا بھائی بچھڑ گیا میری دوست مجھ سے بچھڑ گئی اور امی امی تو ایسے ہی لیٹی ہے جیسے وہ کبھی اٹھ ہی نہیں سکتی ہمارے گھر کو کیا ہو گیا ہے طہام دل پھر سے رونے کا بندوبست کرنے لگی تو طہام نے غصے سے دل کو دیکھا۔۔۔

تمہاری انکھوں سے اب ایک بھی انسو نکلا نا تو قسم لے لو تمہاری انکھوں میں نا الفی ڈال دوں گا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں گی کتنی دفعہ کہا ہے رویا مت کرو۔۔۔۔

رات کو جو تم اپنے کمرے میں بیٹھ کر اپنے بھائی کی تصویر پکڑ کر رو رہے تھے اس کا کیا۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔کچھ نہیں وہ تو بس ایسے ہی بھائی کی یاد۔۔۔اس سے پہلے کہ طہام کچھ کہتا دل جلدی سے اس کے پاس جا کر اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔طہام ہی جان کیوں چلے گئے مجھے چھوڑ کر انہیں پتہ بھی تھا نا ان کی دل ان کے بغیر نہیں رہتی ہے

پھر بھی وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے وہ جب ائیں گے نا تو میں ان سے بہت سارا ناراض ہو جاؤں گی میں مانوں کی بھی نہیں دیکھنا میں بالکل بھی نہیں مانوں گی طہام کو اپنے سینے پر دل کے انسو کے قطرے محسوس ہوئے اس کا دل کیا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے پچھلے پانچ سالوں سے اس نے اپنے بھائی کو کتنا یاد کیا تھا۔۔۔

ہبی جان ائے گا ہبی جان ائے گا اس سے پہلے کہ طہام کچھ اور کہتا کمرے کے کونے میں رکھی ہوئی مینا بول رہی تھی۔۔۔

دیکھا یہ بے زبان جو ہے نا جانور اس نے بھی کہا ہے کہ تمہارے ہبی جان اجائے گا تو اجائے گا بھائی اجائے گا کیوں پریشان ہوتی ہو۔۔۔۔

طہام کو ئی امید ہے کہ کیف واپس ائیں گے دل نے اذیت مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے طہام کو دیکھا تو طہام دل کے سوال پر لاجواب ہوا تھا۔۔۔

پتہ نہیں دل میں خود نہیں جانتا ہوں لیکن میں کیا کروں بس ٹھیک ہے نا تم مجھے بتاؤ امی کو کچھ کھانے کے لیے دیا۔۔۔۔

ہاں ابھی ان کو میں دلیہ بنا کر کھلا کر ائی ہوں میں ان کو بھول نہیں سکتی ہوں بس دعا ہے امی بھی جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔۔

ہاں انشاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گی اچھا دل لبابہ آپی کہہ رہی تھی کہ رات کا کھانا ہم ان کے گھر جا کر کھائے تو کیا خیال ہیں۔۔۔۔

کتنے دن ہو گئے ہیں اس تاشو سے ملاقات نہیں ہوئی میرا بھی دل کر رہا ہے اس کے ساتھ کھیلنے کو اتنا کیوٹ بچہ نہ لبابہ اپی کا دل کرتا ہے اسے کھا جاؤں دل کو اب تو تاشو پر بے حد پیار انے لگا تھا۔۔۔۔

ہاں ہے تو بہت پیارا بالکل مجھ پر گیا ہے طہام اپنے بال اپنے ہاتھوں سے سیٹ کرتے ہوئے شوخیاں مارتے ہوئے کہنے لگا تو دل کا دل کیا قہقہ لگا کر ہنسے پتہ نہیں تم اتنے سیلف او بسیسڈ کیوں ہو۔۔۔۔

کیونکہ میں لوگوں کو جلانا چاہتا ہوں نہ اسی لیے۔۔۔۔

لوگ تمہاری جوتی سے بھی نہیں جلتے ہیں دل اپنے کندھوں تک اتے بال جھٹکتے ہوئے کہنے لگی تو طہام ہنسا وہ دل کو خوش کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔"""

دل اپنے بال بڑے کر لو تم۔۔۔۔

نہیں طہام دل نہیں کرتا ہے جن کو میرے بڑے بال پسند تھے وہ جب ائیں گے نا تو دیکھنا میں جلدی جلدی سے تیل لگا کر اپنے بال بڑے کر لوں گی لیکن ابھی نہیں ہوں کیونکہ ابھی میرے بال سنوارنے والا میرے پاس نہیں ہے نا ہبی جان جب وہ ائیں گے نا پھر دیکھنا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے تو میں لبابہ اپی کو کیا جواب دوں پھر۔۔۔۔

ہاں تو ٹھیک ہے کہہ دو رات کو جائیں گے میں ماما کو کھانا کھلا دوں گی پھر ہم ٹائم سے چلے جائیں گے ٹائم سے واپس اجائیں گے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ابھی میں باہر جا رہا ہوں تو میں لبابہ اپی کو کال کر کے کہہ دوں گا طہام یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا تو دل نے ایک دفعہ پھر اس تصویر کو دیکھا جو کہ کیف نے جانے سے پہلے کمرے میں لگا کر دل کو سرپرائز دیا تھا۔۔۔

ہبی جان اپ کی چار کٹی بیوی اپ کا اج بھی انتظار کرتی ہے اور میرا انتظار رائیگا گا نہیں جائے گا انشاءاللہ یہ کہتے ہوئے دل کمرے سے باہر چلی گئی کہ وہ امنہ کے لیے رات کے لیے کچھ بنا سکے۔۔۔۔۔""

"""""----------

ممی کیا کر رہی ہیں اپ امید عرشیہ کے پاس اتے ہوئے کہنے لگی عرشیہ جو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر چائے پی رہی تھی امید اس کے پاس اتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

کچھ نہیں امید میری جان میں چائے پی رہی تھی تمہیں کیا چاہیے تمہیں کچھ چاہیے کیا۔۔۔۔۔

عرشیہ نے خالی چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تو امید نے نفی میں سر ہلایا ممی میں یہ کپ کچن میں رکھ کے اتی ہوں امید نے کہا تو عرشیہ نے امید کو دیکھا نہیں امید تم کیوں رکھو گی میں خود رکھ اتی ہوں۔۔۔۔

ممی اپ یہ باقی کے سبزی بنا لے نا میں رک اتی ہوں امید نے چائے کا کپ پکڑا تو عرشیہ نے مسکرا کر امید کو دیکھا جب اچانک سے امید کو چکر سا ایا اور اس کے ہاتھوں سے کپ چھوٹتا ہوا نیچے گرا تھا۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔امید چیخ مارتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوئی جب عرشیہ نے امید کو دیکھا جو زمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

یہ کیا کیا امید کہاں بھی تھا کہ تم کپ مت اٹھاو دیکھ لو اب توڑ دیا ہے نا ابھی ابھی میں صفائی کر کے بیٹھی تھی دیکھو پھر سے گندا کر دیا عرشیہ نے تھوڑا غصہ سے کہا تو امید نے اپنی نیلی انکھوں سے روتے ہوئے اپنی ممی کو دیکھا۔۔۔۔

عرشیہ۔۔۔۔کیوں ڈانٹ رہی ہو میری بیٹی کو داید گھر میں داخل ہوتے ہوئے عرشیہ کو دیکھا جو امید کو ڈانٹ رہی تھی تو امید نے داید کو دیکھا اور بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی ڈیڈی ممی ڈانٹ رہی ہے امید شوشو کرتے ہوئے داید سے بولی تو عرشیہ کو اس ناٹک باز ڈرامے باز پر بے حد غصہ ایا۔۔۔

عرشیہ تمہیں شرم انی چاہیے تو تم میری بیٹی کو ڈانٹ رہی ہو اگر کپ گر گیا ہے تو کوئی بات نہیں صاف کر لو۔۔۔

سارا دن میں کام کرتی رہوں اور ابھی میں تھوڑا سا ڈانٹ دیا تو کیا ہو گیا اگر میں ڈانٹ دیا تو تم ہی ہو جس نے اس کو بگاڑا ہوا ہے۔۔۔۔

ہاں تو میری بیٹی ہے تو میں بگاڑ نہیں سکتا لاڈ نہیں اٹھا سکتا میں اس کے داید نے گھور کر ارشیہ کی جانب دیکھا عرشیہ نے نفی میں سر لایا۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں اٹھاؤ تم اس کے لاڈ میں صرف یہ صفائی کا نچ اٹھانے کے لیے رہ گئی ہوں عرشیہ نیچے جھکی اور ٹوٹا ہوا کپ اٹھانے لگی جب امید نے داید کو دیکھا اور بھاگ کر اپنے کمرے میں گھس گئی۔۔۔

عرشیہ کیوں ڈانٹتی ہو تم اسے تمہیں پتہ ہے نا وہ کتنی احساس ہے اسے ہم نے کتنے پیار سے پالا ہے اکلوتی بیٹی ہے ہماری ہماری شہزادی ہے وہ۔۔۔

کیا ہو گیا ہے اگر میں اسے ڈانٹ دیا تو ماں ہوں میں اس کی تو اس کو میں ڈانٹ نہیں سکتی پیار بھی تو اسے میں بے انتہا کرتی ہوں اور پتہ ہے وہ ہماری شہزادی ہے بیٹی ہے زندگی ہے وہ ہماری۔۔۔۔

تو اب ہماری جو زندگی ہے نا وہ ناراض ہو کر اپنے کمرے میں بیٹھ گئی ہے اور اب اپنے بابا سے شکایت لگا رہی ہو گی تمہاری۔۔۔

ہائے اللہ اس نے بابا کو شکایت لگا دیں تو اس کے بابا نا تصویروں سے نکل کے نا مجھے کچا چبا جائیں گے۔۔۔

امید اپنے بابا کو بہت یاد کرتی ہے تصویریں دیکھ دیکھ کر وہ روتی ہے داید نے بھی کہا اس کے گلے میں ایک انسو کا گولا اٹکا تھا جو کہ عرشیہ کو صاف محسوس ہوا۔۔۔

ضمار۔۔۔کہا بھی تھا میں نے اسے کہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے لیکن وہ مجھے اپنے ساتھ نہیں لے کے گیا نا پہلی دفعہ وہ اکیلا گیا اور پہلے دفعہ ہی وہ ہم سے بچھڑ گیا تھا۔۔۔۔

عرشیہ نے کانچ اٹھا کر باسکٹ میں ڈالا اور داید کے پاس اکر اس کا ہاتھ پکڑا اس کے بابا نہ سہی ہم تو اس کے پاس ہیں نا اور مجھے پتہ ہے مجھے ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا لیکن میں کچھ پریشان تھی کسی وجہ سے اس لیے میں نے ڈانٹ دیا اب میں اسے منانے کے لیے جا رہی ہوں۔۔۔۔

تو اب تم اس کی فیورٹ ائس کریم لے کر جاؤ گی تو وہ راضی ہو گی۔۔۔

ہاں جی چاکلیٹ ائس کریم رکھی ہوئی ہے میں نے اسے لیے کہ جب جب وہ ناراض ہو گی نا میں اسے کھلا دیا کروں اگر وہ راضی ہو جائے گی میں لے کے جاتی ہوں اس کے لیے یہ کہتے ہوئے عرشیہ کچن میں چلی گئی تو داید بھی اپنے کمرے میں چلا گیا کیونکہ وہ جانتا تھا عرشیہ امید کو منا لے گی۔۔۔

بابا دیکھیں نا اپ میرے پاس نہیں اتے ہیں نا اس لیے ممی مجھے ڈانٹتی ہیں جب اپ میرے پاس ہوتے تھے نا تو یہ بھی مجھ سے پیار کرتے تھے لیکن اب مجھ سے کوئی بھی پیار نہیں کرتا ہے اور ایک اپ ہے اتنا پیارا کمرہ سجا کے اتنی زیادہ تصویریں لگا کے اپ میرے سے دور ہے اپ کب ائیں گے بابا میں اپ سے ناراض ہو جاؤں گی امید سامنے لگی تصویروں کو دیکھ کر ضمار کو کہنے لگی ضمار نے جیسا کمرہ سجایا تھا ابھی بھی ویسے کا ویسا ہی کمرہ تھا ہر طرف ضمار امید داید عرشیہ کی تصویریں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

جس میں ضمار نے امید کو اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا کسی تصویر میں امید کی پیشانی کو اپنی پیشانی سے ٹکایا ہوا تھا کسی تصویر میں وہ امید کے گال چوم رہا تھا خاص طور پر لال فراک میں اس کے گالوں پر اپنے دانت گاڑ کر اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا کیونکہ اس کے نازک نازک گالوں پر اس کے دانتوں کے نشان بن گئے تھے۔۔۔۔

بابا میرے سے کوئی پیار نہیں کرتا ہے اب میں سب سے ناراض ہوں اور ممی سے تو خاص طور پر ناراض ہوں اپنی نیلی انکھوں میں موٹے موٹے انسو لاتے ہوئے وہ ضمار سے عرشیہ کی شکایت کر رہی تھی۔۔۔۔

میرا بچہ میرے سے ناراض ہو گیا ہے کیا عرشیہ کمرے میں داخل ہوتی ہوئی امید سے بولی تو امید نے مزید منہ پھلا لیا۔۔۔

امید کسی سے بات نہیں کرے گی ابھی وہ اپنے بابا سے بات کر رہی ہے امید نے دوٹوک جواب دیا تو عرشیہ نے مسکرا کر امید کی پشت کو دیکھا۔۔۔

کسی کے لیے میں ائس کریم لے کر ائی تھی چاکلیٹ والی اگر کسی نے نہیں کھانی تو میں واپس لے جاتی ہوں عرشیہ یہ کہہ کر واپس جانے لگی جب کہ ائس کریم کو سن کر امید نے لبوں پر زبان پھیری اور جلدی سے پیچھے مڑ کر اپنی ممی یعنی کہ عرشیہ کا بازو پکڑا۔۔۔

اب اتنے پیار سے میرے لیے ائس کریم لے کر ایا ہے اور مجھے منا رہا ہے تو امید کیوں نہیں مانیں گی امید مان گئی جلدی سے عرشیہ کے ہاتھوں سے ائس کریم لیتے ہوئے امید بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

چھ سال کی ہو تم امید اور شرارتیں تم اتنی کرتی ہو کہ کوئی اندازہ ہی نہیں۔۔۔

تو اپ مجھ سے پیار بھی تو بہت کرتی ہیں نا ممی۔۔۔

امید کی بات سنتے عرشیہ مسکراتے ہوئے امید کے پاس بیٹھی اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اپنی جانب کیا امید تم وہ لڑکی ہو جو ہماری زندگیوں میں اکر ہمارے مسکراہٹ کی وجہ بنی تھی ہم تم سے پیار نہیں ہم تم سے عشق کرتے ہیں بیٹی ہو تم ہماری شہزادی ہو جان ہو ہماری عرشیہ کا دل کر رہا تھا وہ اپنا دل کھول کے امید کے سامنے رکھ دے کہ وہ اس کے لیے کیا ہے۔۔۔۔

یہ باتیں امید کے تھوڑے تھوڑے سر کے اوپر سے گزر رہی تھیں کیونکہ ابھی وہ ان باتوں کو سمجھنے والی نہیں تھی وہ بس اتنا جانتی تھی کہ بھئی اس کی ممی اور ڈیڈی سے بہت پیار کرتے ہیں اور اس کے بابا بھی کرتے ہیں اس نے تو وہ روز اپنے بابا سے اکر باتیں کیا کرتی تھی۔۔۔

ممی بابا بھی تو مجھ سے بہت پیار کرتے تھے نا تو پھر مجھے کیوں چھوڑ کر چلے گئے اپ مجھے بتاتی ہیں نا بابا نے ایسے کیا تھا ویسے کیا تھا اب ہمیشہ مجھے بابا کی باتیں بتاتی رہتی ہیں۔۔۔۔

عرشیہ نے امید کے پیشانی پر اپنے لب رکھیں ہم ہیں نا تمہارے ساتھ کیوں پریشان ہوتی ہو اور اسکول کا ہوم ورک کیا ہے کہ نہیں تم نے۔۔۔۔۔"""

جی ممی میں نے کر لیا ہے ہوم ورک اس لیے تو میں اپ کے پاس تھوڑی اپ کی مدد کر سکوں لیکن وہ شیشہ ٹوٹ گیا میرے سے۔۔۔۔

میں کسی بات کی وجہ سے پریشان تھی نا میرا بچہ اسی وجہ سے میں نے تمہیں ڈانٹ دیا ائی ایم شوری۔۔۔ عرشیہ نے اپنے کان پکڑیں تو امید نے جلدی سے عرشیہ کے ہاتھ نیچے کیے۔۔۔۔۔

نہیں ممی کوئی بات نہیں آپ بہت اچھی ہو اب میں آئسکریم کریم کھالوں امید نے کہا تو عرشیہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

ہاں کھالو ائس کریم تم عرشیہ نے اس کے بال بکھیرے جو کہ کندھے سے نیچے ارہے تھے۔۔۔۔

تمہارے بال بہت پیارے ہیں تمہارے بابا چاہتے تھے تم اپنے بال لمبے رکھو اور دیکھو تمہارے بال کتنے لمبے ہیں نا۔۔

امی اپ نے کبھی کاٹے ہی نہیں میرے بال۔۔۔۔

تمہارا باپ واپس اگیا ہے نا اس نے دیکھا کہ میں تمہارے بال کاٹتی رہی ہوں اس نے میرا گلا کاٹ دینا ہے اور ویسے بھی وہ گلا کاٹنے میں بڑا ماہر ہے۔۔۔۔

بابا ائیں گے نا۔۔۔۔۔

ہاں ائیں گے عرشیہ نے یہ کہہ کر امید کو اپنے سینے

ہاں ائیں گے عرشیہ نے یہ کہہ کر امید کو اپنے سینے ہاں ائیں گے عرشیہ نے یہ کہہ کر امید کو اپنے سینے سے لگایا جب کہ انسو نکل کر امید کے بالوں میں جذب ہوئے تھے وہ ائے گا ضرور ائے گا۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 67 ❤□❤□

دل تم تیار ہوئی ہو یا نہیں طہام دل کے کمرے میں اتے ہوئے بولا جہاں دل اپنے اپ کو ائینے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاں طہام بس تیار ہو گئی ہوں جوتا پہننے والی ہوں۔۔۔۔

دل اتنا سمپل سا تیار ہوئی ہو تھوڑا میک اپ تو کر لو تھوڑا لپسٹک لگا لو یہ کیا یار ہر ٹائم تم سمپل سمپل سی رہتی ہو پتہ ہے بچپن میں جب تم نے چہرے پر میک اپ کیا تھا اور ہم کتنا ہنس رہے تھے اور تم ناراض ہو کر کمرے میں بیٹھ گئی تھی طہام ہستے ہوئے کہنے لگا تو دل نے گھور کر طہام کو دیکھا۔۔۔۔

ہاں اس دن اس تانیہ اپی۔۔۔اپی کہنا بھی توہین ہے اس کو اس تانیہ نے میرا اتنا مذاق بنایا تھا اور میں اتنا ہرٹ ہوئی تھی اتنا تمہیں کیا پتہ ہو تم نے تم بھی تو مجھ پر ہنسے تھے نا ابھی مجھے وہ بات یاد مت کرواؤ میں ابھی بھی ناراض ہو سکتی ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے سوری لیکن تھوڑا سا تو میک اپ کر لو۔۔۔۔

نہیں جب میرے ہبی جان ائیں گے نا تو میں سب کچھ میک اپ وغیرہ کر لوں گی کیونکہ اب میں ہبی جان کو بتانا چاہتی ہوں کہ مجھے میک اپ کرنا آگیا ہے اور میں اچھے سے میک اپ کر سکتی ہوں کہ کوئی میرا مذاق نہیں بنا سکتا دل نے غمزدہ ہوتے ہوئے طہام کو کہا تو ساحل دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔"""

اپی مجھے بھی تیار کریں نا مجھے بھی لبابہ اپی کے گھر جانا ہے ساحل منہ بناتے ہوئے دل کے پاس ایا تو دل کو اپنے اس بھائی پر بے حد پیار ایا میرا چھوٹا سا بچہ میرا پیارا سا بھائی تمہیں بھی تیار کرتی ہوں تمہیں بھی لے کے جاؤں گی چھوڑ کے نہیں جاؤں گی۔۔۔۔

دل نے ساحل کے سلکی بال بگاڑے تو اس کے چہرے پر بال اگئے دل نے ساحل کے کپڑے لے کر اسے تیار کرنا شروع کیا جبکہ طہام بھی تیار ہونے چلا گیا۔۔۔۔

دل نے جب ساحل کو تیار کیا تو اس کو دیکھنے لگی وہ اس کا بہت ہی خوبصورت بھائی تھا کالی انکھیں سلکی بال بڑا چھوٹا سا پیارا سا بچہ تھا جو شاید اگے جا کر خوبصورت ترین نوجوانوں میں شامل ہونے والا تھا۔۔۔۔۔۔

میرا پیارا سا بھائی ہو گیا ہے تیار تو اب چلتے ہیں لبابہ اپی کے گھر اور ساحل یاد رکھنا تم نے تاشو سے بالکل بھی جھگڑا نہیں کرنا تم جب بھی جاتے ہو تاشو سے جھگڑا کر کے اجاتے ہو اور پھر مجھے لبابہ اپی کے سامنے شرمندگی ہوتی ہے کہ میں اپنے بھائی کو سکھاتی نہیں ہوں کیا۔۔۔۔

لیکن دل آپی وہی میرے سے بدتمیز کرتا ہے نا میں تو نہیں کرتا ہوں میں تو اس کے ساتھ کھیلتا ہوں ساحل معصوم منہ بناتے ہوئے بولا تو دل نے گھور کر اپنے سے نو ٹنکی باز بھائی کو دیکھا نہ تو تم معصوم ہو نہ ہی وہ تاشو معصوم ہے لیکن پلیز میری خاطر معصوم بن جایا کرو۔۔۔۔۔

او کے دل اپی میں معصوم بچہ بن کے وہاں پر بیٹھوں گا اج اپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔۔۔

ساحل تم نے ہوم ورک کیا ہے نا سارا۔۔۔۔

جی جی دل آپی میں نے سارا ہوم ورک کر لیا مجھے پتہ تھا کہ میں نے لبابہ آپی کے گھر جانا ہے اسی لیے میں نے کر لیا۔۔۔۔۔

دل اپی کیف بھائی کب ائیں گے جب اپ مجھے کیف بھائی کے بارے میں بتاتے ہیں نا مجھے رونا اتا ہے اور جب انہوں نے مجھے وہ انگوٹھی پہنائی تھی ناوہ تصویر دیکھ کے نا میں بہت خوش ہوتا ہوں ساحل اپنے نیچلے والے ہونٹ کو باہر نکالتے ہوئے رونے والا منہ بنا کر دوسرے کہنے لگا تو دل کا دل بھی مزید غمزدہ ہوا تھا وہ کیا کیا جواب دیتی ان کو کبھی امنہ اشاروں سے پوچھتی اور کبھی اب ساحل ابھی تو اس نے لبابہ کا سامنا کرنا تھا جس کا اپنا شوہر اسے چھوڑ گیا تھا اور پانچ سالوں سے اس کے سامنے نہیں ایا تھا۔۔۔۔۔۔

میری جان میرا بھائی تم دعا کیا کرو نا اللہ پاک بچوں کی دعائیں زیادہ جلدی سنتے ہیں کہ تمہارا کیف بھائی جلدی سے اجائے اور پھر تمہاری اپی اور تمہارا بھائی خوشی خوشی رہنے لگ جائیں گے دل نے ساحل کے ماتھے پر بوسہ دیا تو ساحل نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے دل کو دیکھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے دل اپی بھی میں دعا کروں گا ابھی چلتے ہیں نا مجھے تاشو سے بھی ملنا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے چلتے ہیں تب تک طہام بھی کمرے میں داخل ہوا تو دل طہام اور ساحل لبابہ کے گھر کی جانب نکل گئے۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم لبابہ اپی دل گھر میں داخل ہوتے سامنے بیٹھی لبابہ کو سلام کرنے لگی جبکہ اکرم صاحب نے سب کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔۔۔۔

وعلیکم السلام میری گڑیا کیسی ہے لبابہ نے دل کے گال پر اپنے لب رکھے تو دل کا چہرہ لال ہوا تھا افف لبابہ آپی کی عادت بچپن سے ہی یہی ہے کہ اپ ہمیشہ میرے گالوں کو کھینچ کر مجھے کس کر دیتی ہیں مجھے شرم اتی ہے نا۔۔۔۔

شرم گئی بھاڑ میں تم ابھی بھی میرا چھوٹا سا بچہ ہوائی سمجھ بڑی ہو گی تو کیا ہوا کیف کے جانے کے بعد تمہیں میں نے اپنے بچوں کی طرح پالا ہے تمہیں سنبھالا ہے میں نے ایسی باتیں مت کیا کرو۔۔۔۔۔۔"""

تم بتاؤ طہام تم کیسے ہو لبابہ نے طہام کی جانب دیکھا جو بڑا تیار شار ہو کر ان کے گھر ایا تھا لبابہ نے کن اکھیوں سے طہام کو دیکھا۔۔۔۔

میں تو بالکل پرفیکٹ ہوں لبابہ آپی اپ بتائیں اپ کیسی ہیں اور یہ تاشو نظر نہیں ارہا بھئی مجھے تو تاشو کی یاد ارہی تھی۔۔۔۔۔

تاشو بھی ادھر کمرے میں ہو گا جاؤ ساحل اپنے دوست کو بلا لاؤ لبابہ نے کہا تو ساحل جلدی سے تاشوں کے کمرے میں بھاگ گیا ان کی دوستی ایسی تھی کہ ہر ٹائم جھگڑا کرتے رہتے تھے لیکن دوستی بھی ان میں بہت زیادہ تھی کہ ایک دوسرے کے بغیر بہت کم ہی رہتے تھے۔۔۔۔۔۔

لبابہ آپی کیا اپ نے ساحل کو تاشوں کے کمرے میں بھیج دیا پھر کسی نہ کسی بات پہ لڑ لیں گے اور پھر ہاتھا پائی کریں گے۔۔۔۔

کوئی بات نہیں دل بچے ہیں اگر بچے نہیں لڑیں گے تو ہم تو نہیں ہیں لڑیں گے نا۔۔۔۔

السلام علیکم ماموا پ کیسے ہیں طہام اور دل نے اکرم کو سلام کیا جو اکرم صاحب نے بھی ان دونوں کے سر پر پیار دیا الحمد للہ میں ٹھیک ٹھاک بچوں تم سناؤ تم لوگ تو ٹھیک ہو نا اور امنہ کیسی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الحمد للہ انکل ماموہم بھی ٹھیک ہیں اور امی اپ کو تو پتہ ہے ماموکے امی کیسی ہیں ڈاکٹرز نے کہا ہے وہ جلدی ہی ٹھیک ہو جائیں گی لیکن پانچ سال ہو گئے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہو رہے۔۔۔۔۔

کیف کے جانے کے بعد سب کچھ بکھر سا گیا ہے نا لبابہ نے اذیت بڑی نظروں سے دل کو دیکھا جس کی انکھوں میں نمی سی جھلک ائی تھی۔۔۔۔۔

نہیں دل رونا مت پلیز ورنہ میں بھی رو دوں گی اور ویسے بھی بہت دیر بعد ہم اکٹھے ہوئے ہیں تو اج ہم خوش رہیں گے روئیں گے نہیں ٹھیک ہے نا لبابہ یہ کہتے کہتے اس کا اپنا گلا گلے میں انسو کا گولا اٹکا تھا وہ کب اپنے راج کو بھولی تھی اور اپنے بیسٹ کزن کیف کو اس نے تو وہ منظر بھی دیکھا تھا جب بلیک شیڈو کے ساتھ ساتھ اس کا بیسٹ فرینڈ اس کا کزن پہاڑی سے نیچے گرا تھا اور وہ کچھ بھی نہیں کر پائی تھی کاش کہ وہ بلیک شیڈو کو مارنے کے لیے وہاں نہ جاتے ہیں تو شاید کیف اج ان کے درمیان میں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔"""""

لبابہ آپی اپ مجھے منع کر رہی ہیں رونے پر اور اپ خود رو رہی ہیں دل اٹھ کر لبابہ کے پاس گئی تو انہیں گلے سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔

بہت بڑی ہو گئی ہو دل۔۔۔۔لبابہ نے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تو دل نے ہاں میں سر ہلایا ہاں میں بڑی ہو گئی ہوں اپ کو پتہ ہے ہی جان مجھے کہتے تھے کب بڑی ہو گی کب بڑی ہو گی سمجھدار تو میں بچپن سے ہو گئی تھی لیکن بڑی ہو گئی ہوں نا لیکن ہی جان نہیں ہے تو اب پتہ نہیں ہی جان کب ائیں گے اور میں ان کے سامنے ایسے کر کے کھڑی ہو جاؤں گی دیکھی ہی جان میں بڑی ہو گئی دل ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے سے اپنی شرارتی باتوں سے سب کو ہنسا رہی تھی۔۔۔۔۔

لبابہ نے دل کو اشارہ کیا کہ طہام کو دیکھو جو موبائل کے ساتھ لگا ہوا تھا ویسے طہام اب تمہاری بھی عمر ہو گئی ہے شادی کی 22 سال کے ہو گئے ہو تم کیا خیال ہے تمہارے لیے بھی کوئی لڑکی ڈھونڈیں یا تم نے کوئی ڈھونڈلی ہوئی ہے جو اتنا تیار شیار ہو کر پیارا سونا بچہ بن کے موبائل یوز کر رہے ہو خیر تو ہے نا لبابہ نے طہام کو تنگ کرنے کے لیے کہا تو طہام نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

لبابہ اپی مجھے ابھی شادی نہیں کرنی ابھی ابھی تو میرے ڈاکٹری کی پڑھائی ختم ہوئی ہے پہلے میں جاب کروں گا اس کے بعد کچھ سوچوں گا شادی کا ابھی مجھے دل کو ساحل کو اور ماما کو سنبھالنا ہے میں اپنے ایک اور بڑی ذمہ داری نہیں لے کے اسکتا ہوں۔۔۔۔

شادی کر لو دل کو بھی ساتھ ساتھ سنبھالنا دل کون سا بھاگی جا رہی ہے۔۔۔۔

نہیں لبابہ اپی ابھی نہیں لیکن جس سے میں شادی کرنا چاہتا ہوں وہ مل جائے ایک بار بس طہام نے ہلکی سی اواز میں کہا تو لبابہ نے طہام کو دیکھا انشاءاللہ وہ مل جائے گی تمہیں اگر تمہاری محبت سچی ہوئی تو وہ ضرور ملے گی۔۔۔

انشاللہ۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ اور کہتا کمرے سے نکلتے ہوئے تاشو اور ساحل کھلونا پکڑتے ہوئے لڑتے ہوئے باہر ائے تھے نہیں یہ میرا ہے میں اسے کھلوں گا تاشو نے کھلونا چھین کر ساحل کو دھکہ دیا تو ساحل نے بھی زرتاش کو دھکہ دے کر وہ کھلونا اچھین کر باہر بھاگ ایا تھا۔۔۔۔

دل اپی تاشو کو بولے نا یہ والا کھلونا مجھے دے دیں دل کے پاس اتے ہوئے ساحل بولا تو تاشو نے دل کو دیکھا۔۔۔۔

پیاری لڑکی۔۔۔۔تاشو انکھیں پٹپٹاتے ہوئے دل سے بولا تو دل کھل کر مسکرائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں جی پیاری لڑکی کی جان کیسے ہو۔۔۔

پیاری لڑکی کو دیکھ لیا ہے تو زی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

ایک تو پتہ نہیں چار سال کا بچہ ہے ٹھرک پن اس میں کدھر سے اگیا ہے ایک تو مجھے جان جان کہتا رہتا ہے اور تمہیں پیاری لڑکی لبابہ اپنے اس چار فٹے بچے سے زیادہ ہی پریشان تھی۔۔۔۔۔

لبابہ آپی نا کہا کریں نا تاشو کو ایسے اچھا ہے نا وہ خوش رہتا ہے ادھر اؤ میری جان دل نے باہیں پھیلائیں تو زرتاش بھاگتا ہوا دل کی باہوں میں سما گیا۔۔۔۔

پیاری لڑکی اگر اپ کی شادی نہ ہوتی نا تو میں اپ سے شادی کر لیتا زرتاش نے دل کے گالوں پر لب رکھتے ہوئے کہا تو سب کا قہقہ لاونج میں گونجا تھا۔۔۔۔

زرتاش شرم کرو بچے کیسے باتیں کر رہے ہو لبابہ نے پھر سے ڈانٹا تو زرتاش نے منہ بناتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھا جان اب زیادہ جیلس نا ہوں اپ کی الگ جگہ ہے۔۔۔۔۔

اور اس پیاری لڑکی کی تو الگ جگہ ہے نا دل میں زرتاش پھر سے کہتے ہوئے دل کے گلے لگا تو دل نے لبابہ آپی کو اشارہ کیا کہ رہنے دو

۔۔۔۔۔۔

اچھا میں کھانے کا انتظام کرتی ہوں تم لوگ بیٹھو باتیں کرو میں کچن سے ہو کر اتی ہوں لبابہ یہ کہتے ہوئے کچن میں چلی گئی تو دل بھی اٹھ کر کچن میں چلی گی تا کہ وہ لبابہ کی مدد کر سکیں۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ اپی لائیں میں بھی اپ کی مدد کر دیتی ہوں دل کچن میں جاتے ہوئے لبابہ سے کہنے لگی تو لبابہ نے منع کرنا چاہا نہیں دل تم جا کر بیٹھو میں برتن وغیرہ لگا دیتی ہوں کوئی اتنا بڑا کام نہیں ہے۔۔۔۔۔

بڑا کام ہو یا نہ ہو اب بھی لیکن میں اپ کی مدد تو کر سکتی ہوں نا دل نے مسکراتے ہوئے کہا تو لبابہ نے جی جان سے پیار بھری نظروں سے اپنے چھوٹی سی بھابی کو دیکھا جس کے انے سے کیف کی زندگی میں خوشیاں ہی اگئی تھی۔۔۔۔

تم بہت اچھی ہو دل اور دیکھنا ایک دن کیف اے گا اور تمہیں دیکھے گا تم بہت بدل گئی ہو اب تو وہ چھوٹی سی بچی نہیں رہی ہو۔۔۔۔۔

پتہ نہیں لبابہ آپی ہی جان کب ائیں گے پتہ ہے پانچ سالوں سے میں روزان کا انتظار کرتی ہوں کہ ایک دن ائیں گے مجھے کہیں گے میری چار فٹی بیوی تو اتنی بڑی ہو گئی ہے اب چار فٹی بیوی نہیں رہی۔۔۔۔

پھر بولیں گے کہ دیکھو تمہارے لیے میں ٹیڈی بیئر لے کر ایا ہوں انہیں پتہ ہے نا ان کی دل کو ٹیڈی بیر کتنے پسند ہیں دل پھر سے رونے لگی تو لبابہ نے دل کو گلے لگایا۔۔۔۔۔

نہیں دل رونا نہیں تمہارا دل کہتا ہے نا کیف زندہ ہے تو پھر تم کیوں روتی ہو دعا کیا کرو نا کیف جہاں بھی ہو ٹھیک ہو اور وہ جلدی ہی ہمارے پاس اجائے۔۔۔۔۔

انشاءاللہ آپی دیکھنا وہ ضرور آئیں گے میں اللہ میاں سے نا روز دعا کرتی ہوں کہ میرے ہی جان میرے پاس آجائیں ویسے لبابہ اپی اپ کے بال کتنے بڑے ہو گئے ہیں نا جیسے بچپن میں میرے بال ہوتے تھے نا ایسے اب آپ کے بال ہیں۔۔۔۔

ہاں وہ پتہ ہے راج کو لمبے بال پسند ہے نا وہ کہاں کرتا تھا کہ میڈم اپ کے چھوٹے چھوٹے بال ہیں نا اپ کے لمبے بال ہوں گے اپ کو زیادہ پیارے لگیں گے جب سے وہ مجھ سے بچھڑا ہے میں نے بال کاٹے ہی نہیں وہ ایسے ہی لمبے ہوتے گئے ہیں۔۔۔۔

لیکن لبابہ آپی راج بھیا نے جو اپ کے ساتھ کیا وہ بہت غلط کیا ہے تو کیا اپ اج بھی ان کا انتظار کرتی ہیں دل نے ترس کھاتی نگاہوں سے لبابہ کو دیکھا جو اکیلے اپنے بچے کو پال رہی تھی اور اندر ہی اندر راج کو یاد کرتی ختم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

محبت کب بھولی جاتی ہے دل محبت تو محبت ہے ہمیشہ رہے گی نفرت مجھے اس سے کبھی نہیں ہو سکتی دل ہاں مگر وہ اب ایا میرے پاس تو میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی نہ ہی کبھی اس کے بچے کی شکل دیکھنے دوں گی اسے یہ میرا اپنے اپ سے وعدہ ہے میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑو ہم بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی یہ برتن باہر رکھ کر اؤ لبابہ نے دل کو کہا تو دل نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے لبابہ کو حوصلے کے لیے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔۔

نہیں دل لبابہ نے نفی میں سر ہلایا کوئی حوصلہ مت دینا دل یہ حوصلے کام نہیں اتے ہیں جب تک محبوب سامنے نہ ہو خیر ابھی فی الحال مجھے اپنے بچے کو پالنا ہے جیسے بھی کر کے اور راج میرے بچے کا کچھ بھی نہیں لگتا ہاں وہ میرا شوہر ضرور ہے لیکن زرتاش کا باپ نہیں ہے یہ کہتے ہوئے لبابہ نے کھانا اٹھایا اور باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اگئی۔۔۔۔۔۔۔۔لبابہ ٹیبل پر کھانا رکھ رہی تھی جب دروازے کی جانب سے اواز ائی۔۔۔۔

سب نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں ایک ہیجڑا کھڑا تھا۔۔۔

طہام نے اسے پاؤں سے لے کر سر دیکھا۔۔۔۔۔

کھسہ پہنے۔۔۔پنک کلر کا سوٹ پہنے گلے میں دوپٹہ ڈالے اپنے چھوٹے بالوں میں پراندہ ڈالے وہ گھومتے ہوئے اور چہرے پر فل میک اپ کیے وہ سب کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔"""

منی۔۔۔منی کو دیکھتے ہی زرتاش بھاگتے ہوئے اس کے پاس گیا اور اس کے گلے لگ گیا۔۔۔۔

ہائے میں صدقے میرا زی کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔۔۔

زی بالکل ٹھیک ہے منی تم کیسی ہو۔۔۔۔

میرا بچہ ٹھیک ہے ناتو منی بھی بالکل ٹھیک ہے منی نے زرتاش کو اپنی گود میں اٹھایا اور چٹاچٹ اس کے گال چوم لیے اور چلتی ہوئی سب کے درمیان آئی اس نے لبابہ کو دیکھا اور پھر سب کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

ہائے ہائے چھوڑے تو بھی ایا ہے کیا طہام کو دیکھتے ہوئے منی نے زرتاش کو نیچے اتارا تو اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔۔

ہائے ہائے میری محبوبہ آئی ہوئی اور میں نہ آؤں یہ کیسے ہو سکتا ہے منی۔۔۔۔طہام نے فل ٹھرک پن جھاڑتے ہوئے منی کو کہا تو منی کے بلشن کے ساتھ جو گال پنک ہوئے تھے وہ اور زیادہ لال ہونے شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

ہائے ہائے وے میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہو چھچھورے کہیں کے تمہارے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا جب دیکھو چھیڑنے آجاتا ہے منی اپنے چہرے پر آتی ہوئی بالوں کی لٹ کو اپنے کان کے پیچھے کرتے ہوئے شوخی مارتے ہوئے دھڑام سے صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔۔

ماں بہن تو ہے لیکن تمہاری جیسی کوئی لڑکی نہیں ہے ناکیا خیال ہے منی پھر طہام نے منی کو اپنا ایک کندھا مارتے ہوئے کہا تو منی نے ایک تھپڑ طہام کی کمر پر مارا تھا خبر دار مجھے ہاتھ لگایا تو میں صرف اپنی زی کی ہوں کیوں زی۔۔۔۔۔

ابے اوو منی کتنا بھاری ہاتھ ہے تیرا طہام اپنی کمر پر ہاتھ رکھے کراہا تھا۔۔۔""

ہاں طہام ماموں میری منی کو گندی نظروں سے مت دیکھیں وہ صرف میری ہے زرتاش نے کہا تو طہام نے گھور کر زرتاش کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

جب منی پھر سے اٹھی اور لبابہ کی جناب قدم بڑھادئے۔۔۔۔

ہے ے ے ے چندا۔۔۔تو روئی ہے کیا لبابہ کی انکھوں میں انسو دیکھ کر منی نے کہا تو لبابہ نے خیرت سے منی کی جانب دیکھا

""""۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتا چل جاتا ہے میں روئی ہو۔۔۔۔۔

تیری ان انکھوں کو میں پانچ سال سے جانتی ہو اب بھی تو کہتی ہے میں ناجانو تو میری چندا ہے اور یہ لو۔۔۔۔۔

منی نے گلاب کا پھول اسے دیا جب سے منی ملی تھی وہ جب بھی لبابہ سے ملتی تھی اپنی چندا کے لئے گلاب کا پھول لے کر اتی تھی

"""""----

ہاں تو چندا لے لیا کرنا کیا مسئلہ ہے تیرے کو اپنے ہاتھوں سے تالیاں مارتے ہوئے منی نے منہ بنا کر کہا تو لبابہ کو بھی ہنسی آئی

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ہے منی۔۔۔۔

ہاں میرا تو رب رکھا ہے میرا کچھ نہیں ہو سکتا اور ادھر ازی تیرے لیے بھی میں چاکلیٹ لے کر ائی ہوں اپنے پرانے پھٹے پرس میں سے منی نے چاکلٹ نکالی توزی بھاگتا ہوا منی کے پاس ایا۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا میری منی میرے لیے چاکلٹ لے کر ائے گی نیچے اؤ زرتاش نے اشارہ کیا تو منی نیچے کو جھکی اور زرتاش نے جلدی سے اپنے ہونٹ منی کے میک اپ سے بڑے چہرے پر رکھ دیے۔۔۔۔

منی تم بہت اچھی ہو زرتاش نے چاکلیٹ کھول کر کھاتے ہوئے کہا تو منی بے اختیار مسکرائی ہاں اگر میرا زی خوش ہے نا تو منی بھی خوش ہے۔۔۔۔

توذرا اس اپنے دیوانے کو بھی خوش کر دیا کرو منی طہام نے پھر سے منی کو چھیڑا تو منی نے دانت پیس کر طہام کو دیکھا۔۔۔۔۔

وے ٹٹ پے نیا تیرے کو سکون نہیں اتا میرے کو چھیڑے بغیر میں صرف اور صرف اپنی زی کی ہوں میرے کو مت چھیڑا کرو ورنہ کسی دن نہ کٹائی لگا دوں گی اپنے ساتھیوں کو بلا کر منی نے اپنے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بالکل لڑاکا عورتوں کی طرح طہام کو کہا تو سب کا قہقہ وہاں پر گونجا تھا۔۔۔۔۔

دیکھ رہے ہیں نا منی ایک دن تم کو میری محبت پر یقین اے گا لیکن میں کسی اور کا ہو چکا ہوں گا پھر میرے پاس مت انا۔۔۔

وے ے ے جاوے میں تیرے پاس نہیں اتی تو کر کسی اور سے شادی میرے پاس میری چندہ ہے اور میرا ذی ہے میرا کو اتنا ہی بہت ہے۔۔۔۔۔

ناشکری کہیں کی اتنا ہینڈسم اور پیارا لڑکا مل رہا ہے کیا مسئلہ ہے تیرے کو منی۔۔۔۔

منی نے غصے سے طہام کو دیکھا اور اپنے ہاتھوں کی تالیاں بجا کر وہ طہام کے پاس گئی اور اس کی انکھوں کے پاس جھک کر دیکھا۔۔۔

تو میرے کو زہر لگتا ہے چھچھوڑے لڑکے دور رہا کر میرے سے یہ کہہ کر منی پیچھے ہوئی تو تو طہام نے منی کو دیکھا۔۔۔۔۔

ائندہ تیرے کو منہ ہی نہیں لگاؤں گا۔۔۔

تو کس نے کہا ہے تجھے چھچھوڑے میرے کو منہ لگا منی صوفے پر بیٹھی تو سب منی اور طہام کا ایک جھگڑا دیکھ رہے تھے جو پچھلے پانچ سالوں سے چل رہا تھا طہام ہمیشہ منی پر ٹھرک پن جھارتا تھا اور منی اس کی بے عزتی کرتے تھے لیکن اب ان دونوں کی اچھی خاصی عادت بن چکی تھی جب تک دونوں لڑتے نہیں تھے دونوں کو سکون نہیں اتا تھا۔۔۔

اے پیاری لڑکی تو کیسی ہے رے۔۔۔۔۔

شکر ہے منی تمہیں میں یاد ائی ہوں ورنہ تم تو طہام کے ساتھ ہی لگی رہتی ہو دل نے ناراضگی والا منہ بناتے ہوئے کہا تو منی بھی ہنسی تھی۔۔۔۔۔""

ارے نہیں نہیں پیاری لڑکی تجھے میں کیسے بھول سکتی ہوں تو تو میری جان ہے۔۔۔۔

منی۔۔۔۔۔ منی کے دل کو میری جان کہنے سے زرتاش نے گھور کر منی کی جانب دیکھا تمہاری جان تو صرف میں ہوں نا منی دل مامی کہاں سے اگئی۔۔۔

ادھر ازی تو نہ جلس ہو یا کر تو تو میرا پیارا سا بچہ ہے منی نے بھی زرتاش کے گال۔پر لب رکھے تو سب خوش ہوئے اب ان ساری فیملی میں منی بھی بیٹھ کر ان کے درمیان کھانا کھا رہی تھی۔۔۔۔۔""

"""""""----------

پانچ سال پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔""❤□❤□

جیسے ہی کیف اور بلیک شیڈ و نیچے گرے تھے اور لبابہ نے اپنا ہوش کھویا تھا تبھی پولیس والے بھاگ کر لبابہ کی جانب ائے تھے سب نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر جلدی سے اپنی میڈم کو اٹھاتے ہاسپٹل کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔۔۔

اکرم صاحب کو بھی ساری خبر مل چکی تھی وہ بھی ہاسپٹل میں روتے ہوئے ائے تھے جب تھوڑی ہی دیر بعد لبابہ کو ہوش ایا تو سب سے پہلے اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ لگایا کہیں اس کا بچہ اس سے الگ تو نہیں ہو گیا لیکن جب اس نے دیکھا کہ اس کا بچہ اسی کے پاس ہے تو اس کی انکھوں سے انسو نکلتے ہوئے تکیے میں جذب ہونے لگے۔۔۔۔۔۔۔

پھر ایک دم سے اسے کیف کا خیال ایا وہ اٹھ کر بیٹھنے لگی جب اس کی ٹانگ پر شدید درد محسوس ہوئی اس نے اپنی ٹانگ پر دیکھا جہاں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اس نے ضبط سے اپنی انکھیں بند کی اور اس کی انکھوں کے سامنے پھر سے کیف اور بلیک شیڈو کے نیچے گرنے کا منظر گھومنے لگا۔۔۔۔۔۔

اسی ٹائم اکرم صاحب اور ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔

بابا کیف کہاں ہے کیف ٹھیک تو ہے نا وہ کہاں ہے۔۔۔

کیا مطلب لبابہ کیف کہاں ہے جب تمہیں پولیس والا یہاں لے کے ائے تھے تو کیف تمہارے ساتھ نہیں تھا اکرم نے حیرت سے کہا تو اسے کچھ انہونی ہونے کا احساس ہوا۔۔۔

اپ کو ٹانگ پر گولی لگی تھی وہ بھی چھو کر گزری تھی اللہ کا شکر ہے کہ اپ کا بچہ صحیح سلامت ہے بس اپ کو اپ کا اچھے سے خیال رکھنا ہو گا اپنے اور اپنے بچے کے لیے اور اپ کی جو ٹانگ ہے وہ جلدی ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

پھر اکرم نے لبابہ سے کیف کے بارے میں پوچھا جو لبابہ بتاتی گئی اکرم صاحب نے اپنا دل تھام لیا اس کا بھانجا اس سے الگ ہو گیا تھا یہ خبر اکرم صاحب کے لیے بہت بڑی تھی لیکن وہ کر بھی کیا سکتے تھے پولیس والوں نے کافی کیف اور بلیک شیڈو کو بعد میں ڈھونڈا لیکن نہ انہوں نے ملنا تھا نہ وہ ملے۔۔۔۔۔

اہستہ اہستہ ٹائم گزرتا چلا گیا لبابہ گھر پر ہر ٹائم روتی رہتی تھی کہ اگر وہ بلیک شیڈو کو نہ پکڑنے جاتے تو کیف ان کے پاس ہوتا اب تو اس کا اٹھواں مہینہ چل رہا تھا وہ اپنے بچے کے لیے بس ٹائم گزار رہی تھی ورنہ اس کا راج اسے چھوڑ کر جا چکا تھا اگر یہ بچہ اس کے پیٹ میں نہ ہوتا تو شاید وہ بھی اب تک زندہ نہ ہوتی۔۔۔۔۔۔

اکرم صاحب اپنی بیٹی کا بہت خیال رکھ رہے تھے اور جب جب اپنی بیٹی کو روتے ہوئے دیکھتے انہیں بہت تکلیف ہوتی لیکن وہ اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ راج کا کہیں بھی نام و نشان نہیں تھا کہ وہ کہاں گیا اور کہاں نہیں۔۔۔۔۔

ایک دن لبابہ کسی کام سے باہر گئی تھی جب وہ اپنی گاڑی تک جانے کے لیے روڈ کراس کرنے والی تھی نہ جانے وہ کن سوچوں میں تھی اسے دور سے اتے ہوئے ٹرک کا ہارن بھی سنائی نہیں دیا اور وہ چلتے ہوئے جا رہی تھی جیسے ہی ٹرک اس کے پاس ایا اس سے پہلے کہ ٹرک اسے کچل کر جاتا کسی نے پیچھے سے اسے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔۔

ایک زبردست چیخ روڈپر لبابہ کی گونجی تھی اس نے انکھیں بند کر کے سامنے والے کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا تھا اور گہرے گہرے سانس لینے لگی اس کے ہاتھ پاؤں ابھی بھی کانپ رہے تھے وہ یہ سوچ کر ہی کانپ گئی تھی کہ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو اس کے پیدا ہونے والے بچے کا کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔۔۔اسے ایک عجیب سی اواز سنائی دی تو اس نے سامنے والے کے سینے سے چہرہ اٹھا کر جیسے ہی دیکھا وہ ایک دفعہ پھر چیخ مار کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔

ہائے ہائے ہائے تو ڈر کیوں گئی ہے لڑکی میں کوئی اور مخلوق نہیں ہوں انسان ہی ہوں میں کیوں ڈری ہے اور اتنا بڑا پیٹ لے کر تو روڈ پہ گھوم رہی ہے اگر تجھے کچھ ہو جاتا تو تیرے اس بچے کا کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔

لبابہ نے سامنے کھڑی لڑکی تھی یا لڑکا وہ لبابہ کو سمجھ نہیں ایا تھا لیکن پیروں میں چپل پہنے گرین کلر کا چمچماتا ہوا سوٹ پہنے گلے میں دوپٹہ پہنے اپنے چھوٹے بالوں میں پراندہ ڈالے وہ چہرے پر فل میک اپ کیے ہونٹوں پر لپسٹک لگائے وہ لبابا کو ڈانٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔مجھے پتہ نہیں چلا میں ایسے ہی کسی سوچ میں جا رہی تھی اپ اپ کا شکریہ اپ نے مجھے بچایا اور میں اپ کو دیکھ کر ڈری نہیں یہ وہ بس میں ایسے ہی لبابہ ایسے اپنے ڈرنے پر تھوڑی سی شرمندہ ہوئی تو اپنا چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔۔

اے ے ے ے۔۔۔۔چند ابات سن میری اکثر یہاں کے لوگ نا ہمیں دیکھ کر ڈر جایا کرتے ہیں اور ہمیں دھتکارتے ہیں تو فکر نہ کر اللہ نے مجھے تیری مدد کے لیے بھیجا ہے اسی لیے تو میں نے تجھے ٹائم سے اکے بچا لیا بتا کتنا مہینہ لگا ہے تیرے کو منی نے اپنا پراندہ گھماتے ہوئے لبابہ کو دیکھ کر کہا تو لبابہ نے گہرا سانس لیا اسے ابھی بھی اپنا سانس مشکل سے اتا ہوا دکھائی دے رہا تھا کیونکہ وہ کس قدر کھو گئی تھی کہ وہ اپنے بچے کو کھونے والی تھی۔۔۔۔

مم۔۔۔میرا۔۔۔اٹھواں مہینہ لگا ہے لبابہ نے اپنے خشک کانٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ نظر نہ لگے تیرے کو چندہ تو چاند جیسی خوبصورت ہے اور دیکھنا اللہ نے تیرے کو بیٹا دینا ہے وہ بھی چاند جیسا خوبصورت منی لبابہ کے صدقے واری جاتے ہوئے کہنے لگی تو لبابہ سامنے والے ہجرے لبابہ سامنے والے ہجرے کو دیکھ کر پہلے تو ڈری تھی لیکن اب وہ خوشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

تم بہت اچھی ہو اور تمہارا بہت بہت شکریہ تم نے مجھے بچایا ہے یہ لو تھوڑے پیسے رکھ لو لبابہ نے اپنے پرس میں سے پیسے نکال کر منی کو دینے چاہے تو منی نے ان پیسوں کو انگورا۔۔۔۔

نامیڈم نابات سن میری۔۔۔ منی نام ہے میرا منی میں نے تیری جان پیسوں کے لیے نہیں بچائی ہم ہجڑے ہیں حجرے ہم کسی کو مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتے لوگ تو ہماری بے عزتی کرتے ہیں لیکن ہم عزت کرتے ہیں سب کی اگر یہ پیسے دے رہی ہیں تو ادھر لا منی نے اس کے ہاتھوں سے پیسے کھینچے تو اس کے سر سے وار دیئے تیرا صدقہ ہی سمجھ کے میں رکھ لیتی ہوں کسی اور غریب کو دے دوں گی سمجھی۔۔۔۔

چل ابھی میں چلتی ہوں میرے کو اور بھی بڑے کام ہیں ادھر میرے ساتھی کھڑے ناکام کر رہے ہیں اللہ تجھے نا صحیح سلامت رکھے اور اب دھیان سے گھر جانا اور سن جب تیرے گھر اولاد پیدا ہو گی نا تیرے پاس میں اؤں گی جا اللہ خیر کرے تیری منی نے کہا تو لبابہ پھر سے مسکراتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی گاڑی کی جانب چلی گئی اور پھر اس میں بیٹھ کر گھر چلی گئی۔۔۔۔

منی نے دور تک لبابہ کی گاڑی کو دیکھا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

لبابہ گھر گئی تو اس نے اکرم صاحب کو اج کا واقعہ نا بتایا کیونکہ وہ اپنے باپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

ایسے ہی پھر دن گزرتے چلے گئے اور اخر کار لبابہ کی ڈلیوری کا وقت اگیا تھا۔۔۔

لبابہ کو ہاسپٹل لے کر جایا جا چکا تھا اور اکرم صاحب اکو ریڈور میں بیٹھے مسلسل اپنے بیٹے اور اپنے انے والے اپنی شہزادی کی اولاد کے لیے دعا کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اخر کار اکرم صاحب کی دعائے رنگ لائی اور ڈاکٹر باہر ائے مبارک ہو بیٹا ہوا ہے اپ ان سے مل سکتے ہیں ڈاکٹر یہ کہہ کر چلے گئے اس سے پہلے اکرم صاحب اندر جاتے منی اور اس کے کچھ دوستیں ہاسپٹل میں داخل ہوتے ہوئے اکرم صاحب کے پاس ہیں۔۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو نانا بن گئے ہیں اپ ہمیں بھی تو کچھ مبارک دیے نا ایک دم سے اکرم کے پاس اتے ہوئے منی بولی تو اکرم صاحب تو حیران ہی رہ گئی یہ کہاں سے اگئے۔۔۔

چلیں اپ میرے کو نہیں جانتے لیکن چندا میرے کو نا اچھے سے جانتی ہے چلیں اج میں بھی چلتی ہوں اندر اکرم صاحب کے کچھ کہنے سے پہلے ہی منی کمرے میں داخل ہوئی اور سامنے دیکھا جہاں لبابہ انکھیں کھولیں دروازے کی جانب ہی دیکھ رہی تھی ابھی تک اس نے اپنے بچے کو ہاتھ میں نہیں لیا تھا۔۔۔۔

یہ دیکھو چندا میں اگئی میں نے کہا تھا نا جب تیرا بچہ ہو گا میں سب سے پہلے تیرے پاس اؤں گی میں اپنے وعدے کی پکی ہوں دیکھ میں اگئی تالی مارتے ہوئے منی نے کہا تو لبابہ نے حیرانگی سے منی کی جانب دیکھا کسے کیسے اتنے پتہ کہ میں کس ٹائم ہاسپٹل ائی ہوں اور بچہ ہو بھی گیا۔۔۔۔۔

حیران نہ ہو چندہ اللہ نے ہمارے لیے کوئی نہ کوئی مقصد بنایا ہوتا ہے جہاں بچہ ہوتا ہے ہم سب نے وہاں پہنچ جاتے ہیں اور تیرے پاس بھی نا اللہ نے میرے کو بھیجا ہے ایسے حیران مت ہوا کر حیران ہو کر مت دیکھا کر۔۔۔۔۔

(میڈم اللہ نے مجھے آپ کو بچانے کے لئے بھیجا ہے ایسی طرح آپ کی حفاظت کرو گا ایسے خیران نا ہوا کرے۔۔۔)

منی کی باتیں سن کر پھر سے لبابہ کو راج یاد آیا تھا اللہ نے اس کی زندگی میں راج کو بھیجا تھا لیکن دکھ دینے کے لیے نا کے بچانے کے لیے۔۔۔۔)

اچانک سے منی نے جھولے میں پڑے ہوئے بچے کو دیکھا تو اس کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔

میں صدقے میں واری جاؤں منی اگے بڑھتی ہوئی اس بچے کو اٹھانے لگی جب لبابہ نے منی کو دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور نفی میں سر ہلایا کہ وہ اس کے بچے کو ہاتھ مت لگائیں لبابہ کو نہ جانے کیوں ڈر تھا پھر بھی ایک انجانہ سا ڈر۔۔۔۔۔

فکر نہ کر تیرے بچے کو لے کر نہیں بھاگ رہی ہوں چندہ میرے ہاتھ میں ائے گا نا دعائیں دوں گی دیکھنا کتنا اچھے سے پرورش ہوتی ہے اس کی ہاتھ ہٹا میرے سے لبابہ نے اکرم صاحب کی جانب دیکھا تو اکرم صاحب نے ہاں کہا کیونکہ وہ بھی جانتے تھے کہ ہیجروں کی دعائیں بڑی لگتی ہیں اور ویسے بھی خوشی کی بات ہے تو ان ہجروں کو نا امید اور اداس نہیں کرنا چاہتے تھے لبابہ نے ہاتھ ہٹایا تو منی نے اس بچے کو اپنی گود میں اٹھایا۔۔۔۔۔

اس بچے کو گود میں اٹھاتے ہوئے منی کا دل زور سے دھڑکا تھا اس نے اپنے لپسٹک لگائے ہونٹوں کو اپنے دانتوں تلے دبایا اور پھر گہرا سانس بڑھتے ہوئے اس بچے کو دیکھا کتنا پیارا بچہ ہے چندہ تیرا میں نے کہا تھا نا چاند جیسا بیٹا ہو گا تیرا اور دیکھو چاند جیسا بیٹا پیدا ہوا ہے نا اب کوئی خوشی تو بنتی ہے نا منی نے اس بچے کے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور اپنی انکھیں بند کیں اور پھر اپنے دوستوں کو تالیاں

مارنے کا کہا کہ وہ خوشی سے تالیاں مارے اس کے دوستیں بھی خوشی سے تالیاں مارنے لگی اور منی اس بچے کو لے کر گول گول گھومنے لگی۔۔۔۔۔۔

منی منی۔۔۔۔یہ ہاسپٹل کمرہ ہے یہاں شور مت کرو لبابہ بھی خوش ہوئی کہ کوئی اس کے بچے کو اتنا پیار کرنے والا ہے چاہے وہ کوئی ہیجڑا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔

ہائے ہائے نی چندہ بس کر روز کا کام ہے ہمارا یہاں ہاسپٹل میں اکے خوشی منانا تو فکر نہ کر کوئی ڈاکٹر منع نہیں کرے گا اور رک جا منی نے اپنے دوستوں کو کہا تو اس کے دوستوں نے پیسے نکال کر منی کے ہاتھ میں رکھے اور وہ کئی ہزار ہزار کے گھڈیا تھی اس نے اس بچے کی اوپر واری اور دوبارہ سے اپنے دوستوں کو پکڑا دی کسی غریبوں میں بانٹ اؤ یہ میری چندہ کے بیٹے کا صدقہ ہے تم لوگ نا رکھ لینا اپنے بھاری ہاتھوں سے اپنے دوستوں کو اشارہ کرتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ اکرم صاحب خود بھی حیران تھے کہ کوئی ہیجڑا کسی سے اتنا پیار کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

منی نے اس بچے کو لبابہ کی گود میں رکھا ہے لے میں بھی نا کیا کرتی ہوں ماں کو پی بھول گئی یہ پکڑ اپنا بچہ منی نے لبابہ کی گود میں اس بچے کو رکھا تو لبابہ کی انکھوں سے انسو نکلے اس کا دل کر رہا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر روئے اسے اپنے راج کی بے حد یاد ارہی تھی کاش اس ٹائم راج اس کے پاس ہوتا تو اس ٹائم کتنا خوش ہوتا کہ اس کا بیٹا ہوا ہے اور وہ بھی ہو بہو اپنے باپ جیسا تھا۔۔۔۔

اے چندا رو مت میں جانتی ہوں اس کا باپ تیرے پاس نہیں ہے لیکن کیا ہوا اس کا نانا ابو تو ہے نا اور اج سے میں بھی اس کی دوست بن کے رہا کروں گی تو فکر نہ کر اسے کسی چیز کی نہیں ہونے دوں گی منی نے لبابہ کو دیکھ کر کہا تو لبابہ نے جلدی سے اپنے انسو صاف کیے اور گہرا سانس بڑھتے ہوئے اپنے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے اسے اتنی خوبصورت چیز عطا کی تھی۔۔۔۔

بابا اپ بھی ادھر آئے نا وہاں پر کیوں کھڑے ہیں لبابہ نے اکرم صاحب نے کہا تھا اکرم صاحب بھی اگے کی طرف ائے اور اپنے شہزادے کی جانب دیکھا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور انہوں نے بھی اپنی جیب سے کہی کئی ہزار کی گھڈیا نکال کر اس کے اوپر وار کر منی کی دوستوں کو دی تھی یہ بھی غریبوں کو دے دینا یا تم لوگ رکھ لینا اکرم صاحب نے کہا تو منی نے اپنے دوستوں کو اشارہ کیا کہ تم لوگ رکھ لو۔۔۔۔

ایسے ہی منی دعائیں دیتے ہوئے واپس چلی گئی اور تھوڑے ہی دیر میں لبابہ کو بھی ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور اکرم صاحب لبابہ کو لے کر گھر کی جانب چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 68 ❤□❤□

لبابہ زرتاش کو لیے گھر چلی گئی تھی ایسے ہی منی ایک دن اس کے گھر آئی تو پھر سب نے مل کر زرتاش کا نام رکھا تھا جو کہ لبابہ بکو ہی پسند تھا سو اس کا نام زرتاش رکھ دیا گیا۔۔۔۔

دیکھ چندا میں تو اسے بولوں گی زی میرے سے اتنا بڑا برا نام نہیں بولا جاتا یہ میرا ذی ہو گا اور میں نے اسے اپنے بچوں کی طرح پالوں گی دیکھ میرے تو بچے ہو نہیں سکتے میری تو خوائش تھی میری شادی بھی ہو میں کاش عام لڑکی ہوتی لیکن اللہ نے مجھے لڑکی پیدا نہیں کیا ہے لیکن اللہ نے تیرے جیسی دوست میرے کو دی ہے اور تو میری دوست ہے اور یہ میری دوست کا بیٹا تو میں بھی اسے بہت پیار کروں گی ٹھیک ہے نا کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا تیرے کو منی لبابہ کے پاس بیٹھے ہوئے زرتاش کو اپنی جھولی میں لیے بیٹھی تھی جبکہ لبابہ کو تو اپنے غم خوار کوئی بھی چاہیے تھی تو کوئی ہجرا ہی کیوں نہ سہی وہ اج کل لڑکے اور لڑکیوں سے بھروسہ اس کا اٹھ چکا تھا اس لیے اس نے ایک ہجڑے پر بھروسہ کرنے کا سوچا۔۔۔۔۔"""

نہیں منی اگر تو میرا ساتھ دے گی ہمیشہ نا تو میں بھی تیرے کو دوست بنا کے رکھوں گی لبابہ بھی منی کی طرح بولی تو منی کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔۔۔۔"""

ہاں ہاں ضرور کیوں نہیں چندا تیرے جیسی دوست کسی کو نہیں چاہیے میں تو اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی ہوں کم ہے کہ اللہ نے تیری مدد کے لیے میرے کو بیچا تھا اور میں نے تجھے بچایا پھر ہمارے میری دوستی ہو گئی دیکھ ناچندہ یہ جو ماہی شاہ کے ریڈرز ہیں نا ایک ہجڑے کو لڑکا بنا رہے ہیں ارے ان کو کوئی بتائے میں ضمار راجپوت نہیں ہوں□ □۔۔۔۔۔

ارے منی چھوڑ وہ تو کچھ بھی سوچتے ہیں تو بس میرے اور زرتاش کے بارے میں سوچ لبابہ نے منی کو کہا تم منی کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔۔

اسی طرح ٹائم گزرتا چلا گیا اور منی اور زی اپس میں اٹیچ ہوتے گئے لبابہ نے دوبارہ سے پولیس اسٹیشن جانا شروع کر دیا تھا کیف کو بہت ڈھونڈا لیکن اسے اسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا تھا اہستہ اہستہ منی زی کو سکول لے جانے سکول چھوڑنے سکول سے واپس گھرانے کی ذمہ داری اٹھانے لگی اور اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے لگی زرتاش بھی منی کے ساتھ اٹیچ ہو گیا تھا اکرم صاحب اور لبابہ بھی منی کو نہیں روکتے تھے انہیں منی پر یقین تھا اور منی نے بھی ان کا یقین کبھی نہیں توڑا تھا

دل اور طہام نے بھی پہلے تو منی سے ڈرے تھے لیکن جب منی ان کے ساتھ کچھ کمفرٹیبل ہوئی تو ان کے ساتھ بھی دوستی ہو گئی اور طہام تو شروع سے ہی منی کو تنگ کرتا تھا اور منی طہام کو تنگ کرتی تھی اور ان کی تنگ کرنے کی عادت پانچ سالوں تک نہیں گئی تھی اہستہ اہستہ یہ عادت تک تھرک پن میں تبدیل ہو گی اور طہام تو منی کو اتنا تنگ کرتا تھا کہ منی کبھی کبھی تنگ اجایا کرتی تھی۔۔۔۔"""

اور یہاں پر ہوتا ہے ان کا پاسٹ ختم اب ان کی کہانی ہو گی اگے شروع۔۔۔۔۔۔۔۔"""

"""""----------

ساحل جلدی سے تیار ہو جاؤ سکول نہیں جانا تم نے۔۔۔۔

دل اپے بس تیار ہو رہا ہوں اپ بھی میرا ٹفن تو بنا دینا میں نے وہاں جا کر کھانا ہوتا ہے ساحل اپنے بالوں پر ہلکی ہلکی کنگھی کرتے ہوئے دل کو بولا جو کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ادھر اؤ ساحل دل نے ساحل کو بلایا تو ساحل دل کے پاس گیا میرا بھائی تو بہت پیارا لگ رہا ہے اور یہ کپڑے بھی تم نے خود پہنے ہیں بڑے ہو گئے ہو اس کے بال دوبارہ سے بکھیرتے ہوئے دل نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کی شرٹ کو پینٹ کے اندر کرنے لگی جبکہ اپنے بال بکھرے دیکھ ساحل نے گھور کر دل کو دیکھا۔۔۔۔

دل اپی میرے بعد تو نہیں چھوڑا کریں نا اتنے پیارے میرے بال ہوتے ہیں۔۔۔۔

اور تم بھی نہ طہام کی طرح کیا کرو بس اس نے بالکل تمہیں نہ اپنی طرح بنا دیا ہر ٹائم تیار شیار رہنا ارے کیا بالوں کا ڈیزائن بناتے ہو ادھر آؤ میں تمہارے بالوں کو کنگھی کروں دل نے کنگھی پکڑی اور اس کا جو پف بنایا ہوا تھا وہ اس کا سارے بال سیدھے کر کے رکھ دی ہے اس طرح اچھے لگتے ہیں اب تم چھوٹے بچے ہو طہام کی طرح مت بنو۔۔۔۔۔

کیا دل آپی طہام بھائی اتنے پیارے ہیں نا اتنے اچھے ہیں مجھے اتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔۔

اچھا تو تمہاری دل آپی تم سے پیار نہیں کرتی کیا گندے بچے دل نے ساحل کے رخسار پر اپنے لب رکھے تو ساحل جلدی سے دل کے گلے لگ گیا میری اپی تو اتنی زیادہ والی اچھی ہیں اتنا زیادہ والا پیار کرتی ہیں۔۔۔۔

دل اپی ماما کب ٹھیک ہوں گی اپ مجھے بتاتی ہے نا کہ ماما میرا اتنا زیادہ خیال رکھتی تھی ماما نے مجھے پالا تھا تو پھر مما کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

ساحل تم ان باتوں پر دھیان مت دیا کرو تم اپنی پڑھائی پر دھیان دو ٹھیک ہے اور امنہ امی بہت جلدی ٹھیک ہو جائیں گی تم پریشان مت ہو چلو جلدی کرو اپنا بیگ پکڑو اور باہر اؤ کچن میں تمہارا ٹفن پیک کر کے رکھا ہے اور ڈرائیور انکل تمہیں سکول چھوڑ ائیں گے۔۔۔۔

دل اپی میں ابھی اتا ہوں دل یہ سنتے ہوئے باہر چلی گئی اور ساحل بھی پیچھے پیچھے اپنا بیگ پکڑے کچن میں چلا گیا دل نے ٹفن بیگ میں ڈالا تو ساحل سکول چلا گیا۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

طہام تو اج کل ایک ہاسپٹل میں ہاؤس جاب کر رہا تھا اور اسی لیے وہ صبح صبح ہی نکل جاتا تھا دل نے کچن میں اب امنہ کے لیے دلیہ بنایا تاکہ وہ انہیں کھلا سکیں دلیا بنا کر وہ امنہ کے کمرے میں گئی تو امنہ سامنے ہی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

امنہ کو فالج کا اٹیک ہوا تھا اور ان کا چہرہ بھی تھوڑا سا ٹیڑھا ہو گیا تھا جس سے وہ مشکل سے ہی کھاتی تھی اور پانی بھی مشکل سے ہی پیتی تھی دل ان کا بہت خیال رکھتی تھی اور خاص طور پر ان کے لیے مالش کا بھی انتظام کیا ہوا تھا اور ایکسر سائز کا بھی تاکہ امنہ جلدی سے ٹھیک ہو سکے پہلے سے تو کافی زیادہ بہتر تھی۔۔۔۔۔

امی دیکھیں اج اپ کے لیے نا میں اپ کا فیورٹ دلیا بنا کر لے کر ائی ہوں امنہ کی حالت دیکھ کر دل نے اپنے انسو ضبط کرتے ہوئے امنہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تو امنہ نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی دل نے جلدی سے دلیے کا باول ٹیبل پر رکھا اور امنہ کو اٹھا کر بٹھایا۔۔۔۔۔

اللہ کا شکر ہے امی کہ اپ اتنی ٹھیک ہو گئی ہیں کہ اٹھ کر بیٹھ سکتی ہیں دل نے مسکراتے ہوئے امنہ کے پاس بیٹھ کر کہا تو امنہ نے اپنا کپکپاتا ہوا ہاتھ اٹھا کر دل کے چہرے کو لگانا چاہا لیکن امنہ میں ابھی اتنی ہمت نہیں تھی دل نے ان کے ہاتھ کو دیکھا تو پیار سے امنہ

کا ہاتھ اٹھایا اور اپنے چہرے پر رکھا تو کئی انسو ٹوٹ کر دل کی انکھوں سے امنہ کے ہاتھوں پر گرے تھے اور امنہ کی انکھوں سے بھی انسو نکل نکل کر بیڈ پر گر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

امی اپ نا روئے نا اپ اپ کیوں رو رہی ہیں دل نے اپنے انسو جلدی سے صاف کیے اور امنہ کے بھی انسو صاف کرتے ہوئے کہا جب امنہ کا دل کیا ہوا پھوٹ پھوٹ کر روئے وہ دل کے گلے لگ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

امنہ نے سامنے کی طرف اشارہ کیا تو دل نے پیچھے دیکھا جہاں دیوار پر کیف اور امنہ کی تصویر لگی تھی وہ ہمیشہ روز ہی دل سے پوچھتی تھی کہ اس کا کیف ایا ہے یا نہیں اور دل اپنا دل مار کر نفی میں سر ہلا دیا کرتی تھی۔۔۔۔۔

امی ہبی جان ایک دن اجائیں گے اپ پریشان مت ہو دیکھنا سب سے پہلے جب ائیں گے نا تو سب سے پہلے اپ سے ملنے ائیں گے میں بولوں گی اپ امی سے ملنے جائیں اور اپ دیکھنا ایسے فٹافٹ ٹھیک ہو جائیں گی دل کہ گلے میں انسوں کا گولا اٹکا تھا وہ کس مشکل سے بول رہی تھی وہ وہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔

امی اپ روئے نہیں اپ روئے گی نہ تو پھر اپ کو پتہ ہے نا پھر میں بھی رو دو گی اور اپ مجھے روتے ہوئے نہیں دے سکتی اپ کی بیٹی ہوں نا میں تو چلیں جلدی جلدی دلیہ کھالیں پھر اپ کو میڈیسن بھی دینی ہے دل پیار سے امنہ کو دلیا کھلانے لگی تو امنہ بھی چپ چاپ کر کے دلیا کھانا لگی ادھا دلیا نیچے گر جائے کرتا تھا جس سے دل ٹشو سے صاف کرتی دل نے ان پانچ سالوں میں امنہ کی بے انتہا خدمت کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

دلیہ کھلا کر دل نے امنہ کا سارا چہرہ صاف کیا انہوں نے دوبارہ سے لٹا دیا اب اپ ریسٹ کریں میں اپنے کمرے میں جاتی ہوں دل یہ کہہ کر نکل گئی جب کہ امنہ نے ضبط سے اپنی انکھیں بند کی انہیں بھی پتہ تھا ان کی بیٹی دل اب کمرے میں جا کر جی بھر کر روئے گی۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امید ابھی ابھی سکول سے واپس ائی تھی عرشیہ اس نے اسے کھانا کھلا کر سلا دیا تھا اور ابھی وہ بے حد بور ہو رہی تھی داید بھی گھر پر نہیں تھا۔۔۔۔

عرشیہ نے داید کو کال کی کہ وہ اس کے لیے کچھ کھانے کو لے کر ائے اس کا کچھ کھانے کو دل کر رہا ہے اور داید کی محترمہ کچھ کہہ دے اور داید منع کر دے ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

اور ابھی عرشیہ کب سے بیٹھی داید کا انتظار کر رہی تھی جب داید کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں کچھ چاکلیٹ پیسٹری تھی اور کچھ کریم والی پیسٹری تھی۔۔۔۔۔۔

یہ لیں محترمہ تمہاری پسند کی پیسٹری اب خوش اور عرشیہ تو پیسٹری دیکھ کر بے حد خوشی اس نے جلدی سے ڈبہ کھول کر کھانا چاہا جب داید نے عرشیہ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے داید روکا کیوں مجھے کھانے دو نا مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔

چلیں محترمہ تم کھاو پھر میں بھی اپنے طریقے سے کھاؤں گا داید نے عرشیہ کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو عرشیہ اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھی اور جلدی سے پیسٹری کھانا شروع ہو گئی واؤ داید کتنی مزے کی ہے نا چاکلٹ والی تو بہت مزے کی ہے لو کھاؤ تم بھی کھاتے کھاتے عرشیہ نے دائد کو پیسٹری پکڑائی تو دایت نے پسٹری کو پکڑ لیا۔۔۔۔۔۔

داید نے وہیں پیسٹری پکڑ کر عرشیہ کے تھوڑی کے پمپل پر لگایا تو عرشیہ داید کا لمس اپنی تھوڑی پر محسوس کرتے کانپ سی گئی تھی اس نے داید کی جانب دیکھا جو خمار الود انکھوں سے عرشیہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں تو اتنی اسانی سے پسڑی نہیں کھاؤں گا داید نے یہ کہتے ہوئے عرشیہ کے تھوڑی پر اپنے لب رکھے تو عرشیہ نے گہرے سانس لیتے ہوئے داید کی جانب دیکھا پیچھلے پانچ سالوں میں عرشیہ نے داید کو اپنی جانب مائل کرنے کی بہت کوشش کی تھی آخر کار وہ اس کی ہم سفر تھی تو وہ کامیاب ہو بھی گئی تھی اپنی محبت داید کے دل میں پیدا کرنے میں داید بھی کب تک عرشیہ سے دور رہتا ایک دن اس نے بھی عرشیہ کی محبت کو قبول کیا اور تمنا کو ایک دل کے کونے میں دفن کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ تمنا کی وجہ سے ایسی ہمسفر کو نہیں کھونا چاہتا تھا جس نے ہمیشہ اس کا ساتھ دیا ہو اور اسے پیار دیا ہو۔۔۔۔

ائی لو یو محترمہ داید نے پیچھے ہو کر عرشیہ کی انکھوں میں دیکھ کر کہا تو عرشیہ نے نظریں جھکا لی داید نے عرشیہ کا ہاتھ پکڑا

۔۔۔۔۔۔۔

شکریہ محترمہ میری زندگی میں انے کے لیے جب سے تم میری زندگی میں ائی ہو نا مجھے پتہ چلا ہے کہ محبت کیا ہوتی ہے میں نے محبت کو جیا ہے اور تم نے مجھے بتایا ہے کہ اگر کوئی لڑکی محبت کر سکتی ہے تو کس حد تک جا سکتی ہے۔۔۔۔۔۔

اور جو تم نے مجھے سچائی بتائی تھی کہ میں نے اس رات تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا تھا تو ضمار نے جان بوجھ کر میرے سے جھوٹ بولا تھا تو میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا ہے اور صرف صرف ہماری شادی کروانے کے لیے دکھ تو ہوا تھا لیکن جب ضمار کی

وجہ سے مجھے ایک اچھی ہمسفر ملی ہے تو میں نے اسے معاف کیا اور تمہیں بھی معاف کیا ہاں اس رات میں نے غلطی کی تھی اگر تم نے مجھے معاف کر دیا ہے تو میں تمہارا بھی شکر گزار ہوں۔۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو داید شوہر ہو تم میرے تم سے محبت نہیں کروں میں تو کس سے کروں گی یہ سنتے ہی تھا اتنے وہ پسٹری عرشیہ کے لبوں پر لگائی اور عرشیہ کو بھی کہنے کا موقع دیے بغیر اس کے لبوں پر جھکا تھا

عرشیہ نے داید کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑا وہ کبھی بھی داید کو اپنے سے الگ نہیں کر سکتی تھی وہ بھی داید کو محسوس کرنے لگی اور داید عرشیہ کا ساتھ دیتے ہوئے دیکھ کر مزید شدت سے اس کے لبوں پر جھکا۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد داید پیچھے ہوا تو عرشیہ نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے داید کو دیکھا ویسے اس طرح کیک کھانے کا اپنا ہی مزہ ہے اپنے لبوں سے زبان سے کیک صاف کرتے ہوئے داید بولا تو عرشیہ کا چہرہ لال سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

داید تم بہت بے شرم ہو گئے ہو۔۔۔۔۔۔

میں تو چاہتا ہوں میں مزید بے شرم ہوں اگر تم اجازت دو داید نے عرشیہ کو لٹایا کر اس کے اوپر جھکا اور داید کے ہاتھ عرشیہ کے جسم پر پھرنے لگے اپنے جسم پر داید کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے عرشیہ نے داید کو دیکھا جس کا ارادہ اج کچھ اور ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ویسے محترمہ میرا ارادہ ہے امید کی کوئی بہن یا بھائی لے ائیں داید نے کہا تو عرشیہ نے گھور کر داید کو دیکھا۔۔۔۔

مجھے نا کوئی ضرورت نہیں ہے امید کے بھائی بہن کی ائی سمجھ کیونکہ میں یہ سوچتی ہوں اگر میری اپنی اولاد ہو گی نا تو امید سے میرا پیار کم نہ ہو جائے اس لیے یہ امید سے میرا پیار کم ہو گیا یہ تو میں کبھی ہونے نہیں دوں گی امید ہی ہماری زندگی میں خوشیوں کی کرن ہے اور وہی ہی رہے گی۔۔۔۔۔۔

لیکن عرشیہ کیا تمہارا دل نہیں کرتا کہ تمہاری اپنی اولاد ہو داید نے عرشیہ کی نازک گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو عرشیہ نے نفی میں سر ہلایا دل کرتا ہے کبھی کبھی کہ میری بھی اولاد ہو جسے میں پیار کروں لیکن امید میری اولاد سے کم نہیں ہے جب سے پیدا ہوئی ہے نا وہ میرے پاس ہے تو وہ میری ہی بیٹی ہے اس لئے مجھے کوئی شوق نہیں۔۔۔۔۔۔

تو چلو پھر احتیاط کر لیں گے لیکن اج مجھے اپنے قریب انے دو یہ کہتے ہوئے پھر سے وہ عرشیہ اس سے پہلے منع کرتی عرشیہ کے لبوں پر جھکا عرشیہ نے داید کو کبھی اپنے قریب انے سے منع نہیں کیا تھا وہ داید سے محبت کرتی تھی وہ داید کو کبھی بھی اپنی دور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

داید بھی عرشیہ کو اپنے پیار کی بارش میں بھگوتے ہوئے اسے الگ ہی دنیا میں لے گیا۔۔۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امنہ کے کمرے سے ہوتے ہوئے دل سیدھا اپنے ٹیڈی بیر والے کمرے میں گئی جو کہ اس کے ہبی جان نے اس کے لیے سجایا ہوا تھا وہاں پر اج بھی سارے ٹیڈی بھی ویسے کے ویسے ہی پڑے تھے جیسے جیسے اس کے ہبی جان نے لا کر وہاں رکھا کرتے تھے۔۔۔۔۔

ان سارے ٹیڈی بیئرز کو دیکھ کر دل کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے۔۔۔

ہہ۔ ہبی جان۔۔۔۔ ہبی جان پلیز اجائے نا اپ کو پتہ ہے نا اپ کی دل اپ کو کتنا یاد کرتی ہے اپ کیوں نہیں اپنے دل کے پاس ا رہے ہیں کیوں چار فٹی بیوی کے پاس نہیں ارہے ہیں میں اپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی ناراض ہو جاؤں گی اپ اتنے سال مجھ سے دور رہے ہیں نا دل ایک ٹیڈی بیر پکڑ کر اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے زور زور سے رونے لگی جب اس کی نظر اس ٹیڈی پیئر پر پڑی جس پر اخری دفعہ ٹیڈی ور پر لٹا کر دونوں اس کمرے میں کھلکھلا کر ہنسے تھے۔۔۔۔۔

دل نے اس ٹیڈی بیئر کو چھوڑا اور اس ٹیڈی بیئر کی جانب چلی گئی اس کو اٹھا کر دیکھا اج بھی اسے وہ دن یاد تھا جب دل اس کمرے میں ائی تھی اور کیف نے اس کمرے میں اکر دل کے رخسار پر اپنا لب رکھے تھے وہ لمحہ یاد کرتے ہوئے ایک اذیت بھری مسکراہٹ دل کے ہونٹوں پر ائی۔۔۔۔۔

ہبی جان اپ کہاں کرتے تھے نا دل جب تم بڑی ہو گی تو میں تم سے بہت سارا پیار کروں گا لیکن اب بہت گندے ہیں بہت گندے ہیں اپ اپنی دل سے بالکل بھی پیار نہیں کرتے اسی لیے مجھ سے دور ہو گئے ہیں دل مزید انسو بہاتے ہوئے بولتے ہوئے اس ٹیڈی بیئر کو پکڑے سینے سے لگاتے ہوئے ایک کمرے کے کونے میں بیٹھ گئی اور پچھلے پانچ سالوں کو سوچنے لگی کہ کتنا وہ بدل گئی تھی۔۔۔۔۔۔"""

پانچ سال پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔"""❤□❤□

طہام اپنے بھائی کو کال کرو ناوہ کب ائیں گے دیکھو نا اتنی رات ہو گئی ہے لیکن وہ اہی نہیں رہے انہوں نے تو میرے ساتھ گھومنے جانا تھا نا دل ناراضگی والا منہ بناتے ہوئے طہام کے پاس اکر بولیں۔۔۔۔۔

ارے دل اجائیں گے بھائی تمہیں پتہ تو ہے ناوہ پولیس والے ہیں تو سو کام ہوتے ہیں تھوڑا انتظار کرو ابھی چھ تو ہوئے ہیں۔۔۔۔

اچھا ابھی چھ ہوئے ہیں میں سمجھی اتنا زیادہ ٹائم ہو گیا ہے اور ویسے بھی نا میرا دل بہت خراب ہو رہا ہے تو مجھے ہبی جان کی یاد ارہی ہے تم کال کرو نا۔۔۔۔

اچھا میری ماں میں کرتا ہوں بھائی کو کال کہ اپ کی چھوٹی سی بیوی کو نا اپ کی بہت یاد ارہی ہے تو پلیز گھر اجائیں طہام نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو دل نے بھی اپنے دانت دکھائے۔۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں کرو جلدی اپنے بھائی کو کال اور بولو ان کی بیوی ان کو یاد کر رہی ہے ورنہ وہ ناراض ہو جائے گی اور کبھی بات نہیں کرے گی اپ سے دل وہاں پر سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بیٹھ گی تو طہام نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا یہ کبھی نہیں سدھر سکتی تھی۔۔۔۔۔"""""""

طہام نے بھی تین سے چار دفعہ کال کی لیکن کیف کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا دل بھائی کا نمبر بند جا رہا ہے رکو میں لبابہ اپی کو کال کرتا ہوں طہام نے لبابہ کو کال کی تو لبابہ نے کال اٹھائی اس ٹائم تک اس کا اپریشن بھی ہو گیا تھا لبابہ نے طہام کی کال اٹھاتے دیکھ اپنے لبوں کو دانتوں تلے دبایا وہ کیسے اس کے گھر والوں کو بتائے گی کہ ان کا کیف ان کا بیٹا دل کا ہبی جان اور طہام کا بھائی اس سے الگ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

السلام علیکم لبابہ اپی کیسی ہیں اپ لبابہ اپی بھائی کب کو میں کب سے کال کر رہا ہوں لیکن وہ کال ہی نہیں اٹھا رہے ہو دل نے رو رو کر یہاں پہ برا حال کر دیا ہے کہ اس کے ہبی جان کو بلائیں اب میں اسے کیا جواب دوں طہام بنا لبابہ کی بات سنیں اپنی ہی رو میں بولتا چلا گیا۔۔۔۔۔

طہام تم دل کو سنبھالو میں ابھی آتی ہو میں تمہیں ایک بات بتانی ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے لبابہ اپی سب ٹھیک تو ہیں نا اپ ٹھیک ہیں اور بھائی۔۔۔۔۔

گھر اکر بتاتی ہوں یہ کہتے ہوئے لبابہ نے کال بند کر دی جبکہ طہام نے دل کو دیکھا جو انکھوں سے اشارہ کر رہی تھی کیا بولا لبابہ اپی نے۔۔۔۔۔

وہ بول رہی ہیں کہ وہ کیف بھائی کو لے کر خود اتی ہیں گھر میں اور اس کا کان کھینچیں گی کہ وہ دل کو انتظار نہ کروایا کریں یہ سنتے ہی دل خوش ہوئی اچھا ایسا کرتے ہو ہی جان کے انے سے پہلے نا میں پیارا سا تیار ہو جاتی ہوں ان کی پسند کا نا میں فراک پہن لیتی ہوں اور پھر جلدی جلدی سے نا ان کو تیار کر کے ہم گھومنے جائیں گے دل خوش ہوتے ہوئے جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگ گئی جبکہ لبابہ کی بات سنتے طہام خود بھی پریشان ہو گیا تھا اسے کچھ بھی اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ تم کیسے امنہ کو بتاؤ گی اور تہام اور دل کو اکرم نے لبابہ کو دیکھا جو اب گھر جانے کو تلی ہوئی تھی جبکہ ڈاکٹروں نے کہا بھی تھا کہ اسے کچھ دن یہاں پر ہی جانا ہے لیکن لبابہ کسی کے کہاں سنتی تھی اس نے کہا کہ اسے اج ہی ڈسچارج ہونا ہے اور سیدھا اسے کیف کے گھر ہی جانا ہے۔۔۔۔۔

لیکن بابا ہم کتنے دیر ان سے بات چھپائیں گے جتنی جلدی انہیں بات پتہ چل جائے اتنا ہی اچھا ہو گا اور مجھے یقین ہے میں دل کو سنبھال لوں گی لبابہ نے اپنے گلے میں اٹکے انسو کو نیچے کیا اور اکرم صاحب کو کہا اس کے خود بھی ایسی حالت تھی کہ وہ کسی کو کچھ بھی کہنے کے لائق نہیں تھی اس کا راج اسے چھوڑ گیا تھا اس کا بچہ مرتے مرتے بچا تھا اور اب تو چلنے بھی نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ ان سب سے بڑی تھی اور اسے سب کو سنبھالنا تھا۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں ڈسچارج پیپر بنواتا ہوں چلتے ہیں یہ کہتے ہیں اکرم صاحب نے پیپر بنوائیں اور لبابہ کو لے کر وہ کیف کے گھر میں چلے گئے۔۔۔۔۔۔

امنہ اور طہام سامنے صوفے پر ہی بیٹھے اپس میں باتیں کر رہے تھے ساحل کو امنہ سلا کرائی تھی جب گھر میں اکرم کو اور لبابہ کو داخل ہوتے ہوئے دیکھا اکرم کو دیکھتے ہی امنہ کو بے حد غصہ ایا اس سے پہلے کہ وہ اکرم کو کچھ کہتی ان کی نظر لبابہ کی ٹانگ پر گئی جس سے وہ لنگڑا کر چل رہی تھی۔۔۔۔۔""

یہ کیا ہوا ہے تمہیں لبابہ امنہ نے کہا تو لبابہ نے اکرم کو دیکھا اور پھر چلتی ہوئی امنہ اور طہام کے پاس گئی اور مشکل سے صوفے پر بیٹھی پھپھو اپ بیٹھے میں اپ کو بتاتی ہوں۔۔۔۔

امنہ نے ایک نظر اکرم کو دیکھا اور پھر لبابہ کو اور پھر خاموشی سے بیٹھ گئی طہام نے بھی لبابہ کو دیکھا اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

پھپھو مجھے اپ لوگوں کو کچھ بتانا ہے اپ لوگوں کو ہمت سے سننا ہو گا جو میں بتانے جا رہی ہوں لبابہ نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے امنہ کو کہا تو امنہ نے حیرانگی سے لبابہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔۔"""

جو بات ہے نہ لبابہ وہ صاف صاف بولو کیا ہے اور کیف کہاں ہے طہام تو کہہ رہا تھا تم کیف کو لے کر اؤ گی لیکن وہ کیوں نہیں ایا۔۔۔۔۔۔

ہبی جان ہبی جان۔۔۔۔۔۔لبابہ کی اواز سنتے دل سے کمرے سے نکل کر سیڑھیوں سے بھاگتی ہوئی نیچے ائی تو لبابہ نے اسے دیکھا جو کہ تیار ہو کر نیچے ائی تھی اور لبابہ کے پاس اکر کھڑی ہو گئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

لبابہ اپی ہبی جان کہاں ہے وہ کدھر ہیں ایک تو پتہ نہیں ہبی جان کو کیا ہے مجھے تنگ ہی کرتے رہتے ہیں ان کو بولتی نا جلدی اجائیں میں تیار ہو گئی ہوں ہم نے باہر گھومنے جانا تھا ائس کریم کھانے جانا تھا دل اپنے دونوں ہونٹوں کو مروڑتے ہوئے کہنے لگی جبکہ لبابہ کا ایک دل کیا کہ وہ ان کو نا بتائے لیکن اسے زیادہ بتانا ہی بہتر لگا۔۔۔۔۔۔"""

لبابہ تم دل کو دیکھنا چھوڑو اور مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے امنہ نے ذرا سختی سے کہا تو لبابہ نے امنہ کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

پھپھو ہم ایک مشن میں گئے تھے تو وہاں پر جس گینگسٹر کو ہم نے پکڑنا تھا وہ پہاڑی سے نیچے گر گیا اور اس نے مجھے بھی گولی ماری ٹانگ پر اس لیے میری یہ ٹانگ زخمی ہو گئی ہے لبابہ نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں تو یہ اچھی بات ہے لبابہ کے وہ گینگسٹر پہاڑی سے نیچے گر گیا ہے اور تم ٹھیک ہو نا تمہیں کہیں اور تو نہیں لگی۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں لیکن۔۔۔۔

لیکن کیا لبابہ کھل کے بات کرو میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔۔

لیکن پھوپھو اس گینگسٹر کے ساتھ ساتھ کیف بھی پہاڑی سے نیچے گر گیا ہے کہ۔۔۔۔کب۔۔۔۔۔۔کب سے پولیس والوں سے ڈھونڈ رہے ہیں لیکن کیف کی لاش نہیں۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ بس کرو تمہیں بولتے ہوئے شرم نہیں ارہی تم کیف کے بارے میں کیا بکواس کرتی جا رہی ہو امنہ غصے سے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور غصے سے لبابہ کو کہنے لگی تمہارا کزن ہے وہ دوست ہے شرم آنی چاہیے تمہیں اپنے دوست کے بارے میں اسے کہتے ہوئے کہ اس کی لاش نہیں مل رہی پاگل ہو گی تم تمہارے دماغ میں گولی لگی ہے تمہارے امنہ کو سمجھ نہیں ائی تو وہ کیسا ری ایکشن دے جب کہ طہام کے تو ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے اور دل تو عجیب نظر سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

لبابہ۔۔۔آپی۔۔۔کک۔۔۔سس۔۔۔کس کی لاش نہیں ملی طہام نے اٹکتے ہوئے کہاوہ اب 17 سال کا ہو گیا تھا چھوٹا بچہ نے تھاوہ لبابہ کی بات نہ سمجھ پاتا۔۔۔۔۔

طہام میری بات غور سے سنو اس گیسٹر کو گولی ماری تھی تو کیف نے اس کا گریبان پکڑا ہوا تھا تو وہ پہاڑی سے نیچے گرا تھا کیف بھی پہاڑی سے نیچے گر گیا اور نہ ہی اس گینگسٹر کی لاش ملی ہے نہ ہی کیف کی۔۔۔۔

طہام نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا لبابہ آپی کک۔۔کاا۔۔۔کیا کیا کہہ رہی ہیں اپ ہ کیف بھائی کیف بھائی۔۔۔۔۔

ہبی جان کیا ہوا ہے ہبی جان کو لبابہ اپی کیا کہہ رہی ہیں اپ کہ ہبی جان پہاڑی سے نیچے گر گئے۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔۔

وہ ہبی جان پہاڑی سے نیچے کیسے گر سکتے ہیں اپی وہ تو اپنی دل کے بغیر کہیں نہیں جاتے اپنے دل کے بغیر وہ وہ نہیں رہتے ہیں دل کے بغیر اپ سمجھ رہی ہیں نا دل ساکت نگاہوں سے لبابہ ظ کو دیکھتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔""

دل کی حالت دیکھ کر لبابہ کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔

دل اؤ میری گڑیا میری بات سنو لبابہ نے دل کو پکڑنا چاہا لیکن دل نے لبابہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے چھڑوایا۔۔۔۔""

نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔لل۔۔لبابہ آپی آپ جھوٹ کہہ رہی ہیں ہبی جان پہاڑی سے نیچے گر گئے ہیں کیسے وہ نیچے گر سکتے ہیں انہوں نے صبح مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ائیں گے اور مجھے گھمانے لے کر جائیں گے اور ہبی جان نا اپنے سارے وعدے پورے کرتے ہیں اپ جھوٹ بول رہی ہیں اپ جھوٹ ہی گندی ہیں گندی ہیں دل یہ کہتے ہوئے دوبارہ سے کمرے میں بھاگ گئی جبکہ امنہ نے ساکت نگاہوں سے اکرم اور لبابہ کو دیکھا جو کہ خود بھی رو رہے تھے۔۔۔۔۔

لبابہ پلیز سچ بتاؤ ایک ماں کے ساتھ ایسا مذاق۔۔۔۔

پھپھو کیا اپ کو لگتا ہے کہ میں اس طرح کا مذاق کر سکتی ہوں لبابہ کی انکھوں سے نکلتے انسو اس کی بے بسی اس کی ٹانگ پر لگی گولی اس کی بات پر گواہی

اس کی ٹانگ پر لگی گولی اس کی بات پر گواہی اس کی بات پر گواہی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

میرا بیٹا ابھی تو میرا بیٹا مجھے ملا تھا وہ صبح مجھے کہہ کے گیا تھا کہ وہ ہمارے ساتھ ٹائم گزارے گا بہت سالوں سے میں نے اسے اپنا بیٹا نہیں مانا تھا لبابہ لیکن دیکھو نا جب میں نے اپنا بیٹا مانا وہ مجھ سے الگ ہو گیا کیسے لبابہ دیکھو نا میری بات سنو وہ کیف کو بولوں اس کی ماں اس کا انتظار کر رہی ہوں بولو نا امنہ کا دل کر رہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔

پھپھو اپ ہی ہمت ہار جائیں گے تو دل اور طہام کو کون سنبھالے گا طہام جواب ساکت نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اس کی انکھوں سے اب انسو نکلنے لگے تھے۔۔۔۔

مطلب لبابہ آپی میرا بھائی وہ وہ میرا بھائی ایسا کیسے جا سکتے ہیں مجھے چھوڑ کے میں میں کیسے سنبھالوں گا پتہ ہے وہ صبح مجھے کہہ کے کہتے ہیں کہ میں میں ان کے دل کا خیال رکھو ماما کی خیال رکھوا گر مجھے پتہ ہوتا نا کہ وہ وہ ہم سے الگ ہوتے ہیں کہ میں انہیں کبھی بھی گھر سے باہر نہ جانے دیتا لبابہ آپی انہیں بولے نا ایک دفعہ وہ واپس اجائیں مین اکیلے سب نہیں سنبھال سکو گا طہام جلدی سے لبابہ کے گلے لگا تو طہام کو گلے لگاتے ہی لبابہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی اس گھر میں جتنی خوشیاں تھی اب اس گھر میں ماتم بچ گیا تھا طہام کی ہچکیوں سے رونے کی اوازیں امنہ کی رونے کی اوازیں اور لبابہ کی پھوٹ پھوٹ کا رونے کی اواز اس گھر میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

دل۔۔۔دل کو سنبھالو میں چھت پر نہیں جا سکتی ورنہ میں دل کو خود سمجھاتی لبابہ نے طہام کو کہا تو طہام نے نفی میں سر ہلایا نہیں لبابہ اپی میں دل کو کچھ بھی نہیں کہہ پاؤں گا میں اسے نہیں سمجھا پاؤں گا میں کیا بولوں گا اسے وہ کب سے تو اپنے ہی جان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تمہیں اپنے بھائی کا وعدہ بھی تو پورا کرنا ہے نا دل کا خیال رکھنا ہے۔۔۔

ہاں اپی میں میں دل کا خیال رکھوں گا اور ماما کا بھی خیال رکھوں گا طہام نے امنہ کی جانب دیکھا جو اپنے قدم اب اپنے کمرے کی جانب لے گئی تھی اس سے کچھ بھی بولنے نہیں ہو رہا تھا اپنے اپ کو کمرے میں لے جا کر اس نے اپنے اپ کو بند کر دیا اکرم تو اپنی بہن کے سامنے نظر اٹھانے کے قابل نہیں تھا نہ ہی اس نے امنہ کو کچھ کہا کیونکہ امنہ اکرم کی بات تو کبھی بھی نہ سنتی۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں لبابہ اور اکرم اپنے گھر میں چلے گئے لبابہ کو تھوڑا ریسٹ بھی کرنا تھا اور اس میڈیسن کھا کر سونا بھی طہام دل کے کمرے میں گیا تو دل کا دروازہ کھٹکھٹانے لگا لیکن دل دروازہ ہی نہیں کھول رہی تھی۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 69 ❤□❤□

طہام کب سے دل کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ دروازہ ہی نہیں کھول رہی تھی۔۔۔

دل دروازہ کھولو پلیز۔۔۔

نہیں نہیں مجھے نہیں کھولنا مجھے ہی جان چاہیے مجھے ہی جان چاہیے اندر سے دل کے ضدی پن کی اواز انا لگی طہام کو اس کے لہجے میں صاف روتا ہوا لہجہ محسوس ہوا طہام کے دل کو کچھ ہوا اس کے لیے دل کو سنبھالنا بہت مشکل ہونے والا تھا۔۔۔۔

اچھا دل پلیز دروازہ تو کھولو نا میں کیف بھائی کو لے اؤں گا طہام نے دل کو سمجھانا چاہا جب دروازہ کھٹک کی اواز سے کھلا تو سامنے دل جو تھوڑی دیر پہلے فراک پہن کر تیار ہو کر نیچے گئی تھی اب اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور رو رو کر اس نے اپنی انکھوں کا کاجل اپنے پورے چہرے پر پھیلا یا ہوا تھا۔۔۔۔۔

دل کیا ہو گیا ہے کہ تمہیں اپنی کیا حالت کر لی ہے۔۔۔۔

طہام لبابہ آپی کیا کہہ رہی تھی کہ میرے ہی جان پہاڑ سے نیچے گر گئے تو کیا وہ کبھی واپس نہیں ائیں گے لبابہ آپی جھوٹ بول رہی تھی نا بتاؤں مجھے۔۔۔۔

دل میری بات سنو ایسی بات نہیں ہے کیف بھائی کو کچھ بھی نہیں ہوا وہ پتہ ہے نا پولیس والے ہیں تو پولیس والوں کو نا ایک مشن ملتا ہے تو گنڈوں کو پکڑنے کے لیے تو انہیں پکڑنے کے لیے گئے ہے طہام نے جھوٹ بولنا چاہا تو دل نے گھور کر طہام کو دیکھا۔۔۔۔

تم بھی جھوٹ بولتے ہو جاؤ چلو جاؤ یہاں سے مجھے پتہ ہے اب میرے ہی جان کبھی میرے پاس واپس نہیں ائیں گے یہ کہہ کر دل بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی طہام بھی اس کے پاس گیا اس سے کئی باتیں کرتا رہا لیکن دل بالکل چپ کر گئی تھی وہ بس سامنے لگی تصویر کو دیکھ رہی تھی جس میں کیف دل کو لاکٹ پہنا رہا تھا۔۔۔۔

طہام اس سے کئی باتیں کر کے جا چکا تھا ایسے ہی اب کئی دن گزرتے جا رہے تھے اس گھر میں بالکل خاموشی سے ہو گئی تھی امنہ بھی بالکل چپ کر گئی تھی اور دل بھی بالکل چپ کر گئی تھی نا وہ کچھ کھاتی تھی نہ پیتی تھی لیکن امنہ بڑی تھی اسے سب کچھ سنبھالنا تھا

امنہ نے دل کو سمجھا بجھا کر کھانا کھالیتی تھی لیکن امنہ کی اپنی طبیعت خراب رہنے لگی رفتہ رفتہ ایک دن دل کی اچانک سے اتنی زیادہ طبیعت خراب ہو گی کہ وہ بے ہوش ہو گئی تھی اس کی دماغ کی نسیں ایسے پھول سی گئی تھی وہ بولتی کچھ نہیں تھی لیکن اندر ہی اندر وہ اپنے ہبی جان کو یاد کرتے ہوئے کرب سے گزر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

دل کو ہاسپٹل لے کر گیے تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ یہ کسی صدمے میں ہے اسے رلایا جائے تب ہی اس کی حالت ٹھیک ہو سکتی ہے طہام نے بہت کوشش کی کہ دل رو لے لیکن وہ روتی ہی نہیں تھی ہر کار امنہ نے ایک زوردار تھپڑ دل کے چہرے پر مارا تھا کہ دل نے حیرانگی سے امنہ کی جانب دیکھا تمہیں ہوش بھی ہے تم کیا کر رہی ہو تو چھوٹی بچی نہیں ہو تم 14 سال کی ہو تمہارا جو ہبی جان ہے نا وہ مر گیا ہے سمجھ آئی مر گیا ہے امنہ نے جان بوجھ اور ایسے کہا کہ دل روئے۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہی ہیں اپ امی ایسے مت بولو نا میرے ہبی جان واپس اجائیں گے ایسے مت بولیں دل کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے دو قدم پیچھے ہوئی تو امنہ نے دل کی حالت دیکھ کر اپنا دل تھاما تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں تمہارا ہبی جان مر گیا جیسے تمہارے امی مری تھی وہ کبھی تمہارے پاس واپس نہیں ائے گا سمجھی امنہ نے پھر سے جان بوجھ کر اذیت والے الفاظ بولے کہ دل پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اہہہہہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اہہہ۔۔۔۔ ہبی جان ہبی جان پلیز اجائے نا اپ کی دل اپ کو بہت یاد کر رہی ہے دل زور زور سے رونے لگی کہ جب امنہ نے اسے جا کے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

دل امنہ کے گلے لگے اور زور سے رونے لگی امنہ نے طہام کو تو اشارہ کیا تو طہام بھی امنہ کے گلے لگ کر رونے لگا ایسے ہی روتے روتے دن گزرتے چلے گئے جب ایک دن طہام اپنی امی کو اٹھانے کے لیے لیکن امنہ نہ اٹھی۔۔۔۔۔۔

طہام بے حد پریشان ہوا اس نے ڈرائیور کو جلدی سے گاڑی نکالنے کا کہا اور امنہ ہاسپٹل کے لیے نکل گیا لیکن وہاں جا کے پتہ چلا کہ امنہ کو کسی صدمے کی وجہ سے فالج کا اٹیک ہوا ہے اور ان کا پورا جسم پیرالائز ہو گیا ہے جس کی وجہ سے وہ صرف دیکھ سکتی ہیں لیکن کچھ بول نہیں سکتی نہ ہی کچھ کر سکتی ہیں ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہو گا طہام تو یہ سن کر اب بالکل ڈھیر سا گیا تھا ایک طرف اس کا بھائی اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا ایک طرف دل کی حالت اور اب اس کی امی کی حالت اسے بالکل بھی سمجھ نہیں ایا تھا وہ اکیلے کیسے سنبھالے گا سب کچھ۔۔۔۔۔

دل کو امنہ کی حالت پتہ چلی تو وہ پھر سے بہت روئی اور پھر اس نے ہمت کرتے ہوئے اپنی ہبی جان کی چار فٹی بیوی سے ایک سمجھدار بیوی بننے کا فیصلہ کیا تھا اس کے ہبی جان ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ وہ اس کی امی کا خیال رکھا کریں تو اب اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ طہام کے ساتھ ساتھ امنہ کا بھی خیال رکھے گی اس دن دل نے اپنے انسو صاف کیے اور پھر اس نے امنہ کا خیال رکھنا شروع کر دیا امنہ تو سب کچھ دیکھ سکتی تھی کہ دل اس کی کتنی خدمت کر رہی ہے اہستہ اہستہ ٹائم گزرتا چلا گیا۔۔۔۔

طہام کے ساتھ مل کر دل نے انٹر تو کر لیا تھا اور طہام بھی اہستہ اہستہ اپنی ڈاکٹر کی پڑھائی مکمل کر چکا تھا اور اس کے ساتھ امنہ کا بھی خیال رکھنا تھا اس لیے دل نے صرف انٹر ہی کر کے چھوڑ دی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور اج پانچ سالوں بعد بھی دل سب کا خیال رکھتے ہوئے اپنا فرض پورا کر رہی تھی لیکن اج بھی وہ پہلے دن کی طرح اپنے ہبی جان کو یاد کر کے روتی تھی اور اس کے واپس انے کی دعائیں کرتی تھی۔۔۔۔۔۔"""

"""""----------

نرسری سے لے کر ون کلاس کے بچے ایک جگہ بیٹھے تھے جب ٹیچر کلاس میں داخل ہوئی۔۔۔۔

چلو شاباش سب کے سامنے ایک چارٹ رکھا گیا ہے اپنی پسندیدہ ڈرائنگ سب اس پر ڈرا کریں۔۔ ٹیچر نے سب کی جانب پیار بھری نظروں سے دیکھتے پیار بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

زرتاش کلاس کا سب سے شرارتی بچہ مانا جاتا تھا اور ابھی بھی ٹیچر کی نظر زرتاش پر تھی زرتاش چونکڑی مار کر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ وہ چاٹ پر کیا ڈرا کریں۔۔۔۔

اس کے ساتھ امید بیٹھی ہوئی تھی وہ اپنا بیگ سامنے رکھے اس پر بنی پرنسز کو دیکھ کر مسکرائی تھی اسے اپنے بیگ پر بنی وہ پرنسز بہت پسند تھی۔۔۔۔۔۔

امید کے سامنے ساحل بیٹھا ہوا تھا جو کلر کو منہ میں ڈالے سوچ رہا تھا جبکہ امید کے بائیں جانب باسل بیٹھا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بنائے جب اس کی نظر امید پر پڑی وہ نیلی آنکھوں والی لڑکی اسے بہت اچھی لگتی تھی باسل آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے امید کو دیکھنے لگا جو اپنے بیگ کی جانب دیکھ رہی تھی پھر باسل کی نظر امید کے بیگ پر پڑی اسے بھی امید کے بیگ پر بنی پرنسز بہت پسند تھی۔۔۔۔۔

میں گن بناؤ گا زرتاش اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہلکی سی اواز میں بولا تھا جو شاید کسی کو سنائی نہیں دی تھی۔۔وہ بلیک کلر کی پینسی پک رہی گن کا نقشہ بنانے کا سوچنے لگا جو اس سے کبھی بننے والا نہیں تھا اسے بس گن پکڑنے کا شوق تھا اپنی ماں کی دیکھتا رہتا تھا لیکن لبابہ نے اسے کبھی پکڑنے نہیں دی تھی چار سال کا بچہ اب گن بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔"""""

ساحل سیب کی ڈرائنگ کرنے لگا جب کہ باسل امید کی طرح ہی اس کے بیگ پر بنی پرنسس کو ڈراکرنے کی کوشش کر رہا تھا

"""۔۔۔۔۔۔۔۔

اوئے تم میری پینٹنگ کیوں کر رہے ہو۔۔امید نے اس کے چارٹ کے اوپر ہاتھ مارا۔۔۔۔۔۔

مجھے بھی پرنسز پسند ہے بالکل تمہاری طرح۔۔اس نے امید کی جانب دیکھ کر اس کے بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ میرا بیگ ہے اور یہ میری پرنسز ہیں تم کیوں اسے پسند کرتے ہو؟امید نے باسل کے کندھے پر تھپڑ مارا تھا۔۔کلاس میں جو ٹیچرز موجود تھی ان میں سے ایک اٹھ کر ان کے پاس آئی۔۔۔۔۔۔۔۔

انہیں روکنے لگی جب باسل کی بات سن کر اس نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔طہ۔

تو تم میری پرنسس بن جاؤ باسل نے اس کا بیگ پکڑنا چاہا تو امید نے وہ بیگ پکڑ کے اس کے سر پر مارا تھا۔۔باسل اور ساحل امید کے کلاس فیلو تھے تینوں ون کلاس میں تھے جبکہ زرتاش ابھی نرسری میں تھا۔۔۔۔۔۔

پرنسز تو بہنیں ہوتی ہیں تم اسے اپنی بہن بنا رہے ہو بیچ میں ساحل بولا تھا ٹیچر بچوں کی باتیں سن کر اپنا سر تھام گئی۔۔۔۔۔۔

ارے نہیں یہ پرنسز ہیں نا اسے پرنسز پسند ہے تو میں پرنس بن کے اسے اپنی پرنسز بنالوں گا۔۔۔۔۔

ہاں تو پرنسز تو بہنوں کو بناتے ہیں اس بار زرتاش اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے بولا تھا جبکہ ٹیچر ان کی باتیں سن کر غصے سے ان چاروں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

خاموشی سے بیٹھ جاؤں تم چاروں نہیں تو میں سب کو ایک تھپڑ لگاؤں گی غصے سے کہہ کر وہ ٹیچر وہاں سے چلی گئی جبکہ زرتاش باسل کو زبان دکھانے لگا۔۔۔۔۔

تم میری پینٹنگ مت کرو امید نے غصے سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اپنے بیگ کا رخ اپنی جانب کر لیا جس پر بنی پرنسس صرف اسے اب نظر آرہی تھی باسل کا منہ بن گیا امید کی حرکت دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل جوان تینوں کے پاس بیٹھا تھا خاموشی سے ان تینوں کو دیکھنے لگا اسے باسل کی باتیں اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔۔۔۔

تم اسے اپنی پرنسز کیوں بناؤ گے اپنی بہن کو جا کر پرنسس بناؤ تم! ساحل دانت پیستے ہوئے اسے دیکھ کر بولا تھا۔۔

تم دونوں کو کیا مسئلہ ہو رہا ہے اگر میں اسے اپنی پرنسز بناؤں گا تو؟۔۔

خبردار تم نے اسے اپنی پرنسز بنایا اپنی بہن کو جا کر بناؤ ساحل برے طریقے سے دانت پیس رہا تھا وہ اس بات سے انجان تھا کہ امید اس کی بہن ہے پھر بھی اسے اچھا نہیں لگا تھا کہ باسل امید کو اپنی پرنسز بنانے کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔۔

اوئے گندے بچے پرنسز کو کہہ رہے ہو کہ تمہاری بہن نہیں ہے اس لیے تم اس لمبی کو اپنی بہن بنانا چاہتے ہو۔۔زرتاش نے امید کے لمبے قد پر چوٹ کی امید نے غصے سے ان تینوں کی طرف دیکھا جب کے امید چھ سال کی تھی لیکن اتنی لمبی نہیں تھی زرتاش سے بڑی تھی اسی لیے وہ اسے بڑی بڑی لگتی تھی امید تینوں کی باتیں سنتی اپنا بیگ اٹھا کر ان سے دور جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

باسل کا منہ بن گیا امید کے دور جانے پر۔۔اگر زرتاش اسے لمبی نہ بولتا تو وہ دور نہ جا کر بیٹھتی۔۔۔

تم دونوں ہی گندے ہو اسے ناراض کر دیا تم دونوں نے باسل ان دونوں سے منہ موڑ کر بیٹھ گیا۔۔جب کہ ساحل کا دل کیا تھا اپنا بیگ اٹھا کر اس کے سر پر مارے۔۔زرتاش اپنے شرارتی پن کی وجہ سے پیٹ پر ہاتھ رکھتے برے طریقے سے ہنسنے لگا۔۔۔۔۔۔

سب نے تھوڑی بہت ڈرائنگ بنائی تھی جو ٹیچر نے چیک کی چھٹی کا وقت ہو گیا اب سب بچے اپنے اپنے والدین کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ کب انہیں لینے آئیں گے۔۔۔۔

ساحل بھی طہام کا انتظار کر رہا تھا زرتاش منی کا امید داید جا باسل اپنے ڈرائیور کا چاروں پھر سے ایک ساتھ کھڑے تھے

"""۔۔۔۔۔۔

سوری امید۔۔۔۔۔باسل اس کے پاس آ کر کھڑا ہوا تو امید نے باسل کو دیکھا آئندہ میری نقل نا کرنا امید اپنے لمبے بالوں کی پونی کو چھیڑے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔"""

پکا نہیں کرو گا باسل نے اپنے دانت دیکھائے تو ساحل بھی وہاں آ گیا امید تمہارا کوئی بھائی ہے ساحل نے باسل کو دیکھتے ہوئے کہا

"""۔۔۔۔

نہیں کیوں پوچھ رہے ہو امید کو اب ساحل پر بھی غصہ آ رہا تھا بار بار بیچ میں ٹپک پڑتا تھا۔۔۔"""

چلو مجھے بھائی بنالو میں تمہارے لیے چاکلیٹ لے کر آیا کرو گا میری کوئی بہن نہیں ہے نا ساحل نے معصومیت والا منہ بناتے ہوئے کہا تو امید نے اس کالی آنکھوں والے لڑکے کو دیکھا جو بہت ہی خوبصورت تھا ساحل واقع میں ہی ایک خوبصورت بچوں میں شامل ہوتا تھا۔۔۔""

چاکلیٹ کے ساتھ ساتھ آئسکریم بھی امید زیادہ شوخی بنتے ہوئے دانت نکال کر بولی تو ساحل نے آگے ہاتھ کیا او کے آج تو تم میری بہن ساحل کا ہاتھ دیکھ کر امید نے ساحل کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا تو باسل نے اپنی سی گرین آنکھوں سے دونوں کے ہاتھوں کو دیکھا پھر امید کو۔۔۔۔""

تم کیا دیکھ رہے ہو تمہاری بھی بہن ہے ھاتھ رکھو اوپر ساحل نے کہا تو باسل نے غصے سے ساحل کو دیکھا تمہارے بہن ہو گی مجھے نہیں چاہیے مجھے جو چاہئے میں لے لو گا ایک نظر امید کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے باسل باہر بھاگ گیا۔۔۔""

امید تنگ کرے تو بتانا گندا بچہ۔۔۔۔ساحل نے کہا تو امید کچھ نا بولی۔۔۔۔""

ہمیشہ کی طرح چھٹی ہوتے ہی منی زرتاش کو لینے اچکا تھا۔۔

منی۔۔۔۔۔۔۔۔زرتاش بھاگتا ہوا اس کے پاس گیا تو منی نے اسے گود میں اٹھایا تھا زرتاش نے منی کے رخسار پر لب رکھے۔۔

امید ان دونوں سے کچھ دوری پر کھڑی تھی پہلے تو اس نے منی کو عجیب نظروں سے دیکھا۔۔اسے اج تک کوئی عورت اتنی عجیب نہیں لگی تھی وہ کئی بار دیکھتی تھی کے زرتاش کو یہ عورت لینے آتی ہے سکول والوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا لبابہ نے سب کو بتا دیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

امید نے دیکھا وہ اس کے میک اپ والے چہرے پر کس کے رہا ہے تو امید کو گندا لگا۔۔۔""

گندہ بچہ۔۔۔۔۔۔۔امید نے ناک سکھیرتے ہوئے بلند اواز میں زرتاش کو کہا تھا تو منی نے غصے سے اس کی جانب دیکھا۔۔جو زرتاش کو گندا کہہ رہی تھی سر تا پاؤں تا گھور کر غصے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

امید کو منی سے ڈر لگا۔۔۔۔۔۔

تم ہو گی گندی میرا زرتاش گندا نہیں ہے لڑکی۔۔منی نے زرتاش کے دونوں رخسار چومے تو زرتاش کھل کر مسکرایا تھا منی کی بات سن کر اس کے گلے میں اس نے بازو حائل کیے۔۔۔۔۔۔

امید دو قدم پیچھے ہوئی جسے منی نے دیکھا تو منی کی آنکھوں میں آیا غصہ پل بھر میں جھاگ کی طرح بیٹھا تھا مسکرا کر امید کو دیکھنے لگی پھر زرتاش کو لیے باہر چلی گی جیسے ہی منی نے باہر قدم رکھا داید نے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔۔۔۔"""

ڈیڈی۔۔۔۔۔داید کو دیکھتے ہی امید اس کی جانب بھاگی تو داید نے امید کو گود میں اٹھایا میرا بچہ۔۔۔۔داید امید کو لے کر چلا گیا تو ساحل سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔"""

ا۔۔جاو ساحل۔۔۔۔طہام نے ساحل کو کہا ساحل بھی چلا گیا۔۔۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پانچ سال بعد تیمور جیل سے باہر نکلا تھا اور اسے جہانگیر دادا نے لینے انا تھا جو کہ اس کا تایا تھا اور پاکستان ایک سال پہلے ہی ایا تھا دبئ میں جہانگیر دادا پکڑا گیا تھا اور اب بھی بہت مشکل سے وہ اپنے اپ کو چھڑوا کر پاکستان بھاگ ایا تھا اور یہاں اکر اس کا جو بھائی شہباز سکندر تھا اس کو تیمور کے جیل قید ہونے کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ایا تھا اور وہ چل بسا تھا جس کا غصہ آج بھی تیمور کو تھا اس کا بدلہ لینے کے لئے تڑپ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی تیمور جیل سے نکلا سامنے ہی لبابہ بھی پولیس اسٹیشن میں داخل ہوئی تھی اسے پتہ تھا اج تیمور کی بیل ہو جائے گی وہ تیمور کے سامنے اکر کھڑی ہوئی اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اتنا اندازہ تو ہو گیا ہو گا کہ ائندہ کبھی بھی کسی کے ساتھ زیادتی کی یا میرے ساتھ کچھ کرنے کا سوچا بھی غلط تو تمہارا یہ انجام ہو گا کہ پچھلی دفعہ تو پانچ سال کی قید تھی ابھی اس بار عمر بھر کے دلواؤں گی لبابہ نے انگلی اٹھا کر تیمور کے سامنے وارن کرتے ہوئے کہا تو تیمور کا قہقہ پولیس اسٹیشن میں گونجا تھا۔۔۔۔۔

تیمور پہلے سے زیادہ خطرناک ہو گیا تھا بڑے ہوئے بال بڑی ہوئی داڑھی لال انکھوں سے وہ لبابہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کس کی اتنی ہمت جو میرے بھتیجے کو دھمکیاں دے رہی ہے پیچھے سے جہانگیر دادا کی اواز ائی تو لبابہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں جہانگیر دادا اپنے کندھوں پر چادر لیے اپنے ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے غصے سے لبابہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جی بولیں میں ہو لبابہ نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے فل کانفیڈنٹ سے بولی تو جہانگیر دادا اس لڑکی کو دیکھ کر مسکرایا بہت خوب لڑکی بہت خوب۔۔۔۔۔۔بہت ہمت والی لڑکی ہو پتہ چلا ہے کہ کس نے تیمور کو سلاخوں کے پیچھے ڈالا تھا جہانگیر دادا لبابہ کے پاس اتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

خیال رکھنا لبابہ میڈم میں نے پانچ سالوں کی جو اذیت میں نے سہی ہے نا اس کے لیے خود بھی تیار رہنا تیمور نے لبابہ کو دیکھ کر جانے لگا جب لبابہ کو تیمور پر بے حد غصہ جس کی بیل آج ہوئی تھی اور اس دھمکی دینے پر اتر رہا تھا۔۔۔

تم بھی خیال رکھنا کہ آئندہ مجھ سے بھرنے سے پہلے سو دفعہ سوچنا یہ نہ ہو تمہارے جیل جانے کی وجہ تمہارا باپ مرا تھا نا تو اس دفعہ تم ہی میرے ہاتھوں مر جاؤ لبابہ نے کہا تو جہانگیر کا دل کیا اس پولیس اسٹیشن میں قہقہ لگا کر ہنسے وہ اس لڑکی کی بہادری سے امپریس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔بہت خوب بہت خوب لڑکی پسند آئی ہو مجھے جلد ہی ملاقات ہو گی یہ کہتے ہوئے جہانگیر دادا تیمور کو لیے گھر کی جانب چلا گیا جب لبابہ نے نفرت سے دونوں کی پشت کو دیکھا اور پھر اپنے کیبن کی جانب چلی گئی۔۔۔۔۔

"""""----------

امید لاؤنج میں بیٹھی تھی جب دائد اور عرشیہ اس کے پاس آ کر بیٹھے۔۔۔

کیا کر رہی ہے میری گڑیا دائد نے آ کر امید کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تو امید نے اپنی نیلی آنکھیں اٹھا کر اپنے ڈیڈی کو دیکھا۔۔۔

کچھ نہیں ڈیڈی بس میں ایسے ہی بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔

ارے ارے میرا چھوٹا سا ننھا سا منا سا بیٹا سوچتا بھی ہے اتنا دماغ کہاں سے آ گیا میری بیٹی میں دائد نے شرارت سے کہا تو امید نے گھور کر پہلے عرشیہ کو دیکھا پھر اپنے ڈیڈی کو ممی دیکھ رہی ہے نا ڈیڈی کیا کہہ رہے ہیں کہ میرے میں دماغ نہیں ہے۔۔۔

ارے میری جان میری گڑیا ڈیڈی مذاق کرتے ہیں اچھا تم بتاؤ کیا سوچ رہی ہو۔۔۔

ممی آج سکول نے پتہ کیا ہوا ٹیچر نے ہمیں بولا ڈرائنگ کرو تو ایک لڑکا آ کر نا میرے پاس بیٹھا اور میرے بیگ سے نہ پرنسز دیکھ کے تو ڈرائیونگ کرنے لگا میں نے اسے غصہ کیا کہ میری پرنسز کی تصویر مت بناؤ لیکن وہ اگے سے پتہ کیا کہتا ہے۔۔۔۔

عرشیہ نے دائد کو دیکھا اور پھر امید کو۔۔۔کیا کہتا ہے کوئی بد تمیز کی ہے اس نے۔۔۔

ارے نہیں نہیں ممی بد تمیز نہیں کی وہ کہتا ہے کہ تم میری پرنسز بن جاؤ امید یہ کہتے ہوئے اپنے نچلے ہونٹ کو باہر نکال کر دونوں کو دیکھا تو دائد کا قہقہ لاونج میں گونجا تھا۔۔۔

ہاہا بہت فنی ہے وہ لڑکا کون ہے جس نے میری پرنسز کو اپنی پرنسز بنانے کی کوشش کی ہے بتاؤ ذرا مجھے دائد نے اپنی مسکراہٹ رکھتے ہوئے امید سے کہا۔۔۔

اوہو ڈیڈی ایک لڑکا نہیں وہاں پہ تو دو تین پاگل تھے ایک تو کہتا ہے کہ بہن کو پرنسز کہتے ہیں اور ایک کہتا ہے کہ نہیں یہ میری پرنسز ہے اور جو تیسرا تھا ناوہ بہت چھوٹا تھا وہ کہتا ہے کہ امید تمہاری بہن ہے جس سے نا اس دوسرے لڑکے کو غصہ آگیا تھا وہ کہتا ہے کہ میں اس کو بہن نہیں بناؤں گا اسے میں اپنی پرنسز بناؤں گا۔۔۔۔۔

ارے ارے میری جان میری شہزادی پرنسز صرف بہنوں کو نہیں کہتے پرنسز اس کو بھی کہتے ہیں جو کہ اپنی بیویوں کو شہزادیوں کی طرح رکھتے ہیں دایدا اسے بتانے لگا تو عرشیہ نے داید کی کمر پر مکہ مارا کیا تم میری چھوٹی سی بچی کے دماغ میں یہ سب ڈال رہے ہو بچی ہے وہ بھی۔۔۔۔

اوہاں ہاں سچ بچی ہے اچھا بچی میری بات سنو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر دوبارہ وہ لڑکا تمیں تنگ کرے تو تم میرے پاس انا میں اس لڑکے کو نامار وں گا کہ میری بیٹی کو تنگ مت کرو جاوا بھی ریسٹ کرو میرا بچہ جب سے سکول سے ائی ہو ایسے ہی بیٹھی ہو۔۔۔۔۔

ہاں میں ابھی کمرے میں جا رہی ہوں ڈیڈی اور پھر رات کو اٹھ کے میں ہوم ورک کروں گی یہ کہتے ہوئے امید اٹھ کر کمرے میں بھاگ گئی تو عرشیہ نے داید کی جانب دیکھا ہماری امید ہے ہی اتنی پیاری کہ کوئی دیکھتا ہے نا تو دیکھتے ہی رہ جاتا ہے اور پرنسز تو واقعی ہماری بیٹی ہے لیکن ہم اتنی جلدی اپنی بیٹی کی شادی نہیں کریں گے میں اپنی امید کو تو اپنے سے دور نہیں کرنا چاہتی ہوں دایدعرشیہ تو ابھی اسے غمگیں ہو گئی تھی۔۔۔۔

تم پاگل ہو کیا سیڈ کیوں ہو رہی ہو ہم اسے اس کی اج شادی نہیں کر رہے وہ بھی چھ سال کی ہے ابھی بہت ٹائم ہے اور دیکھ لوں گا اس لڑکے کو جو میری بیٹی کو پرنسز بنانا چاہتا ہے جاو میرے لیے ایک کپ چائے بنا کر لاؤ سر میں درد ہو رہا ہے دایدنے عرشیہ کو کہا عرشیہ نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امید کمرے میں گئی تو بیڈ پر بیٹھی اب ممی ڈیڈی کو تو میں بتا دیا لیکن میں نے بابا کو تو بتایا ہی نہیں امید اپنے گلے میں پہنا لاکٹ کو دیکھتے ہوئے بولی اس لاکٹ کو کھولا تو اس نے ضمار کی تصویر تھی جب ضمار امید کو یہ لاکٹ پہنا رہا تھا وہ تصویر بھی سامنے دیوار پر لٹکی ہوئی تھی جب بھی امید دیکھتی تھی تو اسے بہت اچھا لگتا تھا اس کے بابا اسے لاکٹ پہنا رہے ہیں اور اسے اس لاکٹ بے انتہا پسند تھا۔۔۔۔

باباپ کو پتہ ہے کہ اپ کے شہزادی جو ہے ناوہ اپ سے بہت سارا پیار کرتی ہے لیکن آپ ہے کہ میرے پاس ہی نہیں اتے ہیں میں اپ سے ناراض ہو جاؤں گی اور پتہ ہے اپ کی شہزادی کو نا کوئی اور پرنسز بنانے کی بات کر رہا ہے لیکن اپ اہی نہیں رہے ہیں ممی بتاتی ہیں کہ اپ کہاں کرتے تھے کہ میں اپنی شہزادی کو کبھی دور نہیں کروں گا لیکن اپ خود دور ہو گئے ہیں باباپ کب ائیں گے واپس ممی کہتی ہیں اب جلدی اجائیں گے لیکن کب سے اپ کا انتظار کر رہی ہوں اپ اہی نہیں رہے امید کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے اور ضمار کی تصویر پر گرے تھے وہ جو کبھی بھی اپنی شہزادی کی انکھوں میں انسو نہیں دیکھ سکتا تھا ابھی وہ انسو صاف کرنے کے لیے اس کے پاس موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بابا ابھی میں سو رہی ہوں اٹھ کے پھر اپ سے بات کروں گی ٹھیک ہے یہ کہتے ہوئے امید نے لاکٹ بند کیا اور اسے اپنے ہونٹوں سے لگایا اور بیڈ پر لیٹ کر کمبل لے لیا۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زرتاش کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو سوئے نہیں ابھی تک لبابہ گھر کا سارا کام ختم کرتے ہوئے کمرے میں ائی تو زرتاش کو اٹھا ہوا پایا۔۔۔

نہیں جان ابھی مجھے نیند نہیں ارہی ہے ابھی مجھے نا اپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں اپ کو بہت کچھ بتانا ہے۔۔۔۔

اچھا تو اج میرے بچے کو نیند نہیں ارہی اچھا بتاؤ کیا بتانا ہے جو تمہارے پیٹ میں جب تک بات رہے گی نا تمہیں نیند نہیں ائیں گی میں تمہیں جانتی ہوں نہ لبابہ نے اس کے رخساروں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تو زرتاش مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں نہ میری جان کو میرا پتہ ہے اسی لیے تو میں اپ کو اپنی جان کہتا ہوں زرتاش نے بھی لبابہ کہ رخساروں پر اپنے ہونٹ رکھے تو لبابہ کو اپنی اس چھوٹی سی جان پر جی بھر کر پیار ایا۔۔۔۔

اچھا اب زیادہ مسکے نہ لگاؤ مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔

جان اج نا میں نے ایک لڑکی کو بہت تنگ کیا وہ بہت پیاری لڑکی ہے لیکن تھوڑی سی نا بڑی ہے تو جو میرا دوست ہے نا اس لڑکی کو نا اپنے پرنسز بنانا چاہتا ہے تو میں نے اس کو بولا کہ تم اس کو اپنی بہن بنالوں یہ کہتے ہوئے زرتاش اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے کھی کھی کرنے لگا تو لبابہ کو اپنی شرارتی بچے کی باتوں پر ہنسی ائی۔۔۔۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ہے زرتاش ہر کسی کو تنگ مت کیا کرو کس دن مار کھالو اگر کسی کو مزید تنگ کیا تو۔۔۔۔۔۔

مما میں کیوں کسی سے مار کھاؤں گا میری مما تو پولیس میں ہے نا میں مار نہیں کھاؤں گا میں ماروں گا زرتاش نے اپنی ماں کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا تو لبابہ مسکرائی۔۔۔۔

مما اپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔

جی میری جان ایک نہیں چار پوچھو کیا بات ہے۔۔۔۔۔

مما اپ نے کہا تھا کہ بابا اپ کو چھوڑ کر باہر چلے گئے ہیں تو وہ کب ائیں گے اپ کو ان کی یاد نہیں اتی ہے کیا سکول میں سب بچوں کے ان کے بابا لینے اتے ہیں لیکن مجھے بابا نہیں لینے اتے میرا بھی دل کرتا ہے کہ مجھے میرے بابا لینے ائے زرتاش روتے ہوئے کہنے لگا تو راجظ کا ذکر سن کر پھر سے لبابہ کا دل غمگیں ہوا تھا اس کا دل ایک پل کو رکا تھا کوئی ایک پل کوئی ایک پل ایسا نہیں تھا جب لبابہ راج کو یاد نہیں کرتی تھی لیکن وہ اپنی اس اولاد کو کیا جواب دیں کہ اس کا باپ اسے دھوکہ دے کر بھاگ گیا ہے پانچ سالوں سے لبابہ نے اس کا انتظار کیا لیکن اب تو لبابہ کو اس کا انتظار بھی نہیں تھا یہ بات وہ اوپر اوپر سے ہی کہتی تھی لیکن دل کو ہمیشہ اپنے محبوب کا انتظار رہتا ہے لبابہ کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے لیکن اپنے بیٹے کے سامنے نہیں رونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

میری جان ایسے نہیں کہتے ایک دن بابا اجائیں گے نا پھر وہ اپ کو سکول میں چھوڑنے جائیں گے بابا زرتاش کے ابالوں پر انگلیاں پھیرنے لگی تاکہ زرتاش سو جائے اور وہ مزید اس سے سوال نہ کریں۔۔۔۔۔۔

لیکن ماما مجھے بابا کی بہت یاد اتی ہے اپ انہیں کہاں کریں نا وہ اجائے اہستہ اہستہ زرتاش کو نیند ارہی تھی اور وہ اپنی انکھیں بند کرتے ہوئے لبابہ سے کہنے لگا جب کہ جب کہ اور وہ اپنی انکھیں بند کرتے ہوئے لبابہ سے کہنے لگا جب کہ لبابا کی ہچکیاں بند ھی تھی وہ اس بار کچھ نہ بولی اخر کار زرتاش سو ہی گیا لبابہ نے زرتاش کو سیدھا کر کے لٹایا اور خود کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔

اور دوسرے کمرے میں جا کر بیٹھ گئی جہاں اس نے کئی راج کی تصویریں لگائی ہوئی تھی کمرہ اکثر ہی وہ بند رکھتی تھی تاکہ زرتاش اس کمرے میں نہ جا سکیں۔۔۔۔

ان تصویروں میں کبھی راج اسے گول گپے کھلا رہا ہے ایک تصویر میں اس کا ناک کھینچ رہا تھا ایک تصویر میں وہ گاڑی میں بیٹھے تھے جب بارش ائی تھی کون کون سے ایسے تصویر نہیں تھی جو لبابہ نے کمرے میں نہیں لگائی تھی لبابہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھی اور اپنی قسمت پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔

اہہہیہ۔۔۔۔۔۔۔۔را ججججججج۔۔۔۔۔۔کیوں کیوں راج تم نے میرے ساتھ ایسا کیا کیوں میں نے تو تم سے سچی محبت کی جب ایک دفعہ اگر تم کہتے نا کہ تم نے مجھ سے بدلے کے لیے شادی کی ہے تو میں تمہیں شاید اس دھوکے کے لیے معاف کر دیتی ہوں لیکن تم نے اس ٹائم مجھے چھوڑا جس ٹائم مجھے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔۔۔

لوگ کہتے ہیں ہر درد کا مرہم ہوتا ہے نہ ہی راج میں انہیں بتانا چاہتی ہوں کچھ جدائیوں کے ایسے زخم ہوتے ہیں جن کے کوئی مرہم نہیں ہوتا ہے جیسے تمہاری غیر موجودگی میں میرے دل پہ زخم ہے وہ گہرا ہوتا جا رہا ہے کاش تم کہیں سے اجاؤ تم کہو کہ میڈم کا اپن اگیا ہے کبھی اب اپنی میڈم کو چھوڑ کے نہیں جائے گا لبابہ سامنے لگی تصویر کو دیکھ کر روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

لبابہ روتے ہوئے اٹھی اور سامنے تصویر کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اس تصویر پر اپنے ہاتھ لگانے لگی۔۔۔

دیکھو نا راج اس تصویر پر تم کتنے خوش ہو اور میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہو یہاں پہ بالکل بھی نہیں لگ رہا کہ تمہارے دل میں میرے لیے اتنی نفرت ہے۔۔۔

اور تمہارے دل میں میرے سے دور جانے کا خیال بھی ہے پھر تم کیسے اپنے دل میں یہ بات سوچ کر مجھ سے دور چلے گئے۔۔۔۔

تمہاری اواز جس کو سننے کے لیے میں ترس گئی ہوں راج پلیز واپس اجاؤ۔۔۔۔

جب جب تمہاری اواز سنتی تھی مجھے سکون ملتا تھا راج دیکھو نا تمہاری اواز میں اج بھی کتنا سکون ہے میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ تم میرے اتنے قریب اکر مجھ سے یوں منہ موڑ لو گے دیکھو نا جب سے تو منہ موڑ کے گئے ہو مجھ سے میری خوشیاں روٹھ گئی ہیں راج میں تمہارے بچے کو ہمارے بچے کو کیا جواب دوں کہ اس کا بابا کہاں گیا ہے۔۔۔۔

بند کمرہ اذیت ناک یادیں پرانی جادو کی تصویریں نام انکھیں انسو ٹوٹ کر گالوں سے بہہ کر زمین پر گرتے جا رہے تھے اور لبابا کے ہاتھ ضمار کی تصویر پر پھرتے جا رہے تھے۔۔۔۔

ہمیں انتظار کتنا۔۔۔۔۔

یہ ہم نہیں جانتے۔۔۔۔۔

مگر جی نہیں سکتے۔۔۔۔۔۔

تمہارے بنا۔۔۔۔۔۔

ہمیں تم سے پیار کتنا۔۔۔۔۔

یہ۔ہم نہیں جانتے۔۔۔۔۔۔

مگر جی نہیں سکتے تمہارے بنا۔۔۔۔۔

لبابہ ایک تصویر اتار کر اسے اپنے سینے سے لگا کر جیسے وہ راج کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ڈانس کیا کرتی تھی ویسے سٹپ لینے لگی ساتھ ساتھ انسو بہاتے ہوئے وہ راج کو اپنے دل کے قریب محسوس کر رہی تھی وہ جتنا بھی گنہگار تھا وہ چاہ کر بھی اس سے نفرت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

گہرا سانس بڑھتے ہوئے لبابہ نے وہ تصویر دوبارہ سے دیوار کے ساتھ لٹکائی اور اپنے انسو صاف کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی اسے ابوزرتاش کے پاس جانا تھا کہ کہیں وہ اٹھ نہ جائے دروازہ کو تالا لگاتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔"""""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 70 ❤□❤□

ایک لڑکی سنہری بالوں والی جس کے بال کمر سے نیچے جا رہے تھے سرخ سفید رنگت نیلی آنکھیں خوبصورت ہونٹ وہ ایک انیس سالہ لڑکی آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھوں میں گلے میں پہنا لاکٹ کو دبائے کسی کو یاد کرتے اپنے آپ کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

گہرا سانس بڑھتے ہوئے مڑی اور سٹک پکڑے وہ کمرے سے باہر نکلنے لگی۔۔۔۔"""

امی۔۔۔۔۔کمرے سے باہر نکلتے تمنا نے شاہدہ کو آواز دی جو کے اپنے شوہر عابد کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔۔"""

اگی میری بیٹی۔۔۔۔شاہدہ نے تمنا کو دیکھتے ہوئے کہا جواب عابد کے ساتھ اکر کرسی پر بیٹھ گی تھی۔۔۔"""

جی امی۔۔۔مجھے بہت بھوک لگی ہے جلدی سے ناشتہ دے دے تمنا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔"""

شاہدہ بیگم اپ کو تو پتہ ہے میری بیٹی کو کتنی جلدی بھوک لگ جاتی ہے اب ٹائم سے ناشتہ تیار کر دیا کریں نا اپ بدنے شاہدہ کو کہا تو شاہدہ جلدی جلدی سے ناشتہ لے کر عابد کے سامنے رکھا اور تمنا کے سامنے رکھا۔۔۔۔

جی جی میں سب جانتی ہوں کہ میری بیٹی کو بھوک لگتی ہے بس اس کے لیے الو کے پراٹھے بنا رہی تھی تو اسے نہیں لیٹ ہو گئی شاہدہ نے تمنا کو دیکھتے ہوئے کہا جواب گرم گرم الو کے پراٹھے کھا رہی تھی۔۔۔۔

واؤامی کتنے مزے کے بنے ہیں نا اپ کے ہاتھوں میں جادو ہے جادو جب بھی اپ کے ہاتھ کے الو کے پراٹھے کھاتے ہوں دل کرتا ہے اپ کے ہاتھ چوم لو تمنا شرارت سے بولی تو شاہدہ نے عابد کی جانب دیکھا دیکھ رہے ہیں اپنے بیٹی کے مسکے کیسے لگا رہے ہیں۔۔۔۔۔

ہاں تو بیگم ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے ہماری بیٹی۔۔۔۔دل تو ہمارا بھی کرتا ہے اپ کے ہاتھ چوم لوں اگر اپ اجازت۔۔۔۔۔

بس بھی کریں عابد بیٹی کے ساتھ ساتھ نا اپ بھی شروع ہو جاتے ہیں بالکل ہی بے شرم ہو گئے ہیں۔۔۔۔

اوہو امی کیا ہو گیا ہے ابو اپ سے اتنا پیار کرتے ہیں لیکن اپ انہیں ڈانٹ دیتی اچھی بات نہیں ہوتی میں اپنے ابو کی دوسری شادی کروا دوں گی اگر اپ نے ایسا کہا تو تمنا نے شاہدہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا تو شاہدہ نے گھور کر تمنا کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

بیٹا ہماری شادی کو نا 15 سال ہو گئے ہیں تمہارے ابو نے تو اب تک شادی نہیں کی بعد میں کیا کریں گے ہلکی سی چپٹ تمنا کے سر پر لگاتے ہوئے بولا تو تمنا نے اپنے خوبصورت ہونٹ دانتوں تلے دبائیں۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے کہ ابو اپ سے نا کتنا پیار کرتے ہیں میں تو ویسے ہی مذاق کرتی ہوں اب تو سیریس ہی ہو جاتی ہیں امی۔۔۔۔۔امی ایک اور پراٹھا ملے گا کیا تمنا باتیں کرتے کرتے وہ پراٹھا کھا چکی تھی اور ایک اور مانگنے لگی تھی۔۔۔۔

ہاں ہاں میرا بچہ یہ لو نا شاہدہ نے ایک اور پراٹھا تمنا کی پلیٹ میں رکھا تو تمنا بہت خوش ہوئی اب بہت اچھی ہیں امی۔۔۔۔۔

اچھی تو تم ہو میری جان اور ہم اللہ کا جتنا شکر ادا کریں نا کم ہے کہ اللہ نے تمہیں ہماری گود میں دیا ہے شاہدہ نے تمنا کی پیشانی پر بوسہ دیا تو تمنا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔

"""""----------

تمنا کا پاسٹ۔۔۔۔۔۔۔"""

جب تمنا تھا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تب وہاں کافی سارے لوگ جمع ہوئے تھے اور وہاں سے عابد اور شاہدہ بھی گزر رہے تھے انہوں نے جب اتنا زیادہ رش دیکھا تو وہ بھی وہاں پر اگئے لیکن کوئی بھی اگے بڑھ کر تمنا کو ہاسپٹل نہیں لے کے جا رہا تھا جب اپ بھی اور شاہدہ نے تمنا کو اٹھایا اور ہاسپٹل کے لیے لے گے۔۔۔۔

کافی دیر ڈاکٹروں نے اس کا اپریشن کرنے کی کوشش کی اخر کار اس کی جان بچ گئی لیکن وہ ایکسیڈینٹ میں اپنی انکھیں کھو چکی تھیں۔۔۔۔۔۔

یہ سن کر عابد اور شاہدہ کو بہت دکھ ہوا عابد اور شاہدہ کی شادی کو 15 سال گزر چکے تھے لیکن ان کی کوئی اولاد نہیں تھی انہوں نے بہت سارے علاج بھی کروائے لیکن اللہ کی طرف سے ہی حکم نہیں تھا سو اسی لیے جب انہوں نے تمنا کو دیکھا تو انہوں نے اسے اپنی اولاد بنانے کا سوچا۔۔۔۔۔

تمنا کو جب ہوش ایا تو اس نے دیکھنے کی کوشش کی لیکن وہ تو اندھی ہو چکی تھی وہ دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی اس نے رونا چاہا لیکن اس کی انکھیں انتہا کے درد کر رہی تھی۔۔۔۔

امی۔۔۔امی۔۔۔۔۔تمنا زور زور سے روتے ہوے اپنی امی کو اوازیں دینے لگی جب شاہدہ نے اندر اتے ہوئے تمنا کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

جی میری جان تمہاری امی یہی ہے شاہدہ کو تو کسی بھی طریقے سے اولاد چاہیے تھی وہ تو اولاد کی ترسی ہوئی تھی تمنا نے کسی عورت کو اپنے اپ کو سینے سے لگاتے دیکھا تو اسے پیچھے کرنے لگی لیکن اس کے سر میں شدید درد ہوا اور وہ پھر سے بے ہوش ہو گئی تمنا کی حالت دیکھتے ہوئے شاہدہ کو بہت افسوس بھی ہوا لیکن وہ اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے کہ یہ کون ہے کہاں سے اے ہیں۔۔۔۔۔

دو سے تین دن تمنا ہاسپٹل رہی تھی پھر وہ عابد اور شاہدہ کے ساتھ اس کے گھر چلی گئی تھی تمنا جانا تو نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہ ان لوگوں کو نہیں جانتی تھی لیکن ان تین دنوں میں شاہدہ نے تمنا کو اپنے سے اٹیک کر لیا تھا اس کا خیال رکھ کر اس سے باتیں کر کر تمنا کو ریلیکس کیا تھا کہ وہ ان پر یقین کر سکتی ہے اسی لیے تمنا ان کے گھر چلی گئی۔۔۔۔

ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے جو تھوڑی بہت اس کی یاداشت گئی تھی وہ بھی واپس اچکی تھی اب وہ سارا سارا دن اپنے بھائی اور اپنے دوست داید کو یاد کر کے رویا کرتے تھے کیونکہ اس کے سامنے ہی اس کے بھائی کو گولی لگی تھی اور مارا گیا تھا وہ یہی سمجھتی تھی کہ اس کا بھائی اب اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔۔

شاہدہ اور امد بالکل اسے اپنی بیٹی کی طرح رکھتے تھے تمنا بھی اہستہ اہستہ سنبھل گئی تھی لیکن گلے میں پہنا طہام کا دیا لاکٹ نہ اس نے کبھی اتارا تھا نہ ہی وہ کبھی طہام کو بھولی تھی لیکن وہ یہیں سوچتی تھی کہ طہام اب اسے کبھی بھی پسند نہیں کرے گا کیونکہ وہ اندھی ہو گئی ہے اور اندھی لڑکی سے کوئی بھی شادی نہیں کرنا چاہتا اسی لیے وہ بہت کم باہر جاتی تھی مشکل سے شاہدہ اور عابد اسے لے کر جاتے لیکن وہ بہت انکمفرٹیبل محسوس کرتی تھی۔۔۔۔۔"""

اور پانچ سالوں بعد بھی وہ ویسے کی ویسے ہی تھی شاہدہ اور عابد اتنے امیر نہیں تھے کہ اس کی انکھوں کا علاج کروا سکتے ہیں وہ ایک نارمل سی فیملی تھی عابد ایک سکول میں ٹیچر کی جاب کرتا تھا جبکہ شاہدہ گھر میں سلائے کڑھائی کر کے گزارا کرتے تھے انہوں نے تمنا کی انکھیں ٹھیک کروانے کا سوچا بھی تھا لیکن 50 سے 60 لاکھ کا خرچہ اتا تھا جو کہ یہ افورڈ نہیں کر سکتے تھے اس لیے وہ بھی چپ کر کے بیٹھ گئے تھے اور ان پانچ سالوں میں تو تمنا کو بھی عادت ہو گئی تھی وہ اہستہ اہستہ سے سارے گھر کے راستے پتہ کر لیے تھے وہ اب اسانی سے گھر گھوم لیا کرتی تھی۔۔۔۔۔"""

ابھی بھی تمنا نے ناشتہ کیا تو وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی اور عابد سکول چلے گئے جبکہ شاہدہ دوبارہ کچن میں کام کرنے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔

"""""----------

طہام کیا کر رہی ہو تم دل طہام کے پاس اکر بیٹھی تو طہام نے جلدی سے موبائل چھپایا۔۔۔

کیا چھپا رہے ہو تم مجھ سے دل نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔

کچھ نہیں دل میں تم سے کیا چھپا سکتا ہوں بھلا۔۔۔

پھر دکھاؤ دل نے طہام کے کمر سے پیچھے موبائل نکالنا تو وہ تمنا کی تصویر تھی جو نہ جانے کب اس نے سکول سے لی تھی اور وہاں تمنا جب اس کی شرٹ پہن کر باہر ائی تھی تب اس نے وہ لی تھی تمنا کو دیکھ کر دل کے دل میں بھی درد ہوا اسے اپنی یہ دوست بہت عزیز ہو گئی تھی لیکن سب اس سے ایسے بچھڑ گئے تھے اس سے کبھی یقین ہی نہیں ایا تھا کہ تمنا بھی اس سے بچھڑ گئی ہے طہام نے

بعد میں سکول جا کر تمنا کی رہائش کا بھی پتہ کیا تھا اور جب ان کو پتہ چلا کہ وہ یتیم خانے میں رہتی ہیں تو ان کو بہت دکھ ہوا انہوں نے یتیم خانے جا کر بھی پتہ کیا تو تب جا کر پتہ چلا کہ یتیم خانہ بند ہو چکا ہے اب وہاں کوئی بھی نہیں رہتا۔۔۔۔۔

تم ابھی بھی یاد کرتے ہو تمنا کو پتہ نہیں وہ زندہ ہے بھی یا نہیں کیونکہ ہم نے اس پاس لوگوں سے پوچھا تھا تو انہوں نے بولا تھا کہ کچھ گنڈوں نے یتیم خانے پر حملہ کر دیا تھا اور کافی سارے بچے اور وہاں کے رہائشی مارے گئے تھے کہیں تمنا۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں دل کیسی باتیں کر رہی ہو میرا دل کہتا ہے کہ تمنا زندہ ہے لیکن پتہ نہیں کہاں ہے میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا ہوں طہام نے غمزدہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن طہام اگر وہ ساری زندگی نہ ملی تو تم شادی نہیں کرو گے کیا اب دیکھو نا میں بھی یہاں پر اکیلی ہوتی ہوں تو میں چاہتی ہوں میری بھی کوئی بھابھی ائے جو میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کریں میں بور ہوتی رہتی ہوں نا پتہ نہیں ایک تو ہی جان کب ائیں گے ان کا انتظار کرتے کرتے نا میں بوڑھی ہو جاؤں گی دل منہ بناتے ہوئے بولی تو دل کی بات سنتے ہوئے طہام مسکرایا۔۔۔۔

اب بھی نہ تم 19 سال کی ہو دل اور اتنی جلدی تم بوڑھی نہیں ہوتی اور دیکھنا کیف بھائی جلدی ہی واپس اجائیں گے جیسے تمہارا دل کہتا ہے نا تمہارے ہبی جان زندہ ہے ویسے میرا بھی دل کرتا ہے کہ میری تمنا زندہ ہے اور وہ جلدی ہی انشاءاللہ مجھ سے ملے گی اور پھر میں اسے کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔۔

اللہ کرے طہام تمنا ہمیں مل جائے اور ہبی جان بھی واپس اجائے دیکھنے کے دن وہ واپس ائیں گے نا تو میں اسے بہت سارا ناراض ہو جائیں گے بہت گندے ہیں وہ دل کے گلے میں انسو کا گولا اٹکا تھا۔۔۔۔

دل یہاں تمنا کی بات ہو رہی ہے اور اب تم نہ رونے بیٹھ جانا ورنہ دو لگاؤں گا بڑا بھائی ہوں میں تمہارا لگا بھی سکتا ہوں اور کیف بھائی نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ میں تمہارا بہت سارا خیال رکھا کر تمہاری انکھوں میں میں انسو نہ انے دوں لیکن تم ہو کے روتی رہتی ہوں اپنی ان پیاری پیاری اپ کو انکھوں کو نا خیال رکھا کرو یہ نا ہو جس اندھی ہو جاؤ اور کیف بھائی کو دیکھ نہ سکو طہام نے دل کو چھیڑتے ہوئے کہا تو دل نے اپنی انکھیں چھوٹے کر کے اسے گھورا۔۔۔۔۔

طہام اگر شکل اچھی نہ ہو نا تو بات اچھی کر لیا کرتے ہیں میں ایسے ہی اندھے ہو جاؤں گی نہیں جب تک میں اپنے ہبی جان کو دیکھوں گی نہیں نا اندھی نہیں ہوں گی نہ ہی مروں گی دیکھنا یہ کہتے ہوئے دل واپس کمرے میں بھاگ گئی جب کہ طہام نے نفی میں سر ہلایا وہ اس کا کچھ نہیں کر سکتا تھا اور پھر سے تمنا کی تصویر دیکھنے لگا تمنا تم بس جلدی سے مجھے مل جاؤ کہیں سے بس اجاؤ میرے سامنے

میں تمہیں پہچان لوں گا میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لے اؤں گا تم باس ایک دفعہ میرے سامنے دباؤ تمہارا طہام تمہارا انتظار کر رہا ہے تمنا یہ کہتے ہوئے طہام نے اس کے موبائل کے اوپر ہی اپنے لب رکھے تو مسکرا کر لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تایا اب کیا کرنا ہے تیمور جہانگیر کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگا۔۔۔۔

تم بتاؤ تمہیں کیا کرنا ہے پانچ سال جیل میں رہ کر آئے ہو کچھ نہ کچھ تو مقصد تم نے بنایا ہی ہو گا اپنا جہانگیر ہونٹوں میں سگرٹ دباتے ہوئے تیمور کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔۔

تایا مقصد تو میرے بہت ہیں لیکن میرا جو خاص مقصد ہے وہ ہے اپنا بدلہ لینا کیف سے اس کی بیوی کو اپنے بستر تک لے کے انا اور یہ جو پولیس اسٹیشن میں افسر نی تھی نا اس کے تو میرے بہت پرانا حساب ہے جب تک اسے میں اپنے قدموں تک نہیں لے کے اؤں گا نا تایا تو مجھے سکون نہیں آئے گا تیمور بھی شراب کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے زہر اگلنے لگا۔۔۔۔

ارے ارے سانس لو بھتیجے اتنی بھی کیا جلدی ہے ہر کسی سے بدلہ لیا جائے گا لیکن یہ جو لبابہ میڈم تھی پسند تو مجھے بھی بہت ائی ہے اگر تم قدموں تک لانا چاہتے ہو تو بعد میں بستر تک لے جانے میں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا جہانگیر یا کہتے ہوئے کھلکھلا کر ہنس پڑا اور اس کے بعد سنتے تیمور نے حباثت سے اپنے تائے کی جانب دیکھا تایا اپنی عمر دیکھیں اور اپنے کام دیکھیں۔۔۔۔

بھتیجے اس کام سے نا عمر کا کوئی لینا دینا نہیں ہے تم سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں ابھی دبئی میں بہت رکھیل رکھی ہوئی تھی میں نے اب یہاں پہ مجھے اگر رکھیل چاہیے تو کیوں نہ وہی پولیس والی کو لے اؤں کیا خیال ہے سگرٹ کو پیروں طرح دبائے شراب کا گلاس پکڑے جہانگیر بھی بولا۔۔۔۔۔۔

جیسا اپ کو مناسب لگے تایا باقی جو دل ہے نا ہائے ہائے تایا جب اپ دیکھیں گے نا تو اس پر دل ہار بیٹھیں گے پتہ نہیں اب وہ بڑی ہو گئی ہو گی تو کتنی خوبصورت ہو گئی لیکن جب چھوٹی تھی نا تب ہی میرا سکون چین برباد کر گئی تھی وہ اب تو وہ جسم بھی خوبصورت ہو گیا ہو گا اس کی انکھیں اف اس کو دیکھنے کے لیے تڑپ رہا ہوں میں بس جلدی ہی ملاقات کرنی ہو گی اب اس سے تیمور نے اپنی انکھوں کے سامنے دل کا سراپہ لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم فکر نہ کرو تمہارا باپ تو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے مر گیا لیکن میں اتنی جلدی مرنے والا نہیں ہوں تمہارا بھرپور ساتھ دوں گا میں جہانگیر نے کہا تیمور نے اپنے تائے کو مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں تایا جی جیسے اپ کا حکم دونوں کا قہقہ لاونج میں گونجا تھا۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امید کب سے اپنے بابا کو یاد کر رہے تھے اور ضمار کو یاد کرتے کرتے ہی وہ سو گئی تھی جب اچانک سے کھڑکی سے کوئی کودا اور امید کے پاس اکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

ضمار امید کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا کتنی ہی دیر بعد وہ اپنی بیٹی کو دیکھ رہا تھا اس کے پاس بیٹھے اس نے امید کو اپنی گود میں بٹھایا امید سوئی ہوئی تھی جب اسے احساس ہوا کہ وہ کسی کی گود میں ہے جلدی سے اس نے انکھیں کھول کر سامنے دیکھا جب اس نے سامنے ضمار کو دیکھا تو امید انکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

بابا نہیں کرے نا اپ میرے خواب میں بھی ا رہے ہیں اپ گندے ہیں میں اپ سے نہیں بولتی ہوں اپ میرے سے نہیں ملنے اتے نا اپ کو میری یاد نہیں اتی امید پھر سے انکھیں بند کرتے ہوئے ضمار کے سینے سے لگ گئی جبکہ امید کے اس طرح شکایت کرنے سے ضمار کے لیے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔۔

میری جان میرا بچہ میری شہزادی تمہارے بابا تم پر واری جائیں کیا ہوا ہے میری جان کو ناراض ہے میرے سے ضمار نے امید کا چہرہ پکڑ کر اس کی نیلی انکھوں پر بوسہ دیا جن انکھوں پر ضمار اپنا اپ بھی وار سکتا تھا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔۔اپنے بابا کا لمس محسوس کرتے ہوئے امید نے فل انکھیں کھولی تو خوشی سے بابا بابا کہنے لگے جلدی سے ضمار کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

جی ہاں بابا کی جان بابا سچ میں اگئے ہیں لیکن میری جان کو تو یقین ہی نہیں ا رہا کہ اس کے بابا سچی میں اگئے ہیں ضمار امید کے پیشانی پر بوسہ دیا تو امید کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے۔۔۔۔۔

اپ گندے بابا ہیں نا اپ کو پتہ ہے نا میں اپ کو کتنا سارا مس کرتی ہوں لیکن اپ ہے کہ اپ مجھ سے ملنے ہی نہیں اتے ہیں اپ میرے بابا نہیں ہیں میں اپ سے نہیں بولتی ہوں میں نا صرف ڈیڈی اور ممی ہے میں ان سے پیار کرتی ہوں میں اپ سے پیار نہیں کرتی ہوں امید لاڈ دکھانے لگی جبکہ امید کے اس طرح کہنے سے ضمار کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔

کیا کہا تم نے امید کہ تم مجھ سے پیار نہیں کرتی یہ کب ہوا ابھی تھوڑا عرصہ پہلے کہ تم نے مجھے کہا تھا کہ تم اپنے بابا سے بہت پیار کرتی ہوں ابھی بتاتا ہوں دایہ اور عرشیہ کو جا کے کیا جادو کیا ہے تم پہ کہ تم اپنے بابا سے پیار نہیں کرتی ہو ضمار نے امید کو اپنی گود

میں اٹھایا تو امید نے منہ بناتے ہوئے ضمار کی گردن کے گرد باہیں حائل کی اور اس کے سینے میں اپنا منہ چھپا لیا جیسے وہ ہمیشہ بچپن میں کیا کرتی تھی اس کی اس حرکت سے ضمار کے لبوں پر مسکراہٹ ہے جس سے اس کا ڈمپل شو ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ایسے ہی امید کو اٹھائے وہ نیچے گیا جبکہ دائید عرشیہ لاونج میں بیٹھے اپس میں باتیں کر رہے تھے جب سیڑھیوں سے ضمار کو اتے ہوئے دیکھا اس کی گود میں امید تھی دایدنے پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے نفی میں سر ہلایا ضمار دروازہ بھی ہے اس گھر میں موجود ہے ہمیشہ کھڑکی سے انے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے دایدنے ہمیشہ اس کی کھڑکی اس کے انے پر چوٹ کی۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نا اس گھر میں جب بھی میں داخل ہوتا ہوں تو مجھے سب سے پہلے اپنی بیٹی کا چہرہ دیکھنے ہوتا ہے تو اسی لیے سب سے پہلے کھڑکی سے اتا ہوں تاکہ سب سے پہلے بیٹی کا چہرہ دیکھوں تم لوگوں کا نہیں ضمار نے بھی تراخ کا جواب دیا جس سے دایداور عرشیہ نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے ضمار کی گود میں امید کو دیکھا جو اپنے بابا کے اتے ہی ان دونوں کو بھول جایا کرتی تھی۔۔۔۔۔

ضمار عرشیہ اور دائد کے سامنے اکر بیٹھا یہ تم لوگ کیا پٹیاں پڑھاتے رہتے ہو میری بیٹی کو جب وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ وہ مجھ سے پیار نہیں کرتی بتاؤ ذرا مجھے کیا گھول کر پلایا ہے تم لوگوں نے میری بیٹی کو اگر تم دونوں کی وجہ سے میری بیٹی مجھ سے دور ہوئی نا تم لوگوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا میں ضمار نے امید کو اپنی گود میں سیدھا کر کے بٹھایا تو امید انکھیں پٹپٹاتے ہوئے دایداور عرشیہ کو دیکھنے لگی جو غصے سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اپنی انکھیں نا ذرا نیچے کرو میری بیٹی کو غصے سے گھورنے کی ضرورت نہیں ہے بتاؤ امید کوئی تمہیں تنگ کرتا ہے کیا کوئی تمہیں مارتا ہے بتاؤ ذرا مجھے مار کا پتہ تھا کہ کوئی اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔۔۔

نہیں بابا ڈیڈی تو مجھ سے بہت پیار کرتے اور مما بھی مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں اور پتہ ہے سکول میں نا اور بھی مجھے بہت پیار کرتے ہیں میں نا اپ کو بہت ساری باتیں بتانا چاہتی ہوں اب اپ کہیں نہیں جائیں گے اپ میرے پاس ہی رہیں گے بابا۔۔۔

جی جی میری جان میں اب یہاں پر ہی رہو گا میں کہیں بھی نہیں جاؤں گا اب میں واپس اگیا ہوں نا اپنی بیٹی کے پاس جو کام کر رہا تھا وہ میرا ہو گیا ہے۔۔۔۔

ضمار جو مشن تمہیں ملا تھا کمپلیٹ کر ائے ہو کیا دایدنے پوچھا تو ضمار نے لب میچے دایدکو دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا پورا کر ایا ہوں لیکن ابھی میری زندگی میں بہت سے ایسے کام ہے جو ادھورے ہیں اور انہیں پورا بھی کرنا ہے ضمار نے کچھ سوچتے ہوئے دایدکو کہا۔۔۔۔

زمار کبھی اپنے بیٹے کو۔۔۔۔۔

دائذ سٹاپ اٹ امید کے سامنے کیوں کہہ رہے ہو تم اکیلے میں ہوں گا تو بات کروں گا ابھی مجھے امید کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا ہے بتاؤ میرا بچہ کہاں جانا ہے تم نے اج تمہیں وہاں لے کر جاتا ہوں داید کو منع کرتے ہوئے ضمار پھر سے امید کی جانب متوجہ ہوا تو امید نے اپنے بابا کو دیکھا۔۔۔۔۔

بابا مجھے آئسکریم کھانے جانا ہے میرا بہت دل کر رہا ہے اب کھلا دو نا بابا۔۔۔

بابا کی جان بابا کی شہزادی جو بولے گی بابا اسی ٹائم پورا پورا کریں گے چلو اج ج ائس کریم کھانے چلتے ہیں ضمار نے امید کو اپنی گود میں اٹھایا اور باہر جانے لگا انتظار مت کرنا لیٹ بھی ہو سکتا ہوں میں یہ کہتے ہوئے ضمار امید کو لے کر باہر چلا گیا پانچ سالوں بعد بھی ضمار کا پیار ضمار کا عشق ضمار کی محبت صرف اور صرف امید تھی ہاں اسے پتہ تھا کہ اس کا ایک بیٹا ہے لیکن وہ لبابہ کے سامنے جانے سے ڈرتا تھا بہت سوچتا تھا کہ وہ اس کا سامنا کیسے کرے گا جو اس نے اس کے ساتھ کیا تھا کیا وہ ٹھیک تھا جب لبابہ نے اسے گولی ماری تھی تب اس کی انکھوں میں عجیب سی تکلیف تھی تب اسے پتہ نہیں تھا کہ لبابہ ماں بننے والی ہے ورنہ وہ کبھی بھی لبابہ اس تکلیف میں نہ چھوڑتا خیر ضمار امید کو لے کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار کو جب گولی لگی تھی اور وہ نیچے گرتا ہوا جا رہا تھا کیف کے گریبان سے اس کا ہاتھ چھوٹ گیا تھا دوسری جانب پہاڑی پر گر گیا تھا اور ضمار دوسری جانب گر گیا تھا جہاں پر پہاڑ ہی پہاڑ تھے پہاڑوں پر گرنے کی وجہ سے اور گولی لگنے کی وجہ سے وہ تو ویسے ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

ایک ادمی جو کچھ لوگوں کے ساتھ وہاں سے گزر رہا تھا اس نے ایک لڑکے کو بے ہوش دیکھا جو خون سے لت پر تھا وہ ادمی اپنی ٹیم کو لیتے ہوئے جلدی سے ضمار کے پاس ایا پہلے تو وہ ضمار کو دیکھ کر خیران ہوا اسے ہوش دلانے کی کوشش کی لیکن اسے ہوش نہیں ا رہی تھی وہ ادمی نے جلدی سے زمار کو اٹھایا اور ہاسپٹل کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹروں نے تو بالکل جواب دے دیا تھا کہ ضمار زندہ بچ سکتا ہے کہ بھی نہیں کیونکہ اسے دو گولیاں لگی تھی اور پہاڑ پر گرنے کی وجہ سے اس کے سر پر شدید چوٹ ائی تھی لیکن اس ادمی نے ڈاکٹروں کو غصے سے کہا کہ وہ کسی بھی طریقے سے ضمار کو بچائے جتنا خرچہ آئے گا وہ دے گا سو ڈاکٹروں نے ضمار کا علاج کرنا شروع کر دیا تھا اٹھ سے نو گھنٹوں کے بعد اخر کار ضمار کے اندر سے گولیاں نکال

دی گئیں اور سرکا اپریشن کیا گیا جو کہ بالکل ہی ڈیڈ ہو چکا تھا ڈاکٹروں نے اکے باہر اس ادمی کو خوشخبری تو سنائی کہ اپ کے پیشنٹ وہ بچ گیا ہے لیکن وہ کومے میں جا چکا ہے یہ سنتے ہیں وہ ادمی لڑکھڑایا تھا نہیں نہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے ضمار کیسے قومے میں جا سکتا ہے وہ ادمی پریشان ہوتا ہوا کہنے لگا لیکن وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔

وہ ادمی ضمار کو اچھے سے جانتا تھا اسی لیے اسے اپنے گھر لے گیا نہ کہ بلیک محل وہ بالکل بھی نہیں شو کروانا چاہتا تھا کہ ضمار زندہ ہے جب تک وہ ہوش میں نہ جائے اور وہ پوچھ نہ لے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ ادمی ضمار کو گھر لے جا چکا تھا اور اس کے اچھے سے خاطر داری اور علاج کروا رہا تھا۔۔۔۔۔

دوسری جانب دایہ اور عرشیہ کو پتہ چلا کہ ضمار اب ان کو چھوڑ کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلا گیا ہے پہلے تو ان کو یقین نہ ایا دایہ نے ضمار کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن نہ اسے ملنا تھا نہ ہی وہ ملا ان کے لیے امید کو سنبھالنا بہت مشکل ہونا تھا۔۔۔

امید بار بار بابا بابا کہہ کر ضمار کو پکارتی رہیں لیکن ضمار اپنی امید کی زبان سے بابا سننے کے لیے اس کے پاس نہیں تھا امید بس روتی ہی رہتی تھی زمان کو یاد کر کے کئی دن کے لئے تو وہ بیمار بھی ہو گی تھی عرشیہ اور دایہ اسے بہت مشکل سے سنبھالتے تھے اہستہ اہستہ ٹائم گزرتا چلا گیا دایہ اور عرشیہ نے امید کو سنبھال لیا تھا اخر کو ایک سال کی بچی تھی وہ امید عرشیہ اور دایہ کے ساتھ اٹیچ ہو چکی تھی۔۔۔۔

ایسے ہی ٹائم گزرتا چلا گیا اور چھ مہینے بعد ضمار کو بھی ہوش اگیا تھا ضمار کو جب ہوش ایا اس نے اہستہ اہستہ سے اپنی انکھیں کھولیں اور چھت کو دیکھنے لگا لیکن اس سے اپنا جسم نہیں ہلانے ہو رہا تھا اخر کو وہ چھ مہینے وہ کومے میں رہا تھا۔۔۔

جب اس ادمی کو پتہ چلا کہ ضمار کو ہوش میں اگیا ہے کیونکہ اس نے ضمار کے کے لیے ڈاکٹر اور نرسز گھر میں ہی ارینج کیا ہوا تھا وہ ادمی بھاگتا ہوا ضمار کے پاس ایا اور اسے دیکھا جب کہ ضمار اس ادمی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔

تت۔۔تم۔۔۔۔ضمار نے حیرانگی سے اس ادمی کو پکارا تب وہ ادمی مسکرایا تھا ہاں میں کیوں پریشان ہو گئے کہ میں کہاں سے اگیا اس ادمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ضمار نفی میں سر ہلایا۔۔۔

شکر کرو میں وہاں ٹائم پہ پہنچ گیا تھا اور تم زندہ بچ گئے ہو اگر میں نہ ہوتا نا تو تم اس ٹائم اوپر پہنچ چکے ہوتے اور تمہاری لاش کوے بھی کھا چکے ہوتے اس ادمی نے مسکراتے ہوئے ضمار کو کہا تو ضمار کا دل کیا وہ سامنے والے کا گلا دبا دے۔۔۔۔

السلام علیکم ضمار بھائی ایک لڑکی اندر اتے ہوئے ضمار کو دیکھ کر بولی تو ضمار نے بھی اسے دیکھا اور سر ہلایا۔۔۔

مجھے جیسے ہی پتہ چلا کہ اپ ہوش میں ائے ہیں میں جلدی سے اپ کے پاس اگئی اب اپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔

ٹھیک ہوں تم بتاؤ تم کیسی ہو ضمار نے کہا تو اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ضمار بھائی میں ٹھیک ہوں۔۔۔

تمارے منہ سے اپنے لئے بھائی سن کر اچھا لگا۔۔۔۔"""

اپ نے کام بھی تو بھائیوں والا کیا تھا اسی لئے۔۔۔۔۔

ابھی مجھے جانا ہے مجھے میری بیٹی کو دیکھنا ہے پتہ نہیں وہ مجھے کتنا یاد کرتی ہو کہ ضمار کو اچانک سے امید کی یادائی تو وہ اٹھ کر بیٹھنے لگا لیکن اس سے اٹھنے اٹھ کر بیٹھنے بھی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ضمار ابھی تمہیں تین سے چار دن لگیں گے اپنے پیروں پہ کھڑا ہونے کے لیے تم چھ مہینے کومے میں رہے ہو کوئی چھوٹی بات نہیں ہے اس کی بات سن کر ضمار نے گھور کر اس ادمی کو دیکھا تم تو چاہتے ہی یہی ہو کہ میں لیٹا رہوں اور چھ مہینے سے وہ سب سے دور ہے یہ سن کر اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔"""

اچھا ضمار بھائی اپ دونوں باتیں کریں میں اپ کے لیے اچھا سا کھانا لے کر اتی ہوں اب تو اپ کھا سکتے ہیں نا وہ لڑکی یہ کہہ کر واپس چلی گئی جب ضمار اور وہ ادمی باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

دو سے تین دنوں میں ضمار نے بہت مشکل سے گزارے تھے کیونکہ وہ ادمی اسے کسی بھی طریقے سے باہر نہیں جانے دے رہا تھا اج جو وہ اپاج جو وہ اپنی بیٹی اپنی امید سے ملنے جا رہا تھا اور اسے اپنی میڈم سے ملنے کا بھی بہت دل کر رہا تھا اخر کو اس کی محبت تھی اس کی میڈم وہ جانتا تھا اس نے لبابہ کے ساتھ اچھا نہیں کیا لیکن اچانک سے اسے کیف کا بھی خیال آیا کے وہ بھی اس کے ساتھ ہی نیچے گرا تھا تو کیا زندہ ہے یا۔۔۔۔وہ ابھی کچھ بھی برا نہیں سوچنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔"""""

وہ یقین ہی نہیں کر پا رہا تھا تاکہ وہ چھ مہینے اپنی میڈم اور اپنی بیٹی کے بغیر رہا ہے اور اپنے دوست داید اور عرشیہ کے بغیر رہا اسے جلد سے جلد سب کو دیکھنا تھا۔۔۔۔

ضمار اس ادمی سے اجازت لیتے ہوئے اپنے گھر کی جانب کیا جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوا سامنے ہی عرشیہ داید امید کو کھیلا رہے تھے ان سب کو دیکھ کر ضمار کی انکھوں میں بے انتہا انسوائے وہ اپنے قدموں سے چل کر اندر کی جانب گیا جب داید کی نظر اندر انے والے انسان پر پڑے ایک دم تو وہ پتھر کا ہو گیا تھا۔۔۔

ضفل۔م۔۔ماا۔اضماد۔۔۔۔۔دایدنے اٹکتے ہوئے کہا جبکہ دایدکی اواز سنتے عرشیہ نے وہ دروازے کی جانب دیکھا تو اس کا بھی دل دھک سے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔ضمار دایدجلدی سے بھاگ کر ضمار کے گلے لگا تھا اور پھوٹ پھوٹ کا رویا تھا۔۔۔۔ضمار تم کہاں چلے گئے تمہیں پتہ بھی میں تمہارے بغیر اکیلا ہو گیا تھا تم تم کیوں چلے گئے تھے تمہیں کہا بھی تھا مجھے ساتھ لے کے جاؤ دایدروتے ہوئے کہنے لگا تو ضمار نے بھی دایدکو زور سے گلے لگا جیسے وہ کبھی بھی اس سے بچھڑنا نہ چاہتا ہو۔۔۔۔۔۔۔"""""

مجھے معاف کر تو دایدمیں میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ یہ سب ہو جائے گا مجھے معاف کر دو عرشیہ بھی امید کو اٹھائے ضمار کے پاس ائی عرشیہ بھی رو رہی تھی ضمار نے عرشیہ کو روتے ہوئے دیکھا اور پھر امید کو دیکھا جو انکھیں پھاڑے ضمار کو دیکھ رہی تھی اس طرح امید کو اپنے طرف دیکھتے ہوئے ضمار کے لبوں پر مسکراہٹ ائی۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ضمار کچھ اور کہتا امید کے منہ سے بابا نکلا تھا۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔امید کی زبان سے بابا سن کر ضمار بے حد حیران ہوا اس نے حیرانگی سے عرشیہ اور دایدکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے جب تم گئے تھے نا یہاں سے اس دن ہی اس نے سب سے پہلا لفظ ہی بابا بولا تھا تمہاری خوائش پوری ہو گئی تھی لیکن تم اس کی زبان سے بابا سننے کے لیے یہاں نہیں تھے دایدنے کہا تو ضمار نے ایک دم سے امید کو عرشیہ کے ہاتھوں سے چھین کر اپنے گلے سے لگایا تھا کہ امید بھی زور زور سے رونے لگی جیسے وہ اپنے بابا سے مل کر بہت ہی خوش ہو اور بہت ہی اداس اور امید بھی ضمار کو زور سے گلے لگایا بابا بابا۔۔۔

میری جان میری شہزادی بابا کی جان ائی لو یو سو مچ۔۔۔۔۔

اہہہہی۔۔۔۔۔۔ضمار ضبط سے چلایا تھا وہ اپنی بیٹی سے دور رہا بابا کی جان سوری میری جان میں تمہیں چھوڑ کر چلا گیا اب تمیں کبھی چھوڑ کے نہیں جاؤں گا بابا کا وعدہ ہے ضمار روتے ہوئے کہنے لگا جب کہ امید اپنے چھوٹے ہاتھوں سے ضمار کے چہرے پر لگایا تو ضمار کا دل کیا ہوا پھوٹ پھوٹ کر رے کیسے چھے مہینے وہ اپنی بیٹی سے دور رہا تھا۔۔۔۔۔

ضمار امید کے ہاتھوں کو پکڑ کر کبھی اس کے ہاتھ چومتا کبھی اس کے ماتھا چومتا کبھی اس کی انکھیں چھومتا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا ضمار بس بھی کرو اب تم اگئے ہو نا تم ہمیں تو بتاؤ اتنی دیر تم کہاں تھے عرشیہ نے کہا تو ضمار نے امید کو اٹھائے ہوئے لاونج میں جا کر بیٹھ گیا اور پھر دایداور عرشیہ کو سب بتایا کہ کس نے بچایا تھا کس نے نہیں اور اتنے مہینے کہاں رہا ہے اور کس کے پاس رہا ہے یہ سنتے دایداور عرشیہ بھی رونے لگے۔۔۔۔۔۔۔

ضمار اگر تمہیں کچھ ہو جاتا ہے تو ایٹ لسٹ میں مجھے بتا کے جانا چاہیے تھا کہ تم کہاں جا رہے ہو داید نے ناراضگی سے کہا تو ضمار نے گھورا ابھی تو تم رو رہے تھے میرے دور جانے اور ابھی تو مجھے تنز کر رہے ہو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ نے مجھے نئی زندگی دی ہے ابھی تم لوگوں کے پاس انے کے لیے اور امید کے پاس انے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""""""

اور کسی کے پاس انے کے لیے تم خوش نہیں ہو کسی اور کی یاد نہیں آئی۔۔۔۔۔داید نے کن انکھیوں سے دیکھا تو ضمار نے لمبی سانس لی تم نہیں جانتے کہ میں نے اپنی میڈم کتنا یاد کیا ہے میں کل انشاءاللہ ضرور ملنے جاؤں گا لیکن ابھی مجھے اپنی بیٹی سے تم لوگوں کے ساتھ ٹائم گزارنا ہے یہ کہہ کر ضمار امید کے ساتھ کھیلنے لگا جب کہ ضمار کی تو انکھیں ہی نہیں بھر رہی تھی امید کو دیکھ دیکھ کر امید بھی اپنے بابا کو کبھی ہاتھ لگا کے کبھی بال کھینچتی کبھی داڑھی کو ہاتھ لگاتی کبھی سینے سے لگتی۔۔۔۔۔۔۔

ویسے ضمار ہمیں بھی اس انسان سے ملنا ہے جس نے تمہیں بچایا ہے شکریہ تو بنتا ہے نا داید نے کہا تو ضمار نے اوکے کہا کیوں نہیں کل چلیں گے اس سے ملنے کے لیے یہ کہہ کر ضمار داید عرشیہ اپس میں باتیں کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

ساری رات ضمار امید اپنے سینے سے لگائے کبھی چومتا کبھی باتیں کرتا اس کا دل ہی نہیں بڑھ رہا تھا اپنی شہزادی سے اگلے دن داید عرشیہ ضمار اس ادمی کے گھر گئے ان دونوں نے ان سب کا اچھے سے استقبال کیا اب وہ سب بیٹھے اپ اس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

تمہارا بہت بہت شکریہ کہ تم نے ضمار کی جان بچائی داید نے کہا تو وہ ادمی مسکرایا مجھے ابھی تک یقین نہیں ایا ہے کہ تم زندہ ہو۔۔۔۔ زندہ ہوں اسی لیے تو ضمار زندہ ہے اور ویسے بھی ضمار میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ جو تم کام کرتے ہو نا یہ چھوڑ دو اس ادمی نے ضمار کو کہا تو ضمار نے انکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں زندہ چھوڑ دیا تھا شکر کرو میرے کام میں ٹانگ اڑانے کی کوشش مت کرو۔۔۔۔۔

تم نے مجھے زندہ چھوڑا تھا تو اج تم بھی زندہ ہو میری وجہ سے احسان چکتا کر دیا ہے میں نے ضمار اور ابھی میں اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ اب تم اپنی فیملی سے دور نہ ہو اور نہ ہی تمہیں کچھ ہو۔۔۔۔۔۔

دیکھو یہ کام نہ میری رگ رگ میں بس چکا ہے یہ تو میں کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا ہوں اور ویسے بھی مجھے لگتا ہے کہ پاکستان میں میرے جیسے ادمیوں کی بہت ضرورت ہے تو میں تو بالکل بھی یہ کام نہیں چھوڑوں گا کیونکہ مجھے نہ تو پولیس پر یقین ہے نہ ہی کسی

اور پر کہ وہ کسی کو انصاف دلا سکے اس لئے میرا انصاف دلانے کا طریقہ کچھ اور ہے اور تم لوگوں کا کچھ چھوڑ سو میرے کام چھوڑنے کی فکر مت کرو تم اپنی اور اپنی فیملی کی فکر کرو۔۔۔۔۔۔

داید تم ہی سے کچھ سمجھاؤ اس ادمی نے داید کو کہا تو داید نے نفی میں سر ہلایا وہ کچھ بھی نہیں سمجھ سکتا کیونکہ یہ ہمیشہ اپنی مرضی ہی کرتا ہے۔۔۔۔۔

ایسے ہی ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے جبکہ اس ادمی نے ضمار کو اس کے حال پہ چھوڑ دیا تھا ویسے تو ضمار ایک بات کہنا چاہوں گا تم بہت اچھے ہو اور امید ہے ائندہ بھی اچھے ہی رہو گے اور یہ بھی یقین ہے کہ ہماری دوستی ہمیشہ ایسی ہی رہے گی اور آدمی نے کہا تو ضمار نے اسے دیکھا تمہیں کس نے کہا کہ تم میرے دوست ہو ضمار نے اپنے لب دانتوں دبائے تو اس ادمی نے گھور کر ضمار کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

تمہیں شرم نہیں اتی ایسی بات کرتے ہوئے تمہیں اس ادمی کے کہنے پر ضمار کا قہقہ لاونج میں گونجا سب ٹھیک ہے اج سے ہم پکے والے دوست کبھی مجھے ضرورت پڑی تم میرا کام اؤ گے جب تمہیں ضرورت پڑی میں تمہارے کام اؤں گا ضمار نے کہا تو ضمار اور اس ادمی نے اپس میں ہاتھ ملایا۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں کی دوستی کہاں تک جانی تھی یہ جو یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔۔۔۔۔

ایسے ہی باتیں کرتے کرتے ضمار داید عرشیہ گھر واپس اگئے ہوں اس کے بعد ضمار دل کیا کہ وہ اپنی میڈم سے ملنے جائیں ابھی وہ گھر کی جانب جا ہی رہا تھا جب ان کے گھر کے سامنے پارک تھا وہاں اس کی نظر لبابہ پر پڑی جو کہ بینچ پر بیٹھی اداس سی نظریں سامنے ٹکائیں ایک ہستی کھیلتی فیملی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جب کے لبابہ کو دیکھ کر ضمار کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اس کا پیٹ۔۔۔۔۔۔اس کا پیٹ دیکھ کر تو ضمار کا دل کیا ہوا پھوٹ پھوٹ کر روئے اس کے قدم پیچھے کی جانب لڑکھڑائے تھے اسے بالکل بھی یقین نہیں ارہا تھا کہ لبابہ۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ میں نے کیا کر دیا ضمار نے اپنے بال اپنے ہاتھوں میں نوچے اور بنا کچھ سوچے سمجھے واپس گھر کی جانب بھاگا تھا اپنے کمرے میں جاتے ہی وہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے دیوار کے ساتھ بیٹھا۔۔۔۔۔۔

یہ میں نے کیا کر دیا میں نے اپنی میڈم کے ساتھ یعنی کہ ہمارا بچہ میڈم کے پیٹ میں ہمارا بچہ اونو یہ میں نے کیا کر دیا ضمار نے اپنے بال نوچ کر روتے ہوئے کہنے لگا اس کی انکھوں سے انسو نکل نکل کر زمین پر گرنے لگے لیکن اب بہت ٹائم گزر چکا تھا اب تو وہ بھی

بالکل بھی لبابہ کا سامنا نہیں کر سکتا تھا جب اسے اس کے راج کی ضرورت تھی تب وہ اس کے ساتھ نہیں تھا لیکن وہ اسے کیا بتاتا کہ اگر وہ قومے میں نہ ہوتا تو وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہی رہتا ہے چاہے کچھ بھی بن کر۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اب ٹائم گزر چکا تھا اس کے ہاتھوں سے اور اب وہ اس کے سامنے نہیں جا سکتا تھا ایسے ہی ٹائم گزرتا چلا گیا پانچ سال ایسے ہی گزر گئے لیکن ضمار ہر لمحہ اس کے ساتھ ہوتا تھا لیکن اس کو محسوس کرائے بغیر اور ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی وہ ایک مشن پر گیا تھا جو کہ گینگسٹر میٹنگ تھی سو وہ میٹنگ اٹینڈ کرنے ہی گیا تھا اور وہ اب آچکا تھا اپنی بیٹی اپنے گھر اور اپنی میڈم اور اپنے بچے کے پاس لیکن جب اسے کیف کے بارے میں علم ہوا تو اسے بہت افسوس ہوا لیکن وہ اب کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا یہاں پر ضمار کا پاسٹ ختم ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 71❤□❤□

لبابہ ایسے ہی ٹیرس پر کھڑی ہوئی نہ جانے کن سوچوں میں تھی جب اچانک سے بجلی گرجی تھی اس نے اسمان کی جانب دیکھا جہاں بادل گرج رہے تھے شاید بارش انے کی امد امد تھی۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ کے دیکھتے ہی دیکھتے بارش شروع ہوئی تھی اور لبابا کے چہرے پر اذیت بھری مسکراہٹ ائی تھی اسے اپنے اور راج کی اخری ملاقات یاد آئی جب وہ بارش کے دن لونگ ڈرائیو پر گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

راج نہ چاہتے ہوئے بھی تم ہر لمحہ میرے ساتھ ہوتے ہو نہ جانے کب تم واپس اؤ گے تمہیں پتا ہے جب تم نے برستی بارش میں مجھے گاڑی سے باہر نکالا تھا اور میں نے کہا تھا تمہیں راج مجھے بارش پسند نہیں ہے لیکن تم نے کہا تھا میڈم میں ہمیشہ اپ کے پاس رہوں گا تو بارش میں کچھ بھی نہیں ہو گا دیکھو نا اج تم میرے پاس نہیں ہو لیکن اس دن کے بعد میرا بارش میں ڈرنا بالکل ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔

کیا تمہیں ان پانچ سالوں میں بالکل بھی اپنی میڈم کی یاد نہیں ائی کاش تم ایک دفعہ اکر دیکھ لیتے کے تمہارا ایک بیٹا بھی ہے جو تمہیں بہت یاد کرتا ہے لیکن شاید تم مجھ سے اتنی نفرت ہے کہ تم میرے بیٹے کو بھی نہیں دیکھنا چاہتے۔۔۔۔۔

لبابہ اج بھی اس بارش میں بھیگنا چاہتی تھی اسی لیے وہ اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی باہر چلی گئی تاکہ وہ اس موسم کو کھل کے انجوائے کر سکے اور اگر وہ روئے بھی تو کوئی اسے دیکھے تو کوئی اس کی انسو نہ دیکھ سکیں لیکن یہ وہ نہیں جانتی تھی کہ اوپر بیٹھا اللہ اس کے ہر انسو دیکھتا ہے اور اس کی سنتا بھی ہے جلدی ہی اس کے ساری تکلیفیں ختم ہونے والی تھیں شاید کچھ وقت کے لیے۔۔۔۔۔۔"""

کاش اس موسم میں بھی تم میرے ساتھ ہوتے۔۔۔۔۔۔

بارش کی بوندیں کیا کیا یاد دلائے۔۔۔۔

گرتی ہے جسے ویسے دل کو جلائے۔۔۔۔۔

ٹوٹے دلوں کو جو جوڑنے والے۔۔۔۔۔۔

میری صدائیں دعائیں بھی تو سن۔۔۔۔۔

مجھے دیکھا کے وہ چہرہ کبھی۔۔۔۔۔

تو رکھ کے میرا بھرم۔۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب ضمار امید کو لیے ائس کریم کھلانے گیا ہوا تھا جب اسے بھی بارش میں اپنی اخری ملاقات یاد ہے اس کی انکھوں میں بھی ہلکی ہلکی نمی ائی تھی وہ بھی بارش میں بھیگنا چاہتا تھا جلدی سے اس نے امید کو گاڑی میں بٹھایا اور خود گاڑی کے باہر اکر اس کے بونٹ پر پاس کھڑا ہو گیا اور بارش میں بھیگنے لگا۔۔۔۔۔۔

کاش میڈم اپ کا یہ اپن اپ سے معافی مانگ سکتا لیکن کیا کروں جس ٹائم اپ کو میری ضرورت تھی اس ٹائم تو میں اپ کو اکیلا چھوڑ کے اگیا تھا کس منہ سے جاؤں گا اپ کے سامنے کیا اپ کبھی مجھے معاف کر پائیں گی جیسے میں اپ کا دل توڑ کے ایا تھا جیسے میں اپ سے نفرت کا اظہار کر گیا تھا کہ دوبارہ سے محبت کا اظہار کر پاؤں گا یا اپ کے زبان سے اپنے لیے محبت سن پاؤں گا ضمار نے بھی انکھیں بند کر کے چہرہ اوپر کی جانب کیا۔۔۔۔

یا اللہ مجھے ہمت دے مجھے اپنی محبت کو منانا ہی ہو گا اپنے لیے اپنی میڈم کے لیے اور اپنے بیٹے کے لیے میں ان کو اب اکیلا نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ بھی اسی بارش میں دیکھتے ہوئے زمین پر بیٹھی مسلسل روتی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

یہ پیار سزا ہے۔۔۔۔۔۔۔

جو میں نے کیا ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں ملنا تھا۔۔۔۔۔۔

تو دل کیوں دیا ہے۔۔۔۔؟؟

ابھی وہ رو ہی رہی تھی جب اسے اپنے بیٹے کی اواز ائی جان اب یہاں کی کیا کر رہی ہیں زرتاش بھی بارش میں بھیتا ہوا بھاگ کر اپنی ماما کے پاس کیا جو بارش میں بھیگتی رہی تھی لیکن اسے ہوش نہیں تھا۔۔۔۔

اپنے بیٹے کی اواز سن کر لبابہ ہوش میں آئی تو اس نے دیکھا زرتاش بھی بارش میں بھیگ رہا ہے زرتاش تم کیوں یہاں پر

ائے۔۔۔۔۔

ماما اپ بھیگ رہی ہے بیمار ہو جائیں گی چلی اٹھے اندر ائیں۔۔۔۔

بارش میں بھی لبابہ نے اپنے انسو صاف کیے اور زرتاش کو لیے جلدی سے اندر چلی گئی تاکہ وہ بیمار نہ ہو جائے کچھ موسم بھی ایسا تھا کہ کوئی بھی بارش میں بھیگتا تو بیمار ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔

زرتاش تم کیوں باہر رہتے ہیں پتہ ہے ابھی بارش ہو رہی ہے پھر بھی اس کے بالوں کو تولیے سے خشک کرتے رہتے ہیں اس کے کپڑے چینج کر رہی تھی اور ساتھ میں ڈانٹ بھی رہی تھی۔۔۔۔

اوہو جان اپ بھی تو بارش میں بھیگ رہی تھی ایک چھنک زرتاش کو آئی تھی یہی نشانی تھی وہ بیمار ہونے والا ہے میں جب اٹھا تو اپ تھی ہی نہیں تو میں ڈر گیا پھر میں جلدی سے باہر ایا تو اپ بارش میں تھی میں نے سوچا اپنی جان کو اپنے پاس لے کر اتا ہوں پھر مجھے اچھے سے نیند ائے گی زرتاش نے کہا تو اس کی باتوں سے لبابہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی میرا شہزادہ بیٹا میں ٹھیک ہوں مجھے کچھ بھی نہیں چلو اب سو جاؤں لبابہ نے بھی چینج کیا تو وہ بھی اپنے بیٹے کے ساتھ لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔

بابا چلیں نا گھر مجھے نیند ا رہی ہے ضمار کو بھی پیچھے سے امید نے اواز دی تو ضمار بھی اپنے خیالوں سے باہر ایا اور گاڑی میں جا کر بیٹھا سوری سوری میرا بیٹا وہ بس ایسے ہی بارش میں بھی کر رہا تھا جب وہ گھر چلتے ہیں اسے ضمار بھی امید کو لیے گھر چلا

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔"""""""

"""""----------

ایک ادمی جھیل کے کنارے بیٹھا چھوٹے چھوٹے پتھر جیل میں پھینک رہا تھا سفید کلر کا سوٹ پہنے کندھوں پر شال لیے وہ نہ جانے کن سوچوں میں تھا اور پتھر پھینکتے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف۔۔۔۔۔۔۔ پیچھے ایک خوبصورت لڑکی کی اواز سے کیف نے مڑ کر اس لڑکی کو دیکھا تو کیف کے لبوں پر مسکراہٹ ائی۔۔۔۔۔۔

گل تم یہاں کیف اٹھ کر اس کے پاس گیا تو گل نے بھی کیف کو دیکھا یہ وہ شخص تھا جو گل کی زندگی میں پہلی مرتبہ ایا تھا اور گل اسے دیکھتے ہی اس پر مر مٹی تھی۔۔۔۔۔

ہاں آپ یہاں پر اکیلے بیٹھے ہو نا تو میں نے سوچا میں آپ کے پاس جا کر بیٹھ جاؤں گل بور ہو رہی تھی نا اسی لیے۔۔۔۔

اچھا گل میں بھی گھر کی طرف ہی چل رہا تھا چلو اب گھر جاتے ہیں انکل انتظار کر رہے ہوں گے کیف نے کہا تو گل کے ساتھ وہ گھر کی جانب چلا گیا ایک چھوٹا سا گھر جو کہ دو کمروں پر مشتمل تھا اور باہر کھلا صحن اور چھوٹا سا کچن جس میں گل لکڑیاں جلا کر کھانا بنایا کرتی تھی۔۔۔۔۔

بابا اپ کیا کر رہے ہیں گل نے ایک بزرگ ادمی کے پاس جاتے ہوئے کہا جو کہ چھوٹی چھوٹی لکڑیاں اکٹھی کر کے چولہے کے پاس رکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ارے بیٹا کیف کو بھوک لگی ہو گی نا تو اس کے لیے کھانا بناؤ اس لیے لکڑی اکٹھیاں کر رہا تھا تا کہ تمہیں اسانی ہو۔۔۔۔

نہیں انکل ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو ناشتہ کر کے گیا تھا میں یہاں سے ابھی مجھے بھوک نہیں ہے بس ایسے ہی میرے سر میں تھوڑا درد ہو رہا ہے تو میں سونا چاہتا ہوں کیف نے عالم کو کہا تو عالم نے کیف کی جانب دیکھا۔۔۔۔

بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا نہیں ٹھیک تو میں ڈاکٹر کو بلا لیتا ہوں گل بھی کیف کا سر درد سن کر پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔۔

نہیں نہیں انکل ڈاکٹر کی ضرورت نہیں بس ایسے ہی سر درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

نہیں کیف تم کھانا کھائے بغیر نہیں سونا ٹھیک ہے میں تمہارے لیے ابھی اچھا سا کھانا بنا کر لے کے اتی ہوں گل اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے چولہے کی جانب چل پڑی۔۔۔۔۔۔

عالم نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو کیف کی تھوڑی سی ہی طبیعت خرابی کی وجہ سے اس کے چہرے پر پریشانی نظر ارہی تھی کیف گل کی بات سنتے ہوئے اندر چل پڑا اور چھوٹے سے کمرے میں داخل ہو کے جہاں ایک چارپائی پڑی ہوئی تھی اور اس پر بستر تھا اور مشکل سے وہاں پر ایک کرسی رکھی تھی اور سامنے ہی ائینہ رکھا ہوا تھا کیف ائینے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

کالی انکھیں جو چھوٹے بال ہوا کرتے تھے وہ بڑے ہو گئے تھے سفید کلر کی شلوار قمیض پہنے شال لیے وہ پہلے والا کیف تو بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا انکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے کیف نے اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھوا اور پھر اس کے دماغ میں کچھ یادیں گھومنے لگی ایک دھندلی سی یادیں اس کے سر میں مزید درد پیدا ہوا کہ اس نے اپنی انکھیں بند کر کے اپنے سر کو جھٹکا۔۔۔۔

کیف اپ ابھی بھی ٹھیک نہیں ہوئے نا میں کہہ رہی ہوں میں ڈاکٹر کو بلا لاتی ہوں گل کمرے میں اتی ہوئی کہنے لگی وہ تو کیف کو تھوڑی دیر کے لیے بھی اکیلے نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔

کیف ایک دم سے یادوں سے باہر ایا تو گل کو دیکھا تو بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا گل گل بھی کیف کے پاس جا کر بیٹھ گئی تو گل نے کیف کا ہاتھ پکڑا۔۔

گل کے ہاتھ پکڑنے سے کیف کو عجیب سا محسوس ہوا پچھلے ایک سال سے وہ ایسے ہی غائب دماغی سے سب کو دیکھتا رہتا تھا جب کہ اسے اپنے ماضی کے بارے میں کچھ بھی یاد نہیں تھا بس اتنا یاد تھا کہ اس کا نام کیف ہے کیونکہ اس کی وردی ہر لکھا تھا بس لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں رہتے ہیں کہاں نہیں وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔۔۔۔۔

کیف نے گل کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تو گل نے اداس نظروں سے کیف کی جانب دیکھا میں باہر کھانا رکھ کر ائی ہوں فریش ہو جاؤ پھر اکے کھانا کھا لو گل یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی کیونکہ اس کی انکھوں میں نمی اگئی تھی وہ جو کیف کو نہیں دکھانا چاہتی تھی اپنے کمرے میں جاتے ہوئے اس نے اپنے اپ کو ائینے میں دیکھا۔۔۔۔۔۔

20 سالہ لڑکی سرخ و سفید رنگت گرے انکھیں چھوٹی سی ناک اور لال گلاب جیسے ہونٹ وہ لمبے کالے بال وہ بے حد خوبصورت تھی اتنی خوبصورت تھی کہ شاید کوئی اسے دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا لیکن وہ تو کیف کی ایک نظر کی منتظر تھی جو اس کی جانب کم ہی دیکھا کرتا تھا۔۔۔۔۔

کیا کمی ہے میرے میں جو کیف میرے کو نہیں دیکھتا اتنی خوبصورت تو میں ہوں گل اپنے چہرے پر ہاتھ لگاتے ہوئے کہنے لگی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے پچھلے ایک سال سے تو کیف جب سے ہوش میں ایا تھا اس نے کیف کی خوب خاطر داری کی تھی اور نہ جانے وہ کب اس خوبصورت شخص کو اپنے دل میں بسا بیٹھی تھی۔۔۔۔

گل بیٹا کھانا دیکھوا کے بن گیا ہو گیا تو دے دو عالم نے گل کو اواز تو گل جلدی سے اپنے انسو صاف کیے دوپٹہ سر پر اچھے سے جمائیں باہر چلی گئی جب گل نے دیکھا کے کیف باہر نہیں آیا تو وہ کیف کے لیے کھانا لے کر اس کے کمرے میں جا سکیں۔۔۔۔

گل نے کیف کے لیے گوشت بنایا تو اس پلیٹ میں ڈال کر ساتھ میں روٹی رکھ کر وہ کیف کے کمرے میں لے کے۔۔۔

کیف یہ لو کھانا کھالو کیف لیٹا ہوا تھا جب گل کی اواز سنتے اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

کیف نہ جانے کیوں نظر بھر کے بھی گل کی جانب نہیں دیکھتا تھا ہاں وہ اس کی اچھی دوست تھی وہ اس کے ساتھ گھومنے جاتا تھا باتیں کیا کرتا تھا لیکن اس سے اتنا اٹیچ نہیں ہو پاتا تھا جانے کیا بات تھی کہ وہ گل کی جانب نہیں دے سکتا تھا شاید اس کی گرے انکھیں جو اس سے کسی کی یاد دلاتی تھی لیکن کس کی وہ اسے یاد نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

کیف اپ میری طرف دیکھتے کیوں نہیں ہیں گل یہ سوال پہلے بھی کئی مرتبہ پوچھ چکی تھی لیکن کیف کے پاس کوئی بھی جواب نہیں ہوتا تھا وہ گل کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کھانا کھانے۔۔۔۔

گل بھی کیف کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے اٹھ کر باہر چلی گئی جب کیف نے گل کو دیکھا سوری گل لیکن نہ جانے ایسی کیا بات ہے کہ تمہارے سوالوں کا میرے پاس کوئی بھی جواب نہیں ہوتا کیف گہرا سانس بڑھتے ہوئے کھانا کھانے لگا۔۔۔۔۔۔

"""""----------

کیف کا پاسٹ۔۔۔۔۔۔

کیف جب پہاڑی سے نیچے گرا تھا تو وہ ضمار سے الگ ہو کر گر گیا تھا ضمار تو پہاڑوں پر گرا تھا لیکن کیف ایک جھیل میں گر گیا تھا جو کہ کسی گاؤں میں جاتی تھی وہاں سے تیرتا تیرتا وہ جھیل کے کنارے پر چلا گیا جبکہ اسے اپنی کوئی بھی ہوش نہیں تھی وہاں سے جب گل جیل سے پانی بھرنے کے لیے گئی تو اس نے ایک ادمی کو بے ہوش دیکھا پہلے تو وہ ڈر گئی کیونکہ وہ پولیس کی وردی میں تھا اور وہ چھوٹا سا گاؤں تھا جس میں بہت ہی مشکل سے کوئی 15 سے 20 گھر ہوں گے اور وہاں لوگ چھوٹے چھوٹے گھروں میں رہا کرتے تھے پہلے تو اسے دیکھ کر گل گھر کی جانب اگئی کہ وہ اپنے ابا کو بلا کر لے گل نے عالم کو جا کر کہا کہ جھیل کے کنارے ایک لڑکا بے

ہوش پڑا ہے عالم بھی حیران ہوا تو وہ جھیل کے کنارے کے طرف گیا وہاں پر کیف کو بے ہوش دیکھا تو اس نے اس ادمی کو سیدھا کیا کیف کے سر پر شدید چوٹ کی وجہ سے خون بہ کر سوکھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ابا یہ کون ہے گل نے معصومیت سے کہا وہ اس ٹائم 15 سال کی تھی۔۔۔۔

گل بیٹا کوئی بھی تم سے پوچھو نا اسے مت بتانا ٹھیک ہے کیا پتہ اسے ہماری مدد کی ضرورت ہو اور کوئی اسے ڈھونڈ رہا ہو عالم نے گل کو کہا تو گل نے کیف کو دیکھ کر سر ہلایا اور عالم نے بڑی مشکل سے کیف کو کسی کی مدد سے اٹھا کر اپنے گھر کی جانب لے گیا اس گاؤں میں ایک ڈاکٹر بھی تھا جو کہ یہاں پہ ہی رہتا تھا عالم جلدی سے ڈاکٹر کو بلا لایا تو اس نے کیف کی مرہم پٹی وغیرہ کی اور اس کے بعد کچھ میڈیسن وغیرہ دے دی۔۔۔۔۔

اتنی اونچی پہاڑی پر گرنے سے کی وجہ سے کیف بھی قومے میں چلا گیا تھا عالم کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ کیف کا علاج کسی شہر میں جا کے کروا سکتا نہ ہی وہ کسی کے بارے میں جانتا تھا نہ ہی کیف کے بارے میں جانتا تھا اسی لیے عالم نے کیف کو یہاں ہی رکھا اہستہ اہستہ عالم اور گل اس کی خدمت کرنے لگے اور گل اہستہ اہستہ بڑی ہونے لگی نا جانے کب کیف کا خیال رکھتے رکھتے گل کے دل میں خوبصورت انسان کی محبت دل میں بس چکی تھی۔۔۔۔۔

چار سالوں بعد کیف کو اچانک سے ہوش ایا تو ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا اور ارد گرد دیکھنے لگا اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا لیکن اسے بالکل بھی سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کہاں پر ہے کیف کو ہوش میں اکے دیکھ عالم اور گل اس کے پاس ائے۔۔۔۔۔۔

بیٹا اٹھ گئے تم عالم نے کہا تو کیف نے حیرانگی سے عالم کی جانب دیکھا اور پھر گل کی جانب جو پٹھانی فراک پہنے سر پر دوپٹہ لیے اپنے چہرے پر دوپٹہ کیے صرف اس کی انکھیں ہی نظر ارہی تھیں اور وہ گرے انکھیں دیکھ کیف نے انکھیں جھپکائیں لیکن اسے بالکل بھی یاد نہیں ارہا تھا کہ یہ گرے انکھیں کسی اور کی بھی تھیں۔۔۔۔

اپ۔۔۔۔اپ۔۔۔۔۔۔ کون ہیں انکل اور میں یہاں کیسے۔۔۔۔۔۔

بیٹا تم پہاڑی سے جھیل میں گر گئے تھے تو ہم تمہیں چار سال پہلے اٹھا کر لے کر ائے تھے یہاں پہ اور ہمیں نہیں پتہ کہ تم کون ہو تمہارا گھر کہاں ہے اس لیے ہم نے تمہارا یہاں ہی اعلان شروع کر دیا اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم ہوش میں اگئے ہو عالم نے کیف کے پاس جا کر کہا تو کیف کو حیرانگی کہ میں چار سال قومے میں تھا اور اسے گھر والے کہاں تھے کیا اس گھر والوں نے اسے ڈھونڈا نہیں کئی سوال اس کے ذہن میں تھے جن کا جواب کسی کے پاس بھی نہیں تھا۔۔۔۔

اور پھر اہستہ اہستہ کیف اور گل کی دوستی ہوتی گئی دل تو کیف سے محبت کرتی تھی لیکن کیف صرف سے اپنے دوست ہی مانتا تھا اس کا دل ہی نہیں کرتا تھا کہ وہ گل سے محبت کرے شاید اس کا دل اجازت نہیں دیتا تھا اس کا دل میں پہلے ہی اس کی چار فٹی بیوی تھی تو کیسے اس کا دل اجازت دیتا۔۔۔۔

اور اب یہ مقام تھا کہ گل کیف سے محبت کرتی تھی اور کیف کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ کوئی اس کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہے کیف نے بہت کوشش کی کہ وہ اپنے بارے میں جان سکے لیکن کسی کو اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل اپی چلے نا میرا ائس کریم کھانے کو بہت دل کر رہا ہے پلیز چلے نا ساحل دل کے پاس اتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔

ساحل ابھی میرا دل نہیں کر رہا ہے نا پلیز کل چلیں گے پکا دل کا دل عجیب سا ہو رہا تھا اس کا بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا باہر جانے کو۔۔۔۔۔

دل آپی اپ ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہیں میں جب بھی اپ کو کچھ کرتا ہوں اپ میری بات ہی نہیں مانتی اپ مجھ سے تھوڑا سا بھی پیار نہیں کرتی ہیں میں طہام بھائی کے ساتھ چلا جاتا ہوں وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں ساحل روتے ہوئے جانے لگا تو دل نے ساحل کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔

ساحل یہ کیسی باتیں کر رہے ہو کہ میں تم سے پیار نہیں کرتی ائندہ کبھی ایسا مت کہنا میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا ٹھیک ہے نا اور چلو جاؤ طہام کو ریڈی کرو میں بھی کپڑے پہن کر تی ہوں دل کی بات سنتے ساحل خوش ہوتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ دل بھی ساحل کی بچگانہ حرکتوں سے مسکراتے ہوئے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں دل طہام ساحل باہر جانے کے لیے تیار تھے پہلے دل امنہ کے پاس گئی کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں جب ساری چیزیں دیکھ لی تو پھر وہ ان لوگوں کے ساتھ باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

تینوں ایک ائس کریم پالر گیے اور وہاں جا کر ائس کریم کھانے لگے دل اپی ائس کریم کتنی اچھی ہے نا ساحل نے ائس کریم کھاتے ہوئے کہا تو دل بھی مسکرائی۔۔۔۔

ہاں تم تو خوش ہو گئے ہو ناجب کہ ساحل کی نظر سامنے ایک لڑکی پر پڑی جو کہ بالکل گڑیا سی لگ رہی تھی پنک کلر کا فراک پہنے بالوں میں چھوٹی سی پونی ڈالے سرخ و سفید رنگت گرین انکھیں لیے وہ اپنی ماما کو دیکھ رہی تھی اور بتا رہی تھی کہ مجھے یہ والی ائس کریم کھانی ہے۔۔۔۔۔۔

ہائے کتنی پیاری لڑکی ہے نا ساحل نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے طہام کو کہا تو طہام نے سامنے چھوٹی سے بچی کو دیکھا۔۔۔۔

شرم کرو ساحل بچی ہے وہ اور دل دیکھ لو اپنے بھائی کے کام کیسے باہر اکر بھی ٹھرک پن کر رہا ہے چھوٹا سا ہے ابھی دیکھو سامنے لڑکی پر لائن مار رہا ہے طہام نے کہا تو ساحل نے طہام کو گھورا اور پھر دل کو دیکھا جو اس لڑکی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاں تو کیا ہوا کتنی پیاری لڑکی نے اگر میری بھابھی بن جائے گی تو کیا ہو جائے گا دل نے بھی معصوم منہ بناتے ہوئے کہا تو طہام نے نفی میں سر ہلایا ان دونوں بہن بھائیوں کا کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

پہلے اپنے اس بڑے بھائی کو تو دولہا بنالو دعا کرو تمنا مل جائے وہ تمہاری بھابھی بن کے گھر اجائیں پھر چھوٹے چھوٹے چھچھوندر کی بھی شادی کر لینا طہام کے کہنے پر دل کا قہقہ وہاں پر گونجا تھا تمہیں بہت جلدی ہے شادی کی جب کہ دل کا قہقہ سنتے دوسری جانب بیٹھے تیمور نے اس کی جانب دیکھا اور اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہیں گرے انکھیں وہیں بال وہی ہونٹ وہ بالکل ویسی کی ویسی ہی گڑیا تھی تیمور نے اس کے پورے جسم کا جائزہ لیا جو اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور واپس جانے لگے تھے تیمور نے اٹھ کر اس کے پیچھے جانا چاہا لیکن پھر رک گیا۔۔۔۔۔

میری گڑیا تو بڑی ہو گئی اور پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی ہے لیکن اس کا شوہر نظر نہیں ارہا اج اکیلے کیسے جانے دیا اسے وہ بھی ان دو لنگوڑوں کے ساتھ اس نے طہام اور ساحل کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

تمہارے شوہر سے بھی پرانے حساب چکتا ہونے والے ہیں میری گڑیا اور بہت جلد اسے موت کے منہ پہ پہنچا کے تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لے جاؤں گا تمہیں ان پانچ سالوں میں میں بالکل بھی نہیں بھولا ہوں تمہاری یہ انکھیں میرے دل میں گھس چکی ہیں اور جب تک تمہیں اپنی رکھیل نہیں بناؤں گا نا مجھے سکون نہیں اے گا بچپن میں ہاتھ لگانے سے ڈرتی تھی نا اب دیکھنا کیسا حال کرتا ہوں تمہارا تیمور خباست سے اس کے پورے جسم کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا اور پھر اپنے دوست کے پاس ہی بیٹھ گیا جبکہ دل ساحل اور طہام واپس گھر کی جانب چلے گئے تھے۔۔۔۔۔۔"""""

"""----------

صبح تو لبابہ زرتاش کو دیکھ کر چلی گئی تھی وہ بالکل ٹھیک تھا لیکن جب سے وہ افس سے ائی تھی زرتاش کو بہت تیز بخار ہو گیا تھا اور لبابہ اسی وجہ سے پریشان تھی اس کا بھی سر چکرا رہا تھا شاید رات بارش میں بھیگنے کی وجہ سے دونوں کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زرتاش میرے بیٹے کیا ہو گیا اٹھو نہ لبابہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگے جو کہ تپ رہی تھی۔۔۔۔۔

ماما میرے جسم میں بہت درد ہو رہا ہے ماما زرتاش لبابہ کے ساتھ چپکتے ہوئے بولا تو لبابہ اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر اس کی انکھوں سے انسو نکلے تھے۔۔۔

جب اس نے جلدی سے زرتاش کو اٹھانے کی کوشش کی تو اس کو خود بھی چک کرایا اور وہ گرتے گرتے بچی تھی مم۔۔ی۔۔میرا ۔بب۔۔بیٹا۔۔۔۔۔لبابہ نے دوبارہ سے زرتاش کو اٹھایا اور باہر کی جانب بھاگی جب دروازے کے اگے ہی لبابہ دوبارہ سے گرتے گرتے بچی اس سے پہلے کہ لبابہ گرتی منی نے لبابہ کو تھاما تھا لبابہ نے نظریں اٹھا کر اپنے اپ کو بچانے والے کو دیکھا تو وہ منی تھی لبابہ کے چہرے پر مسکراہٹ ائی۔۔۔۔

ہائے ہائے چندا کیا ہو گیا ہے تیرے کو اور یہ میرے زی کو کیا ہوا ہے زرتاش کو جلدی سے اپنی گود میں لیتے ہوئے منی پریشانی سے بولی تو لبابہ نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔۔

منی دیکھو نا اسے بہت تیز بخار ہو گئے چلو چلو جلدی سے ہاسپٹل چلو لبابہ نے کہا تھا منی نے زرتاش کو اپنے سینے سے لگایا اور جلدی سے باہر چلی گئی لبابہ نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اس کے ساتھ ہی منی زرتاش کو اپنی گود میں لے کر بیٹھ گی۔۔۔۔۔۔۔۔

زی میرا زی میرے بچے کیا ہو گیا ہے منی زرتاش کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پریشان ہوئی اس کی انکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی ائی تھی۔۔۔۔

منی میں نا اب تمہیں بہت زیادہ مس کر رہا تھا اگئی ہو نا زرتاش اپنی انکھیں ہلکی ہلکی سی کھول کر منی سے بولا تو منی کی انکھوں میں مزید انسو ائے۔۔۔۔

اسے ہوا کیا ہے چندہ منی نے پوچھا تو لبابہ نے اپنا ب دانتوں تلے دبایا رات کو بارش میں بھیگ گیا تھا تو شاید اس کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے دس منٹ کی ڈرائیونگ کرتے ہوئے لبابہ اور منی ہاسپٹل پہنچ گئے تھے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر زرتاش کو اندر لے کے اسے بہت تیز بخار تھا اور اسے اب ڈرپ لگی ہوئی تھی جبکہ لبابہ کا دل گھبرا رہا تھا اس نے ڈاکٹر سے پوچھا کہ ڈاکٹر نے بتایا کہ زرتاش ابھی بھی ہوش ہے تھوڑی دیر میں سے ہوش اجائے گا تو منی لبابہ کا دل خراب ہوتا دیکھ اسے باہر لے گئی اور کھلی ہوا میں اسے ایک بینچ پر بٹھا دیا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

ت۔۔۔۔ تمہارا بہت شکریہ منی تم ہمیشہ ٹائم پر اتی ہوں میری مدد کرنے کے لیے اور میرے بیٹے کی۔۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو چندہ تیری مدد کرنا نا میرے پہ فرض ہے ائی سمجھ اور ائندہ ایسی باتیں مت کرنا ورنہ میں تیرے سے ناراض ہو جاؤں گی ایک تو مجھے اپنی دوست بھی کہتی ہے اور احسان بھی جتاتی ہے جاااا میں تیرے ساتھ بات نہیں کرتی ہوں منی ناراض ہوتے ہوئے دوسری جانب منہ کر کے بیٹھ گئی تو لبابہ نے منی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اسے ہنسی بھی ائی تھی اسے لڑکیوں کی طرح ناراض ہوتے دیکھ۔۔۔۔۔""

ناراض مت ہوا کر نا منی تجھے پتہ ہے نا کہ زرتاش ٹھیک نہیں ہے اس لیے کچھ بھی الٹا سیدھا بول دیتی ہوں میں کہ تم ناراض مت ہو تم میری بہت اچھی دوست ہے نا ہمیشہ سے پچھلے چار سالوں سے تو میرے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔

اور دیکھنا اسی طرح میں تیرے ساتھ رہوں گی ایک دم سے منی کی نظر سامان پہ گئی تو چاند کو دیکھ کر مسکراہٹ ائی۔۔۔۔

چندہ وہ دیکھ وہ چاند کتنا خوبصورت ہے نا منی نے لبابہ کو کہا تو لبابہ نے بھی چاند کی جانب دیکھا۔۔۔

ہاں ہے تو بہت خوبصورت لبابہ بھی چاند کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔۔۔

اور وہ چاند تم ہو منی نے لبابہ کے حسین چہرے پر نظریں ٹکائے بولی۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب میں چاند ہوں کیا لبابہ کے چہرے پر اذیت بڑی مسکراہٹ ہے تمہیں پتہ ہے نا چاند میں بہت سارے داغ ہوتے ہیں لیکن وہ نزدیک انے سے پتہ چلتے ہیں جبکہ دور سے چاند بہت خوبصورت لگتا ہے لبابہ انہیں سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور یہ چاند مجھے کچھ ادھورا ادھورا سا لگ رہا ہے اپنے اسمان کے بغیر۔۔۔۔۔

اسمان کے بغیر۔۔۔۔؟؟ کون اسمان۔۔۔۔؟؟ لبابہ نے حیرت سے منی کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

وہیں جس کو تم یاد کرتی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔

جس دن تیرا بندہ تیرے پاس ائے گا نا اس دن دیکھنا اسمان اور چاند ایک ساتھ کھڑے ہوئے تو کبھی بھی چاند پر لگے ہوئے داغ نظر نہیں ائیں گے لوگ دونوں کی جوڑی کو سراہیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نہیں چاہتی کہ وہ دوبارہ سے میرے زندگی میں ائے منی اس نے مجھے بہت تکلیف دی ہے لبابہ کی انکھوں سے مزید انسو گرنے لگے۔۔۔۔۔۔

چندہ اپنے بخت سے لڑا نہیں کرتے جو تیرے نصیب میں لکھا ہے ناوہ تیرے کو مل کے رہے گا چاہے چاہے کل چاہے ابھی کیا تو اپنی قسمت سے لڑ سکتی ہے۔۔۔؟؟ منی نے لبابہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔۔

کاش منی میں اپنی قسمت سے لڑ سکتی لیکن قسمت سے تو نہیں لڑ پا رہی ہوں قسمت سے لڑ پاتی تو راج کو کبھی اپنے سے دور نہ جانے دیتی میں نے سنا تھا جو حسین ہوتے ہیں نا ان کے بخت بہت کمزور ہوتے ہیں کاش میں حسین نہ ہوتی اور میرے بخت مضبوط ہوتے میرے نصیب میں بھی وہ محبت ہی لکھی جاتی جو میں چاہتی ہو لبابہ کا دل کیا وہ منی کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو ئے اج پھر اس کے راج اس کے پیار کا ذکر چھڑ گیا تھا اور اس کا دل اب رونے کا کر رہا تھا ایک تو اس کا بیٹا بیمار تھا اور اوپر اوپر سے راج سے سمجھ نہیں ارہی تھی وہ اپنے دل کا غبار کہاں نکالے۔۔۔۔۔۔"""

منی نے بھی روتے ہوئے لبابہ کی جانب دیکھا منی نے اپنے لب بھینچے اس کا دل کیا وہ لبابہ کو اپنے سینے میں چھپا لے۔۔۔۔۔۔

چندہ اگر وہ کبھی تیرے سامنے اگیا تو تو کیا کرے گی۔۔۔۔۔

منی کی بات سنتے لبابہ کا سر جھکتا چلا گیا میں ایسا کیا کروں منی کو وہ شخص میرے پاس اجائے۔۔۔۔۔

ایسے ہی تیرے نام سے میرا سر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔۔

کوئی میری انکھوں میں تیری کمی نا پڑھ لے۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر لبابہ اپنا ضبط کھوتے ہوئے منی کے سینے میں اپنا سر دیے پھوٹ پھوٹ کر رو ئی تھی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔نہ۔۔۔۔نا۔۔۔۔۔ائے می۔۔۔۔ں۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔چاہتی۔۔۔۔۔مجھے آئے میں دوبارہ سے اسے نہیں دیکھنا چاہتی نفرت کرتی ہوں میں اس سے بہت نفرت کرتی ہوں لبابہ روتے ہوئے بولی تم منی کے لبوں پر مسکراہٹ ائی۔۔۔۔۔

ہٹ پگلی کس کو کہہ رہی ہے کہ تو اپنے راج سے نفرت کرتی ہے تیری انکھوں میں یہ انسو اور تیری زبان کے الفاظ ناساتھ نہیں دے رہے تیرا اور ایسے پاگلوں والی باتیں مت کیا کر میں دعا کرتی ہوں کہ وہ تیرے پاس نہ واپس اجائیں۔۔۔۔۔

منی کی بات سن کر لبابہ نے منی کی جانب دیکھا تو پچھلے چار سالوں سے تو دعا کر رہی ہے نا اج بھی دعا کر دے کہ راج واپس اجائے

اخر کار اپنے دل کی بات وہ منی کے سامنے رکھ ہی چکی تھی۔۔۔۔۔۔

جاا ج دل سے تیرے لیے دعا ہے چندا تیرا راج تیرے پاس واپس اجائے گا اور میرے ذی کو بھی اس کا باپ مل جائے گا لیکن تو

میرے کو مت بھولنا اگر وہ واپس اگیا تو۔۔۔۔۔

منی میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

تو پھر اسے واپس کیوں بلا رہی ہے۔۔۔۔

میں بس اسے ایک دفعہ دیکھنا چاہتی ہوں معاف نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

چل پگلی جب اسے ایک دفعہ دیکھ لیں گی نا تو معاف بھی کر دے گی۔۔۔۔۔

منی کی بات سنتے لبابہ نے اپنے انسو صاف کیے غلط فہمی ہے تمہاری منی مر جاؤں گی لیکن اپنے بیٹے سے نہیں ملنے دوں گی اسے

نفرت ہے مجھے اس سے ائی سمجھ یہ کہتے ہوئے لبابہ اٹھ کے اندر چلی گیا وہ مزید راج کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی جبکہ

منی لبابہ کی پشت کو دیکھتا رہ گی۔۔۔۔۔۔۔

پگلی پیار بھی کرتی ہے اور نفرت بھی کرتی ہے دیکھتے ہیں کون جیتتا ہے منی بھی اپنا پراندہ ہلاتے ہوئے مسکراتے ہوئے لبا با کے پیچھے

پیچھے چل پڑی

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 72 ❤□❤□

لبابہ اندر اپنے بیٹے کے پاس گئی جس کو اب ہوش اچکا تھا۔۔۔۔

ماما اپ کہاں چلی گئی تھی زرتاش اپنی انکھیں ہلکی ہلکی کھولیں لبابہ سے بولا تو لبابہ جلدی سے اپنے بیٹے کے پاس گئی اور اسے اپنے سینے

سے لگا لیا۔۔۔۔

میری جان میرا بچہ میرا شہزادہ ماما یہی ہے کچھ بھی نہیں ہوتا تمہیں مما ہے نا تمہارے پاس لبابہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

مما اپ کے بھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا اپ بھی میری طرح انجیکشن لگوالیں زرتاش تھوڑا سا مسکراتے ہوئے بولا تو لبابہ اس کی چالاکی پر مسکرائی نہیں مجھے انجکشن سے ڈر نہیں لگتا تو مجھے نہ بتاؤ اور میں ٹھیک ہوں میرا بچہ پریشان مت ہو چلو اب گھر چلتے ہیں گھر جا کر ریسٹ کرتے ہیں ابھی لبابہ زرتاش کو لے کر باہر نکلے تھے کہ باہر منی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

او جان میں تو منی کو بھول ہی گیا منی بھی ائی ہوئی ہے نا زرتاش نے منی کے اگے باہیں پھلائیں کہ وہ اسے گود میں اٹھالیں زرتاش کو دیکھ کر منی نے بھی جلدی سے زرتاش کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کے پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے کہ منی کہ ہونٹوں پر لگی لپسٹک زرتاش کے ماتھے پر لگی تھی۔۔۔۔۔

اوہو منی کبھی لپسٹک اتار کے بھی ایا کرو دیکھو گندا کر دیا ہے زرتاش منی کو تنگ کرتے ہوئے بولا تو منی نے گھور کر زرتاش کو دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔

ہاں جب تک میں تمہارے کس نو نہ لوں پھر تمہیں سکون بھی نہیں اتا ہے گندے بچے منی نے کہا تو لبابہ اور زرتاش کھلکھلا کر ہنسے تھے ایسے ہی باتیں کرتے کرتے وہ گھر پہنچ گئے تھے اور منی اج لبابہ اور زرتاش تے گھر ہی رک گئی تھی کبھی کبھی وہ جب زیادہ ضرورت ہوتی تو گھر میں رک جایا کرتی تھی لیکن اتنا نہیں رکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

چندا تم زی کے پاس سو جاؤ میں دوسرے کمرے میں جا کے سو جاتی ہوں پھر صبح میں نے اٹھنا بھی ہے مجھے کسی کام پر بھی جانا

ہے۔۔۔

ٹھیک ہے منی تم جاؤ اس کمرے میں ریسٹ کر لو لبابہ کی بات سنتے منی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف اپ کو پتہ ہے نا میں اپ سے کتنا پیار کرتی ہوں گل جھیل کے کنارے بیٹھے ہی کیف کا ہاتھ پکڑتے ہوئے مسکراتے ہوئے اس سے بولی۔۔۔۔

گل کی بات سنتے ہیں کیف نے بھی مسکرا کر گل کی جانب دیکھا ہاں میری جان مجھے پتہ ہے کہ تم مجھ سے بہت پیار کرتی ہوں میں بھی تم سے بہت پیار کرتا ہوں نا کیف نے بھی مسکراتے ہوئے گل کو کہا تو گل کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا۔۔۔۔"""

میری گل شرماتے ہوئے کتنی پیاری لگ رہی ہے دور سے کہیں دل چلتی ہوئی ارہی تھی سامنے اس نے اپنے ہبی جان کو دیکھا تو خوشی سے اس کی جانب بھاگنے لگی لیکن وہ جتنا کیف کے نزدیک بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنا ہی اس سے دور ہوتی جا رہی تھی دل نے اپنے ہبی جان کے پاس بیٹھی لڑکی کو دیکھنے کی کوشش کی لیکن وہ چاہ کر بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہبی جان دل کیف کے پاس پہنچتے ہوئے اسے اواز دینے لگی لیکن کیف مسلسل دل کو اگنور کرتے ہوئے گل سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

ہبی جان دیکھیں اپ کے دل یہاں ہیں اپ اپ اس لڑکی کی طرف کیوں دیکھ رہے ہیں ہبی جان مجھے دیکھیں نا دل نے کیف کو ہاتھ لگانا چاہا لیکن کیف کو ہاتھ بھی نہیں لگا پا رہے تھے وہاں سنس کر گل سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

اہمممممہ۔۔۔۔۔ ہبی جان۔۔۔۔ایک دم سے دل کی انکھ کھلی تو وہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگے لیکن نہ ہی اس کا ہوبی جان یہاں تھا نہ ہی وہ لڑکی۔۔۔۔۔

میرے میرے ہبی جان کے پاس وہ لڑکی کون تھی میرے بی جان ٹھیک تو ہے نا کہیں وہ مجھے بھول تو نہیں گئے انہوں نے دوسری شادی تو نہیں کر لی دل اپنے چھوٹے سے دماغ سے معصومیت سے سوچنے لگی۔۔۔۔

اگر میرے ہبی جان نے دوسری شادی کر لی تو میں کیا کروں گی وہ پھر مجھے چھوڑ دیں گے نہیں نہیں ایسے کیسے چھوڑ دیں گے میں ان کی چھوٹی سی چار فٹی بیوی ہوں اب بڑی ہو گئی ہوں لیکن وہ اس لڑکی سے ہنس ہنس کر کیوں بات کر رہے تھے اور مجھے دیکھا تک نہیں دل اپنا خواب سوچتے ہوئے دکھی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

میں کیسے اپنے ہبی جان کو ڈھونڈو پلیز ہبی جان جلدی واپس اجائے نا اپ کی دل اب اپ کے بغیر نہیں رہ سکتی ہے اپ کو انا ہو گا مجم تو روز اللہ سے دعا مانگتی ہوں ہبی جان کہ اپ اجائیں اپ کیوں نہیں اتے ہیں اگر اپ نے دوسری شادی کر لی نا ہبی جان تو میں اپ کی دوسری بیوی کو مار دوں گی اپ صرف میرے ہیں میں اپ کو کسی اور کا نہیں ہونے دے سکتی ہوں ہبی جان دل اپنے بیڈ کے پیچھے لگی تصویر کو دیکھ کر روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

لیکن اسے ابھی صبر کرنا تھا اس کا ہبی جان اس کے پاس نہیں تھا اس لیے گہرا سانس بڑھتے ہوئے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے دوبارہ سے لیٹ گئی۔۔۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا بیٹا کیا کر رہا ہے عابد تمنا کے پاس اتے ہوئے بولا جو باہر گارڈن میں جھولے پر بیٹھی ن جانے کن سوچوں میں تھی۔۔۔۔۔

اب میرا دل بہت گھبرا رہا تھا نا کمرے میں اس لیے میں باہر اکر بیٹھ گئی ہوں لیکن مجھے کچھ بھی تو محسوس نہیں ہو رہا ہے کیا میری انکھیں کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتی ابو تمنا کی نیلی انکھوں سے انسو نکلتے ہوئے زمین پر گرنے لگے۔۔۔۔

ایسا نہیں کہتے میری بیٹی انشاءاللہ تمہاری انکھیں ٹھیک ہو جائیں گی میں جاب کر رہا ہوں نا تو میں جلدی سے پیسے اکٹھے کر اپنی بیٹی کی انکھیں ٹھیک کرواؤں گا تم پریشان مت ہو۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں باپ بیٹی میں شاہدہ بھی ٹرے میں تین کپ چائے اور ساتھ میں بسکٹ لانے دیتے ہوئے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

باپ بیٹی کی نا کچھ پرسنل باتیں بھی ہوتی ہیں شاہدہ بیگم اس نے تمہیں کیوں بتایا عابد نے اپنی بیوی کو چھیڑتے ہوئے کہا تو تمنا کہ لبوں پر مسکراہٹ ائی۔۔۔

اچھا تو اب تم دونوں کی پرسنل باتیں ہونے لگ گئی اس کا مطلب مجھے اپنی ٹیم سے نکال دیا یہ تو اچھی بات نہیں ہے جائے میں نہیں اپ سے بولتی شاہدہ نے اپ بھی تو اور تمنا کو دیکھتے ہوئے کہا اور چائے کا کپ پکڑ کر پینے لگی۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں یہ امی ابو نے اپ کو تنگ کر رہے ہیں بس ایسے ہی میرا دل بہت گھبرا رہا تھا تو سوچا باہر اکے بیٹھ جاؤں تو ابو بھی باہر اکے بیٹھ گئی اچھا ہوا اپ بھی اگیا۔۔۔۔

شاہدہ بیگم میں ایک بات سوچ رہا ہوں کہ کافی دن ہو گئے ہم کہیں باہر نہیں گئے تو کہیں باہر چلیں گھوم پھر کر اتے ہیں۔۔۔

ارے نہیں ہیں عابد میرا دل نہیں کر رہا ہے اگر تمنا کا دل کر رہا ہے تو پھر چلتے ہیں کیوں تمنا تمہارا دل کر رہا ہے نا۔۔۔۔

ہاں ابو میں بھی بور ہو رہی ہوں چلو چلتے ہیں باہر۔۔۔۔

چلو شاہدہ تیار ہو کر اب ہم باہر چلتے ہیں عابد نے کہا تو شاہدہ وہی چائے کے کپ اٹھا کر واپس لے گئی اور تیار ہونے چلی گئی تھوڑی ہی دیر میں شاید دوپٹہ لے کر باہر ائی تو عابد تمنا شاہدہ باہر چلیں گے تمنا کم ہی باہر جاتی تھی کیونکہ وہ کچھ چیز دیکھ تو نہیں سکتی تھی اس لیے اسے ڈر ہی لگا رہتا تھا کہ لوگ اس کا مذاق نہ بنائیں لیکن عابد اور شاہدہ نے اسے اتنا کمفرٹیبل کر دیا تھا کہ وہ تھوڑا بہت باہر جانے لگی تھی۔۔۔۔۔""

تھوڑی دیر بعد ہے تمنا عابد اور شاہدہ ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں پہنچے تھے شاہدہ نے تمنا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر داخل کیا اور ایک جگہ جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

واؤامی یہاں تو بہت پیاری خوشبو ارہی ہے کیا کھانے کے لیے میں کون ہے تمنا جلدی سے بولی۔۔۔

جو میری بیٹی کہے گی وہیں کھانے کے لیے منگوالیں گے عابد نے تمنا کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ا ممم۔۔۔۔میرے لیے بریانی اور ساتھ میں رائتہ ضرور منگوایئے گا میں بس اتنا ہی کھاؤں گی تمنا کی بات سن کر عابد نے ویٹر کو بلایا اور اپنے لیے کھانا ارڈر کیا۔۔۔

چل نا یار کسے اچھے سے ریسٹورنٹ میں جا کے کھانا کھاتے ہیں مجھے بہت بھوک لگی ہے طہام اور اس کے دوست کہیں پر گئے ہوئے تھے اور راستے پر ان کو بھوک لگی اب وہ طہام کو کہہ رہے تھے کہ وہ انہیں کھانا کھلائے۔۔۔۔

یار کوئی اچھا سا ریسٹورنٹ تو ا لینے دو پھر کھلا دوں گا کھانا۔۔۔۔۔

اچھے سے ریسٹورنٹس کھانا نہیں کھانا ہمیں بہت بھوک لگی یہاں پر چھوٹا موٹا ریسٹورنٹ دیکھ لو وہاں یہ چلتے ہیں ایک دوست نے کہا کہ طہام کو سامنے ہی ایک ریسٹورنٹ نظر ایا ٹھیک ہے وہ دیکھو ریسٹورنٹ اگیا ہے وہاں چلتے ہیں اور ریسٹورنٹ کے پاس جا کر گاڑی روکی تو طہام اور اس کے دوست اندر چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔

تام اور اس کے دوست تمنا کے بالکل سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئے تھے لیکن تہام کی ابھی نظر تمنا پر نہیں پڑی تھی۔۔۔

امی بریانی کب ائے گی مجھے بھوک لگی ہے تمنا معصوم سا وہ بناتے ہوئے بولی تب تک ویٹر بھی اگیا بیٹر نے ان کے اگے کھانا لا کر رکھا تو شاہدہ نے تمنا کو پلیٹ میں کھانا ڈال کے دیا کہ تمنا ارام سے کھانے لگے۔۔۔۔۔۔

یار ویسے جس لڑکی کو تم پسند کرتے ہو اور لڑکے تمہیں ابھی تک ملی بھی یا نہیں طہام کے دوست اس سے پوچھنے لگے جب طہام نے نفی میں سر ہلایا نہیں یار پتہ نہیں وہ کہاں چلی گئی ہے میں نے اسے ڈھونڈنے کے بہت کوشش کی ہے تم لوگ دعا کرو نا ہو مجھے مل جائے جلدی سے طہام بھی کھانا کھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

انشاءاللہ مل جائے گا تم فکر نہ کرو تھوڑی دیر وہ ایسے ہی باتیں کرتے رہیں جب تمنا اور اس کی امی اور ابو نے کھانا کھا لیا ہے تو انہوں نے بل پے کیا اور تو جانے لگے جب ایک دم سے تمنا کا پاؤں کرسی سیٹ کا تھا اس سے پہلے کہ وہ گرتی عابدہ نے جلدی سے تمنا کا

ہاتھ پکڑا تمنا کی چیخ نکلی تھی اس کے چہرے سے تہام کی نظر تمنا پڑ گئی لیکن تمنا سے چہرہ دوسری طرف تھا اس کے سنہری بال کمر تک بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

اس لڑکی سنہری بال دیکھ کر طہام کا دل دھڑکا تھا یہ بالکل سیم اسی طرح ہی اس کو سنہری بال تھے جیسے تمنا کے ہوا کرتے تھے سنہری گھنگریالے بال۔۔۔۔

تمنا۔۔۔۔۔۔طہام نے تمنا کو پکارا لیکن وہ اگے جا چکی تھی رکور کو میں اتا ہوں طہام اپنے دوستوں کہ کر جانے لگا جب پہنا کے بھی ٹکر سامنے سے اتے ہوئے ویٹر سے ہوئی ویٹر کے ہاتھ میں جوس کا ٹرے سارا طہام کی شرٹ پر گرا تھا۔۔۔۔۔

اور سوری سر میرا دھیان نہیں تھا ائی ایم سو سوری ویٹر میں جلدی سے کہا طہام اوکے کہتے ہوئے جلدی باہر بھاگا لیکن تب تک تمنا اپنی گاڑی میں بیٹھ کر جا چکی تھی۔۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ اواز بھی تمنا کی تھی اور بال بال بھی بالکل تمنا جیسے۔۔۔۔لیکن کسی اور کی بھی تو ایسے بال ہو سکتے ہیں نا ۔۔۔۔نہیں اگر کسی اور کے ہوتے تو وہ بال دیکھ کر میرا دل نہ دھڑکتا وہ ضرور میری تمنا ہے اس کا مطلب میری تمنا زندہ ہے میرے اس پاس ہی ہے مجھے اسے ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے طہام تم ٹھیک تو ہو نا یہ باہر اس کیوں بھاگ کر اس کے دوست طہام کے پاس اتے ہوئے کہنے لگے جو پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یار تم لوگوں کی بھا بھی مجھے ابھی ابھی نظر ائی ہے وہ یہاں ائی تھی وہ زندہ ہے طہام ہر بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہو تو ہم تم سچ کہہ رہے ہو تو ابھی وہ کہاں گئی اور ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ وہ کہاں رہتی ہے اور وہ ہے بھی تھے تم اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔

یار میں نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا لیکن اس کے بال۔۔۔۔

اچھا ایسا کرتے ہیں ہم ریسٹورنٹ کیمرے میں دیکھتے ہیں اگر وہ ہمیں دکھا دیں تو اگر وہ ہماری بھابی ہوئی تو اسے اچھی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی طہام کے دوستوں نے کہا تو طہام بھی جلدی سے اندر گیا اور مینجر سے بات کی کہ اسے سی سی ٹی وی کیمرا زدیکھنے ہیں۔۔۔۔

پہلے تو مینیجر نے منع کر دیا کہ وہ سی سی ٹی وی کیمرا ز نہیں دکھا سکتا لیکن تہام کے کچھ دوست پولیس میں تھے اس نے کال کی تو مینجر نے اس کی بات سن کر سسی سی ٹی وی کیمرا دکھا دیا جیسے ہی سی سی ٹی وی کیمرہ میں طہام نے تمنا کو دیکھا وہ تو اپنی تمنا کو دیکھتا ہی رہ گیا تھا ہاں وہی نیلی انکھیں وہی ہونٹ وہیں سنہری بال اور بالکل وہیں اس کی 14 سالہ تمنا ہی تھی۔۔۔۔۔۔

طہام کو یک تک اس لڑکی کی جانب دیکھتے رہنے کی وجہ سے دوستوں نے طہام کو پکارا۔۔۔۔۔۔

طہام خوش میں اؤ کیا ہماری بھابھی یہی ہے تو طہام نے ہاں میں سر ہلا یا ہاں ہاں تم لوگوں کی بھابی ہیں مجھے تمنا مل گیہ وہ یہیں ہے اس شہر میں ہے مجھے اب اسے کسی پہ طریقے سے ڈھونڈنا ہے طہام یہ کہ کر اپنے دوستوں کو اتار کر اپنے گھر کی جانب چلا گیا تا کہ وہ دل کو جا کے بتا سکے کہ تمنا مل گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"""""

دل اپنے کمرے میں بیٹھی ساحل کو پڑھا رہی تھی جب طہام کمرے میں داخل ہوا اور خوشی سے دل کے کندھوں کو تھام کر اسے گول گول گھمانے لگا۔۔۔۔

طہام طہام تم پاگل ہو گئے ہو کیا یہ کیا کر رہے ہو اپنے چکراتے سر کو پکڑتے ہوئے دل نے طہام کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں ہاں دل میں پاگل ہو گیا ہوں تمہیں پتہ ہے اج مجھے کون ملا ہے تم سنو گے نا تم بھی ایسے ہی پاگل ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔

کیا میرے ہبی جان مل گئے ہیں دل انکھیں پٹپٹاتے ہوئے جلدی سے بولیں۔۔۔۔

ہبی جان تو نہیں لیکن میری تمنا مل گئی ہے طہام نے مسکراتے ہوئے کہا تو دل نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا اور پھٹی پھٹی انکھوں سے طہام کو دیکھنے لگی کیا واقعی تمنا مل گئی کہاں ہے تم سے لے کر کیوں نہیں ائے۔۔۔۔۔۔

اوہو میری پوری بات تو سنو نا ہم ایک ریسٹورنٹ میں گئے اور پھر اگے طہام نے پوری بات بتائی جسے سن کر دل بھی بہت خوش ہوئی شکر ہے تمنا مل گئی کیسے دکھ رہی تھی وہ پیارے ہو گئی ہے نا بچپن میں مجھے وہ بہت پیاری لگتی تھی اس کی آنکھیں بھی مجھے بہت پیاری لگتی تھی پتہ نہیں اب کیسی دکھتی ہو گی اب جلدی سے ڈھونڈو اور اسے واپس میرے پاس لے اؤ اس کی شادی کی کرواکہ میں جلدی سے اپنے پاس لے کر انا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں اب بس جتنی جلدی ہو سکے میں اسے ڈھونڈ لوں گا مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے اج کے دن میرے لیے سب سے زیادہ اچھا ہے طہام بے حد خوش تھا اب دل اور طہام اپس میں باتیں کرنے لگے کہ وہ تمنا کو کیسے ڈھونڈیں۔۔۔۔۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف جیسے ہی نہا کر باہر نکلا اس نے شرٹ نہیں پہنی ہوئی تھی لیکن گل جلد بازی میں اندر قدم رکھا تو کیف کو شرٹ لیس دیکھ کر وہ گھبرا گئی اور جلدی سے اپنا چہرہ موڑ لیا اپنے کمرے میں گل کو دیکھ کر پھر اپنی حالت دیکھ کر کیف نے بھی جلدی سے شرٹ پہنی۔۔۔۔۔

تم یہاں پر کیا کر رہی ہو گل ایٹ لیسٹ دروازہ تو کھٹکھٹا کر آیا کرو کیف نے تھوڑا گل کو ڈانٹا وہ اب چھوٹی بچی نہیں تھی اچھی خاصی لڑکی تھی اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی ان دونوں کو غلط سمجھیں ہاں سب کو پتہ تھا کہ ان لوگوں نے کیف کو بچایا ہے لیکن پھر بھی وہ سمجھدار انسان تھا۔۔۔۔۔۔

وہ میں بس اپ کو یہ کی کہنے انے والی تھی کہ ابو اپ کو بلا رہے ہیں اہستہ اہستہ گل نے اپنا چہرہ کیف کی جانب کیا تو دیکھا وہ شرٹ پہن چکا تھا۔۔۔

گل نے کیف کو دیکھا جو نہا کر نکلا تھا اور نکھرا نکھرا لگ رہا تھا اس نے اپنے کچھ بال بھی بنائے تھے اور داڑھی کو بھی چھوٹا کیا تھا جس کی وجہ سے کیف پہلی کی طرح بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اس کی کالی میں عجیب سی کشش تھی جو گل کو اس کی طرف کھینچتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو گل کیا کوئی اور بھی بات کرنی ہے کیف کو گل کا اپنی طرف ایسے دیکھنا عجیب سا لگتا تھا وہ جانتا تھا کہ گل تھوڑا تھوڑا اسے پسند کرتی ہے۔۔۔۔۔

کیف میں اپ سے ایک بات بولوں گل کیف کے پاس جاتے ہوئے اس کی کالی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کیف مزید گل کی گرے انکھوں میں نہیں دیکھ سکا تھا نہ جانے ایسی کیا بات تھی کہ وہ گل کی انکھوں میں ایک سیکنڈ سے زیادہ نہیں دیکھ پاتا تھا۔۔۔

کیف گل کی بات میں ہاں کہتے ہوئے ائینے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اپنے بال بنانے لگا۔۔۔

کیف اپ کیوں مجھ سے ایسے اکھڑے اکھڑے سے رہتے ہیں کیا اپ کو نہیں پتہ کہ میں اپ کو پسند کرتی ہوں کہ اپ کو میری انکھوں میں اپنے لیے پیار نظر نہیں اتا ہے کیف۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو تم گل تم ابھی بہت چھوٹی ہو 20 سال کی ہو تم اور میں تیس سال کا ہوں اپنے اور میری عمر کو میں فرق دیکھو کتنا زیادہ ہے اور تم پیار کی بات کر رہی ہو کیف اج گل کے اس طرح کھل کر کہنے سے تھوڑا ناراض ہوا تھا۔۔۔۔۔"""

کیف ایسے مت کہیں پانچ سال سے اپ ہمارے پاس ہیں اور پانچ سال میں نے اپ کی خدمت کی ہے تو اپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں اور پیار کا مطلب عمروں سے نہیں ہوتا ہے اب یہ بات کیوں نہیں سمجھتے ہیں میں اپ کو پسند کرتی ہوں۔۔۔۔۔

سٹاپ اٹ گل۔۔۔۔۔۔میں نے تمہیں ہمیشہ اپنی دوست سمجھا ہے نہ کہ پیار اور تمہیں میری کس بات سے لگا کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں کیا تم میرے بارے میں کچھ بھی جانتی ہو کہ میں کون ہوں کہاں سے ہوں نہیں نہ تو پھر تم مجھ سے پیار کیسے کر سکتی ہو بولو کیف گل کے سامنے اکر غصے سے کہنے لگا کہ کیف کے غصے سے گل دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ک۔۔۔یی۔۔کیف۔۔۔۔۔مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے کہ اپ کون ہیں کہاں سے ہیں لیکن بس مجھے اتنا پتہ ہے کہ میرے دل میں اب بس چکے ہیں اور میں جلدی ابو سے بات کروں گی کہ ہماری شادی۔۔۔۔۔۔

گل تمہیں میں نے دوست سمجھا تھا میری دوست ہو اور دوست ہی رہو گی شادی کی بات مت کرو جب تک مجھے اپنے گھر والوں کے بارے میں پتہ نہیں چل جاتا۔۔۔۔

کیف کی بات سن کر گل کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے جو کہ کیف بالکل بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

اپ نے مجھے ہرٹ کیا ہے کیف اب ایسے تو نہیں تھے اب تو بہت اچھے تھے نا اپ مجھے کیسے ریجیکٹ کر سکتے ہیں کیا میں پیاری لڑکی نہیں ہوں کیف مجھے میں کوئی کمی ہے گل اپنے انسوں صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

نہیں گل تم میں کوئی کمی نہیں ہے لیکن میں تم سے شادی کیسے کر سکتا ہوں مجھے اپنے بارے میں بھی کچھ یاد نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

تو کیف اپ میرے ساتھ نئی زندگی شروع کر لینا اپنے پرانے زندگی کو ختم کر دیں گل نے جلدی سے کیف کا ہاتھ پکڑا تو کیف نے گل کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

ایسی باتیں مت کرو میں کیا۔۔۔۔۔۔۔

اب کچھ بھی مت کریں اپ میرے ابو کی بات نہیں ٹال سکتے نا اب میں اپنے ابو سے بات کروں گی وہیں اپ سے بات کریں گے گل یہ کہتے ہوئے کیف کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے باہر بھاگ گئی جبکہ کیف میں پریشانی سے گل کی جانب دیکھا وہ اپنے ماضی کے بارے میں کچھ بھی جانتا نہیں تھا پھر وہ کیسے شادی کر سکتا تھا اور ان کے اس پر احسانات تھے وہ اگر عالم نے کیف سے بات کر لی تو وہ عالم کو کبھی منع نہیں کر پائے گا وہ خود بھی اب پریشانی سے بیڈ پر بیٹھا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لاہور کی سڑکوں پر ٹریفک جمع تھی اور اسی ٹریفک میں ایک گاڑی میں ارقم بیٹھا تھا جو کہ ٹریفک کھلنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن ارقم نے ایک جگہ اپنی کرسٹل انکھیں اٹھا کر دیکھا تھا اور پھر اس کی انکھیں وہاں ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سامنے ہی عرشیہ ایک پھول بیچنے والے بچے سے وہیں لال گلاب لے رہی تھی جو ہمیشہ سے اسے پسند تھے اور ارکم اسے بے جا کرتا تھا لال گلاب لے کر وہ اس کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے انکھیں بند کر رہی تھی جب اچانک سے ہوا چلی اور عرشیہ کے سنہری بال اس کے چہرے پر انے لگے عرشیہ کبھی اپنے سنہری بال اپنے ہاتھوں سے پیچھے کرتی اور کبھی پھول کو دیکھ کر خوش ہوتی۔۔۔۔۔۔۔

ارقم نے اسے پانچ سال بعد دیکھا تھا وہ انکھیں جھپکانا بھول گیا تھا ارقم کو اپنی ساری دنیا ٹھہرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ اپنی سنہری کو دیکھ رہا تھا ہاں وہ وہیں تھی اس کی سنہری جس کو پانچ سال ارقم نے ایک ایک پر یاد کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب ارقم کو ٹریفک کی کوئی ہوش نہیں تھی کہ وہ کب کھلے گی کب نہیں وہ بس اپنی سنہری کو دیکھ رہا تھا سنہری کو دیکھتے ہوئے اس کی زبان سے بس پہلا لفظ سنہری نکلا تھا یہ وہ لفظ تھا جو پانچ سالوں تک ارقم اپنی زبان تک لاتا رہا تھا جیسے کہ اس کے نام تھا ورد کرتا رہا لیکن کسے درد تکلیف میں برسوں بعد اسے دیکھا تھا تو دل ایک بار پھر قابو ہوا تھا لیکن ارقم کو وہ سارے منظر یاد ائے تھے جو پانچ سال پہلے اس نے دیکھے تھے سانسیں رکنے لگی تھی لیکن اپنے سنہری کو یاد کر کے کرسٹل انکھوں کی چمک لوٹ ائی تھی۔۔۔۔۔۔

تب ارقم کے دل سے اواز ائی تھی موت صرف ایک بار نہیں اتی موت دوبارہ بھی اسکتی ہے عشق بھی دوبارہ ہو سکتا ہے اگر چہرہ وہیں ہو انکھیں وہیں ہو دل وہیں ہو تو ارقم کی سنہری بھی وہی ہوں تو ارقم کو عشق دوبارہ بھی ہو سکتا ہے عشق ہواؤں میں رقص کرتے ہوئے رقم کے دل میں پھڑ پھڑانے لگا تھا اور یہی ارقم کے ساتھ ہوا تھا ارقم کو پانچ سال پہلے دل کا مسئلہ ہوا تھا اور اج وہ اس پر مرہم بن کر اس کے سامنے ائی تھی لیکن شاید مرہم بن کر یا پھر مزید تکلیف بن کر یہ تو وقت نے طے کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے سنہری وہاں سے غائب ہوئی تھی اور پیچھے سے بجتے ہارن کی وجہ سے ارقم ہوش کی دنیا میں ایا تھا اس نے پیچھے کی جانب دیکھیں جہاں کہیں گاڑی ہیں اس کے پیچھے کھڑی تھیں ارقم بھی گہرا سانس بڑھتے ہوئے اپنے گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اج تھوڑا سا بزی تھی جس کی وجہ سے ار قم کا پاسٹ نہیں لکھ پائی انشاءاللہ ار قم کا پاسٹ میں کل کے ایپیسوڈ میں دوں گی اللہ حافظ۔۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 73 ❤□❤□

ار قم جیسے ہی ضمار لوگوں کے گھر سے نکلا تھا اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا گاڑی الٹ گئی تھی کئی لوگ وہاں پر جمع ہو گئے تھے لوگوں نے ار قم کو مشکل سے نکالا تھا جس کا سر پر شدید چوٹے ائے تھے اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا جیسے ہی لوگوں نے ار قم کو گاڑی سے باہر نکالا تھا ار قم کی ایک گاڑی میں بلاسٹ ہوا تھا اور وہاں آگ ہی آگ پھیلی تھی۔۔۔۔۔"""

وہ لوگ ار قم کو اٹھا کر ہاسپٹل کے لیے لے کر نکل گئے تھے پیچھے جب ضمار کو محسوس ہوا کہ ار قم یہاں پر نہیں ہے اسے ر قم کو ڈھونڈنے کی کوشش کی اور وہ باہر جانے لگا لیکن عرشیہ نے اسے روک دیا تھا کہ یہاں پر رک جاؤ عرشیہ کی بات سن کر ضمار بھی رک گیا تھا لیکن اس سے ار قم کے لیے ٹینشن ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب ار قم کو آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا تھا سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ کافی دیر بے ہوش رہا تھا گھر میں ار قم کی دادی مسرت بیگم بے حد پریشان تھی کیونکہ ار قم گھر میں نہیں ایا تھا انہوں نے اپنے گارڈز کو ار قم کو ڈھونڈنے کے لیے کہا جب ار قم کی گاڑی ان کو نظر ائی وہاں پر سب لوگوں کو پتہ چلا کہ اس گاڑی کے مالک کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے تو وہ لوگ اس کو ہاسپٹل کے لیے لے گئے ہیں اہستہ اہستہ سب سے معلوم کرتے ہوئے انہیں ار قم جہاں ایڈمٹ ہے ہاسپٹل کا پتہ چل گیا تھا۔۔۔۔"""

اگلے دن مسرت بیگم جا کر ار قم کے پاس پہنچی تھی ار قم کو بے ہوش دیکھ کر مسرت بیگم کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے کیا حالت ہو گئی تھی ان کے بیٹے کی وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ان کا بیٹے اس حالت میں پہنچ سکتا ہے۔۔۔۔۔

وہ پریشان تھی کہ اچانک سے اسے ہو کیا جاتا ہے پہلے اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور اب ایکسیڈنٹ وہ ارقم اتنا ہے لاپرواہ تو نہیں تھا کہ وہ اپنا خیال نہ رکھ سکتا ہو مسرت بیگم کو اب ارقم کے ہوش میں انے کا انتظار تھا۔۔۔۔۔"""

ارقم کو ہوش انے میں ایک سے دو دن لگ گئے تھے جب اہستہ اہستہ ارقم کو ہوش ایا تو اس کی انکھوں کے سامنے وہی منظر وہی باتیں گھومنے لگی اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا تھوڑی سی انکھیں اس نے کھولی اور اپنے سائیڈ پر دیکھا تو مسرت بیگم کچھ پڑھ کر ارقم پر پھوک رہی تھی ارقم کو ہوش میں اتے دیکھ مسرت بیگم نے شکر ادا کیا اور رونے لگی۔۔۔۔۔

دادو نہیں روئے نا اپ کیوں رو رہی ہیں ارقم اہستہ سے بولا تو مسرت بیگم اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تمہیں کیا ہو جاتا ہے ارقم تم کیوں نہیں سنبھلتے ہو کبھی ہارٹ اٹیک اور کبھی ایکسیڈنٹ کیا تمہیں میرا احساس نہیں ہوتا ہے کے تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا میرے پاس تمہارے علاوہ ہے ہی کون۔۔۔۔۔

اچھا نا دادو کچھ نہیں ہوا ہے میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو یہ سر پر چوٹ بازو پہ چوٹ سینے پر چوٹ یہ تم اپنے اپ کو ٹھیک کہہ رہے ہو مسرت بیگم ڈانٹنے لگی تو ارقم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی لیکن دل میں ویسا ہی درد تھا جو وہ ضمار کے گھر سے لے کر نکلا تھا۔۔۔۔۔

ارے دادو کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں ارقم نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے کہا اور پھر تین سے چار دن بعد ارقم کو ڈسچارج کر دیا گیا تو وہ گھر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

مسرت بیگم رات کو اسے کمرے میں چھوڑ کر چلی گئی لیکن ارقم اٹھا اور خود کو ائینے کے سامنے کھڑا کر کے اپنے اپ کو دیکھنے لگا کیا میں اس قابل نہیں تھا سنہری کہ اپ مجھے مل سکتی کیا کمی تھی مجھ میں میں نے تو اپ سے کئی دفعہ پیار کا اظہار کیا تھا کاش وہ اس اپنے سے سٹرینجر کی بات کا ہی مان رکھ لیتی اپ کسی اور سے شادی نہ کرتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔۔۔۔۔۔۔"""""

اج پھر سے پانچ سے چھ دنوں بعد ارقم کی انکھوں سے انسو بے اواز بہنے لگے تھے پھر سے وہی منظر دائد کا عرشیہ کی کمر کو ہاتھ لگانا اسے لے کر ڈانس کرنا اس کو کھلانا ایک ایک منظر اس کی انکھوں کے سامنے گھومنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ مکمل ٹوٹ چکا ہے اندر سے اس کی دنیا اس کے قدموں کی نیچے سے چھین لی گئی ہیں لیکن وہ کیا کرتا اپنے دل کو کیسے سمجھاتا جب سے اسے دیکھا تھا اپنی سنہری کے لیے اس نے جینا سکھا تھا۔۔۔۔

میں داید سے محبت کرتی ہوں میں داید سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔عرشیہ کے بولے کے الفاظ پھر سے ارقم کے دماغ میں گھومنے لگے جب اس نے ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑی ایک ایک چیز کو پکڑ کر توڑا تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں عرشیہ اپ اس کی نہیں ہے اپ صرف میری اپ بولیں نا اپ صرف میری ہے وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا پھر سے رو رہا تھا سامنے ٹوٹے کانچ اس نے دیکھے وہ بالکل اسی طرح ہی اس کا دل بھی ٹوٹ رہا تھا ارقم کا جسم لرزنے لگا تھا چیخ رہا تھا چلا رہا تھا لیکن اس کی سنہری تک اس کی اواز نہیں پہنچ پا رہی تھی۔۔۔۔

کیوں کیوں سنہری اپ نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔

مسرت بیگم کمرے کے پاس گزرنے لگی تو نے ارقم کی اواز سنائی تھی وہ جلدی سے اندر ائی اور سارے کمرے کی حالت دیکھ کر ارقم کو دیکھا جو بیڈ کے قریب ہی زمین پر بیٹھا رو رہا تھا۔۔۔۔۔

میرا بچہ میری جان کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے مسرت بیگم جلدی سے ارقم کے پاس گئی تو ارقم نے مسرت بیگم کی گود میں سر رکھ لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

د۔۔۔ا۔۔دادوں۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔ککک۔۔۔ی۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔کی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

م۔۔۔ی۔۔۔۔ں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔نے اپ۔۔۔کو بتایا۔۔۔۔۔تھا سنہری کے بارے۔۔۔میں۔۔۔۔۔اپ۔۔۔۔ملی۔۔۔ تت۔۔ تھی نا۔۔۔۔اتنی پیاری تھی۔۔۔۔نا۔۔۔۔وہ۔۔اپ کے بیٹے کا پیار ہے۔۔۔ مم۔۔میرے۔۔۔ددد۔۔دل مم۔۔میں ۔۔۔درد ہو رہا ہے۔۔۔وہ کسی اور کی ہو گئی ہے۔۔۔۔اپ۔۔۔۔اپ۔۔۔۔۔کو پتہ۔۔۔ہے۔۔۔م۔۔۔ں س۔۔میں۔۔۔۔ میں وہاں۔۔۔۔وہاں۔۔۔گیا تھا۔۔۔کہ ان۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔پیار۔۔۔۔۔کا۔۔۔۔م اظہار۔۔۔۔کروں گا لیکن ان کی شادی کسی اور سے ہو گی یہ میں نہیں دیکھ پا رہا ہوں میں کیسے رہوں گا تو ان کے بغیر کچھ کرے نہ مر جاؤں گا نہ دادو ارقم ہچکیوں سمیت روتے ہوے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

ارقم کی باتیں سن کر مسرت بیگم کے دل میں درد سا اٹھا تھا انہوں نے ارقم کے بالوں میں ہاتھ میرا بچہ کیا کہہ رہے ہو تم اس کی شادی کسی اور سے۔۔۔۔۔

ہاں دادو وہ کہتی ہے وہ مجھ سے پیار نہیں کرتی وہ دائد سے پیار کرتی ہیں اب میں اتنا برا ہوں دادو مجھ سے پیار نہیں کر سکتی اپ بتاؤنا میں اتنا برا ہوں کیا ارقم کے انسو اپنی گود میں محسوس کرتے ہوئے مسرت بیگم نے اپنا دل پر ہاتھ رکھا تھا انہوں نے کبھی ارقم کو اتنا روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا جتنا وہ اسے اج ٹوٹا ہوا بکھرا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ارقم ارقم۔۔۔۔ مسرت بیگم نے اٹکتے ہوئے ارقم کو پکارا جب اپنے دادو کی ایسی اواز سنی تو اس نے جلدی سے مسرت بیگم کی جانب دیکھا جو دل پکڑے انکھیں میچے بیڈ سے ٹیک لگا چکی تھی۔۔۔۔

دادو۔۔۔دادو۔۔۔ارقم ان کا چہرا تھپتپانے لگا لیکن اس کی دادو بے ہوش ہو چکی تھی ارقم نے جلدی سے ایمبولنس کو کال کی پانچ منٹ کے اندر وہ گھر پہنچی تھی اور مسرت بیگم کو ہاسپٹل لے کے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ان کو میجر ہارٹ اٹیک ہوا ہے پہلے بھی ہارٹ اٹیک ہوا تھا میں نے اپ کو کہا تھا کہ ان کا اچھے سے خیال رکھنا ہے ان کا ہر پریشانی سے دور رکھنا ہے لیکن ان کو ہم دوسری دفعہ میں میجر اٹیک ہوا ہے ارقم تیسری دفعہ ہوا تو یہ بچ نہیں پائیں گے آپ کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں ڈاکٹر ارقم کو کہنے لگے جو خود بھی بے حد پریشان ہوا تھا اس کی وجہ سے اس کے دادوں کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اگر وہ انہیں یہ بات نہ بتاتا تو اس کی دادو کو کچھ بھی نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔

سوری ڈاکٹر میں ائندہ خیال رکھوں گا ابھی مجھے بتادے وہ کیسی ہیں۔۔۔۔۔

ابھی تو وہ ٹھیک ہیں شاید انہیں کچھ دیر میں ہوش اجائے یا کل تک ہوش اجائے تو میں اپ کو یہی کہوں گا کہ انہیں اس ماحول سے تھوڑا دور لے کر جائیں جیسے ہی وہ اس ماحول سے دور جائیں گے شاید ان کی طبیعت کچھ بہتر ہو جائے اور ان کا جو علاج ہے وہ جرمنی میں اچھے سے ہو سکتا ہے اگر اپ وہاں جا کے علاج کروائیں تو زیادہ بیسٹ رہے گا اور الگ انوائرمنٹ میں رہیں گی تو زیادہ اچھا محسوس کریں گے۔۔۔۔۔

جی ڈاکٹر آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اب ہم یہاں سے چلے ہی جانا چاہیے ارقم نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر سے اجازت لی ایک دن بعد مسرت بیگم کو بھی ہاسپٹل سے چھٹی مل گئی تھی۔۔۔۔

دادو اپ نے میرے لئے اتنی ٹینشن لے لی کہ ہارٹ اٹیک اگیا آپ کیوں ایسا کرتی ہیں اپ کبھی مجھے سے الگ مت ہونا ارقم بھی روتے ہوئے مسرت بیگم کو کہنے لگا۔۔۔۔۔

توجو تم رو رہے تھے تم تڑپ رہے تھے تم نے میرا اتنا احساس نہیں کیا کہ تمہارے بغیر میرا کون ہے کوئی بھی نہیں ارقم ہم دونوں کا ایک دوسرے کے بغیر کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"""""

جی دادو اپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اب اس لیے ہم جرمنی جا رہے ہیں دو دن بعد تو اب تیار رہیے گا۔۔۔۔۔

جرمنی جرمنی کیوں جانا ہے مجھے نہیں جانا جرمنی مجھے اپنے گھر ہی رہنا ہے دادو نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اپ الگ انوائرمنٹ میں رکھا جائے تو اس لیے جرمنی جا کر ہی اپ کا علاج ہو گا اور وہ ہم وہاں ہی رہیں گے کیونکہ اب واقعی ہمارا یہاں کوئی نہیں ہے ارقم اپنے دل مضبوط کرتے ہوئے بولا تو ارقم کی بات سنتے ہوئے مسرت بیگم نے کچھ نہیں کہا وہ بھی چاہتی تھی کہ ارقم کو اس ماحول سے دور لے کر جایا جا سکے وہ تاکہ وہ اس لڑکی سے دور رہیں اور دو دن بعد ہی ارقم اور مسرت بیگم جرمنی کے لیے چلے گئے تھے وہاں ہی ارقم نے اپنے بزنس سٹارٹ کیا تھا۔۔۔۔۔

اور اب پانچ سال ارقم نے بہت مشکلوں سے گزارے تھے کیونکہ اس کے دادو کی طبیعت وہاں بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی تو وہاں ان کا علاج چل رہا تھا لگی عرصہ پہلے ہی مسرت بیگم کا علاج ختم ہوا اور ارقم کا ضبط بھی ختم ہوا ہوا اپنے سنہری کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا تھا اس کے بغیر ان پانچ سالوں میں جان چکا تھا وہ جتنا مرضی دور چلا جائے لیکن سنہری کے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ اس کی انکھیں اس کا چہرہ اس کی محبت ارقم کی نس نس میں بچ چکی تھی اسی لیے اب ارقم واپس پاکستان اگیا تھا اور اج ارقم نے پھر سے اپنی سنہری کو دیکھ لیا تھا پھر سے وہیں درد وہیں تکلیف وہیں عشق وہیں سب کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""""

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محترمہ کیا کر رہی ہیں اپ داید عرشیہ کے پاس اتے ہوئے بولا جو اپنی الماری صاف کر رہے تھے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں داید بس ایسے ہی کپڑے بکھرے ہوئے تھے میں نے سوچا اپنے کپڑے سیٹ کر لوں تم بتاؤ تمہیں کچھ چاہیے کیا ہے عرشیہ نے داید کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں کام تو ہے لیکن ادھر اؤ نا ادھر بیڈ پر بیٹھو داید نے عرشیہ کو الماری صاف کرتے ہوئے زمین سے اٹھایا اور بیڈ پر بٹھایا۔۔۔۔

اوہو داید بتاؤ تو سہی نا ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔

تم بھول گئی ہو کیا اج تمہاری برتھ ڈے ہے داید نے عرشیہ کو کہا تو عرشیہ نے دائد کی جانب حیرانگی سے دیکھا اوہو میں تو بھول ہی گئی تھی اج میری سالگرہ ہے۔۔۔۔۔

چلو میں نے بتادیا ہے نا تمہاری سالگرہ جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم کہیں باہر پارٹی کرنے چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اوکے میں جلدی سے تیار ہوتی ہوں عرشیہ یہ کہتے ہوئے جلدی سے تیار ہونے لگی تو داید بھی اپنے کپڑے لے کر واش روم کی جانب چلا گیا جبکہ ضمار کو داید پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ وہ امید کو تیار کر لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ءء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا مجھے یہ والا کپڑے نہیں پہننے نا مجھے اپ کی پسند کا کلر پہننا ہے ریڈ کلر کا امید ضمار کے سینے سے لگتی ہوئی لاڈ سے بولی۔۔۔۔۔۔

تو میری شہزادی یہ تمہارے سامنے اتنے زیادہ کپڑے پڑے ہیں کوئی سے بھی پہن لو جو میرے شہزادی کا دل کرے امید کا چہرہ پکڑے ضمار پیار بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔

امید نے بیڈ پر پڑے پانچ سے چھ فراکس کو دیکھا جو ضمار اج ہی لے کر ایا تھا اپنی بیٹی کے لیے بابا سب ہی کتنے پیارے ہیں لیکن مجھے سمجھ میں نہیں ارہا میں کون سا پہنوں امید اپنے نچلے ہونٹ کو باہر نکالے معصومیت سے بولی تو ضمار کو اپنی بیٹی پر جی بھر کر پیارا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو میں بتاتا ہوں تم کیا پہنو اج میں اپنی بیٹی کو تیار کرتا ہوں ضمار نے بیڈ پر پڑے فراکس دیکھ کر سوچ کر ایک فراک اٹھایا وہ امید کو دیا کہ جاؤ پہن کے اامید بھی اسے لے کر چینجنگ روم میں چلی گئی اور فراک پہن کر باہر ائی تو ضمار نے امید کو دیکھا بہت ہی پیارا ریڈ کلر کا سمپل سا فراک تھا جس کے گلے میں کڑھائی ہوئی تھی اور نیچے بہت ہی پیارا سا پجامہ پہنا تھا جو کہ امید پر بہت پیارا لگ رہا تھا ضمار تو اپنے شہزادی کو دیکھتا رہے گا۔۔۔۔۔

نظر نہ لگ جائے میرے شہزادی کو ادھر اجاؤ ضمار نے اپنے باہیں پھیلائیں تو امید اپنی باپ کے سینے میں چپ سی گئی تھی میرا شہزادہ بچہ اس کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کرسی پر بٹھایا اور اس کے پیارے سے بال بنانے لگا جو کہ کافی لمبے ہو گیے تھے اور ضمار کو لمبے بال ہی پسند تھے۔۔۔۔۔۔

بابا ممی نے کبھی میرے بال ہی نہیں کاٹے کتنے بڑے ہو گئے ہیں درد کرتا ہے میرا ساتھ امید اپنے دکھتے سر کو محسوس کرتے ہوئے ضمار سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

ارے میری جان کیوں سر دکھتا ہے کہاں دکھتا ہے بالوں کی وجہ سے سر میں درد ہوتا ہے تو میں تمہارے سارے بال تو نہیں کٹواؤں گا کیونکہ تمہارے لمبے بال سوٹ کرتے ہیں اس لیے تھوڑے تھوڑے سے کٹواؤ گا ٹھیک ہے ضمار نے امید کے بالوں پر اپن لب رکھتے ہو کہا تو امید ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بابا ٹھورے سے کٹوا دینا ضمار نے امید کے بال دیکھیں جو کمر سے تھوڑے سے اوپر تھے۔۔۔۔

ٹھیک ہے ابھی تو ہم جاتے ہیں پارٹی میں اج تمہاری ممی کی سالگرہ ہے نا وہ اس کے بال بناتے بناتے پونی کی اور اس پیار کرتے ہوئے باہر لے گیا ضمار تو پہلے ہی تیار ہو چکا تھا۔۔۔

"""""----------

دیکھو داید کیسی لگ رہی ہوں میں عرشیہ نے اپنے اپ کو ائینے میں دیکھتے ہوئے کہا جس نے بلیک کلر کا سوٹ پہنا تھا اور اپنے گھنگریالے سنہری بال کھلے چھوڑے تھے اور کانوں میں چھوٹے چھوٹے ایئر نگز پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

محترمہ یہ پوچھیں کہ اپ کب پیاری نہیں لگتی داید نے عرشیہ کے پیٹ پر اپنے ہاتھ باندھے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ کے پیار بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

ہاں کبھی تعریف تو تم نے نہیں کی ویسے ہی تم کہتے رہتے ہو عرشیہ انکھیں پٹپٹاتے ہوئے منہ بنا کر بولی۔۔۔۔۔

اصل میں مجھے سوکھی تعریف کرنا اچھا نہیں لگتا نا اگر اپ چاہتی ہیں میں بھی اچھے سے تعریف کروں تو اج رات میں اچھے طریے کروں گا کہ آپ کو بھی پسند ائے گی داید نے بے باکی سے کہتے ہوئے عرشیہ کا لال چہرہ مزید لال کر گیا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں تم لڑکوں کو تو بس ویسے ہی تعریف کرنی ہے اسے دوسری تعریف بھی کر لیا کرو کبھی عرشیہ نے اسے پیچھے کر کے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے لڑنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

ہاں میں اچھے سے تعریف کروں گا نا دوسری بھی اور اپنی والی بھی داید نے ایک انکھ ونک کی اور جلدی سے باہر بھاگا اسے پتہ تھا اب عرشیہ کے ہاتھ میں جو بھی چیز ائے گی وہ اس دے مارے گی داید کو باہر بھاگتے ہوئے دیکھ کر عرشیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تو وہ بھی اپنے امیک اپ کو اخری ٹچ دیتے ہوئے باہر نکل گئے۔۔۔۔

داید اور عرشیہ باہر گئے تو ضمار اور امید پہلے ہی باہر تیار کھڑے تھے اور پھر چاروں ہی ریسٹورنٹ کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔"""""

""""----------

جان اج میرا گھر کا کھانا کھانے کا دل نہیں کر رہا ہے کہیں باہر کھانے چلیں زرتاش لبابہ کے پاس اتے ہوئے بولا جو کچن میں کھڑی چاول بنا رہی تھی۔۔۔۔

لیکن میرا بچہ تمہاری طبیعت پہلے ہی نہیں ٹھیک پھر ابھی گھر کا کھانا کھالو نا پھر کبھی چلیں گے لبابہ نے اس کے چہرے پر ہاتھ لگاتے ہوئے کہا پھر سے کھانے کی طرف دھیان کر لیا۔۔۔

نہیں جان مجھے ابھی جانا ہے ورنہ میں منی کو بلالوں گا اور وہ مجھے باہر لے جائے گی زرتاش ضد کرتا ہوئے بولا تو لبابہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی ایک تو پہلے ہی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اوپر سے وہ ضد کر رہا تھا اور اسے منع بھی نہیں کر رہے سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں تھوڑے سی چاول بنالوں تمہارے نانا ابو کے لیے کیونکہ وہ پھر کھالیں گے کھانا پھر ہم باہر جائیں گے ٹھیک ہے لبابہ کی بات سنتے زرتاش کمرے میں گیا تاکہ وہ چینج کر سکے تو تھوڑی دیر بعد لبابہ کھانا بناتے ہوئے اکرم صاحب کو کھانا دیتے ہوئے کمرے میں ائی اور وہ بھی تیار ہو کر ریسٹورنٹ کے لیے نکل گئے۔۔۔۔۔۔"""""

""""----------

لبابہ اور زرتاش پہلے ہی ریسٹورنٹ میں پہنچ چکے تھے کیونکہ ان کے گھر کے نزدیک تھا لبابہ اور زرتاش بیٹھے کھانے کا انتظار کر رہے تھے جب لبابہ کو کوئی جانی پہچانی خوشبو محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

جلدی سے لبابہ نے وہ خوشبو محسوس کرتے ہوئے اپنی انکھیں بند کی پھر کچھ یاد انے پر اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں تو راج تھا ہی نہیں۔۔۔۔

ی۔ی۔خوشبو۔۔۔۔راج کی ہے راج۔۔۔۔وہ یہ بولتے ہوئے سارے ریسٹورنٹ میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

ماما کیا ہوا ہے اپ کس کو ڈھونڈ رہی ہیں زرتاش لبابہ کو اٹھ کھڑے ہوتے دیکھ اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

کچھ نہیں بیٹا۔۔۔وہ بس کسی کو دیکھ رہی تھی لبابہ دوبارہ سے بیٹھی کھانے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

ضمار داید عرشیہ ایک جگہ پر جا کر بیٹھے اور ویٹر کو بلا کر کھانے کا ارڈر کیا داید نے پہلے ہی کیک کا ارڈر دے دیا تھا اور ویٹر وہ لے کر اگیا تھا۔۔۔۔

واؤ بابا کتنا مزے کا کیک لگ رہا ہے نا سامنے چاکلیٹ کیک کو دیکھ کر امید اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی اس کی اس حرکت پر سب ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

چلو عرشیہ کیک کاٹو داید نے عرشیہ کو چھری پکڑائی اور ایک ہاتھ اس نے امید کو بھی پکڑایا کیونکہ امید کے بنا تو ان کا کوئی کام ہوتا نہیں تھا ہیپی برتھ ڈے ٹو یو ہیپی برڈے ٹو یو کیک کاٹتے ہی سب عرشیہ کو ہیپی برتھ ڈے کہنے لگے۔۔۔۔۔۔

اب داید نے ایک کیک کا پیس اٹھا کر عرشیہ کو کھلایا تو عرشیہ نے بھی ایک کا پیس اٹھا کر داید کو امید کو اور ضمار کو کھلایا جب دور بیٹھے ارقم نے اپنی انکھوں میں تکلیف بھرے ہوئے اس منظر کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ تو بس ایسے ہی کھانا کھانے ایا تھا تاکہ تھوڑا دماغ کو ریلیکس کر سکے لیکن اسے کیا پتہ تھا پھر سے اپنی سنہری کو دیکھ لے گا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اسے بالکل یاد تھا کہ اج اس ک سنہری کی سالگرہ پچھلے پانچ سالوں سے اس نے بری دفعہ کوشش کی تھی کہ وہ ہر سال کو اس کے گھر پھول بھیجے لیکن اس کی ہمت نہیں پڑتی تھی لیکن اج اس کا دل بہت کر رہا تھا کہ وہ اج اپنے سنہری کو پھر سے پانچ سال پرانی یاد تازہ کروائے اور اس سے گلاب کے پھول دے ابھی اسے اپنے دوست ضمار سے بھی ملنا تھا۔۔۔۔۔۔

ارقم اٹھ کر ریسٹورنٹ سے باہر گیا تو ایک گلاب کے پھولوں کا بکے لے کر دوبارہ سے ایا اور اپنی سیٹ پر اکر دوبارہ سے بیٹھ گیا۔۔۔۔

ارقم نے ایک ویٹر کو بلایا اور اسے کچھ کہا ویٹر عرشیہ دایر کی جانب گیا جب اس نے جان بوجھ کر جوس کا گلاس عرشیہ کے کپڑوں پر گرایا تھا اور عرشیہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے ضمار نے غصے سے کہا تو عرشیہ نے ضمار کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی کوئی بات نہیں ضمار ہو جاتا ہے وہ تو انسان ہے غلطی ہو جاتی ہے میں واش کر آتی ہو یہ کہتے ہوئے عرشیہ ریسٹورنٹ کے واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

بابا وہ دیکھیں وہ ہمارے سکول میں بچہ پڑھتا ہے بہت شرارتی ہے اچانک سے امید کی نظر زرتاش کی جانب اٹھی جو اپنی ماما کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا۔۔۔۔۔

امید کے کہنے سے ضمار نے اس کی جانب دیکھا اور اس کی انکھیں ساکت ہوئی تھی وہ کوئی اور نہیں اس کی میڈم اور اس کا بیٹا اپنا بیٹا تھا اور دونوں ہنستے ہوئے کھانا کھا رہے تھے ان دونوں کو ایک ساتھ لے کر ضمار کے دل کو کچھ ہوا تھا ضمار کے چہرے کا رنگ ایک پل کو بدلا سا گیا تھا جو داید نے اچھے سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

چلے نا بابا ان کے پاس چلتے ہیں وہ بہت شرارتی ہے اور بہت اچھا بھی ہے بہت مزہ آئے گا اپ کو اس سے مل کر امید نے ضمار کو کہا تو ضمار نے منع کرنا چاہا لیکن امید پہلے ہی ان کی طرف جا چکی تھی۔۔۔۔

ہیلو زرتاش۔۔۔۔۔۔امید ان کے پاس جا کر زرتاش کو پکارنے لگی لبابہ زرتاش نے دونوں نے ایک ساتھ امید کو دیکھا جو بہت ہی پیاری بچی تھی۔۔۔۔۔

امید۔۔۔۔۔۔۔زرتاش نے امید کو پکارا۔۔۔۔۔

تم بھی اپنی ماما کے ساتھ آئے ہو میں بھی اپنے بابا ممی ہوں ڈیڈی کے ساتھ آئی ہوں وہ دیکھو امید نے دوبارہ سے ضمار کی طرف دیکھا جو کھڑا ہو کر اب لبابہ اور زرتاش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا ادھر آئے نا امید نے اپنا سر پر ہاتھ مار کے دوبارہ سے ضمار کو اپنے پاس انے کا کہا تو ضمار نے ایک نظر داید کو دیکھا داید نے گہرا سانس لے کر کندھے آچکا دیا کہ تم ہی جانو ضمار نے اپنا خشک گلا تر کیا اور امید کی جانب قدم بڑھا دیا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے قدم چلنے سے انکاری ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

یہ دیکھیں یہ میرے بابا ہیں امید نے اپنے پاس کھڑے ضمار کو کہا لبابہ نے ضمار کو دیکھا ہاں اسی سے وہ خوشبو ارہی تھی اپنے بالکل قریب وہ خوشوں محسوس کرتے لبابا کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا اس نے ضمار کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

کوئی اس قدر سحر انگیز کیسے ہو سکتا ہے اور وہی خوشبو اس انسان کے پاس سے کیسے اسکتی ہیں جو ہمیشہ راج سے لبابہ کو اتی تھی

۔۔۔۔۔

اور ضمار بھی لبابہ کو یک تک دیکھ رہا تھا کتنے سالوں بعد وہ قریب سے اپنی میڈم کو دیکھ رہا تھا جو بلیک کلر کا سوٹ پہنیں بالوں کو کھلا چھوڑے سر پر دوپٹہ لیے وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔۔۔۔

السلام علیکم ضمار نے سلام کیا جو لبابہ اس کی طرف دیکھنے سے ہڑبڑائی تھی اور جلدی سے وعلیکم السلام کہتے ہوئے اپنے بیٹے کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

انٹی اپ کا بیٹا نا بہت شرارتی ہے اور سکول میں بہت تنگ کرتا ہے۔۔۔

انٹی اپ بھی ہمارے ساتھ آئے نا میری ممی کی سالگرہ ہے تو ہم ساتھ میں مل کر کھاتے ہیں۔۔۔۔

امید تمہارے بابا کتنے پیارے ہے میرے بابا بھی ایسے ہی پیارے ہو گے پتا نہیں کہاہے بابا۔۔۔۔۔زرتاش ضمار کو دیکھتے ہوئے غمگیں لہجے میں بولا تو ضمار کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔"""""

زرتاش بیٹا چلو گھر چلتے ہے۔۔۔۔۔"""

لیکن انٹی ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا اپ کھاؤ ہم کھانا کھا چکے ہیں اب ہم گھر جاتے ہیں تو لبابہ کو ضمار کے پاس کھڑے ہونے سے بڑی الجھن سے ہو رہی تھی اس کا دل ابھی بھی زور سے دھڑک رہا تھا وہ بس کسی طریقے سے اس خوشبو سے دور جانا چاہتی تھی جبکہ ضمار لبابہ کی حالت سمجھ رہا تھا اسے اپنی میڈم کی حالت دیکھ کر بہت دکھ بھی ہو رہا تھا اپنے آپ پر غصہ بھی ارہا تھا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے انٹی اپنا خیال رکھیے گا یہ کہتے ہوئے امید نے ضمار کا ہاتھ پکڑا دوبارہ سے کرسی پر جا کر بیٹھ گئی تو لبابہ جلدی سے زرتاش کو لے کر اس ریسٹورنٹ سے نکلی تھی اور باہر اکر اس نے سانس لیا تھا یہ خوشبو کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑتی ہے راج تو چلا گیا ہے ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کے پھر یہ خوشبو اس کی میرا پیچھا نہیں چھوڑتی روتے ہوئے اس نے زرتاش کو پکڑا اور گاڑی میں بیٹھ کے گھر کی جانب روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔

ضمار بھی امید کو لیے کرسی پر بیٹھ گیا عرشیہ جیسے ہی باتھ روم کا دروازے سے باہر نکلی سامنے ایک بچہ پھولوں کا گلدستہ لیا کھڑا تھا وہ گلدستہ دیکھ عرشیہ پھر سے حیران ہوئی اس کا دل پھر سے زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

آپی یہ اپ کے لیے ہیپی برتھ ڈے بچے نے پھولوں کا گلدستہ عرشیہ کو دیتے ہوئے کہا تو عرشیہ ایک دم سے پانچ سال پہلے والے سٹرینجر کا خیال ایا لیکن وہ وہ ابھی کیسے اسکتا ہے پانچ سالوں سے اس نے کبھی پھول نہیں بھیجے ابھی کیسے شاید داید نے سرپرائز دیا ہو عرشیہ نے مسکراتے ہوئے پھول لے لئے اس خوشبو کو محسوس کرنے لگی۔۔۔۔۔

اور بچہ پھول دے کر وہاں سے چلا گیا تو عرشیہ بھی داید لوگوں کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

ارے عرشیہ تم باتھ روم گئی تھی یہ پھلوں کا گلدستہ لینے یہ پھول کہاں سے ائے داید نے عرشیہ کے ہاتھوں میں پھول دیکھ کر کہا تو عرشیہ نے حیرانگی سے داید کی جانب دیکھا اور پھر مسکرا دی مذاق مت کرو داید یہ تم نے ہی بھیجے ہیں نا مجھے سرپرائز دینے کے لیے عرشیہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے داید سے بولی۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو عرشیہ میں تمہیں باتھ روم میں پھول دوں گا جو تمہیں یہاں پہ سب کے سامنے پھول دوں گا تمہیں وہاں میں پھول کیوں دینے لگا اور تمہارے لیے تو سرپرائز میں نے کچھ اور رکھا ہوا تھا جبکہ داید کی بات سنتے عرشیہ کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ سٹرینجر پھر سے میری زندگی میں نہیں اسکتا پھنہیں نہیں وہ سٹرینجر پھر سے میری زندگی میں نہیں اسکتا پھپھر سے یہ پھول پھر سے عرشیہ کے اپنے خشک ہوں ٹ زبان پھیر کر تر لیے اور داید کی جانب دیکھا اچھا شاید کسی نے غلطی سے مجھے دے دیے ہوں عرشیہ نے وہ فور ٹیبل پر رکھے دور بیٹھے ارقم نے عرشیہ کے ہاتھوں میں اپنے پھول دیکھا تو مسکرایا اور کتنی ہی دیر وہ اپنی سنہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔۔۔۔

یہ دیکھو یہ تمہارے لئے لے کر ایا تھا داید نے ایک ڈبی عرشیہ کی جانب کی تو وہ اس کا کھولا جو کہ بہت ہی پیارا گولڈ کا بریسلٹ تھا اس نے اپنے ہاتھوں سے عرشیہ کو پہنایا رو عرشیہ نے مسکرا کر شکریہ بولا ضمار نے بھی عرشیہ کو ایک لاکٹ گفٹ کیا اسی طرح وہ ہنسی ہوئی سا لگرہ کرتے ہوئے اپنے گھر کی جانب چلے گئے۔۔۔۔۔"""

گھر جاتے ہوئے ضمار کا دھیان ابھی بھی اپنی میڈم کی جانب اپنے بیٹے کی جانب اس نے تو اپنے بیٹے کو ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں تھا وہ کتنی ہی دیر اپنی میڈم کو ہی دیکھتا رہا تھا تو کتنا بدل گئی تھی پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی پہلے سے زیادہ وہ ضمار کا دل دھڑکا گئی تھی اب تو ضمار سے بھی انتظار نہیں ہو رہا تھا وہ جلدی سے جلد اپنی میڈم سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔"""

"""""----------

گھر اکر لبابہ نے زرتاش کو سلایا اور خود گھنٹوں بیٹھ کر راج کے بارے میں سوچنے لگی اس کی نظر ہمشہ سے دروازے پر جاتی تھی ایک امید سے دروازے کو دیکھا کرتی تھی شاید اس کا راج اجایے کہی سے اجایے کسی پل اس کے راج کو اپنی میڈم کی یاد اجائے لیکن ہمشہ اس کی نگاہیں خالی لوٹ آتی تھی۔۔۔۔۔"""

"""""----------

ضمار مجھے تم کل رات سے پریشان لگ رہے ہو تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا ضمار کی لال انکھیں دیکھ کر عرشیہ نے کہا تو داید نے عرشیہ کی جانب دیکھا تمہیں نہیں پتہ شاید کل ریسٹورنٹ میں ضمار نے لبابہ اور اپنے بیٹے کو دیکھ لیا تھا اس لیے شاید ساری رات سویا نہیں ہے اور انکھیں دیکھو لال ہو رہی ہیں اس کی داید نے ضمار ہر طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیاواقعی تم نے مجھے کیوں نہیں بتایادائذ مجھے بھی تولبابہ اوراس کے بیٹے سے ملنا تھا۔۔۔۔

ضمار کیاتم اپنے بیٹے سے اپنی میڈم سے ملنے جاؤ گے دایدنے کہاتوضمار کی انکھوں سے انسونکلنے لگے تھے وہ پہلے ہی ساری رات روتا رہاتھااوراب پھر سے اس کاذکر چھڑ گیا تھا۔۔۔۔

میں چاہتاہوں میں اس سے ملوں دایدکس کادل نہیں کرتاہے اپنی بیوی سے اپنے بچے سے ملنے کامیں ان کے پاس جاناچاہتاہوں لیکن وہ مجھے بلاتی ہی نہیں ایک دفعہ تومجھے بلالے کہ راج اجاؤ میں اسے پل اس کے پاس چلا جاؤں لیکن وہ مجھے کہتی ہی نہیں اور وہ اب میں جانتاہوں وہ مجھے کبھی بھی نہیں کیونکہ وہ مجھ سے نفرت کرنے لگی ہے ناضمار روتے ہوئے کہنے لگا تھاجب دایداور عرشیہ کوضمار کی حالت پر ترس ایاتھا۔۔۔۔۔

ہم نے تمہیں منع بھی کیاتھاضمار کہ لبابہ کے ساتھ ایسامت کرو۔۔۔

لیکن اب مجھے اپنی غلطی کااحساس ہوگیاہے نامیں اس سے ملناچاہتاہوں اس سے معافی مانگناچاہتاہوں کہ ایک بار وہ مجھے معاف کر دےایک بار مجھے کہہ دے کہ راج کی میڈم اج بھی اپنے اوپن سے پیار کرتی ہے میں سارے گلے شکوے دور کردوں گا۔۔۔۔۔

ہاں مجھے سب جلدی ہی اپنے میڈم سے ملتے ہیں اپنے بیٹے کے پاس جاناہے کیونکہ وہ اپنے بیٹے کے بغیر اپنے ہی رہ سکتاہوں ضمار نے گہراسانس بڑھتے ہوئے اپنے انسو صاف لیے اور پکاارادہ کرلیاکہ وہ جلد ہی اپنی میڈم کے پاس جائے گاتب امید بھی ضمار کے پاس بھاگتے ہوئے تووہ سکول کی ریڈی ہوچکی تھی اب وہ سب بیٹھے ناشتہ کررہے تھے۔۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 74 ❤□❤□

بریک ٹائم تھاامید اپنالنچ باکس لے کر گراؤنڈ میں بیٹھ گئی۔۔اس کے پیچھے پیچھے باسل بھی کلاس سے نکلا باسل کو دیکھتے ساحل بھی کلاس سے نکل گیا۔۔

وہ گراؤنڈ کے درمیان میں بیٹھی اپنالنچ باکس کھولاجب باسل اس کے پاس اکر بیٹھا تھا۔۔

اس کے بالکل ساتھ بیٹھتے باسل نے اپنا لنچ باکس کھولا ساحل امید کے دائیں جانب بیٹھ گیا وہ دونوں اب اس کے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔

جب امید نے دونوں کو دیکھا یہ اس کے پاس کیوں اکر بیٹھ گیے تھے۔۔۔""

بلیو بیری تمہارا لنچ کتنا مزے کا لگ رہا ہے وہ امید کے پراٹھوں کی جانب دیکھتے ہیں بولا۔۔۔۔

ہاں بہت مزے کا ہے کیونکہ میری ممی بہت مزے کا بناتی ہے امید پراٹھے کا لقمہ منہ میں ڈالتے بولی تو باسل کے منہ میں پانی ایا تھا جبکہ ساحل باسل کا چہرہ دیکھ کر منہ بسورنے لگا۔۔۔۔

مجھے اپنا لنچ دے دو تم میرے سینڈوچ کھالو باسل نے اپنا لنچ باکس کھول کر اس کے سامنے کیا تو امید نے نفی میں سر ہلایا اسے عرشیہ کے ہاتھ کے پراٹھے بہت پسند تھے وہ پراٹھے کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتی تھی۔۔

میں اپنا لنچ تمہیں نہیں دوں گی یہ میرا فیورٹ لنچ ہے اور میں اپنا لنچ کسی کو نہیں دیتی۔۔۔۔

اس طرح نہیں کرتے امید شیئرنگ از کیرنگ نا۔۔اس کے پاس ہو کر بیٹھا اور اپنا لنچ اس کے سامنے کیا تو امید نے غصے سے اس کی جانب دیکھا اور اپنا لنچ پیچھے کر لیا جبکہ ساحل کو باسل پر غصہ ارہا تھا۔۔۔

جب وہ تمہارے ساتھ شیر نہیں کرنا چاہتی تو پھر کیوں ضد کر رہے ہو تم۔۔ساحل زور سے بولا تھا جبکہ امید نے اس کی جانب دیکھا جو اس کی سائیڈ لے رہا تھا۔۔۔

اوئے پرنسز کے بھائی اج پھر تم یہاں اس کے ساتھ بیٹھ گئے ہو۔۔۔۔۔زرتاش اپنا لنچ باکس لے کر ان کے پاس اکر بیٹھا وہ امید کے بالکل سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

میں اس کا بھائی نہیں ہوں یہ میری پرنسز ہے تم میری پرنسز ہو نا بلیو بیری۔۔باسل نے اس کا ہاتھ پکڑا تو امید ہے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تھا۔۔۔

میں تمہاری پرنسز نہیں ہو تم مجھے تنگ کرتے ہو۔۔۔

وہ بالکل صحیح کہہ رہی ہے وہ تمہاری پرنسز نہیں ہے وہ میری پرنسز ہیں۔۔ساحل نے باسل کا ہاتھ دور جھٹکا تھا۔۔

لیکن پرنسز تو بہن کو کہتے ہیں نا یہ تم دونوں کی بہن ہے زرتاش کیک کا بڑا سا بائٹ منہ میں ڈالتے بولا۔۔۔۔

ہاں یہ میری بہن ہے یہ میری پرنسز ہے مسئلہ ہے تمہیں؟ ساحل دانت پیستے ہوئے بولا۔۔اسے امید بہت پیاری لگی تھی چھوٹی سی پیاری سی گڑیا کی طرح وہ اسے بہن بنا ہی چکا تھا۔۔۔۔۔"""

یعنی یہ باسل کی بھی بہن ہوئی کیونکہ وہ اسے پرنسز بلا رہا ہے۔۔۔۔

اوئے چھوٹے پیس یہ میری بہن نے میری پرنسز ہے اور یہ اپنے پرنس کے ساتھ جائے گی سمجھ آئی تمہیں۔۔باسل نے اسے اپنی چھوٹی سی انگلی دکھا کر خبردار کیا اور امید کا ہاتھ پکڑا تھا جبکہ وہ چھوٹی سی گڑیا غصے سے سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس کا ہاتھ چھوڑو باسل اور زرتاش ایک ساتھ بلند آواز میں بولے تھے کہ پاس بیٹھے بچوں نے رخ موڑ کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

باسل نے نفی میں سر ہلایا تو امید نے اس کے ہاتھ پر دانت گاڑے تو اس نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔۔

ایسے ہی مجھے تنگ کیا تو کاٹ دوں گی امید نے اپنی نیلی آنکھوں سے باسل کو دیکھا جو اب اپنا ہاتھ دیکھ رہا تھا جہاں امید کے دانتوں نے نشان تھے۔۔۔۔۔"""

امید تم ادھر اکر بیٹھ جاؤ یہ تمہیں تنگ کرے گا گندا بچہ ساحل نے اسے اپنی دوسری جانب بیٹھنے کا کہا تو وہ ادھر جا کر بیٹھ گئی اسے ساحل اچھا لگا تھا وہ اسے تنگ نہیں کرتا تھا جبکہ باسل اور زرتاش اسے تنگ کرتے تھے۔۔۔۔

تم اس کی بات کیوں مانتی ہو امید یہ تمیں پرنسز کہتا ہے تمہیں غصہ نہیں ارہا میں پھر سے کہتا ہوں تمہیں غصہ اتا ہے باسل کو جلن ہونے لگی تھی ساحل سے کہ امید اس کی ہر بات کیوں مانتی ہے اور اس کے پرنسز کہنے پر غصہ کیوں نہیں کرتی۔۔۔۔

کیونکہ اس نے مجھے بہن کہا ہے اور وہ مجھے تم دونوں کی طرح تنگ نہیں کرتا تم دونوں گندے بچے ہو۔۔امید نے دونوں کو زبان دکھائی زرتاش انکھیں پھاڑ کر باسل کو دیکھنے لگا جبکہ تنگ باسل کر رہا تھا اور نام اندر اس کا بھی لے لیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اوئے سن تمہاری وجہ سے وہ مجھے گندہ بچا کہے گی گندے بچے تم ہو جو اسے تنگ کرتے ہو۔۔۔۔۔

تم گندے بچے ہو جو ہم ہمارے درمیان اجاتے ہو وہ دونوں اپس میں جھگڑنا شروع ہو کر ساحل اور امید نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔وہ دونوں اپنے لنچ باکس میں سے پراٹھوں کے نوالے توڑ کر منہ میں ڈالتے ہیں ان دونوں کو دیکھ رہے تھے اور ساتھ میں مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

زرتاش تمہیں کیا مسئلہ ہے وہ میری پرنسز بن جائے گی تو؟ باسل دانت پیستے ہوئے بولا تھا اسے زرتاش ذرا بھی اچھا نہیں لگا تھا اور ساحل سے تو اسے حد سے زیادہ جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

کچھ مسئلہ ہے کیونکہ تم بھی کہہ رہے ہو اور یہ بھی کہہ رہے ہو کہ وہ تمہاری بہن نہیں ہے۔۔۔۔۔

تمہیں پرنسس کہنے سے مسئلہ ہے نا تو میں اسے اپنی بلوبیری کوئین کہہ لوں گا وہ اپنی کنگ کے پاس ائے گی۔۔۔۔۔زرتاش کا منہ کھلا رہ گیا اس کی بات سن کر جب کہ ساحل بھی غصے سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

کوین تو کنگ سے شادی کرتی ہے یہ تم سے شادی نہیں کرے گی ساحل اور زرتاش ایک ساتھ بولے۔۔

بلوبیری تم مجھ سے شادی نہیں کرو گی۔۔امید غصے سے بھری پاؤں پٹکتی وہاں سے اٹھی اپنا بیگ اور لنچ باکس لے کر ان دونوں کی طرف غصے سے دیکھتے وہاں سے جانے کی تیاری پکڑنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

میں کسی سے شادی نہیں کروں گی میں کسی کے پرنسز نہیں ہوں کسی کے کوین نہیں ہے دفع ہو جاؤ سب۔۔۔امید پاؤں پٹکتی ہوئی دور جا کر بیٹھ گئی وہ تنگ اگی تھی سب سے باسل کا دل کیا کوئی پتھر اٹھا کر ان دونوں کے سر پر مارے ہمیشہ ان دونوں کی وجہ سے امید اس سے دور جا کر بیٹھتی تھی۔۔۔باسل کا رونے والا منہ بن گیا تھا جبکہ ساحل کے لبوں پر مسکراہٹ تھی زرتاش اسے زبان دیکھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم کبھی خوش نا ہونا ساحل۔۔۔باسل نے آنکھیں دیکھانے کہا۔۔""

تم بھی دور رہنا امید سے ساحل نے بھی کہا جبکے زرتاش مسکراتی نگاہوں سے دور بیٹھی امید کو دیکھنے لگا جو اسے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔""

""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار بلیک ڈریس پہنے ہی بلیک ماسک پہنے پھر سے اپنے ٹارچر روم میں داخل ہوا تھا پچھلے پانچ سالوں میں وہ کئی ایسے قتل کر چکا تھا اور پولیس والوں کو بھی پتہ چل چکا تھا کہ بلیک شیڈو زندہ ہے جبکہ لبابہ تو اس بات سے حیران تھی کہ وہ اس کے سامنے پہاڑی سے نیچے گرا تھا مگر وہ زندہ ہے تو کیف کہاں جا سکتا ہے اس نے پانچ سالوں میں پھر سے کیف کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ ڈھونڈ نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔۔

ضمار نے سامنے دیکھا تو ایک 20 سالہ لڑکا رسی سے الٹا لٹکا ہوا تھا اور اس ٹارچر روم نے اس کی چیخیں سنائی دے رہی تھی۔۔۔

تو کیسا محسوس ہو رہا ہے یہاں پہ الٹا لٹکا دیکھ کر تمہیں ضمار نے اس لڑکے کے بالوں کو پکڑ کر اس کا چہرا اپنی جانب کیا کہ اس لڑکے کو اپنی گردن ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو میں نے کچھ بھی نہیں کیا پلیز مجھے چھوڑ دو وہ لڑکا ضمار کے اگے گڑ گڑانے لگا۔۔۔۔۔

ایسے ہی تم نے اس لڑکی کو ذاتی کا نشانہ بنا کر اسے الٹا لٹکا دیا تھا اور اس کی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر پوسٹ کر دی تھی تو تم کیا سوچتے تھے تمہیں اس کا حساب نہیں دینا پڑے گا ضمار نے ایک زوردار تھپڑ اس لڑکے کے چہرے پر مارا تھا اور پھر اپنے چاکو سے اس کے رسی کاٹی تھی کہ وہ لڑکا دھرم سے نیچے گرا۔۔۔۔۔۔۔

نیچے گرتے ہی اس لڑکے نے اپنی گردن سہلائی تھی اور اپنی انکھوں میں خوف بھرے اس نے ضمار کی جانب دیکھا۔۔۔۔

نہیں نہیں مجھے معاف کر دو بلیک شیڈو میں نے اسے نہیں مارا تھا خود مر گئی تھی وہ لڑکا جلد بازی میں جھوٹ بول گیا جس سے سنتے ضمار کو اور غصہ ایا۔۔۔۔۔

اچھا اس لڑکی نے اپنے ساتھ زیادتی بھی خود کی اور خود کشی بھی خود کر لی یہ میں نے پہلے دفعہ سنا ہے ضمار نے اپنی انکھوں کے سامنے چاکو لہراتے ہوئے اس لڑکے کو دیکھا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ لڑکی میرے پاس خود ائی تھی کہ اسے نوکری چاہیے تو میں نے کہا نوکری کے بدلے میں کچھ دے دو تو وہ بس مجھ سے غلطی ہو گی مجھے معاف کر دو وہ لڑکا ضمار کے قدموں میں گر کر اس سے معافی مانگنے لگا نکل سیے نہیں پتہ تھا کہ بلیک شیڈو کبھی معاف نہیں کرتا اور نہ ہی کبھی ائندہ غلطی کرنے کے قابل چھوڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

تمیں معافی مجھ سے نہیں اس لڑکی سے مانگنی چاہیے اور معافی تمیں تب ہی مانگ سکتے ہو جب تم اسے پاس اوپر جاؤ گے اس سے پہلے کہ وہ لڑکا کچھ کہتا ضمار نے چاکو اس کی گردن پر پھیرا تھا اس کے گردن سے خون کا فوارہ نکل کر روم میں بہنے لگا۔۔۔۔۔

جب پھر سے ضمار نے اسے لڑکے کے ٹکڑے ٹکڑے کیے تھے اور دا ید روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

ویسے ضمار پولیس والے تمہیں پھر سے ڈھونڈ رہے ہیں وہ تمہارا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے ہیں اور تمہاری بیوی لبابہ میڈم بھی تمہیں پھر سے ڈھونڈ رہی ہیں پچھلے تین سالوں سے تم نے پھر یہ کام شروع کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

پہلے تو انہوں نے مجھے جال میں پھنسا کر مجھے پکڑ لیا تھا لیکن اس دفعہ مجھے نہیں پکڑا پائیں گے تم ٹینشن مت لو اور لبابہ میڈم وہ تو اب میری جان بن چکی ہے اب اسے تو میں کچھ نہیں کر سکتا نا دا ید۔۔۔۔ ضمار نے مسکراتے ہوئے کہا تو دا ید نے نفی میں سر ہلایا تمہارا

کچھ نہیں ہو سکتا ہے یہ کام تم کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتے چلو میں اس لاش کو تھانے کے باہر پھینک کر آتا ہوتا کہ پولیس والوں کو پتہ چل سکے بلیک شیڈو کبھی ہارا نہیں ہے۔۔۔۔

ضمار باہر چلا گیا اور دائد نے وہ لاش اٹھا کر اپنے باقی آدمیوں کے ساتھ باہر لے گیا۔۔۔۔۔۔

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اب اس سب پولیس والے لبابہ کے ساتھ اس لاش کے پاس کھڑے تھے اور ڈی ایس پی لبابہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

مس لبابہ اپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گی پانچ سال پہلے اپ نے یقین دہانی کروائی تھی کہ اپ لوگوں نے بلیک شیڈو کو مار دیا ہے لیکن پچھلے تین سالوں سے بلیک شیڈو پھر سے زندہ ہو کر اگیا کیسے اور ائے روز وہ پھر سے وہیں کام لاشیں ہمارے پولیس اسٹیشن کے باہر پھینک دیتا ہے وہی کام شروع کر دیا ہے ڈی ایس پی نے اندر جاتے ہوئے لبابہ کو کیبن میں بلایا اور اب اس سے پوچھا جا رہا تھا پہلے تو کیف ہوا کرتا تھا جو لبابہ کی جگہ جواب دے دیا کرتا تھا لیکن اب لبابہ بری طرح پھنس گئی تھی۔۔۔۔۔۔

سر ہم نے اپنی طرف سے بلیک شیڈو کو مار دیا تھا لیکن پتہ نہیں وہ دوبارہ سے کیسے زندہ بچ گیا اور اس ٹائم بھی ہم نے جال بچھا کر اسے پکڑا تھا تو ابھی اسے پکڑنا ہمارے لیے بہت مشکل ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے لبابہ کہ پولیس والوں کے ساتھ ساتھ اب ارمی والے بھی بلیک شیڈو کو پکڑنے لگے ہیں لیکن وہ واقعی میں پتہ نہیں چلتا وہ کدھر سے اتا ہے کیسے قتل کرتا ہے اور چھپ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سر پہلے تو میرے ساتھ ایس ایس پی کیف ملک بھی ہوا کرتے تھے لیکن اب میں اکیلی ہوں تو پھر بھی میں پوری کوشش کروں گی بلیک شیڈو کو پکڑنے کی اگر میرے ساتھ اپ کسی اور کو اس مشن پہ لگا دیں گے تو بہتر ہو گا۔۔۔۔۔۔

جی ضرور کیوں نہیں ایس ایس پی لبابہ ملک کل اپ کے ساتھ ایک نیو ایس ایس پی میر اس مشن پر کام کریں گے وہ اپ کے ساتھ مل کے بلیک سائیڈ کو پکڑیں گے۔۔۔۔

جی سر ضرور اپ مجھے ان سے ملاقات کروا دیجئے گا پھر ہم اس مشن کے بارے میں ڈسکس کر لیں گے لبابہ ڈی ایس پی کو یہ کہہ دے ہوئے اپنے کیبن میں ائی اور مسلسل بلیک شیڈو کے بارے میں سوچنے لگی تھی جس نے دوبارہ ان کی زندگی حرام کر دی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیف تم کہاں چلے گئے ہو کاش تم بھی اس بلیک شیڈو کی طرح زندہ ہو اور ایک دم سے ہمارے پاس اجاؤ میں تمہیں بہت مس کرتی ہوں کاش کیف ہم اس دن اس بلیک شیڈو کے لیے جال نا بچھاتے تو ہم وہاں نہ جاتے اور نہ ہی تم پہاڑی سے گرتے اور نہ ہی اج تم ہم سے دور ہوتے دل تمہیں بہت یاد کرتی ہے کیف پولیس واپس اجاؤ لبابہ ہکی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے لیکن کیف نے تو اپنے ٹائم پر ہی واپس انا تھا گہرا سانس بڑھتے ہوئے لبابہ نے اپنے انسو صاف کیے اور گھر جانے کے لیے تیار ہونے لگے کیونکہ اس کا بیٹا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اج طہام کا کچھ ضروری کام تھا جس کی وجہ سے وہ ساحل کو سکون سے نہیں لینے ایا تھا اور دل ہی اسے سکول سے لینے ائی تھی جب ساحل کے پاس اس نے ایک لڑکی کو کھڑا دیکھا جس سے ساحل باتیں کر رہا تھا دل کو وہ لڑکی بڑی پیاری لگی تھی اور لڑکی کوئی اور نہیں امید تھی۔۔۔۔۔

ساحل میری بات سنو دل ساحل کے پاس جاتے ہوئے بولی تو امید نے دل کو دیکھا۔۔۔۔

امید یہ میری اپی ہے دل اور دل اپی یہ میری ایک اور بہن میری بنی ہے اس کا نام امید ہے ساحل نے امید کا انٹروڈکشن کرواتے ہوئے دل کو کہا تو دل نے مسکرا کر امید کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

بہت پیاری ہو تم امید دل نے امید کے چہرے پر ہاتھ لگاتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا تو امید کو بہت اچھا لگا وہ بھی مسکرائی اپ بھی بہت پیاری ہیں دل آپی امید نے بھی دل کو نیچے انے کا اشارہ کیا تو دل نیچے کو جھکی تو امید نے جلدی سے دل کے رخسار اپنا اپنا لب رکھے تھے۔۔۔۔۔۔

چلو ساحل دیر ہو رہی ہے گھر بھی جانا ہے دل نے ساحل کو کہا تو ساحل امید کو بائے بائے کہتے ہوئے چلا گیا ویسے تو تہام کہتا ہے کہ تم گھر کی ہو اور تم لڑکیوں کو دوست بناتے ہو لیکن تم نے تو ادھر لڑکی کو بہن بنا لیا بہت اچھی بات ہے دل نے ساحل کو ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ دل اپی امید کو نا دو لڑکے بڑا تنگ کرتے ہیں ایک کہتا ہے کہ میں پرنسز بناؤں گا اور ایک کہتا ہے کہ میں کوین بناؤں گا ایک سے تنگ کرتا ہے کہ پرنسز بہن کو کہتے ہیں وہ دونوں امید کو تنگ کرتے رہتے ہیں لیکن امید نا مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور میں اسے بہن بنا لیا اور جب میں نے اسے بہن بنایا نا تو امید بہت خوش ہوئی تھی تو اب وہ میری بہن ہی ہے۔۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے میرا بچہ ایسے ہی اچھی اچھی عادتیں رکھنا کبھی اپنی دل اپی کا نام حرام نہ کرنا سمجھ ائی نادل نے مضنوعی ڈانٹتے ہوئے کہاتو ساحل بھی مسکرایا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں دل اپی میں بہت اچھا بچہ ہوں نا ہمیشہ کہتی ہیں کہ میرا ساحل بہت اچھا ہے اس لیے میں اچھا بچہ ہو ساحل انکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے بولا دل کو اپنے اس پیار سے چھوٹے سے بھائی پر بے حد پیار ایا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ باتیں کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتے ساحل کو سامنے ائس کریم پارلر نظر ایا تھا۔۔۔

دل اپی دیکھیں نا بہت گرمی ہو رہی ہے مجھے ائس کریم کھانی ہے پلیز کھلا دینا۔۔۔

ساحل گھر جا کے ائس کریم کھائیں گے ٹھیک ہے ابھی گھر چلتے ہیں۔۔۔

نہیں دل اپ پی مجھے ابھی کھانی ہے اپ میرے لیے اتنا نہیں کر سکتی ہیں کیا ساحل نوٹنکی باز نوفل نوٹنکی کرتے ہوئے دل کو ایموشنل بلیک میل کرنے لگا۔۔۔

اب تم یہ اپنا یہ ڈرامہ بند کرو ر کو میں لے کر اتی ہوں تم گاڑی میں بیٹھو ساحل کو گاڑی میں بٹھا کر دل سڑک پار کر کے دوسرے سائیڈ پر چلی گئی ائس کریم پالر جیسے ہی وہ ائس کریم لے کر باہر نکلی سامنے والے ادمی کو دیکھ کر اس کے ہاتھوں سے ائس کریم چھوٹ کر زمین پر جا گری تھی۔۔۔۔۔

ہیلو کیسی ہو گڑیا۔۔۔۔۔ تیمور نے دل کے خوبصورت سراپے کو دیکھتے ہوئے کہاتو دل نے ڈرتے ہوئے تیمور کی جانب دیکھا۔۔۔

دل کی انکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھ کر تیمور کے لبوں پر خطرناک مسکراہٹ ائی تھی لگتا ہے میری گڑیا مجھے پہچان گئی ہے کہ میں کون ہوں مجھے تو لگا تھا ان پانچ سالوں میں تم مجھے بھول جاؤ گے گڑیا لیکن اچھی بات ہے کہ تم نے مجھے پہچان لیا تیمور کی باتیں سنتے دل کا جسم پوری طرح کانپنے لگا تھا اس نے ادھر ادھر دیکھا شاید کوئی اس کی مدد کرنے کے لیے اجائے لیکن کوئی بھی وہاں پر نہیں تھا۔۔۔۔

گگگ۔۔گندھے۔۔۔ان۔۔انکل۔۔۔۔دل نے اٹکتے ہوئے تیمور کو کہاتو تیمور کا قہقہ وہاں پر ہی گونجا تھا۔۔۔میری گڑیا ابھی میں گندا انکل بالکل بھی نہیں ہوں اب نا میں اچھا انکل ہوں اور تمہیں اس اچھے انکل کے ساتھ ہی رہنا ہے رہو گی نا میں واپس اگیا

ہوں گڑیا تمہیں لینے کے لیے اور اب تو میں نے سنا ہے تمہارا شوہر مر گیا ہے تو تمہیں میں اور اچھے سے پیار سے رکھوں گا تیمور نے دل کے چہرے کو ہاتھ لگانا چاہا جب دل ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی اس کا دل بے خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔

نہیں نہیں گندے انکل پیچھے پیچھے ہو جاؤ مجھے مجھے ہاتھ مت لگائیں دل کی انکھوں سے انسو بہنے لگے جب تیمور نے دل کو گہری نظروں سے دیکھا چھوٹی بچی تھی تو بے حد پیاری تھی بڑی ہو کر تو قیامت لگ رہی ہو میری گڑیا میں واپس اگیا ہوں تمہیں لینے کے لیے تیار رہنا بہت جلد تم میرے پاس ہو گی یہ کہتے ہوئے تیمور نے اسے ہاتھ لگانا چاہا تو دل پھر سے پیچھے ہوئی جب تیمور نے ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کیا ابھی تو میں جا رہا ہوں لیکن دوبارہ ملا تو تمہیں لے کر جاؤں گا یہ کہتے ہوئے تیمور چلا گیا جب کہ تیمور کے جاتے ہی دل نے سوکی سپیڈ سے وہاں سے دوڑ لگائی تھی اور گاڑی تک پہنچ کر وہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے جلدی سے گاڑی میں بیٹھی ڈرائیور انکل جلدی سے گھر چلیں دل اپنا چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

دن اپی میری ائس کریم نہیں لے کے ائی اپ۔۔۔۔

چپ کر کے بیٹھو ابھی گھر جا کے تمہیں میں اسکرین کھلا دوں گی لیکن ابھی مجھے سٹیپ مت کرو دل نے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے ساحل کو کہا تو ساحل بھی منہ بنا کر بیٹھ گیا جبکہ دل اب مسلسل تیمور کے بارے میں سوچ رہی تھی اسے بے حد رونا ارہا تھا وہ کیا کرے اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ بار بار گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی کہ تیمور اس کا پیچھا تو نہیں کر رہا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ساحل اور دل گر پہنچ چکے تھے تب تک طہام بھی گھر اگیا تھا اور لاؤنج میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اگئی تم دل طہام نے دیکھا لیکن دل جلدی سے گھبراتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی طہام نے دل کی حالت دیکھی تو جلدی سے اس کے پیچھے کمرے میں گیا۔۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی اس نے دل کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھے کانپ رہی تھی طہام کو اس کی حالت دیکھ کر فکر مندی ہوئی کہ اسے کیا ہوا ہے۔۔۔۔

دل کیا ہوا ہے تم ایسے کام کیوں رہی ہو تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا طہام اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

طط۔۔ہہ۔۔طہام۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔واپس۔۔۔اگیا تھا وہ واپس اگیا ہے۔۔۔وہ۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔لے جائے گا تا مجھے بچالو ہبی جان کو بلاؤں نا طہام وہ مجھے لے جائے گا مگر مجھے نہیں جانا مجھے ہبی جان کے پاس جانا ہے دل روتے ہوئے طہام کے سینے سے لگی جبکہ طہام کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کس کی بات کر رہی ہے کون واپس اگیا ہے۔۔۔۔

دل بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے کون واپس آگیا ہے تم۔مجھے پوری بات بتاؤ گی تو پتہ چلے گا نا۔۔۔۔

وو۔۔وہہ۔۔۔گندا۔۔۔انکل۔۔۔۔وہہ۔۔۔دل سے تو بولنے بھی نہیں ہو رہا تھا وہ آج بھی ویسی ہی تھی نازک سی جیسے اس کے ہبی جان نے رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

کون گندا انکل دل مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں ارہا طہام نے دل کو اپنے سینے سے الگ کرتے ہوئے اس کے انسوؤں سے تر چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔ج۔۔محب۔۔۔۔چھوٹے تھے تو وہ گھرائے تھے مجھے لینے کے لیے تو۔۔۔تو۔۔۔۔جب تم۔۔۔۔تم نے لبابہ ۔۔۔۔۔اپی کو کال کال کی تھی انہوں نے اکر بچایا تھا وہ وہیں گندا انکل مجھے اج ائس کریم لینے گئی تو وہاں پر مجھے ملا۔۔۔۔۔

وہ کہتا ہے مجھے لے جائے گا تھا مجھے اس کے پاس نہیں جانا طہام تم ہبی جان کو بلاؤ نا ان کو بولو نا ان کی دل کو وہ گندا انکل لے جائے گا مجھے نہیں جانا ان کے ساتھ دل مسلسل روتے ہوئے طہام کو کہنے لگے جب طہام کو سمجھ اگئی تھی وہ تیمور کے بارے میں بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

طہام نے جلدی سے دل کو اپنے سینے سے لگایا کچھ بھی نہیں ہو گا دل تمہارا بھائی تمہارے ساتھ ہے نا کیف بھائی تمہارے ذمہ داری مجھے دے کر گئے ہیں اگر وہ تمہیں لے کے گیا تو اسے میری لاش سے گزر کر جانا ہو گا اور میں تمہیں اتنی آسانی سے اس کے ساتھ نہیں جانے دوں گا تم پریشان مت ہو۔۔۔۔

پکا نہ طہام تم مجھے جانے نہیں دو گے نا وہ بہت گندا ہے وہ ایسے گندے ہاتھ لگاتا ہے میں نے اس کے پاس نہیں جانا ہبی جان کو بلا دو نا۔۔۔۔

دل پریشان مت ہو کیف بھائی جلدی اجائیں گے تم نے کچھ کھایا طہام نے پوچھا تو دل نے نفی میں سر ہلایا نہیں مجھے بھوک نہیں ہے دل نے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

ایسے کیسے بھوک نہیں ہے چلو جلدی کرو فریش ہو کر اؤ پھر ہم اج امی کے پاس بیٹھ کر کھانا کھائیں گے تھوڑی بہت باتیں بھی ہو جائیں گی اور اچھے سے کھانا بھی کھایا جائے گا کہ کیا خیال ہے۔۔۔۔۔

نہیں طہام میرا دل نہیں کر رہا ہے لیکن۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں دل میں کہہ رہا ہوں نا جلدی سے فریش ہو کر اجاؤ اور امی کے کمرے میں اجاؤ میں تب تک کھانا لگاتا ہوں یہ کہتے ہو طہام اس کے گولو مولو سے گال کھینچتے ہوئے کمرے سے چلا کہ جب کہ دل نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے اٹھی اور خود کو ریلیکس کیا اور فریش ہونے چلی گئی تا کہ وہ امنہ کے کمرے میں جا کر کھانا کھا سکے۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی ہے مجھے بچاؤ کوئی ہے پلیز مجھے بچاؤ ایک لڑکی کی اواز کیف کو اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی جب کیف اس کمرے کی جانب اپنے قدم بڑھانے لگا تو اسے میں محسوس ہوا کہ وہ اواز اسے نزدیک ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔

پلیز مجھے بچاؤ یہاں سے مجھے نکالو اسے اوازیں مسلسل ا رہی تھی۔۔۔۔

جیسے ہی کیف نے دروازہ کھولا ایک سفید کلر کی روشنی اس کی انکھوں میں پڑی تھی اپ اگئے یہ کہتے ہی وہ لڑکی کیف کے سینے سے لگی تھی مجھے پتہ تھا اپ آئیں گے لیکن اپ اتنی دیر کہاں تھے میں اپ سے ناراض ہوں میں اپ سے بات نہیں کروں گی وہ لڑکی کیف کے سینے سے لگی کہنے لگے جب کہ کیف نے حیرانگی سے اس لڑکی کو اپنے سے دور کیا۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے ہو جو لڑکی میں تمہیں نہیں جانتا تم کون ہو۔۔۔۔

اپ ایسے تو مت کہیں نا کہ اپ میں کون ہوں میں اپ کی۔۔۔۔۔۔ نہیں میں کیوں بتاؤں کہ میں اپ کی کون ہوں میں تو ناراض ہوں اپ خود ہی جانے نا میں کون ہوں کہتے ہوئے وہ لڑکی کیف سے دور ہونے لگی جب کیف نے اپنے قدم اس لڑکی کی جانب بڑھائے رکو لڑکی مجھے بتاتے جاؤ تم کون ہو کیف اس کے پیچھے بھاگنے لگا جب بھاگتا ہے بکتے وہ لڑکی دھوئیں میں غائب ہوئی تھی اور کیف کی انکھ ایک دم سے کھلی تھی کیف اٹھ کر گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن یہاں پر تو کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

یہ یہ کیسا خواب ہے اور یہ لڑکی کون تھی جو مجھے کہہ رہی تھی کہ وہ مجھ سے ناراض ہے کہیں میرا کوئی اپنا تو نہیں اف اللہ میں کیا کروں اللہ جی مجھے کیوں یاد نہیں ا رہا کہ میں کون ہوں کیف اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا جب عالم کیف کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

کیف بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا عالم کیف کے پاس اتے ہوئے بولا تو کیف نے اپنا جھکا سر اٹھا کر عالم کی جانب دیکھا جی بابا میں ٹھیک ہوں اپ میرے کمرے میں خیریت سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔

جی بابا بولیں کیا کہنا ہے کیف نے کہا تو عالم نے کیف کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔"""""

تمہیں پتہ ہے نہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو پتہ نہیں کب تک میری زندگی ہے اور کب تک نہیں تو میری ایک بیٹی ہے جسے تم اچھے سے جانتے ہو گل اور تمہیں بھی ہمارے پاس رہتے ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں تم بہت اچھے لڑکے ہو تو میں چاہتا ہوں کہ میرے گل ایک اچھے لڑکے کے ساتھ ایک رشتے میں باندھ جائیں مجھے اس دنیا میں ہی شاید تم سے بہتر کوئی لڑکا مل سکتا ہو اپنی گل کے لیے۔۔۔۔۔

عالم کی بات سنتے کیف نے حیرانگی سے عالم کی جانب دیکھا لیکن بابا میں کیسے گل کے ساتھ شادی کر سکتا ہوں میں نے اسے ہمیشہ کے دوست کی طرح مانا ہے۔۔۔۔

بیٹا نہ تو وہ تمہاری بہن ہے اور نہ ہی ایک لڑکا اور لڑکی دوست ہو سکتے ہیں تو اب جب تک تم یہاں ہو لوگ باتیں بنانے لگے ہیں گل کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے اور تم بھی ایک غیر ہی ہو گل کے لیے نامحرم تو میں چاہتا ہوں کہ تم گل کس کے ساتھ شادی کر لو اگر تم راضی ہو تو لوگوں کی زبانیں بھی بند ہو جائیں گی اور مجھے بھی میری بیٹی کی فکر سے ازادی مل جائے گی۔۔۔۔۔۔

لیکن بابا میں کیسے شادی کر سکتا ہوں مجھے اپنے ماضی کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ کہ میں کون ہوں کہاں سے ہوں تو گل کے ساتھ شادی۔۔۔۔۔۔

دیکھو کیف بیٹا جب ہم تمہیں اپنے گھر لے کر ائے تھے ہم نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم ہمارے لیے اتنے خاص ہو جاؤ گے اور تمہارے گھر والوں کا پتہ نہیں کب پتہ چلے گا کب نہیں تو کیا تم کبھی شادی نہیں کرو گے ایسی ہے کیلی زندگی گزارو گے نہیں نہ تو تمہیں گل کے ساتھ شادی کر لینی چاہیے ویسی بھی گل نے مجھے بتایا ہے کہ وہ تمہیں پسند کرتی ہیں اگر کوئی میری بیٹی میں کمی ہے تو مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔

نہیں نہیں بابا اپ کیسی باتیں کر رہے ہیں گل میں کوئی کمی نہیں ہے وہ تو بہت اچھی ہے اسے تم مجھ سے کوئی بہتر ہی لڑکا مل سکتا ہے لیکن میں۔۔۔۔۔ بابا گل ابھی 20 سال کی ہے اور میں 30 سال کا۔۔۔۔۔۔

کیف مجھے یہ بات مت بتاؤ میں اچھے سے جانتا ہوں تمہاری عمر کیا ہے میں نے سارے حالات دیکھ کر ہی تم سے شادی کی بات کی ہے اگر تم شادی نہیں کرنا چاہتے تو کوئی بات نہیں بس یہی ہو گا نا کہ جہاں قسمت میں لکھا ہو گا میری گل کی شادی ہو جائے گی لیکن

میں چاہتا تھا تو اچھے انسان ہو تو میری گل کی شادی تم سے ہو جائے لیکن کوئی بات نہیں عالم کے لہجے میں غمگیں اور ناراضگی ظاہر ہونے لگی تھی جو کیف کو بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر میرے گل کا دل ٹوٹتا ہے تو ٹوٹنے دو کوئی بات نہیں ہمیں تمہاری خوشی بھی عزیز ہے عالم یہ کہہ کر جانے لگا جب کہ کیف کو بالکل بھی سمجھ نہیں ارہی تھی ان لوگوں کا بھی کیف پر بہت احسانات تھے جو کیف چاہ کر بھی کبھی نہیں اتار سکتا تھا اور اج عالم نے پہلی مرتبہ کیف سے کچھ مانگا تھا اور اس نے منع کیا تھا اور پیار کو اچھا نہیں لگ رہا تھا بابا رکیں مجھے سوچنے کے لیے ٹائم دے میں کل تک اپ کو بتا دوں گا کیف نے کہا تو عالم کے چہرے پر مسکراہٹ ائی ہاں ضرور بیٹا تم اج رات اچھے سے سوچ لو میں تمہارے جواب کا انتظار کروں گا جیتے رہو عالم یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا جب تک کیف بیچارا پھس گیا تھا اور مسلسل وہ خواب پر لڑکی اور گل کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔۔۔۔"""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 75 ❤□❤□

عالم کے بات کرنے کے بعد گل بھی کیف کے کمرے میں ائی اپنے کمرے میں گل کو دیکھ کر ایک دفعہ تو گل پر غصہ ایا کہ اس نے اپنے باپ سے شادی کے بارے میں کیوں بات کی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے کیف تم اتنے غصے میں کیوں لگ رہے ہو گل نے کیف کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

گل تمہیں کیا ضرورت تھی بابا سے شادی کی بات کرنے کی جب میں نے تمہیں کہا تھا کہ مجھے تم سے شادی نہیں کرنی پھر بھی۔۔۔۔

گل نے کیف کی بات سنتے ہوئے گہرا سانس بھرا اور کیف کے پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا کیف میری بات سنیں اپ اپ بہت اچھے ہیں اور ہر لڑکی یہی چاہتی ہے کہ اس کی زندگی میں ایک اچھا انسان ہے جو اسے سمجھے اس کا خیال رکھے اس سے پیار کرے اور

پانچ سالوں میں اپ نے میرا بہت خیال رکھا ہے ایک دوستوں کی طرح رہے ہیں ہم تم مجھے اپ سے زیادہ اپنے لائف پارٹنر نہیں ملنا۔۔۔

لیکن گل تم بھی تو نہیں سمجھ رہی ہو کہ میں اپنا ماضی نہیں جانتا ہوں کیا پتہ میں پہلے سے شادی شدہ ہوں کیا پتہ میری بیوی بچے ہوں میری ماں میرا باپ مجھے کچھ بھی تو یاد نہیں ہے۔۔۔۔

اللہ نہ کرے کیف کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ کیا اپ کی شادی ہوئی ہو میں بس یہ جانتی ہوں کہ ابھی اپ صرف میرے ہیں اور ہماری شادی ہو گی کیف میں اپ سے بہت پیار کرتی ہوں مجھے ہماری عمروں سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا میں اپ کو بہت خوش رکھوں گی ایک دفعہ اپ مجھ پر یقین تو کر کے دیکھیں گل نے کیف کا ہاتھ اپنے چھوٹے سے نازک سے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیف نے اپنا ہاتھ گل کے ہاتھ میں دیکھا تو اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن گل نے نہیں چھوڑا پلیز کیف اس ہاتھ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے ہاتھ میں دے دیں میں اس ہاتھ کا بہت خیال رکھوں گی کبھی اپ کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی اپ بھی تو مجھے اچھے سے جانتے ہیں کہ میں کیسی ہوں کیسی نہیں پھر مجھ میں کیا کمی ہے جو اپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے۔۔۔۔۔

گل میں نے کب یہ کہا کہ تم میں کوئی کمی ہے لیکن۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے کیف میں زبردستی تو اپ سے شادی نہیں کر سکتی لیکن مجھے دکھ رہے گا کہ جسے میں نے چاہا وہ مجھے نہ مل سکا گل کی انکھوں میں انسو انے لگے جو کیف کو بالکل بھی اچھے نہیں لگے تھے اس سے پہلے کہ کیف کچھ کہتا گل روتے ہوئے کیف کمرے سے بھاگ کر باہر نکل گئے کیف نے اپنا ہاتھ دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے گل کے ہاتھوں میں تھا اور پھر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا اور شادی کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔۔۔

"""""----------

دل فریش ہوتے ہوئے امنہ کے کمرے میں چلی گئی تھی جہاں پہلے ہی طہام ساحل تمام برتن اور کھانا وغیرہ لگائے امنہ کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

لیں دیکھ لیں ماما اپ کی بیٹی بھی اگئی ہے بہت مشکل سے لے کے ایا ہوں میں اسے کھانا ہی نہیں کھا رہی تھی طہام نے دل کی شکایت امنہ سے کی تو امنہ جو تھوڑی بہت پہلے سے ٹھیک ہو گئی تھی دل کو دیکھتے ہوئے اپنے پاس انے کا اشارہ کیا تو دل جلدی سے امنہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔"""

دل کا پتہ نہیں دل کیوں گھبرا رہا تھا وہ جاتے ہی امنہ کے گلے لگی امنہ نے ہلکا سا ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے سینے سے لگانا چاہا لیکن امنہ میں ابھی اتنی طاقت نہیں تھی۔۔۔۔

امی اپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے گا پھر ہم دونوں ہی جان کو ڈھونڈیں گے اور جب وہ واپس ائیں گے اور ان کے کان کھینچے گا اور میرے پاس نہیں اتے نہ میں ان کو بہت زیادہ مس کرتی ہوں دل کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تو امنہ کو اپنے دل میں تکلیف ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

دل لگتا ہے ماما کو تکلیف ہو رہی ہے ایسی بات مت کرو نا امنہ کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دیکھ کر طہام نے کہا تو دل نے بھی امنہ کی جانب دیکھا سوری سوری امی وہ بس ایسے ہی میں جذباتی ہو گئی تھی امنہ کی انکھوں سے بھی انسو نکلنے لگے تھے دل ان کے انسو صاف لیے اور اپنے ہاتھوں سے اہستہ اہستہ کھانا کھلانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

امی اپ طہام کو بولے نا کہ جلدی سے وہ شادی کر لیں اب میں بھی گھر میں نا بور ہوتی رہتی ہوں تو اس گھر میں اور بھی تو اپ کی بہو انی چاہیے نا دل ان کے منہ میں نوالہ ڈالتے ڈالتے ساتھ دل باتیں کرنے لگے۔۔۔۔۔

ماما اپ کو پتہ ہے جس کو میں پسند کرتا ہوں نا پانچ سال پہلے وہ مجھ سے بچھڑ گئی تھی اور اب مجھے وہ مل گئی ہے تو میں جلدی ہی اس کا پتہ کرواؤں گا کہ وہ کہاں پہ رہتی ہے پھر ہم اسے لینے چلیں گے اپ اسے لینے چلیں گے نہ ماما۔۔۔۔طہام خیال وہی خیالوں میں تمنا کو لاتے ہوئے امنہ سے کہنے لگا۔۔۔۔۔

ہاں ماما جب میں سکول جاتی تھی نا اتنا بے شرم ہے کہ میری دوست کو ہی پسند کرنے لگ گیا تھا تو وہ پانچ سال پہلے بچھڑ گئی تھی ہم سے تو ابھی پھر اسے مل گئی ہے تو میں ہی اسے لینے جاؤں گی کیونکہ میری دوست ہیں اگر میری دوست تھی میری بھابھی بن گئی تو بہت اچھا ہو گا دل بھی خوشی سے بولی جب کہ دونوں کی باتیں سنتے امنہ کے لبوں پر ہلکی ہلکی سے مسکراہٹ ارہے تھے۔۔۔۔۔۔

امی میں بھی اپ کو بہت یاد کرتا ہوں پتہ ہے جب میں اپ کی اور اپنی بچپن کی تصویریں دیکھتا ہوں نا مجھے بہت اچھا لگتا ہے ساحل بھی امنہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے کہا امنہ نے تو اپنی انکھوں کے سامنے اپنے اس چھوٹے سے پیارے سے بیٹے کو بڑا ہوتے دیکھ بے حد خوش ہو رہی تھی اور امنہ تو طہام سے زیادہ ناساحل پیار کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

امی اپ جلدی سے ٹھیک ہو جانا پھر طہام بھائی کی شادی کے بعد اپ کو میری بھی تو شادی کرنی ہے ناساحل اپنے بتیسی نکالتے ہوئے بولا تو طہام نے ساحل کی کمر پر ہلکا سا مکہ مارا شرم کرو بڑا بھائی پاس بیٹھا ہے شادی کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔۔

بھائی میں مذاق کر رہا ہوں ناساحل انکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومت سے بولا کہ دل کا قہقہ وہاں گونجا تھا ایسے ہی سب اپس میں باتیں کرتے ہوئے کھانا کھانے لگے تھے امنہ اج پھر سے سب کو ایک ساتھ دے کر بے حد خوش ہو رہے تھے لیکن کیف کی کمی سب کوئی محسوس ہو رہی تھی جو دل ہی دل میں سب محسوس کر رہے تھے لیکن زبان تک کوئی بھی نہیں لے کر ارہا تھا کہ کوئی اداس نہ ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔"""

"""""----------

کھانا کھا کر طہام کھڑا ہوا اچھا دل میں تھوڑی دیر کے لیے باہر جا رہا ہوں میرا دل کر رہا ہے ویسے موسم بھی بہت پیارا بن رہا ہے تو تھوڑا بہت گھوم پھر کر اتا ہوں طہام نے کہتے ہوئے اپنے کمرے میں گیا اور تیار ہوتے ہوئے گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

دوسری جانب عابد بھی گھر پر نہیں تھا اور شاہدہ بیگم اپنے کمرے میں تھی باہر گارڈن میں تمنا بیٹھی اپنے بھائی اور داید کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اچانک سے بادل گرجنے لگے۔۔۔۔۔۔

کتنا پیارا موسم ہو رہا ہے نا امی اور سوئی ہوئی ہیں اور ابو بھی گھر پہ نہیں ہے مجھے باہر جانا ہے تمنا دل ہی دل میں کہنے لگے اس کا بے حد دل کر رہا تھا وہ باہر کہیں گھومنے کے لیے جائیں اسے ایسا موسم بے حد پسند تھا۔۔۔۔۔

ایسا کرتی ہوں پاس ہی پارک ہے نا وہاں پہ چلی جاتی ہوں اتنا تو مجھے راستہ پتہ ہی ہے نا پھر جلدی ہی گھر اجاؤں گی جب تک امی سوئی ہوتی ہے میں واپس اجاؤں گی تمنا نے اپنی چھڑی اٹھائی اور گھر سے باہر نکل گئی پانچ سالوں میں وہ ان رستوں کی اتنی عادی تو ہو چکی تھی کہ اسے پارک تک پتہ چل چکا تھا اور باقی جو کوئی بھی گزرتا ہوا اس کی مدد کر دیتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

طہام بھی پیدل ہی چلتا ہوا اسی پارک میں اگیا تھا اور ایک بینچ پر بیٹھا سامنے ایک کپل کو دیکھ رہا تھا جو ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر موسم کو انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔۔

کاش تمنا تم بھی میرے پاس ہوتی تو تمہارے ساتھ ایسا موسم انجوائے کرتا کتنا مزہ اتا ہے نا ہمیں کاش تم کہیں سے میرے سامنے ا جاؤ اور میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس چھپالوں طہام نے اپنا سر اسمان پر اٹھائے اپنے اللہ سے دعا کی اور شاید اس کی دعا بہت جلدی قبول ہونے والی تھی۔۔۔۔۔

تمنا نے جیسے ہی پارک میں قدم رکھا تھا بارش زوروں سے برسنے لگی تھی وہ ایک دم سے پریشان ہو گئی وہ تو صرف ٹھنڈی ہوائیں لینے کے لیے اس پارک میں ائے تھے لیکن بارش ہو جائے گی اسے یہ اندازہ نہیں تھا۔۔۔

ہر بڑاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی اور جلدی سے اپنے ہاتھ چلانے لگے کہ کوئی اس کی مدد کر کے کسی ایسی جگہ پہنچادے جہاں بارش نہ ہو رہی ہو لیکن ایک بچہ بھاگتا ہوا ایا اور اس سے ٹکرایا تھا کہ تمنا کے چھری اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر دور جا گری تھی اور تمنا دھرم سے نیچے گری تھی۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔۔ تمنا کے منہ سے چیخ نکلی تھی اور طہام جو چھتری لیے وہاں ہی بیٹھا مسلسل تمنا کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ بھیگ رہا تھا لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی طہام نے دوسری طرف جہاں سے چیخ کی اواز ائی تھی اس طرف دیکھا تو ایک لڑکی زمین پر گری اپنے ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

طہام جلدی سے اٹھ کر اس لڑکی کی جانب اپنے قدم بڑھانے لگا جیسے جیسے اس کے جانم قدم بڑھا رہا تھا طہام کی نظر اس کے سنہری بالوں پر پڑی تھی جو بالکل اس کی تمنا کے جیسے تھے طہام کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا ہاں ابھی وہ اسی کے بارے میں تو سوچ رہا تھا اور اس کے سامنے اگئی تھی تمنا۔۔۔۔۔ طہام کی زبان سے ہلکے سی بربراہٹ ابھری تھی اور وہ اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور اپنی چھتری پکڑی ہوئی اس نے تمنا کے اوپر کر دی تاکہ وہ مزید نہ بھیگے اپنے اوپر بارش نہ پڑتے ہوئے دیکھ کر تمنا نے جیسے ہی اپنا چہرہ اٹھا کر اوپر کے جانا دیکھا طہام کا سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ تمنا کے خوبصورت چہرے کو بس دیکھتا جا رہا تھا جو بارش میں بھیگ کر اور بھی خوبصورت ہو گیا تھا اس کی نیلی انکھیں بارش میں کسی جھیل کی طرح لگ رہی تھی اس کے سنہری بال بارش میں بھیگے مزید خوبصورت لگ رہے تھے اس کے خوبصورت چہرے سے پانی گرتا ہوا ایسا لگ رہا تھا جیسے ابشار گر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

طہام نے تمنا کو اپنے طرف ایسے دیکھتے ہوئے دیکھا تو وہ بے حد خوش ہوا وہ سمجھ رہا تھا جیسے تمنا اسے پہچان چکی ہے۔۔۔

تمنا۔۔۔۔۔۔طہام نے جیسے ہی تمنا کو پکارا تمنا نے پھٹی پھٹی انکھوں سے اس سے پہلے کہ وہ سر جھکاتی پھر سے اوپر کی جانب دیکھا اور سامنے والے اواز کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

وہ اس اواز کو کیسے بھول سکتی تھی پانچ سالوں میں اس نے اسی اواز کو تو یاد کیا تھا ایک اپنی دوست دل کو اور ایک طہام کو تمنا نے جلدی سے اپنے گلے میں پہنے لاکٹ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں قید کر لیا۔۔۔۔۔۔

اور اپنی انکھیں جھپکاتے ہوئے اپنے ہاتھ ادھر ادھر مارتے اپنی سٹک ڈھونڈنے لگی اور تمنا کو ایسے کرتے دیکھ طہام کے پیروں سے زمین کھسکی تھی وہ دو قدم پیچھے ہوا اسے ابھی تک یقین نہیں ارہا تھا کہ تمنا اندھی ہو چکی ہے نہیں نہیں یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے اومائی گاڈ طہام اپنا سر تھام کر رہ گیا تھا جب تمنا کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے وہ سمجھ رہی تھی جیسے طہام کو جب پتہ چلے گا کہ وہ اندھی ہے تو اسے دور ہو جائے گا اور واقعی وہ اس سے دور ہو گیا تھا کیونکہ دوبارہ سے بارش تمنا پر پڑنے لگی تھی اور تمنا کو لگا تھا طہام چلا گیا ہے یہ جان کے کہ وہ اندھی ہیں۔۔۔۔۔۔"""

پلیز کوئی ہے میری مدد کر دو میری سٹک ڈھونڈنے میں تمنا لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں ادھر ادھر کسی کو مدد کے لیے پکارنے لگی تمنا کی اواز سنتے ہی طہام جو اپنی انکھیں بند کیے کھڑا تھا فورا سے کھولی اور تمنا کی جانب بڑھا اور اسے کندھوں سے تھام کر اوپر کو اٹھایا اپنے جسم پر طہام کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے تمنا نے دور ہونا چاہا جب طہام نے اتنی زور سے تمنا کو اپنے سینے سے لگایا تھا کہ تمنا کو لگا جس سے اس کا سانس بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔

طہام کے ہاتھوں سے چھتری چھوٹ کر زمین پر گر چکی تھی اور ابھی دونوں پر بارش برس رہی تھی جیسے وہ کپل ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ تھام کر پیار بھری باتیں کر رہے تھے ایسے ہی طہام اب بارش میں بھگ کر تمنا کو اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا وہ بارش میں بھیگ رہا تھا اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی بلکہ اج اسے بارش میں بھیگنا اچھا لگ رہا تھا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔"""

چچ۔۔ھھ۔۔چھوڑے مجھے۔۔۔۔کک۔۔کون۔۔ہے۔۔اپ۔۔۔۔تمنا نے جان بوجھ کر طہام کو پہچاننے سے انکار کیا اور اپنے ہاتھوں سے طہام کو دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

جبکہ تمنا کے زبان سے اپنے لیے انجان لفظ سن کر طہام کو غصہ بھی ایا اور تکلیف بھی ہوئی لیکن وہ تمنا کو تو اب چھوڑنے والا نہیں تھا وہ اس کی پہلی محبت تھی پہلی محبت کچھ بھی ہو جائے اچھا مرد کبھی نہیں چھوڑتا اور طہام تو کبھی نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔۔

تمنا۔۔۔۔۔طہام نے دوبارہ سے تمنا کو پکارا تو تمنا طہام کی اواز سنتے الٹے قدموں بھاگنے لگی تھی جیسے وہ اس اواز سے دور جانا چاہتی ہو وہ نہیں چاہتی تھی کہ طہام اس کی بے عزتی کرے یا اسے ترستی نگاہوں سے دیکھیں یا اس پر ترس کھائیں۔۔۔۔۔۔

تمنار کو میں طہام ہوں تمہارا دوست تمہارے دوست دل کا بھائی رکو تمنا طہام اس کے پیچھے بھاگنے لگا جب تمنا پھر سے گرتی طہام نے جلدی سے اسے کمر سے تھام کر اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

کیوں بھاگ رہی ہو مجھ سے دور تمنا طہام نے ذرا سختی سے کہا تو اس کے لہجے میں سختی پن محسوس کرتے تمنا کپکپائی تھی۔۔۔۔

پپ۔۔لل۔۔پلسز۔۔۔۔مجھے مجھے چھوڑیں میں اپ کو نہیں جانتی ہوں کون ہیں اپ تمنا نے دوبارہ سے طہام کو دور کیا تو طہام نے تمنا کا ہاتھ پکڑا جب طہام کی نظر تمنا کے گلے میں پہنے لاکٹ پر گئی اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ ائی یعنی کہ اس کے بچپن کے دیے گئے تحفے کو اج تک پہننے رکھی ہے اور وہ اسے پہچاننے سے انکار کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا تمیں نہیں پتا کہ میں کون ہوں طہام کو بھی نہیں جانتی اور دل کو بھی نہیں جانتی کیا۔۔۔؟؟طہام نے دوبارہ سے کنفرم کرنا چاہا جب طہام کی بات سنتے تمنا نے جلدی سے نہ میں سر ہلایا نہیں نہیں میں نہیں جانتی کسی کو اور میں تمنا بھی نہیں ہوں تمنا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا بارش ابھی بھی دونوں پر پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تو یہ جو تم نے گلے میں لاکٹ پہنا ہوا ہے کس کے نام کا پہنا ہوا ہے طہام نے وہ لاکٹ اپنے ہاتھوں سے چھوا تو تمنا نے جلدی سے وہ لاکٹ کو اپنے ہاتھوں میں قید کیا۔۔۔۔

یہ میرا نام تمنا ہے نا تو اس لیے ٹی بنتا ہے وہ وہ میں نے پہنا ہوا ہے لاکٹ میرا ہے تمنا نے جلدی سے بولا تو طہام اس کی باتوں سے مسکرایا۔۔۔۔

اچھا ابھی تو تم کہہ رہی تھی تم تمنا نہیں ہو اور ابھی تم کہہ رہی ہو تم تمنا ہو۔۔۔۔۔

ہاں میں تمنا ہوں لیکن جو اپ کہہ رہے ہیں نا میں وہ تمنا نہیں ہوں تمنا اب فل کنفیوز ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

طہام نے تمنا کی کمر پکڑ کر اسے اپنے نزدیک کیا مجھ سے دور بھاگنا بند کر دو تمنا تمہیں پتہ ہے ان پانچ سالوں میں میں نے تمہیں کتنا ڈھونڈا ہے اور تم ہو کہ یہاں پر چھپی بیٹھی ہو اب بس بہت ہو گیا اب تمہیں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں

تمنا۔۔۔۔۔۔۔طہام نے تمنا کا ہاتھ پکڑا تو تمنا نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا نہیں نہیں مجھے اپ کے ساتھ نہیں جانا مجھے گھر جانا ہے اپنے میری امی ابو انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔۔۔

کون سے امی ابو تمنا جب کہ مجھے پتہ ہے کہ تم یتیم خانے میں رہا کرتی تھی اور وہ یتیم خانہ تو کب کا بند ہو چکا ہے تو تم کس گھر رہ رہی ہو۔۔۔

میں اپنی امی ابو کے پاس رہ رہی ہوں اور مجھے وہاں جانا ہے وہ میرے لیے پریشان ہو رہے ہوں گے پلیز مجھے وہاں پر لے جاؤ تمنا نے تھک ہار کر اخر اپنی ہار مانتے ہوئے طہام کو کہہ ہی دیا۔۔۔۔

پہلے تم بولو کہ ہاں تم طہام کو جانتی ہو طہام نے برستی بارش میں تمنا کے سنہری بال جو اس کے چہرے پر ارہے تھے اسے کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تو تمنا اس کے انگلی کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے اس برستی بارش میں بھی کپکپائی تھی۔۔۔۔

کانپ کیوں رہی ہو تمنا میں نے کچھ کیا تو نہیں بس ہاتھ ہی لگایا ہے تمنا کی حالت دیکھتے طہام کو بہت اچھا بھی لگ رہا تھا اور مسکرا بھی رہا تھا جتنا اس نے تنگ کیا تھا نا اس سے دور رہ کر اب وہ اتنا ہی سے تنگ کرنے والا تھا۔۔۔۔

بس مجھے مجھے سردی لگ رہی ہے مجھے بخار ہو جائے گا مجھے اپنے گھر جانا ہے مجھے لے چلیں پلیز۔۔۔

تم بتاؤ تم مجھے جانتی ہو نا اور اپنی دوست دل کو بھی۔۔۔۔

ہاں ہاں میں جانتی ہوں اپ طہام ہیں میری دوست دل کے دوست اور بھائی پلیز اب مجھے لے جائیں تمنا جلد سے جلد اس سے دور جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

اچھا تو ٹھیک ہے چلو میں تمہیں گھر لے جاتا ہوں مجھے اپنے گھر کا پتہ بتاؤ طہام نے تمنا کو اس کے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہی اپنی گود میں اٹھایا تھا تمنا اپنے اپ کو ہوا میں محسوس کرتے ہوا اپنے پاؤں ہلانے لگی پلیز پلیز مجھے نیچے اتاریں ایسے گود میں مت اٹھائیں مجھے سب لوگ دیکھ رہے ہوں گے تمنا نے گرنے کے ڈر سے طہام کی گردن کے گرد باہیں ڈالی تھی۔۔۔۔۔

پہلی بات تمنا کہ اس برستی بارش میں نہ کوئی یہاں پہ نہیں گھوم رہا کہ وہ ہمیں دیکھیں اور دوسری بات اگر کوئی دیکھ بھی لے تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے میں نے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا ہوا ہے کوئی مجھے کچھ کہ نہیں سکتا سمجھ میں ائی اور مجھ سے دور بھاگنا بند کرو میں پہلی اور اخری مرتبہ کہہ رہا ہوں طہام نے جس طرح کہا تھا تمنا کی بولتی بند ہوئی تھی مجھے جلدی سے اپنے گھر کا ایڈریس بتاؤ میں تمہیں وہاں چھوڑ دیتا ہوں اب تمنا نے جیسے جیسے گھر کا ڈریس بتاتی گئی طہام تمنا کو لے کر وہاں چلا گیا جیسے ہی دروازہ کے پاس گیا تمنا کو نیچے اتارا لیکن ابھی بھی اس نے اپنے بازوؤں کے قید میں کھڑا کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔"""

عابد کب سے گھر اچکا تھا اور شاہدہ اور عابد تمنا کے باہر جانے سے بے حد پریشان تھے عابد باہر ڈھونڈ کر بھی ایا تھا لیکن تمنا کہیں نظر نہیں ائی تھی جیسے ہی دروازہ کھٹکھٹایا عابد نے جلدی سے دروازہ کھولا جب کہ تمنا ماما کہ پاس کسی لڑکے کو کھڑے دیکھ کر عابد نے جلدی سے طہام کے حصار سے تمنا کو نکال کر اپنے پاس کیا۔۔۔۔

کون ہو تم اور میری بیٹی کو کیسے چھوا تم نے عابد نے طہام کو غصے سے کہا تو تمنا عابد کے سینے سے لگی کھڑی تھے جو طہام کو بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اپ کو تمنا کہاں سے ملی ہے انکل اور میں تمنا کو اپ سے پہلے کا جانتا ہوں یہ میری دوست ہیں۔۔۔

کون دوست تم تمنا کے کچھ بھی نہیں لگتے ائی سمجھ اور ائندہ میری بیٹی سے دور رہنا تمنا تم کیا جانتی ہو اسے عابد نے تمنا سے پوچھا شاہدہ بھی اکر کھڑی ہو گئی تھی جب تمنا نے جلدی سے نہ کہا نہیں ابو میں نہیں جانتی انہیں تمنا نے جلدی سے کہا تمنا کہ اس بات سے طہام کو دل ہی دل میں بے حد غصہ بھی ایا اس کی چلاکی کے اوپر مسکرایا بھی۔۔۔۔

اچھا تو یہ بات ہے تمناڈارلنگ کہ تم اب مجھ سے چھپنے کی کوشش کر رہی ہو اور مجھ سے دور بھاگنے کی کوشش کر رہی ہوں میں بھی دیکھتا ہوں تم کب تک کوشش کرتے ہو کب تک دور بھاگتی ہوں۔۔۔۔

سن لیا تم نے آیندہ میری بیٹی سے دور رہنا اور میری بیٹی کو ہاتھ لگانے کی غلطی بھی مت کرنا عابد نے طہام کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا تمنا کو طہام کے ساتھ یہ سب کر کے اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ طہام کے اوپر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی پہلے بات کچھ اور تھی پہلے وہ سب کچھ دیکھ سکتی تھی لیکن اب اب تو وہ بالکل بھی دیکھ نہیں سکتی تھی اور کسی کے اوپر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی وہ پہلے ہی عابد اور شاہدہ پر بوجھ بنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

تمنا تم ٹھیک ہو تم باہر کیوں چلی گئی تھی تمہیں بتا کر بھی تو جا سکتی تھی نا شاہدہ نے تمنا کے گرد جلدی سے تولیا ڈالا اور اسے لے کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

امی میرا باہر گھومنے کا بہت دل کر رہا تھا نا اسی لیے میں چلی گئی ابو بھی گھر پہ نہیں تھے اور اپ بھی سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ تھا تمنا کہ موسم خراب ہونے والا ہے پھر بھی تم باہر چلی گئی اگر تمہیں کچھ ہو جاتا ہے تو اور اگر وہ لڑکا تمہیں گھر تک نہ چھوڑنے اتا کہیں اور لے جاتا پھر کیا کرتی تم اور ہم کیا کرتے شاہدہ نے تھوڑا غصے سے کہا تو عابد بھی کمرے میں داخل ہوا کیوں ڈانٹ رہی ہوں میری بیٹی کو شکر کرو گھر اگئی ہے تو میری بیٹی کو ڈانٹ رہی ہو۔۔۔

ماں ہوں میں اس کی ڈانٹ سکتی ہوں میں اسے اب بیچ میں مت بولیں اس کی حفاظت کے لیے کہہ رہی ہوں شاہدہ منہ بنا کر بولی تو تمنا مسکرادی۔۔۔۔

امی اپ پریشان مت ہوں وہ لڑکا بہت اچھا ہے اور اس نے مجھے گھر پہنچادیا ہے وہ مجھے کہیں نہیں لے کر جاتا تمنا نے جلدی سے کہا جب عابد اور شاہدہ نے تمنا کو دیکھا کیا تم اس لڑکے کو جانتی ہو جو تم ایسا کہہ رہی ہو عابد کے پوچھنے پر تمنا پھر سے گھبرائی تھی۔۔۔۔

جی جی ابو وہ وہ میری دوست کا بھائی تھا تو کچھ سال پہلے جب میں چھوٹی سی سکول میں پڑھا کرتی تھی تو ملاقات ہوتی تھی لیکن اب نہیں۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جو بھی ہے اس سے دور رہنا تم مجھے اج کا کہ لڑکوں پر بالکل بھی بھروسہ نہیں ہے لڑکیوں کا استعمال کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔۔

جی ابو اپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ہم کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی امی مجھے ارام کرنا ہے تھوڑی دیر سونا چاہتی ہوں سر میں درد ہونے لگ گیا ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے تم چینج کرو ریسٹ کرلو کھانا ہم رات کو مل کر کھائیں گے شاہدہ نے کہا تو عابد اور شاہدہ باہر چلے گئے اور تمنا بھی چینج کر کے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

سوری طہام میں نے تمہارے ساتھ یہ سب کیا امید کرتی ہوں تم ائندہ میرے سامنے نہیں اؤ گے اور نہ ہی میں تمہارے ساتھ کبھی جاؤں گی میں نہیں چاہتی کہ تم لوگ مجھ پر ترس کھاؤ اور نہ ہی میں دل کے سامنے جانا چاہتی ہوں پتہ نہیں وہ مجھے ابھی بھی اپنا دوست سمجھے گی یا نہیں تو تمنا گہرا سانس بڑھتے ہوئے بارش میں بھیگنے کی وجہ سے جلدی ہی نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔"""""

طہام گھر میں داخل ہوا فل بھیگا ہوا تھا دل جو اپنے لیے کافی بنا رہی تھی طہام کو گیلا گھر میں داخل ہوتے دیکھ اس کے پاس آئی ۔۔۔۔۔۔طہام کیا ہوا تم اتنے گیلے ہو گئے ہو بیمار ہو گئے تو اس کے ہاتھوں میں کافی دیکھ کر طہام نے دل کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

دل ایک کپ کافی بنا کر میرے کمرے میں لے کے تم سے بات کرنی ہے طہام کا سنجیدہ لہجہ دیکھ کر دل پریشان ہوئی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ چینج وغیرہ کرو میں کافی بنا کر لے کر اتی ہوں یہ کہتے دل دوبارہ سے کچن میں گئی اور طہام کے لیے کافی بنانے لگی طہام بھی کمرے میں گیا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔"""""

تھوڑی ہی دیر میں طہام بھی فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اور مسلسل تمنا کے بارے میں سوچ رہا تھا جب دل بھی کمرے میں داخل ہوئی یہ لو تمہاری کافی اور اب مجھے بتاؤ کیا بات ہے اتنا غصے میں کیوں ہو۔۔۔۔۔

طہام نے کافی پکڑی اور دل کی جانب دیکھا دل تمہیں پتہ ہے اج میں کس سے مل کر ارہا ہوں طہام نے کافی کا ایک سپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

تمنا۔۔۔۔ تمنا سے مل کر ارہا ہوں میں اور تمہیں پتہ ہے تمنا نے مجھے پہلے تو پہچاننے سے ہی انکار کر دیا کہ وہ مجھے نہیں جانتی میں پھر جب میں نے ذرا سختی سے بولا تو وہ پھر مجھے پہچان گئی اور پھر میں اس کا گھر چھوڑ کر گیا تو اپنے باپ کے سامنے کہتی ہے میں اسے نہیں جانتی ہوں اور اس کے باپ نے مجھے بے عزت کر کے گھر سے نکالا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا تمنا۔۔۔۔!! تمہیں تمنا ملی تھی کہاں ہے وہ تمنا کو ہمارے گھر کیوں نہیں لے کر ائے ہو اور کون سا گھر اس کو مجھے پوری بات بتاؤ دل حیرانگی سے جلدی سے بول لی۔۔۔۔۔

اور پھر طہام نے شروع سے لے کر اخر تک ساری بات بتائی جسے سنتے دل کو ہنسی بھی ائی تھی طہام کہیں بھی چلے جو تمہاری بے عزتی ہی ہوتی رہتی ہے پہلی دفعہ محبت میں پانچ سال بعد نظر ائی اس کے ہاتھوں بھی بے عزتی کروائے ہو تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔

دل میں سیریس ہوں مجھے تمنا چاہیے تو چاہیے وہ ہوتی کون ہے مجھ سے الگ ہونے والی تمہیں پتہ ہے میں نے اسے بچپن میں ایک لاکٹ دیا تھا جب آخری دفعہ ہم سکول میں گئے تھے اور ابھی تک اس نے وہ لاکٹ پہنا ہوا ہے اور وہ مجھے پہچاننے سے انکار کر رہی ہے وہ ابھی مجھے جانتی نہیں ہے میں وہ طہام نہیں ہوں جو 16 سالہ ہوا کرتا تھا میں اسے اس کے گھر سے اٹھا کر اپنے گھر لے اؤں گا طہام نے غصے سے کہا جب دل نے حیرت سے طہام کو دیکھا۔۔۔۔۔

دل نے طہام کو پہلی مرتبہ اتنے غصے میں دیکھا تھا طہام کیا ہو گیا ہے اس کے باپ نے دروازہ بند کیا تھا نا اور تمنا شاید اسی لیے نہ پہچان رہی ہو کہ وہ ہم پر بوجھ نہیں بننا چاہتی لیکن وہ ابھی ہمیں جانتی نہیں ہم اس کا پیچھا اتنی آسانی سے چھوڑیں گے نہیں اور مجھے بھی جلدی ہی تمنا سے ملنے کب لے کے جا رہے ہو مجھے گھر۔ وہ جو سوچ رہی ہے نا کہ وہ ایسے کر کے ہمیں خود سے الگ کر لے گی تو اس کی سوچ ہی رہے گی وہ بھی مجھے جانتی نہیں ہے میں اس کے گھر والوں کے حلق سے بھی نکال کے اپنے پاس لے اؤں گا اسے اتنا احساس نہیں ہوتا کہ ہم نے پانچ سالوں سے کتنا ڈھونڈا کتنا مس کیا ہے اور وہ ہمارے ساتھ ایسا کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔

طہام تم کب سے تمنا کے لیے اتنے پوزیسو ہو گئے ہو۔۔۔۔

جب میں سولہ سال کا تھا تب سے ہی میں اس کے پوزیسو ہوں لیکن اج مجھے احساس ہوا ہے کہ وہ میرے لیے کیا ہے جب وہ میرے سامنے ہے اتنا میرا دل کر رہا تھا میں سب ایسے پوری دنیا سے چھپالوں میں۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے چھپالینا اب پریشان مت ہو جلدی ہی ہم اس کو گھر جائیں گے ابھی تو ارام سے کافی پیو اور ریسٹ کرو پہلے بارش میں بھیک کے اگے ہو دل نے کہا تو طہام نے سر ہاں میں ہلایا اور کافی پینے لگا دل بھی چپ کر کے کمرے سے چلی گئی طہام بھی تمنا کے بارے میں سوچتے ہوئے نیند کی وادی میں چلا گیا۔۔۔"""""

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 76 ❤□❤□

گل کی باتیں اور ساری رات سوچنے کے بعد اخر کار کیف اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا کہ وہ گل سے شادی کرنے کے لیے تیار ہے اپنے کمرے سے باہر نکل کر وہ عالم کے پاس گیا۔۔۔

بابا مجھے اپ سے بات کرنی ہے کیف عالم کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں بولو کیف کیا سوچا پھر تم نے۔۔۔۔

بابا گل میں نہ کوئی کمی نہیں ہے اور اپ کے بھی مجھ پر بہت احسانات ہیں جو کہ میں اتار نہیں سکتا تو اگر اپ کی فرمائش ہے کہ میں گل سے شادی کروں تو میں گل سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں کیف نے ایک نظر عالم کے پیچھے کھڑی کمرے کے دروازے کے پاس گل کو دیکھا جو اب شرماتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے اور جلدی سے اندر بھاگ گئی عالم کا یا سننا تھا تو وہ بے حد خوش ہوا۔۔۔

کیف ہم تمہارا ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے اگر تمہارا دل ہے مطمئن ہے تو پھر تم ہمیں بتاؤ۔۔۔۔

نہیں بابا ایسی بات نہیں ہے کہ اپ مجھ سے زبردستی کر رہے ہیں میں راضی ہوں شادی کے لیے کیف نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے کہا نا جانے اس کا دل اتنا کیوں گھبرا رہا تھا یہ فیصلہ کرتے ہوئے لیکن اب وہ عالم کو کہہ چکا تھا اور اپنی بات سے مکر نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر شادی کی تھوڑی بہت تیاریاں کرنی ہے اور سمپل سا نکاح ہی کرنا ہے تو یہاں کے لوگ یہاں پہ شامل ہوں گے تو دو دن بعد تمہارا اور گل کا نکاح ہو گا تمہیں کوئی اب بھی اسی بات پہ اعتراض تو نہیں۔۔۔۔۔

نہیں نہیں بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں یہ کہتے ہوئے کہہ فٹ کر کمرے میں چلا گیا جبکہ عالم اس بات سے بے حد خوش تھا اس کی بیٹی کی شادی کیف سے ہو گی اب اس سے شادی کی تیاریاں کرنی تھی۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زرتاش لاؤنج میں کھیل رہا تھا لبابہ کچن میں موجود تھی۔۔اپنے کھلونے والی گن پکڑے زرتاش کچن میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔

ماما آپ کیا کر رہی ہو؟ زرتاش اپنی ماں کے پاس کھڑے ہوتے ہیں انکھیں پٹپٹاتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میں اپنے بیٹے کے لیے کھانا بنا رہی ہوں چمچ ہلاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کا رخسار کھینچا۔۔

اچھا پھر جلدی سے بنائیں۔۔وہ کاؤنٹر کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔

زرتاش بیٹا باہر جاؤ یہاں گرمی ہے لبابہ نے باہر کی طرف اشارہ کر کے سخت لہجے میں کہا تو وہ منہ بناتا ہوا باہر چلا گیا دوسری جانب منی گھر آئی۔۔۔۔

منی!۔۔۔۔۔وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس گیا تو منی نے اسے گود میں اٹھایا۔۔

میرا بیٹا زی کیا کر رہا تھا۔اس کے دونوں رخسار چومتے پوچھا۔۔

میں کھیل رہا تھا مما نے ڈانٹ کر کے کیچن سے باہر نکال دیا۔۔۔۔۔

کیوں ڈانٹا تمہاری مما نے؟ منی نے اسے اپنے ساتھ لگاتے پوچھا اور غصے سے کچن میں کھڑی لبابہ کو دیکھنے لگی لبابہ ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی چلے کافی فلیم کم کر کے باہر آئی۔۔۔۔۔۔

چندہ تم نے میرے بیٹے کو کیوں ڈانٹا۔۔منی ہاتھ نچاتے بول رہی تھی جب کے زرتاش اس کے ہونٹوں پر لگی لپ اسٹک کو دیکھ رہا تھا اور اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔"""

میں نے اسے نہیں ڈانٹا بس اتنا ہی کہا تھا باہر چلے جاؤ اندر گرمی ہے فضول کی تین چار اپنے سے لگا کر سنا رہا ہے تمہیں۔۔۔

منی میں فضول ہوں معصومانہ چہرہ بنا کر انکھیں پٹپٹاتے ہوئے وہ سوال کر رہا تھا اس کی معصومیت دیکھ کر لبابہ داد دیے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔

بالکل نہیں میرا بیٹا کیوں بھلا فضول ہونے لگا چندہ بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو ہاں نہیں تو میں تیرے سے کٹی ہو جاؤ گی انہی منی نے زرتاش کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کے رخسار ہر اپنے لپ اسٹک سے بھرے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔۔""

تم نے نا اسے بگاڑ کے رکھ دیا ہے منی یہ بہت ضد کرنے لگ گیا ہے بات بات پر اتنا بڑا پتنگر بناتا ہے یہ۔۔۔۔لبابہ نے ہلکی سی چپٹ اس کی گردن پر لگائی تھی تو منی نے دو قدم پیچھے کی جانب بڑھائے۔۔۔

ارے چندہ تم کیوں جلادن پولیس والی بن کے میرے بچے کو ماری جا رہی ہو میں نے تمہیں پکرانا نہیں کرنا۔۔۔۔

ہائے میرا سونا بچہ میری جان۔۔ منی نے اس کی گردن سے سہلائی تھی زرتاش بھلائی لب باہر نکالتے اپنی ماں کو دیکھنے لگا اسے برا لگا تھا لبابہ کا مارنا۔۔۔

ماما اب اپ مجھے مارنا شروع ہو گئی ہو میرے بابا ہوتے تو وہ کبھی مجھے نہ مارتے۔۔۔اس کے اچانک کی گئی بات پر لبابہ نے سختی سے انکھیں نیچی تھی جب بھی وہ اپنی زندگی میں خوش ہونے لگتی تھی راج کی یادوں سے کسے حد تک پیچھا چھڑا لیتی تھی اس کا بیٹا اس کے سامنے ذکر کر دیتا تھا۔۔

میرے بابا کہاں ہیں؟ وہ میرے پاس کیوں نہیں ہے؟ زرتاش منی کی گود سے اترا یکدم وہ رونے لگا تھا۔۔۔

ماما بتائیں نا میرے بابا کہاں ہیں؟ وہ غصے سے پوچھ رہا تھا نہ جانے یکدم اس کے ذہن میں اس کے باپ کا خیال کہاں سے آ گیا۔۔

چپ کر جاؤ زرتاش بہت تنگ کرنے لگ گئے ہو تم مجھے۔۔۔لبابہ نے اسے انگلی دکھاتی خبر دار کیا تھا تو وہ مزید رونے لگا۔۔۔۔

چندا کیوں بچے کو ڈانٹ رہی ہو۔۔ منی نے لبابہ سے کہا۔۔

جب بھی میں پاپا کی بات کرتا ہوں اپ مجھے اس طرح ڈانٹ دیتی ہو میرے بابا کیوں نہیں ہے میرے پاس سب کے بابا ان کے پاس ہیں ان سے پیار کرتے ہیں سکول اسے جب چھٹی ہوتی ہے سب کے بابا انہیں لینے اتے ہیں امید کے بابا انہیں لینے اتے ہیں، ساحل کے بابا بھی، باسل کے بابا بھی اتے ہیں بس میرے بابا نہیں اتے سکول میں جب میٹنگ ہوتی ہے سب کے ماما بابا اتے ہیں

میری میٹنگ پر صرف اپ اتی ہو بابا کیوں نہیں آتے۔۔۔۔۔۔۔وہ روتے ہوئے پوچھ رہا تھا کبھی اپنے انسو صاف کرتا اس کے لب پھر پھڑا رہے تھے۔۔

لبابہ کی انکھوں میں انسو جمع ہوتے بہنے لگے۔۔اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا اپنے بیٹے کو دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔

سب کے بابا جب رات کو گھر اتے ہیں ان کے لیے چیزیں لے کر اتے ہیں، مجھے میرا کلاس فیلو بتاتا ہے کہ وہ اپنے بابا کے کندھے پر سر رکھ کے سوتا ہے میرے بابا کہاں ہے ؟اب کی مرتبہ وہ دہاڑے مار کر رونے لگا تھا اسے روتے دیکھ لبابہ اسے گود میں اٹھانے لگی تو وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

چندہ تم نے غلط کیا ہے تمہیں اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا وہ چھوٹا بچہ ہے ظاہر سی بات ہے وہ اپنے باپ کا پوچھے گا تم سے اور تم ہو کے غصہ کرنا شروع ہو جاتی ہو یہ نہیں اسے پیار سے سمجھا دو۔۔ منی بھی غصے سے بولی تھی پہلی مرتبہ یوں زرتاش اپنے باپ کا ذکر کرتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا بتاؤں اس کا باپ مجھے دھوکہ دے کر چلا گیا اس نے اپنی بہن کا بدلہ لینا تھا جس کے بارے میں میں جانتی تک نہیں اس نے مجھ سے خود سے سوال کرنے کا موقع بھی نہیں دیا کے کیوں اس نے میرے ساتھ ایسا کیا پتا نہیں وہ کون تھی جس کے لیے اس نے میری زندگی برباد کرنا بہتر سمجھا مجھے اپنے پیار کے جال میں پھنسا کر خواب دکھا کر دھتکار کر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔لبابہ نیم سختی سے نچلے لب کو دانتوں میں دباتے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تاکہ اس کی انکھوں میں مزید انسو نہ جمع ہو جبکہ انکھیں بے اختیار ہوئی اور کئی انسو جمع ہوتے رخسار پر بہے تھے۔۔

منی نے لبابہ کی حالت دیکھتے اس کے دل کو کچھ ہوا منی کی آنکھوں میں بھی انسو جمع ہونے لگے تھے گہرا سانس بھرتے منی نے لبابہ کو زمین سے اٹھایا اور اسے صوفے پر بیٹھایا صوفے پر بیٹھتے کی لبابہ منی کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔"""

اے ے ے چندا میری جان۔۔۔۔ سنو اپنے کپکپاتے ہاتھ اس نے لبابہ کی کمر کے گرد باندھے تھے چندا وہ بچہ ہے لیکن یوں بچے کو ڈانٹ کر کیا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ منی نے اسے شانوں سے تھام کے اپنے سینے سے الگ کیا اور اس سے کہا۔۔۔"""

لبابہ نے منی کی کالی کاجل سے لبریز انکھوں میں دیکھا۔۔۔

منی۔۔۔!!! کیا میں اس طرح پیار نہیں دیتی کیا تم اسے پیار نہیں دیتی کہ اسے اپنے باپ کی کمی محسوس ہوتی ہے کیا میرے پیار میں کوئی کمی رہ گئی ہے ؟۔۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پکڑتی اسے پوچھ رہی تھی۔۔ منی نے ایک نظر اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو لبابہ کے ہاتھ میں قید تھے پھر لبابہ کو ہمدردی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

نہیں میری چندہ تمہارے پیار میں کوئی کمی نہیں رہی تم جتنا پیار کرتی ہو نا اتنا شاید کوئی نہیں کر سکتا تم نے راج سے بھی پیار کیا لیکن اس نے قدر نہیں کی اور رہی بات زی کی ماں جتنا مرضی پیار دے لے بچے کو باپ کی کمی محسوس ہوتی ہے وہ چھوٹا بچہ ہے دوسروں کے باپ کو ان کے ساتھ دیکھتا ہے ان کی باتیں سنتا ہے تو اس کا بھی دل چاہتا ہے کہ میرا باپ میرے پاس ہو میرے نخرے اٹھائے ماں کا پیار الگ اور باپ کا پیار الگ ہوتا ہے تم اسے پیار سے سمجھایا کرو جب وہ اپنے باپ کا ذکر کرتا ہے نہ تو اسے ڈانٹا کرو۔۔۔۔۔۔۔ منی نے اس کے ہاتھ سہلاتے ہوئے محبت پاش لہجے میں سے کہا لبابہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اگر کبھی راج سامنے آیا تو معاف کر دو گی۔۔۔ منی نے پوچھا۔۔۔۔۔۔

کبھی نہیں دیکھ رہی ہو میری حالت کیا کر دی ہے اس نے۔۔۔۔۔۔

ہاں دیکھ رہی ہو راتوں کو روتی ہو جاگتی ہو منی نے اپنے ہاتھوں سے لبابہ کے انسو صاف کیے۔۔۔۔

اس کا نام سن کر ابھی بھی بے چین ہوتی ہو۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ نے منی کو دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اس نے ملنے کا دل کرتا ہے۔۔۔ منی نے پھر سے پوچھا۔۔۔۔۔

دن میں ہزار بار دل کرتا ہے کہی سے اجائے۔۔۔۔ لبابہ کو جیسے منی نے اپنی انکھوں میں دیکھتے ہوئے قید کر لیا تھا۔۔۔۔۔""""

وہ ایا تو ملو گی اس سے۔۔۔۔۔۔

کبھی نہیں ملو گی بس تھورا سا دیکھو گی کیسا ہو گیا ہے وہ۔۔۔۔ لبابہ پھر سے بولی۔۔۔۔۔۔

مگر تم اسے یاد کر کے روتی ہو۔۔۔ ملنے کا دل بھی کرتا ہے پھر کیوں نہیں ملو گی۔۔۔""؟؟؟

کیونکہ اس نے مجھے رلایا ہے منی۔۔۔۔ تمیں تو سب پتا ہے نا مجھے جس وقت اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی وہ میرے پاس نہیں تھا مجھے راتوں کو کتنی تکلیف ہوتی تھی لیکن وہ نہیں تھا اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر مجھے تم ملی تم نے میرا خیال رکھنا شروع کر دیا وہ ایک رات یاد ہے جب میں درد سے تڑپ رہی تھی پتا نہیں تمہیں کیسے پتا چل گیا تم جلدی سے میرے گھر اگی اور مجھے ہاسپٹل لے

گی اس ٹائم اسے آنا ہونا چاہیے تھا میرے پاس لیکن وہ نہیں تھا اور تم کہتی ہو کے میں اسے معاف کر دو جیسے معاف کر دو ازیت تم نہیں جانتی جو میں نے برداشت کی ہے لبابہ کے ہاتھ اب کپکپانے لگے تھے۔۔۔۔۔"""

اچھا چھوڑوں ابھی میں زی کو دیکھتی ہو اپنے انسو صاف کرتے منی بولی اور پھر ایک پل اس نے چندا کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہو۔۔۔۔۔"""""

منی جا کر اسے لے اؤ اس نے صبح کا کھانا کھایا ہے میں اسے لینے گئی تو وہ میرے ساتھ نہیں ائے گا۔۔لبابہ نے منی کے کندھے پر سر رکھا تھا۔۔۔۔۔

چندہ سب ٹھیک ہو جائے گا یو رو مت مجھے برا لگتا ہے تمہارا رونا دیکھ کر۔۔۔۔۔ منی نے اس کے گرد حسار بنایا کچھ لمحے بعد لبابہ نے اپنے انسو صاف کیے اور کچن میں چلی گئی منی زرتاش کے کمرے میں گی۔۔۔۔۔۔"""""

میرا زی کیا کر رہا ہے؟۔۔۔۔۔اسے تکیے میں منہ دیکھ کر روتے دیکھ منی اس کے پاس بیٹھی اور جانتی تھی کہ وہ رو رہا ہے۔۔

منی نے اس کا کندھا ہلایا لیکن وہ سیدھا نہ ہوا تو اسے بازو میں اٹھا کر گود میں بٹھایا وہ منی کے سینے سے لگتے بلک بلک کر رو یا تھا۔۔۔۔۔۔

زی اس طرح نہیں کرتے کیوں اپنی ماما کو ہرٹ کرتے ہو۔۔۔۔۔

منی مجھے بابا چاہیے! وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے منی کا چہرہ تھامے اس سے جیسے فرمائش کر رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا منی اس کی ہر فرمائش پوری کرتی ہے۔۔۔۔۔

اجائیں گے تمہارے بابا جلد ہی تمہارے پاس۔۔ منی نے چٹاچٹ اس کے رخسار چوم کر اس کے انسو صاف کیے۔۔۔۔

کب ائیں گے بابا جب بھی ماما مجھے ڈانٹتی ہیں تم یہی کہتی ہو کہ بابا اجائیں گے لیکن بابا نہیں آتے۔۔۔۔۔

منی کے پاس اب اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا اسے کیا معلوم تھا کہ اس کا بابا کب ائے گا نا ہی اس نے کبھی دیکھا تھا۔۔۔۔۔

زی تم اپنے بابا کی وجہ سے اپنی مما کو رلاؤ گے اتنا زیادہ روئیں وہ ان کی انکھیں ریڈ ہو گئی ہیں پھر انکھیں بھی موٹی ہو گئی ہیں منی نے زرتاش کی انکھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے بتایا وہ انکھیں پٹپٹاتے منی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

منی جان زیادہ روئی ہیں؟ وہ مزید رونے کی تیاری پکڑ رہا تھا اپنی ماں کا رونے کا سن کر۔۔۔۔۔۔

رونا نہیں جا کر اپنی جان کو سوری بولو پھر وہ مان جائیں گی وہ روئیں گی نہیں اگر تم روگے زی پھر تمہاری ماما بھی روئیں گی۔۔۔۔۔۔

زرتاش نے فورا اپنے انسو صاف کیے اور اس کے گود سے اترا بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر گیا لبابہ ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی جب زرتاش نے اس کے پاس جاتے اسے ہگ کیا۔۔۔""""

جان۔۔۔۔۔

لبابہ نے سے بازو پکڑتے اپنے گود میں اٹھایا اور دیوانہ وار اس کا چہرہ چومنے لگی۔۔۔۔

میرا بچہ ! مجھ سے ناراض مت ہوا کرو۔۔لبابہ نے اس کی پیشانی پر شدت سے بوسہ دیا تھا زرتاش نے اپنی ماما کی گردن میں بازو حائل کرتے ان کی گردن میں چہرہ چھپایا تھا منی مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی تو لبابہ نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا جو ہمیشہ ان دونوں کو ساتھ رکھتی تھی اور خود بھی ساتھ ہی ہوتی تھی۔۔۔""""

جان۔۔۔مین گندا بچہ ہونا اپنی جان کو رولاتا ہو زرتاش نے اپنے ننھے منے ہاتھوں سے لبابہ کا چہرا پکڑ کر کہا۔۔""

نہیں میری جان جب تم روتے ہو نا تو مجھے برا لگتا ہے تم نہ رویا کرو نا تو پھر ماما کو بھی برا نہیں لگے گا لبابا نے مسکراتے ہوئے کہا تو زرتاش بھی مسکرا دیا۔۔۔۔

پکا پرومس جان کا بیٹا کبھی نہیں روئے گا زرتاش نے لبابہ کے رخسار پر اپنے ہونٹ رکھے تو تینوں ہی مسکرا دیے پھر ان تینوں نے اکٹھا بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اج منی ان کے گھر ہی رکی تھی وہ دوسرے کمرے میں سو گئی جبکہ لبابہ کے ساتھ زرتاش لیٹا ہوا تھا وہ گہری نیند سو چکا تھا جب کہ لبابہ کے ذہن میں ایک مرتبہ پھر راج کا عکس لہرا رہا تھا۔۔

کیوں ایسا خواب دکھائے تم نے مجھے جب تم نے دھتکار کر جانا تھا مجھے۔۔لبابہ نے تکلیف سے انکھیں میچی اور رخ اپنے بیٹے کی طرف کیا۔۔اسے اندازہ ہی نہ ہوا کب اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔

تقریبارات کے ایک بجے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور ایک شخص اندر داخل ہوا بیڈ پر بیٹھتے سب سے پہلے اس نے اپنے بیٹے کو گود میں اٹھایا اور اس کے چہرے کے ہر نقش کو چوما تھا۔۔۔۔۔۔

میرا بیٹا بہت جلد تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا ضمار راجپوت کبھی اپ لوگ کو خود سے دور نہیں رکھتا کچھ دیر پھر تم اور تمہاری ماں دونوں میرے پاس ہو کے میرے حسار میں بہت رہ لیا تم لوگوں سے دور اب اور نہیں رہا جاتا ضمار نے اپنے بیٹے کی پیشانی پر شدت سے بوسہ دیا۔۔۔۔

تم بالکل میرے جیسے ہو میری کاپی، لیکن تم دوسرا راج نہیں بنو گے تمہیں راج بناؤ گا نہ ضمار راجپوت۔۔اس نے زرتاش کے رخسار پر ہاتھ کی پشت پھیری۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں میرے بیٹے کو میری یاد اتی ہو گی اپنی ماں سے لڑتا ہو گا میرے بابا کہاں ہے لیکن تمہاری ماں بہت اگی ہے اندازہ ہے مجھے اس نے کس طرح کا رویہ تمہارے ساتھ اپنایا ہو گا جب تم میرے بارے میں ذکر کرتے ہو گے اور پھر بعد میں خود ٹوٹ کر روتی ہو گی جبکہ جب مجھے سامنے دیکھے گی تو مجھ سے جھگڑے گی مجھے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی بھی دے گی۔۔وہ اپنے بیٹے کہ ناک کے ساتھ ناک سہلاتے اسے باتیں کر رہا تھا لیکن اب تم دونوں کے لیے مجھے واپس انا ہو گا۔۔۔۔۔۔

اس نے ایسا لگ رہا ہے جیسے اس کی گود میں نہایت قیمتی چیز ہے۔۔اس کا بیٹا اس کا زرتاش۔۔اس نے پھر سے زرداش کے دونوں رخسار چومے تھے۔۔وہ دیوانہ وار اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا جیسے اس کی تھک رہی تھی اسے دیکھتے ہوئے پہلی مرتبہ وہ جی بھر کر اپنے بیٹے کو دیکھ کر اپنے دل میں اتار رہا تھا۔۔اج اسے اپنی فیملی مکمل طور پر پوری ہوتی نظر ائی تھی پہلے اس کے پاس اس کی بیٹی تھی امید اور اب اس کا بیٹا۔۔۔دونوں ہی اس کے دل کے ٹکڑے تھے۔۔

تھوڑی دیر بعد ضمار نے زرتاش کو دوبارہ سے بیڈ پر لٹایا اور اب وہ اپنی میڈم کے پاس زمین پر ہی بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا لبابہ کا چہرہ ضمار کی جانب تھا ضمار اسے دیوانہ وار تکتا جا رہا تھا لبابا کے چہرے پر اس کے بال آئے ہوئے تھے ضمار نے ہلکے سے اپنی انگلی سے اس کے چہرے سے بال پیچھے کیے اور اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں میڈم کہ اپ مجھ سے ناراض ہوں گے جس ٹائم مجھے اپ کے ساتھ ہونا چاہیے تھا اس ٹائم میں نے اپ کا ساتھ چھوڑ دیا لیکن میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں مجھے معاف کر دینا میڈم میں جلدی ہی اپ سے ملاقات کروں گا بہت جلد بے اختیار ہی ضمار نے جھک کر لبابہ کے رخسار پر اپنے لب رکھے تھے لبا باذرا سا کسمکائی تھی لیکن پھر سے سو گئی میرا دل کر رہا ہے اپ کو اپنے حصار میں لے کر اپنی محبت اپ پر نچھاور کروں اپ لگ ہی اتنی پیاری رہی ہیں لیکن ابھی وہ ٹائم نہیں ایا جلد ہی میں اپ کے پاس ہوں گا اور بتاؤں گا کہ مجھے اپ سے کتنی محبت ہے دوبارہ سے ضمار نے جھک کر لبابہ کے لبوں کو اپنے لبوں پر لیا تھا۔۔۔۔۔

لبابہ کو نیند میں ہی اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا اس نے انکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن ضمار پہلے ہی لبابہ کی محسوس نس دبا کر اسے بے ہوش کر چکا تھا اب وہ اچھے سے اپنی میڈم کو محسوس کر رہا تھا اور لبابہ بے ہوش پڑی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ضمار پیچھے ہوا تو لبابہ کو دیکھا جو بے ہوش پڑی تھی اسے دیکھتے ضمار کے لبوں پر مسکراہٹ ائی سوری میڈم اپ کو محسوس کرنے کے لیے اپ کو بے ہوش کرنا پڑ رہا ہے اس کی گردن پر زور سے اپنے دانت گاڑتے ہوئے ضمار پیچھے ہوا اور اخری نظر دونوں کو دیکھ کر وہ چلا گیا۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح لبابہ کو ہوش ائی تو اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا اس نے ساتھ میں لیٹے زرتاش کو دیکھا اج سکول سے چھٹی تھی اس لیے وہ سویا ہوا تھا۔۔۔۔

لبابہ کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا جیسے سے اس کے ہونٹوں کو کسی نے ہونٹوں میں دبایا ہو لبابہ کو پھر سے اپنے اس پاس راج کی خوشبو محسوس ہوئی تھی جب اسے اپنی گردن پر تھوڑی سی جلن محسوس ہوئی اور اٹھ کر وہ ائینے کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی اور ایک دم سے اس کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی کیونکہ اس کی گردن پر لو بائٹ کا نشان بنا ہوا تھا۔۔۔۔

یہ یہ کیسے ہے یہاں پہ کیا یہاں پہ کوئی ایا تھا ہاں رات کو مجھے لگا تھا جیسے کسی نے مجھے بے ہوش کیا ہو اور اس کے بعد اپنے لبوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے لبابہ نے جھرجری سی لی تھی اور پھر سے اپنے اس نشان کو دیکھا شاید مجھے غلط فہمی ہو رہی ہو کہیں زرتاش نے تو دانتوں سے نہیں کاٹا یہاں پہ مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں ارہا لبابہ اپنا سر پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کہیں راج تو نہیں ایا تھا اسی لیے تو مجھے اپنے کمرے میں خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ یہاں پر کیسے اسکتا ہے میں بھی نا کیا سوچ رہی ہوں لگتا ہے زیادہ ہی میں رات کو راج کو سوچ کر سوئی تھی اسی لیے مجھے اب ایسا محسوس ہو رہا ہے کے راج ایا تھا شاید یہ سوتے ہوئے زرتاش نے کاٹ لیا ہو یا شاید مجھے پتہ نہ چلا ہو اپنا سر جھٹکتے ہوئے فریش ہونا چلی گئی۔۔۔۔۔۔"""

"""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارقم نے اج فیصلہ کیا تھا کہ وہ ضمار کے گھر اس سے ملنے جائے گا تاکہ وہ اپنی سنہری کو بھی دیکھ سکیں اسی لیے اس نے گلاب کا بکے لیا اور ضمار کے گھر چل پڑا۔۔۔۔۔

ارقم نے بلیک میل پہنچ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو عرشیہ نے ہی دروازہ کھولا تھا سامنے ہی اپنی سنہری کو دیکھ کر ارقم کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑکا تھا جبکہ ارقم کو پانچ سال بعد دیکھ کر عرشیہ بھی بے حد حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

ارقم تم۔۔۔۔۔عرشیہ نے حیرانگی سے کہاتواسے حیرانگی سے کہتے دیکھ ارقم کے لبوں پر مسکراہٹ ائی جی میں شاید اپ کو مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی ارقم نے جان بوجھ کر عرشیہ سے کہاتو عرشیہ نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ارقم اؤاندراؤ ضمار بھی یہاں ہی ہے اجاؤ عرشیہ دروازے سے پیچھے ہوئی توارقم نے اندر کی جانب قدم بڑھائے عرشیہ نے اسے گیسٹ روم میں بٹھایااس سے پہلے کہ وہ گیسٹ روم سے باہر جاتی ارقم نے عرشیہ کو پکارا۔۔۔۔۔۔

عرشیہ۔۔۔۔۔۔رقم کے پکارنے پر عرشیہ نے ارقم کی جانب دیکھا جی۔۔۔۔؟؟

یہ پھول اپ کے لیے گلاب کے پھولوں کا بکے اس نے عرشیہ کی جانب بڑھایاتو عرشیہ پھر سے حیران ہوئی میرے لیے وہ کیوں عرشیہ نے وہ جھجکتے ہوئے بکے پکڑااسے ایک دم سے اس سڑینجر کا خیال ایا۔۔۔۔

جی وہ میں کافی دیر بعد اپ کے گھر ارہا تھاتو سوچا کچھ لیتا جاؤں تواس لیے بوکے لے ایاارقم نے اپنے اپ کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

اوکے اوکے ٹھیک ہے تھینک یو سو مچ عرشیہ بھی مسکراتے ہوئے باہر چلی گئی اوراس نے پھولوں کا بوکے بھی اپنے کمرے میں لے گئی یا پھراس نے ضمار کو کہا کہ ارقم ایا ہے ضمار توارقم کا نام سنتے جلدی سے اپنا کمرے سے نکلااور گیسٹ روم کی جانب بھاگا تھا گیسٹ روم میں ارقم کو دیکھتے ہوئے ضمار کے قدم رکے تھے۔۔۔۔۔۔

ارقم تم۔۔۔۔۔۔ضمار جلدی سے ارقم کے پاس گیااوراسے گلے سے لگایایار تم کہاں چلے گئے تھے اس دن پارٹی کی رات تم ہمارے گھر سے نکلے میں نے تمہیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن تم مجھے ملے ہی نہیں اور پانچ سال تم غائب رہے تم کہاں تھے۔۔۔۔۔

ارے ضمار سانس لو سانس لو کیاہو گیا ہے تمیں سب بتاتا ہوں ارقم نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے اسے بتاناشروع کیا کہ پارٹی کے رات وہ باہر نکلاتوایکسڈیڈنٹ ہو گیا پھراس کی دادی کی طبیعت خراب ہو گئی تووہ جرمنی چلا گیا تھا تھوڑے ہی دن پہلے وہ واپس ایا ہم توسوچاوہ ضمار سے مل رہا ہے تم نے کیا سوچا کہ میں تمہاری دوستی کو بھول گیا ہوں ایسا کچھ نہیں ہے جس سے میں ایک دفعہ دوستی کر لیتا ہوں نامرتے دم تک دوستی نبھاتا ہوں۔۔۔۔۔۔

تمہارے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا ہے ارقم تم نے مجھے بتایا تک نہیں ضمار نے ناراضگی سے کہا۔۔۔۔۔

اچھاناب تو بتادیا ہے نابس بتانے کاٹائم ہی نہیں ملا تمہارے سامنے زندہ سلامت کھڑا ہوں ناشکر کرو اتنا ارقم نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تو ضمار نے اس کے کمر پر مکہ مارا تب تک عرشیہ اور داید بھی پانی لے کر آگئے تھے۔۔۔۔

کیسے ہو ارقم تم کافی عرصے بعد نظر آئے ہو داید نے ارقم سے کہا جب کہ عرشیہ کو داید کے ساتھ دیکھ کر ارقم کے دل کو پھر ایک دفعہ تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عرشیہ داید کے ساتھ جس طرح بیٹھی تھی اور وہ سمجھ چکا تھا کہ عرشیہ داید سے بے پناہ محبت کرتی ہیں لیکن وہ اپنا دل کا کیا کرتا اس دل سے وہ چاہ کر بھی عرشیہ کو نہیں نکال پا رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ارقم کیا دیکھ رہے ہو مجھے داید نے اسے اپنے اپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو پوچھا۔۔۔۔

نہیں نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی دیکھ رہا تھا ہاں بس وہ ایمرجنسی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے مجھے جرمنی جانا پڑا تو کچھ دیر پہلے ہی واپس ایا ہوں ارقم نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا وہ عرشیہ کو دائد کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بالکل بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔

وہ داید کے پاس بیٹھی تھی وہ مسلسل داید کو دیکھتی جا رہی تھی اس نے ایک بار بھی ارقم کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

ارقم مسلسل اپنی سنہری کو دیکھتا جا رہا تھا ان دونوں کو ایک ساتھ بیٹھے تھے ایک ارقم کے پہلو میں جو دل تھا نا وہ شدید قسم کا جل رہا تھا ارقم کے ہاتھ کانپنے لگے تھے جلد ہی ارقم نے ضمار کو دیکھا جو اسے کی جانب دیکھ رہا تھا ارقم نے اپنے اپ کو نارمل کیا اور مسکراتے ہوئے ضمار کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

پانی پیو ارقم ضمار نے سنجیدگی سے کہا تو ارقم نے گلاس اٹھا کر جوس پینا شروع کر دیا اب وہ نارمل باتیں کر رہے تھے جب تھوڑی دیر بعد ارقم نے اس ماحول سے دور جانا چاہا اور ضمار سے اجازت لیتا ہوا اس گھر سے چلا گیا۔۔۔۔"""

یہ ارقم کتنا عجیب بہیو کرتا ہے نا کبھی کبھی عرشیہ نے کہا تو ضمار نے لب بھینچے عرشیہ کی طرف دیکھا ہاں عجیب بیہیو کرتا تو ہے اور اس بہیو کی مجھے سمجھ بھی تھوڑی تھوڑی اگئی ہے۔۔۔۔

کیا مطلب ضمار۔۔۔۔۔

کچھ نہیں عرشیہ تم جاؤاپنے کمرے میں ضمار نے کہاتو عرشیہ کندھے اچکاتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گی جب کہ ضمار کے دماغ میں ارقم آنے لگا تھاشاید میرا وہم ہواایسا سے کچھ بھی نہ ہو ضمار نے اپنا سر جھٹکتے ہوئے امید کے کمرے میں چلا گیاتاکہ تھوڑااس کے ساتھ ٹائم گزار سکے۔۔۔۔۔۔"""""

."""""----------

Kiaff Dil

By mahi shah

Episode 77 ❤□❤□

امید بیڈ پر اپنی کتابیں پھیلائے بیٹھی تھی۔۔اج اس کے ٹیچر نے اسے بہت زیادہ ہوم ورک دے دیا تھابال کھلے ہوئے لٹیں چہروں پر لہرا رہی تھی وہ چھوٹی سی گریاانتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

ٹیچر نے پتہ نہیں کیوں اتنا زیادہ کام دے دیا چھوٹے سے بچوں پر رحم نہیں آتا۔۔امید سکیل پکڑ کر لائن لگاتے چہرے کے الٹے سیدھے زاویے بنا رہی تھی۔۔

افففف اتنا زیادہ ہوم ورک! چہرے پر ائے بال کانوں کے پیچھے کرتے اس نے دو گھنٹے لگا کر اس نے اپنا ہوم ورک کمپلیٹ کیا۔۔

کتاب سائیڈ پر پھینک کے وہ کمر کے بل گرنے والے انداز میں بیڈ پر لیتی تھی۔۔۔۔

ہائے میں تھک گئی!امید اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھیں انکھیں بند کیے لیتی تھی جب ضمار کمرے میں داخل ہوااس کے ہاتھ میں بیگ تھا وہ بیڈ پر رکھتے بنااواز پیدا کی اس کے پاس بیٹھ گیااس کے دونوں رخسار کھینچے۔۔۔۔

امید نے جٹ سے انکھیں کھولی سامنے اپنے بابا کو دیکھ کر وہ ہڑ بڑاتے اٹھی اور اس کے سینے سے لگی تھی۔۔

بابا!امید اس کے گرد اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کا حصار بنائیں اس کے سینے پر ٹھوری ٹکا کر محبت پاش لہجے میں اسے پکار رہی تھی۔۔۔۔۔

میری جان میری شہزادی کیا کر رہی تھی؟ضمار نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے اسے اٹھا کر میں گود میں بٹھایا۔۔

بابا ٹیچر نے اتنا زیادہ ہوم ورک دے دیا میں تھک گئی میرے ہاتھ درد ہو رہے ہیں اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ضمار کے سامنے کیے۔۔

میں سکول جا کے تمہاری گندی ٹیچر کو پکڑوں گا میری بیٹی کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو درد دیا ہے ضمار نے اس کی ہتھیلیوں پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

بابا میں اپ کو بہت مس کرتی ہوں اپ ہر روز شام کو گھر کیوں نہیں آتے۔۔۔چہرہ دوسری جانب کرتے اسے شکوہ کرنے لگی۔۔

اپ کے بابا کو کام ہوتے ہیں اس لیے۔۔امید نے انکھیں چھوٹی کر کے اس کی جانب دیکھ کر پھر رخ دوسری طرف کر لیا ضمار نے اسے بازوں میں اٹھایا اور ایک مرتبہ سے اوپر کی جانب اچھالا تھا وہ کھل کھلا کر ہنسی۔۔

بابا میں گر جاؤں گی ! ضمار کی گردن میں بازو ہائر کرتے انکھوں میں خوف لیے کہا تھا۔۔۔۔

اج مجھے تمہاری انکھوں میں یہ خوف نظر ایا ہے ائندہ مت نظر ائے اپنے بابا کے ہوتے ہوئے تم کبھی نہیں گر سکتی میں تمہیں کبھی نہیں گرنے دوگا امید تم میرے لیے وہ ہو جو زندگی میں میرے لیے شاید اپنی اولاد بھی نہیں ہو سکتی تم نے مجھے اس وقت سنبھالا ہے جب میرے پاس اندھیرے تھے تم روشنی بن کر ائی ہو میری زندگی میں ضمار نے اسے سختی سے خود میں بھینچا تھا۔۔

بابا مجھے چیزیں کھانی ہے !۔۔وہ اس کی باتیں اگنور کرتی بولی۔۔۔۔"""

میں اپنی بیٹی کے لیے لے کر ایا ہوں ضمار نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور بیگ پکڑ کر الٹ دیا اس میں سے ڈھیر ساری چیزیں نکل کر بیڈ پر گری تھی چاکلیٹس، جیلی نمکو، لیز، کیک۔۔۔وہ جیسے بیکری میں موجود تمام چیزیں اس کے لیے لے کر ایا تھا۔۔

میرے پیارے بابا ہو اپ امید ہے اس کے دونوں رخسار پر بوسہ دیا۔۔۔۔

چلیں اب ہم دونوں کھاتے ہیں امید چونکری مار کر بیٹھ گئی تو ضمار بھی اس کے سامنے اسی انداز میں بیٹھا تھا امید کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر اس کے دل میں سکون اترا تھا۔۔۔۔

امید نے سب سے پہلے کیک پکڑا ضمار کے سامنے کیا تو اسے کھول کر دے۔۔کیک کھول کر اس نے واپس امید کو پکڑا دیا ایک بائٹ امید لے لی اور پھر اپنے بابا کے لبوں کے پاس دیکھ لیا ضمار نے ایک بائٹ لی۔۔۔

اس طرح کرتے انہوں نے کئی چیزیں کھائی ایک بائٹ امید لیتی اور دوسری بائٹ سے ضمار۔۔۔

بابا! مجھے اپ کو ایک بات بتانی ہے وہ رازداری سے کہتے ہوئے ضمار کے پاس ہوئی۔۔

کیا بتانا ہے ؟اس نے امید کو پکڑ کے اپنی گود میں بٹھایا۔۔

بابا میری کلاس میں دو لڑکے ہے وہ مجھے اپنی پرنسس کہتا ہے تو میرا ایک اور کلاس فیلو ہے وہ اسے ڈانٹتے اور کہتے تم اسے دور رہا کرو وہ مجھے اپنی بہن کہتا ہے ایک اور نرسری کلاس کا بچہ وہ کہتا ہے کہ پرنسس بہن کو کہا جاتا ہے۔۔۔تو وہ جو مجھے بلیو بیری پرنسس کہتے ہیں وہ کہتے ہیں تم اس پرنس کی ہو اور اس پرنسس کے پاس چلی جاؤ گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔ضمار نے دانت پیسے تھے کس میں اتنی ہمت ہو گئی تھی کہ وہ اس کی بیٹی کو اپنی پرنسس بنانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

پاپا مجھے وہ لڑکا بہت برا لگتا ہے لیکن ساحل اچھا ہے وہ مجھے اپنی بہن کہتا ہے وہ ہمیشہ اس لڑکے کو مجھ سے دور کرتا ہے اور وہ جو زرتاش ہے وہ چھوٹو سا جو اس دن ملا تھا وہ سب کو تنگ کرتا ہے اسے تنگ کرتے ہوئے مجھ سے دور بٹھاتا ہے لیکن وہ مجھے گندا بچہ لگتا ہے کیونکہ وہ مجھے بھی تنگ کرتا ہے۔۔امید جی بھر کر سب کی شکایتوں سے لگا رہی تھی ضمار مسکرایا تھا اس بات کے معلوم ہونے پر کہ ساحل بھائیوں کی طرح اس کے ساتھ ہے لیکن اس بات سے یہ دونوں انجان ہیں کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے سگے بہن بھائی ہیں دوسری جانب اپنے بیٹے کا ذکر سن کر اس نے بمشکل اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا تھا کیونکہ وہ شکل سے ہی ڈرامے باز اور شرارتی لگتا تھا جبکہ اسے اس تیسرے لڑکے پر غصہ آرہا تھا جس نے اس کی بیٹی کو پرنسس کہا تھا اس کا نام امید نے نہیں بتایا تھا """"۔۔۔۔

بابا کی گڑیا میں دیکھ لو گا سب کو فکر نا کرو اور اپ نے اپنے بال کیوں کھلے چھوڑے ہیں۔۔۔ضمار نے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو کانوں کے پیچھے کیا۔۔۔۔

بابا میرے سر میں درد ہو رہا تھا اس لیے۔۔ضمار نے اس کے بھاری بھر کم بالوں کو دیکھا اکثر اس کے سر میں درد ہوتا ہے جن کے بال بھاری ہوتے ہیں جب وہ پڑھنے لگتے ہیں تو ان کے سر پر کافی زیادہ انہیں وزن محسوس ہونے لگ جاتا ہے۔۔ضمار کو یہی وجہ سمجھ آئی۔۔۔۔۔

تو اپ ٹائٹ پونی نہ کیا کرو لوز کر لیا کرو۔۔

مما ٹائٹ کرتی ہیں !امید نے جھٹ سے بتایا۔۔

تو ماما کو کہا کرو اتنی ٹائٹ نہ کیا کریں۔۔امید نے فرمانبردار بیٹی کی طرح ہاں میں سر ہلایا تو ضمار نے اسے خود میں بھینچا اور اس کے بالوں پر لب رکھے۔۔امید اس کی گردن میں بازو حائل کی ہے اس کے گردن میں چہرہ چھپائے مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

بابا وہ تو چھوٹو سا زرتاش ہے وہ بہت گندا ہے اپ میرے ساتھ سکول جانا اور ٹیچر کو یہ شکایت لگانا کہ یہ میری بیٹی کو تنگ کرتا ہے اور وہ جو لڑکا مجھے پرنسس کہتا ہے اس کی بھی ڈانٹ لگانا۔۔امید نے اس کی گردن سے چہرہ نکالتے انکھیں پٹپٹاتے تمام الفاظ ادا کیے تو ضمار ہاں میں سر ہلایا۔۔

بابا اپ جاؤ گے نا سکول؟

ہاں میں جاؤں گا سکول ضمار نے ہاں کہنا بہتر سمجھا کیونکہ ابھی اگر وہ نہ کرتا تو اس کی بیٹی نے اس سے ناراض ہو جانا تھا لیکن اس کا سکول جانا ٹھیک نہیں تھا فل وقت تو وہ اپنی بیٹی کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اس نے ہاں کہا۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔اپ مجھ سے ایسے ہی پیار کرے گے نا مجھے کبھی ڈانٹے گے تو نہیں نا۔۔۔۔

میرا بچہ میں کیوں ڈانٹوں گا اپنی جان کو چلو آجاؤ اب سوتے ہے آج ہم ایک ساتھ سوئے گے ضمار نے امید کو بیڈ پر لٹایا اور خود بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔۔۔"""""

امید ضمار کی ڈارھی کے ساتھ کھیلتے کھیلتے سو گی۔۔۔۔"""

"""""----------

ارقم کے جانے کے بعد ضمار تو امید کے کمرے میں چلا گیا تھا تو عرشیہ اپنے لیے کھانے کے لیے کچھ بنانے کچن میں چلی گئی تھی اج اس کا میکرونی کھانے کا دل کر رہا تھا سو وہ سبزیاں کاٹنے لگی لیکن دھیان اس کا نہ جانے کہاں تھا پر سبزیاں کاٹتا ہے کاٹتے وہ اپنی انگلی بھی کاٹ چکی تھی ایک دم سے انگلی کٹنے کی وجہ سے اس کی چیخ نکلی تھی خون کافی نکل رہا تھا عرشیہ نے اپنا ہاتھ جلدی سے پانی کے نیچے کیا تو اسے مزید تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہے عرشیہ نے اپنے زخم پر سنی پلاس لگا لیا اور پھر سے مکرونی بنانے لگی اسے درد ہو رہا تھا لیکن اسے بھوک بھی بہت زیادہ لگی ہوئی تھی اور اسے کسی کی ہاتھ کی میکرونی پسند بھی نہیں اتی تھی وہ ہمیشہ خود ہی بناتی تھی۔۔۔۔۔۔

میکرونی بنا کر وہ داید کا انتظار کرنے لگی تا کہ وہ اے اور ایک ساتھ کھائے داید گھر میں داخل ہوا تو سامنے ہی عرشیہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی تھی وہ بھی مسکراتا ہوا ڈائننگ ٹیبل پر جا کر بیٹھ گیا عرشیہ نے داید کو دیکھا تو مسکرا دی۔۔۔۔

داید تم اگئے میں تمہارا کب سے انتظار کر رہی تھی مجھے اتنی سخت بھوک لگی لیکن تم ابھی نہیں رہے تھے۔۔۔۔

سوری محترمہ بس تھوڑا سا کام تھا جس کی وجہ سے میں لیٹ ہو گیا چلیں ایسا کریں کمرے میں لے ہم ایک ساتھ کھاتے ہیں دایدیہ کہتے ہوئے چلا گیا تو عرشیہ بھی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کچن میں چلی گئی اور ایک باؤل میں میکرونی ڈال کر وہ برتن لے کر کمرے میں چلی گئی تو تب تک دایدبھی فریش ہو کر نکل چکا تھا۔۔۔۔۔۔

واؤاج تو مکرونی کی خوشبو بہت زیادہ ارہی ہے دایدنے خوشبو سونگتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں تو میں نے اتنے پیار سے بنائی ہے تو کیوں نہیں اۓ گی خوشبو عرشیہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عرشیہ نے دایدکو مکرونی ڈال کے دی جب غلطی سے عرشیہ کی وہی انگلی دایدکے ہاتھ سے ٹکرائی تو عرشیہ کے منہ سے سسکی نکلی تھی عرشیہ کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دیکھ کر دایدنے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑا کیا ہوا ہے یہاں تمہیں۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں دایدوہ بس مجھے سبزی کاٹتے ہوئے چھری لگ گئی تھی اور کٹ لگ گیا تھا تو اس لیے مجھے درد ہو رہا ہے عرشیہ نے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا تو دائد نے غصے سے عرشیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

عرشیہ کتنی بار اپ کو کہا ہے کہ اپ اپنا خیال رکھا کیا اپ اپنا خیال کیوں رہے رکھتی ہیں کیوں اپنے اپ کو تکلیف پہنچا کر اب مجھے بھی تکلیف دیتی ہیں دایدنے اس ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں پکڑا تو عرشیہ نے دایدکے لال ہوتا چہرہ دیکھ کر حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

دایدا تنا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس ہلکی سی چوٹ ہے عرشیہ دوبارہ سے اپنا ہاتھ کھینچا اور عرشیہ کی بات سنتے دایدکو اور غصہ ایا تھا۔۔۔۔۔

عرشیہ یہ ہلکی سی چوٹ نہیں ہے میں جانتا ہوں کافی خون نکلا ہو گا ائندہ میں نے اپ کے جسم میں کہیں بھی چوٹ لگتے نہیں دیکھنا چاہتا ہوں اپ کو تکلیف ہوتی ہے تو مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے عرشیہ۔۔۔۔دایدنے پہلے الفاظ سختی سے اور بعد میں پیار بھرے لہجے میں کہا تو دایدکا پیار بھرا لہجہ محسوس کرتے عرشیہ کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔۔۔۔

اتنا پیار کرتے ہو کیا مجھ سے عرشیہ نے بھی دایدکا ہاتھ پکڑا تو دایدبھی مسکرایا بہت زیادہ پہلے پہلے تو میں اپ سے پیار نہیں کرتا تھا عرشیہ لیکن اپ کے پیار نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں اپ سے پیار کروں اپ میری محرم ہیں اور میں اپ کی بے حد عزت بھی کرتا ہوں کیونکہ اپ ہمارے بوس کی بیٹی ہیں اپ کے بابا نے اس ٹائم ہماری مدد کی جب ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا میں اپ کی بہت عزت بھی کرتا ہوں اور محرم بننے کے بعد اپ سے بے انتہا پیار بھی کرنے لگا ہوں۔۔۔۔۔

دایدکی زبان سے اپنے لیے پھر سے پیار کا اظہار سنتے ہیں عرشیہ کا چہرہ لال ہوا تھا۔۔۔

محترمہ میں نے ابھی ایسا کچھ کیا نہیں کہ اپ کا چہرہ شرم سے لال ہو جائے ابھی میکرونی کھانے دیں پھر میں اپ کو بتاتا ہوں کہ میں اپ سے کتنا پیار کرتا ہوں دایدنے گمبھیر لہجے میں کہا تو عرشیہ نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے دایدکو دیکھا۔۔۔۔

تم کبھی بازنا ناجب دیکھو رومینٹک ہونے کی باتیں کرتے رہتے ہوں عرشیہ اس کے کندھے پر تھپڑ مارا تو داءد بھی مسکرایا تھا ہاں جب اتنی پیاری بیوی پاس ہو تو کس کا دل نہیں کرے گا رومنٹک ہونے کا دایدنے ایک چمچ مکرونی عرشیہ کے منہ میں ڈالی تو عرشیہ کھانے لگی تو عرشیا نے بھی ایک چمچ دایدکے منہ میں ڈال لی اب وہ ایسے ہی ایک دوسرے کو میکرونی کھلا رہے تھے تھوڑی ہی دیر میں مکرونی کھاتے ہوئے عرسیہ نے برتن کچن میں رکھ کے اور دوبارہ سے کمرے میں ائی۔۔۔۔۔

دایدنے عرشیہ کو پکڑ کر اپنے نزدیک کیا اب اپ جاننا چاہیں گے کہ میں اپ سے کتنا پیار کرتا ہوں دایدنے عرشیہ کے گردن میں اپنا منہ دیتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا تو عرشیہ نے دایدکی گردن کے گرد باہیں ڈال دی۔۔۔۔۔۔

میں بھی تم سے بے انتہا پیار کرتی ہوں دایداور تمہیں اپنے قریب انے سے میں کبھی بھی نہیں روک سکتی ہوں تم میری پہلی محبت ہو اور اخری بھی ہمارے درمیان کوئی بھی نہیں اسکتا ہے عرشیہ نے یہ کہتے دایدکی پیشانی پر اپنا لب رکھے تو دایدکے پورے وجود میں سکون اترا تھا اس نے عرشیہ کو بیڈ پر لٹایا اور خود اس کے اوپر جھک گیا۔۔۔۔۔

میں بھی چاہتا ہوں کہ ہماری ایک اچھی سی فیملی ہو تو اب مجھے لگتا ہے میں بے بی پلان کر لینا چاہیے دایدنے دوبارہ سے کہا تو بچے کے نام پر عرشیہ کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی جو کہ دایدنے اچھے سے دیکھی تھی۔۔۔۔

عرشیہ اپ بچہ کیوں نہیں چاہتی ہیں اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتایئے ہم مل کے حل کریں گے اب بچے کے نام پر اتنی سیڈ کیوں ہو جاتی ہیں۔۔۔۔

نہیں دایدایسی بات نہیں ہے کہ مجھے بچہ نہیں چاہیے مجھے اپنا بھی بچہ چاہیے اور میں لوں گی لیکن ابھی نہیں ابھی امید چھوٹی ہے نا تھوڑی سی وہ بری ہو جایے پھر۔۔۔۔

عرشیہ امید کو سنبھالنے کے لیے ہم سب ہیں اس ضمار بھی تو ہیں نا۔۔۔

دایدضمار کا اپنا بیٹا بھی ہے تو جب لبابہ اسے معاف کر دے گی تو وہ اپنے گھر چلا جائے گا تو پھر کون سنبھالے گا امید کو۔۔۔۔

عرشیہ امید کو ہم مل کے سنبھال لیں گے نا لیکن مجھے اپنا بچہ چاہیے اپ کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں دائد نے تھوڑی ناراضگی سے کہا تو عرشیہ نے دائد کا ناراضگی والا لہجہ محسوس کرتے اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے دائد تم اگر تم ایسا چاہتے ہو تو میں تمہارے سامنے کچھ بھی نہیں کہہ سکتی ہوں تمہارا حق ہے یہ کہنا۔۔۔۔۔

اپ تیار ہیں پھر دائد نے کہا عرشیہ نے ہاں میں سر ہلایا اگر تم ہمیشہ میرے ساتھ ہو تو میں ہر مشکل کو حل کر سکتی ہوں عرشیہ کے کہتے ہی دائد نے عرشیہ کے لبوں پر اپنے لب رکھے تو عرشیہ نے بھی سکون سے انکھیں بند کر لیتی ہوں اور پھر عرشیہ کو دنیا جہاں سے دور لے گیا۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارقم بھی اج بے حد خوش تھا کہ وہ اپنی سنہری کو دیکھ کر ایا ہے لیکن اس کے دل کو تکلیف بھی ہو رہی تھی کہ وہ دائد کے ساتھ بیٹھی تھی اور اس نے اسے ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ارقم نے پھر سے اپنی ڈائری کھولی اور لکھنے کے لیے بیٹھا تھا وہ ڈائری جو اج وہ پھر سے پانچ سالوں بعد کھول رہا تھا اس ڈائری پر لکھتے ہوئے ارقم کے چہرے پر تکلیف بھرے تاثرات اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

سنہری مجھے اپنی محبت اپنے عشق سے ڈر لگ رہا ہے کہیں میں اپ سے اس قدر عشق نہ کرنے لگ جاؤں کہ اپ کے جدائی میری روح کو گھائل کر دے اور اپ کے بغیر جینے کی اذیت میری زندگی کا مقدر بن جائے لیکن اپ کو دائد کے ساتھ دیکھ کر اگر میں اپنی محبت سے دستبردار ہو جاؤں تو میں اپ کو اپنے پاس محسوس کرنے کا لمحہ گواہ بیٹھوں گا سنہری اپ نہیں جانتی کہ اپ میرے لیے کیا سے کیا ہوتی جا رہی ہیں اپ کی محبت میرے نس نس میں بس چکی ہے جو کہ میں مرنے کے بعد بھی نہیں نکال سکوں گا لکھتے لکھتے ارقم کی کرسٹل انکھوں سے انسو ٹوٹ کر گرتے ڈائری پر گرا تھا ارقم نے ضبط سے انکھیں بند کی تھیں ابھی وہ کچھ اور لکھ پاتا کہ مسرت بیگم کمرے میں داخل ہوئے تھی ارقم نے جلدی سے انہیں دیکھتے ہوئے ڈائری بند کی اور اپنے دادی کو پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔۔۔۔۔"""

ارقم کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دیکھتے مسرت بیگم سمجھ چکی تھی کہ وہ عرشیہ سے مل کر ایا ہے۔۔۔۔۔

مل ائے ہو اپنے سنہری سے۔۔۔؟؟. مسرت بیگم کے پوچھنے پر ارقم کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔۔

کب تک اس کے پیچھے بھاگو گے تم بھی شادی کر لو پتا نہیں میں کب تک زندہ ہو تمہاری شادی دیکھنے کا خواب ہے مجھے مسرت بیگم نے کہا تو ارقم نے اپنی تکلیف چھپانے کے لئے اپنی دادی کی گود میں سر رکھا تھا دادی بس کچھ دیر اور پھر شادی کر لو گا ارقم نے اپنی دادی کو تسلی دینے کے ساتھ ساتھ اپنے دل کو بھی کہا۔۔۔""

کچھ دیر بعد اسے بھول جاؤ گے۔۔۔؟؟ مسرت بیگم کے پوچھنے پر ارقم نے ضبط سے اپنی انکھیں بند کی اور اپنا چہرہ اور دادی کی گود میں جیسے گھسانا چاہا وہ اپنے چہرے کے بدلتے رنگ اپنے چہرے کی تکلیف اپنے دادی سے چھپانا چاہتا تھا جو کہ ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں دادی میں اسے بھول پاؤں گا کہ نہیں مجھ سے نہیں دیکھا جاتا ہے کہ وہ کسی اور کی ہو گئی ہے میں کیا کروں دادی ارقم نے اپنے جلتے ہوئے دل کے ساتھ مسرت بیگم کو کہا تو مسرت بیگم نے ارقم کے خوبصورت بالوں میں اپنے ہاتھ چلائے۔۔۔""

میں انہیں اس زندگی میں تو کبھی نہیں بھول پاؤں گا دادی نہ جانے ان میں ایسی کیا کشش ہے کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کسی اور کی ہو گئی ہے میرا دل ان سے نہیں پھر رہا ہے دادو ارقم نے اپنا چہرہ اٹھا کر اپنے دادی کے ہاتھ تھامے اور مسکرا کر ان کی جانب دیکھا دادو اپ کو پتہ ہے انہیں پانچ سالوں بعد دیکھ کر مجھے کیسا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

کیسا محسوس ہوا میرے بچے کو۔۔۔۔ مسرت بیگم نے کرب سے ارقم کے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا انہیں پتہ تھا ان کا بچہ کس درد سے گزر رہا ہے۔۔۔۔۔۔

ایسا جیسے پانچ سالوں بعد میں نے اپنی زندگی کو دوبارہ سے دیکھا ہو۔۔۔۔۔

جیسے کسی بچے کو اس کی ماں کی گود مل گئی ہو اور اسے سکون حاصل ہوا ہو۔۔۔۔

جیسے کسی پیاسے کو سمندر مل گیا ہو۔۔۔۔

ارقم اتنی محبت کرنے لگے ہو اس میں ایسا کیا ہے اس میں مجھے تو وہ کوئی اتنی خاص نہیں لگی تم حکم کرو اس سے کئی گنا زیادہ حسین لڑکیاں میں تمہارے ادھے کھڑی کر سکتی ہوں مسرت بیگم نے پھر سے کہا۔۔۔۔۔

دادو سنہرے میری پوری دنیا ہے میں ان کے اگے پوری دنیا کی لڑکیاں ریجیکٹ کر سکتا ہوں اپ پوچھتی ہیں نا کہ ان میں ایسا کیا ہے۔۔۔۔۔

وہ ایسی ہیں کہ ان سے محبت کرنے کے لیے زندگیاں ادھار لی جا سکتی ہیں۔۔۔۔

وہ ایسی ہیں کہ ان کو ساری زندگی سامنے بٹھا کر دیکھا جا سکتا ہے ان کے سنہری انکھوں میں اپنا اپ وارا جا سکتا ہے۔۔۔۔

اور اپ کو پتہ ہے ان کی انکھیں اتنی حسین ہیں اتنے پیارے ہیں جن پر اپ کا بیٹا پہلے نظر پر فدا ہوا تھا ان پر میں کچھ بھی وار کر گیا اپنی جان بھی وار کر دے سکتا ہوں۔۔

مت کرو ارقم ایسا مت کرو مجھے تکلیف ہو رہی ہے تو میں ایسے دیکھ کر ارقم کے چہرے پر کرب زدہ مسکراہٹ دیکھتے ہوئے مسرت بیگم نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

تو کیا کروں دادو میں اپ یہ بتائیں نا میں کیا کروں اگر وہ میرے لیے نہیں تھی تو میری زندگی میں کیوں ائی پھر کیوں انہوں نے اکر مجھے محبت کا احساس دلایا ہے۔۔۔۔۔

اگر تمہیں پتہ چل گیا ہے کہ وہ تمہارے لیے نہیں بنی تو پھر تم چھوڑ دو نا اس کا پیچھا۔۔۔۔

نہیں دادو اپ کو کس نے کہا کہ وہ میرے لیے نہیں بنی ہے وہ میرے لیے بنی جب میرے پہلی دفعہ انہیں دیکھا تھا نا تو میں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ صرف اور صرف میری ہی داد سے شادی سے پہلے میں نے انہیں اپنے لیے پسند کیا تھا وہ محبت کرے نفرت کروں صرف مجھ سے یہ کریں نا دادو وہ کیوں داد کے ساتھ محبت کرتی ہیں انہیں میرا ہونا ہو گا تو میں انہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا ہوں اپ سمجھ رہی ہے نا ارقم نہیں سسکی لیتے ہوئے کہا تو میں سرت بیگم نے گہرا سانس برتے ہوئے اپنے بیٹے کی حالت دیکھی۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے لہجے میں مجھے عرشیہ کہہ رہی ہے کہ جنون نظر ارہا ہے ارقم جو کہ نہ تمہارے لیے ٹھیک ہے نہ ہی عرشیہ کے لیے۔۔۔۔۔۔

اگر وہ مجھے نہ ملے نا دادو ہو تو میرا عشق جو ہے وہ جنون ہی بھی بن سکتا ہے اور وہ جنون کیا کیا کرے گا وہ میں خود بھی نہیں جانتا ہوں ارقم نے دوبارہ سے دادو کی گود میں سر رکھا اور انکھیں بند کر لی وہ مزید اب ان کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا وہ بس سکون چاہتا تھا جو اسے اپنے دادو کی گود میں مل رہا تھا مسرت بیگم نے سمجھ چکی تھی کہ وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتا وہ بھی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی اور جلد ہی ارقم سکون سے نیند کی وادیوں میں چلا گیا مسرت بیگم نے اسے سیدھا کر کے لٹایا اور اس کے پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی انہوں نے بعد میں ارقم کو سمجھانے کا فیصلہ کیا کہ وہ عرشیہ کا پیچھا چھوڑ دیں جو کہ ارقم کے لیے اب مشکل تھا۔۔۔۔۔۔۔"""""

"""""----------

صبح کے ٹائم سب بچے اکٹھے بیٹھے تھے ساری کلاسز کے بچے ایک ہی جگہ پر جمع کیے گئے تھے۔۔۔۔۔

کیا کوئی اج خاص بات ہے جو ساری کلاسز پھر سے اکٹھی کی گئی ہیں امید نے ساحل کو دیکھتے ہوئے کہا تو ساحل نے کندھے اچکا دیے پتہ نہیں امید کیا بات ہے اب تو ٹیچرز ہی بتائیں گی۔۔۔۔۔

امید کیسی ہو۔۔۔؟؟. باسل بھی اس کے پاس اکر کھڑا ہوا تو امید نے گور کر باسل کو دیکھا میں بہت پیاری ہوں تم کیسے ہو امید نے بھی اج مسکراتے ہوئے باسل کو جواب دیا جو کہ ساحل کو تو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا لیکن باسل کی باچھیں کھل گئی تھیں۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں اس سے پہلے کہ باسل کچھ کہتا ٹیچرز وہاں پر جمع ہوئی تھی۔۔۔۔

بچوں اج ہم اپ لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارا اسکول کا جو پکنک ٹور ہے وہ اسلام اباد کے لیے جا رہا ہے تو جو جو ہمارے ساتھ پکنک پر جانا چاہتا ہے وہ کل اپنے پیرنٹس کو لے کر ائیں اور اکر وہ پیسے جمع کروا دیں اور باقی کے جو باتیں ہیں ہم اپ کے پیرنٹس کو بتائیں گے اور جو جو جانا چاہتے ہیں صرف وہیں اپنے پیرنٹس کو لے کر ائیں ٹیچرز کی باتیں سن کر ساحل امید باسل اور زرتاش بے حد خوش ہوئے تھے۔۔۔۔۔

واؤ ہم سب پکنک پہ جائیں گے بہت مزہ ائے گا امید نے تالیاں بجاتے ہوئے کہا تو امید کے ہنسنے کی وجہ سے ساحل بھی مسکرایا تھا اور باسل بھی جب کہ زرتاش امید کو بس دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔

تم میں ایسے کیا دیکھ رہے ہو میری بہن کو ساحل نے جب زرتاش کو لگاتار امید کو دیکھتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ امید بہت پیاری لگتی ہے تمہاری جو جو نیلی انکھیں ہیں نا بہت پیاری ہیں زرتاش نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو امید نے اپنے سر پر ہاتھ مارا اف ایک تو پتہ نہیں میرے ہی پیچھے کیوں پڑ گیا اور بھی لڑکیاں ہیں کلاس میں ان کے پاس جا کر بیٹھا کرو نا تم دونوں امید نے زرتاش اور باسل دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن ہمیں تو تم پسند ہو۔۔۔۔۔زرتاش اور باسل دونوں نے یک زبان ہو کر کہا تو امید نے اپنی انکھیں گھما کر ساحل کی جانب دیکھا ساحل تم جاؤ گے نا پکنک پر میں بھی اپنے گھر جا کر بابا مما اور ڈیڈی کو بولوں گی کہ مجھے بھی جانا ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں بھی جا کر اپنی اپی کو بتاؤں گا کہ مجھے بھی پکنک پر جانا ہے اور میں بھی اپنے ماما بابا کو بتاؤں گا مجھے بھی جانا ہے باسل بھی اپنے دانت دکھاتے ہوئے بولا جبکہ زرتاش چپ چاپ کر کے سب کو دیکھ رہا تھا میں بھی اپنی ماما کو بولوں گا میں نے بھی جانا ہے۔۔۔۔

ہم سب ساتھ میں جائیں گے تو کتنا مزہ آئے گا نا باسل نے کہا تو ساحل نے گھور کر باسل کی جانب دیکھا امید سے دور رہنا یہ نہ ہو اس کے بابا مامی ڈیڈی سے تمہیں مار پڑ جائیں ساحل نے بھی دانت نکالتے ہوئے باسل کو کہا تو باسل نے انکھیں دکھائی دور ہی رہوں گا میں انہہ باسل بھی چپ چاپ کر کے بیٹھ گیا جبکہ امید تو اب ان تینوں کو کچھ بولتی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما بابا اج ناہمارے سکول میں پکنک کے بارے میں بتایا گیا ہے تو مجھے بھی جانا ہے باسل عاشر کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا تو عاشر نے مسکرا کر اپنے پیارے سے بیٹے کو دیکھا جس کی سی گرین انکھوں میں بے انتہا کی چمک تھی۔۔۔۔

اچھا تو میرے بیٹے کو پکنک پر جانا ہے لیکن یہ پکنک جا کہاں پر رہی ہے عاشر نے اپنے پیارے سے بیٹے کو اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بابا وہ اسلام اباد جا رہی ہے تو مجھے بھی جانا ہے۔۔۔۔

کوئی کہیں نہیں جا رہا ہے علیشے بھی وہاں جوس کے گلاس لیتے ہوئے ائی اور صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیوں ماما کیوں نہیں جانا مجھے جانا ہے نا پلیز اپ کو پتہ ہے سب بچے جائیں گے اور اتنا مزہ ائے گا۔۔۔

کیوں بھئی میرا بیٹا کیوں نہیں جائے گا مجھے بتاؤ ناذرا اشر نے بھی علیشے کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ابھی کچھ دن پہلے ہی تو مری گھوم کر ایا ہے اپ لوگوں کے ساتھ اسے سکون نہیں اتا اب سکول کے ساتھ چل پڑا ہے اور مجھے کوئی یقین نہیں ہے سکول والوں سے سکول بھیج دیتی ہوں نا اتنا بہت ہے ٹھیک ہے نا تو میں اپنے بیٹے کو بالکل بھی اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔

تو کیا ہو گیا ہے علیشہ میری جان تم ساتھ چلی جانا میں سکول والوں سے خود بات کر لوں گا کہ تم باسل کے ساتھ جاؤ گی۔۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے کہ میں ساتھ جاؤں گی تب ہی یہ جائے ورنہ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ میں ساتھ جاؤں گی تب ہی یہ جائے ورنہ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ میں ساتھ جاؤں گی تب ہی یہ جائے ورنہ نہیں جائے گا ٹھیک ہے ماما اب ٹیچر سے بات کر لیجیے گا میں تو ضرور جاؤں گا کیونکہ میری پرنسس بھی جائے گی ساتھ میں تو میں اس کے ساتھ ساتھ ہوں گا نا باسل نے اپنے بابا کو دیکھا اور انکھیں پٹپٹاتے ہوئے پھر اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

پرنسز۔۔۔۔۔۔۔یہ کون ہے اب عاشر نے انکھیں دکھاتے ہوئے باسل کو دیکھا۔۔۔۔

بابا وہ بہت پیاری ہے نیلی انکھوں والی گڑیا ہے اور میں نہ اسے اپنی پرنسز بناؤں گا لیکن جب بھی میں اسے بلیو بیری پرنسس کہتا ہوں نا وہ مجھ پہ بہت غصہ کرتی ہے باسل اپنے بھلائی لب کو باہر نکالتے ہوئے بھرپور معصومیت سے بولا تھا کہ عاشر کے ساتھ ساتھ علیشے کا بھی قہقہ لاؤنج میں گونجا تھا۔۔۔۔

عاشر دیکھ رہے ہو اپنے بیٹے کے کام چھوٹا سا ہے لیکن ابھی سے اپنی پرنسز اس نے چن لی ہے لیکن میں نے بھی اپنے بیٹے کے لیے نا پرنسس چن لی ہے میں تو ضمار کی بیٹی کو ہی اپنی بہو بناؤں گی کتنی پیاری ہے نا مجھے بہت پیاری لگتی ہے اور اب ہم نہ کسی دن ضمار کے گھر جائیں گے ٹھیک ہے مجھے ابھی عرشیہ اور امید سے ملنا ہے کافی دیر ہو گئی نہ وہ ہمارے گھر آئے نہ یہاں ہم ان کے گھر گئے ہیں۔۔۔۔

ہاں زمار کو بھی کافی دیر ہو گئی ہے مجھ سے ملے ہوئے ویسے تو بڑا دوست کہتا ہے انے دو اسے پھر بتاتا ہوں اسے میں کہ دوستی کیا ہوتی ہے اور ابھی فلحال ہمارے بچوں کو بڑا تو ہونے دو پھر ان کے رشتے کرنا ایک تو تم عورتوں کی مجھے سمجھ میں نہیں اتی بس چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ہیں اور رشتے کرنے چل پڑتی ہیں عاشر نے اپنا سر پکڑ کے بیٹھا تو علیشے بھی مسکرانے لگی ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی باسل نے امید کے نام سنا نہیں تھا وہ تو اپنے ہی خوشی مگن تھا کہ وہ اسلام اباد جائے گا اور اپنے پرنسس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرے گا۔۔۔۔۔۔"""""۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ممی بابا ڈیڈی وہ نہ مجھے اپ لوگوں سے کچھ کہنا ہے امید ڈائننگ ٹیبل پر اکر بیٹھی تو سب کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔۔

میری جان میرا بچہ بولو کیا بات ہے کیا کوئی پریشانی کی بات ہے سکول میں کچھ ہوا ہے کیا عرشیہ نے جلدی سے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں ممی وہ نا ہمارے سکول کا ٹرپ جا رہا ہے اسلام اباد تو مجھے وہاں پر جانا ہے سب بچے جا رہے ہیں تو مجھے بھی جانے دینا یہ لوگ امید کو کہیں بھی اکیلا نہیں جانے دیتے تھے خاص طور پر جب مار تو بالکل بھی نہیں وہ امید پر تو کوئی حرف بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن بیٹا اکیلی کیسے جاؤ گی۔۔۔۔۔

بابا پلیز جانے دینا اتنا میرا دل کر رہا ہے سب بچے جائیں گے۔۔۔۔۔

اوراپ کو پتہ ہے وہ جو ساحل میرا بھائی بنا تھا وہ بھی جائے گا وہ جو زرتاش ہے چھوٹا گندا بچہ وہ بھی جائے گا اور جو مجھے اپنے پرنسز بنانے کی باتیں کرتا ہیں نا وہ بھی جائے گا ہاں ٹھیک ہے مجھے تنگ کرتے ہیں لیکن ہم چاروں دوست بن گئے ہیں نا تو مزہ ائے گا نا پلیز بابا جانے دے نا امید معصومیت سے بولی تو داید عرشیہ اور ضمار نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ یہ جو تمہارا بھائی بنا ہوا ہے اس کا نام کیا ہے عرشیہ نے امید کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ممی اس کا نام ساحل ہے اور بہت اچھا ہے وہ اس کا نام سنتے عرشیہ نے حیرانگی سے ضمار کی جانب دیکھا۔۔۔

ہاں صحیح سوچ رہی ہو تم کیف کا چھوٹا بھائی مطلب کہ دل کا چھوٹا بھائی اور اس کا بھائی ضمار نے تفصیل سے کہا تو ضمار کی بات سنتے عرشیہ کے لبوں پر مسکراہٹ ائی یعنی کہ اللہ نے اسے سکول میں ملوا بھی دیا اور بھائی بھی بنا دیا حقیقت میں بھی بھائی ہی ہے عرشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ضمار نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔"""

اور یہ زرتاش تمہارا بیٹا عرشیہ نے ہلکی اواز میں کہا تو ضمار نے ہاں میں سر ہلایا بہت شرارتی ہے اور امید کو بہت تنگ کرتا ہے ضمار کے لبوں پر اپنے بیٹے کی بات کرتے ہوئے بھرپور مسکراہٹ ہوں۔۔۔۔۔

اور یہ تیسرا بچہ کون ہے جو ہماری پرنسز کو پرنسز بنانا چاہتا ہے داید نے اس دفعہ بولا تو امید نے ضمار کی جانب دیکھا وہ بہت گندا بچہ ہے میں اس کے پرنسز بالکل بھی نہیں بنوں گی بابا۔۔۔۔

میری جان میری شہزادی تمہیں کوئی مجھ سے چھین بھی نہیں سکتا تم فکر مت کرو تم صرف میری بیٹی ہو تم کسی کی پرنسز نہیں بنو گی ضمار نے امید کی پیشانی پر بوسہ دیا تو تینوں ہی چپ کر گئے۔۔۔۔

ٹھیک ہیں عرشیہ تم سکول چلی جانا اس کے تو تم اس کے ساتھ اسلام اباد جاؤ گی ٹھیک ہے اکیلے میں اس کو بالکل بھی نہیں بھیجوں گا ضمار نے کہا تو عرشیہ نے ہاں میں سر ہلایا ٹھیک ہے میں سکول چلی جاؤں گی اور امید اسی میں خوش ہو گئی تھی کہ وہ اسلام اباد جائے گی۔۔۔۔۔"""

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 78 ❤□❤□

آپی بھی ہمارے سکول کی ٹریپ جا رہی ہے میں نے وہاں جانا ہے ساحل دل کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا تو ساتھ میں طہام بھی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کدھر جا رہی ہے تمہاری ٹرپ۔۔؟؟دل نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا تو ساحل نے طہام کو دیکھا کہ وہ پلیز اس کے دل اپی کو منا لیں۔۔۔

طہام کی طرف مت دیکھو ساحل تم میری طرف دیکھو اور بتاؤ کہاں جا رہی ہے۔۔۔

آپی وہ اسلام اباد جا رہی ہے ساحل نے کہا تو دل نے حیرانگی سے ساحل کی جانب دیکھا اور پھر طہام کی جانب۔۔۔۔

نہیں ساحل کوئی ضرورت نہیں ہے وہاں جانے کی وہاں لوگ جاتے ہیں تو بچھڑ جاتے ہیں ہم وہاں پر نہیں جائیں گے دل کو جب پتہ چلا تھا کہ اس کا کچھ جان اسلام اباد کے مشن پر گیا تھا واپس نہیں ایا تو تب سے وہ اسلام اباد کبھی بھی نہیں گئی تھی نہ ہی دوبارہ سے جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن کیوں آپی سب جا رہے ہیں میرے دوست بھی جا رہے ہیں لیکن اپ مجھے نہیں جانے دے رہی اب بہت گندی ہے میں اپ سے ناراض ہو جاؤں گا ساحل روتے ہوئے کہنے لگا تو طہام نے ساحل کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے دل کیوں ڈانٹ رہی ہو بچے کو اگر وہ ٹرپ پہ جانا چاہتے ہیں تو جانے دو نا۔۔۔

طہام تمہیں پتہ بھی ہے کہ میں اسے ٹرپ پہ کیوں نہیں دینا چاہتی اسلام اباد۔۔۔

سٹاپ اٹ دل پلیز اسلام اباد کوئی برا شہر نہیں ہے کہ وہاں پر لوگ بچھڑتے ہی ہیں اس کی وجہ سے تم اس ساحل کے دل سے کے ساتھ نہیں کھیل سکتی ہوں وہ جانا چاہتا ہیں تو اسے جانے دو۔۔۔

ساحل میں مزید نہیں چاہتی کہ کوئی میرا اپنا مجھ سے بچھڑے۔۔۔

دل میری بات سنو ٹھیک ہے میں اس کی ٹیچر سے خود بات کروں گا یا تم خود بات کر لینا ہم ساحل کے ساتھ خود جائیں گے تاکہ اس کے ساتھ اچھا سا دھیان رکھ سکیں اسے۔۔۔

ٹھیک ہے طہام تم کہتے ہو تو میں مان لیتی ہوں ویسے میرا دل پتہ نہیں کیوں نہیں مان رہا میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہوتا دل اللہ پاک خیر کریں گے تم زیادہ پریشان مت ہو ٹھیک ہے طہام میں کل اس کے سکول جاؤں گی اور اس کی ٹیچر سے بات کروں گی کہ اس کے ساتھ میں خود جاؤں گی۔۔۔۔

تھینک یو تھینک یو سو مچ اپی دل کے ماننے سے ساحل طہام کی گود سے اتر کر دل کے پاس جاتے ہی اس کے رخسار پر بوسہ دیا اور پھر کھانا کھانے بیٹھ کے جبکہ دل کا دل پھر سے اداس ہوا تھا اپنے ہی جان کے بارے میں سوچ کے۔۔۔۔۔۔۔

"""""،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف شادی کی ساری تیاریاں ہو گئی ہیں انشاءاللہ پرسوں تمہاری اور گل کا نکاح ہو گا عالم کیف کے پاس اتے ہوئے بولا تو کیف نے بھی ہلکی سی لبوں پر مسکراہٹ سجائے عالم کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

جی انکل اتنی بڑی تیاری کرنی ہے کی ضرورت نہیں تھی ویسے بھی میں کون سا یہاں کسی کو جانتا ہوں یا میرا کوئی خاندان ہے سمپل سا نکاح ہی ہو گا۔۔۔۔۔

لیکن کیف میری بیٹی کے بھی کچھ خواب ہیں وہ اچھے سے دلہن بننا چاہتی ہے تو تمہیں اس سے لے کر شہر جانا ہو گا اور وہاں سے اس کی اچھی سی دلہن والے ڈریس لے کر انی ہو گی یہاں پر چھوٹا سا گاؤں ہے یہاں پر تو اتنی خاص ملے گی نہیں۔۔۔۔۔

لیکن انکل اس کی ضرورت نہیں ہے یہاں پہ چند لوگ ہی ہماری شادی پہ ہوں گے۔۔۔۔۔

لیکن جو چند لوگ یہاں پر ہیں ان میں ہماری بھی بہت عزت ہے کیف تم بات سمجھنے کی کوشش کرو میری بیٹی کا خواب ہے کہ وہ ایک اچھے سے دلہن بنے تو تم اسے لے جاؤ نا اپنے ہاتھوں سے شاپنگ کروا دو اسے عالم نے ایک امید سے کیف سے کہا تو کیف نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

ٹھیک ہے انکل میں اسے لے جاؤں گا اور شاپنگ کروا لوں گا کیف نے کہا تو عالم نے خوش ہو کر اس کا کندھا تھپتھپایا جبکہ باہر کھڑی سنتے گل بے انتہا خوش تھے کہ اسے اس کی محبت ملنے والی ہے۔۔۔۔۔۔"""""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جان مجھے اپ سے ایک بات کرنی ہے زرتاش بھی لبابہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگا جب کہ منی بھی سکول سے اسے لے کر ائی تھی تو لبابہ نے اسے ادھر ہی روک لیا تھا۔۔۔

ہاں بولو زرتاش کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔

جان ہمارے سکول کی اسلام اباد میں ٹرپ جا رہی ہے تو مجھے وہاں پر جانا ہے جیسے ہی زرتاش نے کہا لبابہ نے حیرت سے زرتاش کی جانب دیکھا۔۔۔۔

زرتاش تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ اسلام اباد کا گھر میں نام مت لیا کرو لبابہ نے اس دفعہ پھر سے غصے سے کہا تو اس کے غصے سے کہنے کی وجہ سے زرتاش نے ڈرتے ہوئے پہلے لبابہ کی جانب دیکھ کر پھر منی کی جانب اور زرتاش کی انکھوں میں انسو دیکھتے ہوئے منی کو بے حد غصہ ایا کہ وہ کیوں ہر ٹائم اس کے بیٹے کو ڈانٹتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

چندا۔۔۔۔۔

بس کرو منی اس بات پر ہماری کوئی بحث نہیں ہو گی میں بتا رہی ہوں اسلام اباد کوئی بھی نہیں جائے گا لبابا نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے کہا تو ساتھ میں بیٹھے اکرم صاحب نے لبابہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

بابا اپ جانتے ہیں نا اسلام اباد شہر نے ہم سے کتنے رشتے چھین لیے ہیں لبابہ کی انکھوں میں انسوائے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ رشتے چندہ تم نے خود گوائے ہیں اگر تم اسلام اباد اس بلیک شیڈو کو پکڑ لے نہ جاتی تو کیف بھی اج دل ہماری چھوٹی سی گڑیا کے پاس ہوتا منی نے غصے سے کہا کہ وہ اپنی غلطی کی وجہ سے اپنے بچے کی خوشیاں برباد کرنے پر تلی رہتی تھی۔۔۔۔۔۔

منی ماما بالکل بھی اچھی نہیں ہے میں ماما سے کبھی بات نہیں کروں گا زرتاش منی کی گود میں بیٹھتے ہوئے اس کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے ہچکیاں لیتے ہوئے بولا تو لبابہ زرتاش کو روتے دیکھ اپنے اپ کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

زرتاش میری جان میری بات سنو لبابہ نے زرتاش کو منی کے گود سے لے کر اپنی گود میں بٹھایا تو زرتاش نے دوبارہ سے منی کے گود میں جانا چاہا جب لبابا نے اس کا چہرہ پکڑ کے اپنے قریب کیا۔۔۔۔۔

میری جان میرا بچہ مجھ سے ناراض مت ہوا کرو ماما تم سے بہت پیار کرتی ہیں لبابہ نے زرتاش کی پیشانی پر بوسہ دیا تو وہ انکھیں پٹپٹاتے ہوئے اپنی ماما کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

اگر ماما پیار کرتی ہیں تو پھر مجھے جانے دینا اپ بھی میرے ساتھ چلیں نا مزہ ائے گا زرتاش تھوڑا شرارتی بچہ تھا اس نے خود ہی اپنی ماں کو افر کر دی تھی۔۔۔۔۔

لبابہ نے منی کی جانب دیکھا تو اس نے کندھے چکا دیے ٹھیک ہے زرتاش تمہارے کل سکول میں خود جاؤں گی اور تمہاری ٹیچر سے بات کروں گی کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی اکیلے بالکل بھی نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے ماما تو ہمارے ساتھ پھر منی بھی جائے گی منی کے بغیر مجھے مزہ نہیں اتنا نا اپ تو وہاں مجھے انجوائے بھی نہیں کرنے دیں گی پھر منی کے ساتھ میں گھوما کروں گا زرتاش نے خود خوش ہوتے ہوئے کہا تو لبابہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔"""

میری جان کبھی تو منی کی جان چھوڑ دیا کرو اسے بھی یہاں پر کام ہوتے ہیں لبابہ نے منی کو دیکھا جو منہ بناتے ہوئے لبابہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بات سن میری چندہ میں نا اپنی زی کے لیے نا بالکل فارغ ہوتی ہوں ٹھیک ہے نا میرے کو نا میرے بیٹے سے الگ مت کیا کر تو تو موقع ڈھونڈتی ہے مجھے میرے زی سے دور کرنے کا خبردار مجھے میرے زی سے دور کیا اور میرے ذی کی خواہش ہے میں اس کا ساتھ جاؤں تو منی زی کے ساتھ ضرور جائے گی۔۔۔۔۔۔

منی ایسی بات نہیں ہے میں کیوں تمہیں زرتاش سے دور کروں گی میں تو تمہارے کام کی وجہ سے کہہ رہی تھی نا۔۔۔۔۔

ہائے ہائے نے مر جایئے بات سن میری زی سے نا زیادہ کام نا کوئی ضروری نہیں ہے مجھے میں نے تو جب زی کی شادی ہو گی نا میں تو زی کی شادی میں ڈانس بھی کروں گی دیکھنا منی تالیاں مارتے ہوئے ہاتھ نچاتے ہوئے بولنے لگے تو اس کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ زرتاش کھلا کھلا کر ہنسا تھا۔۔۔۔۔۔

یار منی جب تم ویسے ہاتھ نچا کر بات کرتی ہوں نا مجھے بڑی پیاری لگتی ہو لبابہ کا دل کیا وہ منی کو گلے سے لگا لیں۔۔۔۔

ہائے نی چندہ نہ ایسی بات کر مجھے شرم اتی ہے منی اپنا دوپٹہ پکڑتے ہوئے اپنے چہرے پر کرتے ہوئے بولی تو وہاں پر لبابہ کے ساتھ ساتھ اکرم صاحب کا بھی قہقہ گونجا تھا۔۔۔۔

ہائے ہائے میری محبوبہ بھی یہاں پر ائی ہوئی ہے اج تو اپنی محبوبہ کے درشن ہوں گے پیچھے سے دل طہام اور ساحل بھی گھر میں داخل ہوئے تو طہام منی کو وہاں ایسی حرکتیں کرتے دیکھ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

لو اگیا چھچھوڑا ابے گل سنو منڈیا تو کب میری جان چھوڑے گا دیکھ میں نا صرف اپنے چندہ اور زی کی ہوں تو میرے پیچھے مت پڑا کر جب دیکھو چھچھوروں کی طرح ٹھرکیوں کی طرح میرے پیچھے پڑا رہتا ہے تیرے جیسے ناہزار لڑکے مجھے چھیڑتے ہیں ان کو میں جوتوں سے مارتی ہوں تو کیا میرے سے جوتوں سے مار کھانا چاہتا ہے کیا اور پھر اسے اپنے ہاتھ سے نچا نچا کر ایسے بول رہی تھی کہ طہام کو بے حد ہنسی جب کہ دل بھی کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔ منی تم کتنی کیوٹ ہو ایسی باتیں کرتی ہو نا دل خوش ہو جاتا ہے دل بھی منی کے پاس جاتے اس کے میک اپ سے بھرے گا کھینچتے ہوئے بولی تو منی نے دل کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میری چھوٹی سی گڑیا کیا حال ہے تیرا ہائے ہائے ساحل تو بھی ایا ہے کیا چکنا ہوتا جا رہا ہے ابھی چھ سال کا دیکھ کتنا پیارا بچہ ہے منی نے ساحل کے بھی گال کھینچے تو ساحل نے بھی مسکراتے ہوئے منی کو دیکھا۔۔۔۔۔

زرتاش اور ساحل ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ بنا رہے تھے لیکن پھر زرتاش اس کے پاس ایا چلو اؤ ہم وہاں پر بیٹھ کے کھیلتے ہیں ساحل بھی زرتاش کے بغیر کہاں رہ سکتا تھا جلدی سے اس کے پاس جاتا ہوا ایک جگہ بیٹھ گیا وہ دونوں باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔

دیکھ منی ہزار لڑکے تیرے پیچھے پڑے ہوں لیکن تجھے میرے جیسا چکنا اور پیارا لڑکا کہیں نہیں ملے گا میں کہہ رہا ہوں شادی کر لے ورنہ کسی دن میں ہاتھ سے نکل گیا ہے تو کنواری بیٹھی رہ جائے گی طہام نے دوبارہ سے منی کا دوپٹہ پکڑتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا تو منی نے گھور کر طہام کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

چھچھوڑے دوپٹہ چھوڑو میرا حد ہوتی ہیں چھچھوڑے پن کے ٹھرکی جا کوئی اور لڑکی دیکھ تو میرے قابل ہی نہیں ہے اپنے پر اندے کو گول گول گھماتے ہوئے منی نے بولا تو طہام نے اپنے اپ کو غور سے دیکھا۔۔۔

منی تم کہہ رہی ہو میں تمہارے قابل نہیں ہوں جا اج سے میں تجھے چھوڑا تجھے پتہ ہے میری پہلی محبت یعنی بچپن کی محبت مجھے مل گئی ہے تو تو ایسا کر نہ تو دوسرے بیوی بن جانا میری کیونکہ پہلی بیوی تو میں اپنی محبت کو ہی بناؤں گا طہام نے دوبارہ منی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو اس کی ایسی خرکتیں دیکھ دل اور لبا بہ اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گئی تھی جب بھی یہ دونوں اتے تھے نا ان کی ایسی ہی بحث ہوا کرتی تھی۔۔۔۔

چندہ دیکھ لے تیرا کزن کیا کارنامے کرتا ہے لڑکی تو لڑکی ہجروں کو بھی نہیں چھوڑتا اتنا یہ ترسا ہوا ہے منی نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے طہام کی کمر پر مکہ مارا تو طہام کی کراہ نکلی تھی۔۔۔۔

ہائے ہائے منی تیرا اتنا بھاری ہاتھ ہے لگتا ہے جیسے مرد کا ہاتھ لے کر گھوم رہی ہے اہستہ مارا کر کیوں میری کمر توڑنی ہے ابھی تو میں نے اپنی محبت کے ساتھ اپنے زندگی جینی ہے تو پہلے میری کمر توڑ کے بیٹھ جائے گی تو میرا کیا ہو گا۔۔۔۔۔

دیکھ تجھے تیری محبت مل گئی ہے نا تو پھر تو میرا پیچھا چھوڑ لیکن نہیں ٹھرکیوں کی طرح میرا پیچھا نہیں چھوڑنا۔۔۔۔

جب اتنی خوبصورت لڑکی ہو تو کون کم بخت پیچھا چھوڑتا ہے طہام نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے اتنی معصومیت سے بولا کہ منی کے بلشن سے لال ہوئے گال مزید لال ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

ہائے ہائے وے لڑکے تیرا میں کیا کروں دیکھ لڑکے جب تیری شادی ہو گی نا تو میں تیری شادی پہ ناچوں گی لیکن تیرے سے شادی نہیں کر سکتی منی نے اپنا دوپٹہ اپنے ارد گرد کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

تو اپنا دوپٹہ اپنے ارد گرد کیوں پھیلا رہی ہے لبابہ نے بھی ہنستے ہوئے منی کو کہا۔۔۔

ارے چندہ کچھ لوگوں کی میرے پہ گندی نظر ہے سمجھا کرنا تو پھر سے تالی مارتے ہوئے ہاتھ نچاتے ہوئے بولی تو دل کا قہقہ وہاں پر گونجا تھا۔۔۔۔

اچھا اچھا تم اب دونوں اپنی لڑائی بند کرو پہلے میری بات سنو کہ میں کیا کرنے ائی ہوں دل نے کہا تو دونوں ہی چپ کر کے بیٹھ گئے اچھا لبابہ ساحل کی ٹرپ جا رہی ہے تمہیں زرتاش نے بتایا ہی ہو گا دل کے کہنے پر لبابہ نے سر ہاں ہلایا۔۔۔۔۔۔"""

ہاں زرتاش بھی کہہ رہا تھا لیکن مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا اس لیے یہ میں نے منع کیا لیکن منی نے کہا کہ جانا چاہیے میں خود اس کی ٹیچر سے بات کروں گی منی اور میں خود اس کے ساتھ جائیں گے لبابہ نے کہا تو دل نے ہاں میں سر ہلایا ہاں میرا بھی یہی ہے کہ میں بھی ساحل کے ساتھ ہی جاؤں گی اور طہام بھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر تو یہ بات سمجھ نہیں ارہی کہ امنہ انٹی کے پاس پھپھو کے پاس کون رہے گا لبابہ نے کہا تو دل نے اکرم صاحب کے دیکھا امی کے بھائی ہیں نا وہ ان کا خیال رکھیں گے اب تو ہمیں بچوں کے ساتھ جانا ہے نا دل نے کہا تو اکرم صاحب نے حیرانگی سے دل کی جانب دیکھا۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو تم دل میں اور امنہ کے پاس وہ تو مجھے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی میں اس کا خیال کیسے رکھوں گا اکرم صاحب نے اپنے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے اج تک یہ بات سمجھ نہیں ائی کہ امی اپ سے تو نفرت کیوں کرتی ہیں انکل اپ تو اتنے اچھے ہیں۔۔۔۔

کچھ اچھے لوگوں کے کچھ پرانی غلطیاں ہوتی ہیں جن کی معافی ساری زندگی نہیں مل سکتی ہے دل اور میں وہی انسان ہوں اگر تم لوگ بچوں کے ساتھ جانا چاہتے ہو تو مجھے بھی تھوڑا ٹائم امنہ کے ساتھ گزارنے سے مل جائے گا تو میں تو تیار ہو لیکن امنہ۔۔۔۔۔

اوہو انکل امی کون سا کچھ بول سکتی ہیں یا کچھ اپ کو کہہ دیں گی اپ بس ان کے پاس رہے گی ان کا خیال رکھیے گا اور جس چیز کی انہیں ضرورت انہیں وہ دیجیے گا ٹھیک ہے دل نے کہا تو اکرم صاحب نے مشکل سے سر ہاں میں ہلایا تھا ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا کہ میں اپنی بہن کا پورا سے پورا خیال رکھ سکوں۔۔۔۔۔۔۔

ویسے انکل اپ نے کبھی مجھے بتایا نہیں کہ اپ نے ایسا کیا کیا تھا۔۔۔

بابا اپ نے کبھی بھی مجھے نہیں پتہ میں نے جب بھی اپ سے پوچھا کہ پھپھو اپ سے تم نفرت کیوں کرتی ہیں تو اپ نے ہمیشہ یہیں کہا کہ وہ امیر گھر کی ہیں اس لیے وہ ہم غریب لوگوں سے محبت نہیں کرتی لیکن مجھے اپ کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ بات کچھ اور ہے۔۔۔۔۔۔۔

پھر کبھی بتاؤں گا ابھی سب بیٹھے ہیں خوشی کا ماحول ہے انشاءاللہ پھر کبھی بتاؤں گا اکرم صاحب نے بات بدلنی چاہی تو سب ہی چپ کر گئے۔۔۔۔۔۔۔

آپی اپ کو پتہ ہے ہماری کلاس کی نا ایک امید ہے وہ بڑی ہی پیاری بچی نیلی انکھوں والی بچی ہے وہ اور میں اسے بہن کہتا ہوں لیکن ہماری کلاس بچہ ہے نا وہ صرف پرنسس کہتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ پرنسز بہن کو کہتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ وہ میری بلیو بیری پرنسز ہیں یعنی کہ وہ اس سے شادی کرے گا ساحل نے اکر دل کو کہا تو دل بچوں کی باتوں کو لے کر بھی سر پکڑ کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیسی کیسی باتیں کرتے رہتے ہیں یہ لبابہ ابھی بچے ہیں نہیں ان کی باتیں سن لو تم۔۔۔۔۔

جان وہ مجھے بھی بڑی اچھی لگتی ہے بڑی پیاری ہے زرتاش نے بھی انکھوں میں چمک لائے اپنے ماما سے کہا۔۔۔۔۔۔

اوئے بہن ہے وہ تمہاری بہن کہا کرو ساحل نے بھی زرتاش کو ٹوکا تو زرتاش نے غصے سے ساحل کی جانب دیکھا بہن ہو گئی تمہاری میری کوئی بہن نہیں ہے۔۔۔۔۔

ایک تو تم لوگ کھلونے کی وجہ سے لڑتے تھے اور اب ایک لڑکی کی وجہ سے لڑنے لگ جاؤں پتہ نہیں کیا ہو گا تم لوگوں کا لبابہ سر پکڑ کے بیٹھ گئی ان بچوں کا تو کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

طہام گھر واپس ایا تو اس کا اپنی بیوٹی فل گرل سے ملنے کا بہت دل کر رہا تھا اس لیے وہ تیار ہوا اور تمنا کے گھر کی جانب چلا گیا دیکھا دروازہ بند تھا اور تمنا کے جو امی ابو تھے وہ تو طہام کو گھر کے اندر انے نہیں دینے والے تھے اس لیے اس نے سوچا کہ وہ کھڑکی

پھلانگ کر ہی جائے گا پہلے تو سارے گھر کا جائزہ لیتا رہا پھر ایک کمرے کی لائٹ اسے جلتی محسوس ہوئی تو اسے لگا یہی تمنا کا کمرہ ہو گا وہ کمرے تک جاتے پائپ سے چڑھنے لگا پہلے تو اسے چڑھنے پر بڑی مشکل ہوئی لیکن اسے اپنی بیوٹی فل معصوم سی چڑیا سے ملنے کا دل بھی تو بہت کر رہا تھا اس لیے اس نے پائپ سے چڑھ کر اس کمرے میں کود اجب کمرے میں دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا اور واش روم سے پانی کی اوازا رہی تھی۔۔۔۔۔

دیوار پر لگی تمنا کی تصویر دیکھ کر پتہ چل گیا تھا کہ یہ تمنا کا ہی کمرہ ہے وہ ارام سکون سے بیڈ پر بیٹھا اب تمنا کے واش روم سے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

تمنا واش روم سے باہر نکلی تو تمنا کو دیکھتے ہی طہام کا دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھے بلو کلر کے سوٹ میں نیلی انکھیں گولڈن سنہری بال جو اس کے کمر پر لہرا رہے تھے طہام کو دوبارہ سے عشق کرنے پر وہ مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تمنا دیوار کا سہارا لیتے ہوئے صوفے پر بیٹھی جب طہام اہستہ سے بنا اواز پیدا کیے تمنا کے پاس جا کر اسے دیکھنے لگا تمنا کو لگا جیسے اس کمرے میں اس کے علاوہ بھی کوئی موجود ہے تو اس کا دل خوفزدہ ہوا تھا اس کی انکھوں میں خوف دیکھ کر طہام کے لبوں پر مسکراہٹ ائی۔۔۔؟

کک۔۔۔کون ہے۔۔۔۔یی۔۔یہاں۔۔۔۔۔تمنا نے اٹکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

تمنا کے پوچھنے پر طہام کے لبوں پر بھرپور مسکراہٹ ائی لیکن وہ بولا کچھ بھی نہیں تمنا کو اپنے اس پاس بے حد کسی کی سانسوں کی اواز ارہی تھی تمنا جلدی سے صوفے پر اپنے دونوں پاؤں رکھتے ہوئے سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

پلیز اگر کوئی یہاں پر موجود ہے تو مجھے بتا دیں پلیز مجھے تنگ مت کریں امی ابو اس سے پہلے کہ وہ زور سے چیختی طہام نے تمنا کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔میری ڈرپھوک معصوم چڑیا طہام نے اس کے کان کے پاس گنبھیر لہجے میں بولا جب کہ اپنے پاس کسی مرد کی اواز سنتے تمنا کو ایسا لگا جیسے اس کا دل نکل کر باہر اجائے گا اس نے اپنے لبوں سے طہام کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی تو طہام نے اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔۔

اب چیخنا مت ورنہ دوسرے طریقے سے تمہاری اواز بند کروں گا تمہیں وہ طریقہ بالکل بھی پسند نہیں ائے گا میری جان طہام نے اس کے گولڈن بالوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کا کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تمنا کا جسم کپکپانے لگا تھا۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کون۔۔۔کو۔۔۔ن ہی۔۔۔۔۔ں اپ۔۔۔۔اور کیا کیا چاہتے ہیں پلیز مجھے کچھ مت کیجئے گا کہیں کوئی جن تو نہیں اپ جن ہیں کیا پلیز مجھے مت مارئے گا میں تو بہت معصوم ہوں مجھے مت مارئے گا تمنا تو ڈر خوف سے اتنی وہ اس کا دماغ گھوم کے تو وہ کسی انسان کو جن بنا بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اور اپنے لیے جن کا لفظ سن کر طہاام نے اپنے اپ کو غور سے دیکھا جو اتنے خوبصورت لڑکے کو جن کہہ رہی تھی لیکن وہ دیکھ کہا سکتی تھی۔۔۔

ہاں میں جن ہوں اگر تمہاری اواز اب ائی تو تمہیں کھا جاؤں گا میں طہام نے تمنا کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو تمنا چیخ مارتے ہوئے جلدی سے صوفے سے اٹھی اور بیڈ کی جانب بھاگنے لگی جب طہام نے تمنا کی کمر پکڑ کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

اا۔۔۔ا۔۔۔اااا چھوڑو چھوڑو مجھے چھوڑو تمنا اپنے اپ کو چھڑوانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے چیخ رہی تھی طہام نے دوبارہ سے اس کی لبوں پر اپنا ہاتھ رکھے اسے چیخیں بند کی تھیں۔۔۔۔۔۔"""""

میں نے کہا تھا نا دوبارہ مت چیخنا ورنہ اپنے طریقے سے بند کرواؤں گا طہام نے اس بار غصے سے کہا تو اسے جانی پہچانی اواز میں محسوس ہوئی تمنا اب اپنے ہاتھوں سے اپنے لبوں سے طہام کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

بھرپور کوشش کے بعد طہام اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹایا تو تمنا اسے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

میری معصوم چڑیا مجھ سے دور مت بھاگو کیوں مجھ سے دور بھاگ رہی ہو ائی نو پہچان تو تم مجھے گئی ہو کہ میں کون ہوں۔۔۔۔

طط۔۔ط۔۔طہام۔۔۔۔۔تمنا نے سسکتے ہوئے کہا تو طہام خوش ہوا۔۔۔۔۔۔

مجھے تمہاری یادداشت دیکھ کر اچھا لگا میری معصوم چڑیا کہ تمہیں میں یاد ہوں کہ طہام نامی کوئی لڑکا بھی ہے جو تم سے ملنے اسکتا ہے طہام نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا تو طہام کی گرم سانسیں تمنا کو اپنے اوپر پڑھتے ہوئے محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔

ت۔۔مم۔۔۔تم۔۔۔۔یہاں۔۔۔۔۔پہ۔۔۔۔ک۔۔۔کک۔۔۔یا۔۔۔کر۔۔۔۔۔رہے ہو تم۔۔۔جاؤ۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔ا۔۔۔۔یہاں۔۔۔۔سے اا۔۔۔ا اگر۔۔۔۔کسی۔۔۔۔نے دیکھ لیا تو۔۔۔۔۔۔تمنا تھوڑی دور ہو کر کھڑی ہوئی وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی کہ طہام اس سے ملنے اس سے گھر تک اجائے گا۔۔۔۔

میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا تمنا کہ مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں اگر کوئی دیکھتا ہے تو دیکھنے دو اور تمہاری امی ابو سے تو میں نے خود بات کرنی ہے نا تمیں اپنے اپ سے اب دور نہیں کر سکتا ہوں میں تمہیں جلد سے جلد میں شادی کروا کے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں اپنے گھر۔۔۔۔۔

تم۔۔۔ تم۔۔۔ پاگل ہو گئے ہو کیا طہام تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا کہہ رہے ہو تمنا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چیختے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

ارے معصوم چڑیا ذرا آہستہ بولو اتنا چیخنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے چیخنے کی وجہ تمہاری امی ابو اگئے ناتوان کے سامنے بھی اٹھا کے لے جاؤں گا تو وہ کچھ بھی نہیں کر پائیں گے تھوڑا اہستہ بولو۔۔۔۔۔۔

طہام کے کہنے پر تمنا تھوڑا شرمندہ ہوئی۔۔ دیکھو۔۔۔۔ طہام۔۔۔۔ تم۔۔۔ پاگل۔۔۔۔ ہو گئے۔۔۔۔ ہو تم ایک اندھی لڑکی سے کیسے شادی کر سکتے ہو میں کبھی بھی نہیں دیکھ سکتی ہوں ائی سمجھ اور میں تم سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔

اف اس دن تو تمہاری زبان نہیں چل رہی تھی میرے سامنے لیکن اج میرے سامنے تمہاری زبان چل رہی ہے تو ہے نا طہام نے تمنا کو پکڑ کر اسے دیوار کے ساتھ لگایا اور خود اس کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھ دیے تمنا نے اپنے دونوں ہاتھوں سے طہام کو اپنے نزدیک محسوس کرتے ہوئے اسے دور کرنا چاہا طہام نے تمنا کے ہاتھ پکڑ کر اس کے کمر کے پیچھے لگا دیے۔۔۔۔۔۔

میری معصوم نیلی انکھوں والی گڑیا تو میں کن کن ناموں سے پکاروں مجھے سمجھ نہیں ارہا ہے تمیں معصوم چڑیا کہوں کہ تم ایسے معصوم ڈرپھوک چڑیا بہت پیارے لگتی ہو یا تمہیں معصوم سے پیاری سی گڑیا نیلی انکھوں والی۔۔۔۔۔۔

پیپ۔۔ لل۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ تم۔۔۔ چلے۔۔۔۔ جاؤ طہام یہاں سے تم غلط راستے پر نکل ائے ہو میں تمہاری کبھی بھی نہیں ہو سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔

پہلی بات تو تم مجھے تم کب سے کہنے لگی ہو اپ بولا کرو بڑا ہوں تم سے طہام نے جان بوجھ کر ڈانٹنے والے انداز میں کہا تو تمنا اور بھی خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگ۔۔۔۔۔

ادھر ادھر کیا دیکھ رہی ہو مائے بیوٹی فل گرل میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں میری انکھوں میں دیکھو اس نے تمنا کا چہرہ پکڑ کر اپنے انکھوں کے سامنے کیا تو تمنا واقع ہی اس کی انکھوں میں اپنی انکھیں ڈالنے لگی۔۔۔۔

یہ جو تم نے میرے بچپن کا دیا لاکٹ اپنے گلے میں پہنا ہے نا یا کبھی تمہارے گلے سے اترنا چاہیے بھی نہیں اس کے گلے پر انگلی پھیرتے ہوئے طہام پیار بھرے لہجے میں بولا تو تمنا نے تھوک نگلی تھی۔۔۔

۔نن۔۔۔نہی۔۔ں نہیں۔۔۔ کبھی۔۔۔ کبھی۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔اا۔۔تت۔اااااتاروں گی۔۔ا۔۔۔پ۔۔۔اپ۔۔۔

ذرا۔۔۔دور۔۔۔۔۔ہو کر۔۔۔۔۔ کھڑے ہو نا پاس کیوں کھڑے ہو رہے ہو مم۔۔جج۔۔جھے۔۔۔مجھے۔۔۔ڈر لگ رہا ہے تمنا پھر سے اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جیسے بچپن میں تھی نا ویسے تم بالکل بھی نہیں لگ رہی ہو تم زیادہ ڈری سہمی رہنے لگ گئی ہو میں تمہیں اپنے اپ سے ڈرانا نہیں چاہتا بلکہ کمفرٹیبل کرنا چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے ہر بات شیئر کر سکو مجھ سے ہنس کھیل کر بات کر سکو نہ کہ ایسے ڈر کر طہام تھورا دور ہو کر کھڑا ہوا تو طہام کو اپنے اپ سے دور ہوتا دیکھ تمنا نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔می۔۔۔۔ں۔۔۔میں اپ سے۔۔۔۔دور نہیں ہوں گی لیکن اپ چلے جائے یہاں سے جب کہ اس کے دوبارہ سے تم سے اپ کہنے پر طہام کا دل کیا قہقہ لگائے وہ واقعی اس سے ڈر رہی تھی۔۔۔۔۔

میں جلدی ہی تمہارے پاس اؤں گا میری معصوم سے پیاری سی ڈر پھوک چڑیا اور تمہیں اپنے پاس نہ قید کر لوں گا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے طہام نے پھر سے جان بوجھ کر ڈرانا چاہا اور اس کی بات سنتے تمنا کا جسم اور بھی کانپنے لگا تھا۔۔۔۔

نہیں مجھے۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔اب۔۔۔اپ۔۔۔کے پاس قید نہیں ہونا پلیز پلیز مجھے اپنی امی ابو پاس ہی رہنا ہے مجھے اپ کے پاس نہیں جانا تمنا کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے اس خوف سے ہی طہام اسے اپنے پاس قید کر لے گا اور اسے اس کی بات سنتے ہی روتے ہوئے دیکھ طہام نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

تمہیں میں اپنے پاس قید کروں گا تمنا لیکن پیار سے اور تم اس قید میں اپنے اپ کو ازاد محسوس کروں گی تمہیں میں وہ دنیا کی ہر چیز دکھانا چاہتا ہوں جس چیز کو دیکھنے تمہیں میں اپنے پاس قید کروں گا تمنا لیکن پیار سے اور تم اس قید میں اپنے اپ کو ازاد محسوس کروں گی تمہیں میں وہ دنیا کی ہر چیز دکھانا چاہتا ہوں جس چیز کو دیکھنے سے تم محروم ہو تمہاری انکھیں نہیں ہیں نا تو میں تمہاری انکھیں بننا چاہتا ہوں تاکے تمہیں ہر وہ چیز دکھا سکوں جس کی تم حوائش مند ہو طہام نے پیار سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو تمنا نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔۔۔۔

لیکن پلیز ابھی اپ جائیں نا پلیز مجھے نیند ائی ہے تمنا کو کوئی اور بہانہ نہ ملا تو وہ صرف نیند کا بہانہ کر لیا۔۔۔۔

تو میں سلا دوں طہام نے کہا تو تمنا نفی میں سر ہلاتے ہوئے مزید دور ہوئی نہیں نہیں میں خود سو جاؤں گی اپ جائیں اپ جائیں پلیز۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔کتناڈرتی ہو تم تمنا لیکن جب تم میرے پاس اؤنا اپنے سارے ڈر تم نے ختم کر کے انا ہے ویسے بھی تمہارا ڈر میں ختم کر دوں گا ڈونٹ وری میری جان بس ایک دفعہ تم میرے پاس اجاؤ اور ابھی تو میں جا رہا ہوں تمہاری دوست دل کو بھی لے کر اؤں گا تمہارے گھر وہ تم سے ملنے کو نہ اتا ولی ہو رہی ہے تو جلدی سے تیار رہنا میرے پاس انے کے لیے پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم سے کتنی محبت کرتا ہوں اور تم پچھلی دفعہ اپنے ماں باپ کے سامنے مکر گئی تھی نا کہ تم مجھے نہیں جانتی ہو اس دفعہ تم نے مجھے نہ پہچانا اپنے ماں باپ کے سامنے تو تمہارے ماں باپ کے سامنے سے اٹھا کر لے جاؤں گا تمہارا ماں باپ کچھ کر بھی نہیں سکیں گے یہ بات یاد رکھنا طہام نے گنبھیر لہجے میں بولا تو تمنا خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔

میں جا رہا ہوں پھر ملاقات ہو گی طہام یہ کہتے ہوئے جہاں سے ایا تھا وہاں سے واپس چلا گیا اور پانچ منٹ تک تمنا وہاں ہی کھڑی رہی جب اسے احساس ہوا کہ کمرے میں اور کوئی بھی موجود نہیں ہے تو جلدی سے بیڈ پر جا کر لیٹے اور کمبل اپنے اوپر لپیٹ لیا تا کہ دوبارہ سے طہام کمرے میں اکے اسے نا دیکھ سکیں یا اللہ یہ کہاں سے اگیا میں اس کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی یہ تو مجھے قید کر لے گا مجھے قید نہیں ہونا ہے اپنی انکھوں سے انسو صاف کرتے ہو تمنا دل ہی دل میں کہنے لگے۔۔۔۔۔

"""---------------

اور اگلے دن دل ساحل کے ساتھ اور امید کے ساتھ عرشیہ زرتاش کے ساتھ لبابہ اور باسل کے ساتھ علیشہ سکول میں پہنچ چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

ارے علیشے تم بھی یہاں باسل یہاں پر پڑھتا ہے کیا بچے سارے کلاس میں تھا جب عرشیہ علیشے کے پاس اتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

ہاں میرا بچہ یہاں پڑھتا ہے تم یہاں پر کیسے کیا امید بھی یہاں پر پڑتی ہیں علیشے نے بھی حیرانگی سے کہا تو عرشیہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

ہاں ہاں امید بھی یہاں پر ہی پڑتی ہے چلو یہ تو بہت اچھا ہوا میں تو امید کو اکیلے نہیں بھیجنا چاہتی تھی اس لیے میں اس کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔۔۔

ہاں میں بھی باسل کو اکیلے نہیں بھیجنا چاہتی تو میں بھی اس کا ساتھ ہی جاؤں گی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں تھا کہ امید بھی یہاں پر پڑھتے ہیں علیشے خوش ہوتے ہوئے کہا ویسے میرا بہت دنوں سے دل کر رہا تھا تم لوگوں سے ملنے کو میں عاشر کو کہہ رہی تھی کہ مجھے تم لوگوں سے ملنا ہے تو پھر اس دن ہم تمہارے گھر آئیں گے علیشے نے عرشیہ سے باتیں کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

ہاں ہاں ضرور مجھے بھی تم لوگوں کی یاد آرہی تھی اور باسل کی بھی بہت یاد آرہی تھی ویسے بھی امید اور باسل کبھی اپس میں ملے نہیں ہیں نا تو بچوں کی بھی ملاقات ہو جائے گی عرشیہ نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا تو دونوں ہی ہم باتیں کرنے لگی تھیں۔۔۔۔۔""

لبابہ اور دل ایک ساتھ ہی سکول آئی تھی اور ٹیچر اسے سب اپس میں باتیں کر رہے تھے جب ٹیچروں کے ساتھ بحث کرنے کے بعد بڑی مشکلوں سے ان چاروں بچوں کی ماؤں نے منالیا تھا کہ وہ اپنے اپنے بچوں کے ساتھ ہی جائیں گی۔۔۔۔۔

امید مجھے تو بہت مزہ آئے گا میں تمہارے ساتھ جاؤں گا تمہارا ساتھ وہاں پر کھیلوں گا باسل نے امید کے پاس آتے ہوئے کہا تو ساحل بھی باسل کے پاس گیا تم کیا میری بہن کے ساتھ چپکتے رہتے ہو دور ہو جاؤ اور وہ تمہارا ساتھ نہیں رہے گی اپنے بھائی کے ساتھ رہے گی ساحل نے امید کا ہاتھ پکڑتے اپنے طرف کھینچا۔۔۔۔۔

تم اس کے سگے بھائی نہیں ہو جو تم اس کا ہاتھ پکڑتے ہو چھوڑو اس کا ہاتھ باسل اس کا ہاتھ پکڑنے سے مزید جلس ہوا تو اس نے امید کا ہاتھ ساحل کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

کیا تم دونوں لڑتے رہتے ہو خاموش بھی ہو جایا کرو امید نے تنگ آتے ہوئے کہا تو ساحل نے غصے سے باسل کو دیکھا اور باسل نے غصے سے ساحل کو دیکھا امید بھی اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے عرشیہ کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے ہمیشہ امید مجھ سے دور چلی جاتی ہے گندے بچے باسل بھی ساحل کو دھکہ دیتے ہوئے اپنی ماں کے پاس بھاگ گیا۔۔۔۔۔۔۔

عرشیہ تو پہلے ہی علیشے سے الگ ہوتی ہوئی امید کو لے کر گھر چلی گئی تھی کیا ہوا ہے تمہیں باسل۔۔

کچھ نہیں ماما ایک گندا لڑکا ہے مجھے ہمیشہ میری پرنسز سے دور کرتا رہتا ہے لیکن میں اپ کو بتا رہا ہوں ماما وہ صرف میری پرنسز ہیں بلیو بیری پرنسز میں اسے کسی اور کے لیے نہیں پرنسس بنے دوں گا باسل کو بے حد غصہ ارہا تھا وہ غصہ تو اپنی ماما کو بول رہا تھا۔۔۔۔۔

باسل تم نے تو مجھے اپنی پرنسس نے ملایا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔

ماما وہ چلی گئی اپنی ممی کے ساتھ کل وہ ٹرپ پہ جا رہے ہیں تو پھر میں اپ کو ملاؤں گا باسل کی بات سنتے علیشے بھی باسل کو لے کر گھر چلی گئی اور پھر دل اور لبابہ بھی اپنے اپنے گھر چلے گئے انہیں جا کر پکنک کی تیاری کرنی تھی۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 79 ❤□❤□

سب بچے بس کی طرف دوڑتے ہوئے جا رہے تھے ان کی مائیں ان کے پیچھے تھی جبکہ طہام اور منی سکون سے چلتے ہوئے بس تک پہنچے وہ سر بس کے اندر گئے۔۔

میں یہاں بیٹھوں امید لاسٹ سیٹ پر ونڈو والی سائیڈ پر بیٹھی تو باسل اس کے ساتھ بیٹھنے لگا تو ساحل نے اسے کھینچ کر پیچھے گیا۔۔۔۔۔

کیوں تم پرنسز کے ساتھ کیوں بیٹھو گے ؟ ساحل اسے پیچھے کر کے امید کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

وہ تمہاری نہیں میری پرنسز ہیں اور میں اس کے ساتھ بیٹھوں گا۔۔ باسل نے ساحل کو پکڑ کر پیچھے کیا تو زرتاش نے باسل کی کمر پر چٹکی کاٹی۔۔۔۔۔

تم نے کیوں اس کے ساتھ بیٹھنا ہے تم تو کہتے ہو وہ تمہاری بہن نہیں ہے تو بھائی ہی بہن کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔۔ باسل نے دانت پیسے تھے اس چھوٹے پدے کی طرف دیکھ کر اس کی زبان نہیں رکتی تھی وہ ہم دونوں سے محض دو سال چھوٹا تھا لیکن زبان اس کی ان دونوں سے لمبی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے ؟ عرشیہ ان چاروں کے پاس ائی ان کو اپس میں جھگڑتے دیکھ کر اپنی بیٹی کو کنارے میں دبکی بیٹھے دیکھ رخسار پر ہاتھ رکھتے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

مما ان تینوں کو یہاں سے لے کے جاؤ یہ تینوں بہت مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

انٹی میں نے اسے تنگ نہیں کیا سب سے پہلے باسل بولا تھا۔۔۔۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے یہ اسے تنگ کر رہا ہے انٹی اپ اس کے ساتھ بیٹھ جاؤ باسل اور زرتاش دونوں یک زبان بولے۔۔ عرشیہ اپنی بیٹی کے ساتھ بیٹھ گی باسل منہ بنا کر دوسری ونڈو سائیڈ پر بیٹھنے لگا جب وہاں پر زرتاش بیٹھ گیا۔۔

چھوٹو پدے باسل نے اس کے گھٹنے پر تھپڑ مارا بدلے میں زرتاش نے غصے سے اسے دیکھتے اپنی ماما کی طرف دیکھا جو اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ کے اس کی جانب ارہی تھی۔۔

مما اس گندے کو مجھ سے دور کرو زرتاش نے باسل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

ہاں لبابہ انٹی اپ اسے دور کریں ساحل نے بھی زرتاش کی سائیڈ لی باسل کا رونے والا منہ بن گیا لبابہ اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھی درمیان میں ایک سیٹ خالی تھی۔۔ باسل رونے والا منہ بنا کر وہاں بیٹھ گیا۔۔ تو ساحل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کر کے خود وہاں بیٹھا۔۔ وہ گلا پھاڑ کر رونے لگا تھا جب علیشے نے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور سامنے سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

باسل کیا ہو گیا ہے بیٹا چپ ہو جاؤ۔۔ علیشے نے اسے اپنے سینے سے لگایا ہے۔۔۔۔۔

دل، علیشے کے ساتھ بیٹھ گئی کیونکہ باسل اس کی گود سے نکل نہیں رہا تھا دوسری جانب منی اور طہام بیٹھ گئے۔۔

باسل روتے ہوئے بار بار امید کی طرف دیکھ رہا تھا وہ اوپر ہوتا تو علیشے اسے نیچے کرتی۔۔۔۔۔

منی جان کیا کر رہی ہو طہام اور منی دونوں کی جسامت چوری تھی ان دونوں کی کہنیاں ایک دوسرے کی کمر کو ٹچ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

دل گڑیا اسے میں نے اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دینا ہے۔۔ منی جو کہ ونڈو سائیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اگے کہ جانب ہوتے دل سے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

طہاام کیوں تنگ کرتے ہو تم اسے۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے نا دل میری محبوبہ ہے اور محبوبہ کے بغیر عاشق کا گزارا تھوڑی نہ ہوتا ہے طہام نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اس کے کندھے پر سر رکھا تو منی کا دل کیا اس کے منہ پر رکھ کر تھپڑ مارے۔۔۔۔۔

اتنا رومینٹک ماحول بننا ہے جب میں اور تم ایک ساتھ ہوں گے۔۔

ٹھر کی لڑکے شرم کر بچے ہیں یہاں پر۔۔ منی نے اسے شرم دلانی چاہی جو کہ اسے بالکل بھی نہیں ائی تھی وہ ہنوز بے شرم بنا دانت نکال رہا تھا۔۔۔۔

تو میں نے بچوں کو کیا کہا ہے ویسے جب ہمارے بچے ہو گئے تو۔۔۔ منی نے ہاتھ میں پکڑی سٹک اس کے سر پر ماری۔۔

تو بھول رہا ہے میں نہ لڑکی ہوں نہ لڑکا تو نے کہاں سے بچے لینے ہیں ٹھر کی لڑکے۔۔ تہام کا قہقہ بے ساختہ تھا وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتے برے طریقے سے ہنسنے لگا سارے بچوں کا رخ اس کی طرف ہوا تھا حتی کہ تمام ٹیچرز اسے دیکھنے لگی وہ ہنستے ہوئے بے انتہا خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

کیا ہوا ایسا کیا دیکھ رہے ہیں سب میرے طرف پانچ منٹ بعد اپنی ہنسی پر قابو پا کر وہ سب ٹیچرز کی جانب دیکھنے لگا جو مسکراتے سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ دیکھ رہی ہیں میرا دیور کتنا ہینڈسم ہے دل سرگوشی نما آواز میں بولی تھی طہام نے ایبرو اچکا کر دل کو دیکھا۔۔

اپ تو ایسے کیا دیکھ رہے ہو تمہیں ہنستے ہوئے دیکھ کر سب ٹیچرز تم پر فلیٹ ہوئی ہیں دل کے تنگ کرنے پر وہ مسکرانے لگا وہ چاہتا تھا بس ایک لڑکی اس پر فلیٹ ہو اس کی تمنا لیکن وہ تو بس ڈرتی رہتی تھی اس کے ذہین میں پھر سے اپنی تمنا آئی تھی۔۔۔۔۔""

ماما مجھے پرنسز پاس جانا ہے باسل ہاتھ پاؤں مارتے بول رہا تھا جب دل نے اس چھوٹے سے بچے کی ناک کھینچی وہ منہ بسورتے دل کی طرف رخ کر کے بیٹھا۔۔۔۔

کس پرنسز کے پاس جانا ہے جو اتنا تم رو رہے ہو۔۔ دل نے اب اس کے رخسار کھینچے تھے تو اس نے پیچھے کی جانب اشارہ کیا۔۔ اسے سائیڈ پر امید نظر ائی جو انکھیں بند کیے بیٹھی تھی بالوں کی لٹیں چہرے پر لہرا رہی تھی۔۔۔۔۔

پرنسز تو بہت پیاری ہے لیکن یہ تو ساحل بتا رہا تھا اس کی بہن ہے دل نے اس دن کی ملاقات کے بارے میں سوچا تمہارہ پرنسز ہے کیا۔۔؟؟ اس کے کان کے قریب ہوتے رازداری سے بولی باسل نے مسکرا کر حامی میں سر ہلایا۔۔۔۔""

علیشبے نے سکون کا سانس لیا چلو کسی سے بات کر کے تو وہ خاموش ہوا تھا یہیں تو اس کے سر میں درد لگ گئی تھی اس کے چپ نہ ہونے کی وجہ سے لیکن وہ بھی اس بات سے خیران تھی کے عرشیہ کی بیٹی امید کو ہی باسل اپنی پرنسز کہتا ہے وہ دل ہی دل میں خوش ہوئی تھی۔۔۔۔""

دوسری جانب امید گہری نیند سو چکی تھی۔۔سب بچے اہستہ اہستہ سو گئے جب ان کی مائیں جاگ رہی تھی۔۔طہام اور منی بی سو چکے تھے منی کا سر طہام کے کندھے پر تھا اور طہام نے منی کے سر کے اوپر اپنا سر ٹکایا ہوا تھا۔۔

ساحل سو گیا ہے دل نے پیچھے رخ کرتے ہوئے لبابہ سے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

تھینک یو میرے بیٹے کو چپ کروانے کے لیے علیشے نے مسکراتے ہیں اس سے کہا تو بدلے میں دل بھی مسکرائی تھی۔۔

اپ کا بیٹا بہت پیارا ہے اور جسے پرنسز بنا رہا ہے وہ بھی بہت پیاری ہے دل ہنستے ہوئے باسل کی جانب دیکھ کر بول رہی تھی۔۔

بس سے نکلتی ہوں پھر دیکھتی ہوں اپنے بیٹے کی پرنسز کو بھی۔۔علیشے اپنے بیٹے کا سر اپنے سینے سے لگاتے مسکراتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ دل کی نظر طہام اور منی پر گئی۔۔

لبابا مجھے تو کبھی کبھی لگتا ہے واقعی یہ دونوں شادی نہ کر لیں ڈل ہنستے ہوئے بولی تو لبابہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا کیونکہ وہ دونوں جس قدر ایک دوسرے کو تنگ کرتے تھے اتنے ہی ایک دوسرے کی پرواہ بھی کرتے تھے۔۔۔۔۔

عرشیہ اپنی بیٹی کے بال سہلا رہی تھی جب اس نے لبابہ اور زرتاشت کو دیکھا ایک لمحے کے لیے اس کا دل چاہا وہ زرتاش کو اپنی گود میں لے وہ اس کے دوست جی جان سے پیارے ضمار کا بیٹا تھا وہ اسے اپنی گود میں لینا چاہتی تھی اسے محسوس کرنا چاہتی تھی عرشیہ نے لبابہ کی جانب دیکھا تو اسے اس پر ترس بھی ایا تھا لیکن اس نے دل سے دعا کی کے ضمار اس سے معافی مانگ لے اور لبابہ اسے معاف بھی کر دے اس کا دل کیا لبابہ سے بات کرے لیکن تو لبابہ تو اسے جانتی نہ تھی۔۔

اپ کا بیٹا بہت پیارا ہے۔۔۔۔۔۔عرشیا نے آخر کار لبابہ سے کہا تو لبابہ اپنے بیٹے کا معصوم چہرہ دیکھ کر مسکرانے لگی وہ سویا ہوا بالکل راج کی طرح لگا تھا لبابہ کو۔۔۔۔""

ہاں میرا بیٹا بہت پیارا ہے بالکل اپنے بابا کی طرح۔۔۔۔بات مکمل کرتے ہی لبابہ یک دم خاموش ہو گئی لبوں پر جو مسکراہٹ تھی وہ غائب ہوئی۔۔انکھوں میں بمشکل اس نے نمی کو شامل ہونے سے روکا تھا کہاں تھا اس کا باپ اسے تو کوئی ہوش نہیں اتی اس کا ایک عدد بیٹا بھی ہے یا بیوی وہ تو بدلے کی آر میں ان دونوں کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

پھر تو اپ کی فیملی بہت پیاری ہو گی عرشیہ دونوں کو دیکھتے بول رہی تھی اسے لبابہ کا ایک دم سے چپ کر جانا بہت برا لگا تھا وہ صاف لبابہ کی انکھوں میں راج کے لیے آنسو دیکھ سکتی تھی عرشیہ کے کہنے کی وجہ سے لبابہ کے ذہن میں صرف راج کا چہرہ گردش کر رہا تھا زرتاش واقع ہی راج کی طرح تھا انتہا کا خوبصورت اسے کہی اگر ایک مرتبہ دیکھ لیتا تو انکھیں جھپکانا بھول جاتا۔۔۔۔""""

اپ کی بیٹی ہے ؟لبابہ نے اپنا دھیان بٹانا چاہا۔۔

ہاں میری بیٹی ہے۔۔ عرشیہ نے امید کا بازو سیدھا کیا۔۔

میرے خیال سے ہمارے بچے اپس میں دوست ہیں اس لیے ایک ساتھ بیٹھے ہیں لبابہ نے ساحل امید کی جانب دیکھا اور پھر باسل کی طرف۔۔۔۔۔

ہاں دوست ہی لگ رہے ہیں لیکن میرے خیال سے جھگڑتے بھی بہت ہیں۔۔لبابہ اور عرشیہ دونوں مسکرانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

اب ان چاروں میں باتیں ہونے لگی تھی اپنے اپنے بچوں کو لے کر دل کا دھیان بار بار بھٹک بھٹک کر امید کی جانب جا رہا تھا عرشیہ دل کی نظریں امید ہر محسوس کر رہی تھی عرشیہ نے امید کو اپنے گلے سے لگایا کے دل اس سے امید کو چھین نا لے اس کے دل میں ناجانے کیوں خوف بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔""

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اکرم کو وہ لوگ امنہ کے پاس چھوڑ گئے تھے اکرم تو پہلے اپنی بہن کے کمرے سے ہی جانے سے ڈر رہا تھا لیکن ہمت کرتے ہوئے اس نے کمرے میں قدم رکھا امنہ جو سوئی ہوئی تھی اس کے پاس جا کر بیٹھا اکرم کی یا انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

امنہ کیا تم کبھی مجھے معاف کر پاؤ گی اکرم نے سوئے ہوئے امنہ سے سوال کیا اپنے پاس کسی کی اواز محسوس کرتے امنہ نے انکھیں کھول کر دیکھا تو اپنے پاس اپنے بھائی اکرم کو دیکھ کر اس کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔۔۔

امنہ نے انکھوں میں خوف لائے اکرم کو دیکھا اور اپنی بہن کی انکھوں میں اپنی وجہ سے خوف دیکھ کر اکرم کا دل کیا زمین پھٹے اور اس میں سما جائے۔۔۔۔

نہیں امنا تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں کروں گا مجھے معاف کر دو امنہ میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ اور تمہاری دوست کے ساتھ۔۔۔۔

امنہ نے اپنے بھائی کی بات سنتے نفی میں سر ہلایا اکرم کو مزید رونا ایا۔۔۔

کاش تمہاری دوست زندہ ہوتی تو میں تمہاری دوست سے بھی معافی مانگ لیتا تمہیں پتہ ہے میرے ماضی کی کیے کے گناہ میری بیٹی کو مل کے ہیں وہ جب روتی ہے نا تو مجھے تمہاری اور تمہاری دوست کی چیخیں اپنے کانوں میں سنائی دیتی ہیں امنہ پلیز مجھے معاف کر دو اکرم نے اپنے کپکپاتے ہاتھ امنہ کے سامنے کر کے معافی مانگنے والے انداز میں جوڑے تو امنہ نے ضبط سے اپنی انکھیں میچی تھی وہ

اس کا بڑا بھائی تھا وہ کیسے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ سکتا تھا لیکن وہ اسے کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی امنہ نے اکرم کے ہاتھ دیکھتے ہوئے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔۔۔

امنہ کو دوسری طرف چہرہ کرتے دیکھ اکرم کے دل میں درد ہوا تھا لیکن وہ خاموشی سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکلنے لگا پھر دوبارہ مڑ کر امنہ کو دیکھا میں تھوڑی دیر بعد تمہارے کمرے میں اتا ہوں تمہارے کمرے میں ہی رہوں گا دل مجھے تمہارا خیال رکھنے کے لیے کہہ کر گئی ہے کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے کہہ دینا اکرم نے اتنا کہا کیونکہ وہ مزید امنہ کے سامنے نہیں رونا چاہتا تھا اور کمرے سے باہر نکل گیا اکرم کے جاتے ہی امنہ کی انکھوں سے مزید انسو نکلتے تکیے میں جذب ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

امنہ نے اپنی انکھیں بند کی تو اس کی دوست نازلی کا چہرہ اس کے سامنے ایا جو بے حد خوبصورت تھی اتنی خوبصورت کہ کوئی اسے دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا۔۔۔۔۔

"""""""----------

امید عرشیہ کے جانے کے بعد داید تو کسے کام سے باہر گیا ہوا تھا ضمار چلتا ہوا اپنے کمرے میں گیا اور الماری کھولیں اج اس نے کافی دیر بعد اس الماری میں سے چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اس کے تالے کو کھولا اس میں سے ایک تصویر نکال کر وہ اسے پیار بھری نظروں سے لگاتار دیکھتا رہا۔۔۔۔۔۔

اس تصویر میں ایک عورت جس کی انکھیں نیلی تھیں اور ایک ادمی جس کی انکھیں براؤن تھی اور ساتھ میں چھوٹا سا بچہ کھڑا تھا جو کہ ضمار خود تھا۔۔۔

امی اپ تو کہتی تھی نا کہ اب مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں اور ہماری چھوٹی گڑیا سے بھی تو پھر اپ مجھے اتنی اسانیوں سے چھوڑ کر کیسے چلی گئی امی اور ابو اپ میں اپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا اپ نے مجھے لاٹ پیار سے پال کر مجھے ایسے ہی چھوڑ دیا میں نے کتنے در در کی ٹھوکریں کھائی ہیں میں اپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا اپنے ماں باپ سے باتیں کرتے ہوئے زمار کی انکھوں سے انسو نکلتے زمین پر گرنے لگے۔۔۔۔۔۔

امی میں نے وعدہ کیا تھا نا کہ میں اپ اپ کو موت تک پہنچانے والے انسان کو اپنے ہاتھوں سے موت دوں گا میں دوں گا اسے میں ڈھونڈوں گا اسے جس نے اپ کو اس بیماری میں مبتلا کیا تھا جس کی وجہ سے اپ دن رات پریشان ہوتے ہوئے اس بیماری میں مبتلا

ہوئی اور اتنی جلدی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ضمار اپنے ہاتھ نازلی کی تصویر پر پھرتے ہوئے روتے ہوئے کہنے لگا اج وہ پھر سے وہی بارہ سالہ بچہ لگ رہا تھا جب اس کی ماں اس سے الگ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور ابو اپ نے بھی تو میری امی کا بہت خیال رکھا تھا نا پھر کیسے وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئی اور اپ نے تو وعدہ کیا تھا کہ امی کے جانے کے بعد اب میرا اور تمنا کا خیال رکھیں گے اپ نے ہمیں لاوارث چھوڑ کر اپنی بیوی کے اپنی محبت کے پاس جا کر ہمیں بھول گئے ضمار اپنی ماں نازلی کے ساتھ کھڑے احمد کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا جو پیار بھر نظروں سے نازلی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں اپ دونوں کے قاتلوں کو اپنے ہاتھوں سے جب تک نہیں ماروں گا مجھے موت نہیں اۓ گی ضمار نے گہرا سانس بھرتے ہوئے وہ تصویر دوبارہ سے ڈبے میں رکھی اور اسے اپنا لاکر میں رکھ دیا اب اس سے پہلے کمرے سے نکلتا اس کے موبائل پر گھنٹی بجھی تھی۔۔۔۔

ضمار نے موبائل نکال کر دیکھا تو وہاں پر جہانگیر دادا کی کال دیکھ کر وہ پہلے تو حیران ہوا پھر اس نے کال اٹھالی۔۔۔۔۔

کیا حال ہے ضمار مجھے بھول تو نہیں گئے جہانگیر دادا گھمبیر لہجے میں بولے تو ضمار کے لبوں پر مسکراہٹ آئی نہیں نہیں جہانگیر دادا کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ میں اپ کو بھلا کیسے بول سکتا ہوں۔۔۔۔

اچھی بات ہے ضمار اچھی بات ہے کہ تم مجھے نہیں بھولے ہو ویسے بھی میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں پاکستان اگیا ہوں میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جہانگیر دادا کے پاکستان انے پر ضمار حیران ہوا تھا کیونکہ اسے عاشر سے پتہ چلا تھا کہ جہانگیر دادا کو دبئی میں پکڑ لیا گیا ہے اور اسے قید بھی ہو گئی ہے لیکن وہ اس ٹائم پاکستان میں کیا کر رہا ہے اسے سمجھ میں نہیں ایا تھا۔۔۔۔۔

جہانگیر دادا میں نے سنا تھا کہ اپ کو دبئی میں پکڑ لیا گیا ہے تو پھر ابھی۔۔۔۔۔

ضمار ضمار تم ابھی میری طاقت سے نہ واقف ہو کیا تم مجھے نہیں جانتے کہ میں کیا سے کیا کر سکتا ہوں ویسے بھی میں نے دبئی میں بڑا کام کر لیا ہے اب مجھے پاکستان میں کام کرنا ہے اور مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

کیسی مدد جہانگیر دادا میں نے اپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ میں وہ والے کام چھوڑ چکا ہوں تو اب میں کسی کو بھی قتل نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں قتل نہیں کروانا وہ جب وقت آئے گا تب میں تمہیں بتاؤں گا کہ کس کا قتل کرنا ہے لیکن ابھی مجھے تمہاری ضرورت ہے کسی کو ڈرا دھمکا کے پیسے وسولی کرنا اسمگلنگ کے لیے مجھے تمہارے ضرورت ہے میں جانتا ہوں تم مجھے کام بڑے اچھے طریقے سے کر لیتے ہو۔۔۔۔۔

لیکن جہانگیر دادا میں نے اپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ میں اپ کے ساتھ کام۔۔۔۔۔۔۔

ضمار راجپوت مجھے منع مت کرو کسی بھی کام کرنے سے کیا تم میرے احسانات بھول گئے ہو کیا جہانگیر دادا نے پچھلے کئی برسوں کے احسانات پھر سے ضمار کا سامنے رکھے تھے۔۔۔۔۔۔

جہانگیر دادا اپ شاید بول گئے ہیں کہ میں نے اس احسانات کے بدلے میں اس ارمی افیسر عاشر کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں لیکن میرے اتنے سارے احسانات کے بدلے تم ایک انسان کو موت سے گھاٹ اتار کر نہیں اتار سکتے ویسے بھی جب تمہیں ضرورت تھی تو میں تمہارے کام ایا تھا اگر تم اب میرے کام نہیں اسکتے ہو جہانگیر دادا نے پھر سے اسے ایموشنلی بلیک میل کرنا چاہا۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جہانگیر دادا جب اپ کہیں میں اپ سے مل لوں گا ضمار نے کہا تو جہانگیر کے لبوں پر مسکراہٹ ہے ٹھیک ہے تم میرے گھر نہیں میں تمہارے گھر اؤں گا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جہانگیر دادا جیسے اپ کا حکم ضمار نے یہ کہہ کر کال بند کر دی اور پھر اس نے عاشر کو کال کی۔۔۔۔

اج تو بڑے بڑے لوگوں کی کال ائی ہے خیریت تو ہے نا اشر نے ضمار کو طنز کرتے ہوئے کہا تو ضمار کے لبوں پر مسکراہٹ ائی طنز کرنا مجھ پر بند کرو اور مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

ہاں بولو کیا بات کرنی ہے سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔

تم نے تو کہا تھا جہانگیر دادا کو دبئی میں پکڑ لیا گیا ہے لیکن وہ تو پاکستان اگیا ہے اور مجھے ان کی کال ائی ہے اور مجھے اپنے ساتھ کام کرنے کے افر کر رہا ہے۔۔۔۔

مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ تم نے جہانگیر دادا کا ساتھ دینے کی بجائے مجھے بتایا ہے اور رہی بات کام کرنے کے تو میں تو کہتا ہوں تم ان کی افر کو قبول کر لو عاشر کے کہنے پر ضمار حیران ہوا کیا مطلب قبول کر لو تمہیں پتہ تو ہے۔۔۔۔۔۔۔

مجھے سب پتہ ہے ضمار اس لیے کہہ رہا ہوں قبول کر لو کیونکہ جہانگیر دادا کے یہاں جو جو بھی کالے کارنامے ہوں گے ان کے ثبوت حاصل کرنے کے لیے تمہیں ان کے ساتھ کام کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے وہ مجھ سے ملنے ائیں گے تو میں ضرور ان کے ساتھ ہاتھ ملانے کی کوشش کروں گا۔۔۔۔

چلو یہ باتیں چھوڑو مجھے تم سے ملنا ہے کتنے مہینے ہوں گے تم مجھ سے ملنے نہیں ویسے تو بڑے دوست کہتے ہو عاشر کے سوئی پھر سے وہاں ہی اٹکی تھی۔۔۔۔۔

ہاں ہاں میں ضرور اؤں گا بس ایک دفعہ عرشیہ اور امید گھر واپس اجائیں وہ سکول کی پکنک پہ گئے ہیں تو ہم ضرورت ہمارے گھر چکر لگائیں گے ضمار نے کہا تو عاشر خوش ہوا ضرور ضرور تم ضرور انا پھر دونوں باتیں کرتے رہے اور کال بند کر دی۔۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنے گھنٹے وہ لوگ سفر کرتے رہے سب نیند سے بیدار ہو چکے تھے بچے اپنے بیگ سے لیز اور بسکٹ وغیرہ نکال کر کھا رہے تھے باسل بار بار ابھی بھی مڑ کر امید کو دیکھ رہا تھا امید نے اسے گھوری سے اسے نوازا تو وہ مسکرانے لگا تھا۔۔

باسل سیدھی ہو کر بیٹھو ہم بس پہنچنے والے ہیں۔۔ علیشے نے اسے سیدھا کر کے بٹھایا مزید 15 منٹ بعد وہ سب اسلام اباد پہنچ گئے تھے انہوں نے سب سے پہلے زوجانا تھا کیونکہ سب بچے بس پر اپنے والدین کے ساتھ سکون سے اپنی نیند پوری کر چکے تھے۔۔۔۔۔۔

ایک ایک کر کے سب باہر نکلے، زرتاش ابھی بھی منہ پر ہاتھ رکھے انکھیں بند کیے کھڑا تھا جب لبابہ نے اسے گود میں اٹھالیا۔۔

زرتاش اٹھ جاؤ مما کی جان سب زو کے اندر جا رہے ہیں جانور دیکھنے لبابہ نے اس کے دونوں رخسار کھینچے تو وہ نیند سے بیدار ہوا اور پھر آنکھیں کے بند کر کے اپنی ماں کی گردن میں چہرہ چھپا گیا باسل امید کا ہاتھ پکڑنے لگا تو وہ عرشیہ کے ساتھ چپک گئی۔۔۔۔۔۔

امید کیا ہوا ہے؟۔۔۔۔

ممایہ مجھے تنگ کرتا ہے اس نے باسل کی طرف اشارہ کیا تو عرشیہ نے علیشے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

ممایہ میری پرنسز اسے کہو نا مجھ سے بات کیا کریں یہ مجھ سے بات نہیں کرتی باسل نے اپنی ماں کو دیکھ کے کہا۔۔۔۔۔۔۔

علیشے مسکرائی تھی جب اس نے کہا کہ امید اس کی پرنسز ہے اسے نہیں علم تھا کہ اس کے بیٹے کی پرنسز عرشیہ کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔

اپ کی پرنسس تو بہت پیاری ہے علیشے نے امید کے دونوں رخسار کھینچے امید نے انکھیں پٹپٹاتے اپنی ماں کو دیکھا۔۔

دل لبابہ کے ساتھ ساحل کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی طہام اور منی دونوں باسیاں لے رہے تھے۔۔۔۔

چلو آؤ منی جان تمہیں جانور دکھاتا ہوں ڈر لگے تو میری باہوں میں اجانا۔۔۔ منی نے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا وہ نہیں سدھر سکتا تھا۔۔۔۔۔

ویسے بہت خوبصورت لگ رہی ہو طہام نے شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہیں الفاظ ادا کیے منی نے دانت پیسے تھے۔۔

وہ سب اندر کی جانب چلے گئے تاکہ بچوں کو جانور دکھائیں اور تھوڑے وہ فریش ہو جائے۔۔۔۔

باسل وہ دیکھو تم؟ ساحل نے بندر کی طرف اشارہ کیا زرتاش پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگا تھا ساتھ میں امید بھی ہنسنے لگی باسل کو ان دونوں پہ غصہ آیا جبکہ امید کی طرف دیکھ کر اسے برا لگا وہ تو اس کی پرنسز تھی وہ کیوں ہنس رہی تھی اس پر۔۔۔۔

پرنسز تمہیں میں ایسا لگتا ہوں باسل نے منہ پھلا اس کی جانب دیکھتے کہا تو امید بھی ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔

عرشیہ تمہاری بیٹی میرے بیٹے کا دل توڑ رہی ہے۔۔۔۔ علیشے نے اپنے بیٹے کو اپنے ساتھ لگایا تھا جب کہ وہ چاروں ہنسنے لگی۔۔۔۔

ابھی اپنے اس بیٹے کو بڑے تو ہو لینے دو اتنا ٹھر کی تمہارا بیٹا ہے ابھی سے میری بیٹی کے پیچھے پڑ گیا وہ ابھی مذاق میں بولی اور ساتھ ہنس رہی تھی۔۔۔۔

میرے بیٹے کو ٹھڑکی نا بولو میرا بیٹا تو تمہاری بیٹی کو اپنی پرنسز بنانے کی تیاری میں ہیں علیشے باسل کا ہاتھ پکڑ کر اگے چلنے لگی جب سامنے کچھوا آیا۔۔۔۔

یہ زرتاش تم ہو تم بھی اتنے پدے سے ہو؟ امید پھر سے ہنسنے لگی تھی جب کہ زرتاش نے کھا جانے والی نظروں سے باسل کو دیکھا۔۔۔۔۔

میری ہائٹ اتنی چھوٹی نہیں ہے ابھی میں چھوٹا بیبی ہوں جب میں بڑا اؤں گا تو میں تم سے بھی لمبا ہوں گا وہ دونوں ہاتھ اپنی کمر پر ٹکاتے بول رہا تھا اس کی عمر چار سال تھی جبکہ اس کا قد باسل اور ساحل جتنا ہی تھا۔۔۔

جی نہیں تم اتنے پدے ہی رہو گے باسل چہرے کے الٹے سے زاویہ بنا کر بولا تو زرتاش نے اسے انکھیں دکھائی۔۔۔۔

وہ میں ہوں ساحل نے شیر کی طرف اشارہ کیا اور اپنے بال ایک ادا سے سیدھے کیے تھے دل نے اس کی جانب دیکھا۔۔

ہاں بالکل میرا بھائی تو شیر ہے۔۔۔۔ دل نے غور سے اس شیر کو دیکھا جو خوفناک لگ رہا تھا۔۔۔۔

ہم نااس کے پاس جارہے ہیں وہ چاروں اپنااپناہاتھ چھڑواتے شیر کے پنجرے کے پاس بھاگے۔۔وہ ان کی انکھوں کے سامنے تھے اس لیے وہ بھی پر سکون ہو کراپس میں باتیں کرنے لگے اپنے بچوں کے بارے میں۔۔۔۔۔"""

امید بھاگ رہی تھی جب اس کا پاؤں لڑکھڑایاوہ گرنے لگی تو باسل نے اسے پکڑ لیا۔۔ساحل اور زرتاش نے ایک دوسرے کو دیکھا اور باسل کی جانب جاتے زرتاش نے باسل کو پیچھے کیااور ساحل نے امید کو پکڑا۔۔۔۔

تو کچھ زیادہ ہی ہیرو نہیں بن رہے۔۔زرتاش انکھیں دکھاتے بول رہاتھااس نے منی کے ساتھ بہت زیادہ موویز دیکھی تھی۔۔

ہاں تو میں اپنی پرنسز کاہیرو ہوں۔۔باسل نے امید کاہاتھ پکڑاتو ساحل نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا۔۔

جی نہیں تم اس کے ہیرو نہیں ہو وہ میری بہن ہے ناتو میں اس کاہیرو بھائی بہنوں کے ہیرو ہوتے ہیں۔۔

جی نہیں میں اپنی پرنسز کاہیرو ہوں باسل زبان دکھاتے ہیں بولا۔۔

جی نہیں ساحل میرا ہیرو ہے کیونکہ میں اس کی بہن ہوں نا!امید نے ساحل کاساتھ دیااسے ساحل بہت پیارا لگتا تھا۔۔

باسل کادل ٹوٹ گیاجبکہ زرتاش ہسنے لگااس نے باسل کی کمر پر چٹکی کاٹی۔۔۔۔

دیکھاا گر تم اسے بہن بنالوگے تووہ تمہیں بھی اپناہیرو سمجھے گی۔زرتاش ساحل کے ساتھ کھڑے ہوتابولاوہ تینوں اکٹھے ہو جاتے تھےاور باسل بیچارہ اکیلا۔۔۔

نہیں وہ میری پرنسز ہے میں اپنی پرنسز کواپنے ساتھ رکھوں گامیں اس کابھائی نہیں ہوں۔۔باسل منہ بناتے ہوئے شیر کی طرف دیکھنے لگااسے برالگ رہاتھا کہ امیداس کے ساتھ نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

دوسری جانب سب بڑے جانور دیکھنے میں مصروف تھے دل کی نظر وہاں پر طوطوں پر گئی اور اس کے ذہن میں کیف کاخیال ایا۔۔

کہ وہ اس کی مینا سے کتنا چڑتا ہوتا تھا۔۔۔۔۔

دل مجھے نہیں اچھا لگتاجب یہ تمہیں میری دل کہتی ہے تم تو میری ہو نا؟کیف اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر پوچھ رہاتھاتو دل نے مسکراتے ہاں کہتے نفی میں سر ہلادیا۔۔

دل میں ناراض ہو جاؤں گا یہ کیا ہے زبان سے ہاں کہہ رہی ہو اور چہرے کو نفی میں ہلا رہی ہو وہ خفگی سے بولا تھاوہ چاہتا تھادل کہے کہ وہ صرف اس کی ہے۔۔۔۔۔

تم اپنے حبی جان کی ہو نا؟وہ بے انتہا سے پیار سے بولتے اس کی رخسار پر لب رکھتے اسے اپنے پاس کیا۔۔

ہاں میں اپنے ہی جان کی ہو۔۔۔بس یہ یہ جو میرے ہی جان ہیں نا یہ مجھے مینا سے زیادہ توجہ دیں پھر میں یہ بولا کروں گی۔۔پہلا جملہ سنتے ہی کیف خوش ہوا جبکہ دوسرے جملے پر وہ پھر سے منہ بنا گیا۔۔۔۔۔۔

اچھا اوکے میں اپنے ہی جان کی ہوں دل نے اس کی گردن میں بازو حائل کی اور سینے پر سر رکھا تو اس نے اس کے گرد مضبوط حصار بنایا۔۔

میری چار فٹی بیوی میرا دل۔۔کیف نے اس کے بالوں پر نہ محسوس طریقے میری چار فٹی بیوی میرا دل۔۔کیف نے اس کے بالوں پر نہ محسوس طریقے طریقے سے لب رکھے۔۔۔۔۔۔

دل ایک دم ہوش میں آئی انکھوں میں نمی تھی شدت سے کیف کی یاد انے لگی ہی جان۔۔۔۔۔۔دل نے سسک کر کیف کو پکارا تھا """۔۔۔۔

لبابہ کی نظر ایک کپل پر گئی لڑکی اپنے شوہر کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی دونوں مسکرا کر ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے اور لڑکے کی گود میں چھوٹا سا بچہ تھا انہیں دیکھتے لبابہ کی انکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔۔"""

کاش راج ہم دونوں بھی یوں ہی ساتھ ہوتے ہیں اور ہمارا بچہ ہمارے پاس دونوں مل کر اس سے پیار کرتے ہیں لیکن تم نے مجھے دھوکہ دیا تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔۔تم نے مجھ سے بدلہ لینے کے لیے تم نے میرے جذبات میری محبت کو دھتکار دیا۔۔لبابہ کے دل میں خیال ایا اور انکھوں میں نمی۔۔

محبت میں تو دھتکارا نہیں جاتا تو تم کیسے مجھے دھتکار گئے کیا اس نے میرا استعمال کیا تھا؟ وہ کچھ سوال کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اگر استعمال کرنا تھا تو اس قدر قریب کو ایا تھا۔۔اس کے ذہن میں اب وہ لحات گردش کر رہے تھے جب راج اس سے پیار بڑی باتیں کرتے اس کے قریب ہوتا تھا۔۔

وہ لمحے اسے اب اذیت دے رہے تھے۔۔۔۔

کاش میں تمہارے دھوکے میں نہ آتی اور سمجھ جاتی کہ وہ جذبات نہیں صرف ایک فریب ہے۔۔گہرا سانس بڑھتے ہوئے وہ اپنا دھیان دوسری جانب کرنے لگی۔۔۔

جب منی اس کے پاس کھڑے ہوتے اس کی نظروں کی جانب دیکھنے لگی تو سامنے کپل کو دیکھ کر منی کے لبوں پر اذیت بھری مسکراہٹ ائی۔۔۔۔"""

کیا دیکھ رہی ہو چندا۔۔۔ منی نے لبابہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"""

اپنی قسمت کو دیکھ رہی ہو جو سامنے کپل جیسی نہیں ہے لبابہ نے اپنے انسو صاف کرتے ہوے منی کو کہا۔۔۔"""

ایک دن ہو جایے گی مین تمہارے ساتھ ہو چندا چلو آؤ زرتاش کو دیکھتے ہے وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔"""

جبکہ عرشیہ جانوروں کو دیکھ رہی تھی اور داید کے بارے میں سوچنے لگی دل نے کہا اسے کال کرو۔۔بیگ سے موبائل سے نکالا ہی تھا جب اسے داید کی کال آگئی۔۔

اس نے بھی کال پک ہی کی تھی جب اس نے ایک ساتھ کئی سوال کیے۔۔۔۔۔۔

خیرت سے پہنچ گئے ؟ کہاں اس وقت ؟امید کہاں ہے تم دونوں ٹھیک تو ہو نا؟ زیادہ تھکاوٹ تو نہیں ہوئی ؟ عرشیہ اس کی اتنی فکر پر مسکرانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاں جی ہم خیریت سے پہنچ گئے ہیں ہم دونوں ٹھیک ہیں اور سفر کی وجہ سے ظاہر سی بات ہے تھکاوٹ ہو جاتی ہے ہماری بیٹی کو تو بالکل بھی نہیں محسوس ہو رہا وہ تو اپنے دوستوں کے ساتھ جانور دیکھ رہی ہے۔۔ عرشیہ درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔۔ مسکراہٹ لبوں سے غائب نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا اس کے یک دم خاموش ہونے پر داید نے پوچھا۔۔

مس کر رہی ہوں۔۔۔۔"""عرشیہ اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

کسے ؟ وہ جانتا بھی تھا جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کی خاطر بولا۔۔

تمہارے فرشتوں کو ؟ وہ تلملا کر بولی تھی۔۔

میرے فرشتے تو ابھی میرے پاس ہیں۔ کیسی بیوی ہو تمہیں اپنے شوہر سے زیادہ اس کے فرشتوں کی یاد ارہی ہوں۔۔داید کہاں باز انے والا تھا اسے مزہ ارہا تھا اسے تنگ کرنے میں۔۔

ہاں رہو تم اپنے فرشتوں کے پاس ہی عرشیہ نے کال کٹ کر دی اسے کال کرتا رہا لیکن اس میں کال پک نہ کی دوسری جانب داید مسکرایا تھا اس کی ناراضگی پر اس نے میٹنگ پر جانا تھا اسے بعد میں منانے کا ارادہ کرتے موبائل جیب میں ڈالا اور چلا گیا۔۔۔۔۔

علیشے،دل،لبابہ، منی،طہام اور عرشیہ بچوں کی طرف گئے وہ چاروں پھر کسی بات پر جھگڑ رہے تھے۔۔۔

کیا ہوا ہے ؟ وہ چاروں بولتے ہوئے اپنے اپنے بچوں کو پیچھے کرنے لگی۔۔

باسل مجھے دھکا دیا زرتاش اپنی ماں کو شکایت لگانے لگا۔۔

پہلے اس نے میری کمر پر چٹکی کاٹی باسل نے بھی اپنی ماں کو شکایت لگائی۔۔

زرتاش اپ نے چٹکی کیوں کاٹی۔۔لبابہ نے پوچھا تو زرتاش خاموشی سے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔۔

میں کچھ پوچھ رہی ہوں زرتاش چٹکی کاٹی۔۔۔

مماوہ بار بار اسے تنگ کرتا ہے۔زرتاش نے امید کی طرف اشارہ کیا۔۔اسے اچھا نہیں لگتا تھا جب وہ امید کو تنگ کرتا تھا۔۔

مت جھگڑا کرو تم سب۔۔۔عرشیہ کو برا لگا کہ سب اس کی بیٹی کی وجہ سے جھگڑ رہے ہیں۔۔۔

ممی۔۔۔۔۔مجھ اپ اپنے پاس ہی رکھے ورنہ انہوں نے جھگڑتے ہی رہنا ہے امید نے عرشیہ کا بازو پکڑ کر کہا۔۔۔۔

ویسے عرشیہ جو بھی ہو اب تمہاری بیٹی میرے بیٹے کو پسند اگی ہے اسے ہی میں اپنی بہو بناؤ گی علیشے نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔۔

ہاں امید تو ابھی سے تنگ ہے باسل سے بعد میں کیا ہو گا عرشیہ نے کہا تو علیشے بھی ہنسنے لگی جبکے بچے سب اب آپس میں باتیں کرنے لگے تھے جتنا لڑتے تھے دوست بھی بن جاتے تھے۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاری ہے اگلا حصہ موجود ہے۔

اسلام و علیکم

اگر آپ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں

ہم آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہے ہیں

www.novelemehar.online

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانا یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں

ابھی رابطہ کریں

EMAIL Writers@novelemehar.com

WHATSAPP-----03116909338

اچھا سا فیڈ بیک دیں

شکریہ